فتاویٰ ختم نبوّت

جلد دوم

مرتّب

مولانا مفتی سعید احمد جلال پوری
رئیس دارالافتاء ختم نبوّت کراچی

تحقیق وتخریج

مولانا عزیز الرحمٰن ثانی　مولانا عبدالرزاق مجاہد　الحاج رانا محمد طفیل جاوید

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ
حضوری باغ روڈ • ملتان • فون:514122

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

نام کتاب : فتاویٰ ختم نبوت جلد دوم

جمع وترتیب: حضرت مولانا مفتی سعید احمد جلال پوری

طبع اول : ستمبر ۲۰۰۵ء

صفحات : ۵۱۲

قیمت : ۲۵۰ روپے

ناشر : عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان

فون نمبر:061-4514122 فیکس:4542277 لائبریری:4583486

سٹاکسٹ : مکتبہ لدھیانوی مسجد باب الرحمت پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی

فون نمبر:021-2780337 فیکس:021-2780340

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

انتساب!

یہ کتاب ستمبر میں شائع ہورہی ہے۔ ۷رستمبر۱۹۷۴ء میں قادیانیوں کو آئینی طور پر غیرمسلم اقلیت قرار دیا گیا۔ پاکستان میں ان فتاویٰ جات کو قانون کا درجہ دلوانے کے لئے ’’شہدائے ختم نبوت‘‘ کا بہت بڑا حصہ ہے۔ سیدنا حضرت صدیق اکبرؓ کے عہد خلافت سے لے کرامت مسلمہ کے ہراس شہید کے نام اس کتاب کو منسوب کرتے ہیں جنہوں نے اپنی جان تک رحمت دوعالمﷺ کی وصف خاص وطرہ امتیاز ختم نبوت کے تحفظ کے لئے قربان کر کے ابدی حیات حاصل کی۔

مرتب!

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

الحمدللّٰہ وکفیٰ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ ۰ امابعد!

محض اللہ رب العزت کے فضل وکرم' احسان وتوفیق' عنایت ورحمت سے فتاویٰ ختم نبوت کی دوسری جلد پیش خدمت ہے۔ پہلی جلد میں تقریباً تیس متداول فتاویٰ جات سے قادیانیت کے خلاف ہزاروں فتاویٰ کو جمع کیا گیا تھا۔ اس جلد ثانی میں ان رسائل کو جمع کر دیا گیا ہے جو مختلف اوقات میں قادیانیت کے خلاف فتاویٰ جات رسائل کی شکل میں شائع ہوتے رہے۔ اللہ رب العزت اپنے فضل وکرم کی بارش نازل فرمائیں ان حضرات کی ارواح طیبہ پر جنہوں نے قادیانیت کے خلاف فتویٰ کے میدان کو سر کیا۔ اس جلد میں چھوٹے بڑے ۲۱ رسائل شامل ہیں۔ ہم نے تاریخ ترتیب فتویٰ یا تاریخ اشاعت کو سامنے رکھ کر ''اسلامی تقویم تاریخ'' کی کتاب کے مطابق (تقریباً) ترتیب قائم کی ہے۔ اللہ تعالیٰ سہو ونسیان سے درگزر فرمائیں۔ جو رسائل اس جلد میں شامل ہیں ان کی تفصیل یہ ہے:

نام کتاب	مصنف	اشاعت تاریخ ہجری	تاریخ عیسوی
فتاویٰ قادریہ	مولانا محمد قادریؒ	۱۳۰۱ھ	۱۸۸۳ء
رجم الشیاطین براغلوطات البراہین	مولانا غلام دستگیر قصوریؒ	صفر ۱۳۰۲ھ	نومبر ۱۸۸۴ء
﴿فتاویٰ علمائے پنجاب وہندوستان بحق مرزا غلام احمد ساکن قادیان﴾	مولانا محمد حسین بٹالویؒ	۱۳۰۷/۸ھ	۱۸۹۰ء
﴿فتویٰ تکفیر منکر عروج جسمی ونزول عیسیٰ علیہ السلام﴾	مولانا قاضی عبیداللہؒ	۱۳۱۱ھ	۱۸۹۳ء
درّہ زاھدیّہ! برفرقہ احمدیہ	مولانا قاضی محمد زاہد الحسینیؒ	جمادی الثانی ۱۳۲۱ھ	اگست ۱۹۰۳ء
قہر یزدانی بردجال قادیانی	حافظ سید پیر ظہور شاہ قادریؒ	رجب ۱۳۳۰ھ	جون ۱۹۱۲ء
﴿القول الصحیح فی مکائد المسیح!﴾	مولانا محمد سہولؒ دیوبند	صفر ۱۳۳۱ھ	جنوری ۱۹۱۳ء
فتویٰ تکفیر قادیان	کتب خانہ اعزازیہ دیوبند	رجب ۱۳۳۶ھ	اپریل ۱۹۱۸ء
﴿استنکاف المسلمین عن مخالطة المرزائیین!﴾	انجمن حفظ المسلمین امرتسر	ذی الحجہ ۱۳۳۸ھ	اگست ۱۹۲۰ء

مرزائی کا جنازہ اور مسلمان	مولانا احمد سعید گوجرانوالہ	جمادی الاوّل ۱۳۸۶ھ	اگست ۱۹۶۶ء
﴿مرزائی کا جنازہ اور اس کے نہ پڑھنے کا حکم﴾	حافظ عبدالحقؒ سیالکوٹ	شوال ۱۳۵۳ھ	جنوری ۱۹۳۵ء
﴿عرب وعجم کے دیوبندی بریلوی اہلحدیث اور شیعہ علماء کا متفقہ فتویٰ﴾	اہلیان علاقہ مانسہرہ	۱۳۸۲ھ	۱۹۶۲ء
﴿علمائے اسلام کا متفقہ فیصلہ قادیانیوں کی طرح لاہوری مرزائی بھی کافر ہیں﴾	اراکین مسجد ووکنگ انگلینڈ	۱۳۹۳ھ	۱۹۷۳ء
﴿القادیانیة فی نظر علماء الامة الاسلامیة!﴾	علمائے حرمین وشام	رجب ۱۳۹۳ھ	جولائی ۱۹۷۳ء
﴿قادیانیوں کا مکمل بائیکاٹ اسلامی عدل وانصاف کے عین مطابق ہے﴾	مولانا مفتی ولی حسن ٹونکیؒ	۸ شعبان ۱۳۹۴ھ	۲۸؍اگست ۱۹۷۴ء
﴿استفسارات حول الطائفة القادیانیة!﴾	مجمع الفقہ الاسلامی جدہ	ربیع الثانی ۱۴۰۶ھ	۱۹۸۶ء
﴿مسلمانوں کے قبرستان میں قادیانیوں کو دفن کرنا جائز نہیں﴾	مولانا عبداللہ کلام	رجب ۱۴۰۶ھ	اپریل ۱۹۸۶ء
فتویٰ حیات مسیح علیہ السلام	مولانا منظور احمد چنیوٹیؒ	صفر ۱۴۱۵ھ	اگست ۱۹۹۴ء
علمی وتحقیقی فتویٰ	مولانا عبیداللہ عفیف	۱۴۲۰/۲۱ھ	۲۰۰۰ء
فتویٰ شریعت غرّا (۲/۱)	انجمن اہل حدیث وزیرآباد		
اسلام میں مرتد کی شرعی حیثیت	مولانا محمد مراد صاحب مدظلہ		

ان کے علاوہ مزید رسائل ایسے بھی ہیں جو قادیانی کفریات کی شرعی حیثیت متعین کرنے کے نقطہ سے لکھے گئے۔ انہیں ہم انشاء اللہ العزیز! فتاویٰ ختم نبوت کی تیسری جلد میں شائع کریں گے۔ یوں قادیانی فتنہ سے متعلق امت مسلمہ کی فتاویٰ جات کی تمام جدوجہد ان تین جلدوں میں جمع ہو جائے گی۔ حق تعالیٰ محض اپنے فضل وکرم سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی اس سعی کو بھی اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت سے سرفراز فرمائیں۔ آمین · بحرمة النبی الامی الکریم!

فقیر اللہ وسایا

۲۷؍اگست ۲۰۰۵ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

فہرست رسائل مشمولہ فتاویٰ ختم نبوت جلد دوم!

خاتم النبیین لا نبی بعدی

اقتباس از

فتاویٰ قادریہ

ص ۲۶ تا ۴۷

از

حضرت مولانا محمد لدھیانویؒ

تعارف

فتاویٰ قادریہ سے اقتباس

نحمده ونصلى علىٰ رسوله الكريم ۰ امابعد!

مرزا غلام احمد قادیانی نے ابتداء میں جب پر پرزے نکالے اور سواد اعظم اہل سنت کی شاہراہ سے علیحدہ قدم مارا تو وہ اپنی جنم بھومی قادیان سے لدھیانہ آیا اور وہاں آ کر اس نے اپنے کفریہ عقائد کا اپنے مخصوص حلقہ میں پرچار شروع کیا تو اس وقت سب سے پہلے قادیانی کفر کے سامنے اللہ تعالیٰ نے علمائے لدھیانہ کو سد سکندری کے طور پر کھڑا کر دیا۔ تب اوائل ۱۳۰۱ھ (مطابق ۱۸۸۳ء) میں لدھیانہ کے حضرت مولانا عبدالقادر لدھیانویؒ کے صاحبزادگان حضرت مولانا محمد لدھیانویؒ حضرت مولانا محمد عبداللہ لدھیانویؒ حضرت مولانا عبدالعزیز لدھیانویؒ نے فتنہ قادیانیت کے خلاف معرکہ حق قائم کیا۔ مرزا غلام احمد قادیانی کو غیر متوقع طور پر ان حضرات کی للکار نے ایسا زچ کیا کہ مرزا قادیانی بدحواسی سے بدزبانی تک جا پہنچا۔ اس معرکہ ۱۳۰۱ھ کی تفصیل حضرت مولانا محمد لدھیانویؒ نے ''فتاویٰ قادریہ'' اشاعت اول ربیع الاول ۱۳۱۹ھ مطابق جون ۱۹۰۱ء میں قلمبند کی ہے۔ جو فتاویٰ قادریہ کے ۲۶ سے ۴۷ تک بیس صفحات پر مشتمل ہے۔ چونکہ مرزا قادیانی کے روبرو اس کے کفر کی حقیقت الم نشرح کرنے کی پہلی کامیاب کوشش ہے۔ اس لئے اس کتاب میں سب سے پہلے رسالہ کے طور پر شائع کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔

قارئین کرام! خوشی محسوس کریں گے کہ ''جماعتی سطح'' پر سب سے پہلے قادیانی فتنہ کو ناکوں چنے چبوانے کی سعادت اللہ تعالیٰ نے ''مجلس احرار اسلام ہند'' کو نصیب کی۔ جس کے سربراہ اسی خاندان علمائے لدھیانہ کے چشم و چراغ' ان کی روایات کے امین' ہمارے مخدوم ومطاع حضرت مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانویؒ تھے۔ جنہوں نے اپنی جماعتی وخاندانی ذمہ داری کو ایسے نبھایا کہ اس پر دنیا عش عش کر اٹھی۔ حق تعالیٰ اس عظیم خاندان کی باقیات کو تازیست' قادیانی فتنہ کے تعاقب کے لئے پاک وہند میں مزید در مزید اعلائے کلمۃ الحق کی توفیق رفیق فرمائیں۔ یاد رہے کہ احتساب قادیانیت کی جلد دہم میں سب سے پہلا تکفیری فتویٰ کے حوالہ سے ایک رسالہ کے ابتدائی تعارف میں چند گزارشات کی تھیں۔ لیکن ہجری وعیسوی تاریخوں کی تقویم میں سہو ہوا جس پر فاضل بھائی حضرت مولانا حبیب الرحمٰن ثانی لدھیانوی نے متنبہ کیا۔ جس کا اعتراف سہو کے ساتھ شکریہ لازم ہے۔

فقیر اللہ وسایا

۲۶ ر اگست ۲۰۰۵ء

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

قادیانی اپنا ایمان قائم کر کے اس بارے میں گفتگو شروع کرتا تو فوراً اس کو جواب میں ہم یہ رسالہ پیش کرتے
حسبی اللّٰہ و نعم الوکیل نعم المولی و نعم النصیر وھی ھذا۔

بعد الحمد والصلوٰۃ محمد بن مولانا مولوی عبدالقادر صاحب مرحوم لدھیانوی ہیچ خدمت اہل اسلام کے عرض کرتا ہے کہ غلام احمد قادیانی کی تکفیر بباعث کلمات کفریہ کے اوّل ۱۳۰۱ ہجری میں ہمارے ہی خاندان سے شروع ہوئی اس وقت اکثر لوگ ہمارے مخالف رہے بعد میں رفتہ رفتہ کل اہل علم نے قادیانی کے ضال مضل ہونے پر اتفاق کیا حتیٰ کہ علماء حرمین شریفین نے بھی قادیانی پر دائرہ اسلام سے خارج ہونے کا فتویٰ تحریر کر دیا جیسا کہ رسائل مولانا مولوی غلام دستگیر صاحب میں تفصیل وار موجود ہے اگرچہ ان فتوؤں سے لوگوں کو بہت ہدایت ہوئی لیکن بعض بعض کور باطنوں کو اس آفتاب ہدایت مآب سے کچھ فائدہ حاصل نہ ہوا۔ شعر

تھی دستان قسمت را چہ سود از رہبر کامل
کہ خضر از آب حیواں تشنہ می آرد سکندر

یعنی جو کفریات اس کے صاف صاف آیات قطعیات کے مخالف ہیں ان پر ان کے ایمان کی بنیاد ہے جیسا کہ رسالہ ازالتہ الاوہام میں عیسیٰ علیہ السلام کو یوسف نجار کا بیٹا لکھا ہے اور جو خدا تعالیٰ جل شانہ نے ان کے معجزے مثل احیاء اموات اور مادر زاد نابینوں کو بینا کرنا اور جانور مٹی سے بنا کر خدا کے حکم سے جاندار بنا دینا وغیرہ وغیرہ جن کا ذکر قرآن شریف میں موجود ہے ان سب کو اس قادیانی نے مشرکانہ خیال لکھ کر منکر قرآن ہو کر اپنا کفر ظاہر کر کے زمرہ مرتدین میں داخل ہوا اکثر مباحثات میں قادیانی اس امر پر زور دیتے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں اور ان کے فوت ہونے کا ثبوت آیات قرآنیہ میں موجود ہے اگرچہ اس کا جواب علماء اسلام دندان شکن اپنی اپنی تصانیفوں میں دے چکے ہیں لیکن ہماری طرف سے بھی اس امر کا جواب دینا نہایت ضروری معلوم ہوتا ہے لہٰذا اس عاجز نے اس کا جواب لکھنا شروع کیا اور نام اس کا **کشف العطاعن ابصار من ضل وغویٰ** رکھا **حسبی اللّٰہ و نعم الوکیل و نعم المولیٰ و نعم الکفیل** اور ترتیب دیا گیا یہ رسالہ اوپر مقدمہ اور مقصد اور خاتمہ کے مقدمہ میں اصطلاحات علم اصول کی بیان کی جاتی ہیں جو واسطے استنباط احکام کے معلوم ہونا ان کا نہایت ضروری ہے۔ ظاہر اس کلام کو کہتے ہیں جس کا مطلب الفاظ سے صاف صاف ظاہر ہو۔ **قال فی المنار الظاھر اسم الکلام ظھر المراد به للسامع بصیغة** نص وہ جس کے واسطے کلام چلائی گئی **ھو النص ماسیق الکلام لاجله کذافی نور الانوار** مثال ان دونوں کی یہ آیت ہے۔ ''**احل اللّٰہ البیع و حرم الربو**'' یعنی حلال کیا اللہ تعالیٰ نے بیع کو اور حرام کیا سود کو یہ آیت بیع کے حلال اور سود کے حرام ہونے پر بطور ظاہر کے دلالت کر رہی ہے بیع اور سود میں جو فرق اس آیت سے شارع کو مقصود ہے اس پر دلالت اس کی بطور نص کے ہے اور حکم ظاہر اور نص کا یہ ہے کہ جو ان دونوں سے ثابت ہو اس پر عمل کرنا واجب ہے۔ **قال فی نور الانوار و حکمھا وجوب العلم**

بالذی ظهر منهما علی سبیل القطع و الیقین یعنی ان دونوں سے جو احکام ثابت ہوں وہ قطعی اور یقینی ہوتے ہیں مفسر وہ ہے جو اپنی مراد پر ایسا واضح ہو کہ کسی تاویل کی اس میں گنجائش نہ ہو قال فی المنار المفسر ما ازداد وضوحا حلی النص علی وجه لا یبقی معه احتمال التاویل ببیان الشارع و حکمه وجوب العمل به یعنی ظاہر اور نص اگرچہ قطعی ہیں لیکن احتمال تاویل کو مانع نہیں یعنی اگر کوئی دلیل قطعی اس امر پر دلالت کرے کہ یہاں ظاہری معنی حقیقی مراد نہیں بلکہ مجازی مراد ہیں تو اس وقت ظاہری معنی ظاہر اور نص میں مراد نہیں لیے جائیں گے اور مفسر میں ایسے احتمال کو گنجائش نہیں کیونکہ شارع کے بیان کرنے سے اس کی اصلی مراد معلوم ہوگئی جیسا کہ آیت وقاتلو المشرکین کافته میں لفظ کافتہ کا واسطے بیان کرنے اس امر کے زیادہ کیا گیا ہے کہ تا احتمال اس امر کا باقی نہ رہے کہ شاید مشرکین سے بعض مشرک مراد ہوں کل مراد نہ ہوں اور حکم مفسر کا یہ ہے کہ اس پر عمل کرنا واجب ہے۔ ساتھ احتمال منسوخ ہو جانے کے یعنی اس کے منسوخ کرنے کے واسطے شارع حکم لگا سکتا ہے قال فی نور الانوار و حکمه وجوب العمل به علی احتمال النسخ ای فی زمان النبی وفیما بعده فکل القران محکم لا یحتمل النسخ اور محکم اس کا نام ہے جس کا مفہوم قابل نسخ و تبدیل نہ ہو۔ قال فی المنار المحکم ما احکم المراد به عن احتمال انسخ و التبدل اور حکم اس کا یہ ہے کہ اس پر عمل کرنا واجب ہے اور کسی احتمال کو اس میں گنجائش نہیں قال فی المنارد حکمه وجوب العمل به من غیر احتمال کقوله تعالیٰ ان اللّٰہ بکل شیء علیم یعنی تحقیق اللہ تعالیٰ ہر شے کو جانتا ہے یہ مضمون قابل نسخ و تبدیل نہیں اللہ تعالیٰ کو ہمیشہ ہر شے کا علم ہے خفی وہ ہے جس کی مراد بغیر غور کرنے کے معلوم نہ ہو۔ قال فی المنار الخفی فما خفی مراده بعارض لاینال الا بالطلب جیسا کہ آیت السارق و السارقته فاقطعوا ایدیهما کی ظاہر ہے چور کے حق میں اور خفی ہے طرار یعنی کیسہ بر کے حق میں چور کا ہاتھ کاٹنے کا حکم اس آیت سے بلا غور کرنے کے فوراً معلوم ہو جاتا ہے لیکن طرار کے ہاتھ کاٹنے کا حکم اس آیت سے بعد غور کے مفہوم ہوتا ہے کہ طرار کی چوری معمولی چوریوں سے بڑھ کر ہے اس واسطے اس کا ہاتھ ضرور کاٹنا چاہیے اور حکم اس کا یہ ہے کہ اس میں غور کر کے معلوم کرے کہ اس کے خفی ہونے کا کیا سبب ہے تاکہ اس کی مراد معلوم ہو۔ قال فی المنار و حکمه انظر فیه لیعلم ان الخفاء لمزیته او نقصان لیظهر المراد به اور مشکل اس کا نام ہے جو اپنے جیسوں میں داخل ہو کر مشتبہ ہو جائے حکم اس کا یہ ہے اس کی مراد پر حق ہونے کا اعتقاد کرنا پھر متوجہ ہو کر غور اور تامل کرنا یہاں تک کہ اس کی مراد ظاہر ہو جائے۔ قال فی نور الانوار و المشکل فهو الداخل فی اشکاله و حکمه اعتقاد الخفیة فیما هو المراد ثم الاقبال علی الطلب و التامل فیه الی ان ستیبین المراد جیسا کہ آیت فاتو حرتکم انی شئتم میں لفظ انی کا مشتبہ ہو گیا کیونکہ اس لفظ کے دو معنی ہیں ایک معنی اس کے من این یعنی کسی مکان سے اور دوسرے معنی اس کے کیف یعنی کسی طرح جب غور اور تامل کیا گیا تو معلوم ہوا کہ اس آیت میں کیف کے معنوں میں مستعمل ہے کیونکہ لفظ حرث جو زراعت کے معنوں میں ہے وہ اسی معنی کو معین کرتا ہے اور مجمل وہ ہے جس میں معانی کے ازدہام سے مراد اس کی ایسے مشتبہ ہو جائے کہ اس کی عبارت میں فکر کرنے سے اشتباہ رفع نہ ہو بلکہ اجمال کرنے والے سے اس کی تفسیر معلوم کرنے کی حاجت پڑے اور حکم اس کا اس کی مراد کو برحق اعتقاد کرنا اور توقف کرنا یہاں تک کہ ظاہر ہو ساتھ بیان کرنے اجمال کنندہ کے قال فی نور الانوار اما المجمل فما ازدهمت فیه المعانی واشتبه المراد به اشتباهالایدرک بنفس العبارة بل بالرجوع الی السفسار ثم الطلب ثم التامل و حکمه

اعتقاد الخفية فيما هو المراد والتوقف فيه الى ان يتبين ببيان المجمل کا **الصلوة والزكوة** یعنی لفظ صلوٰۃ وزکوٰۃ کا آیت **اقیمو الصلوة واتوا الزكوة** میں مجمل تھا کیونکہ معنی صلوٰۃ کے لغت عرب میں دعا کے ہیں اور معلوم نہ ہوا کہ کونسی دعا یہاں مراد ہے پس استفسار کرنے سے آنحضرت ﷺ نے بیان کر دیا اور اس کو ادا کر کے ہم کو معلوم کرا دیا کہ یہاں قیام رکوع سجود والی دعا مراد ہے۔ اسی طرح زکوٰۃ کے معنی لغت میں پڑھنے کے ہیں اور یہاں یہ مراد نہیں بعد استفسار کرنے کے آنحضرت ﷺ نے بیان فرما دیا کہ اس کے معنی چالیسواں حصہ مال کا بعد ایک سال کے ادا کرنا ہے اور متشابہ وہ ہے جس کی مراد کا معلوم ہونا قبل روز قیامت ممکن نہ ہوا اور حکم اس کا یہ ہے کہ اپنے اعتقاد میں جو اس سے شارع نے مراد رکھا ہے حق جاننا قبل معلوم ہونے اس مراد کے جیسا کہ حروف مقطعات جو سورتوں کے اوائل میں ہیں مثل الم وغیرہ کے **قال فی نور الانوار المتشابه فهواسم لما انقطع رجاء معرفته المراد منه ولابرجى بدده اصلا** کا **المقطعات فی اوائل السور مثل الم حم.** ظہور کے مراتب میں محکم کا درجہ سب سے اعلیٰ ہے مفسر کا درجہ نص سے اور نص کا ظاہر سے اعلیٰ ہے پس سب سے محکم کا درجہ اعلیٰ اور ظاہر کا سب سے ادنیٰ ہوا۔ اور خفا میں سب سے زیادہ خفی متشابہ ہے اور مجمل مشکل سے اور مشکل خفی سے زیادہ ہے پس متشابہ کا درجہ خفا میں اعلیٰ ہوا اور خفی کا سب سے ادنیٰ۔ بروقت تعارض جس کا مرتبہ ظہور میں اعلیٰ ہوگا اس پر عمل کیا جائے گا اور جس کا مرتبہ خفا میں کم ہوگا وہ اس پر جس میں خفا زیادہ ہے غالب ہوگا جیسا کہ تفصیل اس کی نور الانوار وغیرہ کتب اصول میں مذکور ہے مقصد اس میں عیسیٰ علیہ السلام کی زندگی اور آخر زمانہ میں نازل ہونے کا بیان ہے دلائل شرعیہ قرآن اور حدیث اور اجماع اور قیاس ہیں آیات قرآنیہ کا درجہ سب سے بڑھ کر ہے بعد اس کے حدیث ہے بعد ازاں اجماع ہے اگر تینوں میں سے کوئی موجود نہ ہو تو قیاس مجتہد سے دلیل پکڑی جاتی ہے چونکہ اس مقصد کے اثبات کے واسطے قرآن اور احادیث اور اجماع موجود ہیں قیاسی دلائل سے ثابت کرنا ضرور نہیں لہٰذا ترتیب وار دلائل ثلثہ کو واسطے اثبات اس مقصد کے بیان کرتا ہوں **حسبی الله نعم الوكيل نعم المولیٰ و نعم النصير قال الله تعالیٰ و قولهم انا قتلنا المسيح عيسى ابن مريم رسول الله وما قتلوه وما صلبوه ولكن شبه لهم وان الذين اختلفوا فيه لفى شك منه ومالهم به من علم الاتباع الظن وما قتلوه يقينا بل رفعه الله اليه وكان الله عزيزاً حكيمًا** ترجمہ: اس کا بامحاورہ موضح القرآن سے معہ بعض فوائد کے نقل کیا جاتا ہے اور لعنت کی ہم نے اہل کتاب پر اور بسبب کہنے ان کے کہ تحقیق ہم نے مار ڈالا مسیح عیسیٰ بیٹے مریم کے کو پیغمبر اللہ کا تھا اور نہیں مارا اس کو اور نہ سولی دی اس کو لیکن شبہ ڈالا گیا واسطے ان کے اور تحقیق جو لوگ کہ اختلاف کیا انھوں نے بیچ اس کے البتہ بیچ شک کے ہیں اس سے نہیں واسطے ان کے ساتھ اس کے کچھ علم مگر پیروی کرنا گمان کا اور نہ مارا اس کو یہ یقین بلکہ اٹھا لیا اس کو اللہ نے طرف اپنی اور ہے اللہ غالب حکمت والا۔ فائدہ! یہود کہتے ہیں کہ ہم نے مارا عیسیٰ کو۔ اللہ نے فرمایا اس کو ہرگز نہیں مارا۔ خدا تعالیٰ نے اس کی ایک صورت ان کو بتا دی اس کو سولی چڑھایا پھر فرمایا کہ نصاریٰ بھی اوّل سے یہی کہتے ہیں کہ مسیح کو مارا نہیں وہ زندہ ہے لیکن تحقیق نہیں سمجھتے کئی باتیں کہتے ہیں بعض کہتے ہیں کہ بدن کو مارا ان کی روح اللہ کے پاس چڑھ گئی بعض کہتے ہیں مارا تھا پھر تین روز میں زندہ ہو کر بدن سے چڑھ گئے ہر طرح وہ بات ثابت نہیں ہوتی کہ اس کو نہیں مارا سو یہ خبر اللہ کو ہے اس نے بتایا اس کی صورت کو مارا اور ان کے پکڑتے وقت نصاریٰ سرک گئے تھے اور یہود ابھی نہ پہنچے تھے اس دن کی خبر نہ ان کو نہ ان کو تمام ہوئی عبارت موضح القرآن کی بقدر حاجت چونکہ اس آیت کا مطلب یہی ہے کہ جو لوگ

عیسیٰ علیہ السلام کو مقتول یا مصلوب گمان کر کے ان کا فوت ہونا قرار دیتے ہیں بالکل غلطی پر ہیں اگر چہ شروع اس آیت کا واسطے مضمون مذکورہ کے بموجب قاعدہ اصول نص قطعی الدلالتہ تھا لیکن تاکیداً بار بار بیان کرنا شارع کا اس مضمون کو اور اخیر میں آپ کا اٹھا لینا جتلا کر کل احتمالات کا سلسلہ یک لخت کاٹ ڈالا پس یہ آیت بموجب قاعدہ اصول قسم مفسر میں داخل ہوئی البتہ لفظ بل رفعہ اللہ میں کسی قدر اجمال تھا سو احادیث میں یہ مضمون تفصیلاً آنحضرت ﷺ نے بیان فرما کر اس کا اجمال دور کر دیا کہ خدا تعالیٰ نے آپ کو آسمان کی طرف اٹھا لیا قیامت کے نزدیک آپ آسمان سے نزول فرمائیں گے جیسا کہ صحیح بخاری اور اس کی شرح وغیرہ سے بجنسہ نقل کیا جائے گا۔ خلاصہ مطلب اس کلام کا یہ ہے کہ اس آیت سے زندہ اٹھا لینا آپ کا اسی جسم عنصری کے ساتھ قطعی طور پر ثابت ہے اور اس میں کسی احتمال کو گنجائش نہیں پس یہ آیت واسطے ثبوت مضمون مذکور کے آیت اقیمو الصلوۃ سے جو واسطے فرضیت نماز کے وارد ہے یقینی ہونے میں بدرجہا عالی ہے کیونکہ یہ آیت اصل میں مجمل تھی نماز کا ثبوت اس سے قبل بیان کرنے آنحضرت ﷺ کے نہیں ہو سکتا تھا اور آیت وما قتلوہ آہ واسطے مضمون مذکور کے نص اور مفسر ہے خود بخود یہ آیت واسطے ثبوت زندگی عیسیٰ علیہ السلام کے کافی اور وافی ہے جو شخص نماز کی فرضیت سے انکار کرے اس پر اہل اسلام کفر کا فتویٰ دیتے ہیں۔ پس جو شخص زندگی عیسیٰ علیہ السلام کا منکر ہو اس پر فتویٰ کفر کا دینا نہایت ضروری ہوا کیونکہ یہ آیت نماز کی آیت سے یقینی ہونے میں بہت عالی مرتبہ پر ہے۔ **کما مرغیر مرۃ** پس جو شخص نماز کے منکر کو کافر قرار دے اور عیسیٰ علیہ السلام کی زندگی کے منکر کو ایماندار اعتقاد کرے پرلے درجہ کا ضال اور مضل ہے جب خدا تعالیٰ نے زندگی عیسیٰ علیہ السلام کی یقینی طور پر بیان فرمائی اب بعد میں آپ کے انتقال ہونے کا حال بیان فرمایا۔ **وان من اهل الکتب الا لیؤمنن به قبل موته و یوم القیامته یکون علیهم شهیداً.** اور نہیں کوئی اہل کتاب سے مگر البتہ ایمان لائے گا ساتھ اس کے پہلی موت اس کی کے اور دن قیامت کے ہوگا اس پر گواہ یعنی اہل کتاب آپ کو زندہ دیکھ کر ایمان لائیں گے اور ان کے کل شبہے رفع ہو جائیں گے بعد اس کے آپ انتقال فرمائیں گے جیسا کہ ابو ہریرہؓ نے آنحضرت ﷺ سے روایت کیا ہے۔ **والذی نفسی بیده لیوشکن ان ینزل فیکم ابن مریم حکما عدلاوا اقرأ وان شئتم وان من اهل الکتاب الایه رواه الشیخان** ''اگر چہ آیت میں اجمالاً بیان تھا لیکن آنحضرت ﷺ کے بیان کرنے سے صاف ظاہر ہو گیا کہ آپ آخری زمانہ میں ضرور نزول فرمائیں گے یعنی جیسا کہ نماز کے واسطے آیۃ **اقیمو الصلوة** اور زکواۃ کے بارے میں **واتو الزکواة** وارد ہے ان دونوں آیتوں میں حکم نماز اور زکوٰۃ کا اجمالاً مذکور ہے اوقات اور عدد رکعات وغیرہ جو نماز میں ضروری ہیں کسی ایک کا بھی ذکر نہیں اسی طرح جو زکوٰۃ واجب ہونے کی شرائط اور اسباب شرعاً ضروری ہیں اس آیت میں ان میں سے ایک بھی مذکور نہیں فقط آنحضرت ﷺ کے بیان کرنے سے سب حال معلوم ہوا اسی طرح اگر چہ اس آیت میں ایمان لانا اہل کتاب کا حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر بیان ہے نزول وغیرہ امور کا حال حضور ﷺ کے بیان کرنے سے معلوم ہوا پس جیسا کہ آیت **اقیمو الصلوة و آیته و آتو الزکوة** واسطے فرضیت نماز اور زکوٰۃ کے قطعیات سے ہے ان کے انکار سے کفر لازم آتا ہے۔ اسی طرح یہ آیت بھی عیسیٰ علیہ السلام کی زندگی پر قطعی طور پر دلالت کر رہی ہے۔ **فان قلت لا یستقیم هذا الاستدلال الا ان یکون الضمیران راجعین الی عیسیٰ علیه السلام اللبیضاوی زیف هذا الاحتمال ورجح عود ضمیر موته الی اهل الکتاب موئد القرأة ابی ابن کعب قبل موتهم و تبعه مصنف المظهری حیث قال قلت نزول عیسی قبل یوم القیامته حق وان یهلک فی زمانه الملل**

كلها الا الاسلام حق ثابت بالصحاح من الاحاديث المرفوعته ليكن كونه مستفاد امن هذه الآيته و تاويل الآية بار جاع ضمير الثاني الى عيسىٰ عليه السلام ممنوع وكيف يصح هذا التاويل مع ان كلمته ان من اهل الكتاب شامل لموجودين في زمن النبي ﷺ التته سواء كان هذا لحكم خاصا بهم او لا فان حقيقته الكلام للحال ولا وجه لان يراد به فريق من اهل الكتاب يوجدون حين نزول عيسى عليه السلام فالتاويل الصحيح هوا رجاع الضمير الثاني الى اهل الكتاب ويوئده قرأة ابى بن كعب انتهى قلت قولهما باطل لكونه مخالفا لما عليه الجمهور من المحققين كصاحب المدارك والامام الرازى وشراح البخارى وغيرهم قال فى المدارك الضميران لعيسى عليه السلام ليؤمنن لعيسىٰ قبل الموت عيسى وهم اهل الكتاب الذين يكونون فى زمان نزول عيسى روى انه ينزل من السماء فى آخر الزمان فلا يبقى احد من اهل الكتاب الا ليومنن به حتى تكون الملته واحدة وهى ملته الاسلام و بمثله فى التفسير الكبير وغيره من التفاسير و شروح البخارى وغيرها من كتب الحديث و تمسكهما بقرأة ابى بن كعب اوهن من نسج العنكبوت لان قرأة ابى بن كعب ليست بمتواترة ولا متضادة فالعمل عليهما واجب كما صرح الا صوليون فى قوله تعالىٰ حتى يطهرن بقرأتى التشديد والتخفيف بوجوب الغسل للحائض لجواز الوطى ان قطع دمه فى مادون العشرة عملا بقرأة التشديد و عدم وجوبه ان قطع بعد تمام العشرة عملا بقرأة التخفيف دهنها ايضاً كذلك فان ايمانهم قبل موت عيسىٰ عليه السلام فى زمن نزوله لا يمكن الا قبل موتهم لان مابعد الموت لم يبق احد مكلفا بل لم يبق اهلا للايمان قبيل الموت وقت معائنته ملائكة العذاب كما بين فى موضعه واما قول صاحب المظهرى لاوجه لان براد من لفظ اهل الكتاب فريق يوجدون آه ظاهر الفساد لان الاضافة واللام تكونان للعهد مالم تقم القرينته على خلافه دهنها ايضاً للعهد للذين يوجدون فى زمن نزول عيسى عليه السلام ولم تقم قرينة على خلافه بل القرائن قائمته على هذا العهد سنذكرها عن قريب انشاء اللّٰه تعالىٰ الا ترى ان ماذكر فى المدارك من لفظ الحديث فلا يبقى احد من اهل الكتاب آه لا يمكن ان مراد به غير الذين يوجدون فى زمانه نزول عليه السلام و كذامن لفظ الخطاب الذى هو موضوع للحاضر اريد به الذين يوجدون فى آخر الزمان قطعا هو قوله عليه الصلاة والسلام ليوشكن ان ينزل فيكم ابن مريم الحديث وبالجملة القول بعدم كون نزول عيسى عليه السلام مستفاد امن هذه الآيته بعدادعاء عقلية نزوله فى آخر الزمان مستدلاً بالاحاديث الصحاح كما مرمن صاحب المظهرى ليس على ما ينبغى لان الاحاديث كلها وحى من الله عزوجل لقوله تعالى وما ينطق عن الهوى ان هوالاوحى يوحى فى الواجب علينا ان نعتقد انها مطابقته للقران سيما اذا ظهز لنا وجهه المطابقته نعته مع كونها موئدة باقوال الصحابته الذين شاهد والوحى وكانوا معصومين فى تبليغ الشرائع كما هو فيما نحن فيه فالتمسك بها واجبته و علينا ان نذكر الوجوه التى تدل على ان الضمير الثانى راجع الى عيسى عليه السلام الوجه الاول انه يلزم على تقدير ارجاع الضمير الثانى الى اهل الكتاب الانتشباء فى الضمائر وهو قادح للبلاغته فاختياره فى الكلام القديم فرتيه بلا مريته ولذالم يذهب اليه اكثر هم قال بدر الدين العينى فى

شرح البخاری روی عن طریق ابی رجاء عن الحسن قال قبل موت عیسیٰ علیه السلام واللّٰه وانه لحی ولکن اذا انزل آمنوا به احمعون وذهب الیه اکثر اهل العلم انتهی و الوجه الثانی ان السیاق والسباق کلاهما یرحجان ان الضمیر الثانی راجع الی عیسی علیه السلام لاول الکلام لما الخبرالی ان عیسیٰ علیه السلام حی فمقتضی المقام ان یذکر موته و ذلک لا یستقیم الا بارجاع الضمیر الثانی الی عیسی علیه السلام والوجه الثالث ان علی هذا التقدیر تکون هذه الآیته دلیلا آخر علی منکری حیاته فان ایمان اهل الکتاب لما کان منوطا بحیوته استحال ان یموت قبله والوجه الرابع انه اذا ارید من الضمیر الثانی اهل الکتاب لا یکون افادة بل اعادة لان قوله تعالی لیؤمنن دال علی انهم وقت الایمان یکونون احیاءً لان الحیوة من لوازم الایمان والشئی اذاثبت ثبت بلوازمه فاثبات حیوتهم ثانیا بهد الضمیر لایکون الا اعادة بخلاف ما اذا ارید منه عیسی علیه السلام فانه حینئذ یکون افادة قطعا لان مفاده وهو کون عیسی علیه السلام حیافی وقت ایمانهم به لم یکن معلوما من قبل ومن المعلوم ان حمل الکلام البلیغ سیما الکلام المعجز علی الافادة اولی لا سیما الافادة التی ازداد بها اعجاز القرآن لکونه الاعلی نزوله من السماء لاْن الموت لاتکون الا فی الارض لقوله تعالیٰ وفیها نعیدکم وذلک یستلزم نزوله من السماء یعنی کما ان الآیة السابقة دلت علی کونه مرفوعا الی السماء کذلک هذه الایة دلت علی موته فی الارض بعد نزوله وهو من المغیبات الخارجة عن طوق البشر الدالة علی اعجاز القران بابلغ وجه والوجه الخامس انه یلزم علی تقدیر ارجاع الضمیر الی اهل الکتاب ان کل احد منهم یومن لعیسی علیه السلام قبل موتهم وهو خلاف الظاهر والتاویل بان المراد انهم یومنون وقت معاینة العذاب قبیل الموت وان لم یطلع علیه احد من جلسائه لا طائل تحته لانه لم تقم به حجته علیهم بل لهم ان یقولوا لوکان القران من کلام الله لم یتخلف لانه یستلزم الکذب فی کلامه تعالیٰ اللّٰه عن ذلک علوا کبیر بخلاف ما اذا رید به عیسی علیه السلام فان الآیة حینئذ تصر حجته لنا بعد ماکانت حجته علینا قال العلامة بدر الدین العینی فی شرجه للبخاری والحکمة فی نزول عیسیٰ علیه السلام الرد علی اهل الکتاب فی زعهم الباطل انهم قتلوه و صلبوه فبین اللّٰه تعالیٰ کذبهم انتهی." خلاصہ مطلب اس عبارت کا یہ ہے کہ اگر کوئی اعتراض کرے کہ تفسیر بیضاوی اور تفسیر مظہری میں ضمیر قبل موتہ سے اہل کتاب کا فقط مراد لینا صحیح قرار دیا ہے اور اس کی تائید میں قرأۃ ابی بن کعب جو قبل موتہم کے لفظ کے ساتھ مروی ہے پیش کی ہے اور نیز صاحب مظہری نے لفظ اہل کتاب سے آخری زمانہ کے یہود نصاریٰ کا مراد لینا بے وجہ ٹھہرایا ہے اس کا جواب یہ ہے کہ یہ قول ان کا بالکل بے اصل ہے اسی واسطے اکثر اہل علم نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا مراد لینا صحیح قرار دیا ہے اور قرأۃ ابی بن کعب جو قبل موتہم کے لفظ سے مروی ہے قبل موتہ کے مخالف نہیں ہے کتب اصول میں لکھا ہے جہاں دو قرأتیں باہم مخالف نہ ہوں دونوں پر عمل کرنا لازم ہے جیسا کہ لفظ یتطھرن میں دو قرأتیں تخفیف اور تشدید کے ساتھ مروی ہیں دونوں پر عمل کر کے علماء نے یہ حکم جاری کیا ہے کہ تخفیف کی قرأۃ سے وہ عورت مراد لی جائے جس کا حیض بعد دس روز کے بند ہوا ہے اس سے مجامعت کرنی شوہر کو اسی وقت درست ہے عورت کا غسل کرنا شرط نہیں ہے اور تشدید کی قرأۃ سے وہ عورت مراد لی گئی ہے جو قبل گزرنے دس روز کے حیض اس کا بند ہو گیا ہو تو ایسی عورت جب

تک غسل نہ کر لے اس سے مجامعت کرنی شوہر کو درست نہیں۔ اسی طرح یہاں بھی دونوں قرأتوں پر عمل ہوسکتا ہے یعنی قبل موتہ زندگی عیسیٰ علیہ السلام کی اور قبل موتہم سے اہل کتاب کا زندہ ہونا مراد لینا درست ہے۔ یعنی جب عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے آخر زمانہ میں نزول فرمائیں گے جو اس وقت اہل کتاب بقید حیات ہوں گے آپ کو زندہ دیکھ کر آپ پر ایمان لائیں گے جیسا کہ احادیث صحاح سے اس امر کا حق ہونا خود صاحب مظہری نے بڑی شد و مد سے بیان کیا ہے پس اہل کتاب کا مراد لینا ضمیر ثانی سے بوجوہات ذیل بالکل بے محل ہے۔ وجہ اوّل یہ ہے کہ ضمیر بہ سے عیسیٰ علیہ السلام کا اور ضمیر قبل موتہ سے اہل کتاب مراد لینے سے ضمیروں میں انتشار لازم آتا ہے اور یہ امر اہل بلاغت کے نزدیک مذموم و قبیح ہے پس کلام الٰہی میں ایسے احتمال کا جاری کرنا نہایت بے جا ہے وجہ دوم یہ ہے کہ جب آیت کا سباق اور سیاق آپ کی زندگی و انتقال کے بیان میں ہے پس موت کا ذکر غیر کی طرف راجع کرنا خلاف عقل و نقل ہے۔ وجہ سوم یہ ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کے مراد لینے سے دوسری دلیل واسطے رد منکرین حیوۃ کے قائم ہوتی ہے یعنی جب تک کل اہل کتاب ان پر ایمان نہیں لائیں گے وہ فوت نہ ہوں گے۔ وجہ چہارم یہ ہے کہ ایمان لانے والے کا زندہ ہونا امر لازمی ہے کیونکہ مرنے کے بعد تو کوئی شخص مکلف نہیں رہتا پس زندہ ہونا اہل کتاب کا وقت ایمان کے لفظ ایمان سے جو لیؤمنن میں مذکور ہے ثابت ہوگیا قبل موتہ کی ضمیر سے دوبارہ ثابت کرنا بے فائدہ ہے البتہ عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان لانے میں آپ کا زندہ ہونا واسطے ایمان لانے والوں کے شرط نہیں یعنی جیسا اور انبیاء پر ایمان لانے میں ان کا زندہ ہونا ضرور نہیں۔ اسی طرح آپ پر ایمان لانا بعد ممات کے بھی ہوسکتا تھا چونکہ یہ واقعہ وقت نزول عیسیٰ علیہ السلام زمانہ آئندہ میں بقید حیات آپ کے ہونے والا تھا خدا تعالیٰ نے بطور پیشین گوئی کے قرآن شریف میں بیان فرما دیا اور وہ بلا ارجاع ضمیر ثانی طرف عیسیٰ علیہ السلام نہیں بن سکتا اسی واسطے جمہور کا یہی مذہب ہے کہ ضمیر ثانی سے مراد عیسیٰ علیہ السلام ہیں جیسا کہ گزر چکا بیان اس کا پہلے اور اس سے یہ بھی ثابت ہوگیا کہ عیسیٰ علیہ السلام جو بموجب آیۃ پہلی کے آسمان پر زندہ ہیں پس انتقال کرنا آپ کا جو اس آیت دوسری سے ثابت ہوتا ہے بعد نزول کے ہوگا کیونکہ مر کر دفن ہونا زمین میں بموجب فرمانے پروردگار کے **وفیھا نعیدکم** بدون نزول کے ممکن نہیں۔ پس یہ دونوں آیتوں سے پورا واقعہ جو احادیث صحاح میں مذکور ہے۔ ثابت ہوا۔ وجہ پنجم یہ ہے کہ بر تقدیر مراد لینے اہل کتاب کے یہ اعتراض پڑتا ہے کہ اگر ہر اہل کتاب کا وقت مرنے کے ایمان لانا عیسیٰ علیہ السلام پر پایا جاتا تو یہ امر نہایت شہرت پکڑتا اس کے جواب میں یہ کہنا کہ ہر اہل کتاب وقت مرنے کے خفیہ طور پر ایمان لاتا ہے کسی کو اس کے ایمان کی خبر تک نہیں ہوتی لاطائل اور خلاف ظاہر ہے اور بر تقدیر مراد لینے عیسیٰ علیہ السلام کے یہ آیت واسطے رد منکرین حیوۃ کے دلیل قاطع ہے یعنی جب عیسیٰ علیہ السلام آخری زمانہ میں اہل کتاب کو زندہ معلوم ہوں گے اس وقت ان کے سب شبہ رفع ہو جائیں گے یقینی طور پر ان کو یہ امر ثابت ہو جائے گا کہ جو حال عیسیٰ علیہ السلام کا اہل اسلام بیان کرتے تھے وہی ٹھیک نکلا ہمارا کہنا سراسر جھوٹ تھا۔ **فان قلت ان قوله تعالىٰ انى متوفيک و رافعک الى يدل على ان الرفع كان بعد موته معارضا لقوله تعالى وما قتلوه آه وقاعدة التساقط فى المعارضته مشهورة فانهدم استدلا لكم بقوله تعالى وما قتلوه آه قلت اولا ان المعارضته لا تتصور فى كلام الشارع لانها دليل الجهل كما صرح به صاحب التوضيح لكنها توجد فى الاحكام بالنسبة الينا نجهلنا بالتاريخ و يحمل ذلک فى الحقيقته على النسخ كما بين فى الاصول واما فى الاخبار كما فيما نحن فيهه فلا يمكن ان يوجد فى كلام احد فضلا عن كلام الشارع لان انسخ اللازم**

للمعارضته لا يتصور فی الاخبار او تحقق المحکمی عنه فی زمانه لا بد صدق الخبر ولا يمکن ارتفاعه بانسخ ولو حملنا التعارض بمعنی التخالف فنقول لا تعارض لان کون التوفی بمعنی الموت او مساوياله لم يثبت بعدد دوزخوط القتاد بل هو مشترک بين الستيفاء الحق والقبض وهما من لوازمه العامته لان کون الاستيفاء عاما ظاهر و کذا القبض لوجوده فی النوم ايضاً فی قوله تعالٰی اللّٰه يتوفی الانفس حين موتها والتی لم تمت فی منامها فيمسک التی قضی عليها الموت و يرسل الاخری الی اجل مسمی و فی قوله تعالی وهو الذی يتوفکم باليل و يعلم ماجرحتم بالنهار ثم يبعثکم فيه ليقضی اجل مسمی فان التوفی استعمل فی الايته الاولی للقبض الذی يعقبه الموت او المنام و فی الثانية للنوم خاصة فثبت کون التوفی عاما من الموت وذلک ما اردناه ولان آينه القتل مفسر فی اثبات الحياة کما مرد آيته التوفی وان کان مشترکا ليکن قوله تعالی و رافعک الی و قوله عليه السلام ليوشکن ان ينزل فيکم ابن مريم الحديث کما مره يشعرالی ان التوفی بمعنی القبض الذی لا يعقبه الموت کما لا يخفی وکون التوفی مخلا للموت لا يجدی ايضاً لان التوفی بسبب الاشتراک و احتمال کونه بعد نزوله مشکل والمشکل لا يعارض المفسر الذی هو آيته القتل لان المفسر مقدم علی المشترک بمراتب کما مرفی المقدمته والتعارض لايکون الانی الاولته المساويته فی الدرجة کما بين فی موضعه فان قلت احتمال کون التوفی فی آخر الزمان بعد الرفع يطله تقديم ذکره قبل الرفع قلت عطف الرفع علی التوفی بالواولا يدل علی کونه موخراعه فی الوجود ايضاً لان الواد ليست للترتيب کما فی قوله تعالی واوحينا الی ابراهيم و اسمٰعيل و اسحٰق و يعقوب والاسباط و عيسٰی و ايوب و يونس و هارون و سليمان الاية فان سليمان ذکر بعطف الواو بعد عيسی فی مرتبته خامسته و من المعلوم ان سليمان مقدم عليه بزمان کثير و لهذا ذهب المفسرون الی ان فی بعض الفاظ القران تقديم و تاخير و عدوالفظ التوفی والرفع الذکورين فی هذه الايته من کما صرح السيوطی فی الاتقان حيث قال و اخرج عن قتادة فی قوله انی متوفيک و رافعک الی قال هذا من المقدم والموخرانی رافعک اليی و متوفيک انتهی وبه يرتفع التدافع ولحصيل الموافقته بين الايتيں ولو فرض التعارض بينهما فليس السبيل الا الرجوع الی الاحاديث کما بين فی الاصول والاحاديث تنادی باعلی نداء ان عيسی بن مريم عليه السلام حی ينزل فی آخر الزمان الی الارض و لنذکر نبذاً منها ما يشفی العليل و يردی الغليل روی البخاری عن ابی هريرة قال قال رسول اللّٰه ﷺ والذی نفسی بيده ليوشکن ان ينزل فيکم عيسی بن مريم حکما عدلا يکسر الصليب و يقتل الخنزير و يضع الجزيته و يفيض المال حتی لا يقبله احد حتی تکون السجدة الواحدة خير من الدنيا وما فيها ثم يقول ابوهريرة واقرأ وا ان شئتم و ان من اهل الکتاب الا ليؤمان يه قبل موته و يوم القيامته يکون عليهم شهيدا وعن ابی هريرة قال قال رسول اللّٰه ﷺ کيف انتم اذ انزل ابن مريم فيکم وامامکم منکم رواه البخاری قال الطيبی ای يامکم عيسی حال کونه فی دينکم قيل يعکر عليه قوله فی حديث مسلم فيقال له صل لنا فيقول لا ان بعضکم علی بعض امراء تکرمته لهذه الامته قال ابن الجوزی لو تقدم عيسی عليه السلام اماما

اوقع في النفس اشكالا و لقيل اتراه تقدم نائبا او مبتد شرعاً فصلى مامو مالئلا يتدنس وجه قوله ﷺ لانبي بعدى و ذكر فى كيفيته نزوله انه ينزل و عليه ثوبان ممصران رواه احمد عن ابى هريرة مرفوعا والمصر مافيه صفره حفيفه وفى كتاب الفتن لابى نعيم ينزل عندالقطرة البيضاء على باب دمشق اكثر فى تحمله عمامته واضعايديه على منكبى ملكين عليه ريطان اذا كب راسه يقطر منه كا بحمان فاتتهه اليهود فيقولون نحن اصحابک فيقول كذبتم وانصارى كذلک انما اصحابى المهاجرون بقيته اصحاب الملحمته فيجد خليفتهم يصلى بهم فيتاخر فيقول له صل فقد رضى الله عنک فانى بعثت وزير اولم ابعث اميرا وعن كعب يحاصر الدجال المومنين ببيت المقدس فيصيبهم جوع شديد حتى ياكلوااوتار قسيهم فبيناهم كذالک اذا سمعوا عوتافى الفلس فاذا عيسىٰ عليه السلام وتقام الصلوة فيرجع امام المسالمين فيقول عيسى عليه السلام تقدم فلک اقيمت الصلوٰة فيصلى لهم ذلک الرجل تلک الصلوة ثم يكون عيسى الامام بعد و ليس فى ايامه امام ولا قاض ولا مفت وفد قبض الله العلم و خلى الناس عنه فينزل وقد علم بامر الله فى السماء مايحتاج اليه من علم هذه شريعته للحكم بين الناس والعمل به وروى ابونعيم فى كتاب الفتن فى مدة اقاضه وله عن ابى هريرة يقيم بها اربعين سعمه دردى احمد و ابوداؤد باسناد صحيح من طريق عبدالرحمن بن ادم عن ابى هريرة مرفوعا مثله وعن كعب مكث اربعين سنته منها عشر حجج بيشر المؤمنين بدرجاتهم فى الجنته وعن يزيدين حبيب يتزوج امراة من الازد ليعلم الناس انه ليس باله وقيل تيزوج ويولدله ويمكث خمساد اربعين سنته ويدفن مع النبى ﷺ فى قبره وقيل بدفن فى الارض المقدسته ولما كان نزوله من السماء امراً يقيناً عند اهل السنة ادخلوه فى العقائد واجمعوا على انه ينزل لامحالته و فى العقائد التسفى وشرحه وما اخبر به النبى عليه الصلوة والسلام من اشراط الساعة من خروج الدجال و دابته الارض وياجوج وماجوج و نزول عيسى عليه السلام من السماء وطلوع الشمس من مقربها فهوحق لانها امور ممكنته اخبر بها الصادق قال حذيفته من السيد الغفارى طلع النبى ﷺ ونحن نتذاكر فقال ماتذكرون قلنا تذكر الساعته قال انها لن تقوم حتى تروا قبلها عشر آيات فذكر الدخان والدجال والدابته و طلوع الشمس من مفربها و نزول عيسى عليه السلام وياجوج وماجوج و ثلثة خسوف خسف بالمشرق و خسف بالمغرب و خسف بجزيرة العرب و آخر ذلک نار تخرج من اليمن نظر الناس الى محشرهم والاحاديث الصحاح فى هذه كثيرة جدا و قدروى فى تفاصليها و كيفتها فليطلب من كتب التفسير والسير والتواريخ انتهى.“ خلاصہ مطلب اس عبارت کا یہ ہے کہ اگر کوئی اعتراض کرے کہ آیت انی متوفیک و رافعک الی دلالت کر رہی ہے کہ اٹھانا خدا تعالیٰ کا عیسیٰ علیہ السلام کو اپنی طرف بعد توفی کی جو بمعنی موت کے ہے پس ثابت ہوا اس آیت سے برخلاف آیت وما قتلوہ مذکورہ بالا کے فوت ہونا عیسیٰ علیہ السلام کا تو اس کا جواب یہ ہے کہ آیات قرآنی میں اصلی مخالفت نہیں ہے بلکہ ہماری سمجھ میں فرق ہونے سے مخالفت پیدا ہوتی ہے خصوصاً جو آیات کسی امر کی خبر دے رہی ہیں انھیں مخالفت کا ہونا ممکن نہیں کیونکہ اس سے کلام الٰہی میں کذب لازم آتا ہے اہل علم پر لازم ہے کہ ایسے مقام میں سوچ سمجھ کر وہ تاویل کرے جو کسی احکام قطعی کے برخلاف نہ ہو اسی طرح اگر اس مقام میں بنظر غور

خیال کیا جائے تو بالکل مخالفت کا نام تک باقی نہیں رہتا کیونکہ بنا اس مخالفت کی اس امر پر ہے کہ معنی توفی کے ہر مقام میں موت کے ہیں حالانکہ یہ امر غلط ہے بلکہ معنی اس کے قبض اور استیفاء حق کے ہیں جو بغیر موت پائے جاتے ہیں جیسا کہ آیت **اللّٰہ یتوفی الانفس حین موتھا والتی لم تمت فی منامھا فیمسک التی قضی علیھا الموت و یرسل الاخری الی اجل مسمی.** ''اللہ قبض کر لیتا ہے جانوں کو نزدیک موت ان کی کے اور جونہیں موئے قبض کرتا ہے ان کو بیچ نیند ان کی کے پس بند کر رکھتا ہے جس کو کہ مقرر کی ہے اوپر اس کے موت اور بھیج دیتا ہے اوروں کو ایک وقت مقرر تک! فائدہ اس آیت میں توفی بمعنی قبض کے مستعمل ہے خواہ وہ قبض موت کے واسطے ہو یا نیند کے واسطے اور دوسری آیت میں توفی صرف نیند کے بارے میں مستعمل ہے۔ **قال اللّٰہ تعالیٰ وھو الذی یتوفکم بالیل ویعلم ماجرحتم بالنھار ثم یبعثکم فیہ لیقضی اجل مسمی** ''اور وہ جو قبض کرتا ہے تم کو بیچ رات کے اور جانتا ہے جو کماتے ہو بیچ دن کے پھر اٹھاتا ہے تم کو بیچ اس کے تو کہ پورا کیا جائے وقت معین فائدہ! ثابت ہوا ان دونوں آیتوں سے کہ توفی کے معنی موت کے نہیں ہیں بلکہ قبض کے ہیں۔ پس اس بنا پر آیت **انی متوفیک** آہ کے معنی آیت **وما قتلوہ** کے بالکل موافق ہو گئے یعنی میں تجھ کو اپنے قبضے میں کر کے اپنی طرف اٹھا لوں گا اگر بالفرض ان دونوں آیتوں میں تعارض صوری قرار دیا جائے تو اس کے واسطے احادیث کی طرف رجوع کرنا لازم آتا ہے یعنی جس آیت کو حدیث تائید دے اسی پر عمل کرنا لازم آتا ہے۔ سو اس امر پر احادیث پکار پکار کر بیان کر رہی ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام آخر زمانہ میں آسمان سے نزول فرما کر انتقال فرماویں گے اسی مقام پر چند احادیث بطور اختصار کے بیان کی جاتی ہیں۔ **روی البخاری عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللّٰہ ﷺ ولذی نفسی بیدہ لیوشکن ان ینزل فیکم عیسیٰ بن مریم حکما عدلا یکسر الصلیب و یقتل الخنزیر و یضع الجزیۃ و یفیض المال حتی الایقبلہ احد حتی تکون السجدۃ الواحدۃ خیر من الدنیا وما فیھا ثم یقول ابوھریرۃ و اقرأ وا ان شئتم. وان من اھل الکتاب الا لیؤمنن بہ قبل موتہ.** یعنی امام بخاری نے ابوہریرہؓ سے روایت کیا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جو جان میری اس کے ہاتھ میں ہے نزدیک ہے کہ نازل ہوں گے تم میں عیسیٰ بیٹے مریم علیہما السلام منصف عدل کرنے والے توڑ دیں گے صلیب نصاریٰ کی اور قتل کریں گے خنزیر کو اور ان کے زمانہ میں کافروں سے جزیہ لے کر ان کو امان دینے کا حکم نہیں رہے گا بلکہ جو شخص ایمان قبول نہیں کرے گا اس کو قتل کیا جائے گا یعنی کوئی کافر ان کے زمانہ میں رعیت بن کر زندہ نہیں رہ سکے گا اور مال اس وقت بہت ہو جائے گا یہاں تک کہ مال کو کوئی قبول نہ کرے گا ایک سجدہ اس وقت میں سب جہان سے بہتر ہوگا پھر پڑھا ابوہریرہؓ نے اس حدیث کی سند میں یہ آیت **وان من اھل الکتاب** اھ یعنی اگر تم کو اس مضمون میں شک ہے تو اس آیت سے اپنے شک کو رفع کرو کیونکہ اس کا مضمون بھی اسی حدیث کے موافق ہے اور حدیث میں وارد ہے کہ جب عیسیٰ علیہ السلام نزول فرمائیں گے نماز میں امام تمھارے میں سے ہوگا یعنی عیسیٰ علیہ السلام مقتدی ہو کر نماز ادا کریں گے تاکہ کسی کو یہ گمان نہ ہو کہ یہ اپنی نئی شریعت جاری کریں گے اور نزول آپ کا دمشق میں ہوگا قوم یہود آپ کے پاس اگر کہیں گے کہ ہم آپ کے اصحاب ہیں آپ فرمائیں گے کہ تم جھوٹے ہو اور اسی طرح نصاریٰ کو کہا جائے گا فرماویں گے کہ اصحاب میرے وہ ہیں جو مہاجرین ملحمہ سے باقی رہے ہیں۔ پس پائیں گے ان کے خلیفہ کو جو ان کو نماز پڑھا رہا ہوگا آپ کو دیکھ کر وہ پیچھے کو ہو جائے گا آپ فرماویں گے تو ہی نماز پڑھا تحقیق خدا تعالیٰ تیرے سے راضی ہے مجھ کو خدا تعالیٰ نے وزیر کر کے بھیجا ہے نہ امیر کر کے اور ٹھہرنا آپ کا بعد

نزول کے زمین پر بقید حیات چالیس برس تک روایت کیا گیا ہے اور نکاح کریں گے تا کہ معلوم ہو لوگوں کو کہ یہ خدا نہیں ہیں اور اولاد بھی ہوگی اور دفن کیے جائیں گے پیغمبر خدا ﷺ کی قبر میں یہ سب عینی شرح بخاری میں مذکور ہے چونکہ نزول عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان سے یقیناً ثابت ہے اسی واسطے کتب عقائد میں درج کیا گیا ہے تا کہ ہر شخص اپنے عقیدے میں اس امر کو یقینی خیال کر کے ایمان لائے کہ عیسیٰ علیہ السلام آخری زمانہ میں آسمان سے نزول فرمائیں گے عقائد نسفی جو بڑی معتبر کتاب عقائد کی ہے لکھا ہے کہ جو کچھ آنحضرت ﷺ نے قیامت کی نشانیاں بیان کی ہیں دجال کا آنا اور نزول عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان سے اور طلوع آفتاب مغرب کی طرف سے سب حق ہے کیونکہ مخبر صادق علیہ السلام نے ان کی خبر دی ہے حذیفہ سے روایت ہے کہ ایک روز آنحضرت ﷺ آئے اور ہم باتیں کر رہے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کیا باتیں کرتے ہو ہم نے عرض کیا ہم قیامت کے آنے کا ذکر کر رہے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا قیامت ہرگز نہیں آئے گی جب تک دس نشانیاں نہیں ہو لیں گی پھر ذکر کیا دجال اور دابۃ الارض اور طلوع آفتاب کا مغرب سے اور نزول فرمانا عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان سے اور یاجوج ماجوج کا آنا اور تین خسوف ایک مشرق میں اور دوسرا مغرب اور تیسرا جزیرے عرب میں اور نشانیوں کے بعد آگ نکلے گی یمن سے ہانکے گی لوگوں کو میدان محشر کی طرف اس بیان میں احادیث صحیحہ کثرت سے ہیں۔ بڑی بڑی کتابوں میں یہ امور تفصیل وار بیان ہیں پس جب بموجب تحقیق بالا حیات اور نزول آپ کا آیات اور احادیث اور اجماع سے ثابت ہوا منکر ان امور کا بیشک کافر ہوگا۔ خاتمہ غرض ہماری اس تحریر سے یہ نہیں کہ قادیانی مسئلہ مذکورہ سے منکر ہونے کے باعث ہی کافر ہے بلکہ غرض ہماری تحقیق حق ہے کہ اگر قادیانی میں اور کوئی وجہ ارتداد کی نہ ہوتی تو بھی اس مسئلہ کے انکار سے اس پر کفر عائد ہو سکتا ہے لیکن اس کا مرتد ہونا اور کئی وجوہ سے ثابت ہے چند وجوہ بطور اختصار بیان کی جاتی ہیں۔ (ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۷ خزائن ج ۱۱ ص ۲۹۱) میں اس مرتد نے لکھا ہے کہ ''تین دادیاں اور نانیاں آپ کی زناکار تھیں۔'' اور ازالہ اوہام میں لکھا ہے کہ ''مسیح بن مریم اپنے باپ یوسف کے ساتھ نجاری کا کام کرتے رہے ہیں۔''

(ازالہ ص ۳۰۴ خزائن ج ۳ ص ۲۵۵)

یہ سب کفر ہے خدا تعالیٰ اپنے کلام پاک میں بیان فرماتا ہے کہ ہم نے عیسیٰ علیہ السلام کو بلا باپ پیدا کیا یہ مرتد ان کا باپ یوسف نجار بیان کرتا ہے اور جو معجزے قرآن شریف میں خدا تعالیٰ نے عیسیٰ علیہ السلام کے بیان فرمائے ہیں ان کو ازالۃ الاوہام میں مرزا نے لکھا ہے کہ ''وہ شعبدہ بازی کے قسم سے ہیں اور دراصل بے سود اور عوام کو فریفتہ کرنے والے تھے۔'' (ازالہ اوہام ص ۳۰۲ خزائن ج ۳ ص ۲۵۴) اس کلام کے کفر ہونے میں کوئی شبہ نہیں خدا تعالیٰ نے وہ معجزات برخلاف عادت واسطے ایمان لانے لوگوں کے عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھ پر ظاہر کیے ان کو یہ مرتد عمل مسمریزم اور بے سود بتاتا ہے۔ ازالۃ الاوہام میں لکھا ہے کہ علماء نے سورۃ الزلزال کے معنی نہیں سمجھے۔ (ازالہ ص ۱۲۸ خزائن ج ۳ ص ۱۶۶) توضیح مرام میں اس نے لکھا ہے۔ جبرئیل علیہ السلام کبھی زمین پر نہیں آئے نہ آتے ہیں۔ (ص ۶۸ مرزا خزائن ص ۸۶) (ملخصاً صفحہ ۶۸۔۷۰۔۸۵ ازالہ خزائن ج ۳ ص ۸۶) لکھتا ہے انبیاء علیہم السلام جھوٹے ہوتے ہیں۔ (ازالۃ الاوہام ۶۲۸، ۶۲۹ خزائن ج ۳ ص ۴۳۹) حضرت محمد ﷺ کی وحی بھی غلط نکلی۔ (ازالۃ الاوہام ص ۶۸۸ خزائن ج ۳ ص ۴۷۱) حضرت رسول اکرم ﷺ کو ابن مریم اور دجال، یاجوج ماجوج دابۃ الارض کی خبر نہیں دی۔ (ازالۃ الاوہام ص ۶۹۱ خزائن ج ۳ ص ۴۷۳) براہین احمدیہ خدا کا کلام ہے۔ (ازالۃ الاوہام ۵۳۳ خزائن ج ۳ ص ۳۸۶) قرآن شریف میں جو معجزے ہیں وہ مسمریزم ہیں۔ (ازالہ اوہام ص ۷۴۸ تا ۷۵۳ خزائن ج ۳ ص ۴۹۰ تا ۵۰۶) قرآن شریف میں **انا انزلناہ قریبا من القادیان** موجود

ہے۔ (ازالہ اوہام ص ۷۶، ۷۷ خزائن ج ۳ ص ۱۴۰) مکہ مدینہ قادیان تین شہروں کا نام قرآن شریف میں اعزاز کے ساتھ لکھا ہوا ہے۔ (ازالہ الاوہام ص ۷۶، ۷۷ خزائن ج ۳ ص ۱۴۰) حضرت رسول اکرم خاتم النبیین والمرسلین نہیں ہیں۔ (ازالہ الاوہام ص ۴۲۲ خزائن ص ۳۲۱) قیامت نہیں ہوگی تقدیر کوئی چیز نہیں ہے۔ (صفحہ دوم ٹائیٹل پیج ازالہ اوہام) آفتاب مغرب سے نہیں نکلے گا۔ (ازالہ الاوہام ص ۵۱۵ خزائن ج ۳ ص ۳۷۶) عذاب قبر نہیں ہے۔ (ازالہ الاوہام ص ۴۱۵ خزائن ج ۳ ص ۳۱۶) تناسخ صحیح ہے۔ (ست بچن ص ۸۴ خزائن ج ۱۰ ص ۲۰۹) ایسے ایسے اس کے کلمات بے شمار ہیں جن کا کفر ہونا علماء اسلام پر کیا بلکہ عوام پر بھی ظاہر ہے اور جو شخص اعتراض کرے کہ قادیانی اہل قبلہ ہے اسکو کافر کہنا درست نہیں اور نیز جس شخص میں ایک کم سو وجہ کفر کی ہو اور ایک وجہ اسلام کی ہو اس کو بھی کافر قرار دینا شرعاً منع ہے تو اس کا جواب یہ ہے اہل قبلہ کو کافر کہنا اسوقت تک درست نہیں جب تک اس میں کوئی وجہ کفر کی یقینی موجود نہ ہو مثلاً اگر کوئی رافضی نماز روزہ کا پابند ہو کر اصل پیغمبری حضرت علی کا حق گمان کرے تو اس کے کفر میں کس کو کلام ہے اور سو وجہ کفر کے مسئلہ کے یہ معنی ہیں کہ اگر کسی شخص نے ایسا کلمہ کہا کہ جس کے ایک کم سو معنی کفر کی طرف عائد ہوتے ہیں اور بموجب ایک معنی کے وہ لفظ کفر کا نہیں ہے تو ایسی صورت میں مفتی کو لازم ہے کہ بلا تحقیق اس پر فتویٰ کفر کا جاری نہ کرے جیسا کہ ایک شخص کو کسی نے نماز کے واسطے تاکیداً کہا اس نے نماز سے انکار کیا تو انکار اس کا نماز کو برا جان کر یا نماز کے فرض ہونے کا منکر ہو کر یا نماز کا پڑھنا اس کے نزدیک حقیر لوگوں کا کام ہے وغیرہ وغیرہ جن کا مرجع کفر کی طرف ہے تو بیشک وہ شخص کافر ہے اگر غرض اس کی اس انکار سے صرف یہی ہے کہ میں نماز کو تیرے کہے سے نہیں ادا کروں گا تو اس صورت میں یہ انکار کفر نہیں ہے ایسی صورتوں میں مفتی کو لازم ہے کہ بلا تحقیق فتویٰ کفر کا نہ دے اور جو امر یقیناً کفر کا کسی میں پایا جائے جیسا کہ بتوں کو سجدہ کرنا پیغمبروں کی اہانت کرنی اس کے کافر ہونے میں کسی کو کلام نہیں اگرچہ نماز روزہ کا پابند ہو ملا علی قاریؒ نے ان دونوں امروں کو شرح فقہ اکبر میں وضاحت کے ساتھ لکھا ہے پہلے فتویٰ میں جو مولانا مولوی رشید احمدؒ کے جواب میں لکھا گیا ہے اس میں ملا علی قاریؒ کی عبارت درج ہے ہم دعا کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ اس فرقہ کو راہ ہدایت پر لائے ورنہ ان کے شر سے عوام اہل اسلام کو بچائے۔ **وما توفیقی الا باللّٰہ اخر دعونا ان الحمد للّٰہ رب العالمین والصلٰوۃ والسلام علی سید المرسلین و علٰی الہ واصحابہ اجمعین.**

انا خاتم النبیین لا نبی بعدی

میں آخری نبی ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

رجم الشیاطین براغلوطات البراہین (عربی)

تحقیقات دستگیریہ فی رد ہفوات براهینیه (اردو)

از

حضرت مولانا غلام دستگیر قصوریؒ

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

تعارف!

مرزا غلام احمد قادیانی نے براہین احمدیہ کی اشاعت کے لئے اشتہار شائع کئے۔ پھر براہین احمدیہ ۱۸۸۰ تا ۱۸۸۴ء میں چار حصے شائع کئے۔ صفر ۱۳۰۲ھ (دسمبر ۱۸۸۳ء) میں قصور کے عالم دین حضرت مولانا غلام دستگیر قصوری نے براہین احمدیہ سہ حصص اور اشتہار پڑھ کر اردو میں ایک رسالہ ''تحقیقات دستگیریہ فی رد هفوات براہینیہ'' تحریر کیا اور اس کی نقل مرزا قادیانی کو بھیج کر اس سے توبہ کا تقاضہ کیا۔ مرزا قادیانی نے چپ سادھ لی تو مولانا قصوریؒ نے مولانا احمد بخش امرتسریؒ مولانا نواب الدین امرتسریؒ مولانا غلام محمدؒ امام شاہی مسجد لاہور' حافظ نور احمدؒ امام مسجد انارکلی لاہور' مولانا نور احمدؒ ساکن کھائی کوٹلی ضلع جہلم' مولانا مفتی محمد عبداللہ ٹونکی سے اس رسالہ پر تقریظات تحریر کرائیں۔ جس میں مرزا قادیانی کا مدعی نبوت' مدعی الہام ایسے دعاوی کو مبرہن کیا گیا اور اس کے عقائد کو اسلام اور اہل اسلام کے منافی قرار دیا گیا۔ علمائے کرام کے فتویٰ جات اور شرعی آراء آ جانے کے بعد مولانا غلام دستگیر قصوری نے مرزا قادیانی کو پھر دعوت اسلام دی۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے اسے بھی نظر انداز کر دیا۔ تو مولانا نے شوال ۱۳۰۳ھ' جولائی ۱۸۸۶ء میں تحقیقات دستگیریہ کا عربی میں ترجمہ کیا اور اس کا نام ''رجم الشیاطین براغلوطات البراہین'' تجویز کیا۔ علمائے کرام کے فتوے' مرزا قادیانی کی کتاب براہین کے متعلقہ حصے' اشتہار پر مشتمل دستاویزات تیار کر کے حرمین شریفین کے آئمہ ومفتیان سے فتوے طلب کئے۔ ۱۳۰۵ھ (۱۸۸۸ء) میں فتویٰ جات حرمین سے موصول ہو گئے۔ وہ فتاویٰ جات لے کر آپ امرتسر گئے۔ بعض روٴسا اور اسلامی درد رکھنے والے موٴثر حضرات کے ذریعہ مرزا قادیانی سے رابطہ کیا کہ اب بھی وقت ہے کہ آپ توبہ کر کے مسلمان ہونے کا اعلان کر دیں۔ بعض روٴسا نے پھر مرزا قادیانی کو مباحثہ ومناظرہ کے لئے بلایا لیکن وہ انکاری رہا۔ ایک بار موسم گرما کی تعطیلات میں مرزا قادیانی نے لاہور آنے کا وعدہ کیا۔ مولانا غلام دستگیرؒ وعدہ کے مطابق لاہور دس دن قیام پذیر رہے۔ لیکن مرزا قادیانی نہ آیا۔ ابتداء میں جب مولانا محمد حسین بٹالویؒ مرزا قادیانی کے متعلق مثبت رائے رکھتے تھے ان سے مباحثہ کے لئے مولانا قصوریؒ نے طرح ڈالی۔ مولانا محمد حسینؒ نے بند کمرہ میں گفتگو کرنے پر آمادگی ظاہر کی۔ لیکن مولانا غلام دستگیرؒ نے کہا کہ علماء کی موجودگی میں مرزا قادیانی کے الہامات پر گفتگو ہوگی۔ مولانا بٹالویؒ اس پر آمادہ نہ ہوئے۔ ایک بار مرزا قادیانی کو امرتسر کے ایک رئیس کے ذریعہ مباحثہ کے لئے طلب کیا تو مرزا قادیانی نے کہا کہ میری باتیں تصوف کی ہیں۔ صوفیاء کرام شریک مجلس ہوں۔ مولانا نے قبول کر لیا کہ صوفیاء کرام کے خاندانی تین علماء کو بلالیں۔ لیکن مرزا قادیانی پھر طرح دے گیا۔ اس کاروائی کے درمیان صفر ۱۳۰۲ھ سے رمضان المبارک ۱۳۰۸ھ (دسمبر ۱۸۸۳ء تا اپریل ۱۸۹۱ء) تک مرزا قادیانی کی متعدد کتب ورسائل بھی سامنے آ گئے۔ مرزا قادیانی کے متعلق نرم گوشہ رکھنے والے اس کے سخت مخالف ہو گئے۔ خود حضرت مولانا محمد حسین بٹالویؒ مرزا قادیانی کی موافقت ترک کر کے اس کے سخت مخالف ہو گئے۔ ۱۸۹۱ء میں مرزا قادیانی کی تین کتابیں توضیح المرام' فتح اسلام' ازالہ اوہام شائع ہونے پر مولانا محمد حسین بٹالویؒ نے تلافی مافات کی۔ اس کتاب میں مولانا قصوریؒ نے مولانا بٹالویؒ کی مرزا قادیانی کی تائید پر سخت تنقید بھی کی۔ کتاب مرتب ہونے' فتویٰ آ جانے کے بعد مولانا قصوری مرزا قادیانی کو توبہ کے لئے مباحثہ' مناظرہ' مباہلہ کے لئے بلاتے اور دعوت اسلام دیتے رہے۔ مایوس ہونے پر ۱۳۱۲ھ ۱۸۹۶ء میں کتاب شائع کر دی۔

فقیر اللہ وسایا!

۲۶ راگست ۲۰۰۵ء

الحمد للّٰہ وحدہٗ والصلوٰۃ والسلام علی من لا نبی بعدہ و علی الہ و صحبہ .... اما بعد فان مرزا غلام احمد القادیانی القنجابی من العلماء الغیر المقلد یر ایف کتابا یا للتہ الھندیۃ فی اطھار حقیقۃ الاسلام لفرق عبدالاسلامیۃ وسماہ بالبراھین الاحمدیۃ علی حقیقۃ کتاب اللّٰہ القرآن والنبوۃ المحمدیۃ وطیع حصہ الاربع فی امر تسر وادعی فی الحسۃ الثالثۃ منہ ان الھام الکل من الاولیاء لکون مقیدلم للقطع و الیقین وعد ھوادناً لوحی بالرسالۃ باتفاق السوادلایا من العلماء کما ان اصل عبارتہ الھندیۃ ھل علماء السلام وحی کو خواہ وحی رسالت ھو یا کسی دوسرے مومن پر وحی اعلام نازل ھوا الھام کی تعبیر کرتے ص جبکہ سواد اعظم علما کالھام کو وحی کا مترادف قرار دینے میں متفق ھے ص ۲۲۱ خلاصہ کلام یہ ھے کہ الھام یقینی اور قطعی ایک واقعی صداقت ھے جس کا وجود افراد امت محمدیہ میں ثابت ھے. (ص ۲۳۴) ثم اعلت فی الاشتھار المطبوع عشریت القا انہ الف ھذا الکتاب بالھام اللّٰہ تعالٰی وبامرہ لغرض اصلاح الدین و تجدیدہ واللّٰہ ظھر صدق الدین الاسلام بصدق الھامات والخوارق و کرامات والاخیار عن المغیبات والاسرار واللّٰہ نیابت والکشوف الصادقات والادعیۃ المستجابات التی اشھد علیہ الم ....کتابہ البراھین یقیناً و ان اکمالانہ شدۃ مشابھۃ بکمالات مسلح بن مریم و انغوزج الخواص من الدھل والانبیاء ولہ فضیلۃ علی اکثر کابرالاولیاء الماضین بابرکۃ متابعۃ سید المرسلین صلی اللّٰہ علیہ وسلم واتباع اثارہ موجب للتجاۃ والسغادۃ والبرکۃ و مخالفۃ سبب

حمد وصلوٰۃ وسلام! کے بعد واضح ہو کہ مرزا غلام احمد قادیانی جو علماء غیر مقلدین سے ہے غیر اسلامی فرقوں پر دین اسلام کی حقیقت کے ظاہر کرنے کی غرض سے اردو زبان میں ایک کتاب تالیف کی اور اس کا نام ''براھین احمدیہ علی حقیقت کتاب اللّٰہ القرآن والنبوۃ والمحمدیہ. ''رکھا اور چاروں حصے اس کے شہر امرتسر میں چھپوائے اور اس کے تیسرے حصے میں دعویٰ کیا کہ کامل ولیوں کا الہام قطع اور یقین کا مفید ہوتا ہے اور باتفاق سواد اعظم علماء کے وحی رسالت کا مترادف ہے۔ چنانچہ اصلی عبارت اس کی رسالہ عربیہ میں منقول ہے۔ پھر بیس ہزار قطعہ اشتہار کا بدین مضمون چھپوا کر شائع کیا کہ ''کتاب براہین احمدیہ'' جس کو خدا کی طرف سے مؤلف (مرزا قادیانی) نے ملہم و مامور ہو کر بغرض اصلاح وتجدید دین تالیف کیا ہے اور اس نے .... اپنے الہامات وخوارق وکرامات واخبار غیبیہ واسرار لدنیہ وکشوف صادق ودعائیں مستجابہ کے راست ہونے سے دین اسلام کی راستی وصدق ظاہر کیا ہے اور ان خوارق وغیرہ پر آریہ وغیرہ شاہد ہیں۔ جس کا ذکر تفصیل وار کتاب براہین احمدیہ میں درج ہے اور مصنف کو علم دیا گیا ہے کہ وہ مجدد وقت ہے اور روحانی طور پر اس کے کمالات مسیح بن مریم کے کمالات سے بشدت مشابہ ہیں اور اس کو خواص انبیاء ورسل کا نمونہ بنا کر برکت متابعت آنحضرت ﷺ کے بہت سے اکابر اولیاء وما تقدم پر فضیلت دی گئی ہے اور مصنف کے قدم پر چلنا موجب نجات وسعادت وبرکت ہے اور اس کی مخالفت سبب بعد وحرمان کا ہے (یعنی حق تعالیٰ کی رحمت سے) ثبوت اور دلائل اس کے براہین احمدیہ کے چاروں حصص مطبوعہ کے پڑھنے سے جو ۳۷ جزو ہے ظاہر ہوتے ہیں (اور ادنیٰ قیمت اس کی پچیس روپیہ مقرر ہے) پھر اسی اشتہار میں درج ہے کہ اور اگر اس اشتہار کے بعد بھی کوئی شخص سچا طالب بن کر اپنی عقدہ کشائی نہ چاہے اور دلی صدق سے حاضر نہ ہو تو ہماری طرف سے اس پر اتمام حجت ہے۔ جس کا خدا تعالیٰ کے روبرو اس کو جواب دینا پڑے

البعدو والحرمان يعنی من رحمة الرحمٰن و دلائل هذه الدغاوی نظهر بتلاوة كتابه البراهين الذی طبع خمس و ثلثون جزء امنه يعنی الحصص الاربعة التی ادنی قيمتها خمس و عشرون ربية ثم قال وان احمدمن الناس لا محضر عند نا لحل عقده بصدق طلبه و قلبه بعد هذا الاشتهار فاتممنا الحجة عليه هو عند الله مسئول منه هذه ترجمة عبارات ذلک الاشتهار و كتب فی اخره المشته خاكسار مرزا غلام احمد از قاديان ضلع گورداسپور ملک پنجاب مطبوعه رياض هند پريس امرتسر پنجاب انتهی فبسيمه هذا الترغيب اشتری كتابه كثير من الناسب و شاع و اشتهر فی اكناف الفنجاب الهند شيوعاً كثيراً وهوادعی فی ذلک الكتاب انه يلهم عليه ايات القرآن كثيرة ومتواترة من الله تعالٰی والبعارات العربية ايضا كما صرح به فی ص ۴۸۵ و صرح بان اكثرايات فضائل الانبياء اترک عليه مخاطبه الله تعالٰی بها و هو المراد منها و غالب الماٰت هما براجع مايوحی اليه غاية نعتد التی تازشخ منها وسوله الی درجة الانبياء والمرسلين بل نعهم و يلزم ترقيه فی بعض ماانزل اليه من النبين فنعوذ منه برب العلمين كما ستذكرنبذ امن ههنا هدية للناظرين وتردهما ابتغاء لمرهات ملک يوم الدين وارضاء لجناب سيّد المرسلين صلوات الله عليه و عليهم اجمعين ابا نموزج القسم الاول من الالهامات التی يزعمها مولف البراهنی الهامات كاملة و مثل وحی الرسالة فهل يا احمد بارک الله فيک مازميت اذرميت ولكن الله رمی التذرقوما ما

گا۔''الخ المشتہر مرزا غلام احمد از قادیان ضلع گورداسپور ملک پنجاب مطبوعہ ریاض ہند پریس امرتسر پنجاب انتہاء ملخص

(مجموعہ اشتہارات ج اص ۲۳ تا ۲۵)

پس اس اشتہار کی ترغیب کے سبب صدہا اہل اسلام نے اس کی کتاب خریدی۔ چنانچہ پنجاب و ہندوستان وغیرہا میں وہ کتاب بہت مشہور ہوئی۔ اس کے تیسرے چوتھے حصہ میں مصنف نے دعویٰ کیا ہے کہ بہت سی آیات قرآنی وعبارات عربیہ اس پر الہام ہوتی ہیں۔ جیسا کہ صفحہ ۴۸۵' خزائن ج اص ۵۷۷ میں لکھا ہے۔ اور یہ بھی صاف دعویٰ کیا ہے کہ اکثر آیات فضائل انبیاء اس پر نازل ہوتی ہیں۔ اوران آیات سے اللہ تعالیٰ نے اس کو مخاطب کیا ہے۔ اوران خطابات سے وہی مراد ہے۔ اوراکثر الہامی باتیں بلکہ سب کی سب جواس پر وحی ہوتی ہے۔ پرلے درجہ کی اس کی تعریف ہے۔ جسے نبیوں کے مرتبہ کواس کا پہنچ جانا نکلتا ہے۔ بلکہ بعض ملہمات سے اس کی انبیاء سے ترقی اورتعلی سمجھ میں آتی ہے۔ والعیاذ باالله من ذالک!

جیسا کہ دونوں قسم کے ملہمات کا ہم نمونہ ناظرین کے ملاحظہ کے واسطے ذکر کرتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ اور جناب رسول خدا ﷺ کے راضی کرنے کی نیت سے ہم ان کا رد لکھتے ہیں۔ پہلے قسم کے الہامات کا نمونہ جس کو براہین احمدیہ کا مؤلف (مرزا قادیانی) کامل الہام اوروحی رسالت کی مانند جانتا ہے یہ ہے ان آیات اورعربی فقرات کا ترجمہ

۱...... اے احمد! اللہ نے تجھ میں برکت دی۔ ۲...... تم نے کنکر نہیں پھینکے۔ جب پھینکے تھے۔ لیکن خدا نے پھینکے تھے۔ ۳...... تو ڈراوے ان لوگوں کو جن کے باپ دادا نہیں ڈرائے گئے۔ ۴...... اورتا کہ ظاہر ہو گنہگاروں کا راستہ۔ ۵...... تو کہہ دے میں مامور ہوں اوراول ایمان لاتا ہوں ان الہاموں پر۔ ۶...... تو کہہ حق آ گیا اورجھوٹ نابود ہوا۔ جھوٹ نابود ہی ہونے والا ہے۔ ۷...... تو کہہ اگر میں افتراء کرتا ہوں یعنی خدا پرپس مجھ پر گناہ ہے۔ ۸...... اورتو اپنے رب کی نعمت سے

انذر اباؤهم والتستبين سبيل الحرمين قل انی امرت وانا اول المومنين قل جاء الحق ونحق الباطل ان الباطل كان وهو قافل ان فتيرته فعلي اجرامي وما انت بنعمة ربک بمجنون قل ان کنتم تحبون اللّٰه فاتبعونی يحببكم اللّٰه ص ۲۳۸ و ۲۳۹) انا کفیناک المستهزئين و قل اعملوا علی مکانتکم انی عام فسوق تعلمون يريدون ان يطفوا نور اللّٰه بافواههم واللّٰه صلم نوره ولو کن الکافرون اذا جاء قصر اللّٰه والفتح هذا تاويل رويای من قبل قد جعلها ربی حقاص ۲۴۰ قل اللّٰه ثم ذرهم فی خوضهم ملعبون ولن ترضی عنک اليهود ولا النصاری و قل رب ادخخلنی مدخل صدق انا فتحنا لک فتحا مبينا و وجدک ضالا فهدی ص ۲۴۱ قلنا یا نار کونی بردا وسلاماً علی ابراهيم يايها المدثر قم فانذر فربک فکبر و امر بالمعروف و انه عن المنکر ص ۲۴۲) ثم قال فی صفحة ۴۸۶) نزک علی هذا الالهامات بی رکت يا احمد وکان طبارک اللّٰه فيک حقافيک و فی ص ۴۸۹ اخمنی بمنزلة توحيدی و تفيدے وقال فی ترجمة ان اللّٰه تعالیٰ قال له هذا وقال المولوی فيض الحسن الهارنفوری احد مشاهبه علماء الهندات مولف البراهين ادعی ان منکره منکر التوحيد انتهی فی ص ۴۹۱ اخباجاء نة اللّٰه والفتح و تمت كلمة ربک هذا الذی کنتم به تستعجلوک و قال فی ترجمة خدخلنی اللّٰه تعالیٰ بانداذ ایجیی المدد دفتر اللّٰه تعالیٰ و یتم کلام ربک يخاطب الکفار بهذا الخطاب ای هذا الذی کنتم به تستعجلون بترجمة کلامه فی ص ۴۹۳ ادعی انه الهم اليه دنی فتدلی فکان قاب قومين او ادنی وفی ص ۴۹۶ صرح بانه خولجب هذه الفقرات يا ادم اسکن انت وزوجک بختيه يا مريم اسکن انت و زوجک الجنة يا احمد اسکن

دیوانہ نہیں۔ ۹......تو کہہ دے اگر تم خدا سے محبت رکھتے ہو تو میری اتباع کرو۔ خدا تم سے محبت کرے گا۔ (براہین احمدیہ ص ۲۳۸، ۲۳۹، خزائن ج ۱ ص ۲۶۲، ۲۶۳) سے یہ نو الہام منقول ہوئے ہیں۔

پھر ص ۲۴۰، خزائن ج ۱ ص ۲۶۵ میں یہ پانچ الہام درج ہیں۔ جن کا ترجمہ یہ ہے:

۱۰......ہم مسخری کرنے والوں سے تیری لئے کافی ہیں۔ ۱۱......اور تو کہہ دے تم اپنی جگہ عمل کرو میں بھی عمل کرتا ہوں۔ جلد تم معلوم کرلو گے۔ ۱۲......وہ چاہتے ہیں کہ خدا کے نور کو اپنے منہ سے بجھاویں اور خدا اپنے نور کو پورا کرنے والا ہے۔ اگرچہ کافر نہ پسند کریں۔ ۱۳......جب آ گئی نصرت اور فتح خدا کی۔ ۱۴......یہ میری پہلی خواب کی تاویل ہے جس کو خدا نے سچ کر دیا ہے۔

پھر ص ۲۴۱، خزائن ج ۱ ص ۲۶۶ میں یہ پانچ الہام لکھے ہیں:

۱۵......تو خدا کا نام لے۔ پھر ان کو چھوڑ دے ان کو اپنی بک بک میں کھیلا کریں۔ ۱۶......اور ہرگز نہ راضی ہوں تجھ سے یہود اور نصاریٰ۔ اور تو کہہ خداوندا مجھے راستی کی جگہ داخل کر۔ ۱۸......ہم نے تیری فتح کر دی ہے۔ ظاہر فتح۔ ۱۹......اور تجھے گمراہ پا کر راستہ دکھلایا۔

پھر ص ۲۴۲، خزائن ج ۱ ص ۲۶۷ میں یہ تین الہام ہیں:

۲۰......ہم نے کہا اے آگ تو ٹھنڈی اور سلامتی والی ہو جا ابراہیم پر۔ ۲۱......اے لحاف پوش کھڑا ہو جا اور ڈرا اپنے رب کی تکبیر کہہ۔ ۲۲......اور نیکی کا حکم کر اور گناہ سے روک۔

انت و زوجک الجنة نفخت فیک من لدنی روح الصدق وقال فی ترجمتها از المراد من ادم و مریم و احمد نفسه و من الزوج رفقائه و من الجنة وسائل النجاة انتهی ثم قال فی ص ۵۰۳ انه الهم الیه انک علی صراط مستقیم فاصدع بما تو مرو اعرض عن الجاهلین و فی ص ۵۰۴ تاللّٰه لقد ارسلنا الی ام من قبلک فزین لهم الشیطان وقال فی ترجمة ان المواد من کان لخطاب نفسه والمراد من المرسلین اولیاء والامة انتهی و فی هذه الصفحة ادعی انه اهم الیه سبحان الذی اسرے بعبده لیلاً و فی صفحة ۵۰۶ صرح بانه الهم الیه و اذا سعلک عبادے عنی فانی قریب الایة وما ارسلناک الا رحمة للعلمین وفی ص ۵۱۰ لتلب باخع نفسک الایکو نوامومنین ولا تخاطبنی فی الذین ظلمو انهم مغرقون یا ابراهیم اغرص عن هذا انه عبد غیر صالح انما انت مذکر و ما انت علیهم بمسیط وادع فی ترجمة هذه الملهمات ان المخاطب هذه الایات نفسه انتهی بی و صل ادعی انه الهم الیه یا احمد فااخرخمت ترجمة علی شغتیک انا اعطیناک الکوثر فصل رب علم و ضعناعنک وزرک الذی انقض ظهرک ورفعنا لک ذکرک و صرح بان هذه الایات اندلت علیه مثل السابقات ثم قال فی ص ۵۵۲ انه الهو الیه یا عیسی انی شوفیک ورافعک الی وجاعل الذین یمتعوک فوق الذین کن والی یوم القیامة وادمنی بعد رحمة هذه الایة انه هو المواد من لفظ عیسی ایضاً و ایضاً فی ص ۵۵۲ قل عندی شهادة من اللّٰه فهل انتم مومنون وادعی فی ترجمة هذاالالهام ان المواد من الشهادة من اللّٰه می التاییدت الالهیة والاطلاع علی المعارف والحقائق

پھر ص۴۸۶ خزائن ج۱ص۵۷۹ پر کہا ہے کہ مجھ پر یہ الہام بھی نازل ہوئے ہیں:

۲۳...... اے احمد! تجھ کو خداوند کریم نے برکت دی جو تیرا حق تھا۔

پھر ص۴۸۹ خزائن ج۱ص۵۸۱ پر کہا ہے کہ:

۲۴...... تو مجھ سے میری توحید اور تفرید کے مرتبہ میں ہے۔

مولانا فیض الحسن مرحوم سہارنپوری نے اپنے عربی اخبار شفاء الصدور میں لکھا ہے کہ مؤلف براہین (مرزا قادیانی) نے اس الہام میں دعویٰ کیا ہے کہ میرا منکر خدا کی توحید کا منکر ہے۔

پھر براہین احمدیہ ص۴۹۱ خزائن ص۵۸۴ میں یہ الہام لکھا ہے کہ:

۲۵...... ''جب خدا کی مدد آ گئی اور فتح اور تیرے رب کی بات پوری ہوگئی۔ یہ وہ چیز ہے جس کے لئے تم جلدی کرتے تھے۔'' اوران فقرات آیات کا ترجمہ براہین کے ص۴۹۱ کی سطر۱۸و۱۹ میں یوں لکھا ہے کہ: ''جب مدد اور فتح الٰہی آ ئے گی اور تیرے رب کی بات پوری ہوجائے گی تو کفار اس خطاب کے لائق ٹھہریں گے کہ یہ وہی بات ہے جس کے لئے تم جلدی کرتے تھے۔'' انتہاء بلفظہ!

پھر براہین احمدیہ ص۴۹۳ خزائن ص۵۸۶ میں اپنے لئے یہ الہام لکھا ہے:

۲۶...... ''دنی فتدلیٰ '' پھر نزدیک ہوا اور لٹک آیا'' فکان قاب قوسین اوادنیٰ '' پس ہوا قدر دو کمانوں کا یا اس سے بہت نزدیک۔''

پھر ص۴۹۶ خزائن ص۵۹۰ میں اپنے لئے ان الہامات کا دعویٰ کیا ہے کہ:

الالهية والاسرار الغيبية والاعلام على الوقائع الاتية قبل وقوعها واجابة الادعية والالهام فى الالسنة المختلفتله فان كل هذه شهادة الله فى حقه فتجب على المومنين قبوله و تصديق انتهى بترجمة كلام و فى صد ۵۶۱ و ۵۶۲) قل جاء كم نور من الله فلاتكن وان كنتم مومنين و عنى ان طهماته نور من الله ففى انكارها زوال الايمان انتهى وايضا فى هذين الصفتحين فقهمناها سليمان فاتخذوا من مقام ابراهيم مصلے و عنى من سليمان و ابراهيم فى هذين الايتين نفسه كما صرح بان الله تعالىٰ امر الناس باتباع اثر قدم ابراهيم يعنى مولف البراهين لان الطريقه المحمدية فى هذه الامام اشتبه على اكثر الناس و بعضهم يتبعون محض الظاهر مثل اليقوم وبعضهم صلوا الى عبادة المخلوق مثل المشركين فعليهم ان يعلموا الظرايقة الحقنه منه) اى من مؤلف البراهين و ينخذوه سبيلا هن ترجمة كلام و اخركتابه ملحض موافظهر من هذه سبع و اربعين الايات القرانية والفقرات العربية التى ادعى صاحب البراهين انها الهمت عليه و اوحيت اليه ان هذا المدعى اثبت لوازم الرسالة و خرا من النبوة لنفسه لا ايقن اولا بخلاف اهل السنة ان الهام الاولياء و وحى الرسالة مترادفان و الالهام يكون قطعيا و انقن ثانياً بان المضامين التے تجب تبليغها انزلت عليه وهو ما مود بالا نذاروالابشار للناس بان من كان يحب الله فيبتعه يجبه الله وان قبول علهمانه فرض عليهم و انكارها منهى عنه فمن من به فمان من الكافر من كما هو مفاد الالهام الاربع والاربعين و الخامس والاربعين اعنى قل عندے شهادة عن الله فهل انتم مومنون و قل جاء كم نور من الله فلا تكفر وان كنتم مومنين وما معنى الرسالة والنبوة الا الاتصاف بهذه الفضيلة العظيمة وما مفاد

۲۷...... ''اے آدم! تو اپنی زوجہ سمیت بہشت میں رہ۔ اے احمد! تو اپنی زوجہ کے ساتھ بہشت میں مکان پکڑ۔ پھر مراد اس کی یوں لکھتا ہے۔ اے آدم اے مریم اے احمد تو اور جو شخص تیرا تابع اور رفیق ہے جنت میں یعنی نجات حقیقی کے وسائل میں داخل ہو جاؤ۔'' انتہاء بلفظہ!

پھر ص ۵۰۳، خزائن ص ۵۹۹ میں اپنے لئے یہ الہام درج کئے ہیں:

۲۸...... ''بے شک تو صراط مستقیم پر ہے۔ ۲۹...... خدا کے حکم کو ظاہر پہنچا اور جاہلوں سے روگردانی کر۔''

پھر ص ۵۰۴، خزائن ص ۶۰۰ میں آیت کا الہام لکھا ہے اور ترجمہ اس کا خود کیا ہے:

۳۰...... ''ہمیں اپنی ذات کی قسم ہے کہ ہم نے تجھ سے پہلے امت محمدیہ میں کئی اولیاء کامل بھیجے۔ پر شیطان نے ان کی توابع کی راہ کو بگاڑ دیا...... الخ۔'' انتہاء بلفظہ!

اب ظاہر ہے کہ کاف خطاب جو آنحضرت ﷺ کی طرف راجع تھا۔ اسی براہین والے نے اپنا نفس مراد رکھا ہے اور رسولوں سے اولیاء امت ارادہ کئے ہیں۔ اور اسی صفحہ میں اپنے لئے آیت کا الہام بھی لکھا ہے جس کا ترجمہ یہ کرتا ہے کہ:

۳۱...... ''پاک ہے وہ ذات جس نے اپنے بندہ کو رات کے وقت میں سفر کرایا۔ یعنی ضلالت اور گمراہی کے زمانہ میں جو رات سے مشابہ ہے۔ مقامات معرفت اور یقین تک لدنی طور سے پہنچایا۔'' بلفظہ۔

پھر صفحہ نمبر ۵۰۶، خزائن ص ۶۰۳ میں ان دونوں آیتوں کا اپنی طرف الہام ہونا ظاہر کرتا ہے۔ جن کا ترجمہ خود یہ

الشركة بالانبياء فی خصائصهم الا اتشرف بهذه المزية الكرعبة علی انداراد نفسه من الخطابات التی خاطب لها للّٰه صبحانه فی القرآن المبین انبیاء من سید المرسلین سائر النبيين صلوة اللّٰه علیهم اجمعين فليس هذا ان الالحادا فی ايات اللّٰه بل هة والتحريف المعنوی لكلام اللّٰه صرعة افانقت انه يعد نفسه من تابعی الرسول الكريم عليه الصلوة والتسليم و مثبت هذه الفضائل النفسه ببرم تلك المنابعة بالظلية كما صرح به فی الاشتهار المذكور نقله بهما سبق و ايضاً اقرفی عدة مواضع من كتابه انه مودد حديث علماء امتی كانبياء بنی اسرائيل فكيف يظن فی حقدانه يثبت الذلة ساو النبوة لنفسه الاترى انديدعی بفضيلة علی الاولياء وما قال قطانه من الانبياء قلت من المعلوم ان صاحب البراهين الف كتابه فی مقابلة النصارى واليهود و غيرهما من عبدة الاصنام يعظهر عليهم صداقت الدين الاسلام فماذكر فيه من انه منعوت بنوت الانبياء فی ايات القرآن و موصوف بخصائص الرسل علی لسان الفرقان و ينزلت عليه الايات ....فائدة فی هذه الحكايات لان من لم يومن القرآن فكيث يصدق هذا البيان و يعده من عظيم الشان فعلم ان غرضه الاصلی من هذ الظهاره علی المسلمين بانه افضل الاولياء و نموج الانبياء و ان قاديانه مهلالوحی كبيت العتيق واللّٰه تعالٰی اموالنا من بان يقصدده من كل فج عميق ولم من يحضره بعد من الاشتهار المبين فيسئل يوم القيمة اسماع الحاسبين كما مرنقله وامثال هذه الدعاوی ما صدرت من اكابر الصبحاته سيما الخلفاء الراشدين واهل البيت والتابعين الذين هم افضل الامة باليقين فهل هذا الا

لکھتا ہے کہ:

۳۲..... ''اور جب تجھ سے میرے بندے میرے بارے میں سوال کریں تو میں نزدیک ہوں دعا کرنے والے کے۔ دعا قبول کرتا ہوں۔'' ۳۳..... ''اور میں نے تجھے اس لئے بھیجا ہے تاکہ سب لوگوں کے لئے رحمت کا سامان پیش کروں۔'' انتہاء بلفظہ۔

پھر صفحہ ۵۱۰ خزائن ص ۶۰۸ میں چند آیات قرآنی اپنے حق میں نازل کر کے ان کا خود ترجمہ یوں لکھتا ہے:

۳۴..... ''کیا تو اسی غم میں اپنے تئیں ہلاک کر دے گا کہ یہ لوگ کیوں نہیں ایمان لاتے۔ ۳۵..... اور ان لوگوں کے بارے میں جو ظالم ہیں میرے ساتھ مخاطبت مت کر۔ وہ غرق کئے جائیں گے۔ ۳۶..... اے ابراہیم اس سے کنارا کر۔ یہ صالح آدمی نہیں۔ ۳۷..... تو صرف نصیحت دہندہ ہے۔ ۳۸..... اور نہ تو ان پر نگہبان ہے۔ چند آیات جو بطور الہام القاء ہوئی ہیں بعض خاص لوگوں کے حق میں ہیں۔ یعنی مراد غرق کئے گئے اور غیر صالح سے بعض خاص لوگ ہیں۔''

پھر صفحہ ۵۱۷ خزائن ص ۶۱۷ میں بعض آیات قرآنی کا اپنے لئے نازل ہونا قرار دے کر ترجمہ ان کا یوں لکھا ہے:

۳۹..... ''اے احمد! تیرے لبوں پر رحمت جاری ہوئی۔ ۴۰..... ہم نے تجھ کو معارف کثیرہ عطا فرمائے ہیں۔ ۴۱..... اس کے شکر میں نماز پڑھ اور قربانی دے۔ ۴۲..... اور ہم نے تیرا بوجھ اتار دیا۔ جو تیری کمر توڑ دے اور تیرے ذکر کو اونچا کر دیا ہے۔'' انتہاء بلفظہ!

پھر صفحہ ۵۵۶ خزائن ص ۶۶۴ میں ایک آیت اپنے لئے وارد کر کے صفحہ ۵۵۷ خزائن ص ۶۶۴ میں اس کا یوں ترجمہ کیا ہے:

اثبات مساواة صاحب البراهين بالانبياء والمرسلين وان لم يقل بلسانه انه من المرسلين خوفا من بلوے المسلمین نکوز تراب اهلم قاصدع بحاتش هروا عرض عن الجاهلین لعلک باخع نفسک ان لایکونوا مؤمنین اقل انی امرت وانا اولالمؤمنین. قل جاء کم نور من الله فلا تکفر وان کنتم مؤمنین و معهذ اقد صرح فی ذٰلک الاشتهار انفوزج الانبیاء والرسل کما نقل سابقاً من اشتهاره والظاهران نمودج الشئی یکون عین ذلک الشیء لانه معرب نموته و یقال فی الفارسینه مشتی نموند خروار یعنی ان قلیلً من البر مثلا نموذج الکرفثبت من هذا الدعوی کون صاحب البراهین من الرسل والانبیاء باقدارہ فی اشتهاره فلیس هذا الا المثلة لا الظلیة وایضاً قال ص ۵۰) من براهینه انه الهم الیه هذه افقرة جری الله فی حلل الانبیاء و فسرها بان منصب الارشاد والهدایة وکون مورد وحی الالهیة بکون فی الاصل حلة الانبیاء و یحصل لغیر هم بالطریق المستعاب انتهی فتحقق بتصریحه ان ورود الوحی من الله تعالٰی من خواص الانبیاء فلما اثبت هذه الخاصة لنفسه فقد اثبت النبوة لها بوصفه واما قوله و هذه الحلة یستعار لغیر هم فباطل لان منصیت و دود وحی الرسالة لا یحصل بغیر الرسل والانبیاء والهام لا ولیاء لایکون تراد فابوحی الرسالة فانه یکون محفوظا بحفاظة الملائکة بحیث یحصل منه الاطلاع الذی لا یجری فیه الالتباس والاشتباه قطعا ولا یکون فیما حتمال الخطاء اصلاً فمن ثم یحب علی المکلفین قبوله والایمان به ومن انکره فقل کفر بخلاف الهار الاولیاء فانه وانکان بحصل منه العلم ......حقائق الذات والصفات او الوقائع الکونیة ولکن لا یرتفع منه الالتباس والاشتباه بجمیع الوجوه بیقی اخماک الخطاء فیه ولهذا لا

۴۳...... ''اے عیسیٰ! میں تجھے کامل اجر بخشوں گا۔ یا وفات دوں گا اور اپنی طرف اٹھاؤں گا۔ اور تیرے تابعین کو ان پر جو منکر ہیں قیامت تک فائق رکھوں گا۔ اس جگہ عیسیٰ کے نام سے بھی عاجز مراد ہے''۔ انتہاء ملخصاً۔

نیز صفحہ ۵۵۵ میں فقرہ عربیہ کا الہام لکھ کر اس کا ترجمہ صفحہ ۵۵۶' خزائن ص ۶۶۳ میں یوں کرتا ہے کہ:

۴۴...... ''میرے پاس خدا کی گواہی ہے۔ پس کیا تم ایمان نہیں لاتے۔ یعنی خدا تعالیٰ کا تائیدات کرنا اور اسرار غیبیہ پر مطلع فرمانا اور پیش از وقوع پوشیدہ خبریں بتلانا اور دعاؤں کو قبول کرنا اور مختلف زبانوں میں الہام دینا اور معارف اور حقائق الہیہ سے اطلاع بخشنا یہ سب خدا کی شہادت ہے۔ جس کو قبول کرنا ایمان داروں کا فرض ہے۔'' انتہاء بلفظہ!

پھر صفحہ ۵۶۱ میں آیت قرآنی اپنے لئے نازل کر کے ترجمہ اس کا صفحہ نمبر ۵۶۲' خزائن ص ۶۷۰ میں یوں لکھتا ہے کہ:

۴۵...... ''کہہ خدا کی طرف سے نور اترا ہے۔ سو تم اگر مومن ہو تو انکار مت کرو۔'' انتہاء بلفظہ!

پھر صفحہ ۵۶۱' خزائن ص ۶۷۰ میں حضرت سلیمان علیہ السلام اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے حق کی آیات اپنے لئے نازل کر کے صفحہ ۵۶۲' خزائن ص ۶۷۰ میں تصریح کرتا ہے کہ مراد ان سے میں ہوں۔ چنانچہ اصل عبارت اس کی یہ ہے کہ:

۴۶...... ''وہ نشان سلیمان کو سمجھائے یعنی اس عاجز کو۔ ۴۷...... سو تم ابراہیم کے نقش قدم پر چلو۔ یعنی رسول کریم کا یہ طریقہ حقہ کہ جو حال کے زمانہ میں اکثر لوگوں پر مشتبہ ہو گیا ہے اور بعض یہودیوں کی طرح صرف ظواہر پرست اور بعض مشرکوں کی طرح مخلوق پرستی تک پہنچ گئے ہیں یہ طریقہ خداوند کریم کے اس عاجز بندہ سے دریافت کر لیں اور اس پر چلیں۔'' انتہاء بلفظہ!

بتحقيق التكليف العام عليه كما صرح به فی تفسير فتح العزيز وغيره تحت قوله تعالٰی عالم الغيب فلا يظهر علی غيبه احدا الامن ارتضی من رسول فانه يسلک من بين تديه ومن خلفه رصداً علی ماهو اعتقاد اهل فلسنة والجماعة ومنشاء غلط صاحب البراهين وغيره من غير المقلدين فی جعل الالهام حجة قطيعة مثل الرسالة قصة الهام خضر مع موسی و واقعة الهام ام موسی علی نبينا و عليهم السلام بابقائه فی اليم كما هو منصوص القراٰن الكريم وقو ان خضرلم يكن نبينا كما فی ص ۵۴۸) من كتابه السقيم جهل عظيم لتصريح علماء العقائد و غيرهم بان خضر كان نبياً عند الجمهور من العلماء الربانين والقران ينطق باختلاف حال و مال وحی موسی والهام ام فان ام موسی مع كونها المهلة من الله تعالٰی بسلامة ولدها ورده اليها كما قال عن من قائل فاذا خفت عليه فالقيم فی اليم ولا تخافی ولا تخرنی انارا. دوه اليكوجا علوه من اهل سلين لم تكن طمئنة علی ذلی الالهام والا لما كلت حالتها مثل لحالة المنصوصة فی كلام الملک العلام كما قال تعالٰی واصبح فؤاد دام موسی فارغان اكادت لبدسے به لولا ان ربطنا علی قلبها لتكون من المؤمنين وان سيدنا موسی كان مطمئنا و مو قنا بوحيه تعالٰی لا تخاف دركا ولا تخشی فمن ثم لما تحير اصحاب موسی وقالوا وقت روية قوم فرعون كما اخبرعنهم الله تعالٰی اقنا لمدركون قال فی جوابهم ماحكا الله سبحان عتكلا ان معی بطاسيهد بن فاتضح الفرق بينهما باليقين بشهادة القران المبين مالقوک متراد فهما باطل عند المسلمين راما حديث علمائے امتی كانبياء نبی اسرائيل لا اصل له

یہ خاتمہ اُس کی کتاب یعنی چوتھے حصے کا ہے۔ پس ان سنتالیس الہامات سے جو اکثر آیات قرآنی اور بعض فقرات عربیہ ہیں جن کو مؤلف براہین احمدیہ نے اپنے لئے الہام اوروحی قرار دیا ہے۔ بخوبی ظاہر ہے کہ اس شخص نے لوازم رسالت اور خواص نبوت اپنے لئے ثابت کئے ہیں۔ چنانچہ انبیاء سے اپنا مراد ہونا اور اپنی تصدیق کو ایمان اور اپنے انکار کو کفر سے تعبیر کرنا وغیرہ ذالک جوان الہامات سے صراحتاً ظاہر ہے۔ کیونکہ اول اس نے برخلاف اہل سنت اس پر یقین کیا ہے کہ اولیاء کا الہام اور وحی رسالت دونوں ایک معنے رکھتے ہیں۔ اور الہام بھی قطعی ویقینی ہوتا ہے۔ پھر اس نے بڑے استحکام سے ثابت کیا ہے کہ جو مضامین اس پر نازل ہوتے ہیں ان کی تبلیغ واجب ہے۔ اور وہ ڈرانے' خوشخبری سنانے پر مامور ہے کہ جس نے خدا کا دوست بنا ہو اس کی متابعت کرے۔ خدا اس سے محبت کرے گا۔ اور یہ کہ اس کے ملہمات کا قبول کرنا لوگوں پر فرض ہے اور ان کا انکار منع ہے۔ پس جو اس (مرزا قادیانی) پر ایمان لایا وہ مومن ہے اور جس نے اس کا انکار کیا وہ کافروں سے ہے۔

جیسا کہ ۴۴ اور ۴۵ ویں الہام کے ترجمہ اردو میں اس نے خود تصریح کی ہے اور رسالت ونبوت کے معنی یہی ہیں کہ ایسی فضیلت عظمٰی حاصل ہو اور نبیوں کے ساتھ شرکت کا مطلب یہ ہے کہ ایسے بڑے رتبہ پر مشرف ہو۔ علاوہ ازیں جن خطابات سے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں سرور عالم ﷺ اور دوسرے انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کو مخاطب کیا ہے۔ صاحب براہین اب ان خطابات سے اپنے نفس کو مراد رکھتا ہے تو یہ صراحتاً الحاد فی الایات نہیں تو اور کیا ہے؟ اور قرآن شریف کی تحریف معنوی میں کون سا دقیقہ فروگزار چھوڑا ہے۔ اگر کسی کو شبہ گزرے کہ مؤلف براہین کا اپنے آپ کو آنحضرت ﷺ کا تابع جانتا ہے اور اپنے لئے ان فضائل عظیمہ کا حاصل ہونا آپ ﷺ کی مطابعت سے بطور ظلیت مانتا ہے۔ جیسا کہ اس

کما قاله الدمارئے والزرکشی والعقلانی کذافی المضوع فی احادیث الموضوع لمو لانا القاری علیه رحمة الباری و دعوی صاحب البراهین باتباع سید المرسلین صلوات اللّٰه علیه اخوانه و مترمته اجمعین مع انه بمحض اللسان وما صدر من الجهان کما بشرعد جلد کتاب و سیجئ و معرض البیان لا ینانی النبوة والرسالت لانه قال فی ص ۹۹) من کتابه ان المسیح کان تابعاً و خادماً لدین نبی کامل و عظیم الشان یعنی موسی وکان انجیله فرع التوریة انتهی ترجماً نکما زعم صاحب البراهین ان المسیح مع متابعة موسی علی نبینا و علیهما السلام کان بنیا فکذلک یعد نفسه موصوقاً بخصائص الرسالة والنبوة مع ادعاء الاتباع و ایضا الانبیاء وان کانو ایتفاضلون فیما ینهم لقوله فعالی تلک الرسل فضلنا بعضهم علی بعض الایته لکن یتوون فی الایمان بهم کما قال تعالٰی لا نفرق بین احد من رسله الایة فبالجملة اولیا مساوات صاحب البراهین بالنبیین یعلم بالیقین لمن تدیرو تعمق فی طرممانه المندرجة فی البراهین الاتری اندادعی فی ص ۵۱۱) بنزولایة قل انما انا بشر مثلکم یوحی الی انما الهلکم اله واحد فی حقه وقال فی ص ۲۴۲) انه الهم الیه واتل علیهم یا اوحی الیک من ربک انتهی فهذا صریح مقابلة صاحب البراهین بافضل النبیین صلوات اللّٰه وسلام علیه و علیهم اجمعین فالحاصل ان مؤلف البراهین وان کان لا یدعی بلسان انه نبی و رموک خدفا من لموی المؤمنین لکنه ما ترک خاصف من خواص الرسل والنبیین الاوقد اثبتها لنفسه بالیقین فمشله مکتل احمد خان ینجری العلی کدی فانه بدک شعائر

نے اشتہار منقولہ بالا میں تصریح کی ہے اور نیز کئی جگہ براہین میں اقرار کرتا ہے کہ وہ مورد حدیث: ''علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل،'' کا ہے تو اس حالت میں کیونکر متصور ہو کہ وہ رسالت اور نبوت کو اپنے لئے ثابت کرتا ہے؟۔ دیکھو وہ اپنی فضیلت اولیاء پر ثابت کر رہا ہے اور یہ اس نے ہرگز نہیں کہا کہ میں انبیاء سے ہوں تو اس اعتراض کا جواب یہ ہے کہ صریح ثابت ہے کہ مؤلف براہین نے اپنی کتاب نصاریٰ اور یہود اور بت پرستوں کے مقابلہ میں واسطے ظاہر کرنے حقیقت دین اسلام کے تالیف کی ہے۔ تو اس کتاب میں یہ درج کرنا کہ میں نبیوں کی صفتوں سے جو قرآن میں مذکور ہیں موصوف ہوں اور آیات قرآنی جن میں رسولوں کے خاص مسطور ہیں۔ مجھ پر نازل ہوئی ہیں۔ ان کا مورد میں ہوں۔ کیا فائدہ رکھتا ہے؟۔ کیونکہ جن کو قرآن پر ایمان ہی نہیں وہ ان باتوں پر کیونکر تصدیق کریں گے اور مؤلف براہین کی عظمت شان پر ایمان لائیں گے۔

پس معلوم ہوا کہ اصلی غرض براہین والے کی ان الہامات کے بیان اور وحی کے عیان سے مسلمانوں سے باور کرانا ہے کہ میں سب ولیوں سے افضل ہوں اور نبیوں کا نمونہ ہوں اور اس کے قادیان میں مکہ معظمہ کی طرح وحی اترتی ہے اور اب خدا کا حکم ہے کہ سب لوگ قریب و بعید ہر طرف سے قادیان میں آئیں اور ہدایت پائیں اور جو نہ حاضر ہوگا خدا تعالیٰ اس سے حساب لے گا۔ جیسا کہ اشتہار سے نقل اس کی اوپر منقول ہو چکی ہے اور یہ بھی ظاہر ہے کہ ایسے دعوے اکابر صحابہ کرامؓ خصوصاً خلفائے راشدینؓ و اماماں اہل بیتؓ و تابعینؒ سے جو افضل ہیں ساری امت سے صادر نہیں ہوئے۔

پس صاحب براہین کے یہ دعوے صریح مساوات کا اظہار ہے انبیاء و مرسلین سے۔ اگرچہ وہ اہل اسلام کے بلوے کے خوف سے صاف اقرار نہیں کرتا کہ میں رسول ہوں۔ لیکن یہ تو اس پر نازل ہو رہا ہے: ''قل انی امرت وانا

الاسلام تبديلا واحل كبائر الدين تحليلاً كما يشهد عليه تفسيره الهدية للقران و اخباره التهذيب للانسان والفقير الداقم لهذا التسطير ودهفوايته بعون للك النصير فى رساله مستقلة مسماة بالجواهر المضية فى رد عقائد اليجرية فالحمد لله القدير فالينجرى مع ذالك التنسخ لاحكام الشرع المتبر والخلاف مع جميع العلماء النفين يزعم انه منْ خواص الاولياء والصلحين ممن اجل مويدى الذين فكذلك حال صاحب البراهين عذر العلماء الراسخين كما قال فى حقد المولوى فيض الحسن منهار نفودى فى اختياره شفاء الصدور فانباى صاحب البراهين كمثل اى مثل احمد خان الينجرى يعنى فى اختلال الدين الاسلام و تضليل الخواص والعوام واما ادعائد باند اعطى علماء بفضيلة على اكابر الاولياء فضل ايضا مثل دعوے الموذ جنيبا لانبياء باطل لان فضيلة الصحابة والتابعين على سائر الا عتا لمرحومة ثابتة بالقوان البيان و الاحاديث الصحيحة عند المحدثين كما حقق فى موضعه و باقى حال فضيلة هذا المدعى سنبية فيما بعد باعلام الحق المبين هذا ومن عائب طهمات صاحب البراهين ماذكر ہ فى ۳۹۷) من اوزلهم اليه انا انزلناه قريباً من القاديان وبالحق انزلناه وبالحق نزا صدق الله ورسوله وكان امر الله مفعولا و فسرها بما ترجمتها هذه قال تعالٰى انا انزلنا هذه الخوارق والامود المعجة والالهام المملومن المعارف والحقائق قريبا من القاديان وبالضرورق الحقة انزلنا وبالضرورة الحقه نزک وما اخبره الله ورسوله ظهر صدقه فى وقت وما شاء الله فهو كائن لا محالة فهذه الفقرة الاخيرة (اى صدق الله ورسوله الخ) قشيرالى النبى صلى الله عليه وسلم اشاد بظؤ نفسى فى الحديث المذكور فى الصدور) اى فى السفحة

اول المؤمنين ۰ فاصدع بما تؤمر واعرض عن الجاهلين ۰ لعلك باخع نفسك ان لا يكونوا مؤمنين ۰ قل جاء كم نور من الله فلا تكفرو ان كنتم مؤمنين ۰ ’’جن کا ترجمہ اوپر لکھا گیا ہے۔

پس یہ دعویٰ نبوت نہیں تو اور کیا ہے؟۔ مع ہذا اس نے اشتہار میں صراحتاً لکھا ہے کہ میں انبیاء و رسل کا نمونہ ہوں۔ جس کی نقل اوپر ہو چکی ہے۔ اب ظاہر ہے کہ نمونہ شے کا عین وہ شے ہوتی ہے جیسا کہ فارسی کی نثر مشہور ہے۔ مشتے نمونہ از خروارے۔ یعنی گیہوں کے انبار سے۔ مثلاً ایک مٹھی اس کا نمونہ ہے تو اس اقرار اشتہار سے ثابت ہے کہ صاحب براہین (مرزا قادیانی) اپنے آپ کو انبیاء و مرسلین سے جانتا ہے۔ پس صاف یہ مثلیت ہے کہ نہ ظلیت اور نیز اس نے براہین کے صفحہ ۵۰۴ خزائن ص ۶۰۱ میں یہ فقرہ اپنا الہام لکھا ہے: ’’جرى الله فى حلل الا نبياء ۰ ‘‘اور اس کا ترجمہ اور تفسیر یوں کرتا ہے کہ اس فقرہ الہامی کے یہ معنی ہیں کہ: ’’منصب ارشاد و ہدایت اور مورد وحی الٰہی ہونے کا دراصل حلہ انبیاء ہیں اور ان کے غیر کو بطور مستعار ملتا ہے اور یہ حلہ انبیاء امت محمدیہ کے بعض افراد کو بغرض تکمیل ناقصین عطا ہوتا ہے۔‘‘ انتهاء بقدر الحاجة!

پس براہین والے کی خود تصریح سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی وحی کا مورد ہونا نبیوں کا خاصہ ہے تو اس کو اپنے لئے ثابت کرنا نبوت کا اثبات ہے اور یہ کہنا کہ غیر انبیاء کو بطور مستعار یہ حلہ ملتا ہے باطل ہے۔ کیونکہ منصب ورود وحی رسالت غیر انبیاء کو ہرگز نہیں ملتا اور ولیوں کے الہام اور رسالت سے مترادف نہیں۔ اس لئے کہ وحی رسالت ملائکہ کی حفاظت سے محفوظ ہوتی ہے اور اس کی اطلاع میں ہرگز کسی طرح کا شک و شبہ نہیں ہوتا اور نہ اس میں احتمال خطا کا ہوتا ہے۔ اس واسطے

السابقة والحدى لوكان الايمان معلقا بالثريا لناله) والله تعالٰى ايثار الى فى الاية التى ادرجتها فى الحصة الثالثة و تلک الاشارة فی هذه الاية هو الذى ارسل وهو له بالهدى ودين الحق ليضهره على الدينه كله فهذه الاية اخبار بالغيب فى حق المسيح يحسب يحسبانية والسيانية والسيامة الماكة فالغية الكاملة الموعودة اللذين الا سلام تظهر فاذا جاء المسيح عليه السلام مولانا نية فينشر الذين الاسلام فى مجيع الافاق والاقطار ولكنى اظهرت بانى فى غربتى وانكسارى و توكلى وايثارى واياتى وانوارى نموذج المسيح فى جوته الاولى و فطرنى و خطرة المسيح متشابهتان تشابها ما كاننا نصفان من جوهر واحد اوثمرتان من شجرة والاتحاد دبيننا يحد لا تكاد تمتازنى النظر الكشفى والمشابهة الظاهرية بينا ثابتة ايضابان المسيح تابع و خادم لدين بنى كامل عظيم الشان يعنى موسى و انجيله فرع لتورة وهذا العاجز ايضا من احقر خادمى سيد الرسل وافضل الانبياء فانكان اسمه حامداً فهوا احمد وان كان محمود ا"هو محمد صلى الله عليه وسلم فلثبوت المشابهة التاة لى بالمسيح اشر كنى الله تعالٰى فى الاخيار بالغيب عن المسيح من ابتداء الامر يعنى ان المسيح مصداق الاية لجسب الظاهر وبالطور لجسمانى وهذا العاجز موردتلک الاية ومحلها على طبق المعقد والروحانى نغلبة الدين الاسلام با فاسة الصحيح القاطعة والبراهين الساطعة مقدرة بوسيلتى سراء كانت فى حيوتى او بعد مماتى انتهى ص ۴۹۸ و ۴۹۹ يقول العبد الضعيف ان الانزال والتنزيل فى اصطلاح القران مستعمل فى الكتب السماية والمنزلة من الله

مکلفین پراس کا قبول واجب ہے۔جس نے اس کو مانا وہ مومن ہے جس نے اس کا انکار کیا وہ کافر ہے۔ برخلاف الہام اولیاء کے کیونکہ الہام سے اگرچہ بعض حقائق ذات وصفات الٰہی کا علم حاصل ہوتا ہے۔یا بعض وقائع دنیا کا بھی یقین ہو جاتا ہے۔مگر بجمیع الوجوہ شک وشبہ سے زائل نہیں ہوتا اور احتمال خطا اس میں باقی رہتا ہے۔اسی لئے لوگوں پر اس کا ماننا لازم نہیں ہوتا۔جیسا کہ تفسیر فتح العزیز میں آیت:''عالم الغیب ''کے نیچے اس پر تصریح ہے اور یہ بھی اعتقاد اہل سنت ہے۔

لہٰذا نبیوں کے اخبار غیب پر ایمان واجب ہے اور کاہن ونجومی وغیرہ جو غیب کی خبر دیں۔اس کی تصدیق کفر ہے اور علیٰ ہذا مدعی الہام جو بعد الانبیاء اپنے الہامات کی خبر دے۔اس کی تصدیق بھی ناجائز ہے۔جیسا کہ ملا علی قاریؒ نے فقہ اکبر کی شرح کی ملحقات میں تصریح کی ہے۔اکابر اہل سنت کا اتفاق تو اسی پر ہے اور غیر مقلدین اور ان کا امام صاحب براہین جو الہام اولیاء کو حجت قطعی وحی رسالت کی طرح بتاتے ہیں۔ان کی غلطی کا منشاء حضرت خضر کے الہام کا ذکر اور واقعہ الہام ام موسیٰ علیٰ نبینا وعلیہم السلام ہے۔جو منصوص قرآنی ہے۔جیسا کہ براہین کے صفحہ ۵۴۸ خزائن ص ۶۵۴ میں لکھا ہے۔اور نیز:''خضر جن میں سے کوئی نبی نہ تھا'' انتہاء۔یہ اس شخص کا جہل عظیم ہے۔کیونکہ علمائے عقائد حقہ وغیرہ نے تصریح کی ہے کہ حضرت خضر علیہ السلام جمہور علماء کے نزدیک نبی ہیں اور قرآن مجید صاف ناطق ہے۔اختلاف حال ومال وحی موسیٰ اور الہام مادر موسیٰ ہیں۔کیونکہ ہر چند ان کو الہام منجانب اللہ تعالیٰ ہوا تھا کہ اپنے فرزند کو دریا میں ڈال دے۔وہ سلامتی سے تیرے پاس آجائے گا۔

تعالیٰ الی رسله کما قال تعالیٰ فی ابتداء سورة البقرة والذین یومنون بما انزل الیک وما نزل من قبلک الایة وایضاً فی ابتداء سورة ال عمران نزل علیک الکتب بالحق مصدقا لما بین یدیه بان اللّٰه تعالیٰ قال فی محقها انزلناه قریبا من القادیان فوصفها بالایات القرانیة التی انزلت فی وصف القران الکریم اعنی بالحق انزلناه و بالحق نزل تصریح بان ملهماته مثل الفرقان العظیم ثم فی ترجمة لفظ الحق الواقع فی الموضعین بالضرون الحقة تنصیص بان اللّٰه تعالیٰ وجب علیه انزال هذه اللهمادت وهذا مخالف لعقیدة اهلالسنت لتصریحهم بان اللّٰه سبحانه لا یجب علیه شئ کما فی شرح الفقه الاکبر و شرح العقادء للنسفی و غیرهما و ایضا فی هذا الکلام اشارة الی ان الذین فقد عن اکناف العالم واطراف الدنیا غرباً عجماً فلهذا اختار اللّٰه تعالیٰ للقام القادیان لانزال الملهمات کما صرح به فی اخرلحصة الرابعة من کتابه بان الذین اشتبه علی الاکثر والبعض صاردا کالیهود والبعض کالمشرکین فارشدان التاس بهذا الارشاد فاتخذو امن مقام ابراهیم مصلی عامر علی الصدر مرض ۵۶۱ و ۵۶۲ مع تصریح صاحب البراهین بان المراد من ابراهیم نفسه والناس ماموررون باتباعه فلا خفاء فی اندعین قریة قادیان مثل ام القری فی نزعه الوحی کما قال تعالی و کذلک اوحینا الیک قرانا عربیا لتنذر ام القری ومن حولها الایة و الحال انه لاحاجة الی نزول شئ بعد تنزیل القران المجید للمؤمنین کنه هدی التقین والشرء المجید کاف للامة المرحومة الی یوما الدین قایقول بان اللّٰه عزوجل انزل المهمات والمعارف علی القادیان للضروریة الحقة افتراء علی رب العلمین ومن الاولة الدالة علیه انه صرح فی ترجمة هذا الکلام

چنانچہ قرآن مجید میں فرمان ہے کہ جب تو موسیٰ کے معاملے میں خائف ہوتو اسے دریا میں ڈال دینا اور خوف وغم نہ کرنا۔ ہم تیری طرف اس کولٹادیں گے اوراس کورسول بنادیں گے۔ یہ ترجمہ ہے آیات کا''تو اس الہام پر مادر موسیٰ کوخود بھی اطمینان نہیں ہوا تھا۔ ورنہ اس کی ایسی حالت نہ ہوتی۔ جس کا قرآن شریف میں ذکر ہے:'' واصبح فوادام موسی فارغا۔ ''یعنی اور ہو گیا دل ماں موسیٰ کا خالی صبر سے۔ تحقیق نزدیک تھا کہ البتہ ظاہر کردے اس کو اگر باندھ نہ رکھتے ہم اوپر دل اس کے' تو کہ ہوا ایمان والوں میں سے اور بے شک حضرت موسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ السلام اس وحی میں مطمئن تھے کہ:'' لاتخاف درکا ولا تخشی 'یعنی فرعونیوں کے پکڑ لینے سے مت ڈر۔ اسی لئے جب آپ کے اصحاب متحیر ہوئے اور قوم فرعون کے لشکر کو دیکھ کر بولے۔ جیسا کہ قرآن میں خبر دی گئی ہے کہ بے شک پکڑے گئے۔ تب حضرت موسیٰ کے جواب کو قرآن نے یوں حکایت کیا کہ ہرگز نہیں پکڑے جانے میرے ساتھی۔ میرا رب ہے مجھے راستہ دکھادے گا۔

پس بشہادت قرآن مبین وحی رسالت بالہام اولیاء میں فرق آسمان وزمین پیدا ہوگیا اور جوان دونوں کوایک ہی جانتا ہے وہ بالکل باطل پر ہے۔ بالیقین اور حدیث:'' علماء امتی کا انبیاء بنی اسرائیل '' بے اصل ہے۔ چنانچہ دمیری اور زرکشی اور عسقلانی تینوں نے کہا ہے۔ علامہ قاری نے رسالہ المصنوع فی احادیث الموضوع میں اس پر تصریح کی ہے۔ مطبوعہ لاہور کے ص۱۶ سطر۱۹ میں دیکھو۔ رہا دعویٰ صاحب براہین کہ میں تابع ہوں آنحضرت ﷺ کی شریعت کا۔ سو ہر چند یہ دعویٰ محض زبانی ہے دل میں نہیں۔ جیسا کہ اس کی کتاب اس پر شاہد ہے اور عنقریب اس کا بیان

بارجاع ضمير انزلناه ...... الى المرجع المؤنث اے الخوادق والامود المعجبة بتاويل الجماعة ولا شک ان ضميرا الواحد المذكوره موجع الى الجمع فالكلام الصحيح على هذا التفسير انا نزلنا ها فاسناد هذا الكلام الغلط والالهام المحبط الى الله سبحان كذب باليقين ثم انزل ايات القران المنزل على النبى صلى الله عليه وسلم مما لا طائل تحته وهو تحصيل الحاصل فانقيل قال الله تعالٰى لقد انزلنا اليكم كتابا فيه ذكركم افلا تعقلون وايضا ولقد انزلنا اليكم ايت مبينت الاية فثبت ان القران انزل الى المسلمين فلم لا يجوز ان ينزک الحق ارق وغيرها متوسل ايات القران وغيره على صاحب البراهين قلت القران العظيم مانزل الاعلٰى الرسول الكريم لكن بلا كان مشتملا على الاحكام التى امر بتبليغها النبى صلى الله عليه وسلم الى المؤمنين بل الى كافة الناس وغيرها اجمعين مح ان يقال مجازاً انه انزل اليهم وهو كما قال تعالٰى وانزلنا اليک الذكر لتبين اليهم و لعلهم يتفكرون على ان اسناذ نزول القران للبين الى المؤمنين وقت نزوله الى سيّد للمرسلين صلى الله عليه وعلى اخوانه و عترته اجمعين مع لقطع بانه صلى الله عليه وسلم خاتم النبيين و كتابه و دين ناسخ الكتب والاديان الى يوم الدين لا بستلزم ان يكون صاحب البراهين منزلا مستقلا فى هذا الحين ويقال له انا انزلناه قريبا من القاديان فما هذا الابهتان وهذيان واما ادعاء صاحب البراهين بان الله تعالٰى اخبر بوجوده فى القران وكذا النبى صلى الله عليه وسلم فى الحديث صحيح العنوان فباطل قطعا لان المشار اليه من ذلک الحديث للذكور فيما سبق الامام الاعظم والهمام الاقدم رضى الله كما صريح به غير واحد من المحدثين و الفقهاء بالاتفاق و بينت طرفا منه فى رسالتى

ہوگا۔ تاہم دعویٰ اتباع فنافی النبوت ورسالت سے نہیں ہے۔ کیونکہ براہین کے صفحہ۴۹۹ خزائن ص۵۹۴ میں ہے کہ:''مسیح ایک کامل اور عظیم الشان نبی یعنی موسیٰ کا تابع اور خادم دین تھا۔ اور اس کی انجیل توریت کی فرع ہے۔'' انتہاء!

پس جیسا کہ بموجب زعم براہین والے کے اتباع اور خادمیت حضرت موسیٰ نے حضرت مسیح کی نبوت میں کچھ خلل اندازی نہیں کی۔ ویسا ہی یہ شخص باوجود اتباع آنحضرت ﷺ کے اپنے آپ کو خصائص نبوت ورسالت سے موصوف کررہا ہے اور نیز انبیاء اگرچہ بحسب مراتب وقرب عنداللہ ایک دوسرے پر فضیلت رکھتے ہیں۔

چنانچہ تیسرے سپارہ کا ابتدائے آیت کا یہ ترجمہ ہے کہ وہ رسول ہم نے بعضوں کو بعضوں پر فضیلت دی ہے مگر مومن بہ ہونے میں سب انبیاء برابر ہیں۔ جیسا کہ قرآن مجید میں مؤمنین سے حکایت فرمائی ہے کہ ہم انہیں فرق کرتے ہیں۔ یعنی ایمان لانے میں رسولوں کے درمیان۔ الحاصل غور کرنے والا عالم جب ملہمات صاحب براہین میں تدبر اور تعمل فرماتا ہے تو یقیناً معلوم کرجاتا ہے کہ براہین والے نے صاف دعویٰ برابری کا انبیاء سے کیا ہے۔ دیکھو براہین احمدیہ ص۵۱۱ خزائن ص۶۱۱ میں آیت:''قل انما انا بشر۰ ''کو اپنے حق میں نازل کرکے صفحہ۵۱۲ خزائن ص۶۱۲ میں اس کا ترجمہ یوں لکھتا ہے:''پھر فرمایا ہے کہ میں صرف تمہارے جیسا ایک آدمی ہوں۔ مجھ کو یہ وحی ہوتی ہے کہ بجز اللہ تعالیٰ کے اور کوئی تمہارا معبود نہیں۔ وہی اکیلا معبود ہے۔ جس کے ساتھ کسی چیز کو شریک کرنا نہیں چاہئے۔'' انتہاء بلفظہ

اور براہین کے ص۲۴۲ خزائن ص۲۶۷ میں آیت:''واتل علیھم۰ ''کو اپنے حق میں نازل کرلیا ہے۔ جس کا

توضیح الدلائل و عمدة البیان فی اعلان شاقت النعمان رداً علی اهل الطغیان من غیر للقلدین فی هذا الزمان و کذا ایته هو الذی ارسل رسوله الایة لیست فی ق المسیح و صاحب البراهین بل هی فی شان امام الانبیاء و سیّد المرسلین بالیقین باتفاق جمیع المفسرین اشهادة القران المبین الایدی اخرهذه الایة قول اللّٰه سبحانه وکفی باللّه شهیداً محمد رسول اللّٰه وقد قال محی السنة فی تفسیره تحت هذه الایة یعنی قوله تعالٰی محمد رسول اللّٰه تم الکلام هها قال انب عباس شهدله بالرسالة ثم قال مبتدیاً والذین معه انتهی فالقول بان هذه الایة فی حق غیر النبی صلی اللّٰه علیه وسلم مخالف للقران ومنافی لبیان جمیع مفسیری الفرقان لیت شعری ماجهل هذا القائل فی ادعائه بان هذه الایة اخبار عن الغیب فی حق المسیح فلاهل و فی حقه معنی وما یشعربان هذا الخبر بصیغتا الماضے فکیف برادبه الاستقبال فنعوذ باللّٰه من هذه التحریفات فی الایاتا البینات لما اراد نفیسه من لفظ رسوله الواقع فی هذه الایة مصرح بشرکت مع المسیح فی انواره وایاته و غیرذلک من ابتداء الا مرثبت اناء یدعی برسالته وما بالی من اطلاق کله رسول اللّٰه علی نفسه ولومع غیر ه فهذا صریح ضیره واما تصریحه بان الغلبة الموعودة) ای فی هذه الایة) تظهر بوسیلة للسیح فعلی القول القوی لجمهور المفسنیرین باطل لان هذه الغلبة حصلت بظهولنینا حبیب اله العلمین صلی اللّٰه علیه وعلی عترته اجمعین و اتمام النعمة علیه کما فی القران المبین الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی الایة لما فی التفسیر الکبیر و غیره و یقول الفقیر

ترجمہ یہ ہے اور پڑھ ان پر جو وحی کی جاتی ہے تیری طرف تیرے رب سے۔'' پس یہ صریح مقابلہ ہے صاحب براہین کا سید المرسلین ﷺ سے۔ الغرض براہین کا مؤلف ہر چند اپنی زبان سے صریح دعویٰ نہیں کرتا کہ میں نبی ہوں۔ تا کہ اہل اسلام خواص وعوام بلوے نہ کردیں۔ لیکن اس میں شک نہیں کہ کوئی خاص الخاص انبیاء سے باقی نہیں چھوڑا۔ جس کو اس نے اپنے لئے ثابت نہ کرلیا ہو۔ بلاشبہ اس کی مثال علی گڑھ والے نیچری کی ہے جس طرح اس نے اسلام کے فرائض کو اٹھا دیا اور کبیرہ گناہوں کو حلال بنادیا۔ جس پر اس کی تفسیر قرآن اور اخبار تہذیب الاخلاق شاہد ہے اور فقیر راقم الحروف کـان اللّٰه لـه نے اس کے ہفوات کے رد میں ایک رسالہ مستقلہ جس کا نام ''جواہر مضیۂ رد نیچریہ'' ہے شائع کیا ہے۔ فالحمدلله علی ذالك!

پس یہ نیچری باوصف تنشیخ اپنے آپ کو خواص اولیاء اور دین کے تائید کرنے والوں سے جان رہا ہے۔ ایسا ہی حال ہے صاحب براہین کا علماء راسخین کی نظروں میں۔ چنانچہ مولانا فیض الحسن مرحوم سہارنپوری نے اپنے اخبار شفاء الصدور میں صاف لکھ دیا ہے کہ مرزا قادیانی مثل علی گڑھی نیچری کے ہے۔ یعنی اختلال دین اسلام واضلال خواص وعوام میں رہا۔ یہ ادّعا براہین والے کا کہ میں اکثر اکابر اولیاء ماتقدم سے افضل ہوں۔ سو یہ بھی مثل دعویٰ نمونہ انبیاء کے سراسر باطل ہے۔ کیونکہ صحابہؓ اور تابعینؒ کی فضیلت ساری امت پر بحکم قرآن شریف اور صحیح حدیثوں سے ثابت ہے۔ جیسا کہ دینی کتابوں میں مرقوم ہے اور باقی حال فضیلت اس مدعی کا آئندہ ظاہر ہو جائے گا۔ اس تحریر کو یاد رکھ کر سنئے کہ عجائب ملہمات مرزا قادیانی سے وہ بھی ہیں جو ص۴۹۸، خزائن ص۵۹۳ میں انـا انزلناه قریباً من القادیان ۔ لکھ کر اس کا ترجمہ خود یوں

الراقم ای غلبة تقابل فتح مكة التي بكت رقار الجبائر من وضعها الى يوم ذلك الفتح و ای ظهور الدين توازی تطهير اول بيت وضع للناس من الارجاس الادناس و اما يقول الضعيف بان هذه البغلة تحصل وقت نزول المسيح من السماء فلا يقوم منه ان هذه الاية بشارة فی حق المسيح وغيره و ان المراد من قواله تعالٰی ارسل رسوله غير النبی الامی صلی الله عليه وسلم بل المواد منه ان المسيح علی نبينا و عليه السلام لما بنزل من السماء يكون تابعاً للشرع المحمدی و يؤيد هذا الدين فهو ايضا فرع غبة سيّد المرسلين صلی الله عليه وسلم و اخوانه و عترته اجمعين قال مولانا القاری فی شرح الفقه الاكبر فجتمع عيسی بالمهدی علی نبينا و عليهما السلام وقد اقيمت الصلوة فيشير المهدی لعيسی بالتقدم فيمتنع معللاً بان هذه الصلوة اقيمت لک فانت اولی بان تكون الامام فی هذا للقام و يقتدی به ينظر ابعة لنبينا عليهم السلام كما اشارصلی الله عليه وسلم الی هذا المعنی يقوله لوكان موسی حيالما وسعه الا انباعی و قد بينت و جد ذلک عتد قوله تعالٰی واذ اخذ الله ميثاق النبيين لما اتيتكم من كتب و حكمة ثم جاء كم رسول الاية فی شرح الشفاء و غيره انتهی وما افاده مولانا القاری عليه رحمة الباری هو المذكور فی حاصت التفاسير فالحاصل ان تلک الاية الشريفة اغاهی فی حق النبی صلی الله عليه وسلم بحكم القران فدعوی صاحب البراهين بنيهی البطلان واما قوله ولكنی فی الايات والانوار و غير ذلک غوزج المسيح فی حيوانه الا ولی و فطرتی و فطرة للمسيح متشابهان تشابها نا ما كاننا بصفان من جواهرة او لمرتان من شجرة انتهی فيشعر بدعوی مساواته بالمسيح علی ماهی مفاد لفظ نموذج و فقرة كاننا نصفان من جوهرة

کرتا ہے کہ یعنی ہم نے (یعنی خدا فرماتا ہے) ان نشانوں اور عجائبات کو اور نیز اس الہام کو پر از معارف وحقائق کو قادیان کے قریب اتارا ہے۔ اور ضرورت حقہ کے ساتھ اتارا ہے۔ اور بضرورت حقہ اترا ہے۔ خدا اور اس کے رسول نے خبر دی تھی کہ جو اپنے وقت پر پوری ہوئی اور جو کچھ خدا نے چاہا تھا وہ ہونا ہی تھا۔ ''نیز اس کا دعویٰ کہ'' یہ آخری فقرات اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ اس شخص کے ظہور کے لئے حضرت نبی کریم ﷺ اپنی حدیث متذکرہ بالا میں اشارہ فرما چکے ہیں۔ (یعنی ص۴۹۷ خزائن ص۵۹۳ میں حدیث: ''لوكان الايمان معلقا بالثريا لناله۔ '' کا اشارہ (مرزا قادیانی کی طرف ہے۔) اور خدا تعالیٰ اپنے کلام مقدس میں اشارہ فرما چکا ہے۔ چنانچہ وہ اشارہ حصہ سوم کے الہامات میں درج ہو چکا ہے اور فرقانی اشارہ اس آیت میں ہے: ''هوالذی ارسل رسوله۔ '' (یعنی خدا وہ ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچا دین دے کر بھیجا ہے تا کہ اس سچے دین کو سب دینوں پر غالب کردے۔) یہ آیت جسمانی اور سیاست ملکی کے طور پر حضرت مسیح کے حق میں پیشگوئی ہے اور جس غلبہ کاملہ دین اسلام کا وعدہ دیا گیا ہے وہ غلبہ مسیح کے ذریعہ سے ظہور میں آئے گا اور جب مسیح علیہ السلام دوبارہ اس دنیا میں تشریف لائیں گے تو ان کے ہاتھ سے دین اسلام جمیع آفاق اور اقطار میں پھیل جائے گا۔ لیکن اس عاجز پر ظاہر کیا گیا ہے کہ یہ خاکسار اپنی غربت اور انکسار اور توکل اور ایثار اور آیات اور انوار کی رو سے مسیح کی پہلی زندگی کا نمونہ ہے اور اس عاجز کی فطرت اور مسیح کی فطرت باہم نہایت ہی متشابہ واقع ہوئی ہے۔ گویا ایک جوہر کے دو ٹکڑے یا ایک درخت کے دو پھل ہیں۔ اور بحدی اتحاد ہے کہ نظر کشفی میں نہایت ہی باریک امتیاز ہے اور نیز ظاہری

الخ في الاتقان في علوم القران قال حازم و انما تستعمل اى كان حيث يقوى الشبه حتى يكاد الرائى يشک في ان المشبه به هو المشبه وغيره ولذلک قالت بلقيس اى كما اخبر الله سبحانه به كانه هو انتهى و صاحب البراهين في هذا القول كاذب البتته اما اولاً فلان دعوى المساواة بالانبياء باطل لما تقرر من عقيدة اهل السنة بان الولى لا يبلغ درجة النبى كما فى شرح الفقه الاكبر و شرح العقائد للنسفى وغيرهما واما ثانياً فلان المسيح على نبينا و عليه السلامكان من آياته ان يبرء المكه وللابرص ديحى المولتى باذن الله واذا قال من انصارى الى الله قال الحواريون نحن انصار الله كما هو منصوص القران الكريم وهذا القائل ماظهر شئ من هذه الخوارق منه وما امن به احد من النصارى والهنود الذين صنف كتابه فى مقابلتهم سيتما النصرانى الذى طبع ثلث حصص كتابه فى مطيعه مع انه تددعى الله سبحانه بخلوص قلبه وكمال تضرعه و ابتهاله لايمان جميع النصارى خصوصاً وطبع هذا الدعاء منذسنتين ونصف سنت فى اخر اشتهاره الذى مر النقل منه فيما قبل والدعاء هذا اللهم اهد للمستعدين من جميع لا قوام سيما الحكام من النصارى فانهم يرحمهم واحسانهم البنا و امتنانهم علينا بلبلونا بلبالاً لتارعو بخلوص القلب و خضوع الباطن لخير ديناهم و دينهم و نسئل الله تعالىٰ خير هم فى الدنيا والاخرة اللهم اهدهم وايدهم بروح مناوک اجعل لهم حظا كثيرا فى دينک و اجذبهم بجولک وقوتک ليومنو ابكتابک و رسولک و يدخلوا في دين الله افواجا امين ثم امين والحمد لله رب العلمين المشتهر مرزا غلام احمد

طور پر بھی ایک مشابہت ہے اور وہ یوں کہ مسیح ایک کامل اور عظیم الشان نبی یعنی موسیٰ کا تابع اور خادم دین تھا اور اس کی انجیل توریت کی فرع ہے۔ اور یہ عاجز بھی اس جلیل الشان نبی کے احقر خادمین میں سے ہے کہ جو سید الرسل اور سب رسولوں کا سرتاج ہے۔ اگر وہ حامد ہے تو وہ احمد ہے اور اگر وہ محمود ہیں تو وہ محمد ہے۔ سو چونکہ اس عاجز کو حضرت مسیح سے مشابہت تامہ ہے اس لئے خداوند کریم نے مسیح کی پیشگوئی میں ابتداء سے اس عاجز کو بھی شریک کر رکھا ہے۔ یعنی حضرت مسیح پیشگوئی متذکرہ بالا کے ظاہری اور جسمانی طور پر مصداق ہے اور یہ عاجز روحانی اور معقولی طور پر اس کا محل اور مورد ہے۔ یعنی روحانی طور پر دین اسلام کا غلبہ جو حجج قاطعہ اور براہین ساطعہ پر موقوف ہے۔ اس عاجز کے ذریعہ سے مقدر ہے۔ گو اس کی زندگی میں یا بعد وفات ہو۔'' انتہاء بلفظہ! (ص ۴۹۸، ۴۹۹، خزائن ص ۵۹۳، ۵۹۴)

فقیر کـان الله لـه کہتا ہے کہ انزال اور تنزیل قرآن کی اصطلاح میں آسمانی کتابوں کے اتارنے میں مستعمل ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کے رسولوں پر نازل کی گئی ہیں۔ جیسا کہ ابتدائے سورۃ بقرہ میں قرآن اور اس سے پہلے آسمانی کتابوں کے اترنے کو انزال کے لفظ سے ادا فرمایا ہے۔ پھر سورۃ آل عمران میں قرآن مجید کے اتارنے کو تنزیل اور انزال اور انجیل توریت کے بھیجنے کو انزال کے لفظ سے تعبیر کیا ہے اور علیٰ ہذا القیاس بہت سی آیات قرآنیہ سے ایسا ہی ثابت ہے۔ پس جب براہین والے نے اپنے ملہمات کو: ''انـا انـزلـنـاه'' سے تعبیر کیا اور بعد ازاں آیت: '' وبـالـحـق انـزلـنـاه . '' سے جو صرف قرآن مجید کی صفت تھی اپنی ملہمات کی صفت قرار دیا تو یہ تصریح ہے اس پر کہ وہ اپنی ملہمات کو مثل قرآن جانتا ہے۔ پھر لفظ حق جو دونوں جگہ قرآن کی راستی کے بیان میں تھا اس کو ضرورت حقہ سے ترجمہ کرنا اللہ سبحانہ

القادیانی فهذا الدعاء الذی دعا بکل خضوع قلبه و هلوع باطنه رسنل اللّٰه تعالی ان یجذبهم بحوله وقوته لیدخلوا فی دین اللّٰه افواجا فما امن رجل واحد من النصاری علی یده الی الان فضلاً عن ان یؤمنوا جمیعا و بدخلوا فی دین اللّٰه افواجا لظهر عدم المشافة بین ویان صاحب البراهین فی الایات والانوار وغیر ذلک و کذلک لیست المشابهة ینهما فی الفطرة لان المسیح و لد بغیراب من تفحة روح رسول کریم کما یشهد به القراٰن والحدیث و اجماع الامة وصاحب البراهین و لد من نطفة غلام مرتضی القادیانی الحکیم کما یعلم الا نام من الخواص والعوام بل صترح هو فی کتابه ان والده هذا اید الحکام وقت بلوی عساکر هم فی سو الف الایام فکیف بشبه من خلق من مآء مهین بمن قال اللّٰه سبحانه فی شانه و جعلناها و انبها اية للمسلمین وقوله والمشابهة الظاهر یته بینا ثابتة ایضا بان المسیح تابع لدین موسی وانجیله فرع لتوریة زهذا العاجز الی صاحب البراهین من احقر خادمی سیّد المسلمین صلی اللّٰه علیه وسلم الخ هذا ایضاً باطل بالیقین اما اوّلاً فلان المسیح ماکان تابعا لذین موسی بل کان من اولی العزم من الرسل ای صاحب بالشریعة مستقلة وانجیله ما کان فرعا التوریة بل الانجیل ینسخ التوریة فی بعض الاحکام کلما سنبین دلیله من کلام الملک العلام قال عز من قائل فاصبر کما صبراولوالعزم من الرسل قال ابن اسیر رضی اللّٰه عنهما اولوالعزم ذو والحزم وقال الضحاک ذو و الجعد والصبر قال ابن عباس وقتادة هم نوح ابراهیم وموسی و عیسٰی اصحاب شرائع فهم مع محمد صلی اللّٰه علیه و احق انه و اله وسلم خمسة قلت ذکر هم اللّٰه علی التحضیص فی قوله واذا اخذنا من النبیین میثاقهم ومنک

وتعالیٰ پران ملہمات کا انزال واجب ٹھہرانا ہے۔ حالانکہ یہ مخالفت صریح ہے عقائد اہل سنت سے۔ کہ شرح فقہ اکبر و شرح عقائد نسفی وغیرہما جمیع کتب عقائد میں درج ہے کہ اللہ تعالیٰ پر کچھ بھی واجب نہیں ہے اور نیز اس کلام سے اشارہ ہے اس پر کہ دین ساری دنیا سے کیا عرب کیا عجم کم ہوگیا ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے مقام قادیان کو انزال ملہمات کے واسطے اختیار فرمایا۔ چنانچہ چوتھے حصے کتاب کے اخیر اس نے تصریح کی ہے کہ طریقہ حقہ جو حال کے زمانہ میں اکثر لوگوں پر مشتبہ ہوگیا ہے اور بعض یہودیوں کی طرح صرف ظواہر پرست اور بعض مشرکوں کی طرح مخلوق پرستی تک پہنچ گئے ہیں۔ یہ طریقہ خداوند کریم کے اس عاجز بندہ سے دریافت کریں اور اس پر چلیں۔

اور اس سے اوپر لکھتا ہے کہ: ''فاتخذو من مقام ابراهیم مصلی۔'' ''میں مجھ کو اللہ تعالیٰ نے ابراہیم بنایا ہے اور ساری خلقت کو میری اتباع کے واسطے فرمایا ہے۔ جیسا کہ اوپر ص۵۶۱، ۵۶۲، خزائن ص۶۶۹، ۶۷۰ سے منقول ہو چکا ہے۔ پس بے شک اس نے اپنے قادیان کو مکہ معظمہ کی مثال نزول وحی میں بتایا۔ جیسا کہ قرآن مجید میں آنحضرت ﷺ کو ارشاد ہوا تھا: ''وکذالك او حینا ''یعنی اور ایسا ہی وحی بھیجی ہم نے تیری طرف قرآن عربی تا کہ تو ڈرائے مکہ والوں کو جو اس کے گردا گرد ہیں اور اصل قرآن مجید کے نزول کے بعد کسی چیز کے نزول کی کچھ بھی حاجت نہیں ہے۔ کیونکہ متقیوں کے لئے ہدایت ہے اور شرع محمدی میں قیامت تک امت مرحومہ کے واسطے کفایت ہے۔ پس یہ ادّعا کہ حق تعالیٰ نے ضرورت حقہ کے واسطے قادیان پر معارف والہامات نازل کئے ہیں۔ حق سبحانہ پر محض افتراء اور بالکل تقول فی دین اللہ ہے اور اس

ومن نوح وابراهيم و موسى و عيسى ابن مريم و فى قوله تعالى شرع لكم من الذين ما وصى به نوحا والذى اوحينا اليک وما وصينا بهابراهيم و موسى و عيسى قاله البغوى فى معالم التنزيل وهكذا فى عامة التفاسير وفى شرح الفقه الاكبر لمولانا القارى عليه و على المفسرين رحمة البارى وقولهم تعالى انا انزلنا التوراة فيها هدى و الوريحكم بها النبيون الذين اسلموا للذين هادوا والرب نبون والاحبار بما استحفظوا من كتب الله وكانوا عليه شهداء فلا تخشوا الناس و اخشون ولا تشتروا بايتى تثمنا قليلاً ومن لم يحكم بما انزل الله فاؤلئک هم الكافرون وقوله معالى بعد هذه الاية باية واحدة وقفينا على اثارهم بعيسى ابن مريم مصد قالما بين يديه من التورية وايتنه الانجيل فيه هدىً وتور و مصدقا لما بين يديه من التورته و هدى و موعظة للمتقين وليحكم اهل الانجيل بما انزل الله فيه ومن لم يحكم بما انزل الله فائولئک هم الفسقون فثبت من هاتين الايتين ان الشريعة الموسوية والعيسوية شريعتان مستقلتان ومن قال ان الانجيل فرع التورة يكذب القران و قولهم تعالٰى حكاية عن عيسى على نبينا و عليه صلوٰة والرحمن ومصدقا لما بين يدى من التورته والاحل لكم بعض الذى حم عليكم اى فى شريعة موسى من الشحوم واليک ولحوم الابل والعمل فى السبت وهو يدل على ان شرعه كأن ناسخا الشرع موسى قاله القاضى بيضا فى تفسيره و هكذا فى المدارک والجلالين والبغوى و غيرها فتحقق من القران المبين تكذيب صاحب البراهين فى الحمد لله رب العلمين واما ثانيا فلان قول صاحب البراهين بانه من احقر خادمى سيّد

افتراء کی دلیلوں سے یہ بھی کہ مؤلف براہین نے اس کے ترجمہ میں انزلناہ کی ضمیر مذکر کو مرجع مونث کی طرف راجع کیا ہے۔یعنی مرجع اس کا خوارق اور امور معجبہ بتاویل جماعت قرار دیا ہے اور اس میں شک نہیں کہ واحد مذکر کی ضمیر جمع کی طرف راجع نہیں ہوسکتی۔پس ان معنوں سے صحیح کلام یوں تھا۔انا انزلناھا تو ایسی غلط صریح کلام کو خدائے سبحانہ کی جانب منسوب کرنا تیرا بہتان نہیں تو اور کیا ہے؟۔پھر قرآنی آیات جو آنحضرت ﷺ پر صدہا سال سے نازل ہوچکی ہیں اب ان کے اتارنے میں کیا فائدہ ہے؟۔بلکہ لاطائل اور تحصیل حاصل ہے۔اس جگہ اگر کسی کو شبہ گزرے کہ اللہ تعالیٰ نے سب کو مخاطب کر کے فرمایا ہے ہم نے تمہاری طرف کتاب اتاری ہے جس میں تمہارا ذکر ہے۔پس تم کیوں نہیں سمجھتے اور یہ بھی فرمایا اور بے شک ہم نے اتاریں تمہاری طرف آیتیں جس سے ثابت ہوا کہ قرآن مسلمانوں کی طرف اتارا گیا ہے تو کیا مانع ہے۔اگر خوارق وغیرہ بہ توسل آیات قرآنی براہین والے پر نازل ہوں؟۔تو جواب اس کا یہ ہے کہ قرآن عظیم صرف رسول کریم ﷺ پر ہی اترا ہے۔لیکن جبکہ قرآن میں ایسے احکام بھی بہ کثرت ہیں جن کی تبلیغ کے لئے آپ ﷺ مامور تھے۔

خواہ مومنین کو خواہ جمیع بنی آدم کو تو اس نظر سے مجازاً یوں بھی کہنا صحیح ہوگیا کہ قرآن لوگوں کی طرف اتارا گیا ہے۔ اور اصل میں معاملہ یہی ہے جو ارشاد ہوا ہے:''وانزلنا اليك الذكر ، ''یعنی اور ہم نے تیری طرف نصیحت اتاری ہے تا کہ تو لوگوں سے بیان کردے اور وہ فکر کریں۔علاوہ ازیں وقت نزول قرآن کے مومنین کی طرف قرآن کا نزول کی اسناد باوصف اس یقین کے کہ آنحضرت ﷺ کہ اب تیرہ سو برس کے بعد صاحب براہین آیات قرآنی کا منزل علیہ بن جائے اور

الرسل صلی اللّٰہ علیھم اجمعین صریح البطلان لا نہ یدعی مساواتہ فی کمالاتہ و ینسب خصوصاتہ المنصوصۃ بہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم الی غیر لاکیف لاو ان ھذا المدعی صرف عنہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فضیلۃ الرسالۃ المشھورۃ علیھا من اللّٰہ تعالٰی فی ایاۃ ھو الذی ارسل رسولہ الایہ واثبت تلک الفضیلۃ اولا فی حق المسیح لعلہ لتالیف قلوب حکام ھذا' الدیار واظھار للجتہ معھم لجلب المنافع و دفع المضار وثانیاً لنفسہ لیظنہ الجھال رئیس الاولیاء و نموذج الانبیاء و غبنون غبنا فاحشا باشتراء کتابہ بالثمن الغالی لیحصل الہ الداراھم والدینار زائد العددوالنحصار قائمدار علیجب الدنیا کما لا یخفےٰ عند اولی الابصار و سنبین ھذا الامر بزیادۃ الاظھار فثبت من اللنفولات السابقۃ والاحقت ان مؤلف البراھین محترف لایات القران المبین فلیس ان مشاھۃ ولا مماثلۃ باحد من المومنین المخلصین فضلاً من الفضیل علی الاولیاء الکاملین و کوثر نموذج الانبیاء والمرسلین فنعود من ھذہ الدعاوی الباطلۃ برب العلمین ولا نجفےٰ ان تحریفہ القران لیس منحصرا فی التحریف المعنوی بل حرف کثیرا من الایات تحریفا لفظیا ایضاً الاتری فی ملھماتہ المذبون علی الصدرانہ حرف ایتہ قل انی امرت ان اکون اوّل من اسلم وایتہ تبت الیک وانا اوّل المؤمنین ورکب منھما ایتہ ثالثۃ ھذہ قل انی امرت و انا اوّل المؤمنین وبدل ایتہ انہ عمل غیر صالح وزاد فی اوّل ایتہ ما انت بنعمۃ ربک بجنون حرف الوا و کتب الحاء بدل الھاء فی ایۃ وزھق الباطل وغیر و اوو واتخذوا من مقام ابراھیم مصلےٰ بالفاء وترک فقرہ و مطھرک من الدین کفرو امن بین ایۃ یا عیسی انی متوفیک ورافعک الایۃ کما نقلناہ من صفحۃ ۵۵۶ وکذلک فی

اس کے حق میں راست آئے انا انزلناہ قریباً من القادیان ۔پس یقیناً یہ بہتان اور ہذیان ہی ہے اور یہ ادعا براہین والے کا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی خبر قرآن مجید میں دی ہے اور ایسا ہی آنحضرت ﷺ نے حدیث میں اس کی طرف اشارہ فرمایا ہے یہ بھی بالکل باطل ہے۔کیونکہ اس حدیث صحیح کا مشار الیہ امام اعظمؒ ہے۔جیسا کہ بہت سے محدثین اور فقہاء نے اس پر تصریح کی ہے جس کا شمہ فقیر نے رسالہ ''تصریح ابحاث فریدکوٹ'' اور رسالہ ''عمدۃ البیان فی اعلان مناقب النعمان'' میں بیان کیا ہے اور ایسا ہی آیت:''ھوالذی ارسل رسولہ ۔ ''نہ حضرت مسیح کے حق میں پیشین گوئی ہے اور نہ براہین والے کی طرف اس میں اشارہ ہے۔ بلکہ بالیقین باتفاق جمیع مفسرین بل بشہادت قرآن مبین سید المرسلین ﷺ وعترتہ اجمعین کے حق میں نازل ہے۔دیکھو اس کے اخیر:''وکفی باللہ شھیدا ۔ ''کے ساتھ ہی محمد رسول اللہ ﷺ قرآن شریف میں مرقوم ومرسوم ہے۔اور محی السنۃ اپنی تفسیر میں تصریح کرتا ہے کہ محمد رسول اللہ ﷺ پر کلام ختم ہوتی ہے۔یعنی جس رسول کے بھیجنے کی حق سبحانہ نے خبر دی ہے وہ محمد رسول اللہ ﷺ ہے۔حضرت ابن عباسؓ حبر امت اور اعلم بتفسیر قرآن سے یہ روایت ہے پھر:''والذین معہ ۔ ''دوسری کلام شروع ہوئی۔یہ ترجمہ ہے عبارت تفسیر معالم التنزیل کا۔پس اس آیت کو آنحضرت ﷺ کے سوا کسی دوسرے کے حق میں وارد کرنا قرآن مجید اور تفسیروں کے صریح مخالف ہونا ہے۔

افسوس اس شخص کی سخت نادانی پر جو اس آیت کو بطور جسمانی حضرت مسیح علیہ السلام کے حق میں اور بطور روحانی اپنے لئے پیشین گوئی بنا رہا ہے اور اتنا بھی نہیں جانتا کہ اس کی ابتداء میں لفظ ماضی ہے جس سے صریح ثابت ہے کہ وہ

ص ۵۱۹ من کتاب سندک تلک الفقرة من هذه الاية وهکذا الحال فی کثیر من الانبات عما یظهر بالتامل علی حافظ القران المبین ومتهذا جعل القران حصین و ذلک کثیر جداً فی ملهماته ولا یذهب علیک انه من سهوقلم الناسخ ان مولفه صریح فی ص ۵۱۶ من کتابه انه طبع هذا الکتاب بتصحیحه و تتقیحه و مع ذلک ترجم ذلک الایات المحرفت حسب تحریف هذا وقد قال انه الهم الیسونا کان اللّٰہ لیعذبهم وانت فیهم وما کان اللّٰہ لیعذبهم وهم یستغفرون ص ۵۱۴) وفی القران بعد ماکان اللّٰہ الثافی کلمة معذبهم فحرفها بلفظة لیعذبهم وقال ص ۵۵۵) انه انزل علیه ایة وکذلک مننا علی یوسف لتصرف عنه السوء والفحشاء ثم صرح فی اخرترجمتها ان المراد ههنا من یوسف نفسه فحرف ایة وکذلک مکما لیوسف بقول و کذلک مننا علی یوسف ومن غرائب لمهماته المحرفة والمبدت لایات القران ماانزله فی وصف نفسه و کتابه فی ص ۴۹۷ و ۴۹۸) وهی هذه ان الذین کفروا وصدوا عن سبیل اللّٰہ رد علیهم رجل من قادس شکر اللّٰہ سعید عنی فی ترجمة هذ الالها مرعن نجل من فارس نفسه لا نبدعی کونه من اولاد قارس فسمی نفسه فارسی الاصل و جعل اللّٰہ سبحان شاکره ثم کتب هذا الالهام کتاب و برکات عمیمة لکتابه البراهین انتهی و کتب بعده هذا الالهام ولوکان الایمان معلقا با لثریا لنا له و صرح فی ترجمة ان المراد من هذا الحدیث نفسه و بعده هذا الا طعام میکاد زینه یغئی وکم تمسه نارو ترجم هذه الایة واوردها فی وصف کتابه و کتب بعدها هذا الهام ام یقولون نحن جمیع منتصر سینهم الجمع و

رسول علیہ السلام بھیجا گیا ہے تو اس سے آئندہ میں رسول کا آنا مراد رکھنا قرآن مجید کی تحریف ہے۔ اور پھر اس آیت میں جو لفظ رسول کا ہے تو اس سے اپنے نفس کی مراد رکھنی اور حضرت مسیح علیہ السلام کے ساتھ اپنی شرکت ابتدائی ثابت کرنی یہ دعویٰ رسالت کا نہیں تو اور کیا ہے؟ اور اس آیت کے غلبہ موعود کو بوسیلہ حضرت مسیح ظہور میں آنے کا دعویٰ کرنا بموجب قول جمہور مفسرین کے باطل ہے۔ کیونکہ یہ غلبہ سرور عالم ﷺ کے ظہور پرنور سے حاصل ہوگیا اور آپ ﷺ پر نعمت الٰہی تمام ہو چکی۔ جیسا کہ آیت: ''الیوم اکملت۔ ''اس پر شاہد ہے۔ چنانچہ تفسیر کبیر وغیرہ میں اس پر تصریح ہے اور فقیر راقم الحروف کہتا ہے کہ فتح مکہ سے بڑھ کر جو کسی بشر کو نصیب نہیں ہوئی ہے کون سا غلبہ دین اسلام کا ہوگا؟۔ اور بیت اللہ کو بتوں کی پلیدیوں سے پاک کرنے سے کون سا ظہور دین متین مقابل ہو سکے گا؟۔ اور دوسرا قول ضعیف کہ غلبہ وقت نزول حضرت مسیح علیہ السلام کے آسمان سے ہوگا۔ اس پر ہرگز دلیل نہیں بن سکتا کہ یہ آیت حضرت مسیح علیہ السلام وغیرہ کے حق میں پیشگوئی ہے اور: ''رسولہ'' سے آنحضرت ﷺ کے سوا کوئی اور مراد ہے۔ حاشاوکلا! بلکہ مراد اس قول ضعیف سے یہ ہے کہ حضرت مسیح علیٰ نبینا وعلیہ السلام جب آسمان سے اتریں گے تو شرع محمدی کے تابع ہوکر دین اسلام کی تائید کریں گے۔ تو یہ بھی سرور عالم ﷺ کے ہی غلبہ کی فرع ہوئی۔ ملا علی قاری علیہ الرحمہ فقہ اکبر کی شرح میں لکھتے ہیں کہ حضرت مسیح حضرت مہدی سے جب اتر کر ملاقاتی ہوں گے تو نماز کی تکبیر ہو چکی ہوگی۔ حضرت مہدی ان کو امامت کے لئے اشارہ کریں گے۔ تب حضرت مسیح امامت نہ کریں گے۔ بایں عذر کہ یہ تکبیر آپ کے لئے ہوئی ہے۔ آپ کی امامت اولیٰ ہے۔ تب حضرت مسیح مقتدی ہوں گے۔ تا کہ ان کی متابعت سرور عالم ﷺ: ''اخوانہ وعترتہ وسلم۔ '' سے ظاہر ہو جائے۔ جیسا کہ آپ ﷺ

يولون الدبر و ان يرو اية يعرضوا و يقولوا يحرمتم و استيقنتها انفسهم وقالوا لات حين مناص فبما رحمة من اللّٰه لنت عليهم ولو كنت فظا غليظ القلب. لا نفضوا من حولك ولو ان القرٰن سيربه الجبال انتهى و صرح فى ترجمة هذه الايات انها فى بيان ان المخالفين يعجزون عن جواب ذلك الكتاب والقبت على هذه الايات فى حق القوم الذين خيالهم و حالهم هكذا يعنى انهم مع روية الايات والخوارق بنكرونها باللسان و يتفنون بالجنان ولعل الناس ياتون بعدهم على صفتهم هذه ترجمة عبادة ملخصة فيقول العبد الضعيف انه حرف ههنا تحريفا لفظياً كثيراً و بهت بهنانا كبيراً لان الحديث الصحيح المتفق عليه الفاظه لوكان الايمان معلقابا لثريالتنا وله رجال اورجل من فارس فزاد فى اوله الواو وبدل لتناولم بلفظ لناله و حذف فاعله براسه وهذا غير جائز ثم حرف لفظة زيتها الواقعة فى القران بكلمة زيته لرعاية المرجع المذكرو هو كتابه و حرف اية فزاد والات حين مناص بقوله وقالو الات حين مناص فى تبديل الواو بالفاء وناد و ابقالوا و حذف و او ولات فى لثل مواضع من كتابه احدها فى هذا الاطعام و فى ص ۴۹۰ و ۴۹۷ و تب حل ايضاً بحسب هذا التحريف و بدل اية والوان قراناً سيرت به الجبال بقوله ولو ان القران سيربه الجبال بارديادا اللام على قرانا و حذف تاء سيرت و معهذ ابدل ترتيب ايات سور القمر اعنى كتب ايتين من اخرهذه السورة و حمام يقولون نحن جميع منتصر سيهزم الجمع ويولون الدبر فى ابتداء الالهام و سطراية ابتداء تلك السورة بعدهما و ترجم على هذا التركيب فهذا تبديل فى ترتيب ايات سورة واخذ و قد قرو فى الشرع ان ترتيب ايات السود توفيفى يامر الشارع بدلا لتالا حاديث

نے حدیث:''لوكان موسى حياً ''میں اسی کی طرف اشارہ فرمایا ہے۔یعنی اب اگر موسیٰ زندہ ہوتا تو اس کو بجز میرے متابعت کے کوئی اور چارہ نہ ہوتا۔ پھر ملا علی قاری لکھتے ہیں کہ اس اتباع کی وجہ سے ہم نے شرح شفاء وغیرہ میں آیت:'' واذ اخذاللّٰه ميثاق النبيين. ''کے نیچے بیان کی ہے۔یہ ترجمہ ہے عبارت شرح فقہ اکبر کا۔اور ایسا ہی عامہ تفاسیر میں درج ہے کہ آنحضرتﷺ متبوع جمیع انبیاء ہیں۔ بلکہ مواہب لدنیہ ودیگر کتب سیر میں تصریح ہے کہ آپﷺ نبی الانبیاء ہیں۔الغرض آیت:''هو الذى ارسل رسوله'' سرور عالمﷺ کے حق میں ہے۔کوئی دوسرا اس کا مورد نہیں ہے۔براہین والے کا دعویٰ سراپا باطل اور جھوٹ ہے۔پھر یہ دعویٰ اس کا کہ میں آیات وانوار وتوکل وایثار کے رو سے مسیح کی پہلی زندگی کا نمونہ ہوں اور فطرت میں باہم نہایت متشابہ گویا ایک جوہر کے دو ٹکڑے یا ایک درخت کے دو پھل:''كما مر نقله على الصدر ''سو یہ دعویٰ بھی مساوات کا ہے۔مسیح علیٰ نبینا وعلیہ السلام سے۔جیسا کہ نمونہ کا لفظ اور گویا کلمہ تشبیہ کا مفاد ہے تفسیر اتقان میں منقول ہے کہ گویا یعنی ترجمہ کأنّ کا وہاں مستعمل ہوتا ہے جہاں بہت قوی مشابہت ہو۔یہاں تک کہ دیکھنے والا مشبہ اور مشبہ بہ میں فرق نہ کر سکے اس لئے بلقیس کے قول سے اللہ تعالیٰ نے خبر دی کہ گویا یہ تخت وہی ہے۔یہ ترجمہ ہے عبارت اتقان کا۔

اب فقیر کہتا ہے کہ براہین والا اس دعویٰ میں بے شک کاذب ہے۔اولاً اس لئے کہ حضرت مسیح تو مادرزاد اندھے، کوڑھی کو تندرست اور مردہ کو بحکم خدا زندہ کر دیتے تھے اور جب انہوں نے کہا کہ تائید دین میں میرا کون مددگار ہے؟

الصحيحة واجماع العلماء الاسلامية كما انعقد العلامة السيوطى فصلا مستقلا فى بيان هذه المسئلة فى تفسيرة الاتضان فى علوم القران بالبسط الوسيع و ذكر ها مبسوط الحدث الدهلوى فى شرحيه المشكوة المصابيح و نص صاحب تضمير فسخ العزيز فى ابتداء و سورة البقرة بعد تحقيق هذه المسئل على حرمة مخالفة هذه الترتيب و كونها بدعة شيعة من شاء الاطلاع على اصل العبارات لتكميل الاعتبار فلينظر فى هذه الا سفارفتبين ان هذه الا لهيان فالمحرفة لايات القران البين والمبدل ترتيبها المتين والجاعلة القران عضيان ليست من القاء رب العلمين بل هى تسويلات نفسانية و تليادم شيطاتية عندالحق واليقين فاتقبل هذه التحريفات و التبديلات وغيرها انكانت من عند غير الله فادشک فى حرمتها وكونها بدعة شنيعة واما اذا كانت من عند الله كما بدعيه صاحب البراهين فلا جناح عليه والله يفعل مايشاء و يحكم مام بد اقول قال الله فى سورة الانعام ولا مبدک لكلت الله وايضاً فيها و تمت كلمة ربک صدقا وعدلا لا مبدل لكلمة اى لا احدبىدل شيئا منها بما هو اصدق واعدل اولا احديف ان يحرفها تحريفا شائعا ذائغاً كما فعل بالتورة اولا نبى وكتاب بعدها ينسخها و يبدل احكامهاق له القاضى بيضا وغيره من المفسير من وقال تعالىٰ و اه لكتب غرين كثير النفع عديم النظر او مليع لا بتاتى. ابطاله و تحريف. لايات. الباطل من بين يديه ولا من خلفه من جهة من الجهات تنزيل من حكيم حميد يحمده كل مخلوق كذافى انوار التنزيل و غيرهما فعلم من القران انّ الله تعالىٰ لم يشاء تبديل القران بل اتمه بالصدق

تو حواری بول اٹھے کہ ہم خدا کے دین کے مددگار ہیں۔ جیسا کہ قرآن مجید میں مکرر ارشاد ہے اور براہین والے سے اب تک کوئی ایسا خارق نہیں ہوا۔ اور نہ نصرانی و ہنود سے کسی نے اس پر ایمان قبول کیا ہے۔ بلکہ وہ نصرانی جس کے مطبع میں اس نے تین حصے اپنی کتاب چھپوائی ہے وہ بھی مسلمان نہ ہوا اور اس کی مدد میں اس نے مصروفیت نہ کی۔ باوصفیکہ براہین والے نے کمال تضرع اور خلوص قلب سے جمیع نصاریٰ کے ایمان کے واسطے دعائیں مانگی ہیں اور وہ دعا اخیر میں اس اشتہار کے مدت اڑھائی برس سے چھپ کر شائع ہوئی ہے۔ وھوہذا! بالاخر اس اشتہار کو اس دعا پر ختم کیا جاتا ہے۔ ''اے خداوند کریم تمام قوموں کے مستعد دلوں کو ہدایت بخش۔ بالخصوص قوم انگریز جن کی شائستہ اور مذہب اور بارحم گورنمنٹ نے ہم کو اپنے احسانات اور دوستانہ معاملات سے ممنون کر کے اس بات کے لئے دلی جوش بخشا ہے کہ ہم ان کی دنیا و دین کے لئے دلی جوش سے بہبودی و سلامتی چاہیں۔ پس ہم اللہ تعالیٰ سے ان کی دنیاوی اور اخروی بھلائی کا سوال کرتے ہیں۔ بارخدایا ان کو ہدایت کر اور اپنی روح سے ان کی تائید کر اور ان کو اپنے دین میں وافر حصہ دے اور ان کو اپنی طاقت اور قوت سے اپنی طرف کھینچ تا کہ تیری کتاب اور تیرے رسول علیہ السلام پر ایمان لائیں اور فوج در فوج خدا کے دین میں داخل ہوں۔ آمین ثم آمین والحمدللہ رب العالمین!'' المشتہر مرزا غلام احمد از قادیان ضلع گورداسپور۔ مجموعہ اشتہارات ج۱ ص۲۵

پس یہ دعا جو بکمال حضور باطن براہین والے نے انصار کی قوم کے واسطے کی ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی قوت اور طاقت سے ان کو دین اسلام میں کھینچے اور وہ فوج در فوج مسلمان ہوں۔ اس رسالہ کی تالیف تک ان سے مرزا قادیانی کے ہاتھ پر کوئی بھی ایمان نہیں لایا۔ چہ جائیکہ سب انگریز ایمان لاتے اور فوج در فوج مسلمان ہوتے۔ پس صریح ثابت ہوا کہ براہین

والعدل و يحفظه من التحريف والتبديل ونظمه و رهبه فى اعلى درجان من البلاغت والفصاحة وغيرهما فلا يتصور كلام احسن منه بالنظم والترتيب و غيرهما و لا يكن تحريفه و تبديله لا من جهة بنى و كتاب من اللّٰه تعالىٰ لانه خلاف الوعد واللّٰه لا يخلف الميعاد ولا من جهة غيرهما فتحقق ان هذه اللهمات المحرفة والمبدلة لايات القران المبين ليست من اللّٰه المعين بل من نفسانية صاحب البراهين ومن شيطانه الذى هو لى فرين فنعوذ باللّٰه من الالحاد فى ايات الفرقان المتين قال عزمن قائل ان الذين يلحدون يمعلون عن الاستقامة فى اياتنا بالطعن والتحريف والتاويل الباطل والاشاء فيها لا يخفون علينا فنجاز لهم على الحاذ هم فمن يلفى فى النار خير ام من ياتى يوما القيمة اعملوا ماشئتم تهديد شديد انه بما تعملون بصير و عيد بالمجازاة كذافى انوار التنزيل و مدارک التنزيل و غيرهما وقال تعالى و من اظلم ممن افترى على اللّٰه كذبا اوقال اوحى الى ولم يوح اليه شئ الاية وقوله تعالى ومن اظلم ممن افترى على للّٰه كذبا كان استد اليه مالم ينزله او نفى عنه ما انزله اولئک يعرضون على ربهم فى الموقف بان يجييوا او تعرض اعمالهم و يقول الاشهد من الملائكة و النبين او من يواريهم هولاء الذين كذبو على ربهم الالعنة اللّٰه على الظلمين تهوميل عظيم مما يحيق بهم يظلمهم بالكذب على اللّٰه كذافى انوار التنزيل و غيره ومن اقسام الكذب على اللّٰه الغلط فى تقل العلم والدعيناه الكاذبة والحكم فى الدين بمقتضے العقل يعنى خلاق الشرع والادعاء بالكشف او القرب من اللّٰه تعالىٰ قاله الشيخ عبدالقادر الدهلوى فى ترجمة المسماة بموضح القران قال عبدالاقادرى عليه رحمة البارى فى شرح الفقه الاكبر وهولاء الذين

والے کوحضرت مسیح علی نبینا وعلیہ السلام اور علیٰ ہذا القیاس فطرتی مشابہت کا دعویٰ بھی جھوٹ ہے۔ کیونکہ حضرت مسیح علی نبینا وعلیہ السلام تو بن باپ روح کے پھونکنے سے پیدا ہوئے تھے جس پر قرآن مجید شاہد ہے اور براہین والا حکیم غلام مرتضی قادیانی کے نطفہ سے پیدا ہوا ہے۔ چنانچہ اس نے خود والد سے ایام بلوہ میں حکام وقت کی امداد کا تذکرہ لکھا ہے۔

(براہین حصہ سوم ص الف' خزائن ص ۱۳۸)

پس کیوں کر مشابہ ہو وہ شخص جس کی خلقت ماءمھین سے ہو۔ اس ذات پاک سے جس کو اللہ تعالیٰ آیت للعالمین فرمائے؟ اور یہ جو براہین والے نے اپنی مشابہت کی دلیل میں حضرت مسیح علی نبینا وعلیہ السلام سے یوں لکھا ہے کہ وہ تابع دین موسوی تھے اوران کی انجیل توریت کی شرح تھی اور میں احقر خادمین سید المرسلین سے ہوں۔ سو یہ بھی بالیقین باطل ہے۔ اولاً اس لئے کہ حضرت مسیح علی نبینا وعلیہ السلام جناب موسیٰ علی نبینا وعلیہ السلام کے تابع دین نہ تھے۔ بلکہ وہ تو اولوالعزم رسولوں سے تھے جن کی شریعت مستقلہ ہوتی ہے اور آپ کی انجیل توریت کی فرع نہ تھی۔ بلکہ انجیل بعض احکام توریت کی ناسخ ہے۔ پہلے دعویٰ کی دلیل یہ ہے جو اخیر سورہ احقاف میں ارشاد ہے کہ: ''صبر کر جیسے اولوالعزم رسولوں نے صبر کیا۔'' حضرت ابن عباسؓ اولوالعزم کے معنی صاحب حزم لکھتے ہیں اور ضحاک نے صاحب جدوصبر لکھ کر پھر دونوں اولوالعزم کے شمار میں حضرت نوح وابراھیم وموسیٰ وعیسیٰ علی نبینا وعلیہم السلام چاروں اصحاب شرائع کا ذکر کر کے پانچویں آنحضرت ﷺ کو شامل ان کے جانتے ہیں۔ پھر صاحب معالم کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے خاص کر کے اس آیت میں پانچوں

يفعلون هذه الافعال التحارجة عن الكتاب والسنة اتواع نوع منهم اهل تلبيس وكذب و خداع الذين يظهر احدهم طاعة الجن له اويدعى الحال من اهل المحال كالمشائخ النصابين و الفقراء الكذابين والطرقية المكارين فهولاء يستحقون العقوبة البليغة التى تردعهم وامثالهم من الكذب والتلبيس وقد يكون فى هؤلاء من يستحق القتل كن يدعى النبوة بمثل هذه الخز عبيلات او يطلب تغير شئ من الشريعة و نحوذلک انتهى و ليعلم ههنا ان صاحب البراهين كتب فى ص ۵۲۰ و ۵۲۱) قصة الهامه بانى ذهبت يوما الى المولوى محمد حسين البتالوى للبحث به فى مسئلة اختلافية بترغيب بعض الناس فلما سمعت تقريره اعلمة غير قابل الاعتراض و البحث معه للّٰه فاذا جن على الليل الهمنى اللّٰه بالمخاطبة بهذه الكلمات الهک رضى عن فعلک هذا) مشيرا الى ترک البحث مع ذلک للولوى وهو يعطيک بركة كثيرة الى ان السلاطين ياخذون البركه كثيرة الى ان السلاطين ياخذون البركه عن ثيابک ثم رائت فى الكشف هولاء السلاطين راكبى خبلولهم فى ذلک الحين انتهى بترجمة كلامه فهذ المولوى الممدوح بتهاية درجه الكمال و سبب حصول البركة من اللّٰه ذى الجلال الصاحب البراهين هو الذى رئيس غير المقلدين و تلميذ المولوى نذير حسين الدهلوى وقد كان هذا المولوى محمد حسين فى ابتدا الامير بحث بالمكابرة مع المقلدين و يعل هم من المشركين و يسمى تقليد ائمة المجتهدين شركا و كفرا كما طبع فى هذا الباب الشتهارات و اخبارات و غيرها فلما ردا قواله بجهد العلماء المقلدين اعانهم

کا ذکر کیا ہے۔ جو سورۃ احزاب کے ابتداء میں ہے اوراس کا ترجمہ یہ ہے کہ: ''اور یاد کر جب ہم نے نبیوں سے ان کا عہد لیا اور تجھ سے اور نوح سے اور ابراھیم سے اور موسیٰ اور عیسیٰ مریم کے بیٹے۔'' اور اس آیت سورۃ شوریٰ کی ابتداء میں بھی ان پانچوں کا ذکر ہے۔ جس کا ترجمہ یہ ہے کہ: ''راہ ڈالدی تم کو دین میں وہی جو کچھ دی تھی نوح کو اور جو حکم بھیجا ہم نے تیری طرف اور وہ جو کچھ دیا ہم نے ابراھیم کو اور موسیٰ اور عیسیٰ کو۔'' یہ بغوی نے تفسیر معالم التنزیل میں لکھا ہے اور ایسا ہی لکھا ہے۔

اب دوسرے دعوے کی دلیل سنو کہ سورۃ مائدہ میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے جس کا ترجمہ یہ ہے کہ: ''ہم نے اتاری توریت اس میں ہدایت اور روشنی اس پر حکم کرتے پیغمبر جو فرمانبردار تھے۔ یہود کو اور درویش اور عالم اس واسطے کہ نگہبان ٹھہرائے اللہ کی کتاب پر اور اس کی خبرداری پر تھے۔ سو تم نہ ڈرو لوگوں سے اور مجھ سے ڈرو اور مت خریدو میری آیتوں پر مول تھوڑا اور جو حکم نہ کرے اللہ کے اتارنے پر۔ سو وہی لوگ ہیں منکر۔'' پھر ایک آیت بعد اس کے شرع عیسوی کی بابت ارشاد ہے جس کا ترجمہ یہ ہے: ''اور پچھاڑی میں بھیجا ہم نے انہیں کے قدموں پر عیسیٰ مریم کا بیٹا سچ بتاتا توریت کو جو آگے سے تھی اور اس کو دی ہم نے انجیل جس میں ہدایت اور روشنی اور سچا کرتی اپنی اگلی توریت کو اور راہ بتاتی اور نصیحت ڈر والوں کو اور چاہیے کہ حکم کریں انجیل والے اس پر جو اللہ نے اتارا اس میں اور جو کوئی حکم نہ کرے اللہ کے اتارے پر سو وہی لوگ ہیں بے حکم۔'' اب دونوں قرآنی آیتوں سے صاف ثابت ہے کہ شریعت موسوی وعیسوی دونوں علیحدہ علیحدہ شریعتیں ہیں جو انجیل کو توریت کی فرع بتاتا ہے قرآن مجید اس کو جھٹلاتا ہے۔

پھر سورۃ آل عمران میں حضرت مسیح سے حکایت ہے جس کا ترجمہ یہ ہے: ''اور سچ بتاتا ہوں توریت کو جو مجھ سے

اللّٰه المعين رجع من تلک الشدة قليلاً و عاد من ذلک الجدال ذليلا و الان يشنهر اهل الحرمين ظالمين باتباع استاذه نذير حسين بسبب حبس استاذه فی مكة المحمية سنه ١٣٠١ من المسنين المجرية يشكوعنهم عند حكام هذه الديار من النصرانيين كما يظهر من هامش رسالة المسماة باشاعة السنة نمبر ۹ جلد ۷ ص ۲۵۶) وغيرها واللّٰه خير الناصرين والحافظين والعاقبة للمتقين فهذا محمد حسين يصف الكتاب البراهين اداء لشكر مؤلفه فی رسائله المجرية علی راس الشهور المسماة باشاعة السنة و بالغ فی وصفه كثيراً كبيراً الی ان قال يجب علی جميع المؤمنين من الشيعة و اهل السنة والمقلدين واهل الحديث انه يشتروا الكتاب البراهين باد فی قيمة (وهی خمس و عشرون ربية) و يقرؤن فی شكر حصوله هذا البيعت الفارسية جمادی چند و ادم جان خویدم+ بحمد اللہ عجب ارزان خریدم + ووعی اللّٰه سبحانه بان يشرفه و جميع المسلمين بفيوض هذا الكتاب المستطاب كما فی ص ۳۴۸ نمبر ۱۱ جلد ۷ من اشاعة السنة شهر ذی العقدة و ذی الحج سنه ۱۳۰۲ وفی هذه الرسائل ايد كلام صاحب البراهين بتاويلات سدة و تسويلات كامدة حاصلها ان ايات القران اذا انزلت فی خطاب نبينا او سائر الانبياء سميت قرانا و اذا خاطب بها اللّٰه تعالٰی غير الانبياء مثل صاحب البراهين لم تسم قرانا و انكانت بعينها ايات القران و غرضه من هذا الهذيان ان يخلص صاحب البراهين من تحريف القران والحاد ايات الفرقان ثم صرح بالتصريح التام بهذا المطلب الفاسد النظام فی صفحات ۲۶۳ و ۲۶۴ و ۲۶۵ و ۲۶۶ من رسائله المسطورة فالعبد الضعيف بتائيد العليم اللطيف ينقل اقواله بترجمة عبارات الهندية فی العربية مع ابطالها با القران

پہلے کی ہے اور اسی واسطے کہ حلال کردوں تم کو بعض چیز جو حرام تھی تم پر۔'' یعنی شریعت موسوی میں جو چربی اور مچھلی اور ران کا گوشت اور شنبہ کے دن میں کام کاج کرنا حرام تھا۔ اس کو شرع عیسوی نے حلال کردیا۔ یہ آیت دلیل ہے اس پر کہ شرع عیسوی ناسخ شرع موسوی ہے۔ یہ تفسیر بیضاوی کی عبارت کا ترجمہ ہے اور تفسیر مدارک وجلالین ومعالم وغیر ہا میں بھی ایسا ہی تحریر ہے۔ پس قرآن مجید سے بخوبی تکذیب براہین والے کی ہوگئی۔ ثانیاً براہین والے کا یہ دعویٰ کہ میں آنحضرت ﷺ کے احقر خادمین سے ہوں سراسر باطل ہے۔ کیونکہ وہ آپ ﷺ کے کمالات میں اپنی مساوات کررہا ہے اور آپ ﷺ کی خصوصیات کو جو منصوص قرآن ہیں۔ آپ ﷺ کے غیر کی طرف منسوب کرتا ہے۔

دیکھو فضیلت رسالت جو اللہ تعالیٰ نے آیت:''ھو الذی ارسل رسولہ ۔ ''میں آپ ﷺ کے لئے ہی ثابت فرمائی ہے۔ براہین والے نے اولاً اس کو حضرت مسیح کے حق میں متحقق کیا ہے۔ شاید تالیف قلوب حکام وقت اور ان سے اظہار محبت کے واسطے ایسا کیا ہوگا؟۔ ثانیاً اس رسالت کو اپنے لئے ثابت کرلیا کہ روحانی اور باطنی طور سے مورد اس آیت کا خود بن بیٹھا۔ تاکہ عوام اہل اسلام اس کو رئیس اولیاء اور نمونہ انبیاء جان کر اس کی کتاب کو گراں قیمت سے خریدیں اور غبن فاحش میں پڑیں اور اس کو بہت سے دراہم ودینار حاصل ہوں۔ پس سارا مدار دینار پر ہے۔ جیسا کہ دانشمندوں پر مخفی نہیں اور ہم اس امر کو زیادہ تر وضاحت سے ثابت کردیں گے۔ الحاصل اگلی پچھلی تحریروں سے متحقق ہے کہ براہین والا قرآن مجید کی آیات میں تحریف معنوی کررہا ہے اور اس کو کسی پکے مومن سے بھی مشابہت نہیں چہ جائیکہ ولیوں پر اس کو

والحدیث والاجماع حسبنا اللّٰہ و نعم والویل وھو الھادی الی سواء السبیل قولہ تسمیة اکلام الواحد فی الوقت الواحد بسبب اختلاف المخاطب والتکلم قدانا و غیر قران لا یتسبعد عند اھل العلم ولا برداہ اعتراض علیہ اقول اوللتکم فی کلام واحد فی زمان واحد لا ن المتکلم الاوّل اذا تکلم بکلام ھجرد تکلم ینقضے ذلک الزمان فکیف یتصور تکلم المتکلم الاخر بذلک الکلام فی ذلک الزمان وکذلک محال باعتبار اختلاف المخاطب عند اھل العلم من الاعیان والثانی وان سخنا اختلاف المتکلم والمخاطب فی الکلام الواحد فی الزمان الواحد فتسمیة الکلام الواحد فی الوقت للواحد قرانا و غیر قران غیر ممکن لان اثبات الشئ و نفیہ فی الوقت الواحد غیر جائز عقلاً و الثالث ان القراٰن قراٰن من الازل الی الابد فلا یجوز ان یقال لہ غیر قراٰن شرعافان اللّٰہ تعالیٰ سمی الایات البینات قرانا کما قال عزمن قائل قراٰنًا عربیاً غیر ذی عوج الایة فمن سمی تلک الایات بعیتھا غیر قراٰن فقد خالفہ الفرقان قولہ والکلم یختلف اسمہ دائما باختلاف المخاطب او المتکلم مع کونہ بعینہ فالکلام الواحد اذا اضیف تکلمہ الی اللّٰہ مثلاً فھو الکلام الرحمانی واذا اضیف تکملہ الی الشیطان او فرعون فھو الکلام الشیطانی او الم عونی مثالہ ھذا الکلام المنقول من ابلیس فی القران انا خیر منہ خلقتنی من نار وخلقة من طین والکلام الثانی نقل من فرعون وھو انا ربکم الاعلی فان اعتبرنا ان ھذین الکلامین فالھما ابلیس و فرعون فی لساینھا فیقال لھما الکلام الشیطانی والکلام الفرعونی انتھی وقال فی ھامش ھذہ الصبقحة اذا جعل انا

فضیلت ہو اور نبیوں کا نمونہ بن سکے تو اس کے ایسے دعوؤں سے پناہ بخدا! و لا یـــزال' اور یہ بھی مخفی نہ ہے کہ اس شخص نے قرآن مجید میں صرف تحریف معنوی ہی نہیں کی۔ بلکہ بہت سی آیات قرآنی میں تحریف لفظی بھی کردی ہے۔ (جاری ہے!)

دیکھو اوپر کے ملہمات میں آیت:''قل انی امرت ان اکون اول من اسلم۔ ''اور آیت:''الیك وانا اول المؤمنین۔ ''ان دونوں کو توڑ پھوڑ کر یہ آیت تیسری بنالی کہ:''قل انی امرت وانا اول المونین ''اور آیت :''انـہ عمل غیر صالح۔ ''کو:''انـہ عبدغیر صالح۔ ''سے بدل دیا ہے۔اور آیت:''مانـت بنعمت ربك بـمجنون۔ ''کے ابتداء میں حرف واؤ بڑھا دیا ہے۔اور:''زھـق الباطل۔ ''بھاء ہوز کو زحق الباطل بحائے حطی نازل کرلیا ہے اور:''واتـخذوا من مقام ابراھیم مصلی۔ ''کی واو کو فا سے تبدیل کردیا ہے اور آیت:''یاعیسیٰ انی متوفیك ''کے درمیان سے:''ومـطھرك مـن الـذین کفروا ''کو ساقط کردیا ہے۔جیسا کہ یہ آیت ص۵۵۶ خزائن ص۶۶۵ سے اوپر منقول ہوگئی ہے اور ایسا ہی اس آیت کو ص۵۱۹ خزائن ص۶۲۰ میں جو اپنے لئے نازل ہونا لکھا ہے تو وہاں بھی اس کے درمیان سے یہی فقرہ اڑا دیا ہے اور علی ہذا بہت سی آیات قرآنی میں لفظی تحریف بھی کردی ہے۔ جس کو حافظ قرآن تأمل سے معلوم کرسکتا ہے۔ پھر باوصف اس تحریف کے آیات قرآنی کو پارہ پارہ کردیا ہے۔ اور یہ تو اس کے ملہمات میں اس کثرت سے ہے جس کا شمار دشوار ہے۔ یہاں پر یہ خیال نہ کیا جائے کہ تحریف آیات کاتب کی غلطی سے ہوگئی۔ کیونکہ براہین والے نے اپنی تصحیح سے وہ کتاب چھپوائی ہے۔ جیسا کہ ص۵۱۶ خزائن ص۶۱۵ میں اس پر تصریح کرتا ہے اور نیز ان آیات کا ترجمہ موافق اس تحریف ہی کے کیا ہے۔ اس کو یاد رکھ کر آگے سنئے کہ ص۵۱۴ خزائن ص۶۱۳'۶۱۴ میں آیت:

ربکم الاعلی کلام مرفعون فی ای لسان فی له لایسمی قرانا انتهی اقول الکلام لا یختلف باختلاف المتکلم فان الکلام کلام من قاله اولاً لاىرى ان من قرء الحمد للّٰه رب العلمين وقل هو اللّٰه احد فلا يقال الغما كلام هذا القارى بل يقول كل مؤمن هاتان ايتان من كلام البارى ومن قال انما الاعمال بالنيات فيقال انما هو حديث الرسول عليه الصلوٰة ومن قال قفا بنک من ذکری حبیب و منزل+ فيقال هذا المصرع من شعرامرء القيس كذا فى شرح الفضه الاكبر لمولانا القارى عليه رحمة البارى ثم اغنافة ايات القران العظيم الى غير اللّٰه الكريم وجعلها كلام الشيطٰن الرجيم و فرعون اوليم ليست من داب المؤمن الحكيم بل يقول المؤمن فى مقابلة هذا المقال سبحانه هذا بهتان عظيم لان مافى الدفتين من الحمد للّٰه رب العلمين الى من الجنة والناس ليس الاكلام رب يسلم وقد كتب فى اللوح المحفوظ قبل خلق الارض والسماء والارواح وانما انزل هذا جبرائيل على الرسول الرؤف الرحيم عليهما الصلوٰة والتسليم كما قال تعالٰى بل هو قران مجيد فى لوح محفوظ قال فى تفسير فتح العزيز بل هو قصة القران القديم التى كتب قبل و قوعها فى لوح محفوظ من الشياطين والجن والانس واخرج البقوى فى المعالم باسفادة عن ابن عباس رضى اللّٰه عنهما قال اللوح لوح من ذرة بيضاء طوله مابين السماء والارض وعرضه مابين اللشرق الى المغرب و حافتاه اله رواليا قوت وفتاه ياقوتة حمراء و قلمه نور و كتاب معقود بالعرش و اصله فى حجر ملك انتهى كذافى المدارک و الجلدلين وغيرهما لكن اخرج هذا الحديث فى الاتقان عن الطبرانى عن ابن عباس مرفوعاً بتفاوت يسير وايضا قال تعالٰى لا تحرک به اى بالقران لسانک لتعجل به

''وماکان اللّٰه ليعذبهم وانت فيهم وماكان اللّٰه ليعذبهم وهم يستغفرون ''کو جواپنے حق میں نازل ہونا لکھا ہے تو اس میں دوسرے:''وماکان اللّٰه '' کے پیچھے سے جو لفظ معذبهم قرآن مجید میں ہے اس کو لیعذبهم سے بدل دیا ہے۔ پھر ص ۵۵۵ خزائن ص ۶۶۱ میں جو آیت:''وكذالك مننا على يوسف لنصرف عنه السوء والفحشاء'' کو اپنے حق میں نازل لکھ کر اخیر اس کے ترجمہ کے لکھتا ہے کہ اس جگہ یوسف کے لفظ سے یہی عاجز مراد ہے۔ انتہاء بلفظہ اور اس آیت میں لفظ مکنا کو مننا سے تحریف کر دیا ہے اور اسی محرف لفظ کا ترجمہ کیا ہے کہ ہم نے یوسف پر احسان کیا۔ انتہاء بلفظہ!

پھر ص ۴۹۷،۴۹۸ خزائن ص ۵۹۱،۵۹۲ میں جو اپنی وصف اور اپنی کتاب کی تعریف میں یہ آیت نازل کی ہے کہ: ''ان الذين كفروا وصدوا عن سبيل اللّٰه ردعليهم رجل من فارس شكر اللّٰه سعيه ''تو علاوہ تحریف قرآن کے اس کے ترجمہ میں اپنے لئے اللہ تعالیٰ کو شاکر یعنی اپنا شکر گزار لکھ دیا ہے۔ اور بعد ازاں یہ الہام لکھا ہے ولی کی کتاب علی کی تلوار کی طرح ہے۔ یعنی مخالف کو نیست و نابود کرنے والی ہے۔ اور یہ ایک پیشگوئی ہے کہ جو کتاب کی تاثیرات عظیم اور برکات عمیم پر دلالت کرتی ہے۔ پھر بعد اس کے فرمایا:''اگر ایمان ثریا سے لٹکتا ہوتا یعنی زمین سے بالکل اٹھ جاتا تب بھی شخص مقدم الذکر یعنی'' فارسی الاصل'' اس کو پالیتا۔'' انتہاء بلفظہ!

پھر آیت:''يكاد زيته ''کو اپنی کتاب کی تعریف میں وارد کر کے ترجمہ یوں لکھتا ہے کہ:''عنقریب ہے کہ

بالقران و کان علیه السلام یا خذ فی القراءۃ قبل ذراغ جبریل کراھة ان ینفلت منک ثم علل النهی عن العجلة بقوله ان علینا جمعه فی صدرک و قرانه واثبات قراءۃ فی لسانک والقران القراءۃ و نحوه ولا تعجل بالقران من قبل ان یقضی الیک وحیه فاذا قراناه ای قره علیک جبرائیل فجعل قوائة تعالیٰ فاتیع قرانه ای قراءۃ ثم ان علینا بیانه اذا اشکل علیک شئ من معانیه قاله فی مدارک التنزیل وھکذافی عامة التفاسیر ثم اوّل ایات نزلت علیه صلی اللّٰہ علیه وسلم من القران بالاجماع قوله تعالیٰ اقرء باسم ربک الذی خلق الی مالم یعلم وقال فی تفسیر فتح العزیز انه صلی اللّٰہ علیه وسلم شیج من ...... للغسل وقام علی شط الماء اذاناداه جبرئیل من الھواء ان یا محمد فنظر صلی اللّٰہ علیه وسلم الی العلے ولم یبصرا حدافناداه ثلث حوات وھو صلی اللّٰہ علیه وسلم ینظر الی الیمی و الشمال فاذا اشخص نورانی مثل الشمس و علی راسه تاج عن نور و لبس حلة خضراء علی صورة انسان جاء الیه صلی اللّٰہ علیه وسلم وقال له اقرء و فی بعض الروایات ان جبریل جاء بقطعة حریرا خضرون کتب فیھا شئ فراۃ صلی اللّٰہ علیه وسلم تلک القطعة وقال اقرء فقال صلی اللّٰہ علیه وسلم انالا اعرف صورة الحروف وما انا بقاری الحدیث وقال مولانا القاری فی شرح الفقه الاکبر فی الملحقات وملھا ما ذکره شارح عقیدة الطحاویة عن الشیخ حافظ الدین النسفے فی المناران القران اسم النظم والمعنی جمیعا و کذا قال غیره من اھل الاصول وما ینسب الی ابی حنیفة رضی اللّٰہ عنه ان من قراء فی الصلوۃ بالنار سیة اجزاء فقد رجع عنه وقال لا یجوز مع

اس کا تیل خود بخود روشن ہو جائے۔'' اگر چہ انتہاء بلفظہ! پھر یہ آیت سورۃ قمر وسورۃ ص وسورۃ آل عمران وسورۃ رعد اپنے اور اپنی کتاب کے حق میں نازل کر کے ان کا ترجمہ یوں تحریر کیا ہے کہ:'' کیا کہتے ہیں کہ ہم ایک قوی جماعت ہیں جو جواب دینے پر قادر ہیں۔ عنقریب یہ ساری جماعت بھاگ جائے گی اور یہ پیٹھ پھیرلیں گے اور جب یہ لوگ کوئی نشان دیکھتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ایک معمولی اور قدیمی سحر ہے۔ حالانکہ ان کے دل ان نشانوں پر یقین کر گئے ہیں اور دلوں میں انہوں نے سمجھ لیا ہے کہ اب گریز کی جگہ نہیں اور یہ خدا کی رحمت ہے کہ تو ان پر نرم ہوا اور اگر تو سخت دل ہوتا تو یہ لوگ تیرے نزدیک نہ آتے اور تجھ سے الگ ہو جاتے۔ اگر چہ قرآنی معجزات ایسے دیکھتے جن سے پہاڑ جنبش میں آ جاتے۔ یہ آیات ان بعض لوگوں کے حق میں بطور الہام القاء ہوئیں جن کا ایسا ہی خیال اور حال تھا اور شاید ایسے ہی اور لوگ بھی نکل آئیں۔'' انتہاء بلفظہ! (براہین ص ۴۹۸' خزائن ص ۵۹۲)

اب فقیر کاتب الحروف کان اللہ لہ کہتا ہے کہ ان میں براہین والے نے تحریف لفظی بھی بدرجہ کمال کی ہے اور بہتان عظیم کو اسی میں شامل کر دیا ہے۔ کیونکہ حدیث صحیح متفق علیہ کے الفاظ یہ ہیں:'' لوکان الایمان معلقاً بالثریا لتنا له رجال اور رجل من فارس '' پس اسی حدیث کے ابتداء میں براہین والے نے حرف واؤ زائد کر دیا ہے اور لتنا له کو لناله سے بدل دیا ہے اور اس کے فاعل کو بالکل حذف کیا ہے جو محض ناروا ہے۔ پھر قرآن مجید کے لفظ زیتھا کو کلمہ زیته سے تحریف کیا ہے۔ تاکہ کتاب مرجع مذکر کی رعایت رہے اور آیت:'' فنادوا لات حین مناص '' کو '' وقالوا لات حین مناص '' بنا کر تین تحریف کر دی ہیں۔ یعنی فا کی جگہ واؤ لکھ دی ہے۔ اور نادوا کو قالوا سے بدلا

القدن بغیر العربیة وقال لوقرء بغیر العربیة فَاماً ان یکون مجنونًا فیداوی اورزندیقا فیقتل لان اللّٰہ تعالٰی تکلم بھذہ اللغة والاعجاز حصل بنظمه و معناہ انتھی فثبت بالقران والحدیث و تصریح علماء عقائد اھل السنة ان ھذہ الایات البینات المسجدة انزلت علی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم بھذہ الحروف والکلمات کانت مکتوبة فی اللوخ المحفوظ ھذا وقد قال الامام الاعظم فی الفقه الاکبر والقاری فی شرحه و باذکرہ اللّٰہ تعالٰی فی القران ای المنزل والفرقان المکمل عن موسی و غیرہ من الانبیاء علیھم السلام ای اخیار منھم احکایة عنھم و عن فرعون و ابلیس ای و نحوھما من الا عداء والمغبیاء فان ذلک ای باذکر من النوعین کا اعلی مافی نسخنه جمیعه کلام اللّٰہ تعالٰی ای القدیم اخبارا عنھم ای وفق ما قد کتب الکلمات الدائة علیه فی اللوح المحفوظ قبل خلق السماء والارض فلاوح بکلام حادث عند سمعه من موسی و عیسی و غیرھما من الانبیاء ومن فرعون و ابلیس وھافان و قارون و سائراہ عداء فاشیا لا ترق بین الاخبار من اللّٰہ تعالٰی عن اخبارھم واحوالھم و اسرارھم کسورة ملت القتال و نحو عما و بین ظھاد اللّٰہ تعالٰی من صفات شانه و افعاله و خلق حضورته کایته الکرسی سورة الاخلاص اشاھما و بین الایات الافاقیه والاانسبته فی کون کلھا دنھا کلامه و صفة الا الانفسیة و مجمل الکلام قوله علی مافی استخذو کلام اللّٰہ تعالٰی ای بابنسب الیه خیرم نوق ای ولاحادث وکلام موسی علی نبینا و علیه السلة ولوکان معم ربدو غیر ای وانا کلھم غیرہ من المخلوقین ای سائر الانبیاء والمرسلین والملائکة المقربین مخلوق کونھم مخلوقین والقران کلام اللّٰہ تعالٰی ای بالحقیقة تکا قال الطحاوے الحسد

ہے اور لات کے سر سے واوٗ حذف کردی ہیں۔ پھر اس کو تین جگہ اسی تحریف سے لکھا ہے۔ ایک تو یہ مقام دوسرا ص ۴۹۰ کی سطر ۱۸' خزائن ص ۵۸۳ میں تیسرا ص ۴۹۷ کی سطر ۱۳' خزائن ص ۵۹۳ میں اور ان تینوں ہی جگہ میں بموجب اس تحریف کے ترجمہ کیا ہے۔ پھر آیت: ''ولو ان قرآناً سیّر به الجبال'' کو: ''ولوان القرآن سیّرت به الجبال'' بنا کر قرآن پر الف لام بڑھا دیا ہے اور سیّرت کی تا کو حذف کر دیا ہے اور معہذا سورۃ قمر کی آیات میں ترتیب بدل دی ہے۔ کیا معنی کہ دو آیت اخیر سورۃ یعنی: ''ام یقولون سے الدبر'' تک ابتداء میں لکھ دی ہیں اور آیت ابتداء سورۃ قمر یعنی: ''وان یر وا آیة'' کو ان کے اخیر میں تحریر کر دیا ہے اور اسی ترتیب پر ترجمہ کیا ہے۔ پس یہ ایک سورۃ کی آیات میں تبدیل ترتیب ہے اور شرع میں مقدر ہے کہ ہر سورۃ کی آیات میں ترتیب بامر شارع توفیقی ہے۔ بدلیل احادیث صحیحہ واجماع امت مرحومہ چنانچہ علامہ سیوطیؒ نے تفسیر اتقان میں اس مسئلہ کے بیان میں ایک مستقل بسط مناسب کر کے ساتھ ذکر کیا ہے اور شیخ محدث دھلویؒ نے بھی فارسی اور عربی دونوں شرح مشکوٰۃ میں اس امر کو تفصیل وار لکھا ہے اور مولانا شاہ عبدالعزیزؒ نے یہی تفسیر فتح العزیز کے ابتداء سورۃ بقرہ میں اس مسئلہ کی تحقیق کے بعد ترتیب آیات کی مخالفت کو حرام اور بدعت شنیعہ کہا ہے جس نے اصل عبارات دیکھنی ہوں تو ان کتابوں میں دیکھے۔ الغرض یہ الہامات جن میں آیات قرآنی کی تحریف اور نیز آیات کی ترتیب کی تبدیل اور نیز ان کا پارہ پارہ کرنا شائع ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہرگز القاء نہیں ہیں اور بالیقین تلبیس ابلیس اور مکائد نفس خبیث سے ہیں۔ اعاذ نااللّٰہ وجمیع المسلمین عن ذالك!

للّٰه تعالیٰ لا بالمجازنک قال غیر وماکان مجازاً یصح نفسدوهھنا لا یصح الشرع اذا ورد باطلاقه فیما یحب اعتقاد لا یعلم نفیه هو قد کذانه لا کستلا مهم فانه حادث متلهم اذا النعت تابع بمنعوته وانما یقال المنظوم العبرانی الذی هو التورة والنظوم العربی الذی هو القران کلامه سبحانه کان کلماتهما وایاتهما اذله کلامه و علامات مرامه ولان مبدو نظمهما من اللّٰه تعالیٰ الا تری انک اذ قران حدیثا من الاحادیث قلت هو الذی قرء ته و ذکر تدلیس قولی بل قول رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم لان مبد نظم ذلک القول من الرسول علیه الصلوة والسلام و منه قوله تعالیٰ افتطمعون ان یومنوا لکم و قد کان فریق عنهم یسمعون کلام اللّٰه و قوله عز و جل و ان احد من المشرکین استجارک فاجره حتی یسمع کلام اللّٰه ثم ابلغه ما منه انتهی وفی المشکوة عن نعمان بن بشیر قال قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم ان اللّٰه تعالیٰ کتب کتابا قبل ان یخلق السموات و الارض بالفی عام انزل منه ایتین ختم بهما سورة البقرة رواه الدارمی والترمذی و عن ابی هریرة قال قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم ان اللّٰه تعالیٰ قرء طٰهٰ و یسٰ قبل ان یخنق السموات والارض باات عام الحدیث رواه الدارمی انتهی بقدر الحاجة فلما تبین من القران والحدیث و عقائد اهل السنة ان ایات القران باسمعها انما هی کلام اللّٰه تعالیٰ لا کلام غیره من المخلوقین فمافیه من قصص الانبیاء واقوال الاصدقاء واحوال الاعداء و مقال الاشقیاء انما هی کلام اللّٰه تعالیٰ قالها اللّٰه سبحانه اخباراً منهم قیل خلقهم و وجودهم فی دارالغناء فقول هذا المیتدع اصاحب صارلةِ یسا

اس جگہ پر اگر کوئی اعتراض کرے کہ یہ تحریف اور تبدیل وغیرہ اگر کسی بندے کی طرف سے ہو تو اس کی حرمت وغیرہ میں کیا شک ہے؟۔ لیکن جب خدائے کریم کی طرف سے ایسا ہو رہا ہے جیسا کہ براہین والے کا دعویٰ ہے تو اس میں اس کا کیا قصور ہے۔ اللہ تعالیٰ جو چاہے سو کرے تو اس کا جواب یوں ہے۔ باری تعالیٰ کا فرمان ہے: ’’ولا مبدل لکمات الله ‘‘اور:’’تمت کلمة ربك ‘‘ارشاد ہے۔ یعنی قرآن مجید کی آیات کو جو راست تر اور اعدل ہیں کوئی نہیں بدل سکتا۔ یا کوئی قادر نہیں کہ آیات قرآنی الٹا پلٹا کر دے۔ جیسا کہ توریت میں واقع ہوا ہے۔ یعنی کہ تحریف نے تاثیر کر دی اور کسی نے اس امت سے تعاقب نہ کیا۔ یا قرآن سے پیچھے نہ کوئی کتاب ہوگی جو اس کو نسخ کر سکے۔ اور اس کے احکام تبدیل کرے۔ یہ ترجمہ عبارت تفسیر بیضاوی وغیرہ کا ہے اور یہ بھی قرآن کا فرمان ہے کہ بے شک قرآن کتاب عزیز ہے یعنی بہت منفعت والی بینظیر یا محکم جس کا ابطال اور تحریف غیر ممکن ہے۔ باطل کی طرف سے اس کو شامل نہیں ہو سکتا۔ اس حکیم نے اتاری ہے جس کی ساری مخلوقات حمد کرتی ہے۔ یہ ترجمہ ہے عبارت تفسیر بیضاوی و معالم التنزیل کا۔ پس ایسی آیات قرآنی سے معلوم ہو گیا کہ اللہ تعالیٰ کی مشیت اور خواہش نہیں کہ آیات قرآن کی تبدیل ہو۔ بلکہ اس نے قرآن مجید کو راستی اور عدل سے پورا کر دیا ہے اور تحریف و تبدیل سے محفوظ رکھا ہے اور اس کی نظم اور ترتیب اعلیٰ درجے فصاحت و بلاغت پر مشتمل ہے۔ پس کوئی کلام کلام الٰہی سے نظم اور ترتیب کے رو سے احسن متصور نہیں اور اس کی تبدیل و تحریف بھی غیر ممکن ہے۔ نہ کسی نبی کی طرف سے اور نہ خدا تعالیٰ کی کسی کتاب سے۔ کیونکہ یہ خلاف وعدہ ہے باری تعالیٰ کا اور باری تعالیٰ وعدہ کا خلاف ہرگز نہیں کرتا ہے۔ پس محقق ہوا کہ یہ الہامات قرآن کی تحریف و تبدیل کرنے

اشاعة النسة یان ایة اناخیر منه خلقتنی من نارو و خلقة من حین کلام شیطانی و ایة انار بکم الاعلی کلام فرعون یو لیست بقران انکار بمات ایات الفرقان وجعل جمیع قصص القران و حکایات الفرقان من کلام المخلوق نعوذ باللّٰہ من هذا منطوق قال مولانا القاری فی المنح الازهر شرح الفقه الاکبر تحت قول الامام الهمام و کلام اللّٰہ تعالیٰ غیر مخلوق بل قدیم بالذات قال الطخاوی فمن سمعه فزعم انه کلام البشر فقد کفر و قد ذمه اللّٰہ و اوعده بسقه حیث قال اللّٰہ تعالیٰ ساصلیبه اسقر فلما اوعده امه بسقر لمن قال ان هذا الاقوال البشر علمنا و ایقتا انه قول خالق البشر والا یشبه قول البشر انتهی و ایضا فی ذلک الکتاب فانقیل قال اللّٰہ تعالیٰ انه اقول رسول کریم وهذا یدلک علی ان الرسول احدثه اما جبریل او محمد صلی اللّٰہ علیه وسلم فقیل ذکر الرسول عترف انه مبلغ عن مرسله لانه لم یقل انه قول ملک اونبی فعلم انه بلغه عمن ارسله به لا انه انشاء ہ من جهة نفسه و ایضا فالرسول فی اندی ابتین جبریل و فی اخری محمد صلی اللّٰہ علیه وسلم فاضا فته الی کل منهما بتین ان الاضافة التبیغ اذلو احدث احدهما امتنع ان یحدثه الاخر و ایضا فان اللّٰہ تعالیٰ قد کفر من جعله قول البشر فمن جعله قول محمد صلی اللّٰہ علیه وسلم بمعنی انا نشاء ہ فقد کفروه فرق بین ان یقول انه قول البشر فمن جعله قول محمد صلی اللّٰہ علیه وسلم بمعنی انه انشاء فقد کفروه فرق بین ان یقول انه قول ابشر اوجن اوملک اذا الکلام کلام من قاله مبتلیالاً من قاله مبلغاً انتهی وانعم ما قیل گرچہ قرآن از لب پیغمبر ست + ہر کہ گوید حق نگفت او کافر ست + فان لم یطمئن قلب صاحب الاستلخه بهذه النقول لا نها من زبر العلماء المقلدین و لعل قولهم عنده لیس بمقبول

والے حق سبحانہ کی جانب سے نہیں ہیں۔ بلکہ نفسانیت صاحب براہین یا اس کے شیطان قرین کی طرف سے ہیں۔ ایسے الحادفی القرآن سے پناہ بخدا! لایزال سورۃ فصلت میں ارشاد ہے:''ان الذین یلحدون ''یعنی جو لوگ استقامت سے برطرف ہوکر ہماری آیتوں میں طعن اور تحریف اور تاویل وغیرہ سے پیش آئے وہ ہم پر پوشیدہ نہیں۔ یعنی ان کو اس الحاد کا بدلہ دیں گے۔ کیا پس جو شخص آگ میں ڈالا جائے وہ اچھا ہے یا جو قیامت کے دن امن سے آئے جو چاہو کرلو۔ یہ تہدید شدید ہے۔ بے شک خدا تمہارے عملوں کو دیکھ رہا ہے۔ یعنی ان کی سزا دے گا۔ یہ بیضاوی ومدارک وغیرہما کی عبارت کا ترجمہ ہے۔ اور قرآن مجید کی سورۃ انعام میں ارشاد ہے:''ومن اظلم ممن افتریٰ ''یعنی اور اس سے ظالم کون جو باندھے اللہ پر جھوٹ یہ کہے مجھ کو وحی آئی اور اس کو وحی کچھ نہیں آئی اور سورۃ ھود میں یوں فرمان ہے۔ جس کا ترجمہ اور مراد یہ ہے کہ:''کون بہت ظالم ہے خدا پر جھوٹا افتراء کرنے والے سے۔''یعنی جس نے کسی اور کی بات کو اللہ کی اتاری بنادیا یا اللہ کی اتاری کا انکار کیا وہ لوگ روبرو آئیں گے اپنے رب کے۔ یعنی قیامت کے دن روبرو کھڑے کئے جائیں گے یا ان کے اعمال پیش کئے جائیں گے اور کہیں گے گواہی دینے والے یعنی فرشتوں اور نبیوں اور اعضاء سے بھی۔ جنہوں نے جھوٹ بولا اپنے رب پر سن لو پھٹکار ہے اللہ کی بے انصاف لوگوں پر۔ یہ عظیم دہشت دینا ہے ان کے ظلم پر جو خدا پر جھوٹ باندھا۔ یہ ترجمہ ہے بیضاوی وغیرہ تفاسیر کی عبارتوں کا اور شاہ عبدالقادر دہلویؒ اس کے فائدہ میں لکھتے ہیں کہ:''خدا پر جھوٹ بولنا کئی طرح ہے۔ علم میں غلط نقل کرنی یا خواب بنالینا یا عقل سے حکم کرنا دین کی بات

فاقول نقل هو ایضاًمن شرح الفقداہ کبر فی ص ۲۹۲ و ۲۹۳ و ۲۹۴ من اشاعة السنة وایضا نقل فیها بصفحه ۳۱۴ من مولانا شاہ عبدالعزیز الدهلوی بوصف کثیر فی حقه و معهذا انقل هذا المطلب بعینه من صفار غیر المقلدین لیکون لقطع حجة اوّل دلیل و یعلم انه ای صاحب الاشعة عند قومه ایضا ضل عن سواء السبیل قال فی هج مقبول من شرائع الرسول الذی صححه و امر بطبعه فی بلدة بهوبال المولوی صدیق حسن الفتوجی ثم البهوبالی احد مشاهیر علماء غیر المقلدین مانصه القراٰن الکریم کلام تعالیٰ منه بدء والیه یعود و لفظه ومعناه کلاما من اللّٰه تعالیٰ لیس جبرئیل لا ناقل وما محمد صلی اللّٰه علیه وسلم الامبلغه وما قرء منه الخلق و یقرؤن کل کلام اللّٰه تعالیٰ کلم اللّٰه سبحانه به و سمع منه جبرئیل صدقاً او انزل علی رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم یقینا من قال انه کلام ملک او بشر فمسکنه سقر انتهی بترجمة عبارة الفارسیة وهذه الرسالة تالیف الولد الاکبر ملویو صدیق حسن ابهوبالی وما نقل منه هو فی ص ۵ المطبوع فی مطبع بهوبال فما ذا بعد الحق الاالضلال قوله فان اعتبرنا ان هذا اکلامین بعینیهما فی ضمن حکایة ابلیس و فرعون و جدا فی کلام اللّٰه فیسمیان کلاماً رحمانیاً و جزاً من القران اقول لا حاجة لاعتبار معتبر فی جعل ایة انا خیر منه الایة و ایت انارنکم الاعلیٰ من الکلام الرحمانی و جزء من القران المبین بل هما فی الحقیقة والاصل کلام اور سبحانه فالها اللّٰه تعالیٰ و کتبنا فی اللوح قبل خلق ابلیس و فرعون بالاف سنین کما مرسنده من القران المبین و احادیث سیّد المرسلین و

میں یعنی شریعت کے مخالف یا دعویٰ کرنا کشف رکھتا ہوں یا اللہ کا مقرب ہوں۔'' انتہاء بلفظہ!

ملاعلی قاریؒ شرح فقہ اکبر میں فرماتے ہیں کہ قرآن اور حدیث کے مخالف کام کرنے والے لوگ بہت قسم کے ہیں۔ ایک قسم ان میں سے فریبی اور جھوٹے اور مکار ہیں جن سے کوئی دعویٰ جن کے قید کر لینے کا کرتا ہے یا مدعی حالت کا ہوتا۔ جیسے جھوٹے مشائخ اور فقراء۔ پس یہ لوگ سخت عذاب کے مستحق ہیں۔ جیسے ایسے لوگ جھوٹ اور فریب سے بعض آئیں اور بعضے ان لوگوں سے مستحق قتل ہیں۔ جو فریب دکھا کر دعویٰ نبوت کا کرتا ہے یا شریعت کے بدلانے کے درپے ہوتا ہے اور مانند اس کے یہاں تک ترجمہ ہے عبارت شرح فقہ اکبر کا۔ اور یہ بھی معلوم ہو کہ براہین والے نے ص۵۲۰،۵۲۱ خزائن ص۶۲۱،۶۲۲ میں اپنے الہام کا قصہ یوں لکھا ہے کہ:'' ۱۸۶۸ء یا ۱۸۶۹ء میں ایک عجیب الہام اردو میں ہوا تھا جس کی تقریب یہ پیش آئی تھی کہ مولوی ابوسعید محمد حسین صاحب بٹالوی جو کسی زمانہ میں اس عاجز (مرزا قادیانی) کے ہم مکتب بھی تھے جب نئے نئے مولوی ہو کر بٹالہ میں آئے اور بٹالیوں کو ان کے خیالات گراں گزرے تو تب ایک شخص نے مولوی صاحب ممدوح سے کسی اختلافی مسئلہ میں بحث کرنے کے لئے اس ناچیز کو بہت مجبور کیا۔ چنانچہ اس کے کہنے کہانے سے یہ عاجز شام کے وقت اس کے ہمراہ مولوی صاحب ممدوح کے مکان پر گیا اور مولوی صاحب کو مع ان کے والد کے مسجد میں پایا۔ پھر خلاصہ یہ کہ اس احقر نے مولوی صاحب موصوف کی اس وقت تقریر سن کر معلوم کر لیا کہ ان کی تقریر میں کوئی ایسی زیادتی نہیں کہ قابل اعتراض ہو۔ اس لئے خاص اللہ کے لئے بحث کو ترک کیا گیا۔ رات کو خداوند کریم نے اپنے الہام اور مخاطبت میں اسی ترک بحث کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ تیرا خدا تیرے اس فعل سے راضی ہوا اور وہ تجھے بہت برکت دے گا۔ یہاں

معتقدات العلماء الربانيين فجعل هذا الكلام العربى المعجز العظيم الشان كلام ابليس و فرعون ثم اعتبار النقل منهما فى القران ليس الا الهذيان والبهتان ابعد اللّٰه عزوجل من هذه العقيدة والقول بها جميع اهل الايمان و ليعلم ان هذه الاقوال التى مبناهاً على اختلاف المتكلم قالها صاحب الاشعة فى تمهيدنا سيد صاحب البراهين و فدى فى جمه دينه بشهادة الشرع المتين والان انقل اقواله التى مدارها على اختلاف المخاطب و هى فى الاصل امداد محبه ارادها بادلة الدين المتين بمدد الملک المعين قوله و کذلک يختلف الكلام بسبب اختلاف المخاطب اقول قد مرالكلام فيه وايضاً قد صرح علماء الفنون ان الكلام اما خبر او انشاء وما اعتبروا فى مفهو ميهما هذا الاختلاف فليثت شعرى من اى ماخذ اخذ هذا المبتدع ذلک القول بخلاف الاسلاف قوله والكلام للذى قاله اللّٰه تعالىٰ فى خطاب رسوله و اندج فى كتاب معروف يقرء ہ المسلمون فنظلک يسمى قرانا اقول الخطاب فى الكلام انما يكون بصيغة الحاضر قال فى تلخيص المفتاح مثال الالتفات من التكلم الى خطاب ومالى لا اعبد الذى الاية ومثال الالتفات من الخطاب الى الغيبة حتى اذا كنتم فى الفلک الاية ومثال الالتفات من الغيبة الى الخطاب ملک يوم الدين اياک نعبد انتهى فاذا تمهد هذا فليعلم ان حد القران الذى عرفبه صاحب الاشاعة غير جامع الخروج الاف ايات القران بحسب هذا التعريف من الفرقان لا نه صلى اللّٰه عليه وسلم ليس مخاطبا بجميع ايات القران والقران كله ليس خطابا لسيد الانس والجان عليه صلوات الرحمٰن بل ايات الخطاب مثل و علمک ما لم تكن تعلم الاية وقل ان كنتم تحبون اللّٰه الاية وانا فتحنا لک فتحا مبينا

تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔ پھر بعد اس کے عالم کشف میں وہ بادشاہ دکھلائے گئے جو گھوڑوں پر سوار تھے۔'' انتہاء بلفظہ!

اور یہ مولوی محمد حسینؒ شاگرد مولوی نذیر حسین دہلویؒ کے ہیں جو غیر مقلدوں کے رئیس اور ابتداء میں مقلدین سے سخت مکابرہ سے پیش آ کر ان کو مشرک جانتے تھے اور آئمہ مجتہدین دین کی تقلید کو شرک و کفر مانتے تھے۔ چنانچہ اس بارہ میں رسالے واشتہار چھپواتے رہے۔ پھر جب علماء مقلدین نے ان کے خیالات کی بواقعی تردید کی تو اس شدت مجادلہ سے کسی قدر لوٹے اور جب ان کے استاذ مولوی نذیر حسین دہلویؒ بسبب ظاہر ہونے ان کی سخت مخالفت شرع کے واقعہ ۱۳۰۱ ہجری مکہ معظمہ میں قید ہوئے تو اپنے استاذ کی نصرت کے واسطے یہ مولوی محمد حسین اہل حرمین محترمین کو ظالم مشہور کرنے لگے اور حکام وقت اس دیار کے پاس ان کا شکوہ شکایت کرنی شروع کر دی جیسا کہ رسالہ اشاعۃ السنۃ نمبر ۹ جلد ۷ کے ص ۲۵۶ وغیرھا سے ظاہر ہے۔ پس ان مولوی محمد حسین صاحب نے بھی گویا صاحب براہین کی تعریف کے شکریہ میں اپنے رسالہ اشاعت السنۃ میں ان کی اوران کی براہین کی کمال تعریف کرنی شروع کر کے اخیر میں یہ لکھ دیا ہے۔ مؤلف براہین احمدیہ نے یہ منادی اکثر زمین پر دی ہے کہ جس شخص کو اسلام کی حقانیت میں شک ہو وہ ہمارے پاس آئے اور اس کی صداقت ہمارے الہامات وخوارق سے بچشم خود دیکھے۔ پھر کیا اس احسان کے بدلے مسلمانوں پر یہ حق نہیں ہے کہ فی کس نہ سہی فی گھر ایک ایک نسخہ کتاب اس کی ادنیٰ قیمت دے کر خرید کریں اور اس پر یہ شعر پڑھیں:

يغفرنک الله ما تقدم من دينكم وما تاخرو انا اعطينک الكوثر و امثالها حصه فليلة من القران و خوطب غيره صلى الله عليه وسلم كنبى اسرائيل و مومنى هذه الامة والكفار والجن وغيرهم فى ايات كثيرة و كثيرة من الايات ليس فيها خطاب لا حدا صلاً فعلى هذا التفسير خرج هذا المقد ارا الكثير من القران عن كونه الفرقان فيا اسفى على هذا المويد لصاحب البراهين فانه فى وده و شكروصفه يخرج الاف ايات القران من كلام رب العلمين فكفے به منتقماً العظمة لله يقول العوام الامثال باتهم علماء الدين وهو سيمى رسالته باشاعة السنة و يزعم نفسه من اكابر المصنفين و يشتهم صاحب البراهين الكاملين المكملين والحال انهما مع جميع غير المقلدين يحبون المال جامين والتحصيل الدنيا من الحدام والحلال من المحتالين كما يبيعون حق تصانى فرسالئلهم بكثير من الدراهم الدنا نيرو يجمعون بنحو هذا الوجد المال الكثير وهذا صاحب الاشعة حجم رسائله فى تمام التناربع و حشرون جزاء و فى ثمنه تكفى ربية او ربيان وهو ياخذ من النوابين والرؤسا ثلثون ربيه ومن دونهم من الاغنياء خمس عشر ربية ومن المتوسطين فى المال سبع ونصف ربية ومن المقلين ثلث و ثلث ربع ربية و ذلک صاحب البراهين ضخم كتابه المطبوع ثلث و ثلثون جزاء الذين قيمت فى السرق اثنان او ثلث ربية وهو قدر اقل قيمة خمس و عشرون ربية واعلى قيمة صامة ربية ومن اشترى كتابه فبالغ فى وصفه وانكان رافضيا اوكان من عبدة الاصنام و من لم يشة فغلى فى توهينه و ذمه غلواً حتى شبهه بقارون وجعله من عبدة الدنيا و انكان

جمادی چند دام جاں خریدم
بحمداللہ! عجب ارزاں خریدم

انتہاء حاشیہ میں ادنیٰ قیمت ۲۵ روپے درج ہیں۔ جیسا کہ ص ۳۴۸ نمبر ۱۱ جلد ۷ اشاعۃ السنہ ذی قعدہ و ذی الحجہ ۱۳۰۱ھ اور محرم ۱۳۰۲ھ سے یہ عبارت منقول ہوئی ہے اور ان رسائل میں صاحب اشاعت السنہ نے براہین والے کے کلام کی تاویلات فاسدہ سے بہت ہی تائید کی ہے جس کا حاصل یہ ہے کہ آیات قرآنی جب آنحضرت ﷺ یا دوسرے انبیاء علیہم السلام کے خطاب میں نازل ہوئی تھیں تو ان کا نام قرآن تھا اور جب انہیں بعینہ آیات سے اللہ نے غیر انبیاء کو مثل صاحب براہین کے مخاطب فرمایا تو اس کا نام قرآن نہیں رکھا جاتا اور غرض اس ہذیان سے صاحب براہین کا تحریف قرآن اور الحاد آیات فرقان سے بچانا ہے۔ پھر صاف صاف اس قبیح مضمون کو اشاعت السنہ مذکورہ بالا کے ص ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶ میں لکھا ہے جس کے قول کو فقیر راقم الحروف نقل کر کے قرآن وحدیث واجماع کی سند سے تردید کرتا ہے۔ تاکہ قرآن مبین اور دین متین کی تائید سے کوئی دقیقہ فروگزارنہ رہے۔ ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم!

''اور ایک ہی کلام کو ایک ہی وقت میں مخاطب یا متکلم کے لحاظ سے قرآن اور غیر قرآن کہنا اہل علم کے نزدیک مستبعد اور محل اعتراض نہیں ہے۔'' انتہاء بلفظہ! فقیر کہتا ہے کہ اس پر تین اعتراض وارد ہیں۔ پہلا یہ کہ مخاطب یا متکلم کا اختلاف ایک ہی کلام میں ایک ہی وقت میں غیر متصور ہے۔ اس لئے کہ پہلے متکلم نے جب کچھ کلام کی تو صرف اس کے بولنے سے وہ وقت گزر گیا پھر دوسرے متکلم کا اسی کلام کو اسی وقت بولنا کیونکر متصور ہوا؟۔ اور ایسا ہی حال ہے

من رؤساء اهل الاسلام كما يظهر من مطالعة كتابه لاولى الا فهلم ايضاً و اذا الهم عليه من خبر حصول المال الكثير فرح فرحا شديد او اذا اخبربا نه المال القليل فخن حزنا كبيراء مافى ص ۵۲۲ ا ۲۴ ۵ من كتابه فليس ذلك الا المدار على حب هذا الدار و عاية الجهد فى جمع الداراهم والديتارفاعتبروا يا اولى الابصار والله سبحان اعلم بالظواهر الاسرار و ملخص الكلام فى هذا المقام ان التعريف الجامع المانع للقران المكرم والفرقان العظم ماذكره عطاء الاسلام سيما الامام الاعظم والهمام المفحم على ما فى الفقه الاكبر و شرحه والقران منزل بالنشديد اى نزل منجمك على رسول الله صلى الله عليه وسلم اى فى ثلثة و عشرين عاما وهو فى الصحف راى مى جنسه وفى نسخة فى المصاحف مكتوب اى مزبور و مسطور و فيه ايماء الى ان مابين الموضين كلام الله على ما هو المشهور انتهى و فى مقام اخر من ذلك الكتاب والقران فى المصاحف مكتوب فى القلوب محفوظ وعلى الالس مفرو و علىٰ النبى صلى الله عليه و سلم منزل بالتخفيف والتشديد وهو الاولى لنزوله مدرجا و مكررا والمعنى انه نزل عليه عليه السلام بواسطة الحروف المفردات والمركبات فى الحالات المختلفانه انتهى فانظرو ايا اولى الالباب الى هذا الرجل العجاب الذى لا يمتازبين التنزيل والخطاب و يقول الايات القران انها كلام فرعون والشيطان اللعين ومعهذا يدعى انه يظهر اغلاط المجتهدين ويويد الذين المتين فليس ذلك الا الرعونة والجهل المركب باليقين قوله وذلك الكلام اى المسمى بالقران ان فاله تعالى فى خطاب غير النبى وفى كتاب متقدم من التورة والانجيل و غيرهما ادنى الهام ولى فلايسمى قرانا وان كان

باعتبار اختلاف مخاطب کے جیسا کہ اہل علم پر ظاہر ہے۔ دوسرا یہ کہ اختلاف متکلم یا مخاطب کا کلام واحد (وقت واحد) میں اگر مانا جائے تو ایک ہی کلام کا ایک ہی وقت میں قرآن اور غیر قرآن نام رکھنا غیر ممکن ہے۔ اس لئے کہ اثبات شے اور پھر نفی اس کی ایک ہی وقت میں عقلاً ناجائز ہے۔ تیسرا یہ کہ قرآن مجید ازل سے ابد تک قرآن ہے۔ پس اس کو غیر قرآن کہنا شرعاً ناروا ہے۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے آیات فرقانی کا نام قرآن رکھا ہے۔ جیسا کہ سورۃ زمر میں اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی طرف اشارہ فرما کے قرآن عربی اس کا نام رکھا۔ پس جس نے ان آیات بعینہا کو غیر قرآن کہا بے شک قرآن کا مخالف ہوا۔

قولہ! کبھی ایک کلام جبکہ اس کا متکلم مثلاً خدائے تعالیٰ ٹھہرایا جائے کلام رحمانی کہلاتا ہے۔ کبھی وہی کلام جبکہ اس کا متکلم شیطان یا فرعون ٹھہرایا جائے۔ شیطانی یا فرعونی کلام کہلاتا ہے۔ اس کی تمثیل میں ہم دو کلام قرآن سے پیش کرتے ہیں۔ قرآن میں ایک کلام ابلیس سے منقول ہے: ''انا خیر منه خلقتنی من نار وخلقته من طین'' اور ایک یہ کلام فرعون سے: ''انا ربکم الاعلیٰ'' ان دونوں کو اگر یوں خیال کریں کہ یہ ابلیسؑ وفرعون کی کہی ہوئی ہیں خواہ کسی زبان میں انہوں نے کہی ہوں۔ تو یہ کلام شیطانی وفرعونی کہلاتے ہیں۔'' انتہاء بلفظہ! اور اسی صفحہ کے حاشیہ میں درج ہے: ''انا ربکم الاعلیٰ'' جبکہ کلام فرعون ٹھہرایا جائے۔ خواہ وہ کسی زبان میں ہو قرآن نہیں کہلاتا۔'' انتہاء بلفظہ! فقیر کہتا ہے کہ متکلم کے اختلاف سے کلام مختلف نہیں ہوتی ہے۔ کیونکہ کلام اسی کی کہلاتی ہے جس نے اول بولی ہو۔ دیکھو جو

ذلک ای مالهم من القران بعینه افورانفی ھذا الکلام اغلوطات کثیرة و بکفی باظهارما نحن فیه وهو هذا قد مرالکلام فی ان الخطاب لا دخل له فی کون ایات القران قرانا انما القران ما انزل علیه و اوحی اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه ومن کلامه تعالی والقران کان قرانا قبل التنزیل و یکون قرانا بعا الانزال الی یوم القیمة و ان الهمت ایة من القران علی احد من الاولیاء فلا یخرجها عن کونها ایة من القران بل القران فرقان من الازک الی الابلا معناه هو الکلام النفسی القدیم و نظمه ایضاًمن اللّٰہ الکریم النفسی القدیم ونظمه ایضاً من اللّٰہ الکریم وقد سماه اللّٰہ سبحانه بالقران الحکیم فکیف تصوران یکون القران غیر قران و تقرر فی عقائد اهل السنة انه لا تغیر علی صفاة کما لا تغیر علی ذاته تبارک و تعالٰی و ایضاً فی نهج مقبول الذی لغیر المقلدین اصلا الاصول مانصه ولا یجری التغیر علی ذاته ولا علی صفاته ص ۱۰ س ۱۶۱) انتهی بترجمة ثم العجب ان صاحب البراهین یسمی مایدعی القائد الیه من القران ایات قرانیت کما فقله من ص ۴۸۵ و ۴۹۸) وهذا صاحب الاشاعة بل الشناعة یلغوبابها غیر قران و لیست بفرقان ویتغوه فی ق الایات البینات انی اکلمات شیطانیة و فرعونیة ولیت شعری بان هذا الرجل ان لم یاک عن غضب الرحمٰن بسوء الادب فی حق القران فلا یعلم ان هذا توجیه القول بما لا یرضی به صاحبه فنعوذ باللّٰہ المعین من هذا الجهل المبین ربنا افتح بیننا و بین قومنا بالحق و انت خیر الفاتحین اما ما قال صاحب الاشاعة فی ص ۳۰۴ ان الهامات صاحب البراهین لیست من الشیطان اللعین مستدلا بایة انما یامرکم بالسوء

شخص: ’’الحمدللّٰہ رب العالمین ‘‘اور: ’’قل هو اللّٰہ احد ‘‘پڑھے گا تو یہ نہ کہا جائے گا کہ یہ اس کی کلام ہے۔ بلکہ ہر مومن بھی کہے گا کہ یہ دونوں آیتیں باری تعالیٰ کی کلام ہے اور جو: ’’انما الا عمال بالنیات ‘‘ کہے گا تو یہی کہا جائے گا کہ یہ سرور عالم ﷺ کی حدیث ہے۔ اور جو: ’’قفانبك من ذکری جیب ومنزلها ‘‘ زباں پر لائے گا تو کہیں گے کہ یہ مصرع امرء القیس کے شعر کا ہے جیسا کہ ملا علی قاری نے شرح فقہ اکبر میں یہ لکھا ہے۔ پس قرآن مجید کی آیات کو غیر خدا کی طرف منسوب کرنا اور کلام شیطانی وفرعونی کہنا علم والے مومن کا کام نہیں۔ بلکہ سچا مومن اس کے مقابلہ میں یوں کہے گا کہ خدا پاک ہے یہ سخت بہتان ہے۔ کیونکہ جو کچھ قرآن شریف میں الحمدللّٰہ سے والناس تک ہے وہ حق تعالیٰ کی ہی کلام ہے اور زمین وآسمان اور ارواح کے پیدا ہونے سے پہلے سے لوح محفوظ میں لکھی گئی تھی جس کو جبرائیل امین نے آنحضرت ﷺ پر اتارا ہے۔ جیسا کہ خود قرآن مجید میں سورۃ بروج کی اخیر ہے جس کا ترجمہ یہ ہے کہ: ’’بلکہ وہ قرآن مجید ہے لوح محفوظ میں لکھا ہوا۔‘‘ تفسیر فتح العزیز میں لکھتے ہیں۔ بلکہ وہ قصہ قرآن قدیم کا ایسا ہے جو اس کے وقوع سے پہلے لوح محفوظ میں لکھا گیا ہے جس پر شیطانوں اور جنوں اور آدمیوں کو دسترس نہیں ہے۔ امام بغوی نے تفسیر معالم میں اسناد کے ساتھ حضرت ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ لوح محفوظ ایک تختی ہے سفید موتی سی جس کی لمبائی آسمان وزمین کے درمیان کے برابر ہے اور چوڑائی اس کی مشرق سے مغرب تک کی ہے اور کنارے اس کے موتی اور یاقوت کے ہیں اور دفتر یے اس کے سرخ یاقوت کے ہیں۔ نور کی قلم سے اس میں قرآن لکھا ہے۔ اوپر سے عرش مجید سے لگی ہے اور نیچے سے فرشتہ کی گود میں ہے۔ یہ ترجمہ ہے عبارت تفسیر فتح العزیز کا اور مدارک وجلالین وغیرہما میں بھی ایسا ہی ہے۔ لیکن امام سیوطیؒ

والفحشاء واية الشيطان يعدكم الفقر و الفحشاء لان تلک الالهامات غیر مشتملة على السوء والفحشاء فاقول و بحوک اللہ النصیز احول قدمر على الصدران صاحب البراهين قد ارتكب الكذب على الله الكريم والتحريف المعنوى واللفظى فى ايات القران العظيم و تزكية النفس الى حد يترقى به الى درجة الانبياء عليهم الصلوٰة والثناء فهذا اسوء سوء وافحش الفحشاء وان لم يبصربه من على عيينه غشاء و على قلبه عماء نعم كبفت مصر من يخرج من سواد الاعظم شينه و فى ذلک الكتاب مدحه و زينه فذلک و بدرجه فى الكاملين الحكملين بادغاء الهام رب العلمين لاظهار كمال حالد وقال على غير المقلدين ومن دونهم من الجاهلين و يويد هذا اقواله لباطلة بغلية اهانة القران المبين فالله خير حافظا و هو ارحم الرحمين بقى ههنا شئ وهو ان صاحب الاشاعة قال فى ص ۲۵۹) انه ان اشتبه على اهد من لفظ النزول فى الهام صاحب اللبراهين بانا انزلناه قريبا من القاديان دبالحق انزلنه و بالحق نزل بنزول الظرن اور وحى الرمالة فدفعه ان هذا اللفظ ليس مخصوصاً بنزول وحى الرسالة او والقران بل يستعمل بمعنى الكرم واعطاء كما فى قوله نقانى وانزل لكم من الانعام ثمانية ازواج اى اعطى لكم فكذالک عطلوا الهام المفارق لصاحب القاديان محبوبا لنزول فلا يشتبه بنزول القران و وحى الايات اقوک هذاباطل بوجوه احدهما ان صاحب البراهين الذى انزل اليه انا انزلناه لما ترجمه لفظ الانزال والنزول بالمعنى الحقيقى لهماد وقل نقل هذه الترجمة صاحب اشاعة السنة فى هذه الصفى فى السطوالنا من فتاويل على خلاف جراد المنزل عليه ليس الا توجيه القائل بما لا يرضى قائله و ثانيها ان انزال المعارف والالهام المعطوف

نے تفسیر اتقان میں بسند طبرانی حضرت ابن عباسؓ سے اس حدیث کو مرفوع روایت کیا ہے۔تھوڑے سے تفاوت کے ساتھ اور نیز حق تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ یا محمد ﷺ قرآن کے ساتھ اپنی زبان مت ہلا۔تا کہ جلدی سے اسے یاد کرلے اور تھے آنحضرت علیہ السلام کہ شروع کرتے تھے پڑھنا آیات قرآن کا۔حضرت جبرائیل علیہ السلام کی فراغت سے پہلے اس لئے کہ کچھ بھول نہ جائے۔پس آپ ﷺ کو کہا گیا کہ مت ہلا اپنی زبان کو وحی کے پڑھنے میں۔جب تک جبرائیل پڑھتا رہے۔تا کہ تو جلدی سے اسے یاد کرلے اور کچھ فروگذاشت نہ ہوجائے۔پھر اس جلدی سے روکنے کی یہ وجہ بیان فرمائی کہ بے شک ہمارا ذمہ ہے قرآن کا جمع کرنا۔تیرے سینہ میں اور اس کا یاد کرانا تیری زبان پر اور مت جلدی کر قرآن کے پڑھنے میں اس کی وحی کے ختم ہونے سے پہلے۔پس جب ہم پڑھیں قرآن کو یعنی جبرائیل تجھ پر پڑھے تو اس کے پڑھنے کی متابعت کر پھر ہمارے ذمہ ہے اس کا بیان کرنا جب تجھ پر اس کے معنی میں کچھ مشکل پڑ جائے یہ ترجمہ ہے عبارت تفسیر مدارک کا اور اکثر تفاسیر میں ایسا ہی ہے۔پھر پہلی آیت جو آپ ﷺ پر نازل ہوئی قرآن مجید سے وہ بالاتفاق ابتداء سورۃ علق کا ہے۔مالم یعلم تک تفسیر فتح العزیز میں ہے کہ آنحضرت علیہ السلام ایک دن غسل کے واسطے غار حراء سے باہر تشریف لاکر پانی کے کنارے پر کھڑے ہوئے کہ جبرائیل امین علیہ السلام نے ہوا سے پکارا کہ یا محمد ﷺ پس آنحضرت ﷺ نے اوپر کو دیکھا تو کوئی نظر نہ آیا۔پس تین مرتبہ آپ ﷺ کو پکارا اور آپ ﷺ دائیں بائیں دیکھ رہے تھے کہ ایک سورج کی طرح نورانی شخص آدمی کی شکل میں دیکھا جس کے سر پر نور کا تاج ہے اور سبز ریشمی پوشاک پہنی ہوئی

باية و بالحق انزلنا و بالحق نزل التی لیست ھی الا فی بیان انزال القران و نزولہ ینکر ھذا التاویل و ببطل بالف لسان و ثالثھا ان لفظ الانزال فی ایة وانزل لکم من الانعام الایة محمول علی مضاہ الحقیقی عند اکثر المضربتیان اللّٰہ تعالٰی انزل الانعام من الجنة آدم بنی النبیین صلوات اللّٰہ علیھم اجمعین کما فی المدارک والکبیر والنسا بورے والخازن والحسینی واللسباب و غیرھا ایقو فروھابان الانعام لا تعیش الابالنبات والنبات لا تقوم الا بالماء وقد انزل الماء فکانہ انزلہ کذافی المدارک والمعالم والکبیر والنیسابوری وابی السعود والبیضاوی و غیرھا فعلی ھذین القولین لا یجوز تفسیر الانزال فی الایة الشریفة ای و انزل لکم من الانعام لایة بالعطاء وجھود المفسرین فسر والنزول فی الایة الشریفة بالخلق فالایة مثل ایة والانعام خلقھا لکم و مثل افاخلقنا لھم مما اعملت ایدینا انعاماً زعم بعض المفسرین بادہ انزال الانعام غیر ظاھر المراد فعبرہ بالعطاء فلا یلزم منہ ان یفسر انزال القران و نزولہ بالعطاء لانہ لا یصار الی المجاز الاعند تعذر الحقیقة فقیاسہ علی انزال الانعام قیاس مع الفارق فالحاصل ان صاحب الاشاعة فی الحقیقة بصدد شناعة صاحب البراھین فانہ یمدہ فی الاضلال و یمدہ فی الضلال المھین و فاعلینا الا البلاغ المبین واللّٰہ مسبحانہ ھو الموفق والمعین واما ما قال صاحب الاشعة فی توجیہ الھام یامریم اسکن انت و زوجک الجنت ان صاحب البراھین شبہ بمریم لمتاسبة روحانیت بنیھیاوھی ان مریم کما حملت بلا زوج کذالک صاحب البراھین بغیر تربیة الشیخ الکامل والولی المکمل صار موردا لا

ہے۔آپ ﷺ کے پاس آ کر کہا کہ پڑھ اور بعض روایتوں میں ہے کہ جبرائیل امین علی نبینا وعلیہ السلام نے سبز دریائی کے قطعہ میں کچھ لکھا ہوا آپ ﷺ کو دیا اور کہا کہ پڑھو آپ ﷺ نے اس کو دیکھ کر فرمایا مجھے حرفوں کی شناس نہیں اوران پڑھ ہوں۔اخیر حدیث تک یہ ترجمہ ہے۔عبارت تفسیر عزیزی کا۔اور ملاعلی قاریؒ شرح فقہ اکبر کے ملحقات میں لکھتے ہیں کہ شارح عقیدہ طحاویہ نے شیخ حافظ الدین نسفی کی منار سے ذکر کیا ہے کہ قرآن نام ہے نظم اور معنی دونوں کا اور ایسا ہی دوسرے اصول والوں نے کہا ہے اور امام اعظمؒ کی طرف جو منسوب کرتے ہیں کہ جس نے نماز میں قرآن کا ترجمہ فارسی پڑھا تو روا ہے تو آپ کا اس سے رجوع ثابت ہے۔چنانچہ آپ نے فرمایا ہے کہ باوجود قدرت عربی کے غیر عربی روا نہیں ہے اور یہ بھی آپ نے کہا ہے کہ جو شخص بغیر عربی کے قرأت پڑھتا ہے یا تو وہ دیوانہ ہے معالجہ کیا جائے یا زندیق ہے قتل کیا جائے۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے عربی میں کلام کی ہے اور معجزہ ہونا قرآن کا نظم اور معنی دونوں سے حاصل ہے۔یہ ترجمہ ہے عبارت شرح فقہ اکبر کا۔پس قرآن وحدیث اور کتب عقائد اہل سنت سے متحقق ہوا کہ تمام عربی آیات جن کا نام قرآن ہے وہ آنحضرت ﷺ پر نازل ہوئی ہیں اور انہیں حروف وکلمات سے لوح محفوظ میں لکھی ہوئی تھیں۔حضرت امام اعظمؒ فقہ اکبر میں اور علامہ قاریؒ اس کی شرح میں لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں حضرت موسیٰ علیہ السلام اور دوسرے انبیاء علی نبینا وعلیہم السلام سے بطور اخبار یا حکایت کے جو ذکر کیا۔اور فرعون وشیطان وغیرہما سے بھی جو بیان کیا ہے بے شک یہ دونوں قسم سب کے سب اللہ تعالیٰ کی کلام قدیم ہیں جو ان سے خبر دی گئی ہے۔یعنی موافق اس کے جو کلمات معانی پر دلالت کرنے والی لوح محفوظ میں لکھے گئے ہیں۔آسمان وزمین اور ارواح کے پیدا کرنے سے پہلے کی۔نہ یہ کہ حضرت موسیٰ وعیسیٰ وغیرہما

لهاماتِ غيبية ومهبطا لعلوم لدنية بمحض ربوبية من الغيب وادنى مثال هذا التشبيه شعرنظامی ضمیرم نہ زن بلکہ آتشر نست کہ مریم صفت بکہ آبستن ست ہے انتهى فباطل لان اركان التشبيه اربعة المشبد والمشباهي و جالسبه واتاة التشبيه لفظ اوتقديراً كما فى المطول وغيره في فقرة يامريم الخ بدون ذكر المشبه كيف تيصور التشبيه بل خوطب صاحب البراهين ببا ادم و يا عيسٰى و يامريم و بغير عم من اسماء الانبياء فمن المحال ان يكون الشخص الواحد ابا واما و ابنا واما الربوبية الغيبة فلا يفيض تحريک القران و دعوىٰ المساواة بالانبياء وغيره مما من الامور الخارجة عن الشرع بالايقان فما ذلک الا الطغيان والعصيان والتعدى عن حدود الرحمن بما حصل الفراغ من بيان بعض الهامات القسم الاوک وما يتعلق بها من جواب تاويلات مويد فلتذكر شيئا من القسم الثانى وهى التى تفهم منها فضيل صاحب البراهين على الانبياء والمرسلين صلوات اللّٰه تعالىٰ و سلام عليهم اجمعين فنموذ جها هذا كتب صاحب البراهين فى ص ۲۴ كان اللّٰه تعالىٰ الهم اليه بحمد ک اللّٰه من عرشاء نحمد افافه نصلے و فى ص ۵۰۴) يحمدک اللّٰه و بمشى اليک ترجم هذا بان اللّٰه سبحانه قال له يحمدک اللّٰه و يمشى اليک شيئا استموا ريا انتهى يقول الفقير كان له الحمد لايكون الا بعد الاحسان كما فى التفسير الكبير و النسا بوارے و فتح العذين وغيرها و فى مجمع البحار ج والحمد راس لشكر من فيه اظهار النعمة ولانه اعم فهو شكر و زيادة انتهى فى ردالمختار على الدار المختار فى تعريف ......و عرفا فعل نبى عن تعظيم المتعم بسبب انعامه الى قوله الى قوله والحمد حيث اطلق ينصرف الى العرفى لما قال السيد فى حواشى المطانع انتهى

انبیاء علی نبینا وعلیہم السلام سے اور فرعون وشیطان اور دوسرے کفار سے سن کر اللہ تعالیٰ نے ان سے نقل کی ہے۔

پس اب کچھ فرق نہیں ہے درمیان خبر دینے حق تعالیٰ کے ان کے اخبار واحوال واسرار سے جیسا کہ سورۃ:'' تبــــت یــــدا '' وآیت قتال وغیرھما میں ہے اور نہ درمیان ظاہر فرمانے باری تعالیٰ کے اپنی صفات وافعال وخلق مصنوعات میں جیسا کہ آیت الکرسی سورۃ اخلاص وغیرھما میں ہے اور نہ درمیان آیات افاقیہ اورانفسیہ کے۔ کہ یہ سب کے سب باری تعالیٰ کی کلام ہے اور اس کی صفت پاک' حاصل الکلام' کلام اللہ شریف حادث نہیں غیر مخلوق ہے اور موسیٰ علی نبینا وعلیہ السلام کی کلام اگر چہ حق تعالیٰ کے ساتھ ہو اور ایسا ہی کلام دوسرے انبیاء ومرسلین صلواۃ اللہ علیہم اجمعین وملائکہ مقربین کی مخلوق ہے جو ان کی پیدائش کے بعد حادث ہوئی اور قرآن حقیقتاً اللہ تعالیٰ کی کلام ہے نہ مجازاً اور اللہ تعالیٰ کی ذات کی طرح قدیم ہے۔ مخلوق کی کلام کی طرح نہیں۔ کیونکہ ان کی ذات اور کلام دونوں حادث ہیں۔ اس لئے کہ صفت موصوف کے تابع ہوتی ہے اور یوں ہی کہا جائے گا کہ نظم عبرانی جو توریت ہے اور نظم عربی جو قرآن ہے وہ اللہ تعالیٰ کی کلام ہے۔ اس لئے کہ ان کے کلمات وآیات کلام الٰہی کی دلیلیں اور علامات ہیں اور اس لئے کہ ان کی نظم کا ابتداء اللہ تعالیٰ سے ہی ہے۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ جب کوئی حدیث حدیثوں سے پڑھو گے تو یہی کہو گے کہ یہ جو میں نے پڑھا ہے اور ذکر کیا ہے میری کلام نہیں بلکہ آنحضرت ﷺ کی کلام ہے۔ کیونکہ ابتداء اس کلام کی نظم کا رسول اکرم ﷺ ہی سے ہوا تھا اور اسی قبیل سے ہے جو خود اللہ تعالیٰ نے آیت:'' افتطمعون ان یومنؤالکم '' اور آیت:'' وان

فمن المحال ان يحمد اللّٰہ احمد امن مخلوقات و معهذا اليو جدفے القران ولا فی الحديث الصحيح التصريح بما حاصله يحمد اللّٰہ جليبه محمد اواحدم من الانبياء صلى اللّٰہ عليه وسلم بل قال تعالىٰ لجميع عباده قولو الحمد اللّٰہ رب العلمين فكيف يتصور ن يقول اللّٰہ سبحان فی حق صاحب البراهين يحمدک اللّٰہ من عرشه الا ای يفضلک على جميع عباده الصالحين و الشهداء والصدقين والانبياء والمرسلين صلوات اللّٰہ تعالىٰ عليهم اجمعين ليت شعرى ما انعام صاحب البراهين على اللّٰہ رب العلمين حتى استحق بهحمد محمود الخامدين هل هذا الابهتان عظيم نشاء من غاية الكبر والحمق والغرور وغاية الكذب والزور على ان ركاكة هذا الكلام المنسوب الى اللّٰہ العلام ليس بمخفى على العلماء العلوم وما جاء فی القران مجيد من لفظ الحميد فی و صفه تعالىٰ فقد قرن الغنى و العزين وغيرهما ليدل على انه عزو جل محمود لا حامد وكما فی التفاسير والتراجم وان فرض ان الحميد بمعنى الحامد فهو سبحانه حامد لذات و صفاته و فی مجمع البحارفه فيه الحميد تعالىٰ المحمود على كل حال انتهى وما نطق القران بانه تعالىٰ شاكر و شكور فالمواد منه انه تعالىٰ يجازى القليل من العمل بالكثير من الثواب كما فی عامة التفاسير وقال محى السنة فی المعالم والشكر من اللّٰہ تعالىٰ ان يعطے فوق ما يستحق انتهى و فی المجمع انه شكور تعالىٰ من يزكو عند العمل القليل فيضاعف جزاء ہ فشكره لعباده مغفرته لهم انتهى و فی القيامو س الشكر من اللّٰہ تعالىٰ المجازاة والثناء الجميل انتهى والفرق بين الحمد المدح اى الثناء الجميل

أحد من المشركين ‘‘میں آیت قرآن مجید کو کلام اللہ فرمایا ہے یہ ترجمہ ہے عبارت شرح فقہ اکبر کا‘ اور مشکوٰۃ میں سنن دارمی و جامع ترمذی سے بروایت نعمان بن بشیرؓ لایا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے زمین وآسمان کی پیدائش سے دو ہزار برس پہلے ایک کتاب لکھوائی جس میں سے دو آیتیں خاتمہ سورۃ بقرہ کی نازل فرمائیں اور سنن دارمی سے بروایت ابوہریرہؓ لایا ہے کہ سرور عالم ﷺ نے فرمایا کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے آسمان وزمین کی پیدائش سے ایک ہزار برس پہلے سورۃ طٰہٰ ویٰسین کی تلاوت فرمائی تھی۔ یہ ترجمہ ہے مشکوٰۃ کی حدیثوں کا۔اب قرآن مجید اور حدیث اور عقائد اہل سنت کی کتابوں سے بخوبی ظاہر ہوگیا کہ قرآن مجید کی ساری آیتیں اللہ تعالیٰ کی ہی کلام ہے۔ کسی مخلوق کی کلام کو اس میں دخل نہیں ہے اور جو کچھ اس میں نبیوں کے قصے اور صدیقوں کی باتیں اور کافروں کے حالات اور بدبختوں کے مقالات ہیں وہ سب کے سب اللہ تعالیٰ کی ہی کلام ہے جو اس پاک ذات نے ان لوگوں کے پیدا ہونے سے پہلے بموجب اپنے علم ازلی کے ان سے خبر دی ہے۔

پس صاحب رسالہ اشاعۃ السنہ کا یہ قول کہ آیت: ’’انا خير منه ‘‘ کلام شیطانی ہے اور آیت: ’’انا ربكم الا علىٰ ‘‘ کلام فرعونی ہے اور قرآن نہیں کہلاتا جیسا کہ اشاعۃ السنہ سے اوپر منقول ہو چکا ہے۔ قرآن مجید کی صدہا آیات کا انکار نہیں تو اور کیا ہے؟ اور جمیع قصص قرآنی اور حکایات فرقانی کو کلام مخلوق بنا دینا نہیں تو اور کیا ہے؟: ’’اعاذنا اللّٰہ سبحانه وجميع المسلمين عن ذالك ‘‘ ملا علی قاریؒ امام اعظمؒ کی فقہ اکبر کے اس قول کے نیچے کہ کلام اللہ شریف غیر مخلوق ہے لکھتے ہیں کہ کلام اللہ بالذات قدیم ہے۔ امام طحاوی فرماتے ہیں کہ جس نے قرآن مجید کو سن کر خیال کیا کہ یہ آدمی

بین وثم من البین ان النبی صلی اللہ علیہ و سلم سرے وارتقی الی اللہ سبحانہ لیلۃ المعراج کما فی القران والحدیث وھھنا یمشے و ینزل باللّٰہ سبحانہ الی صاحب القادیان فسبحان الذی لیس کمثلہ شئ ثم فی ص ۵۵۸) ادعی صاحب البراھین بانہ الھم الیہ ھذا الالھام الم نشرح لک صدرک الم نجعل لک سھولۃ فی کل امریت الفکر وبیت الذکر ومن دخل کان امنا و صرح فی ترجمۃ ان اللّٰہ اعطانی بیت الفکر و بیت الذکر والمراد من بیت الفکو علو بیتی الذی اشتغلت فیھا بتالیف البراھین و اشتغل والمراد من بیت الذکر المسجد الذی بینت فی جنب تلک العلود وصف اللّٰہ ذلک المسجد بالفقرۃ الاخیرۃ ای ومن دخلہ کا ن امتنا انتھی بترجمۃ عبارتہ یقول الفقیر کان اللّٰہ لہ ان ھذہ الایۃ اے ومن دخلہ الایۃ نزلت فی شان بیت اللّٰ ھالمبارک کما قال تعالیٰ اوّل بیت وضع للناس للذی ببکۃ مبارکا وھدی للعلمین فی سلیت بینت مقام ابراھیم ومن دخلہ کان امنا وما مدح اللّٰہ الکریم مسجد النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم والا المسجد الاقضی الذی ھو قبلۃ الانبیاء بھذا النعت العظیم المختصر بالبیت الکریم فادعاء صاحب البراھین بان ھذہ الامت انزلھا اللّٰہ سبحان علیہ ففی وصف مسجدہ اقرار بفضلہ علیھما ظھر من ھنا شی وھوان صاحب البراھین اشتھر فی ابتداء کتابہ انہ یملک العقار وغیرھا التی قیمتھا عتم الاف ربۃ وادعی انہ صاحب الالھام والمخاطبۃ الالھیۃ فمع ھذا القرب الاتم والعلول المعظم ماحج الی الیوم بیت اللّٰہ المکرم لان الحج لتحصیل تکفیر الخطیات وامن یوم المجارات وھذا ان الاحران فاصلن لہ فان اللّٰہ تعالیٰ قال لھا عمل ماشئت فانی قد غفرت لک ص ۵٦۰) والامن المطلوب قد حصلی لمصلے

کی کلام ہے تو ضرور وہ کافر ہوا۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے اس کی مذمت فرمائی ہے اور اس کو عذاب دوزخ سے ڈرایا ہے۔ یہ ترجمہ ہے عبارت شرح فقہ اکبر کا' اور یہ بھی اسی کتاب میں ہے اگر کوئی اعتراض کرے کہ حق تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ قرآن رسول کریم کی بات ہے۔ اس نے دلالت کی کہ قرآن رسول کریم کی کلام جبرائیل یا محمد ﷺ کی؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ لفظ رسول بتا رہا ہے کہ اس نے قرآن کو اپنے بھیجنے والے سے پہنچایا ہے۔ اس لئے یوں نہیں فرمایا کہ یہ کلام فرشتہ یا نبی کی ہے۔ پس اس سے ثابت ہوا کہ رسول نے اپنے بھیجنے والے یعنی حق تعالیٰ سے پہنچایا نہ یہ کہ اس نے اپنی ذات سے یہ کلام پیدا کی ہے دوسرا جواب یہ ہے کہ مراد رسول سے ایک آیت میں جبرائیل ہے اور دوسری آیت میں محمد ﷺ ہیں۔ پس دونوں کی طرف سے اس کلام کی نسبت کرنے سے ظاہر ہوگیا کہ یہ نسبت صرف پہنچانے کے واسطے ہے۔ کیونکہ ایک شخص نے جس کلام کو پیدا کیا ہو تو منع ہے کہ دوسرا اس کو پیدا کر سکے۔ تیسرا جواب یہ ہے کہ بے شک حق تعالیٰ نے قرآن کو آدمی کی کلام بنانے والے کی تکفیر کی ہے۔

پس جس نے قرآن کو آنحضرت ﷺ کی کلام بنایا کہ آپ ﷺ نے از خود یہ کلام بنائی ہے تو وہ کافر ہوا۔ اور اس میں کچھ فرق نہیں کہ قرآن کو آدمی کی یا جن کی یا فرشتہ کی کلام کہے۔ (یعنی ان تینوں صورتوں میں سزا اس کی دوزخ ہے) اس لئے کہ کلام اس کی ہوتی ہے جس نے اول کہی ہو۔ نہ اس کی جس نے پیغام پہنچایا ہو۔ (یہ ترجمہ ہے عبارت فقہ اکبر کا۔ کیا خوش کہا ہے کہنے والے نے کہ:

مسجده وهو مع الخيرا ماصه و بانيه و سبق من ص ۵۶۲) ان الدين المتياس اثبت على جميع الانام والله تعالىٰ امرالناس بان ياخذو الطريقة الحقة من صاحب القاديان انتهى فما الحاجت الى اداء الحج بل يحسب ادعائه قاديانته اليوم مكة المحيمة فنعوذ بالله من شر شر البيرينة فالانبياء و سيد المرسلين كانو العجون ويطوفون البيت و لم يحج من يمشى اليه و يحمده رب البيت ثم قال في ص ۵۰۶) انه الهم الله سبحانه اليه هذا الكلام انت معي وانا معک خلقت لک ليادونها يا سانت منى بمنزلت لا يعلمها الخلق انتهى يقول الففير كان الله له قال الله تعالىٰ وما محمده رسول الاية وايضاً محمد رسول الله الاية فعلم منزلت جبيب الرحمٰن من القران صلى الله عليه واله قدر غره وكمال و لنعم ماقيل بمبلغ العلم فيه انه بشر و انه خير خلق الله كلهم فيعلم هذه المتزلة الخلق و يشهدون انه رسول الخلق و بدعى صاحب البراهين انه يقول الحق في شانه انت منى بمنزلت لا يعلمها الخلق فثبت من ظاهر هذا الكلام فضيلة عليه و على سائز النبين صلوات الله و سلامه عليهم اجمعين وهو كاذب فيه باليقين ثم كتب صاحب البراهين في ضميمة اخبار رياضى الهتد المجربة في بلدة امر تسر الغرة مارج الشهراه بخيزى ۸۶ء المطبوعة في بلدة هوشيار بودان الله تعالى قال في حصه انت منى وانا منک ص ۱۴۸ ص ۴ من كالم الثانى وقال تعالىٰ في حق والى للبشر ومصظهر الاول والاخر مظهر الحق والعلا كان فله نزل من السماء ص ۱۴۷ من كالم الثانى يقول الفقير كان الله له الالهام الاول هو فقرة الحديث الصحيح المتفق عليه قال صلى

اگـــرچـــه قـــرآن از لـــب پـيـغـمـبـر اسـت
هـــرکـــه گـــویـد حق نـــه گـفـتـه اوکـافـر اسـت

ان معتبر سندوں سے اگر صاحب اشاعۃ السنہ کی تسلی نہ ہو کہ یہ علماء مقلدین کے حوالی ہیں۔ شاید ان کو پسند نہ ہوں تو اولاً اس کا جواب یہ ہے کہ شرح فقہ اکبر سے اسی اشاعۃ السنہ کے ص۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴ میں بھی سند لی ہے اور نیز ص ۳۱۴ اشاعۃ السنہ میں بھی حضرت شاہ عبدالعزیزؒ کی کمال تعریف کر کے ان سے سند لی ہے۔ اور ثانیاً یہ جواب ہے کہ علماء غیر مقلدین بھی اسی اعتقاد پر ہیں جو اوپر مذکور ہوا ہے۔ جیسا کہ سنداً ان کی بھی بعض کتابوں سے منقول ہوتا ہے۔ تا کہ ظاہر ہو کہ اشاعۃ السنہ والا نے اپنی قوم سے بھی سخت مخالفت کی ہے: ''نہج مقبول من شرائع الرسول'' جو تالیف ہے بڑے بیٹا مولوی صدیق حسن بھوپالی کی اور خود مولوی مسطور نے اس کی تصحیح کر کے بھوپال میں چھپوائی ہے اور یہ باپ بیٹا مشاہیر علماء غیر مقلدین سے ہیں۔ اس میں لکھا ہے کہ قرآن کریم اللہ تعالیٰ کی کلام ہے۔ اسی سے ابتداء ہوئی اور اسی کی طرف رجوع ہوگا اور قرآن کے لفظ اور معنی دونوں اللہ تعالیٰ سے ہیں جبرائیل امین صرف ناقل ہیں آنحضرت ﷺ فقط پہنچانے والے ہیں اور جتنا لوگوں نے قرآن مجید پڑھا اور پڑھیں گے وہ تمام اللہ تعالیٰ کی کلام ہے جو اللہ تعالیٰ نے اس کے ساتھ کلام فرمائی اور بے شک حضرت جبرائیل نے ان سے سنی اور بالیقین آنحضرت ﷺ پر اتاری جو کوئی کہے کہ وہ کلام فرشتہ کی یا آدمی کی ہے تو اس کا مکان دوزخ ہے۔ یہ ترجمہ ہے عبارت فارسی نہج مقبول کا' اور یہ عبارت اس کے ص ۵ میں ہے۔ قولہ یعنی اشاعۃ السنہ میں لکھا ہے اور اگر بعینہ ان دونوں کی نسبت یہ خیال کریں کہ بہ ضمن حکایت ابلیس وفرعون یہ کلام خدا میں پائی گئی ہیں تو

اللّٰہ علیہ وسلم لعلی انت منی وانا منک ای انت متصل بی فی النبب و للصص والسابقة والمحتدو غیرھا کذافی القسط لانی والکرمانی شرخی البحار یعنی فی الاخوة والقرب وکمال التصال والاتحاد کذا فی المرقات واشعة اللمعات شرحی المشکوٰة وقال الکرمالی ومن ھذہ تسمی اتصالیة انتھی فعلم منہ ان صدورھذا الکلام بین القریبین من النسب والمھد وغیرھما صحیح لاشک فیہ واما اللّٰہ المنعوتہ بنعت لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوا احد والموصوف بصفة. لا یتصل بشیٔ ولا یخدو لا یشیہ مع شیٔ کما صوح بہ علماء العقائد فکیف یقول اللّٰہ سبحانہ لا حد من عبادہ انت منی وانا منک ماشاہ فتحقق ان ھذا بھتان بھة صاحب البراھین لغرض اثبات فضیلة من الانبیاء والمرسلیں صلوات اللّٰہ علیھم اجمعین واما الالھام الثانی فھو ایضاً کذب محض و بھتان عظیم لان المشابھة المعیرة بلفظة کان اشد مشابھة من غیرھا کما مومن الاتقان فلما آشتبہ والاصاحب البراھین اشد مشابھة بہ سبحانہ و تعالی عما یقول الظلمون ملواً کبیرا فوالدہ فی اعلی العلی معنی یعادل الالبلا اشتباہ فسبحان من تازہ عما یصفہ الملحدون و نعوذ باللّٰہ من غضبہ و عقاید و شی عبادہ ومن ھمزاہ الشیاطین وانا یحضرون ولیکن ھذا اخر ایتالة المھاة برجم الشیاطین برحا غلوطات البراھین والحمد للّٰہ رب العلمین وصلی اللّٰہ تعالی علی خیر خلقہ و حبیب محمد و عترتہ کلما ذکرہ الذاکرون وکلما فضل من ذکرہ الغاقلون و یعد ختم ھذہ الرسلة یعرض الشتاق الی وفوور کرم الخلاق القصودیے کان اللّٰہ لہ لساد اثا وموالینا حضرات علماء الحرمین الشریفین زادھم اللّٰہ الکریم حرمة وکرامة فی الدارین و عزة و شرافة فی السلوین

یہ کلام رحمانی اور جزوقرآن کہلاتے ہیں۔انتہاءبلفظہ!فقیر کہتا ہے کہ آیت:''انا خیر منہ ''اورآیت:''انا ربکم الاعلیٰ ''کواللہ تعالیٰ کی کلام اور جزوقرآن بنانے میں کسی کے خیال کرنے کی کیا حاجت؟۔یہ دونوں آیتیں فی الحقیقت اور دراصل حق تعالیٰ کی کلام ہیں۔اللہ تعالیٰ نے ان کوفرمایا ہے اور شیطان فرعون کے پیدا ہونے سے ہزار ہا برس پہلے حق تعالیٰ نے ان کولوح محفوظ میں لکھوایا جیسا کہ قرآن وحدیث وعقائد اہل سنت سے اوپر مبرہن ہو چکا ہے۔

پس اس کلام عربی معجز نظام کو شیطان وفرعون کی کلام بنانا اور قرآن میں ان سے نقل کا اعتبار وخیال کرنا محض ہذیان اور بہتان ہے۔خدائے سبحانہ وتعالیٰ جمیع اہل ایمان کواس اعتقاد وخیال سے بچائے اور عاقبت بخیر فرمائے۔واضح رہے کہ یہ اقوال صاحب اشاعۃ السنہ کے جن کا مبنائے اختلاف متکلم پر ہے صاحب براہین احمدیہ کی تائید کی تمہید میں تھے جس میں صاحب اشاعۃ السنہ نے اس کی محبت میں اپنا ایمان قربان کردیا جیسا کہ شرعاً متحقق ہو چکا ہے۔اب فقیر کاتب الحروف اس کے وہ اقوال جواصل تائید صاحب براہین میں ہیں جن کا مدار اختلاف مخاطب پر ہے نقل کر کے اولہ شرعیہ سے ان کی تردید لکھتا ہے۔واللّٰہ ھو المعین!

قولہ! ''ایسا ہی اختلاف مخاطب کے سبب اختلاف کلام کو سمجھنا چاہئے۔''انتہاءبلفظہ!فقیر کہتا ہے کہ ایک نقص اس پراوپر لکھا گیا ہے دوم علماء بدیع ومعانی وغیرھم نے تصریح کی ہے کہ کلام یا خبر ہے یا انشاء اوران دونوں کے معنی میں کسی نے اختلاف مخاطب کا کچھ بھی اعتبار نہیں کیا نہ معلوم کہ اس نئے مولوی نے یہ اقسام کلام کہاں سے نکالی ہیں۔

بانی عشرت فی الصفر المظفر ص ۳۰۲ من هجرة سید المرسلین صلوات اللّٰه و سلامه علیه و علی سائرالانبیاء اجمعین علی اشتهار صاحب البراهین الذی هو تقل فی ابتداء هذا التحریر و اشتهر بطبعه عشرین الفاً فی اقطار الارض غایت التشهیر فسلما رأت فیمان مشتهره ادعی بتالیف کتابه بامره والهامه تعالی ووصف بنفسه فیه باوصاق یتعدیٰ بها حدود اللّٰه عزوجل کرهت ذالک وما طب نفسی عما هنالک ثم رائت کابه لکشف حقیقة الحال بالکمال فوجدت الها ماته مخالفة للشرع الشریف بتحریف کلام اللّٰه الالطیف و غیر ذلک هما صرحة فی هذه الاوراق بعون الملک الخلاق فکتبت الی مؤلف البراهین بنیة اداء حق اخوة الاسلام ان یرجع من هذه الدعاوی الکاذبة المرام و یبیع کتابه ببسان ردالادیان الباطلة النظام فما جابنی بذلک وماتاب عما هنالک فذکرت بعد ذلک فی بعض مجالس تذکیر المسلمین ان الهامات کیا یه حرفت و بدلت کلام رب العلمین و شلاک من لفه نفسه فی فضائل النبیین جعل القران عضین فطلب منی مویده صاحب الاشیاعة الخلوة للکلام فی امرا لالهام فلعلے بان صاحب البراهین و مؤلف الاشاعة و اصف احدهما للاخر فی الکتاب و اظهر الثانی حقیقة الاول فی رسائله عند الاصحاب و بهذه المواصفة والممارحة امن بحتیة صاحب البراهین اکثر العلماء و جمیع العوام من غیر المقلدین و بعض العلماء و کثیر العوام من المقلدین وصارقادیانه مرجعا لحق اص و العوام مثل بیت الحرام مارضیت بالکاملة فی الخلق بل طلیت البحث معه لاظهار الحق بمحضه من العلماء والادکبا فها

قوله! ”جوکلام خدائے تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کے خطاب میں فرمایا ہے اور وہ ایک کتاب معروف میں درج ہوکر مسلمانوں میں پڑھا جاتا ہے۔ وہ قرآن کہلاتا ہے۔“ انتہاء بلفظہ!

فقیر کہتا ہے کہ خطاب کلام میں بصیغہ حاضر ہوتا ہے۔ تلخیص المفتاح مطول کے متن میں لکھا ہے کہ تکلم سے خطاب کی طرف آیت: ”ومالی لا اعبدالذی“ میں اور خطاب سے غیبت کی طرف آیت: ”حتیٰ اذا کنتم فی الفلك“ میں اور غیبت سے خطاب کی طرف آیت: ”ملك یوم الدین ۰ ایاك نعبد“ میں التفات ہے۔ یہ ترجمہ ہے اس عبارت عربی کا جس سے ثابت ہوا کہ خطاب مخاطب کرکے بات کرنے کا نام ہے۔

پس معلوم رہے کہ یہ تعریف قرآن مجید کی جو صاحب اشاعۃ السنہ نے بیان کی ہے اس سے ہزارہا آیات قرآن کی قرآن ہونے سے خارج ہوگئیں۔ اس لئے کہ آنحضرت ﷺ قرآن مجید کی تمام آیات سے مخاطب نہیں ہیں۔ یعنی سارے قرآن مجید میں آپ ﷺ کو خطاب نہیں کیا گیا۔ بلکہ وہ آیتیں جن میں آپ ﷺ کو خطاب ہوا ہے مثل اور علم دیا آپ ﷺ کو اس کا جو آپ ﷺ کو معلوم نہ تھا اور کہہ دے یا محمد ﷺ اگر تم خدا سے محبت کرنی چاہتے ہو تو میری پیروی کرو اور بے شک ہم نے تجھے فتح ظاہر کردی تاکہ خدا آپ ﷺ کی اگلی پچھلی تقصیریں معاف کرے اور بے شک ہم نے بخشا آپ ﷺ کو کوثر یہ ترجمہ ہے آیات و خطاب کا' اور ایسی آیات خطاب تھوڑا سا حصہ ہیں قرآن مجید کا' اور نیز غیر آنحضرت ﷺ کے قرآن شریف کی بہت سی آیات میں مخاطب ہیں جیسا کہ بنی اسرائیل اور اس امت مرحومہ کے مومن اور کفار اور جن وغیرہم' اور نیز صدہا آیات قرآنی ایسی ہیں جن میں کسی کو خطاب نہیں کیا گیا۔ پس اس

قبل صاحب الاشاعة هذا للدعا بل ما اجا بنی فی هذا الدعدفبعد ذلک فی شهر الجمادی الاخری اعلت بطبع الاشتهار ان اکثر الها مان صاحب البراهین مخالفه لاصول الدین الاسلام فانی اطلب عنه ومن مؤیناه صاحب الاشاعة المناظرة فی مجلس العلماء الاعلام حتی یظهر الحق ولا یختل عفانه الخواص والعوام فما اجابا بذلک ایضاً ثم کتبت فی شهر رمضان المبارک رسالة عندیة لرد هفوانهما نصرة الدین و عرضتها علی علماء الضجاب والهند قوافقوابی فی اعبار محالفة صاحبی البراهین والاشاعة الشرع المتین فبعد ذلک قال لی بعض رؤساء بلدة امرت اسربان المسلحة فی المناظرة الاظهار الحق اولا و باشتهار ماظهر من الحق ثانیاً فقبلة و قلت لدانی سعیت لهذا الامر متذ ثمانیة عشر شهراً لکن لا یقبله صاحب البراهین ففال لی انی اسعی للمناظرة وکتب الی صاحب البراهین ثم کتب الی ذلک الیاس ان صاحب البراهین یقول فی کتابی تصوف فانا طرعجضه من العلماء الصوفیة و سماثلثة رجال فقبلتهم طلبت منه ان یجمع معهم العلماء الثلثة الا خرین و یعین الیوم للمناظرة عند القوم فما اجابانی الی الان وما لنطبعت تلک الرسالة الهندیة الی هذا الزمان رجاء ان تترین متصحیح حضرات علماء الحرمین المتحده لیظهر لهایة اعتمادها عند المسلمین و ینسدا ختلال الدین المتین و یرجع الی الحق بعض العلماء من المقلدین المصدق لصاحب البراهین فترجمتها فی العربیة فی شهر شوال ۱۳۰۳ وما فعلت ماذکرت الاحمایة للقران للبین ورعایة لحفون حضرات الانبیاء والمرسلین صلوٰة اللّٰه و سلامه علیهم اجمعین وصیانة لعقائد المسلمین و ارسلها الی جنابکم المحیی لمراسم الدین والمعاذ والملجاء للمؤمنین

تفسیر کی رو سے صدہا آیات قرآن مجید ہونے سے خارج ہوگئیں۔مرزا قادیانی کے اس مؤید پر سخت افسوس ہے جس نے تقاضائے محبت اوران کی نکمی دوستی میں ہزار ہا آیات قرآنی کوکلام اللہ شریف سے نکال دیا۔اللہ تعالیٰ ہی اس کا منتقم کافی ہے۔سبحان اللہ! عوام اہل اسلام ایسے لوگوں کوعلماء دین سے جانتے ہیں اور وہ اپنے رسالہ کا نام اشاعۃ السنہ مشہور کر کے آپ کو اکابر مصنفین سے اور صاحب براہین احمدیہ کو کاملین مکملین سے مانتے ہیں اور فی الاصل یہ دونوں صاحب سارے غیر مقلدین کی طرح دنیا کی سخت محبت میں گرفتار ہیں اور مال حرام وحلال کے جمع کرنے کی کوشش میں سرشار ہیں۔ چنانچہ اپنے رسالوں کے حق تصنیف بیچ کر بہت سے روپے جمع کر لیتے ہیں اور خود رسالہ اشاعۃ السنہ جو سال تمام میں چوبیس جزو ہوتا ہے ایک یادو روپیہ اس کی قیمت میں عمدہ منفعت ہے اور صاحب اشاعۃ السنۃ نوابوں سے تیس روپیہ سالانہ اور دوسرے غنیوں سے پندرہ روپیہ اور متوسط گزارہ والوں سے سات روپیہ اور کم وسعت والوں سے تین روپے بارہ آنہ سالانہ لیتے ہیں اور براہین احمدیہ جو تینتیس جز کی کتاب ہے۔ بازاری قیمت دو یا تین روپے رکھتی ہے۔مرزا قادیانی نے ادنیٰ قیمت اس کی پچیس روپیہ اور اعلیٰ قیمت ایک سو روپیہ تک مقرر کی ہے جو اس کی کتاب خرید ے خواہ وہ رافضی ہو یا بت پرست ہی ہو ان کی بہت مبالغہ اور غلو سے تعریف کرتا ہے اور جو اس کی کتاب کوئی نہ خریدے۔اگر چہ نواب مسلمان ہی ہو۔اس کی پرلے درجہ کی توہین کر کے قارون سے اس کوتشبیہ دیتا اور دنیا پرستوں سے بنادیتا ہے۔جیسا کہ اس کی کتاب کے پہلے اور دوسرے اور چوتھے حصہ کے ابتدائی اوراق ملاحظہ کرنے سے یہ

مع الكتاب البراهين ورسالة الاشاعة المشتملة على وصفه تاويل اقواله ومع اشتهارى صاحب البراهين لطلب التوجه من حضرتكم الى ملاحظه هذه الرسالةوتوافق التقل بالاصل وان كان ماكتبة حقاموا فقا بالكتاب والسنة واجماع الامة قرينوها بتصحيحم الشريف ومكان فيها من الخطاء والسهوفاصلحوها باصلاحكم التطيف وبينوا بالبيان الشافى والشرح الكافى طلباً للاجرالعافى حكم صاحبى البراهين والاشاعة معتقد يهما وحكم كتابيهما شريعة و طريقة حتى يطمئن المسلمون و يرجعون الى الحق كلهم اجمعون فجزاكم الله الشكور خير الجزافى الدنيا والعقبى وسلمكم وابقاكم لتابيل دينه سيد الانبياء عليهم الصلٰوة والثنا وزادكم الله تعالٰى بسطة فى العلم والجسم لاحقاق الحق وابطال الباطل عند الكرام وعليكم مدارالاسلام الى يوم القيام والسلام خير الختام مع الاكرام و رزقنا الله المجيب الدعوات لماء كم وفياؤكم الموصلة الى السعادات العظيم والبركات الكبرى بالامن والامان والسلامة والاسلام والحمد لله رب العلمين والصلوة والسلام على مظهر جماله و نور و كماله و اله و صحبه قد وجوده و نواله عدد جميع معلومات العليم العلام تَمَّتِ الرَّسَالَةُوشرعت التقاريظ. تقريظ حضرت سيد العلما سيد الاتقيا مولانا مولوى محمد رحمة الله الهندى المهاجر الذى اعزه حضرت سلطان الروم بتجويز شيخ الاسلام فى الروم بخطاب پايه حرمين شريفين و كتب له فى منشون بالقاب عالية. بسم الله الرحمٰن الرحيم. اما بعد فانى سمعت هذه الرسالة من اولها الى اخرها فوجدتها صحيحة العبارة والمضمون والعقول التى

حال معلوم ہو جاتا ہے اور نیز جب بہت سے روپیہ آنے کا اس کو الہام ہوتا ہے تو کمال ہی خوشحال ہوتا ہے اور جب معلوم ہو کہ وہ تھوڑا سا روپیہ ہے تو سخت غم کا پامال ہوتا ہے۔ جیسا کہ براہین کے ص۵۲۲ سے ۵۲۴' خزائن ص۶۲۵'۶۲۶ تک کے مطالعہ کرنے سے ظاہر ہے۔

پس یہ سارا مدار دنیا کی سخت محبت اور روپیہ پیسہ جمع کرنے پر ہے جس کو دانشمند بخوبی جانتے ہیں اور پورا علم حق تعالیٰ کو ہے۔ الحاصل قرآن مجید کی جامع مانع تعریف وہ ہے جو علماء اسلام کی کتابوں میں درج ہے۔ چنانچہ حضرت امام اعظمؒ کی فقہ اکبر اور ملا علی قاری کی شرح میں لکھا ہے قرآن مجید حضرتﷺ پر تیئیس برس کی مدت میں آیت آیت اتارا گیا ہے اور مصحفوں میں لکھا ہوا ہے۔ یعنی جو دفتین میں مکتوب ہے وہ سب کلام اللہ ہے پر دوسری جگہ فقہ اکبر اور اس کی شرح میں لکھتا ہے کہ قرآن مجید مصحفوں میں لکھا ہوا اور دلوں میں یاد اور زبانوں پر پڑھا گیا اور آنحضرتﷺ پر بالتدریج اتارا گیا ہے۔ بواسطہ' حروف' مفردات و مرکبات مختلف حالتوں میں یہ ترجمہ ہے عبارت عربی کا۔ اب دانشمند لوگ اس نہایت عجیب وغریب آدمی کو دیکھیں جو تنزیل اور خطاب میں امتیاز نہیں رکھتا اور قرآن مجید کی آیات کو فرعون وشیطان کی کلام بنا دیتا ہے اور اس مایۂ علمی پر اس کو یہ ادّعا ہے کہ مجتہدین دین غلطی پر تھے اور میں دین متین کی تائید کر رہا ہوں۔

پس یقیناً یہ رعونت اور جہل مرکب کا شعبہ ہے پھر اشاعۃ السنہ میں لکھتے ہیں۔

قولہ! ''وہی کلام (یعنی جس کا نام قرآن ہے) اگر کسی غیر نبی کے خطاب میں اور پہلے توریت انجیل

تقلها حضرت مؤلف هذه الرسالة جزاه الله خيرا مطابقة للاصل وقد سمعت قبل هذا ایضاً من الثقات المعتبرین حال صاحب البراهین الاحمدیة فهو عندی خارج من دائرة للاسلام لایجوز لاحد اطاعت وجزی الله مؤلف هذه الرسالة عسی ان ینجو عطالعتها کثیر من الناس من ان یتبعوا صاحب البراهین الاحمدیة عصمنا الله و جمیع المسلمین من اغواء الشیاطین ومکرهم و خدیعتهم وانا الفقیر انراهی ثقة الله ابن خلیل الرحمن غفر الله لهما ولجمیع المسلمین اجمعین.

تقریظ حضرت مفتی مکۃ المکرّمۃ الاحناف

الحمد لمن هو به حقیق و منه استمداد الفون والتوفیق الحمد الله الذی تنزهت ذاته العالیة عن الغفلة و اللسیان وتقدست اسماء ہ و صفاة عن ان یعتریها زوال او نقصان و جعل العلماء فی کل عصر و زمان قائمین بحفظ الشریعة و قواهم علی اظهار الحق واسماد الباطل بلا مداهنة شنیعة واجرالهم بذلک اجراً و افراً وخیرات بدیفه حیث بیتواما هو صواب وما هو خطاء کسراب بقیعة والصلوة والسلام علی سیدنا محمدنه الذی جمع فیه مولاه الفضل جمیعه و علی اله و اصحابه و النفس من السمیعة المطیعة امابعد فقد الهعت علی هذه الرسالة الشریفة والنقول اللطیفة فراقیها هی التی تقربها العیستان وان غلام احمد القادیان قدهوی به الشیطان فی اربعة الهلاک والخسران فجزی الله جامع هذه الرسالة خیر الجزاء و اجزل ثوبه واحسن یوم القیامة حابنا ومابه امین و صلی الله تعالیٰ علی سیدنا محمد و علی اله و صحبه امر یرقمه خادم الشریعة راجی اللطف الخفی محمد صالح ابن المرحوم صدیق کمال الحنفی مفتی مکة المکرمة الا کان الله لهما حامداً

وغیرہ میں یا کسی ولی کے الہام میں خدا نے فرمایا ہے تو وہ قرآن نہیں کہلاتا۔ گوحقیقت میں وہ بعینہ وہی کلام ہے جوقرآن میں پایا جاتا ہے۔‘‘ انتہاء بلفظہ! فقیر کہتا ہے کہ اس عبارت میں ہر چند بہت سی غلطیاں ہیں مگر جن کا بیان یہاں پر ضروری ہے وہ یہ ہیں اوپر لکھا گیا ہے کہ قرآن مجید کی آیات کوقرآن بنانے میں خطاب کوکوئی دخل نہیں۔قرآن وہ ہے جوسرورعالم ﷺ پراتارا گیااور آپ ﷺ کی طرف کلام الٰہی سے وحی ہوا۔اورقرآن اس اترنے سے پہلے بھی قرآن تھا اوراس سے پیچھے بھی قیامت تک قرآن ہی کہلاتا ہےاورکسی ولی پرکوئی آیت قرآن کی الہام ہوجائے تو وہ قرآن سے خارج نہیں ہوتی ہے بلکہ قرآن مجید ازل سے ابدتک قرآن ہی ہے۔معنی اس کے کلام نفسی قدیم ہےاوراس کی نظم بھی حق تعالیٰ ہی کی طرف سے ہےاور بے شک خدائے پاک نے اس کا نام قرآن حکیم رکھا ہے۔پس غیر ممکن ہے کہ قرآن غیرقرآن بن جائے اورعقائد اہل سنت میں مقرر ہو چکا ہے کہ حق سبحانہ کی صفات پر بھی تغیر نہیں آتا ہے۔جیسا کہ اس کی ذات پر بدلنانہیں ہےاورخود غیر مقلدین کی نہج مقبول میں ہے وبرذات وصفات الٰہی تغیرنمی رود ص۱۰اص۱۶ میں دیکھو۔پرتعجب یہ ہے کہ خود صاحب براہین جس جس آیت قرآن کی اپنی طرف الہام ہونے کا مدعی ہے۔ان کا آیات قرآنی ہی نام رکھتاہے۔جیسا کہ اوپر براہین کے ص۴۸۵‘۴۹۸‘ خزائن ص۵۷۷‘۵۹۲ سے منقول ہو چکا ہےاور یہ صاحب اشاعۃ السنہ اس کی تائید میں قرآن کوغیرقرآن اوربعض آیات قرآنی کلمات فرعونی وشیطانی بنارہا ہے۔خدا جانے یہ شخص اگرقرآن کی بےادبی میں غضب الٰہی سے پروانہیں رکھتا تو اتنا بھی نہیں جانتا کہ خلاف مرضی قائل کے اس کے

مصلياً مسلماً تقريظ حضرت شيخ العلماء مفتى الشافعية بمكة الحمية الحمد لله الذى يسربهذا الذين من يقوم بحقه من خفض كل زنديق ضال مضل وردى وقمة نصر كل عالم هاد مهتدد اعانة و رفعه و بعد فقد نظردى فيما نسب لغلام احمد القاديانى الفنجابى نان صح مانسب اليه عنه كان من الضالين المضلين ومن الزيادقة للحدين ومثله فيمادكر محمد حسين المويدله برسالة المسلماة باشاعة السقة فكل منهما يجب على ولى الامروفقه الله لما يحبه و يرضه ان يعزرهما التعزير البليغ الذى يحصل يردهما و ردع امثالهما واما ما الفاء الامام الفاضل والهمام الكامل الشيخ محمد ابو عبدالرحمن غلام دستگير الهاشمى الحنفى القصورى فى بيان ضلال المذكورين و ابطال اقوالهما وسماه برجم الشياطين بردا غلوطات البراهين فتاليفه المذكور هو الحق الذى لاشك فيه فجزلهم الله عن الاسلام والمسلمين الجزاء الجميل و احله فى القلوب المحل الجليل والله سبحانه و تعالىٰ اعلم قاله بقمه و رقمه بقلمه المرتجي من ربه كما لالنبل محمد سعيد بن محمد بابعيل مفتى الشافعية بحكمة غفر الله له ولوالديه والجميع المسلمين تقريظ حضرت مفتى الماكية بمكة الحمية الحمدللّٰه رب العلمين رب زدنى علما اللهم هلاية للضواب من يهدى الله فلا مضل له ومن يضل فلا هادى له اما صاحب هذا المقال فقد انعمس فى الجرالخواطر الشيانية والهواجس النفسانية فما اكذبه واشقاه حيث ادعى ما ادعاه من الدجل المنصوص عليه يكون فى اخر الزمان دجالون كذابون ياتونكم من الاحاديث بما لم تسمعوا انتم ولا اباؤكم الحديث واما

قول کی توجیہ کرر ہا ہے۔ الٰہی ایسی نادانی سے پناہ دے۔ ہمارے اور ہماری قوم میں سچا فیصلہ کر۔ پھر اشاعۃ السنہ کے ص ۳۰۴ میں جولکھا ہے کہ:

قولہ! ''شیطان بجز برائی گمراہی کے اور کچھ القانہیں کرتا ہےاوران الہامات میں سراسر ہدایت تسلیم کی گئی ہے۔ گمراہی کی کوئی بات ان میں مانی نہیں گئی پھر یہ القاء شیطانی کیوں کرہوسکتا ہے'' ....الخ! انتہا بلفظہ!

فقیر کہتا ہے کہ اوپر محقق ہو چکا ہے کہ مرزا قادیانی نے براہین کے الہامات میں حق تعالیٰ پرافتراء کیا ہے اور قرآن مجید کی آیات میں لفظی معنوی تحریف کی ہے اوراپنی خودستائی یہاں تک بیان کی ہے کہ انبیاء سے برابری کردی ہےتو یہ سب برائیوں سے بڑھ کر برائی اور سخت بے حیائی ہے' جس کو دیدہ حق بیں اور دل حقیقت گزیں عطاء نہ ہوتو وہ ان باتوں کوکب دیکھتا ہےاور کیوں پروا کرے ان باتوں کی جوخودسواداعظم سے نکل جائے اور صاحب براہین احمدیہ اس کی کمال مدح کرے۔ یہاں تک کہ بادّعاء الہام رب العالمین اس کو کاملین مکملین میں داخل کردے اور غیر مقلدین وغیرھم کواس کے کمال حال ومآل پرآ گاہی بخشے تو یہ صاحب اشاعۃ السنہ اس کے اقوال باطلہ کونہایت اہانت قرآن کریم سے کیوں نہ تائید کرے۔ خدا ہی اپنے دین کا حافظ ہو رہا یہ کہ اشاعۃ السنہ کے ص ۲۵۹ میں تحریر ہے عربی نقرہ انا انزلناہ قریباً من القادیان!

قولہ! '' وبالحق انزلناہ وبالحق نزل'' اس میں کسی کولفظ نزول سے نزول قرآن یا وحی رسالت کا شبہ گزرے تو اس کو یوں دفع کرسکتا ہے کہ یہ لفظ (نزول) وحی رسالت یا قرآن سے مخصوص نہیں

المؤيدله بالرسالة المسخاة باشاعة السنة فهو اشقى منه نقوله تعالى ولاتعاونوا على الاثم والعدون الاية فكل منهما يجب على ولى الاطر تعزيرهما التعزير البليغ واماما الفه الفاضل العلامة الشيخ محمد ابو عبدالرحمٰن غلام دستگير الهاشمى الحنفى القصورى فى بيان ضلال المذكورين وابطال قوالهما ففداجاد فيه بماذكره من الحث البليغ على اتباع الدين الحق القوام والله اعلم اللهم لاتجعلنا ممن اتباع هواه و سلك طريق الشيطان فاغواه وحسن له سؤ المقال فارواه امين بجاه الايمان كتبه ماجى الم قومن واهب العطية محمد ابن المرحوم الشيخ حسين مفتى المالكية ببلد الله الحمية مصليا و مسلما تقريظ حضرة مفتى لحنابلة بمكة المعظمة الحمد لله الذى انزل على عبده الكتاب الصادق فى قيله القائل فيه وان هذا مراطى مستقيما فاتبعوه ولا تتبعوا السبل فتفرق بكم عن سبيله والصلوة والسلام على سيدنا محمد نبيه و حبيبه و خليله و على اله و اصحابه وانصاره وتابعى سبيل امابعد فقد اطلعت على هذه الرسالة الشريفة المشتمله عد النقول الصحيحة الصريحة المنيفة فرانيتها محكمة موئدة شمافية كافية مفيدة تقربها اعين الموحدين اهل السنة والجماعة و تعمى بها امين المعتزلة والخوارج و اللمحدين والبتدعة المارفين من الدين كما يمرق السهم من الرميتكلا خبر بذلك خير البرية وهى التى اظهرت زيغ احمد القاديانى وانه مسيلمة الكذاب الثانى واظهرت بلين ايلسه الشيطانى فجزى الله مؤلفها عن المسلمين خبيراً كثيراً واجراً جزياداً جميلاً كبيراً و صلى الله على سيّدنا محمد خاتم النبيين والمرسلين و على اله و صحبه اجمعين امر برقمه الحقير خلف بن ابراهيم خادم افتاء الحنابلة يمكت المشرفة حملاً

ہے بلکہ یہ لفظ بخشش وعطا کے معنوں میں بھی آیا ہے۔ چنانچہ آیت زمر میں فرمایا ہے خدا نے تمہارے لئے آٹھ جوڑی مواشی اتاری۔ یعنی عطا فرمائی ہیں۔ پس ایسا ہی عطاء الہام معارف صاحب قادیان کے نزول سے تعبیر فرمایا ہے۔'' انتہاء بلفظہ!

فقیر کہتا ہے کہ یہ تاویل کئی وجہ سے باطل ہے۔ پہلی وجہ یہ کہ خود صاحب براہین نے اس الہام کے بیان میں لفظ نزول کا اتارنے سے تینوں جگہ میں ترجمہ کیا ہے اور صاحب اشاعۃ السنہ نے اسی ص ۲۵۹ کی آٹھویں سطر میں اس کو نقل کیا ہے تو اب برخلاف مراد قائل اس کے قول کی تاویل کرنی سراسر بے جا ہے۔ دوسری وجہ قادیان کے قریب انزال معارف والہام کو جب آیت:'' وبالحق انزلناه وبالحق نزل ''سے جو صرف قرآن مجید کے اتارنے اور اترنے کے بیان میں ہے۔ ملا کر لکھا ہے تو یہ طرز کلام اور مقتضائے مقام اس تاویل کو ہزار زبان باطل کر رہا ہے۔ تیسری وجہ آیت:'' وانزل لکم من الانعام ''میں لفظ انزال بھی اکثر مفسرین کے نزدیک اپنے حقیقی معنوں یعنی اتارنے میں مستعمل ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیٰ نبینا وعلیہ السلام کے ساتھ بہشتوں سے یہ مواشی اتارے تھے۔ جیسا کہ تفسیر مدارک وتفسیر کبیر ونیشاپوری وخازن وحسینی ولباب وغیرہا میں درج ہیں اور نیز انہیں تفاسیر میں ہے کہ مواشی کی زندگی نباتات سے ہے اور نباتات کا قوام پانی سے ہے اور پانی آسمان سے اتارا جاتا ہے۔ پس گویا مواشی بھی آسمان سے اتارے گئے۔ علاوہ مذکورہ بالا تفاسیر کے تفسیر ابوسعود وبیضاوی میں بھی ایسا لکھا ہے۔ پس ان دونوں

حاملتاً مصلیاً مسلماً تقریظ حضرت مفتی الحنفیة فی المدینة النبویة علی صاحبه الصلوة السرمدینة بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم اسال اللّٰہ سبحانه المولی الکریم ذالجلال التدفیق والاعانة فی الفعل والقول الحمد للّٰہ الواحد الفرد الصمد المنزہ عن الشریک والولد الذی بعث الرسل الکرام بالصحیح الواضحا والایات البینات وایدھم بالارھاصات الخارقت بالحجرات المازک علی خاتم انبیائه و سیدا صفیائه کتابا معجز امبینا القائل فیه جلشانه الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی و رضیت لکم الاسلام کتابا ھادیا الی اللّٰہ المستقیم ونالمقابلک امر رشید لا یاتیه الباطل من بین یدیه ولا من خلفه تنزیل من حکیم حمید واصلوة الدائمة والسلام التام علی النبی الداعی الی سبیل النجاح والاسقامة البنی عن کل کذاب و مبیر الی یوم القیمة القائل فیما رواہ مسلم عن ابی ھریرة رضی اللّٰہ عنه یکون فی اخر الزمان دجالون کذابون یاتولکم من الاحادیث بما لم تسمعوا انتم ولا ابائکم فایاکم وایاھم لا یضلونکم ولا یفغتنونکم واللّٰہ فیما رواہ مسلم عن ابی ھریرة رضی اللّٰہ عنه من دعا الی ھدی کان له من الاجر مثل اجور من تبعه لا ینقص ذلک من اجورھم شیئاً ومن دعا الی ضلالة کان علیه من الاثم مثل اثام من تبه لا ینقص ذلک من اثامھم شیئا والقائل فیما رواہ احمد والنسائی والدارمی عن عبداللّٰہ بن مسعود رضی اللّٰہ عنه خط النار رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم خطا ثم قال ھذا سبیل اللّٰہ ثم خط خطوطلمین یمنه وعن شماله و قال ھذہ سبل علی کل سبیل منھا شیطان یدعو الیه وقراء ھذا صراطی مستقیما فاتبعوہ

وجھوں میں انزال کے معنی عطا کے نہ ہوئے اور جمہور مفسرین نے آیات شریفہ کے معنی یوں کئے ہیں کہ خدا نے تمہارے لئے مواشی پیدا کئے تو یہ آیت مثل آیت سورۃ النمل اور سورۃ یٰسین کے ہوئی جن میں مواشی کے پیدا کرنے کا ذکر ہے تو ان معنوں کی رو سے بھی انزال کو عطا پر حمل کرنا ناروا ٹھہرا اور یہ جو کسی مفسر نے اس آیت میں مواشی کے اتارنے کو غیر ظاہر المراد خیال کر کے عطا کے معنی بھی لیں تو اس سے یہ ہرگز لازم نہیں آتا کہ قرآن مجید کے اتارنے اور اترنے کو عطا کے ساتھ تفسیر کیا جائے۔ کیونکہ وقت متعذر ہونے حقیقت کے مجاز کی طرف رجوع کیا جاتا ہے۔ پس ’’وبالحق انزلناہ‘‘ کو انزال انعام پر قیاس کرنا قیاس مع الفارق ہے۔

الغرض صاحب اشاعۃ السنۃ صاحب براہین کی تائید نہیں کر رہا بلکہ اس کی ضلال واضلال کو بڑھا کر درپے اس کی توہین کے ہے۔ برسولاں بلاغ باشد وبس اور وہ

قوله ! جو صاحب اشاعۃ السنۃ نے ’’یا مریم اسکن انت وزوجك الجنة ۔ ‘‘ کی تاویل ص ۲۸۰ میں لکھا ہے صاحب براہین کو روحانی مناسب کے سبب مریم سے تشبیہ دی گئی ہے کہ جیسے حضرت مریم علیہا السلام بلاشوہر حاملہ ہوئی ہیں ایسے ہی مؤلف براہین بلاترتیب وصحبت کسی پیر وفقیر ولی مرشد کے ربوبیت غیبی سے تربیت پا کر مورد الہامات غیبیہ وعلوم لدنیہ ہوئی ہیں۔ اس تشبیح کی ایک ادنیٰ مثال نظامی کا یہ شعر ہے:

ضمیرم نہ زن بلکہ آتش زنست
کہ مریم صفت بکرو آبستن ست

انتہاء بلفظہ! بقدر الحاجة!

الاية والقائل فبما رواه اجب فاحة عن انس رضی اللّٰه عنه اتبعوا السواد الاعظم فانه من شذشذفی النار والدلائل فیما رواه احمد عن معاذبن جبل رضی اللّٰه تعالٰی عنه ان الشیطان ذئب الانسان کذئب الغنم یا خذالشاة القاصیفه والناصیه وایاکم والشکاده وعلیه کم والعامة والقائل فبما رواه ذلک فی الموطاعن مالک بزانس ترکت فیکم امرین ان تضلل اتمسکتم بهما کتاب اللّٰه و مسنة رسوله والقائل فیما رواه مسلم عن محمود بن لبید رضی اللّٰه عنه ایلعب بکذاب اللّٰه وانابین اظهرکم والقائل فیما رواه ابو یعلی عن ابی هریرة رضی اللّٰه عنه ان احبکم الی واقربکم منی الذین یلحقنی علی العهد الذی فارقتی علیه و القائل فیما رواه البیهقی فی الشحب عن جابر لنهوکون کما تهوکت الیهود والنصاری لقد جئتکم بها بیضاء نقیة لو کان موسی حیاما وسعه الا اتباعی والقائل فیما اتفق علیه الشیخان ورواه ابو داؤد والترمذی عن عائشة من احدث فی امرنا هذاما لیس منهورد والقائل فیما رواه احمد و مسلم والاربعة عن ابی سعید من رای منکم منکراً فلیغیره بیده فانلم یستطع فبلسانه فانلم یستطع فبقلبه وذلک اضعف الایمان و علی اله واصحابه نجوم الحق و عزة والحزابه هلاة الخلق اما بعد فقد سرحت طرف الطرف فی جنات طروس هذا التالیف الشائق و ارتعت شدینة الفکر الفاتر فی اریش روض سطور هذا المصنف القائق فوجدته متکفلاً للردیالادلة القاطعة المزهقة لباطل هذا المارق من الدین الشقی الخب اللیم کافیا تزییف اقواله الباعثه لا ضلال کل ذی فهم سقیم فلقد اجاد حتی بلغ غایة الرمی والمرام من الاجاده وافاد اتا به اللّٰه الاجر الجزیل وانا له الحسنی وزیاده و صلی اللّٰه علی سیدنا محمد النبی الامی واله و صحبه و

فقیر کہتا ہے کہ یہ تاویل باطل ہے کہ ارکان تشبیہ چار ہیں۔ مشبہ، مشبہ بہ، وجہ شبہ، حرف تشبیہ لفظی ہو یا تقریری جیسا کہ مطول وغیرہ میں ہے۔ اب ظاہر ہے کہ فقرہ: ''یا مریم اسکن .... الخ'' میں مشبہ کا تو ذکر ہے نہیں تشبیہ کیونکر پائی گئی؟ بلکہ صاحب براہین کا ادّعا ہے کہ اس کو یا آدم یا عیسٰی یا مریم وغیرھم اسماء انبیاء سے خطاب ہو رہے ہیں۔ پس صریح محال ہے کہ ایک ہی شخص باپ بیٹا بھائی سب کچھ بن جائے اور یہ ممکن ہی نہیں کہ جس کو فیضان الٰہی ہو وہ قرآن میں تحریف کرے اور انبیاء سے برابری کا دعویٰ کرے اور وغیرہ امور سخت مخالف شرع عمل میں لائے۔ پس یقیناً صاحب براہین حدود شرعیہ سے نکل کر طغیان اور عصیان کے پرلے درجے تک پہنچا ہے۔ یہاں تک پہلی قسم کے الہامات مع جواب تاویلات صاحب اشاعة السنہ کے ذکر سے فراغت حاصل ہوئی ہے۔

اب دوسری قسم کے الہامات کا یعنی جن میں صاحب براہین نے انبیاء پر اپنی فضیلت جتائی ہے بطور نمونہ ذکر کیا جاتا ہے اور وہ یہ ہے کہ براہین کے ص ۲۴۰، خزائن ص ۲۶۶ میں عربی الہام حمد کا دعویٰ کر کے اس کا ترجمہ یہ لکھا ہے کہ: ''خدا تیری تعریف کرتا ہے اور تیری طرف چلا آتا ہے۔'' انتہاء بلفظہ!

فقیر کان اللہ لہ کہتا ہے کہ ''حمد'' احسان کے بعد ہوا کرتی ہے۔ جیسا کہ تفسیر کبیر و نیشاپوری و فتح العزیز وغیرھا میں درج ہے اور مجمع البحار میں حدیث لکھی ہے جس کا ترجمہ یہ ہے کہ حمد شکر کا سر ہے۔ اس لئے کہ اس

سلم نمقه الفقير الى عفو ربه القدير عثمان بن عبدالسلام داغستانی مفتی المدينة المنورة الحنفی عفی عنه ذیقعده ۱۳۰۴ھ تقريظ حضرت مفتی الشافعية فی المدينة المنورة ووكيله المدرسه بالحرم الشريف النبوی بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله الذی ارسل رسوله محمداً بالهدی ودين الحق وانزل عليه الكتاب معجزة باهرة واية مستمرة علی تعاقب العصود دالة علی كمال الصدق وجعله خاتم النبيين و سيّد المرسلين و رحمة العلمين و عم بغتة الی الثقلين الی يوم الدين و نسخ شرعه بهيع الشرائع الراضية و شرعه لا ينسخ و حكمه لا يفسخ و سد بانتقاله صلی الله عليه وسلم الی الرفيق الاعلی باب الرسالة والنبوة الی اخر الزمان فليس لاحد بعده الا اتباع شريضه الغراذات النور و البرهان صلی الله عليه وسلم وعلی اله واصحابه ائمة الهدی و مصابيح الدجی والتابعين لهم باحسان ماكر الحدامدن اما بعد فاتنا قدنا منا هذه الرسالة فوجدنا ها واضتحت الدلالة براهينها قاطعة الرقاب شبه الملحدين وانوارها صاطعة ماحية لظلمات وساوس الشياطين قد انت بالقول الفصل الذی ليس بالهزل وارضحت طريق الحق و منهاج الصدق والشتملت علی النصوص الموافقة لما هو معلوم من الدين بالضرون وفصحت تلبيسات احمد القاديانی وزون والاريب ان احمد المذكور ليس احمد الاعند اخذنه الشياطين بل هو اجدك تان يسمی اذم عند اهی الايمان واليقين وان ماتی به من الاباطيل فهو ضلال مبين والوحی الذی اهزاء وح بالشياطين لا وحی الانبياء والمرسلين وعند التاصل فی زخرفه و ضلاله تجده مصداق قوله

میں نعمت کا اظہار ہے اور عام تر ہے۔ پس حمد میں شکر اور زیادتی ہے۔ انتہا اور ردالمختار میں ہے کہ عرفاً حمد وہ فعل ہے جو منعم کے انعام دینے کی تعظیم سے خبردار کرے۔ الیٰ قوله اور حمد جہاں مطلق ہو تو عرف ہی مراد ہوتی ہے۔ سید شریف نے حواشی مطالع میں یہ لکھا ہے۔ یہ ترجمہ ہے عبارت ردالمختار کا۔ پس محال ہے کہ اللہ تعالیٰ کسی بندے کی حمد کرے۔ اس لئے کہ منعم حقیقی تو حق تعالیٰ ہی ہے اور باوصف اس کے قرآن اور صحیح احادیث میں کہیں بھی صراحۃً نہیں آیا کہ حق تعالیٰ اپنے حبیب محمد ﷺ یا کسی اور نبی کی انبیا علیہ السلام سے حمد کر رہا ہو۔ بلکہ حق تعالیٰ نے سب خواص وعوام کو ارشاد کیا ہے کہ تم سب کہو: ''الحمدلله رب العالمين'' پس کیونکر متصور ہو کہ باری تعالیٰ مرزا قادیانی کی عرش سے حمد کر رہا ہے؟۔ یعنی اس کو سب اپنے مقبول بندوں پر جن میں انبیاء بھی داخل ہیں فضیلت دے رہا ہے۔ خدا جانے صاحب براہین نے رب العالمین پر کونسا انعام کیا ہے جس کے بدلے وہ سب کے محمود کی حمد کا مستحق ٹھہر گیا ہے؟۔ یہ نرا بہتان عظیم' نہایت تکبر اور حمق ورعونت اور جھوٹ وفریب سے پیدا ہوا ہے۔ علاوہ ازیں اس فقرہ الہامیہ عربیہ کی رکاکت لفظی علماء اسلام سے مخفی نہیں ہے اور قرآن مجید میں جو لفظ حمید کا باری تعالیٰ کی صفت میں واقع ہوا ہے تو وہ لفظ غنی وعزیز وغیرہما سے نزدیک کیا گیا ہے تاکہ دلالت کرے کہ حق تعالیٰ حمد کیا گیا ہے نہ حمد کرنے والا۔ جیسا کہ مشہور تفاسیر اور ترجموں میں درج ہے۔ اور اگر فرض کریں کہ حمید بمعنی حامد ہے تو وہ سبحانہ اپنی ذات وصفات کا حمد کرنے والا ہے۔ مجمع البحار میں نہایہ سے لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ جو حمید ہے تو وہ ہر حال محمود ہے۔ انتہاء! اور قرآن میں جو حق تعالیٰ کا شاکر وشکور ہونا مذکور ہے تو اس سے بھی یہی مراد ہے کہ باری تعالیٰ تھوڑے عمل پر بہت ثواب عطا فرماتا

تعالی کذلک وجعلنا لکل نبی عدوا شیاطین الانس والجن یوحی بعضهم الی بعض زخرف القول غروراً ولو شاء ربک مافعلوه فذرهم وما یفترون ولتصغی الیه افئدة الذین لایؤمنون بالاخرة ولیرضوه ولیقترفوا ماهم مقترفون الی قوله لا مبدل لکلمات اللّٰه وهو السمیع العلیم وفی الحقیقة شانه کشان مسیلمة الکذاب ذی الضلال والارتیاب هل هو اضر کید امن ابلیس فی التدلیس والتلبیس لان امر ابلیس قد ظهروا نذر اللّٰه بنی آدم کیده و حذره وهذا قد لبس الباطل بصورة الحق وموه الکذب والافتراء علی اللّٰه فی مثال الصدق فاراح اللّٰه منه البلاد والعباد بتدمیره و محو ماثبه فی الارض من الفسادفوجب علی کل مؤمن التمسک بمادل علیه مضمون هذه الرسالة والتجنب من مزخرفات براهین احمد القادیانی وافتراه من السفاهة والضلالة وصلی اللّٰه علی سیدنا محمد خاتم النبیین المنزل علیه الکتاب المبین المحفوظ من القاءات الشیاطن و علی اله و صحبه وسلم اجمعین واللّٰه اعلم بالصواب امر برقمه السید اسمٰعیل البرزنجی مفتی الشافعیة بالمدینة المنورة وکیل مفتی الشافعة المدرس بالحرم الشریف النبوی السید احمد البرزنجی تقریظ حضرت مدرس المسجد النبوی علی صاحب السلام السرمدیے بسم اللّٰه الرحمن الرحیم والحمد للّٰه الذی خلق جمیع عبیده لاجل معرفة وتوحیده و لیفرقوا بین وجود هم و وجوده و یعلموا مزیة انعامه وجوده احمده ان اقام لنا الدین واوضح طریقه للمهتدین واشکره ان ارسل الینا رسولا ختم به النبوة والرسالة و حم به ابواب الشبه والضلال ایذ بالمعجزات الباهرات والایات البینات و نسخ بشریعة جمیع الشرائع والاحکام و جعلها باقیة الی یوم البعث وایضاً وانزل علیه

ہے جیسا کہ اکثر تفاسیر میں لکھا ہے اور محی السنہ معالم میں لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا شکر یہ ہے کہ استحقاق سے زائد عطا کرتا ہے۔ انتہاء! اور مجمع البحار میں ہے کہ حق تعالیٰ شکور وہ ہے جو تھوڑے عمل کو بڑھا کر مضاعف بدلا دیتا ہے۔

پس اس کا شکر بندوں کا بخشنا ہے۔ انتہاء! اور قاموس میں ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے شکر بدلہ دینا اور ثناء نیک کرنا ہے۔ انتہاء! اور حمد و مدح یعنی ثناء جمیل میں فرق ظاہر ہے۔ پھر بہت ظاہر ہے کہ آنحضرت ﷺ شب معراج میں اللہ تعالیٰ کے حضور میں خود حاضر ہوئے تھے۔ جیسا کہ قرآن و حدیث میں آیا ہے اور یہاں حق تعالیٰ مرزا قادیانی کے پاس خود چل کر آ رہا ہے۔ پس پاک ہے وہ ذات جس کی صفت لیس کمثله شئی وارد ہے۔ پھر براہین کے ص ۵۵۸، خزائن ص ۶۶۶ پر الہام عربی درج ہے جس میں مرزا قادیانی کے بیت الفکر اور بیت الذکر کے حق میں: ''ومن دخله کان آمنا'' واقع ہوا ہے۔ جس کا ترجمہ انہوں نے خود کیا ہے۔ ہم نے تیرا سینہ نہیں کھولا۔ ہم نے ہر ایک بات میں تیرے لئے آسانی نہیں کی کہ تجھ کو بیت الفکر اور بیت الذکر عطا کیا۔ بیت الفکر سے مراد اس جگہ وہ چوبارہ ہے جس میں یہ عاجز کتاب کی تالیف کے لئے مشغول رہا ہے اور رہتا ہے اور بیت الذکر سے مراد وہ مسجد ہے جو اس چوبارہ کے پہلو میں بنائی گئی ہے اور: ''ومن دخله کان آمنا'' اس مسجد کی صفت بیان فرمائی ہے۔'' انتہاء بلفظہ!

فقیر کہتا ہے کہ آیت: ''ومن دخله کان آمنا'' قرآن شریف میں بیت اللہ شریف کے ہی حق میں

الذكر الحكيم والصراط المستقيم والنور المبين والحبل المتين وتكفل حبل و علا بحفظه على مصر السنين من تغير المبصلين والحاد اللحدين صلى الله عليه وعلى اله واصحابه الذين من اقتدى بهم فبهداه اقتبدى ومن حاد عن طريقهم فقد جاروا عتدى و بعد فلما اجلت طرف الطرف فى فيافى هذه الرسالة الفر المشتملة على الحث البالغ على اقتفاء الدين الحق واتداب اليه والولوع به والاغراء وكان ذلك فى حال استعجال مع غال من كثرة الاشتغال و هجوم البلبال على البال الفيت انوار التحقيق عليها رائحة ودلايلا بنية محكمة واضحة حافلة لما هو معلوم بالضرورة من الدين كافلة بردشبه الملحدين المضلين فافتحه عوارهذا الدعى الزنديق المدعو باحمد القاديانى حفيد ابى مرة الذى ناف على جده ابليس فى الضلال والاغواء بالف مرة فاتاب الله مؤلفها الثواب الجزيل حيث حمى حمى هذا الدين المتين بابطال ما لبسه المبير الكذاب من البراهين و ادخل به الشك على قلوب جهلة العوام والمغفلين فيجب على كل مؤمن يؤمن بالله و يصدق بكتبه و رسهل ان يعتقد و يجزم بان ماردبه صاحب هذه الرسالة هو الحق الموافق القواعد الايمان وان ماقاله صاحب البراهين الاحمدية والاشاعة زور و بهتان فما ذا بعد الحق الا الضلال ومن يتبغ غير الاسلام دينا فلن يقبل منه و هو فى الاخرة من الخاسرين ان ربك هو يعلم من يضل عن سبيله وهو اعلم بالمهتدين قد جائكم بصائر من ربكم فمن ابصر فلنفسه و من عمى فعليها بصرنا الله والمسلمين بطريق الاستقامة والهداية و جنبنا اجمعين طرق الضلالة والغواية انه على مايشا قدر و

وارد ہے۔ مسجد نبوی ﷺ کے اور نہ مسجد اقصیٰ (جس کی تعریف سورۃ بنی اسرائیل کے ابتداء میں ہے اور وہ قبلہ انبیاء ہے) کے حق میں وارد ہے۔ پس یہ ادّعا صاحب براہین کا کہ اس کی خانگی مسجد کے بارہ میں اللہ تعالیٰ نے: ''ومن دخله کان آمنا'' نازل کیا ہے۔ یہاں اپنی مسجد کو ان دونوں مسجدوں پر فضیلت دی ہے۔ ان مناقب سے ایک اور امر ظاہر ہو گیا اور وہ یہ ہے کہ مرزا قادیانی نے ابتداء براہین احمدیہ کے اشتہار میں درج کیا ہے کہ ان کی جائیداد دس ہزار روپیہ کی ہے۔ پھر ادّعا کیا ہے کہ ہم کو ایک الہام ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ سے مخاطبت یعنی ہمکلامی کا منصب حاصل ہے۔ پس باوجود اس کے اب تک وہ حج کو نہیں گئے۔ اس لئے کہ حج گناہ کے بخشوانے اور قیامت کے امن کے واسطے ہے اور یہ دونوں مرزا قادیانی کو حاصل ہیں۔ کیونکہ ان کو اللہ تعالیٰ نے کہا ہے کہ جو جی چاہے سو کر بے شک ہم نے تجھے بخش چھوڑا ہے جیسا کہ براہین کے ص ۵۶۰' خزائن ص ۶۶۸ میں درج ہے اور امن تو ان کی مسجد کے نمازیوں کو حاصل ہے۔ مرزا قادیانی تو خود اس کے امام اور بانی ہیں اور نیز اوپر براہین کے ص اخیر ۵۶۲' خزائن ص ۶۷۰ سے منقول ہو چکا ہے کہ: ''دین اسلام سب پر مشتبہ ہو گیا ہے اور اللہ تعالیٰ نے سب کو حکم کیا ہے کہ طریقہ حقہ مرزا قادیانی سے حاصل کریں۔'' انتہاء ملخصاً!

پس اب بحسب اقراران کے قادیان خود مکہ معظمہ ہو گئی اور ان کو حج کرنے کی کیا حاجت رہی؟۔ اس شرارت سے پناہ بخدا۔ جمیع انبیاء اور سید المرسلین ﷺ بیت اللہ کا حج اور طواف کرتے گئے۔ البتہ جس کے پاس رب البیت خود تشریف لائے اور اس کی حمد کرے تو وہ حج کو کیوں جائے؟۔ پھر براہین ص ۵۶۰' خزائن ص ۶۶۸

بالاجابة جدید و صلی اللّٰہ علی سیدنا و مولانا محمد القائل من یهده اللّٰه فلامضل له و من یضلل فلاهادیے وعلی اله و صحبة التابعین له و علینا معهم رحمة اللعالمین قاله بفمه ورقمه بقلمه العبد الاحقر محمد علی برطاهر العتر الحسینی الحنفی المدنی خادم العلم والحدیث بللبحدا الشریف النبوی وذلک فی الیوم الحادی والعشرین من ذی القعدة الحرام سنة اربع بعد الثلثمائة والالف

تقریظ احد

الشاهیر علماء بسم اللّٰه الرحمٰن الرحیم الحمد للّٰه الذی انزل الفرقان علی سید الانس والجان و احمدیه الباطل والشرک والطغیان والصلوة والسلام علی رسوله محمد واله و صحبه والتابعین لهم باحسان مدالدهور والازمان و بعد قد طالعت بعض هفوات غلام احمد مقیم القادیان فی کتابه البراهین الاحمدیة و فی الاعلان فوجدته من تبلیسات الشیطان و لیس من الهامات الرحمن بل ماذلک الابهتان و هذیان فمن ابتعه عد من اهل الخسران وهذه الرسالة حضرت ایضاً فی لطائف ردها فاطمئن بها الخیان فصے ان ینجوبط لعتها کثیر من الاخوان من اهل السنة والجماعة و غیرهم بفضل الکریم المنان فجزی اللّٰه المؤلف الفتنی الحنفی عفی اللّٰه عنه و عن والدیه واحسن الیهما و الیه.

میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فقرات عربی مرزا قادیانی کو الہام کی ہیں جن کا ترجمہ وہ خود یوں کرتے ہیں کہ: ”تو میرے ساتھ اور میں تیرے ساتھ ہوں۔ تیرے لئے میں نے رات دن پیدا کیا۔ تو مجھ سے وہ منزلت رکھتا ہے جس کی لوگوں کو خبر نہیں۔“ انتہاء بلفظہ!

فقیر کہتا ہے کہ قرآن میں فرمان ہے کہ محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کا رسول ہے۔ پس آنحضرت ﷺ کا رتبہ قرآن مجید سے لوگوں کو معلوم ہوگیا۔ اور سب مسلمان شاہد ہیں کہ آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور ساری خدائی سے افضل۔ اور صاحب براہین کا ادّعا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مرزا قادیانی کی منزلت کی لوگوں کو خبر نہیں۔ پس اس کلام سے مرزا قادیانی کی جمیع انبیاء پر فضیلت کا ثابت کرنا نہیں تو اور کیا ہے؟۔ اور یقیناً ان دعوؤں میں صاحب براہین کاذب ہے۔ پھر مرزا قادیانی ضمیمہ اخبار ریاض ہند مجریہ امرتسر یکم مارچ ۱۸۸۶ء مطبوعہ ہوشیار پور میں لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے حق میں فرمایا ہے کہ: ”انت منی وانا منك“ ص۱۴۸ سطر۴ کالم۲ تذکرہ ص۴۲۲ اور ان کے بیٹے کے حق میں جس کی بشارت دی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ اول آخر کے ظاہر کرنے والا حق اور بلندی کو ظاہر کرنے والا کأن اللّٰه نزل من السماء ص۱۴۷ سطر۱۴ کالم۲ تذکرہ ص۱۳۹ انتہاء!

فقیر کان اللّٰہ لہ کہتا ہے کہ پہلا الہام صحیح حدیث کا ایک فقرہ ہے جو آنحضرت ﷺ نے اپنے عم زاد بھائی حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کے حق میں فرمایا تھا: ”انت منی وانا منك“ یعنی تو نسب اور پیوند سسرال اور ابتداء

ایمان ومحبت وغیرھا میں مجھ سے متصل ہے۔جیسا کہ قسطلانیؒ اور کرمانیؒ دونوں شرح بخاری میں درج ہے۔یعنی فیہا میں میری اور تیری برادری اور قرابت اور اتحاد اور کمال اتصال ہے۔جیسا کہ مرقات اور لمعات دونوں شرح مشکوٰۃ میں لکھا ہے اور کرمانی شرح بخاری میں ہے کہ اس من کو اتصالیہ کہتے ہیں۔انتہاء! مترجماً

پس یہ یقین ثابت ہوا کہ ایسی کلام دو قریبیوں میں جن کو نسبتاً اخوۃ وغیرہما اتصال ہو واقع ہوئی۔لیکن خدائے تبارک وتعالیٰ جس کا نہ کوئی ولد ہے نہ کوئی والد اور نہ اس کا کوئی کفو اور جس کی یہ صفت ہے کہ کسی سے متصل نہیں ہوتا اور نہ کسی سے متحد ہوتا ہے نہ کسی سے مشابہ ہے۔جیسا کہ عقائد کی کتابوں میں اس پر تصریح ہے۔ہرگز متصور نہیں کہ وہ پاک ذات کسی کو فرمائے: ''انت منی وانا منك ''یعنی تو مجھ سے متصل ہے اور میں تجھ سے متصل ہوں۔پس بالیقین یہ صاحب براہین نے انبیاء اور مرسلین پر اپنی فضیلت ثابت کرنے کو حق تعالیٰ پر یہ بہتان باندھا ہے اور دوسرا الہام جس میں اس کے زعمی بیٹے کو:''کأنّ اللہ نزل من السماء '' کہا ہے وہ بھی صرف افتراء اور بہتان ہی ہے۔اس لئے کہ جو مشابہت لفظ کأنّ سے بیان کی جاتی ہے وہ نہایت سخت مشابہہ ہوتی ہے۔جیسا کہ تفسیر اتقان سے اوپر بیان کیا گیا ہے۔پس جب مرزا قادیانی کا بیٹا حق تعالیٰ سے بہت ہی مشابہ ٹھہرا اور وہ پاک ظالموں کی باتوں سے برتر ہے تو خود مرزا قادیانی بہت ہی اونچا چڑھ گئے۔معاذ اللہ! حق تعالیٰ کے برابر ہوگئے اور دراصل حق سبحانہ ملحدوں کی باتوں سے پاک اور منزہ ہے۔اللہ تعالیٰ کے غضب اور عذاب اور برے بندوں کی شرارت اور شیطانوں کی ایذاء اور حاضری سے پناہ بخدا۔یہاں پر ختم ہوا یہ رسالہ جس کا نام ''رجم الشیاطین براغلوطات البراہین'' ہے اور جمیع حمد میں خاص خدائے پروردگار جہانوں کے واسطے ہیں اور درود ہو اللہ تعالیٰ کا ساری مخلوقات کے برگزیدہ اور اس کے حبیب محمد ﷺ اور اس کی آل واہل بیت واصحاب پر جب تک اس کو یاد کرنے والے یاد کریں اور جب تک غافل اس کی یاد سے غفلت کریں اور بعد ختم۔اس رسالہ کے اللہ تعالیٰ کے وافر کرم کا مشتاق محمد ابوعبدالرحمٰن فقیر غلام دستگیر ہاشمی حنفی قصوری اللہ تعالیٰ اس کی مدد میں ہو۔

مرزا قادیانی کے تعاقب میں مساعی

حضرات علماء حق ملت شریفین کی خدمت میں عرض کرتا ہے کہ فقیر نے صفر ۱۳۰۲ ہجری میں صاحب براہین کا وہ اشتہار دیکھا جس کا ذکر ابتداء اس رسالہ میں درج ہوا ہے اور اس کو مشتہر (مرزا قادیانی) نے بیس ہزار قطعہ چھپوا کر دور دراز ملکوں میں شائع کیا ہے۔جب فقیر نے اس میں دیکھا کہ مرزا قادیانی نے کتاب براہین احمدیہ کا بنانا اللہ تعالیٰ کے حکم اور الہام سے دعویٰ کیا ہے اور اپنی تعریفوں میں حدود الٰہی سے تجاوز کر گیا ہے۔ان باتوں سے دل بہت ناخوش ہوا۔پھر اس کی کتاب براہین احمدیہ دیکھی تو تیسرے چوتھے حصہ کے حاشیہ در حاشیہ میں جو اس نے اپنے الہامات درج کئے ہیں وہ اکثر مخالف شرع پائے اور آیات قرآن کی تحریف لفظی ومعنوی وغیرہ قباحتیں جن کا ذکر اوپر ہوچکا ہے ان میں دیکھیں تو حق برادری اسلام کے ادا کرنے کے واسطے مرزا قادیانی کو لکھا کہ ان مخالف شرع باتوں سے باز آؤ اور غیر دین والوں کے مقابلہ میں کتاب لکھو چھپواؤ فروخت کرو کچھ مضائقہ نہیں تو اس کو نہ مانا اور تائب نہ

ہوئے بعدازاں فقیر نے بعض مجالس وعظ میں ذکر کیا کہ مرزا قادیانی کے الہامات میں قرآن مجید کی تحریف ہوگئی ہے اورانہوں نے انبیاء کی برابری کے مدعی ہوکر قرآن شریف کو پارہ پارہ بھی کر دیا۔ اس پر ان کے مؤید مؤلف رسالہ اشاعۃ السنہ نے خلوت میں درباب الہامات مرزا کے فقیر سے مناظرہ کرنا چاہا۔ جب کہ فقیر کو معلوم تھا کہ صاحب براہین اور مؤلف اشاعۃ السنہ باہم ایک دوسرے کے کمال ثناء خواں ہیں اور اپنی تالیفات میں ایک دوسرے کی حقانیت کو کما حقہ ظاہر کیا ہے۔ اس پر اکثر علماء اور سب عوام مقلدین سے اور بعض علماء اور عوام غیر مقلدین کے صاحب براہین کی حقیقت کو مان گئے ہیں۔ اور قادیان مثل بیت اللہ کے مرجع انام ہوگئی ہے تو فقیر نے خلوت میں مناظرہ کو پسند نہ کیا بلکہ علماء دین کے روبرو گفتگو واسطے کہا تو اس کے قبول سے درگزر صاحب اشاعۃ السنہ نے کیا۔ اس کا جواب تک نہ دیا تو بعدازاں فقیر نے جمادی الاولیٰ سنہ رواں میں بذریعہ اشتہار اعلان کیا کہ صاحب براہین کے اکثر الہامات اصول دین اسلام کے مخالف ہیں۔ اس پر فقیر مرزا قادیانی اور ان کے مؤید اشاعۃ السنہ سے علماء اسلام کے روبرو یہ کلام کرنے کا خواستگار ہے تا کہ حق ظاہر ہو جائے اور خواص عوام اہل اسلام کے عقائد میں خلل نہ آئے تو اس کا جواب بھی ان کی طرف سے کچھ نہ ملا۔ پھر فقیر نے اسی سال کے رمضان المبارک میں صاحب براہین کے الہامات اور صاحب اشاعۃ السنہ کی تاویلات کے رد میں اردو میں رسالہ لکھ کر کئی علماء ہندوستان و پنجاب کی خدمت میں پیش کیا تو انہوں نے بھی اس بارہ میں کہ صاحب براہین و اشاعۃ السنہ دونوں مخالفت شرع کر رہے ہیں۔ فقیر سے موافقت فرمائی۔ امرتسر کے علماء کی تصدیق کے بعد وہاں کے ایک رئیس نے فقیر سے کہا کہ مصلحت یہ ہے کہ آپ اول مرزا قادیانی سے اظہار حق کے لئے مناظرہ کرو۔ پھر جو حق ظاہر ہو اس کو اشتہار دو۔ اس کو فقیر نے قبول کیا اور ان سے کہا کہ ڈیڑھ سال اس انتظار میں بسر کیا ہے کہ مرزا قادیانی مناظرہ کو قبول نہیں کرتے۔ اس رئیس نے جواب دیا کہ ہم اس میں ساعی ہوکر مرزا قادیانی کو لکھتے ہیں۔ پھر چند ماہ کے بعد ان کا خط فقیر کے نام آیا کہ صاحب براہین لکھتے ہیں کہ میری کتاب میں تصوف ہے۔ تین علماء صوفیہ کے نام لکھے کہ ان کے روبرو مناظرہ کرنا چاہتا ہوں۔ فقیر نے اس کے جواب میں اس امر کو مان لیا اور لکھا کہ تین خاندانی علماء ہوں جو وہ لاہور سے ان کے ساتھ شامل کر کے تاریخ مناظرہ متعین کر و اور فقیر کو اطلاع دو کہ تاریخ مقررہ پر حاضر ہو جاؤں۔

علمائے حرمین شریفین سے فتویٰ

پس اب تک ان کی طرف سے کوئی جواب نہ ملا اور نہ وہ رسالہ شائع ہوا۔ اب اس امید پر فقیر نے شوال ۱۳۰۳ھ میں اس رسالہ کو عربی میں ترجمہ کیا کہ حضرات علماء حرمین محترمین کی تصحیح سے بھی مزین ہو جائے تا کہ اہل اسلام کے نزدیک نہایت معتمد ٹھہرے اور بعض علماء مقلدین جو صاحب براہین کے مصدق ہیں وہ بھی حق کی طرف رجوع کریں اور فقیر نے یہ جو کچھ کیا ہے صرف قرآن مجید کی حمایت اور حقوق انبیاء و مرسلین صلوٰۃ اللہ علیہم اجمعین کی رعایت اور عقائد مسلمین کی صیانت کے لئے کیا ہے۔ اب اس رسالہ عربیہ مع چاروں حصہ مجلد براہین احمدیہ اور رسالہ اشاعۃ السنہ کی، جس میں مرزا قادیانی کی تعریف اور ان کے اقوال کی تاویلیں ہیں مع دونوں اشتہار

صاحب براہین کے جن میں بیٹے کی پیشین گوئی اور اپنی تعریف درج کی ہے آپ صاحبوں کی خدمت مبارک میں بھیج کر ملتجی ہوں کہ آپ اس عربی رسالہ کو ملاحظہ فرمائیں اور اس کے حوالوں کی اصل کے ساتھ مطابقت کرا کر فقیر کی تحریر کو قرآن وحدیث واجماع امت سے موافق پائیں تو اس کی تصحیح فرمائیں اور اگر اس میں کوئی خطاء وسہو ہو تو اس کی اصلاح کریں اور بیان شافی وشرح کافی سے اجر وافی حاصل فرمانے کی نیت سے صاحب براہین اور اس کے مؤید اور ان کے معتقدین کا حکم اور ان کی کتابوں کے پڑھنے کا حکم ظاہر کریں کہ شریعت وطریقت میں ان کا کیا حال ہے؟۔ تا کہ اہل اسلام کو اطمینان ہو اور سب کا حق کی طرف میلان ہو۔ اللہ تعالیٰ آپ کو دنیا اور عاقبت میں جزائے خیر عطا فرمائے اور دین متین کی تائید کے لئے آپ کو سلامت باعزوکرامت رکھے اور آپ کے علم اور جسم میں بسطیت بخشے۔ احقاق حق اور ابطال باطل میں قیامت تک اہل علم حرمین محترمین پر ہی مدار ہے۔ خدائے مجیب الدعوات ہمیں آپ کی زیارت امن وامان وسلامت واسلام سے نصیب کرے کہ یہ سعادت عظمیٰ اور برکات کبریٰ کی طرف پہنچانے والی بات ہے۔ سب حمد پروردگار عالمین کے واسطے خاص ہے۔ اور درود وسلام اس کے مظہر جمال اور نور کمال پر اور اس کی آل واصحاب پر ہو مقدار اس کی بخشش کے اور بے شمار معلومات عالم الغیب والشہادت کے یہ رسالہ تمام ہوا۔ اور تقریظین شروع۔

مولانا مولوی مہاجر حاجی محمد رحمت اللہ صاحبؒ کی تقریظ

مولانا مولوی مہاجر حاجی محمدؒ جن کو حضرت سلطان روم نے بصوابدید شیخ الاسلام روم خطاب پایا حرمین شریفین عطا کیا اور فرمان شاہی میں اقضی قضات المسلمین واولی ولات الموحدین وارث علوم سیدالمرسلین وغیرھا القاب سے ملقب فرمایا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم! حمد اور صلوٰۃ کے بعد بے شک میں نے اس رسالہ کو اول سے آخر تک سنا۔ اس کی عبارت اور مضمون دونوں صحیح پائے۔ حضرت مؤلف اس رسالہ نے خدا اس کو اچھا بدلہ دے جو نقلیں درج کی ہیں وہ سب اصل کے مطابق ہیں۔ میں نے اس سے پہلے بھی معتبروں کی زبانی مرزا قادیانی کا حال سنا ہے۔ سو وہ میرے نزدیک دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ اس کی فرمانبرداری کسی کو جائز نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ اس رسالہ کے بنانے والوں کو نیک بدلہ دے۔ امید ہے کہ اس کے مطالعہ سے بہت لوگ صاحب براہین احمدیہ کی پیروی سے بچ جائیں گے۔ ہم کو اور سب مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ شیطانوں کے اغوا اور مکروفریب سے محفوظ رکھے۔ میں فقیر! خدا کی رحمت کا امیدوار رحمت اللہ بن خلیل الرحمٰن ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہم کو اور سب مومنوں کو بخشے۔ آمین!

دستخط ومہر محمد رحمت اللہ!

حنفیوں کے مفتی مکہ معظمہ کی تقریظ

سب حمد اس کے لئے جو اس کے لائق ہے اور اسی سے میں توفیق کی استمداد کرتا ہوں۔ سب تعریف اس خدا

کی ہے جس کی بلند ذات غفلت اور نسیان سے پاک ہے اور اس کے نام اور صفتیں زوال اور نقصان کے لائق ہونے سے پاک ہیں اور اس نے ہر زمانہ میں ایسے علماء پیدا کئے ہیں جو شرع شریف کی محافظت پر قائم ہیں اور ان کو حق کے ظاہر کرنے اور باطل کے نابود کرنے پر طاقت دی ہے کہ کچھ سستی نہیں کرتے اور اس پر ان کو بہت ثواب اور بہت نیکیاں دی ہیں۔ اس لئے کہ انہوں نے صواب اور خطاء فاحش کو بیان کر دیا اور درود وسلام ہمارے سردار پر ہوں جن کا نام نامی محمد ﷺ ہے جن میں حق تعالیٰ نے سب فضیلتیں جمع کی ہیں اور ان کی آل واصحاب پر جن کے نفس خدائے تعالیٰ کے فرمانبردار ہیں۔ بعد اس کے بے شک میں مطلع ہوا اس بزرگ رسالے اور لطیف حوالوں پر۔ پس میں نے دیکھا ان کو ایسی عمدہ جن کے دیکھنے سے آنکھیں سرد ہوتی ہیں اور بے شک شیطان نے غلام احمد قادیانی کو ہلاکت اور نقصان کی وادیوں میں گرادیا ہے۔ پس حق تعالیٰ اس رسالے کے مؤلف کو جزائے خیر عطا کرے اور اس کو زیادہ اجر دے اور قیامت کے دن ہم کو اور اس کو اچھا مکان عطا کرے۔ آمین! اور حق تعالیٰ ہمارے سردار محمد ﷺ اور اس کی آل واصحاب سب پر درود بھیجے۔ اس تحریر کے لکھنے کا حکم کیا شریعت کے خادم الطاف الٰہی کے امیدوار محمد صالح بن مرحوم صدیق کمال حنفی نے جو ان دنوں میں مکہ مکرمہ کا مفتی ہے اللہ تعالیٰ ان دونوں کی مدد میں ہو۔ دستخط محمد صالح کمال!

حضرت شیخ العلماء کی جو شافعیوں کے مکہ معظّمہ میں مفتی ہیں تقریظ

سب تعریفیں اس خدا کو ہیں جس نے اس دین اسلام کے خلل وزلل بد مذہبوں گمراہوں کے دور کرنے کے لئے کچھ پیدا کئے ہیں۔ جو بد مذہبوں گمراہ کنندوں کی سرکوبی کرتے رہے ہیں۔ اور جس نے ہر عالم راہنما سیدھی راہ کے چلنے والے کی مدد کی ہے۔ بعد اس کے بے شک میں نے دیکھا ان باتوں کو جو غلام احمد قادیانی پنجابی کی طرف منسوب ہیں۔ پس اگر اس نے یہ کی ہیں تو وہ گمراہوں گمراہ کنندوں وسخت بد مذہبوں سے ہے اور ایسا ہی محمد حسین ہے جس نے رسالہ اشاعۃ السنہ میں اس کی تائید کی ہے۔ پس حاکم اسلام پر اللہ تعالیٰ اس کو نیک توفیق دے۔ واجب ہے کہ ان دونوں کو ایسی سخت تعزیر دی جائے جس سے یہ اور ان کے ہم مشرب ایسی باتوں سے باز آ دیں اور جو رسالہ امام فاضل بزرگ کامل شیخ محمد ابو عبدالرحمٰن غلام دستگیر ہاشمی حنفی قصوری نے ان دونوں کی گمراہی کے بیان اور ان کے رد میں لکھا اور اس کا نام ''رجم الشیاطین براغلوطات براہین'' رکھا ہے۔ وہ ایسا حق ہے جس میں کوئی شک نہیں۔ اللہ تعالیٰ اسلام اور مسلمانوں کی طرف سے اس کو نیک بدلہ دے اور مسلمانوں کے دلوں میں اس کا اعتبار بڑھائے اور خدا بہت دانا ہے۔ یہ تحریر اپنی زبان سے کہی اور اپنے قلم سے لکھی۔ اللہ تعالیٰ سے کمال کامیابی کے امیدوار محمد سعید بن محمد بابصیل نے جو مکہ معظّمہ میں شافعیوں کا مفتی ہے۔ خدا اس کو اور اس کے والدین وجمیع مومنین کو بخشے۔ دستخط محمد سعید بابصیل!

مالکیوں کے مفتی مکہ معظّمہ کی تقریظ

سب تعریفیں پروردگار عالم کو خاص ہیں۔ خداوندا مجھے علم دے اور سیدھے راستہ کی طرف راہنمائی کر جس کو خدا راہنمائی کرے کوئی اسے گمراہ نہیں کرسکتا اور جس کو وہ گمراہ کرے اس کی راہنمائی کوئی نہیں کرسکتا۔ لیکن ایسی باتیں

کرنے والا بے شک شیطانی خطرا اور وساوس نفسانی کے دریاؤں میں ڈوب گیا ہے۔ اس کے جھوٹ اور بدبختی سے تعجب ہے۔ اس لئے کہ مدعی ہوا ہے اس بغاوت کا جو حدیث میں آیا ہے کہ آخر زمانہ میں سخت جھوٹے دجال ہوں گے۔ تم سے ایسی باتیں کریں گے جو تم نے اور تمہارے باپ دادوں نے نہ سنی ہوں گی اور رسالہ اشاعۃ السنہ سے جس نے اس کی تائید کی ہے وہ سخت بدبخت ہے۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ گناہ اور حدوں سے درگزر کرنے میں تائید نہ کرو۔ پس حاکم اسلام پر واجب ہے کہ ان دونوں کو سخت تعزیر کرے اور وہ رسالہ جو فاضل علامہ شیخ محمدؒ ابو عبدالرحمٰن غلام دستگیر ہاشمی حنفی قصوری نے ان دونوں کی گمراہی کے بیان اور ان کی باتوں کی تردید میں لکھا ہے۔ بے شک اس میں بہت درست لکھا ہے۔ اس لئے کہ سچے دین کی اتباع کی جائے۔ بہت عمدہ ترغیب ذکر کی ہے۔ خدا بہت دانا ہے۔ بار خدایا ہم کو ہوائے نفس کے پیچھے چلنے والوں اور شیطان کی راہ میں گمراہ ہونے والوں اور بری باتوں کو اچھا جان کر ہلاک ہونے والوں سے نہ کر۔ آمین بجاہ سید المرسلین! یہ تحریر اللہ تعالیٰ کی بخشش کے امیدوار محمد بن شیخ حسین مرحوم نے لکھے ہیں جو مکہ معظمہ میں مالکیوں کا مفتی ہے۔ دستخط محمد بن حسین مفتی مالکیہ"!

مکہ معظّمہ کے حنبلیوں کے مفتی صاحب کی تقریظ

سب تعریف اس خدا کی ہے جس نے اپنے خاص بندے پر قرآن مجید اتارا' جو اپنی بات میں سچا ہے جس میں خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے اور یہ میرا راہ سیدھا ہے۔ اس کی پیروی کرو اور بہت راستوں کی پیروی نہ کرو جو تمہیں اس کے راہ سے جدا کر دیں گے اور درود و سلام ہمارے سردار محمد ﷺ پر جو خدا کا نبی اور دوست و خلیل ہے اور اس کی آل واصحاب و مددگاروں پر۔ پھر بعد ازاں بے شک میں نے اس بزرگ رسالہ کا مطالعہ کیا جو صحیح صاف محکم روایات پر مشتمل ہے۔ پس میں نے اس رسالہ کو بڑے دلائل محکم مضبوط شافی کافی فائدہ رساں دیکھا جس کے پڑھنے سے موحدین اہل سنت و جماعت کی آنکھیں خنک ہوتی ہیں اور معتزلہ و خارجیوں و بدمذہبوں و بدعتیوں کی آنکھیں اندھی ہوتی ہیں۔ وہ بدمذہب جو دین سے یوں نکلتے ہیں جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے۔ جیسا کہ حدیث میں وارد ہوا ہے۔ اور یہ مبارک رسالہ جس نے غلام احمد قادیانی کی کجی کو ظاہر کیا اور بے شک یہ قادیانی مسیلمہ کذاب ثانی ہے اور نیز اس کے مؤید کے دھوکے ظاہر کئے ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ اس کے لکھنے والے کو اہل اسلام کی طرف سے بہت نیک بدلہ دے۔ اور بہت سا اجر عطا فرمائے اور اللہ تعالیٰ ہمارے سردار محمد ﷺ نبیوں اور رسولوں کے ختم کرنے والے پر رحمت پہنچا اور اس کی آل واصحاب سب پر۔ اس تحریر کے لکھنے کا عاجز خلف بن ابراھیم نے جو مکہ شریف میں حنبلیوں کے فتویٰ دینے کا بالفعل خادم ہے۔ حکم کیا۔

مدینہ منورہ میں جو حضرت حنفیوں کے مفتی ہیں ان کی تقریظ

بسم اللہ الرحمن الرحیم! حمد درود و سلام ادا کرتے ہوئے میں خدائے پاک مولیٰ کریم قادر سے اپنے ہر کام اور ہر بات میں توفیق و مدد کا سائل ہوں۔ سب تعریف خدائے یگانہ بے نیاز شریک اور اولاد سے پاک کے لئے خاص ہے جس نے بزرگ رسولوں کو روشن دلیلوں اور ظاہر نشانیوں سے بھیجا ہے اور ان کی قبل از نبوت خوارق اور معجزات

سے تائید کی ہے۔ اپنے خاتم الانبیاء اور سید الاصفیا پر جس نے قرآن معجز بیان اتارا ہے اور اس جل وعلیٰ نے اس میں فرمایا ہے کہ آج میں نے پورا کیا تمہارے لئے دین اور تم پر اپنی نعمت تمام کی اور اسلام تہارے لئے دین پسند کیا۔ وہ کتاب جو سیدھی راہ کی طرف راہنما ہے اور ہر اچھا کام فرماتی ہے۔ جھوٹ اس کے آگے پیچھے سے نہیں آتا۔ دانا ستودہ کی اتاری ہوئی ہے اور دائمی درود اور اسلام نبی پر ہو جو خلاصی اور سیدھی راہ کی طرف بلانے والا ہے اور قیامت تک ہر جھوٹے اور ہلاک کرنے والے کا حال بتلانے والا ہے جس کی حدیث صحیح مسلم میں ابو ہریرۃؓ سے ہے کہ آخر زمانہ میں دجال سخت جھوٹے ہوں گے۔ تم سے ایسی باتیں کریں گے جو تم نے اور تمہارے باپ دادوں نے نہ سنی ہوں گی۔ پس ان سے ڈرو تم کو گمراہ نہ کریں اور فتنہ میں نہ ڈالیں اور نیز صحیح مسلم میں ابو ہریرۃؓ سے ہے کہ جو کوئی ہدایت کی طرف بلائے گا تو اس کے جمیع پیروؤں کا ثواب اس کو دیا جائے گا اور ان کے ثواب سے بھی کچھ کم نہ ہوگا۔ اور جو کوئی گمراہی کی طرف بلائے گا تو اس کو یہی سب پیروؤں کا گناہ اس پر ہوگا اور ان کے بھی گناہ سے کچھ کم نہ کیا جائے گا۔ اور نیز امام احمد ونسائی ودارمی نے عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ایک خط کھینچ کر فرمایا کہ یہ خدا کا راہ ہے۔ پھر اس کے دائیں بائیں اور خط کھینچے اور فرمایا کہ ان راستوں سے ہر راہ پر شیطان ہے جو اس کی طرف بلاتا ہے اور یہ آیت پڑھی: ''ھـــذا صراط المستقیم فااتبعوہ'' اور بے شک یہ میرا سیدھا راہ ہے۔ اس کی پیروی کرنا۔ آخر آیت تک اور ابن ماجہ نے حضرت انسؓ سے حدیث لکھی کہ بڑی جماعت کی پیروی کرنا بے شک جو اس سے نکلا دوزخ میں پڑا اور نیز امام احمد نے معاذ بن جبلؓ سے حدیث بیان کی ہے کہ شیطان آدمی کا بھیڑیا ہے۔ بکریوں کے بھیڑیے کی طرح الگ ہونے والی بکری کو پکڑ لیتا ہے۔ پراگندہ نہ ہونا اس سے بچنا اور جماعت سے ملنا اور نیز یہ حدیث امام مالک کے مؤطا میں مالک بن انسؓ سے روایت ہے کہ میں تم لوگوں میں دو کام چھوڑتا ہوں۔ جب تک ان کو پکڑے رہو گے گمراہ نہ ہو گے۔ قرآن مجید اور حدیث اور نیز صحیح مسلم میں محمود ابن لبیدؓ سے حدیث آئی ہے کہ قرآن سے کھیل کئے جاتے ہیں اور میں موجود ہوں اور نیز ابو یعلیٰ نے ابو ذرؓ سے حدیث بیان کی ہے کہ میرا بہت پیارا اور نزدیک تر وہ ہے جو مجھ سے ملے۔ اس عہد پر میں نے اسے چھوڑا ہے اور نیز بیہقی کی شعب الایمان میں جابرؓ سے حدیث ہے کہ تم اسلام میں حیران ہوتے ہو۔ جیسے یہود ونصاریٰ متحیر ہیں تمہارے لئے شرع روشن پاکیزہ لایا ہوں۔ اگر موسیٰ زندہ ہوتے تو میری ہی پیروی کرتے اور نیز حدیث متفق علیہ اور سنن ابوداؤد اور جامع ترمذی کی حضرت عائشہؓ سے ہے کہ جس نے ہماری شریعت کے برخلاف کوئی کام نکالا وہ مردود ہے اور نیز امام احمد ومسلم اور چاروں نے ابو سعیدؓ سے حدیث لکھی ہے کہ جو کوئی تم سے برا کام دیکھے تو اس کو اپنے ہاتھ سے بدل دے۔ اگر یہ طاقت نہ ہو تو اپنی زبان سے۔ اگر یہ طاقت نہ ہو تو اس کو اپنے دل سے اور یہ بہت ضعیف ایمان ہے۔ اور درود آپ ﷺ کی آل واصحاب پر ہو جو سیدھے راہ کے ستارے ہیں اور آپ ﷺ کے عزیز واقارب وجماعت پر جو خلقت کے رہنما ہیں۔ بعد ازاں بے شک میں نے اس پیارے رسالہ کے کاغذات کے باغوں میں ان کے اصیل گھوڑوں کو چرایا اور اس عمدہ تالیف کی سطروں کے گلزاروں کی پاکیزہ زمین میں اپنی سست فکر کے اونٹ کو دوڑایا۔ پس میں نے اس کو یقینی دلوں سے تردید کا ذمہ دار پایا جس نے اس دین سے نکلنے والی بدبخت ناکس فریبی (مرزا قادیانی)

کے جھوٹ کو نابود کر دیا۔ اس کی باتوں کے جوہر ناقص عقل کے گمراہ کرنے کا سبب ہیں۔ کھوٹ ظاہر کرنے میں یہ رسالہ کافی ہے۔ پس بے شک اس کے مؤلف نے اچھا لکھا۔

یہاں تک کہ نہایت نشانہ اور مقصود عمدگی کو پہنچا اور فائدہ پہنچایا۔ خدا اس کو بہت ثواب اور بہشت اور اپنا دیدار عطاء کرے اور اللہ تعالیٰ کا ہمارے سردار پیغمبر محمد ﷺ اور اس کی آل واصحاب پر درود وسلام پہنچے۔ اس تحریر کو پروردگار کی بخشش کے محتاج عثمان بن عبدالسلام داغستانی جو مدینہ منورہ میں حنفی مفتی ہیں لکھا۔ خدا اس کو بخشے۔ مورخہ ۵ ذیقعدہ ۱۳۰۴ھ/ دستخط عثمان بن عبدالسلام داغستانی!

مدینہ منورہ کے مفتی شافعیہ اور ان کے وکیل مدرس حرم شریف نبوی کی تقریظ

بسم اللہ الرحمن الرحیم! سب تعریف اس خدا کی ہے جس نے اپنے رسول محمد ﷺ کو ہدایت اور دین کے ساتھ بھیجا اور ان پر ایسا قرآن اتارا جو رحمن کا معجزہ ہے اور ہمیشہ کے لئے نشان کمال راستہ کی دلیل ہے اور آپ ﷺ کو نبیوں کا ختم کرنے والا اور رسولوں کا سردار اور جہانوں کی رحمت بنایا اور آپ ﷺ کی نبوت کو قیامت تک جن اور آدمیوں کے لئے عام کیا اور ان کی شرع نے تو سب دینوں کو منسوخ کیا اور ان کی شرع اور حکم منسوخ نہیں ہوتا اور آپ ﷺ کے درگاہ الٰہی میں پہنچنے سے قیامت تک پیغمبری کا دروازہ بند ہو گیا۔ پس آپ ﷺ کے پیچھے آپ ﷺ کی روشن اور مضبوط شرع کی ہی پیروی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ ﷺ پر اور آپ ﷺ کی آل واصحاب پر جو ہدایت کے امام اور تاریکی کے چراغ ہیں اور ان کے پیروؤں پر درود بھیجے جب تک دنیا قائم ہے۔ بعدازاں ہم دونوں نے اس رسالہ میں خوب تأمل کیا تو اس کو مقصود پر روشن دلیل پایا۔ اس کی دلیلیں بدمذہبوں کے شبہوں کی کرنیں کاٹ دیتی ہیں اور اس کے نور شیطانوں کے دھوکوں کے اندھیروں کو نابود کر دیتی ہیں۔ اس نے بہت عمدہ فیصلہ کیا اور حق کا راستہ ظاہر کر دیا۔ اور یہ رسالہ صراحتہً دین کی یقینی دلیلوں پر شامل ہے اور غلام احمد قادیانی کے فریبوں اور جھوٹ کو اس نے رسوا کر دیا ہے۔ اور بے شک یہ قادیانی اپنے شیطان بھائیوں کے نزدیک احمد یعنی قابل تعریف ہے اور اہل ایمان ویقین کے نزدیک یہ آذم یعنی لائق بہت مذمت کے ہے اور بے شک اس کی بیہودہ باتیں ظاہر گمراہی ہے اور جس الہام کا یہ مدعی ہے وہ شیطانوں کی وحی ہے۔ نبیوں اور رسولوں کی وحی نہیں ہے اور جب تو اس کی بناوٹ اور گمراہی میں تأمل کرے گا تو اس آیت کا مصداق پائے گا جس کا ترجمہ یہ ہے اور اسی طرح کئے ہیں ہم نے ہر نبی کے دشمن شیطان آدمی اور جن سکھاتے ہیں ایک دوسرے کو طمع باتیں فریب کی اور اگر تیرا رب چاہتا تو یہ کام نہ کرتے۔ سو چھوڑ دے وہ جانے اور ان کا جھوٹ اور نہ جھکیں اس کی طرف اول ان کے جو ایمان نہیں لائے آخرت سے۔ وہ اسے پسند کریں اور تاکہ مرتکب ہو جائیں ان امور کے جن کے وہ مرتکب ہوئے تھے۔ یہاں تک کہ کوئی بدلنے والا نہیں اس کے کلام کو اور وہی ہے سننے والا جاننے والا اور دراصل یہ قادیانی مسیلمہ کذاب کی طرح گمراہی اور شک میں ہے بلکہ یہ قادیانی شیطان سے اس کا مکروفریب بہت مضر ہے۔ اس لئے کہ شیطان کا معاملہ ظاہر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے بنی آدم کو اس کے فریب سے ڈرایا ہے اور یہ قادیانی اس نے جھوٹ کو سچ بنا دکھایا ہے اور اللہ تعالیٰ پر افتراء باندھ رہا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ اس کی

ہلاکت سے شہروں اور بندوں کو فساد سے راحت دے۔ پس ہر مومن پر واجب ہے کہ اس رسالہ کے مضمون سے تمسک کرے اور قادیانی کی براہین احمدیہ کے بناوٹوں سے بچیں اور اس کے افتراء سے جو کمینگی اور گمراہی ہے اور اللہ تعالیٰ ہمارے سردار محمد خاتم النبیین ﷺ پر درود بھیجے جس پر قرآن مبین شیطانوں کی وسواسوں سے محفوظ اتارا گیا ہے اور اس کی آل واصحاب پر اور سلام سب پر۔ اس تحریر کے لکھنے کا سید جعفر بن سید اسماعیل برزنجی مدینہ منورہ میں شافعیوں کے مفتی نے حکم کیا ہے اور وکیل مفتی شافعیوں کے جو حرم شریف نبوی میں مدرس ہے۔ سید احمد برزنجی اس نے بھی تحریر کی ہے۔ دستخط سید جعفر البرزنجی! سید احمد البرزنجی!

مدینہ منورہ کے حضرت مدرس مسجد نبوی کی تقریظ

بسم اللہ الرحمن الرحیم! سب تعریفیں اس خدا کے لئے ہیں جس نے سارے اپنے بندوں کو اپنی پہچان اور توحید کے لئے پیدا کیا ہے اور تاکہ وہی سب اپنے وجود اور خدا کے وجود میں فرق کریں اور اس کے انعام وبخشش کو جانیں۔ میں اس کی حمد کرتا ہوں اس پر کہ ہمارے لئے اس نے دین کے نشان قائم کئے اور ہدایت پانے والوں کے لئے اس کا راہ روشن کیا اور میں اس کا شکر ادا کرتا ہوں اس پر کہ ہماری طرف ایسا نبی بھیجا جس پر پیغمبری ختم کی اور شبہات وگمراہی کے دروازے اس کے ساتھ بند کئے روشن معجزوں سے اس کی مدد کی اور اس کے دین سے سب دین اور حکم منسوخ کئے اور اس کی شرع کو قیامت تک باقی رکھا اور اس پر ایسا قرآن اتارا جو عمدہ نصیحت اور سیدھا راہ ظاہر کرنے والا نور اور محکم عہد ہے اور خود حق تعالیٰ ہمیشہ کے لئے اس کی حفاظت کا ذمہ دار ہے کہ جھوٹے اس کو بدل نہ سکیں گے اور دین سے پھرنے والے اس میں کجی نہ کرسکیں گے۔ یعنی دیندار لوگ ان کی تردید کر کے ظاہر کر دیں گے۔ سو اللہ تعالیٰ آپ ﷺ پر رحمت کرے اور آپ ﷺ کی آل واصحاب پر بھی جس نے ان کی پیروی کی خود آپ ﷺ کی پیروی کی اور جو ان کی راہ سے پھرے بے شک اس نے ظلم کیا اور حد سے گزرا۔ بعدازاں جب میں نے اپنی آنکھوں سے اصیل گھوڑوں کو ایسے روشن رسالے کے میدانوں میں جولان دیا جو سچے دین کی پیروی پر عمدہ برانگیخت پر شامل ہے اور اس کی طرف بلا رہا اور حرص دلا رہا اور اس پر ترغیب دے رہا ہے اور یہ دیکھنا اس کا جلدی کی حالت میں تھا باوصف از حد کثرت اشتغال اور دل پر ہجوم غموں کے حال میں تو اس رسالہ پر میں نے تحقیق کی نور ظاہر پائی اور اس کی دلیلیں روشن مضبوط ظاہر پائیں۔ یہ رسالہ دین کی یقینی باتوں کو جمع کرنے والا ہے۔ بے دینوں گمراہ کرنے والوں کی شبہوں کی تردید کا ذمہ دار ہے۔ اس بدمذہب جھوٹے دعویٰ کرنے والے کے عیب کو رسوا کرنے والا ہے جس کا نام غلام احمد قادیانی ہے شیطان کا پوتا جو گمراہی اور بدراہ کرنے میں اپنے دادے شیطان سے ہزار درجہ بڑھ گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس رسالہ کے بنانے والے کو عمدہ ثواب دے۔ اس لئے کہ دین اسلام کی حدوں کی محافظت کی ہے۔ سخت جھوٹے گمراہ کنندے کی فریبیوں کی براہین سے باطل کر کے جس سے اس نے عوام جاہلوں اور غافلوں کے دلوں میں شک داخل کردیئے تھے۔ پس ہر مسلمان پر جو خدا پر ایمان رکھتا ہے اور اس کی کتابوں ورسولوں کو سچا جانتا ہے واجب ہے کہ یہ اعتقاد اور یقین کرے کہ صاحب اس رسالہ نے جو رد لکھا ہے وہی سچ اور موافق قواعد ایمان کے ہے اور بے شک جو

براہین احمدیہ والے اوراشاعۃ السنہ والے نے کہا ہے وہ نرا جھوٹ اور بہتان ہے۔ پس سچ کے پیچھے گمراہی ہی ہوتی ہے اور جو مسلمان کے سوا دین اختیار کرے گا وہ ہرگز قبول نہ ہوگا اور وہ شخص قیامت میں نقصان والوں سے ہوگا۔ تیرا رب راستہ بھولنے والوں کو جانتا ہے اور ہدایت پانے والوں کو بھی جانتا ہے۔ بے شک تمہارے رب کی طرف سے نصیحتیں آئی ہیں جس نے دیکھا اپنا فائدہ کیا اور جو اندھا ان سے ہوا اپنا نقصان کیا۔ اللہ تعالیٰ ہم کو اور سب مسلمانوں کو سیدھے اور ہدایت کے راستہ پر قائم رکھے اور ہم سب کو گمراہی کے راستوں سے بچائے۔ وہ ہر شے پر قادر ہے اور دعا قبول کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ ہمارے سردار اور آقا محمد ﷺ پر رحمت کرے جس نے فرمایا ہے کہ جس کو خدا راہ دکھائے کوئی اس کو بدراہ کرنے والا نہیں اور جس کو گمراہ کرے کوئی اس کا راہنما نہیں اور اس کی آل واصحاب اور تابعین اور ہم سب پر رحمت کرے۔ آمین! یہ تحریر اپنی زبان سے کہی اور قلم سے لکھی ہے۔ عاجز بندے محمد علی بن طاہر وتری حسینی حنفی مدنی نے جو مسجد شریف مدینہ منورہ میں علم دین وحدیث کا مدرس ہے۔ مورخہ ۲۱ ذیقعدہ ۱۳۰۴ ہجری میں! دستخط: محمد علی السید بن طاہر السید الوتری!

پٹنہ کے مشہور علماء سے ایک عالم کی تقریظ

بسم اللہ الرحمن الرحیم! سب تعریف اس خدا کے لئے ہے جس نے قرآن مجید آدمیوں اور جنوں کے سردار پر اتارا اور اس سے جھوٹ اور شرک اور سرکشی کو نابود کیا اور درود وسلام اس کے پیغمبر محمد ﷺ پر اور اس کی آل واصحاب اور نیکی سے ان کے پیروؤں پر ہمیشہ ہو۔ بعد ازاں میں نے غلام احمد قادیانی کی براہین احمدیہ واشتہار سے اس کی بعض لغزشوں کا مطالعہ کیا۔ پس ان کو شیطانی بناوٹوں سے پایا۔ وہ رحمانی الہام نہیں ہیں بلکہ نرا بہتان اور بیہودہ گوئی ہے۔ پس جس نے اس کی پیروی کی وہ نقصان والوں سے ہے اور اس رسالہ کی عمدہ تردیدات کو بھی میں نے دیکھا ہے۔ پس ان سے دل کو آرام آیا۔ امید ہے کہ اس کے مطالعہ سے بہت برادران اہل سنت وغیرھم اللہ تعالیٰ کے فضل سے نجات پالیں گے۔ اللہ تعالیٰ اس رسالہ کے مؤلف کو اونچی بہشت بدلہ دے۔ اس تحریر کو عاجز محمد بن عبدالقادر باشہ پٹنہ کے باشندے حنفی نے لکھا۔ اللہ تعالیٰ اس کو اور اس کے والدین کو بخشے اور ان سب سے احسان کرے۔ فقط۔ دستخط! محمد ابن عبدالقادر باشہ!

تمام ہوئی تقریظات حضرات علماء حرمین محترمین کی

واضح رہے کہ فقیر کاتب الحروف نے اول جو اردو میں رسالہ بنام تحقیقات دستگیریہ فی رد ہفوات براہین لکھ کر مشاہیر علماء پنجاب وغیرہ کو ملاحظہ کرایا تھا جس پر ان حضرات نے تقاریظ لکھیں تھیں۔ ہر چند پھر اس کے اکثر مضامین کو لباس عربی پہنا کر حرمین شریفین بھیجا گیا تھا جو وہاں کے مفتیان عظام ومدرسان کرام وغیرھم کی تصدیق وتعریف سے مزین ہوا جو اوپر تحریر ہو چکی ہیں اور یہ امر موجب اس کے زیادہ اعتبار واسناد کا ہوا۔ مگر تاہم ان تقاریظ علماء پنجاب وغیرہ کا بھی یہاں پر درج کر دینا مناسب نظر آیا اور وہ یہ ہیں۔ چونکہ اختتام اس رسالہ کا شہر امرتسر میں ہوا تھا۔ اس لئے اول

ان کے مشاہیر علماء نے اس کو ملاحظہ کر کے تقریظات لکھی تھیں جو پہلے درج ہوتی ہیں۔

مولوی غلام رسول امام مسجد میاں محمد جانؒ رئیس امرتسر کی تقریظ

باسمه العلی الا علیٰ والصلوة علیٰ نبیه المصطفی و آله المجتبی مخفی نہ رہے کہ اس احقر نے نسخہ متبرکہ کی تحقیقات دستگیر یہ جو ہفوات صاحب براہین احمدیہ کے رد میں تالیف حضرت بلند ہمت شریف النسب عالی حسب جناب مولانا مولوی غلام دستگیر صاحب کا ہے حرف بحرف ابتداء سے آخر تک مطالعہ کیا نسخہ شریفہ مذکورہ کو مطابق مذہب اہل سنت و جماعت کے پایا اور جناب مولوی صاحب موصوف نے جو الہامات اس کتاب میں براہین احمدیہ سے نقل کئے ہیں وہ بعینہ میں نے براہین احمدیہ میں درج پائے ہیں۔ مجھے ظن غالب ہے کہ مصنف براہین احمدیہ مرض مالیخولیا میں گرفتار ہیں۔ اسی سبب سے صورت متخلیہ موہومہ کو امور مذمنہ الہامیہ قرار دینے میں لاچار ہیں۔ ورنہ باوجود سلامت عقل وحواس اور باوجود ادّعاء اسلام ایسے الہامات واھیہ کے مدعی نہ ہوتے۔ اللهم اکرمنا بکرامة العلم ونوّر قلوبنا بنور العلم هذا وآخر دعوانا ان الحمدللّٰه رب العالمين. رقمه! احقر العباد اللّٰه الغنی غلام رسول الحنفی بقلم خود!

مولوی احمد بخش صاحب مدرس مدرسۃ المسلمین امرتسر کی تقریظ

باسمه سبحانه وتعالیٰ بعده !این کس رساله هذا را از اول تا آخر بلفظ دیده موارد واعتراضات را از براهین هم مشاهده نمود فی الحقیة بعض مزخرفاتش رابطور نمونه جواب داده آمد تابفحوائے قیاس کن زگلستان من بهار مرا اباطیل باقید برآن قیاس نموده شود خداوند کریم مولانا مصنف را (که همیشه کمر همت بحمایت دین بسته دارند دراستیصال خلاف مخالفین بمساعی جمیله خود۰ مشکور اسلامیان اند وچرا نباشد که کمالات حسبی ونسبی ضمیمه خوبیها کسبی ووهبی از حق سبحانه دارند) جزائے خیر دهدکه درچنیں وقت که باغربت اسلام همقرانست این چنیں احسان برزمره اهل سنت گذاشته اند۰ فقط حرره۰ ابوعبیداللّٰه احمد بخش عفاء اللّٰه عنه والقاه باالبهش بقلم خود!

مولوی نورالدین مدرس مدرسۃ المسلمین امرتسر کی تقریظ

جو کچھ مولوی صاحبان مولوی غلام رسول اور مولوی احمد بخش صاحب نے رسالہ ہذا کے بارہ میں تحریر فرمایا ہے وہ عین صواب ہے اور اس سے میرا اتفاق رائے ہے۔ فی الواقع رسالہ ہذا جمیع متبعین سنت کے لئے وساوس شیطانی وہوا جس نفسانی کے خطرات سے محفوظ رکھنے کی سپر قوس ہے اور سبحانہ تعالیٰ جناب مولوی صاحب مؤلف رسالہ کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ حرره عبداللّٰه المسكين نورالدين عفی عنه بقلم خود!

مولوی غلام محمد امام مسجد شاہی لاہور کی تقریظ مع امام جامع مسجد انارکلی

ظاھراً اقوال الھامیه مؤلف براھین احمدیه مع تاویلات فاسده صاحب اشاعة السنه مخالف عقائد اهل السنة والجماعة وغیر مستند ست اهل اسلام را لازم که از اتباع ایں چنیں اشخاص ومطالعه ایں چنیں الھامات واھیات برکنار باشد واین تحقیقات وتردید الهامات مستند اند بکتب مقبوله اهل السنة الحق احق ان یتبع ۔ فقیر غلام محمد بگی والا عفی عنه بکرمه و منه بقلم خود اصاب من اجاب فقیر نور احمد امام مسجد انارکلی بقلم خود!

مولوی نوراحمد صاحب ساکن کھائی کوٹلی ضلع جہلم کی تقریظ

الہامات صاحب براہین احمدیہ وتاویلات صاحب اشاعۃ السنہ بالکل مخالف شرع اند ومضمون وعبارات رسالہ شریفہ ہذا صحیح بلکہ اصح وہدایت کنندہ گمراہان براہ حق جزءاللہ سبحانہ مولف خیرالجزاء۔فقیر نوراحمد ساکن کھائی کوٹلی ضلع جہلم بقلم خود!

مولانا مفتی حافظ محمد عبداللہ ٹونکی مدرس اعلیٰ مدرسہ یونیورسٹی لاہور کی تقریظ

الحمد الولیه والصلوٰة والسلام علیٰ نبیه محمدوآله و صحبه اما بعد ! نحیف نے اس رسالہ کو اکثر مقاموں سے دیکھا۔جن میں حضرت مؤلف نے صاحب براہین اوران کے اعوان کو معقول الزام دیئے ہیں۔اللہ تعالیٰ حضرت مؤلف کو اس حسن کوشش کی جزائے خیر دے۔حضرت مؤلف سلمہ اللہ تعالیٰ نے مؤلف براہین احمدیہ پر مدعی نبوت ہونے کا بھی الزام لگایا ہے۔میری رائے میں یہ الزام بھی صحیح اور درست ہے۔اس لئے کہ قطعی اور یقینی طریق سے من جانب اللہ ایسے مضامین کا منزل علیہ ہونا جن کی تبلیغ ضروری ہو عرف شرع میں خواص رسالت یا نبوت سے ہے اور مؤلف براہین کو اس منصب کے حصول کا دعویٰ ہے۔پس اس کے مدعی ہونے میں کیا اشتباہ ہے؟۔پہلے مقدمے کا ثبوت یہ ہے کہ رسالت کے مفہوم لغوی اوران آیات واحادیث میں غور کرنے سے جن میں انبیاء علیہم السلام کے اوصاف اور حالات بیان ہوئے ہیں بخوبی معلوم ہوتا ہے اور دوسرا مقدمہ یوں ثابت ہے کہ مؤلف براہین کو من جانب اللہ قطعی اور یقینی طریق سے اپنے منزل علیہ ہونے کا تو صریح دعویٰ ہی ہے۔رہی یہ بات کہ وہ مضامین علی العموم واجب التبلیغ بھی ہیں۔اس پر یہ الہامی فقرے (مصنوعی) شاہد ہیں:''واتل علیهم .... مااوحی الیك من ربك .... قل انما انا بشرمثلکم یوحیٰ الی انما الهکم اله واحد .... قل ان کنتم تحبون الله فاتبعونی یحببکم الله .... قل عندی شهادة من الله فهل انتم مومنون ''اس پچھلے فقرے (مصنوعی) کی تشریح میں مؤلف براہین نے لکھا ہے کہ:''میرے پاس خدا کی گواہی ہے۔پس کیا تم ایمان نہیں لائے یعنی خدائے تعالیٰ کی تائیدات کرنا اوراسرار غیبیہ پر مطلع فرمانا اور پیش از وقوع پوشیدہ

خبریں بتلانا اور دعاؤں کو قبول کرنا اور مختلف زبانوں میں الہام دینا اور معارف اور حقائق الٰہیہ سے اطلاع بخشنا۔ یہ سب خدا کی شہادت ہے۔ جس کو قبول کرنا ایمانداروں کا فرض ہے۔'' انتہاء! اس بیان میں مؤلف براہین نے اور لوگوں پر بھی اپنے الہامات کے حجت ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ اس لئے کہ اگر ان کا الہام اوروں پر حجت نہ ہوتو ان کو قبول کرنا ایمانداروں پر فرض کیوں ہو۔ کیا غیر حجت کا بھی قبول کرنا ایمانداروں کا فرض ہوتا ہے؟۔ اس بیان سے مدعی نبوت ہونے کے الزام کی پہلی دلیل تمام ہوئی۔ دوسری دلیل یہ ہے کہ مؤلف براہین نے اپنے بنائے ہوئے الہامی فقرے جری اللہ فی حلل الانبیاء کی تشریح میں لکھا ہے کہ:''اس فقرہ الہامی کے یہ معنی ہیں کہ منصب ارشاد وہدایت اور مورد وحی الٰہی ہونے کا دراصل حلۂ انبیاء ہے اور ان کے غیر کو بطور مستعار ملتا ہے۔'' انتہاء! اس لئے کہ جب منصب ارشاد وہدایت اور مورد وحی الٰہی ہونا حلۂ انبیاء ہوا تو جو شخص اپنے سے اس منصب شریف کے حصول کا مدعی ہو اس کے مدعی نبوت ہونے میں کیا کلام ہے۔ رہا یہ فقرہ کہ غیر نبی کو بطور مستعار ملتا ہے۔ اس کا مطلب کما حقہ ذہن نشین نہیں ہوتا۔ اس لئے کہ اگر اس کا یہ مطلب ہے کہ غیر نبی کو کسی دوسرے نبی کی اتباع کے ذریعے سے یہ منصب حاصل ہوتا ہے اور نبی کو بلاتوسط اتباع دوسرے کے' یا یہ کہ نبی بعد حصول منصب مذکور دوسرے نبی کا تابع نہیں رہتا اور غیر نبی بعد حصول منصب مذکور بھی کسی نبی کا تابع رہتا ہے تو یہ تفریق غلط ہے۔ اس لئے کہ نبی کے نبی ہونے میں نبوت سے پہلے یا نبوت سے بعد دوسرے نبی کا تابع نہ ہونا لغت یا شرع سے مفہوم نہیں ہوتا بلکہ بہت سے انبیاء بنی اسرائیل علیہم السلام موسوی شریعت کے تابع تھے اور خود جناب رسول مقبول علیہ السلام کو جابجا اتباع ابراہیم علیہ السلام کا ارشاد ہوتا ہے بلکہ مؤلف براہین تو عیسیٰ علیہ السلام کو بھی موسوی شریعت کا خادم اور تابع قرار دیتے ہیں اور جو یہ غرض ہے کہ نبی سے یہ منصب مسلوب نہیں ہوسکتا اور غیر نبی سے مسلوب ہوسکتا ہے۔ پس یہ تفریق بھی غلط ہے۔ اس لئے کہ نبوت کی حقیقت میں یہ شرط بھی لغتاً یا شرعاً مفہوم نہیں ہوتی بلکہ بعض آیاتوں سے مفہوم ہوتا ہے کہ خود انبیاء علیہم السلام سے بھی اس منصب شریف کا مسلوب ہوسکنا مقدور جناب ایزدی ہے۔ گو اس امر کا وقوع نہیں ہوتا:''اللہ اعلم حیث یجعل رسالته ''اور جو یہ عرض ہے کہ غیر نبی وحی کی تصدیق یا اس پر عمل کرنے میں شریعت پر عرض کرنے کا محتاج ہے اور نبی کو اس عرض کی حاجت نہیں تو اس سے کیا لازم آیا کہ غیر نبی کے وحی یا الہام قطعی اور یقینی نہ ہو۔ اولاً اس لئے کہ شریعت کا اس لئے اتباع ضروری ہے کہ وہ من جانب اللہ ہے جس کا من جانب اللہ ہونا بھی بالواسطہ معلوم ہوتا ہے اور جب اس غیر نبی کو بھی اپنی وحی کے من جانب اللہ ہونے کا بلاتوسط ظاہری قطعی اور یقینی طریق سے انکشاف تام ہوگیا تو اب اس کو اپنی وحی کی تصدیق یا اس پر عمل کرنے میں عرض شریعت کی حاجت کیا ہے؟۔ ثانیاً اس لئے کہ احکام شرعیہ کا جزو اعظم احادیث صحیحہ ظنی الثبوت اور آیات قرآنیہ ظنی الدلالۃ سے ثابت ہوا ہے۔ پس چاہئے کہ بالخصوص ان احکام پر عرض کرنے کے ملہم غیر نبی کو اصلاً ضرورت نہ ہو کیا یقینی الثبوت الدلالۃ کا عملاً یا اعتقاداً تسلیم کرنا کسی ظنی الثبوت یا ظنی الدلالۃ کی شہادت پر موقوف ہوسکتا ہے بلکہ اور صورت عرض پر تقدیر تخالف اس حدیث صحیح اور اس آیت کے مدلول ظاہری کو ملہم غیر نبی کے حق میں ترک کرنا ضروری ہو۔ اس لئے کہ یقینی الثبوت والدلالۃ کے مقابل میں ظنی الثبوت یا

ظنی الدلالۃ کو کوئی عاقل تسلیم نہیں کرسکتا۔ اس مقام میں یہ کہنا کہ یہ الہام قطعی شریعت کے مخالف ہوتا ہی نہیں غلط ہے۔ اس لئے کہ الہام قطعی کا واقع نہ ہونا تو بے شک مسلم ہے۔ لیکن مذکورہ بالا احادیث سے جن کے موضوع اور خلاف واقع ہونے کا بھی احتمال ہے الہام قطعی کا مخالف نہ ہوسکنا غیر مسلم ومن یدعی فعلیہ البیان اور جو مذکورۃ الصدر فقرہ سے یہ غرض ہے ہی کہ نبی کو اپنے الہام کے فہم مطلب میں اشتباہ اور التباس نہیں ہوتا۔ برخلاف غیر نبی کے کہ اس کو اپنی وحی کے فہم مضمون میں اشتباہ اور التباس رہتا ہے تو یہ توجیہہ بھی غلط ہے۔ اس لئے کہ جب اس وحی کے معانی خود منزل علیہ پر مشتبہ ہوئے تو اس الہام کے الہام ہدایت یا الہام ضلالت ہونے میں اس کی بھی امتیاز ہوا اور اس کے من جانب اللہ ہونے کا کیونکر یقین کیا۔ خلاصہ کلام یہ ہے کہ مذکورہ بالا فقرہ نبی اور غیر نبی میں واقعی اور حقیقی امتیاز نہیں پیدا کرتا۔ صرف عوام کی لغزش کھا جانے کے لئے بڑھا دیا گیا ہے اور اس لئے صریح لفظ نبی یا رسول کے اطلاق سے ہی مؤلف نے کس قدر احتیاط کی ہے۔ ورنہ خواص نبوت یا رسالت کے اپنے لئے ثابت کرنے میں میری رائے میں کوئی فروگذاشت نہیں کی ہے۔ ھذا مایحظر بالبال واللہ اعلم بحقیقۃ الحال رقمہ العبد الضعیف المفتی محمد عبداللہ عفاء اللہ عنہ المدرس الاول بالمدرسۃ العالیۃ فی لاھور!

گزارش مؤلف

باسمہ سبحانہ ! اس فتویٰ حرمین محترمین زادہم اللہ تعالیٰ حرمتہ سے جمیع اہل اسلام خاص وعام پر بخوبی روشن ہو جائے گا کہ مرزا قادیانی کی براہین احمدیہ والی بلند پروازیوں نے ہی ان کو بشہادت مفتیان عرب وعجم دائرہ اسلام سے خارج کر دیا ہے۔ وہ ہرگز الہام ربانی کے مورد نہیں۔ یقیناً القائے شیطان کے مصدر ہیں۔ ہر چند فقیر مؤلف کان اللہ لہ نے ابتدائے ۱۳۰۲ھ سے اولاً بذریعہ خط وکتابت ثانیاً بوسیلہ اشتہارات بہت کوشش کی کہ مرزا قادیانی مناظرہ سے تحقیق حق کر کے اسلام میں رخنہ اندازی سے باز آ جائیں۔ مولوی محمد حسین بٹالوی کی تائید پر غرّہ نہ ہو جائیں۔ مگر بقضائے الٰہی موثر نہ ہوا۔ تب فقیر نے رسالہ مرقومہ بالا ۱۳۰۳ھ میں حرمین شریفین میں بھیج کر فتویٰ لیا۔ ۱۳۰۵ ہجری میں جب یہ فتویٰ آیا تب راقم نے امرتسر جا کر مرزا قادیانی کے دوستوں کو دکھلایا اور ان کی معرفت مرزا قادیانی کو بلوایا کہ وہ بچشم خود اس کو ملاحظہ کر کے تائب ہو جائیں تو اس کو شائع نہ کیا جائے گا۔ اس پر مرزا قادیانی نہ آئے۔ فقیر نے بنظر خیر خواہی اسلام اس کے شائع کرنے میں تاخیر کی شاید مرزا قادیانی رو براہ ہو جائیں۔ پھر مرزا قادیانی نے جب ضروری اشتہار ۲۶ مارچ ۱۸۹۱ء مجموعہ اشتہارات ج۱ ص۲۰۲ میں اپنے مثیل مسیح ہونے کے دعویٰ میں کئی علماء دین سے مباحثہ کے واسطے ان کے نام درج کئے اور اخیر میں فقیر کا نام بھی تحریر کیا تو اس کے جواب میں فقیر نے رمضان المبارک ۱۳۰۸ھ میں دو ورقہ اشتہار شائع کر کے مختصر حال اس فتویٰ کا اور اپنی مستعدی مناظرہ کے لئے ظاہر کی اور ادعائے مثیل مسیح کو بھی باطل کیا۔ ان کی طرف سے اس کا جواب نہ آیا بعد ازاں رمضان شریف ۱۳۱۰ ہجری میں حافظ محمد یوسف ضلعدار نے مرزا قادیانی یا ان کے نائب سے مناظرہ کے واسطے تحریک کی فقیر نے تحریر کر دی کہ میں حاضر ہوں۔ تاریخ مقررہ پر نہ مرزا قادیانی آیا نہ کوئی نائب ان کا مختار نامہ لے کر آیا۔ برعکس مولوی محمد احسن امروہی

نے فقیر کے فرار کا اشتہار بنام اتمام الحجہ شائع کر دیا۔ اس کے جواب میں ایک مدرس مدرسہ قصور نے اولاً اس کی تبکیت میں اشتہار شائع کیا۔ ثانیاً فقیر نے ۱۳۱۱ ہجری میں دوسرا اشتہار چھپوا دیا۔ جس کا حاصل یہ تھا کہ مرزا قادیانی کی پہلی رخنہ اندازی اسلام کے علاوہ جس پر حرمین مکرمین زادہما اللہ تعظیماً سے ان کے بارہ میں فتویٰ آ چکا ہے جو انہوں نے دعویٰ مخترعہ مسیحیت میں رسالہ فتح اسلام وتوضیح المرام ازالہ اوہام شائع کئے ہیں ان میں نبوت ورسالت کا کھلا کھلا دعویٰ کر دیا ہے۔ جس سے مولوی محمد حسین بٹالوی جیسے ان کے مؤید اور ثنا خواں بھی ان کے سخت مخالف ہو کر واشگاف اور صاف صاف ان کی تکفیر کر رہے ہیں اور مرزا قادیانی اور محمد احسن امروہی جیسے ان کے مریدوں کو ذرہ بھی غیرت نہیں کہ مجمع علماء میں اپنی بریت ظاہر دکھائیں۔ صرف دھوکہ بازیوں سے کام چلا رہے ہیں۔ ان کی طرف سے جب اس کا جواب بھی کچھ نہ ملا تو فقیر نے اخیر صفر ۱۳۱۱ ہجری میں اور اشتہار جاری کیا جس کا خلاصہ یہ تھا کہ اب مرزا قادیانی کے راہ راست پر آنے سے مایوس ہو کر وہ فتویٰ حرمین شریفین شائع کیا جاتا ہے جس سے مرزا قادیانی کی ضلالت وبطالت ظاہر ہو جائے گی اور نیز ان کے پچھلے رسالوں کے نمبر صفحہ کے حوالوں سے درج کیا گیا۔ چنانچہ ص ۱۸ توضیح المرام، خزائن ج ۳ ص ۶۰ اور صفحہ ۱۹۲،۱۹۷، ۶۷۵، ۶۸، ۶۹۷، رسالہ ازالہ اوہام، خزائن ج ۳ ص ۱۹۳، ۱۹۶، ۴۶۴، ۵۱۵ سے صاف صاف ان کا دعویٰ نبوت ورسالت متحقق ہے۔ پھر حضرت مسیح علیہ السلام کی اکثر اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بعض پیش گوئیوں کو غلط لکھا ہے ۸، صفحہ ازالہ، خزائن ج ۳ ص ۱۰۶ میں دیکھو اور حضرت مسیح وسلیمان کے معجزوں کو شعبدہ بازی اور بے سود اور عوام کو فریفتہ کرنے والے درج کئے ہیں۔ اسی ازالہ کے ص ۳۰۲، خزائن ج ۳ ص ۲۵۴ میں دیکھو اور چار سو نبی کو جھوٹا لکھ دیا اور ان کی وحی میں دخل شیطان ثابت کیا ہے۔ اسی ازالہ اوہام کے ص ۶۲۷ سے ۶۲۹، خزائن ج ۳ ص ۴۳۹ تک دیکھو اور حضرت مسیح کی وفات کے ادّعا میں قرآن مجید کی آیتوں میں تحریف کر کے کمال دھوکہ دہی کی ہے۔ جدول مندرجہ صفحہ ۳۳۰ سے ۳۳۲ میں اسی ازالہ، خزائن ج ۳ ص ۲۶۹، ۲۶۸ کو دیکھو۔ اس اشتہار پر بھی نہ خود مدعی مسیحیت کو، نہ ان کے کسی مرید کو غیرت دامن گیر ہوئی کہ محفل علماء میں اپنی بریت کرتے یا اس کا جواب شافی دیتے۔ سچ ہے: الحیا من الایمان! پھر ربیع آخر ۱۳۱۱ ہجری میں جو مرزا قادیانی اپنے جدید سسرال کے ہاں چھاؤنی فیروز پور میں آئے تو کئی مسلمانوں نے ان سے دعویٰ مسیحیت کا ثبوت طلب کیا۔ اس پر مرزا قادیانی، مختصر تقریر کے بعد جواب دیا کہ کسی عالم کو ہمارے پاس لے آؤ ہم ان کی تسلی کر دیں گے۔ پھر جلدی سے قادیان کو سدھارے۔ دوسری مرتبہ ۱۲ جمادی الاولیٰ ۱۳۱۱ھ کو جب وہاں آئے تو فقیر کو وہاں کے بعض اہل اسلام نے تحقیق حق کے لئے بلایا۔ فقیر نے وہاں جا کر ان کی مذکورہ بالا تصانیف سے ان کا دعویٰ نبوت توہین انبیاء وغیرہما سب کو دکھلایا۔ چنانچہ ان کے بھیجہ میں آیا۔ اس پر انہوں نے مرزا قادیانی سے فقیر کے ساتھ تقریر کرنے کی درخواست کی جس پر جواب ملا ہم کو الہام ہوا ہے کہ مولویوں سے مباحثہ نہ کریں تب لوگوں نے کہا کہ آپ کے کہنے سے ہم نے بلوایا تھا۔ آخر بعد تکرار بسیار مرزا قادیانی نے بذات خود مناظرہ سے اور اپنے شاگرد ومرید حکیم نورالدین ومحمد احسن امروہی سے بھی درمیان میں بیٹھ کر مباحثہ کرنے سے انکار کیا۔ اس پر چھاؤنی فیروز پور کے پچیس معتبر اہل اسلام کی شہادت سے مطبع صدائے فیروز میں

اشتہار شائع ہوا کہ واقعی مرزا قادیانی مدعی نبوت ہیں اور انبیاء کرام کے توہین کنندہ اور جواب دینے سے صریح گریز ہے۔ اس پر جب ان کے سخت مخلص حافظ محمد یوسف مذکور کو یہ شکست فاش ناگوار معلوم ہوئی تو پھر وہاں جا کر دوسری مرتبہ مرزا قادیانی کو' ناظرہ میں شامل ہونے کے لئے آمادہ کیا اور امرتسر سے بنام مولوی محمد احسن امروہی اشتہار جاری کیا کہ مکفرین مرزا قادیانی دسمبر کی تعطیلوں میں لاہور میں آ کر مناظرہ کریں۔ میں مشتہر یا حکیم نورالدین قادیانی مناظرہ کریں گے۔ اس پر فقیر نے مرزا قادیانی سے اقرار تحریری شمول جلسہ مناظرہ بذریعہ خط رجسٹری لے کر دو روز قبل از تاریخ مقررہ وارد لاہور ہو کر دس دن برابر لاہور میں رہا۔ مرزا قادیانی آئے نہ دونوں مناظر حاضر پائے۔ حکیم فضل الدین وبرہان الدین مناظرہ کو آئے۔ ان سے کہا گیا کہ آپ مرزا قادیانی کا مختارنامہ لے آئیں۔ فقیر حاضر ہے۔ پھر آج تک ان کی طرف سے صدائے برنخاست!

اب اللہ تعالیٰ سے سرخرو ہونے کو یہ رسالہ شائع کیا گیا ہے۔ عنقریب اس کا دوسرا حصہ فتح اسلام وتوضیح مرام وازالہ اوہام کی بعض سخت قباحتوں کی تردید جن کا ذکر اوپر گزرا ہے شائع ہوگا۔ وماتوفیقی الا باالله عليه توكلت واليه انيب .... الرقوم ۱۸صفر ۱۳۱۲ھ

نوٹ: مولانا غلام دستگیر قصوری نے صفر ۱۳۰۲ھ میں یہ رسالہ تصنیف کیا اور مرزا قادیانی کو اس کی نقل بھجوائی۔ شوال ۱۳۰۳ھ مین اس کا عربی ترجمہ کر کے حرمین شریفین سے تقریظات منگوائیں اردو رسالہ کا نام ''**تحقیقات دستگيريه في ردهفوات براهينيه** ''اور عربی رسالہ کا نام' **رجم الشياطين براغلوطات البراهين** ''تجویز کیا۔ ۱۳۰۵ھ میں عرب کے علماء سے تصدیقی فتاوے حاصل ہوئے۔ مصنف نے اردو عربی رسالہ اور عرب وعجم کے علماء کے تصدیقی فتویٰ جات مرزا غلام احمد قادیانی کے ماننے والوں کو دکھائے۔ اور امرتسر جا کر خود مرزا قادیانی کو اس کے دوستوں کے ذریعہ طلب کیا کہ وہ خود آ کر ان فتویٰ جات کو دیکھ کر توبہ کرلے۔ مرزا قادیانی نے اس زمانہ میں مباہلہ کے لئے علماء کو چیلنج دیا تو مولانا نے دو دو دفعہ پمفلٹ شائع کر کے مرزا قادیانی کو پھر رمضان المبارک ۱۳۰۸ھ میں دعوت دی کہ وہ اسلام قبول کرلے۔ رمضان المبارک ۱۳۱۰ھ میں مرزا قادیانی کے اسلام لانے سے مایوس ہو کر ان فتویٰ جات کو شائع کرنے کا اعلان کیا۔

بالآخر ۱۸صفر ۱۳۱۲ھ کو یہ عربی' اردو فتویٰ شائع فرمایا۔ مصنف کی کمال دیانت واضح ہو کہ ۹ سال تک متواتر مرزا غلام احمد قادیانی کو قبول اسلام کرنے کے لئے آمادہ کرتے رہے۔ اس دوران میں مولانا محمد حسین بٹالوی نے مرزا قادیانی کی تائید سے دستکش ہو کر مرزا غلام احمد قادیانی کے خلاف فتویٰ شائع کر دیا تھا تو حضرت مولانا نے اپنے رسالہ کے حاشیہ پر یہ نوٹ لگا کر دنیا وآخرت کی سرخروئی حاصل فرمائی:

نوٹ: چونکہ مولوی محمد حسین بٹالوی نے مرزا قادیانی کی تائید چھوڑ دی ہے بلکہ اس کی تکذیب پر کمر باندھا ہے تو اب رسالہ رجم الشیاطین میں جو بٹالوی صاحب کی تردید تھی اس سے وہ بری الذمہ ہو گئے ہیں۔ خدا کے کلام آیات قرآنی کو کلام غیرھا بنانے کی بھی خود انہوں نے تردید کر دی ہے۔ فلحمدللّٰہ! وھوالھادی (منہ عفی عنہ! ایڈیشن اول ص ۷۰)

انا خاتم النبیین لا نبی بعدی

میں آخری نبی ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں

فتویٰ علمائے پنجاب و ہندوستان

بحق

مرزا غلام احمد ساکن قادیان

از

حضرت مولانا محمد حسین بٹالویؒ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تعارف

مولانا محمد حسین بٹالویؒ نے سوال نامہ مرتب کر کے متحدہ ہندوستان کے علماء کرام سے فتویٰ حاصل کیا۔ اور پھر اپنے رسالہ اشاعۃ السنۃ ج ۱۳ شمارہ ۴، ۵، ۶، ۷، ۱۱، ۱۲ میں شائع کیا۔ سن اشاعت ۸۔۱۳۰۷ مطابق ۱۸۹۰ء ہے۔ بعد میں ادارہ سلفیہ لاہور نے ''پاک و ہند کے علماء اسلام کا اولین متفقہ فیصلہ'' کے نام سے محرم ۱۴۰۷ مطابق ستمبر ۱۹۸۶ء میں کتابی شکل میں شائع کیا۔ جو پیش خدمت ہے۔ (مرتب)

فتوے علماء پنجاب و ہندوستان
بحق
مرزا غلام احمد ساکن قادیان

سوال...... علمائے دین وحماۃ شرع رسولِ امین، میرزا غلام احمد قادیانی اور ان کے حواریوں اور ہم مشربوں کے حق میں کیا فرماتے ہیں؟ جن کے عقائد و مقالات یہ ہیں جو ان کی تصنیفات وتحریرات سے نقل کیے جاتے ہیں اور مزید تحقیق وتصدیق کی غرض سے ان کی اصل تصنیفات وتحریرات بھی شامل[۱] سوال ہیں۔

۱...... ملائکہ ستاروں[۲] کی ارواح ہیں۔ وہ ستاروں کے لیے جان کا حکم رکھتے ہیں۔ لہٰذا وہ ان ستاروں سے کبھی جدا نہیں ہوتے۔

---

۱ جہاں سائل خود پہنچا وہاں اصل تصنیفات قادیانی اور ان کے حواریوں کی ساتھ لے گیا۔ اور ان مضامین کو اصل تصنیفات میں دکھا دیا، بعض جگہ ان سوالات کو بذریعہ ڈاک بھیجا تو وہاں بھی اصل تصنیفاتِ قادیانی کو بھیجا گیا۔ جن علماء کے پاس اصل تصانیف نہیں پہنچیں وہ اس شرط سے مطالبہ کریں کہ بعد ملاحظہ ان کو واپس کریں گے تو ان کے پاس اصل تصنیفات ارسال ہوں گی۔

۲ یہ عقائد از نمبر اول لغایت ہفتم آپ کے رسالہ توضیح مرام میں موجود ہیں جو بہ ترتیب رسالہ نہ بہ ترتیب عقائد مندرجہ سوال نقل کیے جاتے ہیں۔ مرزا نے لکھا ہے کہ ''اگر یہ استفسار ہو کہ جس خاصیت اور قوتِ روحانی میں یہ عاجز اور مسیح بن مریم مشابہت رکھتے ہیں وہ کیا شے ہے اس کا جواب یہ ہے کہ وہ ایک مجموعی خاصیت ہے جو ہم دونوں کے روحانی قوائے میں ایک خاص طور پر رکھی گئی ہے۔ جس کے سلسلہ کی ایک طرف نیچے کو اور ایک طرف اوپر کو جاتی ہے۔ نیچے کی طرف سے مراد وہ اعلیٰ درجہ کی دلسوزی اور غمخواری خلق اللہ ہے جو داعی الی اللہ اور اس کے مستعد شاگردوں میں ایک نہایت مضبوط تعلق اور جوڑ بخش کر نورانی قوت کو جو داعی الی اللہ کے نفس پاک میں موجود ہے ان تمام سرسبز شاخوں میں پھیلاتی ہے۔ اوپر کی طرف سے مراد وہ اعلیٰ درجہ کی محبت قوی ایمان سے ملی ہوئی ہے۔ جو اوّل بندہ کے دل میں بارادۂ الٰہی پیدا ہو کر رب قدیر کی محبت کو اپنی طرف کھینچتی ہے اور پھر ان (بقیہ حاشیہ آئندہ)

۲..... جبرائیل جس کا سورج سے تعلق ہے وہ بذاتِ خود اور حقیقتہً زمین پر نہیں اترتا اس کا نزول جو شرع میں وارد ہے اس سے اس کی تاثیر کا نزول مراد ہے اور جو صورت جبرائیل وغیرہ فرشتوں کی انبیاء دیکھتے تھے۔ وہ جبرائیل وغیرہ کی عکسی تصویر تھی جو انبیاء کے خیال میں متمثّل ہو جاتی تھی جیسے آئینہ میں دیکھنے والے کی صورت متمثّل ہو جاتی ہے۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) دونوں محبتوں کے ملنے سے جو درحقیقت نر اور مادہ کا حکم رکھتی ہیں ایک مستحکم رشتہ اور شدید مواصلت خالق اور مخلوق میں پیدا ہو کر الٰہی محبت کی چمکنے والی آگ سے جو مخلوق کی ہیزم مثال محبت کو پکڑ لیتی ہے ایک تیسری چیز پیدا ہو جاتی ہے جس کا نام روح القدس ہے۔ سو اس درجہ کے انسان کی روحانی پیدائش اس وقت سے سمجھی جاتی ہے جب کہ خدا تعالیٰ اپنے ارادۂ خاص سے اس میں اس طور کی محبت پیدا کر دیتا ہے اور اس مرتبے کی محبت میں بطور استعارہ یہ کہنا بے جا نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ کی محبت سے بھری ہوئی روح اس انسانی روح کو جو بارادۂ الٰہی اب محبت سے بھر گئی ہے۔ ایک نیا تولد بخشتی ہے۔ اسی وجہ سے اس محبت کی بھری ہوئی روح کو خدا تعالیٰ کی روح سے جو نافخ المحبت ہے استعارہ کے طور پر ابنیت کا علاقہ ہوتا ہے اور چونکہ روح القدس ان دونوں کے ملنے سے انسان کے دل میں پیدا ہوتی ہے۔ اس لیے کہہ سکتے ہیں کہ وہ ان دونوں کے لیے بطور ابن ہے اور یہی پاک تثلیث ہے جو اس درجہ محبت کے لیے ضروری ہے جس کو ناپاک طبیعتوں نے مشرکانہ طور پر سمجھ لیا ہے۔'' (توضیح المرام ص ۲۱۔۲۲ خزائن ج ۳ ص ۶۱۔۶۲)

مرزا نے لکھا ہے ''اور یہ کیفیت جو ایک آتش فروختہ کی صورت پر دونوں محبتوں کے جوڑ سے پیدا ہو جاتی ہے اس کو روح امین کے نام سے بولتے ہیں۔ کیونکہ یہ ایک تاریکی سے امن بخشتی ہے اور ہر ایک غبار سے خالی ہے اور اس کا نام شدید القویٰ بھی ہے۔ کیونکہ یہ اعلیٰ درجہ کی طاقت وحی ہے جس سے قوی تر وحی متصور نہیں اور اس کا نام ذوالافق الاعلیٰ بھی ہے کیونکہ یہ وحی الٰہی کے انتہائی درجہ کی تجلّی ہے۔'' (توضیح المرام ص ۲۵ خزائن ج ۳ ص ۶۲)

اور مرزا نے لکھا ہے ''مسیح اور اس عاجز کا مقام ایسا ہے کہ اس کو استعارہ کے طور پر ابنیت کے لفظ سے تعبیر کر سکتے ہیں۔''
(توضیح مرام ص ۲۷ خزائن ج ۳ ص ۶۴)

مرزا نے لکھا ہے ''اس جگہ اس بات کا بیان کرنا بھی بے موقع نہ ہوگا کہ جو کچھ ہم نے روح القدس اور روح الامین وغیرہ کی تعبیر کی ہے۔ یہ درحقیقت ان عقائد سے جو اہل اسلام ملائک کی نسبت رکھتے ہیں منافی نہیں ہے کیونکہ محققین اہل اسلام ہرگز اس بات کے قائل نہیں کہ ملائک اپنے شخصی وجود کے ساتھ انسانوں کی طرح پیروں سے چل کر زمین پر اترتے ہیں اور یہ خیال بہ بداہت عقل باطل بھی ہے..... مثلاً فرشتہ ملک الموت جو ایک سیکنڈ میں ہزارہا لوگوں کی جانیں نکالتا ہے۔ جو مختلف بلاد و امصار میں ایک دوسرے سے ہزاروں کوسوں کے فاصلے پر رہتے ہیں اگر ہر ایک کے لیے اس بات کا محتاج ہو کہ اول پیروں سے چل کر اس کے ملک اور شہر اور گھر میں جائے اور پھر اتنی مشقت کے بعد جان نکالنے کا اس کو موقع ملے تو ایک سیکنڈ کیا اتنی بڑی کارگزاری کے لیے تو کئی مہینوں کی مہلت بھی کافی نہیں ہو سکتی۔ کیا یہ ممکن ہے کہ ایک شخص انسانوں کی طرح حرکت کر کے ایک طرفۃ العین میں یا اس کے کم عرصہ میں تمام جہان گھوم کر چلا آئے ہرگز نہیں۔'' (توضیح مرام ص ۲۹ خزائن ج ۳ ص ۶۶۔۶۷) مرزا نے لکھا ہے ''پس اصل بات یہ ہے کہ جس طرح آفتاب اپنے مقام پر ہے اور اس کی گرمی اور روشنی زمین پر پھیل کر اپنے خواص کے موافق زمین کی ہر ایک چیز کو فائدہ پہنچاتی ہے اسی طرح روحانیات سماویہ خواہ ان کو یونانیوں کے خیال کے موافق نفوس فلکیہ کہیں یا دساتیر اور وید کی اصطلاحات کے موافق ارواح کواکب سے ان کو نامزد کریں یا نہایت سیدھے اور موحدانہ طریق سے ملائک اللہ کا ان کو لقب دیں درحقیقت یہ عجیب مخلوقات اپنے اپنے نظام میں مستقر اور قرار گیر ہے..... جیسے ہمارے اجسام اور ہماری تمام ظاہری قوتوں پر آفتاب اور ماہتاب اور دیگر سیاروں کا اثر ہے۔ ایسا ہی ہمارے دل اور دماغ اور تمام روحانی قوتوں پر یہ سب ملائک ہماری مختلف استعدادوں کے موافق اپنا اپنا اثر ڈال رہے ہیں۔'' (توضیح مرام ص ۳۲ تا ۳۴ خزائن ج ۳ ص ۶۷۔۶۸)

مرزا نے لکھا ہے۔ ''اگر ان نفوس طیبہ کا ان ستاروں سے الگ ہونا فرض کر لیا جائے تو پھر ان کے تمام قویٰ میں فرق پڑ جائے گا۔ انہیں نفوس کے پوشیدہ ہاتھ کے زور سے تمام ستارے اپنے اپنے کام میں مصروف ہیں اور جیسے خدا تعالیٰ تمام عالم کے لیے بطور جان کے ہے ایسا ہی (مگر اس جگہ تشبیہ کامل مراد نہیں) وہ نفوس نورانیہ کواکب اور سیارات کے لیے جان کا حکم رکھتے ہیں اور ان کے جدا ہو جانے سے ان کی حالت وجود یہ میں بکلی فساد راہ پا جانا لازمی وضروری امر ہے اور آج تک کسی نے اس امر میں اختلاف نہیں کیا کہ جس قدر آسمانوں میں سیارات اور کواکب پائے جاتے ہیں وہ کائنات الارض کی تکمیل و تربیت کے لیے ہمیشہ کام میں مشغول ہیں..... تمام نباتات و جمادات اور حیوانات، پر آسمانی کواکب کا دن رات اثر پڑ رہا ہے۔'' (توضیح مرام ص ۳۸ خزائن ج ۳ ص ۷۰، ۷۱)

مرزا نے لکھا ہے۔ ''قرآن شریف سے ثابت ہے کہ یہ سیارات اور کواکب اپنے اپنے قالبوں کے (باقی حاشیہ آئندہ)

۴…… ملک الموت بھی بذاتِ خود زمین پر اُتر کر قبض ارواح نہیں کرتا بلکہ اس کی تاثیر سے قبض ارواح ہوتا ہے۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) متعلق ایک ایک روح رکھتے ہیں جن کو نفوسِ کواکب سے بھی نامزد کر سکتے ہیں اور جیسے کواکب اور سیاروں میں باعتبار ان کے قالبوں کے طرح طرح کے خواص پائے جاتے ہیں۔ جو زمین کی ہر ایک چیز پر حسب استعداد اثر ڈال رہے ہیں۔ ایسا ہی ان کے نفوس نورانیہ میں بھی انواعِ اقسام کے خواص ہیں جو باذنِ حکیم مطلق کائنات الارض کے باطن پر اپنا اثر ڈالتے ہیں اور یہی نفوسِ نورانیہ کامل بندوں پر بشکل جسمانی متشکل ہو کر ظاہر ہو جاتے ہیں۔ اور بشری صورت سے متمثل ہو کر دکھائی دیتے ہیں۔''

(توضیح مرام ص ۴۰ خزائن ج ۳ ص ۷۱۔۷۲)

مرزا نے لکھا ہے۔''جس قدر ارواح و اجسام اپنے کمالات مطلوبہ تک پہنچتے ہیں ان سب پر تاثیرات سماویہ کام کر رہی ہیں اور کبھی ایک ہی فرشتہ مختلف طور کی استعدادوں پر مختلف طور کے اثر ڈالتا ہے۔ مثلاً جبرائیل جو ایک عظیم الشان فرشتہ ہے اور آسمان کے ایک نہایت روشن نیر سے تعلق رکھتا ہے۔ اس کو کئی قسم کی خدمات سپرد ہیں انہی خدمات کے موافق جو اس کے نیر سے لیے جاتے ہیں سو وہ فرشتہ اگرچہ ہر ایک ایسے شخص پر نازل ہوتا ہے جو وحی الٰہی سے مشرف کیا گیا ہو (نزول کی اصل کیفیت جو صرف اثر اندازی کے طور پر ہے نہ واقعی طور پر یاد رکھنی چاہیے) لیکن اس کے نزول کی تاثیرات کا دائرہ مختلف استعدادوں اور مختلف ظروف کے لحاظ سے چھوٹی، بڑی بڑی شکلوں پر تقسیم ہو جاتا ہے۔'' (توضیح مرام ص ۶۷، ۶۸ خزائن ج ۳ ص ۸۶)

مرزا نے لکھا ہے۔''اس وقت میں کہ جب انسان بوجہ اقتران تحسین روح القدس کی نالی کے قریب اپنے تئیں رکھ دیتا ہے۔ معاً اس نالی میں سے فیض وحی اس کے اندر گر جاتا ہے یا یوں کہو کہ اس وقت جبرائیل اپنا نورانی سایہ اس مستعد دل میں ڈال کر ایک عکسی تصویر اپنی اس کے اندر لکھ دیتا ہے تب جیسے اس فرشتے کا جو آسمان پر مستقر ہے جبریل نام ہے اس عکسی تصویر کا نام بھی جبریل ہی ہو جاتا ہے۔ یا مثلاً اس فرشتہ کا نام روح القدس ہے تو عکسی تصویر کا نام بھی روح القدس ہی رکھا جاتا ہے۔ سو یہ نہیں کہ فرشتہ انسان کے اندر گھس آتا ہے بلکہ اس کا عکس انسان کے آئینہ قلب میں نمودار ہو جاتا ہے۔ مثلاً جب تم نہایت مصفی آئینہ اپنے منہ کے سامنے رکھ دو گے تو موافق دائرہ اور مقدار اس آئینہ کے تمہاری شکل کا عکس بلا توقف اس میں پڑے گا یہ نہیں کہ تمہارا منہ اور تمہارا سر گردن سے ٹوٹ کر اور الگ ہو کر آئینہ میں رکھ دیا جائے گا۔ بلکہ اس جگہ رہے گا جہاں رہنا چاہیے۔ صرف اس کا عکس پڑے گا بلکہ جیسی جیسی وسعت آئینہ قلب کی ہوگی اسی مقدار کے موافق اثر پڑے گا…… مثلاً اگر تم اپنا چہرہ آرسی کے شیشہ میں دیکھنا چاہو کہ جو ایک چھوٹا سا شیشہ ایک قسم کی انگشتری میں لگا ہوتا ہے۔ تو اگرچہ اس میں بھی تمام چہرہ نظر آئے گا مگر ہر ایک عضو اپنی اصلی مقدار سے نہایت چھوٹا ہو کر نظر آئے گا لیکن اگر تم اپنے چہرہ کو ایک بڑے آئینہ میں دیکھنا چاہو جو تمہاری شکل کے پورے انعکاس کے لیے کافی ہے تو تمہارے تمام نقوش اور اعضا چہرے کے اپنے اصلی مقدار پر نظر آجائیں گے۔'' (توضیح مرام ص ۷۰ خزائن ج ۳ ص ۸۷، ۸۸)

مرزا نے لکھا ہے۔''جب جبرائیلی نور خدا تعالیٰ کی کشش اور تحریک اور نفخہ نورانیہ سے جنبش میں آجاتا ہے تو معاً اس کی ایک عکسی تصویر جس کو روح القدس کے ہی نام سے موسوم کرنا چاہیے۔ محبّ صادق کے دل میں منقش ہو جاتی ہے اور اس کی محبت صادقہ کا ایک عرض لازم ٹھہر جاتی ہے۔ تب یہ قوت خدا تعالیٰ کی آواز سننے کے لیے کان کا فائدہ بخشتی ہے اور اس کے عجائبات کے دیکھنے کے لیے آنکھوں کے قائم مقام ہو جاتی ہے اور اس کے الہامات زبان پر جاری ہونے کے لیے ایک ایسی محرک حرارت کا کام دیتی ہے جو زبان کے پہیے کو زور کے ساتھ الہامی خط پر چلاتی ہے۔'' (توضیح مرام ص ۷۹ خزائن ج ۳ ص ۹۲)

اور مرزا نے لکھا ہے''اس جگہ میں ان لوگوں کا وہم بھی دور کرنا چاہتا ہوں جو ان شکوک اور شبہات میں مبتلا ہیں جو اولیاء اور انبیاء کے الہامات اور مکاشفات کو دوسرے لوگوں کی نسبت کیا خصوصیت ہو سکتی ہے کیونکہ اگر نبیوں اور ولیوں پر امور غیبیہ کھلتے ہیں تو دوسرے لوگوں پر بھی کبھی کھل جاتے ہیں بلکہ بعض فاسقوں اور غایت درجہ کے بدکاروں کو بھی سچی خوابیں آجاتی ہیں اور بعض پرلے درجے کے بدمعاش اور شریر آدمی اپنے ایسے مکاشفات بیان کیا کرتے ہیں کہ آخر وہ سچے نکلتے ہیں۔ پس جب کہ ان لوگوں کے ساتھ جو اپنے تئیں نبی یا کسی اور خاص درجے کے آدمی تصور کرتے ہیں۔ ایسے ایسے بدچلن آدمی بھی شریک ہیں جو بدچلنیوں اور بدمعاشیوں میں چھپے ہوئے اور شہرۂ آفاق ہیں تو نبیوں اور ولیوں کی کیا فضیلت باقی رہی سو میں اس کے جواب میں کہتا ہوں کہ درحقیقت یہ سوال جس قدر اپنی اصل کیفیت رکھتا ہے وہ سب درست اور صحیح ہے اور جبریلی نور کا چھیالیسواں حصہ تمام جہان میں پھیلا ہوا ہے جس سے کوئی فاسق اور فاجر اور پرلے درجہ کا بدکار بھی باہر نہیں بلکہ میں یہاں تک مانتا ہوں کہ تجربہ میں آچکا ہے کہ بعض اوقات ایک نہایت درجہ کی فاسقہ عورت جو کنجریوں کے گروہ میں سے ہے۔ جس کی تمام جوانی بدکاری میں ہی گزری ہے۔ (بقیہ حاشیہ آئندہ)

۴..... دنیا میں جو کچھ ہو رہا ہے نجوم کی تاثیرات سے ہو رہا ہے۔
۵..... روح القدس، روح الامین، شدید القویٰ، ذوالافق الاعلیٰ، جن کا ذکر شرع میں وارد ہے وہ انسان ہی کی ایک صفت ہے جو خدا کی محبت اور اس کے محبوب انسان کی محبت کے باہم ملنے سے متولد ہوتی ہے۔
۶..... ان دونوں محبتوں اور ان کے متولد نتیجہ (روح القدس) کا مجموعہ پاک تثلیث ہے۔
۷..... آپ (مرزا) کو اور حضرت مسیح بن مریم کو استعارہ کے طور پر ابن اللہ کہہ سکتے ہیں۔
۸..... آپ ایک معنی سے نبی ہیں[1] کیونکہ آپ محدث ہیں، جن سے خدا تعالیٰ باتیں کرتا ہے اور محدث بھی ایک معنی سے نبی ہوتا ہے۔ ختم نبوت کا جو قرآن میں ذکر ہے تو اس سے ایسی نبوت مراد ہے جو حامل وحی شریعت اور جمیع اقسام وحی کی جامع ہو نہ مطلق نبوت۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) بھی سچی خواب دیکھی لیتی ہے اور زیادہ تر تعجب یہ ہے کہ ایسی عورت بھی ایسی رات میں بھی کہ جب وہ بادہ بسر و آشنابہ بر کا مصداق ہوتی ہے کوئی خواب دیکھ لیتی ہے اور وہ سچی نکلتی ہے مگر یاد رکھنا چاہیے کہ ایسا ہی ہونا چاہیے تھا کیونکہ جبریلی نور جو آفتاب کی طرح جو اس کا ہیڈکوارٹر ہے۔ تمام معمورۂ عالم پر حسب استعداد ان کے اثر ڈال رہا ہے اور کوئی نفس بشر دنیا میں ایسا نہیں کہ بالکل تاریک ہو، کم سے کم ایک ذرہ سی محبت وطن اصلی اور محبوب اصلی کی ادنیٰ سی ادنیٰ سرشت میں بھی ہے اس صورت میں نہایت ضروری تھا کہ تمام بنی آدم پر یہاں تک کہ ان کے مجانین پر بھی کسی قدر جبریل کا اثر ہوتا اور فی الواقع ہے بھی۔''

(توضیح مرام ص۸۴ خزائن ج۳ ص۹۴،۹۵)

ان عبارات سے جیسے عقائد میرزائی کی از نمبر (۱) لغایت (۷) تصدیق ہوئی ویسی ہی یہ بات بھی معلوم ہوئی کہ مرزا کے نزدیک نبوت اور وحی کی وہی حقیقت ہے جو نیچریوں اور برہمو سماج والوں نے بیان کی ہے کہ نبوت ایک نیچرل امر ہے جس سے کوئی فرد خالی نہیں ہے، یہاں تک کہ ناچنے والی کسبی (رنڈی) بھی اس سے محروم نہیں اور وحی لانے والا فرشتہ باہر سے نہیں آتا بلکہ صاحب وحی کے دل و دماغ ہی سے وہ پیدا ہوتا ہے اور جبریل یا روح القدس اسی کی ایک صفت کا نام ہے۔ **و علی ھذا القیاس۔**

[1] مرزا نے لکھا ہے۔ ''اس جگہ اگر یہ اعتراض پیش کیا جائے کہ مسیح کا مثیل بھی نبی چاہیے کیونکہ مسیح نبی تھا تو اس کا اول جواب تو یہی ہے کہ آنے والے مسیح کے لیے ہمارے سید و مولا نے نبوت شرط نہیں ٹھہرائی بلکہ صاف طور پر یہی لکھا ہے کہ وہ ایک مسلمان ہوگا اور عام مسلمانوں کے موافق شریعت فرقانی کا پابند ہوگا اور اس سے زیادہ کچھ بھی ظاہر نہیں کرے گا کہ میں مسلمان ہوں اور مسلمانوں کا امام ہوں۔ ماسوا اس کے اس میں کچھ شک نہیں کہ یہ عاجز خدا تعالیٰ کی طرف سے اس امت کے لیے محدث ہو کر آیا ہے اور محدث بھی ایک معنی سے نبی ہی ہوتا ہے۔ گو اس کے لیے نبوت تامہ نہیں مگر تاہم جزئی طور پر وہ ایک نبی ہے کیونکہ وہ خدا تعالیٰ سے ہم کلام ہونے کا ایک شرف رکھتا ہے۔ امور غیبیہ اس پر ظاہر کیے جاتے ہیں اور رسولوں اور نبیوں کی وحی کی طرح اس کی وحی کو بھی دخل شیطان سے منزہ کیا جاتا ہے اور مغز شریعت اس پر کھولا جاتا ہے۔ اور بعینہ انبیاء کی طرح مامور ہو کر آتا ہے۔ اور انبیاء کی طرح اس پر فرض ہوتا ہے کہ اپنے تئیں بآواز بلند ظاہر کرے اور اس سے انکار کرنے والا ایک حد تک مستوجب سزا ٹھہرتا ہے اور نبوت کے معنی بجز اس کے اور کچھ نہیں کہ امور متذکرہ بالا اس میں پائے جائیں اور اگر یہ عذر پیش ہو کہ باب نبوت مسدود ہے اور وحی جو انبیاء پر نازل ہوتی ہے اس پر مہر لگ چکی ہے۔ میں کہتا ہوں کہ نہ من کل الوجوہ باب نبوت مسدود ہوا ہے اور نہ ہر ایک طور سے وحی پر مہر لگائی گئی ہے بلکہ جزئی طور پر وحی اور نبوت کا اس امت مرحومہ کے لیے ہمیشہ دروازہ کھلا ہے مگر اس بات کو بحضور دل یاد رکھنا چاہیے کہ یہ نبوت جس کا ہمیشہ کے لیے سلسلہ جاری رہے گا۔ نبوت تامہ نہیں بلکہ جیسا کہ میں ابھی بیان کر چکا ہوں وہ صرف ایک جزئی نبوت ہے جو دوسرے لفظوں میں محدثیت کے اسم سے موسوم ہے جو انسان کامل کی اقتداء سے ملتی ہے جو مستجمع جمیع کمالات نبوت تامہ ہے یعنی ذات ستودہ صفات حضرت سیدنا و مولانا محمد مصطفیٰ ﷺ **فاعلم ارشدک اللّٰہ تعالٰی ان النبی محدث والمحدث نبی باعتبار حصول نوع من انواع النبوۃ وقد قال رسول اللّٰہ ﷺ لم یبق من النبوۃ الا المبشرات ای لم یبق من انواع النبوۃ الانوع واحد وھی المبشرات من اقسام الرؤیا الصادقۃ والمکاشفات الصحیحۃ والوحی الذی ینزل علی خواص الاولیاء والنور الذی یتجلی علی قلوب قوم موجع فانظر ایھا الناقد البصیر الفھیم ایفھم من** (بقیہ حاشیہ آئندہ)

۹..... آنے والے مسیح ابن مریم جن کی بشارت حدیثوں میں وارد ہے اور اہل اسلام کو ان کا انتظار تھا وہ آپ ہی ہیں۔لہٰ عیسیٰ بن مریم اسرائیلی نبی۔ کیونکہ وہ صلیب پر چڑھایا گیا اور بعد اس کے وہ فوت ہو کر بہشت میں داخل ہو گیا ہے لہٰذا اب وہ دنیا میں نہیں آ سکتا۔

۱۰..... آنے والے مسیح کے جو صفات احادیث میں وارد ہیں کہ وہ ابن مریم ہوگا۔ اور وہ دمشق کے منارہ شرقی کے

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) هذا سدباب النبوة على وجهه كلي بل الحديث يدل على ان النبوة التامة الحاملة لوحي الشريعة قد انقطعت ولكن النبوة التي ليس فيها الا المبشرات فهي باقية الى يوم القيامة...... واما النبوة (۱) التي تامة كاملة جامعة لجميع كمالات الوحي فقد امنا بانقطاعها من يوم نزل فيه ماكان محمدابا احد من رجالكم ولكن رسول الله وخاتم النبيين۔" (توضیح مرام ص ۱۷ تا ۲۰ خزائن ج ۳ ص ۵۹ تا ۶۱) اب اور اس سے بڑھ کر سنیے۔ مرزا اپنی کتاب ازالہ اوہام میں لکھتے ہیں۔"ہاں یہ بھی سچ ہے کہ آنے والے مسیح کو نبی کر کے ہی بیان کیا گیا ہے۔ مگر اس کو امتی کر کے بھی تو بیان کیا گیا ہے۔... اب ان تمام اشارات سے صاف ظاہر ہے کہ واقعی اور حقیقی طور پر نبوت تامہ کے صفت سے متصف نہیں ہوگا۔ ہاں نبوت ناقصہ اس میں پائی جائے گی جو دوسرے لفظوں میں محدثیت کہلاتی ہے اور نبوت تامہ کی شانوں میں سے ایک شان اپنے اندر رکھتی ہے۔ سو یہ بات کہ اس کو امتی بھی کہا اور نبی بھی اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ دونوں شانیں امتیت اور نبوت اس میں پائی جائیں گی جیسا کہ محدث میں ان دونوں شانوں کا پایا جانا ضروری ہے لیکن صاحب نبوتِ تامہ تو صرف ایک شان نبوت ہی رکھتا ہے۔ غرض محدثیت دونوں رنگوں سے رنگین ہوتی ہے۔ اس لیے خدا تعالیٰ نے براہین احمدیہ میں بھی اس عاجز کا نام امتی بھی رکھا اور نبی بھی۔" (ازالہ اوہام ص ۵۳۲ خزائن ج ۳ ص ۳۸۶) اس عبارت میں تو مرزا نے اپنے آپ کو کھلا نبی کہہ دیا ہے۔

اب اس سے بڑھ کر سنیے رسالہ ازالہ آپ نے چھپوایا تو اسی کے سرورق پر صاف لکھوا دیا ہے"از تصانیف مرسل یزدانی مرزا غلام احمد قادیانی" (ازالہ اوہام ٹائٹل خزائن ج ۳ ص ۱۰۱) اس میں تو آپ نے رسالت کا بھی دعویٰ کیا ہے اور یہ بتادیا کہ آپ خدا کے رسول بھی ہیں۔ اس صورت میں آپ کا "شعر من نیستم رسول و نیاوردہ ام کتاب۔" (ازالہ اوہام ص ۱۷۸ خزائن ج ۳ ص ۱۸۵) منقول ہے دعویٰ رسالت سے انکار کرنا صرف مسلمانوں کو دھوکہ دینا ہے درحقیقت آپ کو رسالت کا بھی دعویٰ ہے شاید چند مدت کے بعد کسی کتاب آسمانی کا بھی ادعا ہو۔ اس سے بھی اور بڑھ کر سنیے ازالہ کے صفحہ ۶۷۳ خزائن ج ۳ ص ۴۶۳ میں اپنے رسول مبشر بزبان حضرت عیسیٰ ہونے کا دعویٰ کیا ہے اور صاف لکھ دیا ہے کہ قرآن کی آیت **و مبشرا برسول یاتی من بعدی اسمه احمد** میں آپ ہی کی بشارت مراد ہے نہ محمد رسول اللہ ﷺ کی۔" اصل عبارات ازالہ آگے منقول ہوگی۔

لہٰ مرزا نے لکھا ہے۔"سجدات بجا لاؤ کہ وہ زمانہ جس کا انتظار کرتے کرتے تمہارے بزرگ آباء گزر گئے اور بے شمار روحیں اس کے شوق ہی میں سفر کر گئیں۔ وہ وقت تم نے پالیا...... میں وہی ہوں جو وقت پر اصلاح خلق کے لیے بھیجا گیا تا دین کو تازہ طور پر دلوں میں تازہ کر دیا جائے۔" (فتح اسلام ص ۹، ۱۰ خزائن ج ۳ ص ۹، ۱۰)

اور مرزا نے لکھا ہے"مسیح جو آنے والا تھا یہی ہے چاہو تو قبول کرو۔" (فتح اسلام ص ۱۵ حاشیہ خزائن ج ۳ ص ۱۰)

اور اس کے صفحہ ۲۵ میں لکھا ہے۔"بلکہ ایک دفعہ اس کو اپنے زعم میں صلیب پر چڑھا کر قتل کر دیا۔ مگر چونکہ ہڈی نہیں توڑی گئی تھی اس لیے وہ ایک خوش اعتقاد اور نیک آدمی کی حمایت سے بچ گیا اور بقیہ ایام زندگی بسر کر کے آسمان کی طرف اٹھایا گیا۔" (فتح اسلام ص ۲۵ حاشیہ خزائن ج ۳ ص ۱۰) اور مرزا نے رسالہ ازالہ صفحہ ۳۸ خزائن ج ۳ ص ۱۲۲ میں مسیح کا سولی پر چڑھایا جانا اس تفصیل وتشریح سے بیان کیا ہے جو سید احمد خاں کی تفسیر جلد چہارم کے صفحہ ۱۴۱ میں موجود ہے۔

(۱) ان دونوں مقام میں آپ کی عربی دانی ثابت ہوتی ہے۔ پہلی جگہ "هذ" معرفۃ کی صفت جملہ نکرہ (سدباب النبوة) لائے ہیں اور اگر یہ جملہ صلہ ہے تو اس کا موصول (الذی) ندارد ہے۔ دوسری جگہ صلہ موصول کا صدر ندارد ہے۔ حق عبارت یہ تھا "واما النبوة التي هي تامة" جس شخص کا عربیت میں یہ مبلغ علم ہوگا وہ قرآن وحدیث سے کیا استخراج دقائق ومعارف کرے گا۔ اگر کہو کہ الہام وعلم لدنی اس کا مددگار ہوگا تو کہا جائے گا کہ وہ الہام علم لدنی صحت الفاظ میں کیوں اس کا مددگار نہ ہوا اور ایسی فاش غلطیوں سے اس کو کیوں نہ بچا سکا۔

پاس نزول کرے گا اور وہ دو زرد کپڑے پہنے ہوئے ہوگا۔ اور وہ دجال یک چشم کو ہلاک کرے گا۔ اور وہ صلیب کو توڑے گا۔ اور وہ خنازیر کو قتل کرے گا اور اس کے وقت میں مال کثرت سے ہوگا وہ لوگوں کو مال کی طرف بلائے گا تو کوئی قبول نہ کرے گا۔ کافر اس کی خوشبو سے مر جائے گا اور اس کے وقت میں یاجوج ماجوج کا خروج ہوگا وغیرہ وغیرہ۔ ان میں بعض صفات صحیح نہیں اور جن احادیث میں ان کا ذکر ہے وہ موضوع [1] ہیں اور بہ فرض صحت کل یہ صفات سب کی سب بحسب تاویل وتفصیل ذیل آپ میں پائے جاتے ہیں۔ مثلاً اس کے ابن مریم ہونے سے یہ مراد ہے کہ وہ ابن مریم کی خاصیت [2] پر اور اس کا مثیل ہوگا اور اس کے نزول سے روحانی نزول مراد ہے اور دمشق کے شرقی

---

[1] ''موضوعیت احادیث'' بعض صفات مسیح کا دعویٰ آپ کی تصنیفاتِ کتب میں بہت جگہ پایا جاتا ہے۔ مرزا لکھتے ہیں ''خیال مذکور (یعنی حضرت مسیح کا زندہ آسمان پر موجود ہونا) جو کچھ عرصہ سے مسلمانوں میں پھیل گیا ہے۔ صحیح طور پر ہماری کتابوں میں اس کا نام ونشان نہیں بلکہ احادیث نبویہ کی غلط فہمی کا ایک غلط نتیجہ ہے۔ جس کے ساتھ کئی بے جا حاشیے لگا دیے ہیں اور بے اصل موضوعات سے ان کو رونق دی گئی ہے۔'' (توضیح مرام ص ۱۰ خزائن ج ۳ ص ۵۶) اور ازالہ اوہام میں لکھا ہے۔ ''اور اس مقام میں زیادہ تر تعجب کی یہ جگہ ہے کہ امام مسلم صاحب تو یہ لکھتے ہیں کہ دجال معہود کی پیشانی پر ک ف ر لکھا ہوگا مگر یہ دجال تو انھیں کی حدیث کی رو سے مشرف باسلام ہو گیا۔'' پھر مسلم صاحب لکھتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ دجال معہود بادل کی طرح جس کے پیچھے ہوا ہوتی ہے مشرق مغرب میں پھیل جائے گا۔ مگر یہ دجال جب مکہ سے مدینہ کی طرف گیا تو ابوسعید سے کچھ زیادہ نہیں چل سکا جیسا کہ مسلم کی حدیث سے ظاہر ہے ایسا ہی کسی نے اس کی پیشانی پر ک ف ر لکھا ہوا نہیں دیکھا...... اگر یہ حدیث صحیح ہے کہ دجال کی پیشانی پر ک ف ر لکھا ہوا ہوگا تو پھر اوائل دنوں میں ابن صیاد کی نسبت خود آنحضرت ﷺ کیوں شک اور تردد میں رہے اور کیوں یہ فرمایا (۱) کہ شاید یہی دجال معہود ہو اور یا شاید کوئی اور ہو۔ گمان کیا جاتا ہے کہ شاید اس وقت تک ک ف ر اس کی پیشانی پر نہیں ہوگا۔ میں سخت متعجب اور حیران ہوں کہ اگر سچ مچ دجال معہود آخری زمانہ میں پیدا ہونا تھا یعنی اس زمانہ میں کہ جب مسیح بن مریم ہی آسمان سے اتریں تو پھر قبل از وقت یہ شکوک اور شبہات پیدا ہی کیوں ہوئے اور زیادہ تر تعجب یہ کہ ابن صیاد نے کوئی ایسا کام بھی نہیں دکھایا کہ جو دجال معہود کی نشانیوں میں سے سمجھا جاتا ہے۔ یعنی یہ کہ بہشت اور دوزخ کا ساتھ ہونا اور خزانوں کا پیچھے پیچھے چلنا اور مردوں کا زندہ کرنا اور اپنے حکم سے مینہ برسانا اور کھیتوں کو اُگانا اور ستر باع کے گدھے پر سوار ہونا۔ اب بڑی مشکلات درپیش آتی ہیں کہ اگر ہم بخاری اور مسلم کی ان حدیثوں کو صحیح سمجھیں جو دجال کو آخری زمانہ میں اتار رہی ہیں تو یہ حدیثیں ان کی موضوع ٹھہرتی ہیں اور اگر ان حدیثوں کو صحیح قرار دیں تو پھر ان کا موضوع ہونا ماننا پڑتا ہے۔ اگر یہ متعارض اور متناقض حدیثیں صحیحین میں نہ ہوتیں صرف دوسری صحیحوں میں ہوتیں تو شاید ہم ان دونوں کتابوں کی زیادہ تر پاس خاطر کر کے ان دوسری حدیثوں کو موضوع قرار دیتے۔ مگر اب مشکل تو یہ آ پڑی ہے کہ انھیں دونوں کتابوں میں یہ دونوں قسموں کی حدیثیں موجود ہیں۔ اب ہم جب ان دونوں قسم کی حدیثوں پر نظر ڈال کر گرداب حیرت میں پڑ جاتے ہیں کہ کس کو صحیح سمجھیں اور کس کو غیر صحیح۔ تب عقل خداداد ہم کو یہ طریق فیصلہ کا بتاتی ہے کہ جن احادیث پر عقل اور شرع کا کچھ اعتراض نہیں انھیں کو صحیح سمجھنا چاہیے۔'' (ازالہ اوہام ص ۲۲۴ تا ۲۲۷ خزائن ج ۳ ص ۲۱۲ تا ۲۱۴)

[2] مرزا نے لکھا ہے ''اور وہ مثیل المسیح قوت اور طبع اور خاصیت مسیح ابن مریم کی پا کر اس زمانہ کی مانند اور اسی مدت کے قریب قریب جو کلیم اوّل کے زمانہ سے مسیح بن مریم کے زمانہ تک تھی یعنی چودھویں صدی میں آسمان سے اترا اور وہ اترنا روحانی طور پر تھا جیسا کہ مکمل لوگوں کا صعود کے بعد خلق اللہ کی اصلاح کے لیے نزول ہوتا ہے۔'' (فتح اسلام ص ۱۱ خزائن ج ۳ ص ۸) مرزا کا ایک حواری اپنے رسالے قولِ فصیح کے صفحہ ۲ میں کہتا ہے۔ ''وہ اسی زمین پر چلتا پھرتا ہے مگر ظاہر محدود نگاہوں کے نزدیک حقیقت میں وہ معمورۂ عالم سے باہر آسمانوں پر مقیم ہے۔ وہ زمین کی آنکھ میں چارپائی پر بستر بچھائے سوتا ہے مگر اس کی پاک روح پورے اٹھارہ سال کا (۲) دورہ آسمانوں کا کر آتی ہے۔''

---

(۱) آنحضرت ﷺ نے یہ کہیں نہیں فرمایا یہ قادیانی کا محض افتراء ہے۔

(۲) جیسا کہ عام اہل اسلام کا آنحضرت ﷺ کی نسبت معراج کی رات اس دورہ کرنے کا اعتقاد ہے۔

منارہ سے قادیان کی مسجد کا منارہ[1] مراد ہے جو دمشق کی جانب مشرق میں واقع ہوا ہے اور زرد کپڑوں سے مراد یہ ہے کہ اس کی حالت صحت[2] اچھی نہ ہوگی (جو آپ میں موجود ہے کہ ہمیشہ بیمار رہتے ہیں)

اور دجال سے دنیا پرست ایک چشم جو دین کی آنکھیں نہیں رکھتے[3] مراد ہیں اور ان کے قتل سے ان کا حجت و دلیل سے مغلوب کرنا جو آپ کر رہے ہیں۔ یا دجال سے بااقبال قومیں (یعنی انگریز وغیرہ) مراد ہیں اور اس کے گدھے سے ریل گاڑی مراد ہے۔ سو ان لوگوں کو آپ دلائل سے مغلوب کر رہے ہیں۔

اور صلیب توڑنے سے اعتقاد صلیبی کو پاش پاش کرنا مراد ہے۔[4] جو آپ کر رہے ہیں نہ ہاتھ یا ہتھوڑہ سے صلیب کو توڑنا اور خنازیر سے خنزیر صفت[5] انسان مراد ہیں اور ان کے قتل سے ان کا مغلوب کرنا جو آپ کر رہے ہیں۔ نہ ظاہری خنزیروں کا جنگلوں میں شکار کرتے پھرنا جو کسی نبی کی شان نہیں ہے۔

---

[1] مرزا نے ازالہ اوہام میں لکھا ہے۔ ''ایک مرتبہ میں نے اس مسجد کی تاریخ جس کے ساتھ میرا مکان ملحق ہے الہامی طور پر معلوم کرنی چاہی تو مجھے الہام ہوا۔ **مبارک و مبارک و کل امر مبارک یجعل فیہ** یہ وہی مسجد ہے جس کی نسبت میں اپنے رسالہ میں لکھ چکا ہوں کہ میرا مکان اس قصبہ کی شرقی طرف آبادی کے آخری کنارے پر واقع ہے۔ اس مسجد کے قریب اور اس شرقی منارہ کے نیچے جیسا کہ ہمارے سید و مولیٰ ﷺ کی پیشگوئی کا مفہوم ہے۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔'' (ازالہ اوہام ص ۱۸۵ خزائن ج ۳ ص ۱۹۰)

اور ازالہ میں ہے ۔

از کلمۂ منارہ شرقی عجب مدار
چوں خود ز مشرق است تجلی نیرم
اینک منم کہ حسب بشارات آمدم
عیسیٰ[(1)] کجاست تابنہ پابہ منبرم

(ازالہ اوہام ص ۱۵۸ خزائن ج ۳ ص ۱۸۰)

[2] ازالۂ اوہام میں لکھا ہے۔ ''اور پھر فرمایا کہ جس وقت وہ اترے گا اس وقت اس کی زرد پوشاک ہوگی یعنی زرد رنگ کے دو کپڑے اس نے پہنے ہوئے ہوں گے۔ یہ اس بات کی کی طرف اشارہ معلوم ہوتا ہے کہ اس وقت اس کی صحت کی حالت اچھی نہیں ہوگی۔'' (ازالہ اوہام ص ۲۱۹ خزائن ج ۳ ص ۲۰۹)

[3] فتح الاسلام میں لکھا ہے ''اور ہر یک حق پوش دجال دنیا پرست یک چشم جو دین کی آنکھ نہیں رکھتا حجت قاطعہ کی تلوار سے قتل کیا جائے گا۔'' (فتح اسلام ص ۱۴ خزائن ج ۳ ص ۱۰) اور مرزا لکھتے ہیں۔ ''مگر ہمارے نزدیک ممکن ہے کہ دجال سے مراد با اقبال قومیں ہوں اور گدھا ان کا یہی ریل ہو جو مشرق اور مغرب کے ملکوں میں ہزارہا کوسوں تک چلتے دیکھتے ہیں۔'' (ازالہ اوہام ص ۱۴۶ خزائن ج ۳ ص ۱۷۴)

[4 و 5] فتح الاسلام لکھا ہے۔ ''اور اسی فطرتی مشابہت کی وجہ سے مسیح کے نام پر یہ عاجز بھیجا گیا تا صلیبی اعتقاد کو پاش پاش کر دیا جائے سو میں صلیب کے توڑنے اور خنزیروں کو قتل کرنے کے لیے بھیجا گیا ہوں۔'' (فتح اسلام ص ۱۷ خزائن ج ۳ ص ۱۱) اور توضیح مرام میں کہتا ہے کہ ''صلیب کے توڑنے سے مراد کوئی ظاہری جنگ نہیں بلکہ روحانی طور پر صلیبی مذہب کا توڑ دینا اور اس کا بطلان ثابت کر کے دکھا دینا مراد ہے..... اور خنزیروں سے مراد وہ لوگ ہیں جن میں خنزیروں کی عادتیں ہیں وہ زورِ حجت اور دلیل سے مغلوب کیے جائیں گے اور دلائل بینہ کی تلوار انھیں قتل کرے گی نہ یہ کہ ایک پاک نبی جنگلوں میں خنزیروں کا شکار کرتا پھرے گا۔''

(توضیح مرام ص ۱۳ خزائن ج ۳ ص ۵۷)

---

(1) اس کلمہ سے جو حضرت عیسیٰ کی توہین مفہوم ہوتی ہے وہ علماء اہل افتاء کی توجہ کے لائق ہے کیونکہ منبر سے مراد مرتبہ ہے نہ لکڑی یا پتھر کا میز، اس لیے کہ یہ میز آپ نہیں رکھتے اور نہ کبھی اس پر بیٹھنا ان کو آج تک نصیب ہوا ہے۔ لہٰذا اس شعر کا مطلب یہ ہے کہ عیسیٰ کہاں یعنی کیا رتبہ رکھتا ہے؟ کہ وہ میرے منبر یعنی رتبہ کو پہنچ سکے۔

اور مال کے بہت ہو جانے اور کسی کے اس مال کو قبول نہ کرنے سے[1] یہ مراد ہے جو آپ سے ہو رہا ہے کہ آپ مخالفین اسلام کو مقابلہ اسلام پر اشتہار کے ذریعہ سے روپیہ دینے کا وعدہ کر رہے ہیں اور کوئی شخص وہ روپیہ نہیں لیتا اور نہ اس کا مقابلہ کرتا ہے یہ ہی مقابلہ سے عاجز[2] آنا کفار کی موت ہے جو آنے والے مسیح کے خوشبو کے لیے لازمی صفت ٹھہرائی گئی ہے اور وہ آپ (مرزا) میں موجود ہے اور یاجوج ماجوج سے انگریز[3] اور روس مراد ہیں جو آپ کے وقت میں موجود ہیں۔ اور آنے والے مسیح کی بعض صفات اسی بیان ہوئی ہیں کہ وہ حضرت مسیح بن مریم اسرائیلی نبی میں پائی نہیں جاتیں۔ وہ صرف آپ ہی میں متحقق ہیں جس سے یقین ہوتا ہے کہ وہ آنے والے مسیح آپ ہیں نہ عیسیٰ ابن مریم اسرائیلی نبی۔

مثلاً (۱)..... اس کا گندم رنگ ہونا اور اس کے بالوں کا سیدھا ہونا جو آپ ہی[4] میں پایا جاتا ہے کیونکہ حضرت مسیح بن مریم تو سرخ رنگ کے تھے اور ان کے گھنگر والے بال تھے۔ (۲)..... آنے والے مسیح کو احادیث میں ایک مرد[5] مسلمان، مسلمانوں کا امام آنحضرت ﷺ کی امت بتایا گیا ہے جو آپ ہی میں پایا جاتا ہے۔

۱و۲ یہ دونوں مرادیں ایک خاص اور نئے حواری محمد احسن امروہی ملازم ریاست بھوپال نے آپ کی ''روح القدس'' سے ''فیض'' پاکر اور قدر قادیانی سے مستفیض ہو کر بیان کی ہیں۔ چنانچہ اس کے رسالہ اعلام الناس حصہ اوّل ص ۵۵ میں ہے۔ ''چھٹی صفت اس کی یہ ہے کہ لوگوں کو مال کی طرف بلائے گا اور کوئی قبول نہ کرے گا۔ پڑھو اس حدیث کو **لَیَدْعُوَنَّ اِلَی الْمَالِ فَلَا یَقْبَلُہٗ اَحَدٌ** تم سمجھے اس کے کیا معنی ہیں ایک معنی یہ بھی ہیں جو ذیل میں لکھے جاتے ہیں۔ اس مسیح وقت نے اول تو دس ہزار روپیہ کا اشتہار مندرجہ براہین احمدیہ تمام دنیا کے اطراف میں مشتہر کیا ہے اور ثانیاً پانچ سو روپے کا اشتہار مندرجہ کحل الجواہر شائع کیا ہے اور ثالثاً ہر ایک پادری کلاں کو دو سو روپیہ ماہوار دینے کا وعدہ فرماتے ہیں۔'' اور اس کتاب کے ص ۵۹ میں کہا ہے۔ ''نہ ان نشان اس کا یہ ہے کہ کوئی مخالف اس کے مقابلے میں ٹھہر نہیں سکتا۔ ہر چند کہ اشتہار دیے جاتے ہیں کہ اگر تم کو شک ہو مقابلے کے لیے آؤ لیکن کوئی مخالف مقابلے پر نہیں آتا اس کے مقابلے سے ہر مخالف پر موت ہی آ جاتی ہے۔ **صدق رسوله الكريم فلا يحل لكافر يجد من ريح نفسه الا مات و نفسه ينتهي حيث ينتهي طرفه رواه مسلم**۔''

۳ یہ مراد پہلے تو آپ نے مسیح موعود بننے سے پیشتر ایک حواری حکیم نور الدین جمونی بھیروی کے ذریعہ سے اس کے رسائل ''فصل الخطاب'' و ''تصدیق براہین احمدیہ'' میں مشتہر کرائے اور اس سے گویا آپ نے مسیح موعود بننے کی پٹڑی جمائی تھی۔ پھر جب دیکھا کہ یہ مراد ان کے حواریوں میں تسلیم کی گئی ہے اور اس سے ان کو وحشت نہیں ہوئی تو خود اس مراد کا اظہار کر دیا اور اپنی کتاب ازالہ میں لکھ رہا ہے۔ ''ان دونوں قوموں سے مراد انگریز و روس ہیں۔'' (ازالہ اوہام ص ۵۰۸ خزائن ج ۳ ص ۳۷۳)

۴و۵ توضیح مرام میں مرزا نے لکھا ہے۔ ''ختم المرسلین نے مسیح اول اور مسیح ثانی میں مابہ الامتیاز قائم کرنے کے لیے صرف یہی نہیں فرمایا کہ مسیح ثانی ایک مرد مسلمان ہوگا اور شریعت قرآنی کے موافق عمل کرے گا اور مسلمانوں کی طرح صوم و صلوٰۃ وغیرہ احکام فرقانی کا پابند ہوگا اور مسلمانوں میں پیدا ہوگا اور ان کا امام ہوگا اور کوئی جداگانہ دین نہ لائے گا اور کسی جداگانہ نبوت کا دعویٰ نہیں کرے گا بلکہ یہ بھی ظاہر فرمایا ہے کہ مسیح اول اور مسیح ثانی کے حلیہ میں بھی فرق بیّن ہوگا۔ چنانچہ مسیح اول کا حلیہ جو آنحضرت ﷺ کو معراج کی رات میں نظر آیا وہ یہ ہے کہ درمیانہ قد اور سرخ رنگ گھونگریالے بال اور سینہ کشادہ ہے دیکھو صحیح بخاری صفحہ ۴۸۹ لیکن اسی کتاب میں مسیح ثانی کا حلیہ جناب ممدوح نے یہ فرمایا ہے کہ ''وہ گندم گون ہے اور اس کے بال گھونگریالے نہیں ہیں اور کانوں تک لٹکتے ہیں۔ اب ہم سوچتے ہیں کہ کیا یہ دونوں ممیز علامتیں جو مسیح اول اور ثانی میں آنحضرت ﷺ نے بیان فرمائی کافی طور پر یقین نہیں دلاتیں کہ مسیح اول اور ہے اور مسیح ثانی اور۔ ان دونوں کو ابن مریم کے نام سے پکارنا ایک لطیف استعارہ ہے جو باعتبار مشابہت طبع اور روحانی خاصیت کے استعمال کیا گیا ہے یہ ظاہر ہے کہ اندرونی خاصیت کی مشابہت کی رو سے دو نیک آدمی ایک ہی نام کے مستحق ہو سکتے ہیں۔''

(توضیح مرام ص ۱۶،۱۷ خزائن ج ۳ ص ۵۹،۵۸)

اور اپنے کتاب ازالہ میں لکھا ہے

(بقیہ حاشیہ آئندہ)

(۳)......آنے والے مسیح کا نسب حدیث میں فارسی الاصل[1] بیان ہوا ہے جو صرف آپ میں پایا جاتا ہے نہ مسیح بن مریم میں

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ)

''موعودم و بحلیۂ ماثور آمدم
حیف است گر بدیدہ نہ بینند منظرم
رنگم چو گندم است و بمو فرق بین است
ز انساں کہ آمدست در اخبار سرورم
ایں مقدمم نہ جائے شکوکست والتباس
سید جدا کند ز مسیحائے احمرم''

(ازالہ اوہام ص ۱۵۷ خزائن ج ۳ ص ۱۸۰)

مرزا نے توضیح مرام میں لکھا ہے۔''اس بارہ میں نہایت صاف اور واضح حدیث نبوی وہ ہے جو امام محمد اسمٰعیل بخاری رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی صحیح میں بروایت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے لکھی ہے اور وہ یہ ہے کہ **کیف انتم اذا نزل ابن مریم فیکم و امامکم منکم** یعنی اس دن تمہارا کیا حال ہوگا جب ابن مریم تم میں اترے گا وہ کون ہے وہ تمہارا ہی ایک امام ہوگا جو تم ہی میں سے پیدا ہوگا پس اس حدیث میں آنحضرت ﷺ نے صاف فرما دیا کہ ابن مریم سے یہ مت خیال کرو کہ سچ مچ مسیح ابن مریم ہی اتر آئے گا بلکہ یہ نام استعارہ کے طور پر بیان کیا گیا ہے ورنہ درحقیقت وہ تم میں سے تمہاری ہی قوم میں سے تمہارا ایک امام ہوگا جو ابن مریم کی سیرت پر پیدا کیا جائے گا۔'' (ازالہ اوہام ص ۱۱ خزائن ج ۳ ص ۵۶)

اور مرزا نے ازالہ میں کہا ہے کہ''آنحضرت ﷺ لفظ ابن مریم کی تصریح میں فرماتے ہیں کہ وہ ایک تمہارا امام ہوگا جو تم میں سے ہی ہوگا اور تم سے ہی پیدا ہوگا۔ گویا آنحضرت ﷺ نے اس وہم کو رفع کرنے کے لیے جو ابن مریم کے لفظ سے دلوں میں گزر سکتا تھا مابعد کے لفظوں میں بطور تشریح فرمایا کہ اس کو سچ مچ ابن مریم ہی نہ سمجھ لو بل **ھو امامکم منکم**'' (ازالہ اوہام ص ۴۴ خزائن ج ۳ ص ۱۲۴) اور اسی ازالہ میں اس حدیث کا ترجمہ بایں الفاظ کیا ہے۔''تمہارا اس دن کیا حال ہوگا جس دن ابن مریم تم میں نازل ہوگا اور تم جانتے ہو کہ ابن مریم کون ہے وہ تمہارا ہی ایک امام ہوگا اور تم میں سے ہی (اے امتی لوگو) پیدا ہوگا۔'' (ازالہ اوہام ص ۲۰۱ خزائن ج ۳ ص ۱۹۸) ان احادیث میں جو تصرف آپ نے کیا ہے اور ان کے معانی کے بیان میں جس افتراء سے کام لیا ہے اس کا بیان جواب کے ضمن میں آئے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

[1] مرزا نے لکھا ہے''تب فارس کی اصل میں سے ایک ایمان کی تعلیم دینے والا پیدا ہوگا۔ اگر ایمان ثریا میں معلق ہوتا تو وہ اسے اس جگہ سے بھی پا لیتا۔'' (فتح اسلام ص ۱۴ حاشیہ خزائن ج ۳ ص ۱۰)

آپ کا اپنے تئیں اپنے اس حدیث کا مصداق ٹھہرانا اور فارسی الاصل قرار دینا اور اس کے ساتھ مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کرنا۔ صاف بتاتا ہے کہ آنے والے مسیح کا آپ کے نزدیک فارسی الاصل ہونا آنحضرت ﷺ کی زبان سے بیان ہوا ہے ایسا ہی آپ کے بھوپالی حواری نے آپ کے کلام سے سمجھا۔'' چنانچہ اپنے رسالہ اعلام الناس ج اوّل ص ۵۴ میں کہا ہے''نسب اس کا صحیح مسلم وغیرہ میں یہ لکھا ہے **لو کان العلم معلقا بالثریا لناله رجل من ابناء فارس**۔ ایک مرد مسلمان ہوگا اور شریعت قرآنی کے موافق عمل کرے گا اور مسلمانوں کی طرح صوم وصلوٰۃ وغیرہ احکام فرقانی کا پابند ہوگا اور مسلمانوں میں پیدا ہوگا اور ان کا امام ہوگا اور کوئی جداگانہ دین نہ لائے گا اور کسی جداگانہ نبوت کا دعویٰ نہیں کرے گا یہ سب صفات اس مسیح الزمان میں موجود ہیں۔''

مرزا نے لکھا ہے''جب ہم ان دوسری حدیثوں کو دیکھتے ہیں جو دجال معہود کے ظاہر ہونے کا وقت اس دنیا کا آخری زمانہ بتلاتی ہیں تو وہ سراسر ایسے مضامین سے بھری ہوئی معلوم ہوتی ہیں کہ جو نہ عندالعقل درست وصحیح ٹھہر سکتی ہیں اور نہ عندالشرع اسلامی توحید کے موافق ہیں۔ چنانچہ ہم نے قسم ثانی کے ظہور دجال کی نسبت ایک لمبی حدیث مسلم کی لکھ کر معہ اس کے ترجمہ کے ناظرین کے سامنے رکھ دی ہے۔ ناظرین خود پڑھ کر سوچ سکتے ہیں کہ کہاں تک یہ اوصاف جو دجال معہود کی نسبت لکھے ہیں۔ عقل اور شرع کے مخالف پڑے ہوئے ہیں۔ یہ بات بہت صاف اور روشن ہے کہ اگر ہم اس دمشقی حدیث کو اس کے ظاہری معنوں پر حمل کر کے اس کو صحیح اور فرمودۂ خدا اور رسول مان لیں تو ہمیں اس بات پر ایمان لانا ہوگا کہ فی الحقیقت دجال کو ایک (بقیہ حاشیہ آئندہ)

۱۱...... دجال موعود کے حق میں جو احادیث میں آیا ہے کہ وہ مردہ کو زندہ کرے گا اور اس کے ساتھ بہشت اور دوزخ ہوگا وغیرہ وغیرہ یہ مشرکانہ اعتقاد ہے اور توحید قرآنی کے مخالف۔

۱۲...... حضرت مسیح کی نسبت مسلمانوں کا یہ اعتقاد کہ وہ[1] زندہ آسمانوں پر اٹھائے گئے ہیں اور اب تک وہاں زندہ موجود ہیں اور وہ اپنی دنیاوی زندگی میں مردوں کو زندہ کرتے اور مادرزاد اندھوں کو اور کوڑھی کو اچھا کرتے اور مٹی سے جانور کی شکل بناتے تو وہ پرند بن جاتا احمقانہ اور مشرکانہ[2] اعتقاد ہے اور درحقیقت حضرت مسیح کی صرف روح

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) قسم کی قوتِ خدائی دی جائے گی اور زمین و آسمان اس کا کہا مانیں گے اور خدا تعالیٰ کی طرح فقط اس کے ارادہ سے سب کچھ ہوتا جائے گا۔ بارش کو کہے گا ''ہو'' تو ہو جائے گی۔ بادلوں کو حکم دے گا کہ فلاں ملک کی طرف چلے جاؤ تو فی الفور چلے جائیں گے۔ زمین کے بخارات اس کے حکم سے آسمان کی طرف اٹھیں گے اور زمین کو کیسی ہی کلر و شور ہو فقط اس کے اشارہ سے عمدہ اور اول درجہ کی زراعت پیدا کرے گی غرض جیسا کہ خدا تعالیٰ کی یہ شان ہے کہ اِنَّمَا اَمْرُهٗۤ اِذَاۤ اَرَادَ شَیْـًٔا اَنْ یَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَیَكُوْنُ. اسی طرح وہ بھی کن فیکون سے سب کچھ کر دکھائے گا، مارنا، زندہ کرنا اس کے اختیار میں ہوگا۔ بہشت اور دوزخ اس کے ساتھ ہوں گے۔ غرض زمین و آسمان دونوں اس کی مٹھی میں آ جائیں گے اور ایک عرصہ تک جو چالیس برس یا چالیس دن ہیں بخوبی خدائی کا کام چلائے گا اور الوہیت کے تمام اختیار و اقتدار اس سے ظاہر ہوں گے۔ اب میں پوچھتا ہوں کہ کیا یہ مضمون جو اس حدیث کے ظاہر لفظوں سے نکلتا ہے اس موحدانہ تعلیم کے موافق و مطابق ہے جو قرآن شریف ہمیں دیتا ہے۔ کیا صدہا آیات قرآن ہمیشہ کے لیے یہ فیصلہ ناطق نہیں سناتیں کہ کسی زمانہ میں بھی خدائی کے اختیارات انسان ھالکۃ الذات باطلۃ الحقیقت کو حاصل نہیں ہو سکتے۔ کیا یہ مضمون اگر ظاہر پر حمل کیا جائے تو قرآنی توحید پر ایک سیاہ دھبہ نہیں لگاتا۔'' (ازالہ اوہام ص ۲۲۸، ۲۲۹ خزائن ج ۳ ص ۲۱۴، ۲۱۵) اور ازالہ اوہام میں اس خیال کے شریک ہونے پر ایک نظیر نقل کر کے لکھتے ہیں۔ ''سوچنا چاہیے کہ یہ کتنا بڑا شرک ہے کچھ انتہا بھی ہے۔ افسوس کہ ان لوگوں کے دلوں پر کیسے پردے پڑ گئے کہ انھوں نے استعارات کو حقیقت پر حمل کر کے ایک طوفان شرک کا برپا کر دیا ہے اور باوجود قرائن قویہ کے ان استعارات کو قبول کرنا نہ چاہا جن کی حمایت میں قرآن کریم شمشیر برہنہ توحید کی لے کر کھڑا ہے۔''

(ازالہ ص ۲۳۱ خزائن ج ۳ ص ۲۱۶)

[1] اشتہار ۲۰ مئی ۱۸۹۱ء میں آپ نے حضرت مسیح کی زندگی کے اعتقاد کو شرک کا ستون قرار دیا اور یہ لکھا ہے کہ ہمارے گذشتہ علماء نے اس طرف نہیں خیال کیا اور یہ اعتقاد مسلمانوں اور عیسائیوں دونوں نے برخلاف کتاب اللہ کے ٹھہرا لیا ہے اس میں فرماتے ہیں۔

''لیکن افسوس کہ ہمارے گزشتہ علماء نے عیسائیوں کے مقابل پر کبھی اس طرف توجہ نہ کی حالانکہ اس ایک ہی بحث میں تمام بحثوں کا خاتمہ ہو جاتا ہے...... عیسائی مذہب کا ستون جس کی پناہ میں انگلستان اور جرمن اور فرانس اور امریکہ اور روس وغیرہ کے عیسائی۔ ربنا المسیح پکار رہے ہیں۔ صرف ایک یہی بات ہے اور وہ یہ ہے کہ بدقسمتی سے مسلمانوں اور عیسائیوں نے برخلاف کتابِ الٰہی یہ خیال کر لیا ہے کہ مسیح آسمان پر مدت دراز سے بقید حیات چلا آتا ہے اور کچھ شک نہیں کہ اگر یہ ستون ٹوٹ جائے تو اس خیالِ باطل کے دور ہو جانے سے صفحہ دنیا یکلخت مخلوق پرستی سے پاک ہو جائے اور تمام یورپ اور ایشیا اور امریکہ ایک ہی مذہب توحید میں داخل ہو کر بھائیوں کی طرح زندگی بسر کریں لیکن میں نے حال کے مسلمان مولویوں کو خوب آزما لیا ہے وہ اس ستون کے ٹوٹ جانے سے سخت ناراض ہیں اور درپردہ مخلوق پرستی کے مؤید ہیں۔'' (مجموعہ اشتہارات ج ۱ ص ۲۲۳)

[2] اور ازالہ میں مرزا نے لکھا ہے۔ ''انجیل کو پڑھ کر دیکھ لو کہ یہی اعتراض ہمیشہ مسیح پر رہا کہ اس نے کوئی معجزہ تو دکھایا ہی نہیں یہ کیسا مسیح ہے کیونکہ ایسا مسیح ہو تو کوئی زندہ نہ ہوا کہ وہ بولتا اور اس جہان کا سب حال سناتا اور اپنے وارثوں کو نصیحت کرتا کہ میں تو دوزخ سے آیا ہوں تم جلد ایمان لے آؤ۔ اگر مسیح صاف طور پر یہودیوں کے باپ دادے زندہ کر کے دکھا دیتا اور ان سے گواہی دلواتا تو بھلا کس کو انکار کی مجال تھی غرض پیغمبروں نے نشان تو دکھائے مگر پھر بھی بے ایمانوں سے مخفی رہے۔ ایسا ہی یہ عاجز بھی خالی نہیں آیا بلکہ مردوں کے زندہ ہونے کے لیے بہت سا آبِ حیات خدا تعالیٰ نے اس عاجز کو بھی دیا ہے۔ بے شک جو شخص اس میں سے پیئے گا زندہ ہو جائے گا۔ بلاشبہ میں اقرار کرتا ہوں کہ اگر میرے کلام سے مردے زندہ نہ ہوں اور اندھے آنکھیں نہ کھولیں اور مجذوم صاف نہ ہوں تو میں خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں آیا۔'' (ازالہ اوہام ص ۴۴۱، ۴۴۲ خزائن ج ۳ ص ۳۳۴، ۳۳۵) ازالہ میں ہے۔ (بقیہ حاشیہ آئندہ)

آسمان پر اٹھائی گئی ہے جیسا کہ اور انبیاء کی۔ اور ان کے مردوں کو زندہ کرنے اور اندھے کوڑھی کو اچھا کرنے سے گمراہوں کو ہدایت کرنا مراد ہے۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) ''بعض لوگ موحدین کے فرقہ میں سے بحوالہ آیت قرآنی یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ حضرت مسیح علیہ السلام بن مریم انواع واقسام کے پرندے بنا کر اور ان میں پھونک مار کر زندہ کر دیا کرتے تھے چنانچہ اس بنا پر اس عاجز پر اعتراض کیا ہے کہ جس حالت میں مثیل مسیح ہونے کا دعویٰ ہے تو پھر آپ بھی کوئی مٹی کا پرندہ بنا کر پھر اس کو زندہ کر کے دکھلایئے...... ان تمام اوہام باطلہ کا جواب یہ ہے کہ وہ آیات جس میں ایسا لکھا ہے متشابہات میں سے ہیں اور ان کے یہ معنی کرنا کہ گویا خدا تعالیٰ نے اپنے ارادہ اور اذن سے حضرت عیسیٰ کو صفاتِ خالقیت میں شریک کر رکھا تھا صریح الحاد اور سخت بے ایمانی ہے کیونکہ اگر خدا تعالیٰ اپنی صفات خاصہ الوہیت بھی دوسروں کو دے سکتا ہے تو اس سے اس کی خدائی باطل ہوتی ہے۔'' (ازالہ ص ۲۹۶ حاشیہ خزائن ج ۳ ص ۲۵۱) مرزا نے لکھا ہے۔ ''اب جاننا چاہیے کہ بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ حضرت مسیح کا معجزہ حضرت سلیمان کے معجزہ کی طرح صرف عقلی تھا، تاریخ سے ثابت ہے کہ ان دنوں میں ایسے امور کی طرف لوگوں کے خیالات جھکے ہوئے تھے کہ جو شعبدہ بازی کی قسم میں سے اور دراصل بے سود اور عوام کو فریفتہ کرنے والے تھے وہ لوگ جو فرعون کے وقت میں مصر میں ایسے ایسے کام کرتے تھے جو سانپ بنا کر دکھلا دیتے تھے اور کئی قسم کے جانور تیار کر کے ان کو زندہ جانوروں کی طرح چلا دیتے تھے۔ وہ حضرت مسیح کے وقت میں عام طور پر یہودیوں کے ملکوں میں پھیل گئے تھے اور یہودیوں نے ان کے بہت سے ساحرانہ کام سیکھ لیے تھے جیسا کہ قرآن کریم بھی اس بات کا شاہد ہے سو کچھ تعجب کی جگہ نہیں کہ خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح کو عقلی طور سے ایسے طریق پر اطلاع دے دی ہو جو ایک مٹی کا کھلونا کسی کل کے دبانے یا کسی پھونک مارنے کے طور پر ایسا پرواز کرتا ہو جیسے پرندہ پرواز کرتا ہے یا اگر پرواز نہیں تو پیروں سے چلتا ہو کیونکہ حضرت مسیح ابن مریم اپنے باپ یوسف کے ساتھ بائیس برس کی مدت تک نجاری کا کام بھی کرتے رہے ہیں اور ظاہر ہے کہ بڑھئی کا کام درحقیقت ایک ایسا کام ہے جس میں کلوں کے ایجاد کرنے اور طرح طرح کی صنعتوں کے بنانے میں عقل تیز ہو جاتی ہے۔'' (ازالہ ص ۳۰۲، ۳۰۳ حاشیہ خزائن ج ۳ ص ۲۵۴، ۲۵۵) مرزا نے لکھا ہے۔ ''ماسوا اس کے یہ بھی قرین قیاس ہے کہ ایسے ایسے اعجاز طریق عمل الترب یعنی مسمریزی طریق سے بطور لہو ولعب نہ بطورِ حقیقت ظہور میں آ سکیں کیونکہ عمل الترب میں جس کو زمانہ حال میں مسمریزم کہتے ہیں ایسے ایسے عجائبات ہیں کہ اس میں پوری پوری مشق کرنے والے اپنی روح کی گرمی دوسری چیزوں پر ڈال کر ان چیزوں کو زندہ کے موافق کر دکھاتے ہیں۔ انسان کی روح میں کچھ ایسی خاصیت ہے کہ وہ اپنی زندگی کی گرمی ایک جماد پر جو بالکل بے جان ہو ڈال سکتی ہے تب جماد سے وہ بعض حرکات صادر ہوتے ہیں جو زندوں سے صادر ہوا کرتے ہیں۔'' (ازالہ ص ۳۰۵ حاشیہ خزائن ج ۳ ص ۲۵۵، ۲۵۶) اور مرزا نے لکھا ہے۔ ''مگر یاد رکھنا چاہیے کہ ایسا جانور جو مٹی یا لکڑی وغیرہ سے بنایا جائے اور عمل الترب سے اپنے روح کی گرمی اس کو پہنچائی جائے وہ درحقیقت زندہ نہیں ہوتا بلکہ بدستور بے جان اور جماد ہوتا ہے۔ صرف عامل کی روح کی گرمی بارود کی طرح اس کو جنبش میں لاتی ہے۔''

(ازالہ ص ۳۰۶ حاشیہ خزائن ج ۳ ص ۲۵۶)

ازالہ میں مرزا نے لکھا ہے ''بہرحال مسیح کی یہ تربی کاروائیاں زمانہ کے مناسب حال بطور خاص مصلحت کے تھیں۔ مگر یاد رکھنا چاہیے کہ یہ عمل ایسا قدر کے لائق نہیں جیسا کہ عوام الناس اس کو خیال کرتے ہیں اگر یہ عاجز اس عمل کو مکروہ اور قابل نفرت نہ سمجھتا تو خدا تعالیٰ کے فضل و توفیق سے امید قوی رکھتا تھا کہ ان اعجوبہ نمائیوں میں حضرت ابن مریم سے کم نہ رہتا لیکن مجھے وہ روحانی طریق پسند ہے جس پر ہمارے نبی ﷺ نے قدم مارا ہے اور حضرت مسیح نے بھی اس عمل جسمانی کو یہودیوں کے جسمانی اور پست خیالات کی وجہ سے جو ان کی فطرت میں مرکوز تھی باذن وحکم الٰہی اختیار کیا تھا ورنہ دراصل مسیح کو بھی یہ عمل پسند نہ تھا۔ واضح ہو کہ اس عمل جسمانی کا ایک نہایت براخاصہ یہ ہے کہ جو شخص اپنے تئیں اس مشغولے میں ڈالے اور جسمانی مرضوں کے رفع دفع کرنے کے لیے اپنی دلی و دماغی طاقتوں کو خرچ کرتا رہے وہ اپنی ان روحانی تاثیروں میں جو روح پر اثر ڈال کر روحانی بیماریوں کو دور کرتے ہیں بہت ضعیف اور نکما ہو جاتا ہے اور امر تنویر باطن اور تزکیہ نفوس کا جو اصل مقصد ہے اس کے ہاتھ سے بہت کم انجام پذیر ہوتا ہے یہی وجہ ہے کہ گو حضرت مسیح جسمانی بیماروں کو اس عمل کے ذریعہ سے اچھا کرتے رہے مگر ہدایت اور توحید اور دینی استقامتوں کے کامل طور پر دلوں میں قائم کرنے کے بارے میں ان کی کارروائیوں کا نمبر ایسا کم درجہ کا رہا کہ قریب قریب ناکام کے رہے...... حضرت مسیح کے عمل الترب سے وہ مردے جو زندہ ہوتے تھے یعنی وہ قریب الموت آدمی جو گویا نئے سرے سے زندہ ہو جاتے تھے وہ بلا توقف چند منٹ (بقیہ حاشیہ آئندہ)

(۱۳)..... حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا یا آنحضرت ﷺ کا اپنے جسم کے ساتھ آسمان[1] پر جانا قانون قدرت (یعنی نیچر) کے برخلاف ہے اور خدا تعالیٰ کا ایسے خوارق دنیا میں دکھانا اپنی حکمت اور ایمان بالغیب کو تلف کرتا ہے۔

(۱۴)..... لیلۃ القدر[2] سے جس کا ذکر قرآن میں ہے رات مراد نہیں بلکہ وہ زمانہ مراد ہے جو بوجہ ظلمت رات کا ہمرنگ ہے اور نبی یا اس کے قائم مقام مجدد کے گزر جانے سے ایک ہزار مہینہ کے بعد آتا ہے۔

(۱۵)..... آیات ذکر سجدہ آدم میں باوا آدم کی طرف سجدہ کرنا[3] مراد نہیں بلکہ ملائکہ کا خدمت انسان کامل بجالانا۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) میں مرجاتے تھے کیونکہ بذریعہ عمل الترب روح کی گرمی اور زندگی صرف عارضی طور پر ان میں پیدا ہو جاتی تھی۔''

(ازالہ ص ۳۰۹ تا ۳۱۱ خزائن ج ۳ ص ۲۵۷ تا ۲۵۹)

اور ازالہ میں ہے۔ ''غرض یہ اعتقاد بالکل غلط اور فاسد اور مشرکانہ اعتقاد ہے کہ مسیح مٹی کے پرند بنا کر اور ان میں پھونک مار کر انہیں سچ مچ کے جانور بنا دیتا تھا، نہیں بلکہ صرف عمل الترب تھا جو روح کی قوت سے ترقی پذیر ہو گیا تھا..... بہر حال یہ معجزہ صرف ایک کھیل کی قسم میں سے تھا اور وہ مٹی درحقیقت ایک مٹی رہتی تھی۔'' (ازالہ ص ۳۲۲ خزائن ج ۳ ص ۲۶۳)

[1] توضیح میں لکھتے ہیں ''کفار مکہ نے ہمارے سید و مولیٰ حضرت خاتم الانبیاء ﷺ سے مانگا تھا کہ آسمان پر ہمارے روبرو چڑھیں اور وہ روبرو ہی اتریں اور انہیں جواب ملا تھا۔ قُلْ سُبْحَانَ رَبِّی یعنی خدا تعالیٰ کی حکیمانہ شان اس سے پاک ہے کہ ایسے کھلے کھلے خوارق اس دارالابتلا میں دکھائے اور ایمان بالغیب کی حکمت کو تلف کرے۔ اب میں کہتا ہوں کہ جو امر آنحضرت ﷺ کے لیے جو افضل الانبیاء تھے جائز نہیں اور سنت اللہ سے باہر سمجھا گیا وہ حضرت مسیح کے لیے کیونکر جائز ہو سکتا ہے۔''

(توضیح مرام ص ۹، ۱۰ خزائن ج ۳ ص ۵۵)

اور لکھتے ہیں۔ ''قانونِ قدرت بھی اسی کو چاہتا ہے اور اسی کو مانتا ہے۔'' (توضیح مرام ص ۶ خزائن ص ۵۴)

اور ازالہ اوہام میں لکھتے ہیں۔ ''ماسوائے اس کے اور کئی طریق سے ان پرانے خیالات پر سخت سخت اعتراض عقل کے وارد ہوتے ہیں جن سے مخلصی حاصل کرنے کی کوئی صورت نظر نہیں آتی..... از انجملہ ایک یہ اعتراض کہ نیا اور پرانا فلسفہ بالاتفاق اس بات کو محال ثابت کر رہا ہے کہ کوئی انسان اپنے اس خاکی جسم کے ساتھ کرہ زمہریر تک پہنچ سکے بلکہ علم طبعی کی نئی تحقیقاتیں اس بات کو ثابت کر چکی ہیں کہ بعض بلند پہاڑوں کی چوٹیوں پر پہنچ کر اس طبقہ کی ہوا ایسی مضر صحت معلوم ہوتی ہے کہ جس میں زندہ رہنا ممکن نہیں پس اس جسم کا کرۂ ماہتاب یا کرۂ آفتاب تک پہنچنا کس قدر لغو خیال ہے..... اس جگہ اگر کوئی اعتراض کرے کہ اگر جسم خاکی کا آسمان پر جانا محالات میں سے ہے تو پھر آنحضرت ﷺ معراج اس جسم کے ساتھ کیونکر جائز ہوگا تو اس کا جواب یہ ہے کہ سیر معراج اس جسم کثیف کے ساتھ نہیں تھا بلکہ وہ نہایت اعلیٰ درجہ کا کشف تھا۔'' (ازالہ اوہام ص ۴۷ حاشیہ خزائن ج ۳ ص ۱۲۶) اور اس کتاب میں ہے۔ ''پھر مسیح کے بارے میں یہ بھی سوچنا چاہیے کہ کیا طبعی اور فلسفی لوگ اس خیال پر نہیں ہنسیں گے کہ جب کہ تیس چالیس ہزار فٹ تک زمین سے اوپر کی طرف جانا موت کا موجب ہے تو حضرت مسیح اس جسم عنصری کے ساتھ آسمان تک کیونکر پہنچ گئے۔''

(ازالہ ص ۱۴۶، ۱۴۷ خزائن ج ۳ ص ۱۷۴، ۱۷۵)

[2] مرزا فتح الاسلام میں لکھتے ہیں۔ ''تم سمجھتے ہو کہ لیلۃ القدر کیا چیز ہے۔ لیلۃ القدر اس ظلماتی زمانہ کا نام ہے جس کی ظلمت کمال کی حد تک پہنچ جاتی ہے اس لیے وہ زمانہ بالطبع تقاضا کرتا ہے کہ ایک نور نازل ہو جو اس ظلمت کو دور کرے۔ اس زمانہ کا نام بطور استعارہ کے لیلۃ القدر کہا گیا ہے مگر درحقیقت یہ رات نہیں ہے۔ یہ زمانہ ہے جو بوجہ ظلمت رات کا ہمرنگ ہے۔''

(فتح الاسلام ص ۵۴ خزائن ج ۳ ص ۳۲)

[3] توضیح مرام میں لکھا ہے۔ ''کہ جاننا چاہیے کہ یہ سجدہ کا حکم اس وقت سے متعلق نہیں ہے کہ جب حضرت آدم پیدا کیے گئے بلکہ یہ علیحدہ ملائک کو حکم کیا گیا کہ جب کوئی انسان اپنی حقیقی انسانیت کے مرتبہ تک پہنچے اور اعتدالِ انسانی اس کو حاصل ہو جائے اور خدائے تعالیٰ کی روح اس میں سکونت اختیار کرے تو تم اس کامل کے آگے سجدہ میں گرا کرو یعنی آسمانی انوار کے ساتھ اس پر اترو اور اس پر صلوٰۃ بھیجو سو یہ قدیم قانون کی طرف اشارہ ہے جو خدائے تعالیٰ اپنے برگزیدہ بندوں کے ساتھ ہمیشہ جاری رکھتا ہے۔''

(توضیح مرام ص ۴۹ خزائن ج ۳ ص ۷۶)

(۱۶)...... صحیحین (صحیح بخاری و مسلم) کی احادیث سب کی سب صحیح نہیں بلکہ بعض ان میں غیر صحیح و موضوع بھی ہیں۔

(۱۷)...... آپ اپنے کشف والہام کے ذریعہ سے صحیح بخاری و صحیح مسلم کی احادیث کو موضوع ٹھہرا [۱] سکتے ہیں۔

(۱۸)...... حدیث صحیح کی (بخاری و مسلم کی کیوں نہ ہو) یہ شان و وقعت نہیں کہ وہ قرآن کریم کی مفسر و مبین [۲] ہو سکے اور قصص و اخبار و واقعات ماضیہ کے بیان میں بیان قرآن پر زیادتی [۳] کر سکے۔

(۱۹)...... نصوص قرآن و حدیث کو ان کے ظاہری معانی سے پھیرنا اور اس سے استعارات مراد ٹھہرانا جائز ہے۔ [۴] بلکہ مغز شریعت ہے جو مجدد وقت کا کام ہے اور وہ ظاہری علوم سے نہیں ہوسکتا۔

(۲۰)...... جو شخص آپ کو (قادیانی صاحب کو) بایں کمالات مسیحائیت و مجددیت نہ مانے گا وہ ہلاک ہوگا اور آگ میں ڈالا جائے گا اور جس نے آپ کو مانا وہ ناجی ہوا۔ [۵]

۱۔ مباحثہ لودھیانہ کی تحریر نمبری ۲ میں آپ فرماتے ہیں۔ ''اب جب کہ یہ حال ہے کہ کوئی حدیث بخاری یا مسلم کی بذریعہ کشف کے موضوع ٹھہر سکتی ہے تو پھر کیوں کر ہم ایسی حدیثوں کو ہم پایہ قرآن کریم جان لیں گے۔ ہاں ظنی طور پر بخاری و مسلم کی حدیثیں بڑے اہتمام سے لکھی گئی ہیں اور غالباً اکثر ان میں صحیح ہوں گی۔ لیکن کیونکر ہم حلف اٹھا سکتے ہیں کہ بلاشبہ وہ ساری حدیثیں صحیح ہیں۔''
(الحق مباحثہ لدھیانہ ص ۱۳ خزائن ج ۴ ص ۱۵)

۲۔ مباحثہ لودھیانہ کی تحریر نمبری ۷ میں آپ فرماتے ہیں وہ (یعنی قرآن) اپنے مقاصد کی آپ تفسیر فرماتا ہے اور اس کی بعض آیات بعض کی تفسیر واقع ہیں یہ نہیں کہ وہ اپنی تفسیر میں حدیثوں کا محتاج ہے۔'' (ایضاً اشاعۃ السنہ ص نمبر ۵ جلد ۱۴) (ع۔ح)

۳۔ یہ بات آپ کی آخری تحریر مباحثہ لودھیانہ میں جا بجا پائی جاتی ہے جس کی تفصیل نقل مباحثہ میں ہے۔

۴۔ یہ عقیدہ آپ کے مذہب جدید کا اصل اصول ہے آپ اسی اصول سے ہر ایک آیت ہر ایک حدیث میں تاویل و تحریف کرتے ہیں۔ فتح اسلام میں آپ لکھتے ہیں کہ ''خدا تعالیٰ ہمیشہ استعاروں سے کام لیتا ہے اور طبع اور خاصیت اور استعداد کے لحاظ سے ایک کا نام دوسرے پر وارد کر دیتا ہے۔'' (فتح اسلام ص ۱۵ حاشیہ خزائن ج ۳ ص ۱۱)

اور توضیح مرام میں حدیث قتل خنازیر اور قطع صلیب اور زر جزیہ کی تاویل اور تحریف کر کے آپ لکھتے ہیں۔ ''یہ سب استعارے ہیں جن کو خدا تعالیٰ کی طرف سے فہم دیا گیا۔ وہ نہ صرف آسانی سے بلکہ ایک قسم کی ذوق سے ان کو سمجھ جائیں گے ایسے عمدہ اور بلیغ مجازی کلمات کو حقیقت پر اتارنا گویا ایک خوبصورت معشوق کا ایک دیو کی شکل میں خاکہ کھینچنا ہے۔ بلاغت کا تمام مدار استعارات لطیفہ پر ہوتا ہے اسی وجہ سے خدائے تعالیٰ کے کلام نے بھی جو ابلغ الکلام ہے۔ جس قدر استعاروں کو استعمال کیا ہے اور کسی کے کلام میں یہ طرزِ لطیف نہیں ہے۔'' (توضیح مرام ص ۱۴ خزائن ج ۳ ص ۵۸) اور فتح الاسلام میں آپ لکھتے ہیں۔ ''صرف رسمی اور ظاہری طور پر قرآن شریف کے تراجم پھیلانا یا فقط کتب دینیہ اور احادیث نبویہ کو اردو یا فارسی میں ترجمہ کر کے رواج دینا...... یہ ایسے امور نہیں ہیں جن کو کامل اور واقعی طور پر تجدید دین کہا جائے...... ایسی ظاہری اور بے مغز خدمتیں ہر ایک باعلم آدمی کر سکتا ہے اور ہمیشہ جاری ہیں۔ ان کو مجددیت سے کچھ علاقہ نہیں۔'' (فتح اسلام ص ۸ حاشیہ خزائن ج ۳ ص ۶،۷) اور اسی کتاب میں لکھا ہے۔ ''پس کمال افسوس کی جگہ ہے کہ جس قدر تم رسمی باتوں اور رسمی علوم کی اشاعت کے لیے جوش رکھتے اور اس کے عشر عشیر بھی آسمانی سلسلہ کی طرف تمہارا خیال نہیں۔''
(فتح اسلام ص ۷۱ خزائن ج ۳ ص ۴۲)

۱۔ فتح اسلام میں لکھتے ہیں۔ ''اس نے (یعنی خدا نے) اس سلسلہ کے قائم کرنے کے وقت مجھے فرمایا کہ زمین میں طوفانِ ضلالت برپا ہے تو اس طوفان کے وقت میں یہ کشتی تیار کر جو شخص اس کشتی میں سوار ہوگا وہ غرق ہونے سے نجات پا جائے گا اور جو انکار میں رہے گا اس کے لیے موت درپیش ہے۔'' (فتح اسلام ص ۴۲ خزائن ج ۳ ص ۲۴،۲۵)

اور اسی کتاب میں فرماتے ہیں۔ ''اس زمانہ میں حصن حصین میں ہوں جو مجھ میں داخل ہوتا ہے وہ چوروں اور قزاقوں اور درندوں سے اپنی جان بچائے گا مگر جو شخص میری دیواروں سے دور رہنا چاہتا ہے ہر طرف سے اس کو موت درپیش ہے اور اس کی لاش بھی سلامت نہیں رہے گی۔'' (فتح اسلام ص ۵۶ خزائن ج ۳ ص ۳۴)

اسی کتاب میں لکھتے ہیں۔ ''بلکہ بعض خشک ٹہنیوں کی طرح نظر آتے ہیں جن کو میرا خداوند جو میرا متولی ہے مجھ سے کاٹ کر جلنے والی لکڑیوں میں پھینک دے گا۔'' (فتح اسلام ص ۶۷ خزائن ج ۳ ص ۴۰)

یہ قادیانی اور آپ کے حواریوں اور ہم مشربوں کے عقائد و مقالات کی چند تمثیلات ہیں بطور مشتے نمونہ خروار واند کے از بسیار؟ کیونکہ مزید تفصیل کی اس مقام میں گنجائش نہیں۔

اب ان کے طریق عملی کو جس میں وہ عقائد و مقالات مذکورہ بالا کی تائید کرتے ہیں اور اس سے وہ بزعم خود اصول و مسائل اسلام کی بیخ کنی کر رہے ہیں بیان کیا جاتا ہے۔

عقائد و مقالات مذکورہ کی تائید و ترویج کی غرض سے وہ احادیث صحیحہ کو بلاتردد رد کرتے و غیر صحیح و موضوع قرار دیتے ہیں اور کئی احادیث و آثار و اقوال از خود وضع کر کے آنحضرت ﷺ اور آپ کے اصحاب اور علمائے اسلام کی طرف منسوب کرتے ہیں اور آیات و احادیث نبویہ ﷺ کی (جس کو مجبوراً صحیح مانتے ہیں) ایسی تاویل اور تحریف کرتے ہیں کہ اس میں نیچریوں اور باطنیوں کو بھی انھوں نے مات کیا ہے۔

ان کے اس عمل کی تمثیلات و شواہد ان کی عبارات منقولہ سابق میں موجود ہیں اور علاوہ براں چند تمثیلات و شواہد ذیل میں ذکر کیے جاتے ہیں۔

(۱)...... آپ نے احادیث متضمنہ ذکر دجال موعود کو غیر صحیح و موضوع بنانے کی غرض سے آنحضرت ﷺ پر یہ افتراء کیا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ ہمیں اس کے (یعنی ابن صیاد کے) حال میں ابھی تک اشتباہ ہے (یہ فقرہ بقلم جلی آپ کے رسالہ (ازالہ کے صفحہ ۲۲۵ خزائن ج ۳ ص ۲۱۲، ۲۱۳) میں بعینہ موجود ہے اور مباحثہ لودھیانہ کی تحریر نمبر ۴ (مباحثہ لدھیانہ ص ۲۶ خزائن ج ۴ ص ۲۸) میں آپ نے لکھا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے آپ بھی فرمایا ہے کہ میں اپنی امت پر ابن صیاد کے دجال معہود ہونے کی نسبت ڈرتا ہوں (یہ بھی آپ ہی کے الفاظ ہیں) حالانکہ کسی حدیث صحیح یا ضعیف میں یہ قول آنحضرت ﷺ سے منقول نہیں اور جب آپ سے مباحثہ لودھیانہ میں آنحضرت ﷺ سے اس قول کے مروی ہونے کا ثبوت طلب کیا گیا تو آپ نے جابرؓ بن عبداللہ کا یہ قول کہ آنحضرت ﷺ ابن صیاد کے دجال ہونے سے ڈرتے رہے جو شرح السنہ میں مروی ہے اور وہ آنحضرت ﷺ کا قول نہیں ہے، پیش کیا اور آخر مباحثہ تک آنحضرت ﷺ سے اس قول کا ثبوت نہ دیا۔

(۲)...... اس حدیث کو موضوع ٹھہرانے کی غرض سے آپ نے ایک حدیث کو وضع کیا اور اس میں صحابہ پر افترا کیا اور طرفہ یہ ہے کہ اس حدیث کو صحیح مسلم میں موجود بتایا۔ چنانچہ مباحثہ لودھیانہ کی تحریر نمبر ۴ (مباحثہ الحق لدھیانہ ص ۲۶ خزائن ج ۴ ص ۲۸) میں آپ نے لکھا ہے کہ ایک اور حدیث مسلم میں ہے جس میں لکھا ہے کہ صحابہ کا اس پر اتفاق ہو گیا ہے کہ دجال معہود ابن صیاد ہی ہے۔

حالانکہ صحیح مسلم میں اس حدیث کا نام و نشان نہیں جس میں اجماع صحابہ کا ذکر ہو یا اشارہ ہو۔ مباحثہ لودھیانہ میں آپ سے اس حدیث اور اجماع کی سند پوچھی گئی تو آپ نے حضرت ابوسعید خدریؓ کے اس قول کی کہ ابن صیاد نے ان کے پاس شکایت کی کہ لوگ اس کو دجال معہود سمجھتے ہیں۔ نشان دہی کی۔ جس میں نہ اس اجماع کا صریح ذکر پایا جاتا ہے نہ اس کی طرف وہاں کوئی اشارہ ہے صرف غیر معین لوگوں کا ابن صیاد کو دجال کہنا مفہوم ہوتا ہے جس کے مقابلہ میں بہت سے صحابہؓ کا جن میں خود ابوسعید خدریؓ داخل ہیں ابن صیاد کو دجال موعود نہ سمجھنا بلکہ اور شخص کو دجال موعود سمجھنا اسی کتاب صحیح مسلم کی احادیث سے ثابت ہے۔

(۳)...... صحیح مسلم کی اس حدیث کو (جس میں حضرت مسیح کا دمشق کے قریب اترنا بیان ہوا ہے) موضوع قرار دینے کی غرض سے آپ نے ایک افتراء بعض علماء امت پر کیا اور (ازالہ کے صفحہ ۲۱۸ خزائن ج ۳ ص ۲۰۹) میں لکھا ہے

کہ ''بعض علماء کہتے ہیں کہ حضرت مسیح نہ بیت المقدس میں اترے گا اور نہ دمشق میں بلکہ وہ مسلمانوں کے لشکر گاہ میں اترے گا جہاں حضرت مہدی ہوں گے۔'' حالانکہ علماء اسلام سے ایسا کوئی معلوم نہیں ہوا جس نے یہ بات کہی ہو کہ حضرت مسیح نہ بیت المقدس میں اترے گا اور نہ دمشق میں بلکہ علمائے اسلام نے ان سبھی مقامات کو ایک مقام قرار دیا ہے اور یہ کہا ہے کہ حضرت مسیح بیت المقدس میں اتریں گے۔

ابن ماجہ کے حاشیہ میں لکھا ہے۔ **قال الحافظ ابن کثیر وقد ورد فی بعض الاحادیث ان عیسی عنیہ السلام ینزل بیت المقدس وفی روایة بالاردن وفی روایة بمعسکر المسلمین فاللہ اعلم قلت حدیث النزول ببیت المقدس عند المصنف وھو عندی ارجح ولاینا فی سائر الروایات لان بیت المقدس ھو شرقی دمشق وھو معسکر المسلمین اذ ذاک والاردن اسم الکورة کذافی الصحاح و بیت المقدس داخل لہ فاتفقت الروایات فان لم یکن فی بیت المقدس الان منارة بیضاء فلا بد ان تحدث قبل نزولہ.** (حاشیہ ابن ماجہ ص ۲۹۷ باب فتنۃ الدجال وخروج عیسی بن مریم)

بیت المقدس دمشق سے مشرق میں ہے وہیں مسلمانوں کا لشکر ہوگا اور وہ اُردن ہی کے علاقہ میں ہوگا۔ اسی جگہ خدا تعالیٰ منارہ سفید بنا دے گا۔'' (ملخص)

لودھیانہ کے مباحثہ میں آپ سے اس قول ''بعض علماء'' کا ثبوت طلب کیا گیا تو آپ نے ایسا جواب دیا جس سے آپ کے اس افتراء کا اور یقین ہوا۔

(۴)..... اس حدیث صحیح مسلم اور دیگر احادیث نزولِ حضرت مسیح علیہ السلام میں تحریف و تاویل کرنے کی غرض سے ایک افتراء مرزا نے آنحضرت ﷺ پر یہ کیا اور کہا ہے کہ ''آنحضرت ﷺ نے اس حدیث کی نسبت جس میں دجال کو کعبہ کا طواف کرتے دیکھا اور اس میں (اس کو ابن قطن کے مشابہ کہا) صاف اور صریح طور پر فرما دیا ہے کہ یہ میرا ایک مکاشفہ یا ایک خواب ہے۔'' (ازالہ ص ۲۶۰ خزائن ج ۳ ص ۲۰۲) اور کہا ہے کہ ''آنحضرت ﷺ صاف اور صریح طور پر فرماتے ہیں کہ میرا یہ ایک کشف یا خواب ہے۔'' (ازالہ ص ۲۰۷ خزائن ج ۳ ص ۲۰۲)

اور کہا ہے ''آنحضرت ﷺ خود اس بات کا اقرار فرماتے ہیں کہ ''یہ سب بیانات میرے مکاشفات میں سے ہیں۔'' (ازالہ ص ۲۳۲ خزائن ج ۳ ص ۲۱۶) حالانکہ کسی حدیث میں آنحضرت ﷺ سے یہ اقوال مروی نہیں۔ حدیث میں آنحضرت ﷺ کا دجال کو طواف کرتے دیکھنا اور ابن قطن سے تشبیہ دینا مروی ہے اس کو تسلیم کر لیا جائے کہ وہ ایک خواب یا کشف کا واقعہ ہے تو کوئی شخص (جس کو دین سے تعلق ہو اور کذب سے احتراز) اس کو آنحضرت ﷺ کا قول اور صاف وصریح اقرار نہیں ٹھہرا سکتا۔

اس افتراء سے آپ کی غرض (جس کو مرزا نے ازالہ کے صفحہ ۲۳۲ میں ظاہر کیا ہے) یہ ہے کہ اسی پر حدیث دمشقی وغیرہ کو قیاس کریں اور ان کو بھی ایک خواب یا مکاشفہ قرار دے کر تعبیر اور تاویل کا محتاج بنا دیں اور ان کے ظاہری معنی سے ان کو پھیر سکیں۔[1] جو کمال جرأت ومحض افتراء ہے۔

(۵)..... ان احادیث نزول حضرت مسیح علیہ السلام میں تحریف اور تاویل کی غرض سے آپ نے اس حدیث کے ترجمہ میں جس میں یہ بیان ہے کہ عنقریب ابن مریم حاکم عادل ہو کر نزول کریں گے آنحضرت ﷺ پر ایک سوال و جواب کا افتراء کیا۔ اور ازالہ میں آنحضرت ﷺ سے نقل کیا ہے۔ ''تمہارا اس دن کیا حال ہوگا جس دن ابن مریم تم میں نازل ہوگا اور تم جانتے ہو کہ ابن مریم کون ہے وہ تمہارا ہی امام ہوگا اور تم ہی میں سے (اے امتی لوگو) پیدا

ہوگا۔" (ازالہ ص ۲۰۱ خزائن ج ۳ ص ۱۹۸) اور (ازالہ کے صفحہ ۲۹۱ خزائن ج ۳ ص ۲۴۹) میں لفظ "بل هو" اپنے مجوزہ جواب میں از خود ملا کر وضع لفظ حدیث کا بھی ارتکاب کیا اور لکھ دیا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اس کو سچ مچ ابن مریم ہی نہ سمجھ لو "بل هو" امامکم منکم حالانکہ اس حدیث کے کسی طریق میں آنحضرت ﷺ سے یہ سوال و جواب منقول نہیں ہے۔ اور نہ لفظ "بل هو" اس حدیث میں آنحضرت ﷺ سے مروی ہے۔ اس سوال و جواب کے افتراء سے آپ کا مقصود یہ ہے کہ جو ظاہر حدیث سے مفہوم ہوتا ہے کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام آئیں گے تو اس وقت مسلمانوں کا امام موجود ہوگا۔ (جس سے عام اہل اسلام کے اعتقاد میں حضرت امام مہدی مراد ہیں) اور وہ آپ کے خیال اور دعووں کی جڑ کاٹ رہا ہے کیونکہ اس وقت امام مہدی موجود نہیں تو آپ مسیح موعود کیونکر بن سکتے ہیں؟ اس کا جواب ادا ہو۔ یہ سوچ کر آپ نے چاہا کہ چلو امام مہدی بھی ہم خود ہی بن جائیں اور حدیث کے یہ معنی گھڑ لیں کہ جو مسیح آئے گا وہی امام مہدی ہوگا۔ اور یہ سوال و جواب بنایا اور جواب میں لفظ "بل هو" بڑھایا اور رسول اللہ ﷺ پر افتراء کیا مگر یہ نہ سوچا کہ دوسری حدیث صحیح مسلم میں صاف آیا ہے۔ **عن جابر بن عبداللّٰہ یقول سمعت النبی ﷺ یقول لاتزال طائفة من امتی یقاتلون علی الحق ظاهرین الی یوم القیمة قال فینزل عیسی ابن مریم ﷺ فیقول امیرهم تعال صلّ لنا فیقول لا ان بعضکم علی بعض امراء تکرمة اللّٰہ هذه الامة.** (صحیح مسلم ج ۱ ص ۸۷)

کتاب الایمان، باب نزول عیسی حاکماً بشریعة نبینا.

"عیسیٰ بن مریم ﷺ اتر آئیں گے تو ان کا (یعنی مسلمانوں کا) امیر (یعنی امام) ان کو کہے گا کہ آپ آئیں نماز پڑھائیں وہ (اس امام کو) یہ جواب دیں گے نہیں۔ امیر (یعنی امام) تم ہی میں سے ہونا چاہیے۔ یہ کہنا اس امت محمدیہ کے اعزاز و اکرام کے لیے ہوگا جو خدا کی طرف سے اس کو حاصل ہے۔"

اس قسم کی تاویلات وتحریفات اور ردنصوص و وضع احادیث و اقوال آپ کے طریق عملی میں اور بھی بکثرت پائی جاتی ہیں اور آپ کی تصنیفات کے صدہا صفحات میں موجود ہیں ان چند امثلہ وعقائد و مقالات و طریق عملی میرزا قادیانی کو پیش کر کے علمائے اسلام سے یہ سوال کیا جاتا ہے کہ آیا وہ ان عقائد و مقالات وطریق عملی میں اسلام خصوصاً مذہب اہل سنت کا پابند و پیرو ہے۔ یا اس سے خارج، بشق اوّل علمائے ربانی نصوص کتاب وسنت و اقوال سلف امت اہل قرون ثلثہ اس کی تائید میں نقل کریں۔ قرونِ ثلثہ کے مابعد کے علماء یا صوفیوں کے اقوال بلادلیل کتاب اللہ و سنت معرض نقل میں نہ لائیں و بشق ثانی وہ علمائے ربانی یہ فرمائیں کہ ان عقائد و مقالات اور طریق عملی خصوصاً اس کے دعویٰ نبوت و اشاعت اکاذیب و وضع احادیث کاذبہ وردِ احادیث صحیحہ و تحریف معانی نصوص کی نظر سے اس کو منجملہ ان تیس دجالوں کے جن کے خارج ہونے کی آنحضرت ﷺ نے خبر دی ہے ایک دجال اور اس کے ان عقائد و خیالات وطریق عملی میں اس کے پیروان وہم مشربوں کو ذریات دجال کہہ سکتے ہیں یا نہیں اور ایسے عقائد و مقالات وطریق عملی کے ساتھ کوئی شخص شرعاً وعقلاً ولی اور ملہم و محدث و مجدد ہوسکتا ہے یا نہیں۔ **بینوا توجروا۔**

الجواب...... ان عقائد و مقالات اور اس طریق عملی میں مرزا قادیانی پابندی اسلام خصوصاً مذہب اہل سنت سے خارج ہے کیونکہ یہ عقائد و مقالات وطریق عملی اسلامی وسنی نہیں بلکہ ازاں جملہ بعض عقائد و مقالات یونانی فلاسفہ کے ہیں۔ بعض ہندوؤں پیروان وید کے بعض نیچریوں کے بعض نصاریٰ کے بعض اہل بدعت و ضلالت کے

اور اس کا طریق عملی ملحدین باطنیہ[1] وغیرہ اہل ضلال کا طریق ہے۔ اور اس کے دعوائے نبوت اور اشاعت اکاذیب اور اس ملحدانہ طریق کی نظر سے یقیناً اس کو ان تیس دجالوں میں سے جن کی خبر حدیث میں وارد ہے ایک دجال کہہ سکتے ہیں اور اس کے پیروان وہم مشربوں کو ذریاتِ دجال۔ یہ لوگ دجال نہ ہوں تو پھر احادیث نبویہ علیہ السلام کا جن میں تیس دجالوں کذابوں کی خبر دی گئی ہے کوئی مصداق نہیں ہوسکتا اور اس اعتقاد وعمل کے ساتھ کوئی شخص شرعاً وعقلاً ولی وملہم ومحدث نہیں ہوسکتا۔ اس عمل و اعتقاد کا شخص خدا کا ملہم ومخاطب ہوتو انبیاء وملہمین سابقین کا الہام بے اعتبار ہو جاتا ہے اس اجمال کی تفصیل بطور تمثیل ذیل میں معروض ہے۔

قادیانی کا کواکب وسیارات وافلاک کے لیے نفوس وارواح تجویز کرنا یونانیوں کے فلاسفہ اشراقیین و ہندوانِ پیروان وید کا مذہب ہے (چنانچہ قادیانی اس امر کا توضیح المرام ص۳۳ خزائن ج ۳ ص ۶۸ میں خود معترف ہوا ہے) اسلام نے یہ اعتقاد مسلمانوں کو نہیں سکھایا۔ اور قرآن وحدیث میں جو اسلام کے اصل اصول ہیں اس کا کہیں ذکر پایا نہیں گیا اور جو بعض متاخرین صوفیہ نے بہ تقلید فلاسفہ یا اپنے مشاہدہ ومکاشفہ سے ان ارواح کو تسلیم کیا ہے وہ مذہب اسلام نہیں ہوسکتا کیونکہ کتاب وسنت میں اس اعتقاد کا ثبوت پایا نہیں جاتا اور ان صوفیوں نے خود بھی اس اعتقاد کو اعتقاد یا مذہب اسلام قرار نہیں دیا۔ صرف اپنا مشاہدہ بیان کیا ہے۔ لہٰذا ان صوفیوں کا مکاشفہ سے وجود ان ارواحوں کو تسلیم کرنا اس اعتقاد کو داخل اسلام نہیں بنا سکتا اور اگر کوئی ناواقف اس مذہب واعتقاد کو جزو اسلام قرار دے تو وہ بحکم حدیث **من احدث فی امرنا ھذا مالیس فیہ فھو ردٌ** (یعنی جو شخص ہمارے دین میں وہ عمل یا اعتقاد از خود پیدا کرے جو بحکم قرآن وحدیث اس میں سے نہ ہو تو وہ لائق رد ہے قابل قبول نہیں ہے) قادیانی کے اس خیال کا ابطال ان نصوص واقوال سے بھی ہوگا جو اس کے اقوال آئندہ کے ابطال کے لیے پیش کیے جائیں گے۔

اور قادیانی کا نفوس فلکیہ وارواح کواکبؑ کو ملائکہ کہنا بھی ان فلاسفہ کا احداث ہے۔ جو فلسفہ کے ساتھ اسلام کے قائل ہیں انھوں نے فلسفہ کو اسلام سے ملایا ہے اور تن زیب میں گاڑھے کا پیوند لگانا چاہا ہے۔ کتاب اللہ وسنت میں کہیں اس مذہب کا ثبوت پایا نہیں جاتا۔

امام رازی نے تفسیر کبیر میں ملائکہ کے متعلق لوگوں کے مذاہب بیان کیے ہیں تو ان میں فلاسفہ کا یہ مذہب بیان کیا ہے کہ وہ ارواح کواکب ہیں چنانچہ فرمایا ہے۔ **ثانیھما اقول الفلاسفۃ وھی انھاجواھر قائمۃ**

---

[1] باطنیہ ایک ملحد فرقہ کا نام ہے جس کی تاویلات کی چند تمثیلات بیان کی جاتی ہیں جن سے ناظرین کو یقین ہو کہ مرزا غلام احمد اور اس کے اتباع کی تاویلات اسی قسم کی تاویلات ہیں۔ اور سب کا طریق ایک ہے۔ ملاحدہ سبعیہ کا یہ مذہب ہے کہ وضو سے امام وقت کی دوستی مراد ہے اور زکوٰۃ سے تزکیہ نفس اور کعبہ ذات نبی ﷺ۔ اور صفا مروہ سے جناب امامین حسن حسین علیہما السلام اور احتلام سے افشائے اسرار امام وقت۔ اور غسل سے امام وقت کے جناب میں دوبارہ عہد وبیعت کرنا اور جنت سے جسم کو آسائش وآرام دینا اور دوزخ سے تکلیفات اٹھانا وغیرہ وغیرہ۔ اسی طرح ملاحدہ باطنیہ کی یہ رائے ہے کہ روزہ، نماز، حج، زکوٰۃ، خلفائے ثلاثہ کے من گھڑت احکام ہیں اور روزہ رمضان خاص، بدعت عمری ہے۔ ملاحدہ منصور یہ کہتے ہیں کہ جنت سے امام وقت اور دوزخ سے اس کے دشمن مراد ہیں۔ جیسے ابوبکرؓ وعمرؓ وغیرہ وغیرہ جناب شاہ عبدالعزیز دہلوی علیہ الرحمۃ اپنے تحفہ اثنا عشریہ میں فرماتے ہیں کہ ''مطیع باللہ عباسی کے عہد میں ان فرقوں کو بایں عقل وشعور نہایت غلبہ اور کمال تسلط حاصل تھا جس کے بعد انھوں نے ایک عالم کو گمراہ کیا۔ دانشمندوں کو ایک قسم کی عبرت حاصل ہونے کا مقام ہے۔''

بانفسها وليست بمتحيزة البتة وانها بالماهية مخالفة لانواع النفوس الناطقة البشرية وانها اكمل قوة منها واكثر علماء منها و انها للنفوس البشرية جارية مجرى الشمس بالنسبة الى الضوء ثم ان هذه الجواهر على قسمين منها ماهي بالنسبة الى اجرام الافلاک والكواكب كنفوسنا الناطقة بالنسبة الى ابداننا ومنها ماهي لاعلٰى شئ من تدبير الافلاک بل هي مستغرقة في معرفة اللّٰہ ومحبة مشتغلة بطاعته وهذا القسم من الملائكة هم المقربون و نسبتهم الى الملائكة الذين يدبرون السمٰوٰت كنسبة اولٰئک المدبرين الى نفوسنا الناطقة فهذان القسمان قد اتفقت الفلاسفة علٰى اثباتهما ومنهم من اثبت نوعا اخر من الملائكة وهى الملائكة الارضيةالمدبرة لاحوال هذا العالم السفلى ثم ان المدبرات لهذا العالم ان كانت خيرة فهم الملائكة وان كانت شريرة فهو الشياطين.

(تفسیر کبیر ج۱ص۱۶۰،۱۶۱ زیرآیت و اذ قال ربک للملائکة)

''دوسرا فلاسفہ کا قول ہے کہ ملائکہ جواہر یعنی بذات خود قائم ہیں مگر وہ کسی چیز (مکان) میں جاگزیں نہیں ہوتے اور ان کی حقیقت انسانی نفوس کی حقیقت سے مخالف ہے وہ ان سے قوی تر اور علم میں بڑھ کر ہیں۔ ان کو انسانی نفوس سے وہ نسبت ہے جو روشنی کو سورج سے نسبت ہے۔ پھر یہ جواہر دو قسم کے ہیں۔ بعضے ایسے ہیں جن کو افلاک و کواکب سے وہ نسبت ہے جو ہمارے نفوس ناطقہ کو ہمارے بدنوں سے ہے اور بعض ایسے ہیں جن کو اجسام فلکیہ کی تدبیر سے کوئی تعلق نہیں ہے (یعنی وہ اس کے مدبر نہیں) بلکہ وہ اللہ کی معرفت اور محبت میں مستغرق اور اس کے حکم کی بجا آوری میں مشغول ہیں۔ اس قسم کے ملائکہ مقربین کہلاتے ہیں۔ ان کے ملائکہ مدبرین افلاک کو ہمارے نفوس ناطقہ سے نسبت ہے ان دونوں قسموں کے ماننے پر فلاسفہ کا اتفاق ہے بعض فلاسفہ ایک اور قسم ملائکہ کو بھی مانتے ہیں وہ زمین کے ملائکہ ہیں جن کو عالم سفلی کی تدبیر سے تعلق ہے۔ پھر یہ (عالم سفلی کے مدبر) اگر اچھے ہیں تو وہ ملائکہ کہلاتے ہیں اور اگر برے ہیں تو شیاطین ہیں۔''

اور قادیانی کا جملہ حوادث و کائنات عالم کو ستاروں کی تاثیر سمجھنا بھی فلاسفہ اور نجومیوں اور ہندوؤں اور مجوسیوں اور ثنویہ اور بت پرستوں کا مذہب ہے۔ ہندو ان قائلین وید کا قائل تاثیر ہونا تو قادیانی نے خود (توضیح مرام ص۳۳ خزائن ج۳ ص۶۷) میں بیان کیا ہے۔ بت پرست اور مجوس وثنویہ کا قائل ہونا امام رازی کی تفسیر سے نقل کیا جاتا ہے۔ امام رازی تفسیر کبیر میں فرماتے ہیں۔ **وثانيها قول طوائف من عبدة الاوثان وهو ان الملائكة هے الحقيقة فى هذه الكواكب الموصوفة بالاسعاد والانحاس فانها بزعمهم احياء ناطقة وان المسعدات منها ملائكة الرحمة والمنحات ملائكة العذاب و ثالثها قول معظم المجوس والثنوية وهو ان هذا العالم مركب من اصلين ازليين وهما النوروالظلمة وهما فى الحقيقة جوهران شفافان مختاران قادران متضاد النفس والصورة مختلفا الفعل والتدبير فجواهر النور فاضل خير تقى طيب الريح كريم النفس يسرُّ ولا يضرو ينفع ولا يمنع ويحيى ولا يبلى وجوهر الظلمة على منه ذٰلک ثم ان جوهر النور لم يزل يولد الاولياء وهم الملائكة لاعلٰى سبيل التناكح بل على سبيل تولدا الحكمة من الحكيم والضوء من المضئ وجوهر الظلمة لم يزل يولد الاعداء وهم الشياطين على سبيل تولد السفه من السفيه لاعلٰى سبيل التناكح.** (تفسیر کبیر ج۱ص۱۶۰ زیر و اذ قال ربک للملائکة)

''دوسرا قول کئی بت پرست جماعتوں کا ہے وہ یہ کہ ملائکہ درحقیقت یہ ستارے ہیں جو سعد اور نحس

کہلاتے ہیں۔ ان کے اعتقاد میں یہ ستارے زندہ ہیں اور گویا ہیں اور ان میں جو سعد (نیک) ہیں وہ رحمت کے ملائکہ کہلاتے ہیں اور جو نحس ہیں وہ عذاب کے فرشتے۔ تیسرا قول اکثر مجوس اور ثنویہ کا ہے (جو عالم کے دو خالق مانتے ہیں) وہ کہتے ہیں عالم درحقیقت دو اصول (مادہ) سے مرکب ہے جو ہمیشہ سے چلے آتے ہیں۔ ان میں ایک نور ہے دوسرا اندھیرا اور وہ حقیقت میں جو ہر شفاف ہیں خود مختار قادر جنس وصورت میں باہم مختلف فعل وتدبیر میں جداگانہ۔ سونور کا جوہر بہتر اور سنہرا اور سخی ہے خوش کرتا ہے ضرر نہیں پہنچاتا۔ نفع دیتا ہے فائدہ کو نہیں روکتا۔ زندہ کرتا ہے مارتا اور بوسیدہ نہیں کرتا۔ اندھیرے کا جوہر اس کے مخالف ہے پھر نور کے جوہر سے ہمیشہ دوست پیدا ہوتے ہیں جیسے حکیم سے حکمت پیدا ہوتی ہے اور روشن چیز سے روشنی اور وہ ملائکہ کہلاتے ہیں اور اندھیرے کے جوہر سے دشمن پیدا ہوتے ہیں۔ جیسے احمق سے حماقت پیدا ہوتی ہے اور وہ شیاطین کہلاتے ہیں۔''

قادیانی نے بڑی جرأت کی ہے کہ ان باتوں کو قرآن سے ثابت بتایا ہے۔ اس جرأت میں قادیانی نے خدا پر افتراء کیا ہے۔ کسی آیۂ قرآن میں یہ ارشاد نہیں ہوا کہ کواکب و سیارات کے لیے ارواح ہیں اور کائنات الارض کے وجود میں مؤثر ہیں اور وہی ملائکہ ہیں جو انبیاء وغیرہ ملہمین کی روحانی تربیت کر رہے ہیں اور نہ آنحضرت ﷺ نے کہیں یہ ارشاد فرمایا ہے اور اعتقاد تاثیر کواکب کو تو قرآن شریف سے اشارۃً اور آنحضرت ﷺ نے صراحتاً ناشکری وکفر قرار دیا ہے۔ قرآن میں ارشاد ہے **تجعلون رزقکم انکم تکذبون** (الواقعہ ۸۲) (کیا تمہاری یہی شکرگزاری ہے کہ تم خدا کو جھٹلاتے ہو) جو بارش ہوتی ہے تو یہ کہتے ہو کہ فلاں ستارہ کی تاثیر سے ہوئی ہے۔

صحیحین میں آنحضرت ﷺ سے ابوہریرہؓ نے روایت کیا ہے۔ **عن زیدبن خالد الجهنی انه صلی لنا رسول الله ﷺ صلٰوة الصبح بالحدیبیة علی اثر سماء کانت من اللیلة فلما انصرف النبی ﷺ اقبل علی الناس فقال هل تدرون ماذا قال ربکم قالوا الله ورسوله اعلم قال قال اصبح من عبادی مؤمن بی و کافر فاما من قال مطرنا بفضل الله ورحمته فذلک مؤمن بی و کافر بالکواکب واما من قال ممطرنا بنوء کذا و کذا فذلک کافر بی و مؤمن بالکوکب.** (بخاری ج ۱ ص ۱۴۱ کتاب الاستسقاء باب قول الله و تجعلون رزقکم انکم تکذبون) (مسلم ج ۱ ص ۵۹ باب بیان الکفر من قال ممطرنا بنوء للفظ لهٗ)

''مقام حدیبیہ میں آنحضرت ﷺ نے بارش کے بعد صبح کی نماز پڑھائی تو اصحاب کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ آیا تم جانتے ہو کہ خدا تعالیٰ نے کیا فرمایا ہے۔ اصحاب بولے کہ اللہ اور اللہ کا رسول خوب جانتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے بندوں میں کوئی مجھ پر ایمان لاتا ہے اور کوئی کافر ہوتا ہے، سو جو یہ کہے کہ ہم پر خدا کے فضل و رحمت سے بارش ہوئی ہے تو وہ مجھ پر ایمان لانے والا ہے اور ستاروں سے منکر اور جو یہ کہے کہ فلاں ستارہ کے فلاں مقام پر پہنچنے کے سبب بارش ہوئی ہے تو وہ ستاروں پر ایمان لاتا ہے اور مجھ سے کافر ہے۔''

صحیح مسلم کی ایک حدیث میں حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے۔ **عن ابن عباس قال مطر الناس علی عهد رسول الله ﷺ فقال النبی ﷺ اصبح من الناس شاکر و منهم کافر قالوا هذه رحمة الله وقال بعضهم لقد صدق نوءِ کذا و کذا قال فنزلت هذه الایة فلا اقسم بمواقع النجوم حتی بلغ اتجعلون رزقکم انکم تکذبون.** (مسلم ص ۵۹ ج ۱ باب ایضاً)

''آنحضرت ﷺ کے وقت میں بارش ہوئی۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا خدا تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندوں

سے کوئی شاکر ہے کوئی کافر۔ شاکر کہتے ہیں یہ بارش خدا کی رحمت ہے بعض کافر کہتے ہیں کہ فلاں فلاں ستارہ کا غروب سچا نکلا جو بارش ہوئی اس پر آیت اتری۔"

امام نووی شرح مسلم میں فرماتے ہیں۔ **اما معنی الحدیث فاختلف العلماء فی کفر من قال مطرنا بنوءٍ کذا علی قولین احدھما ھو کفر باللّٰہ تعالٰی سالب لاصل الایمان مخرج من ملة الاسلام قالوا وھذا فی من قال ذلک معتقداً ان الکواکب فاعل منشیٔ للمطر کما کان بعض اھل الجاھلیة یزعم ومن اعتقد ھذا فلاشک فی کفرہ و ھذا القول الذی ذھب الیه جماھیر العلماء والشافعی منھم وھو ظاھر الحدیث قالوا وعلی ھذا لوقال مطرنا بنوء کذا معتقدا انه من اللّٰہ وبرحمته وان النوء میقات له و علامة اعتبار بالعادة فکانه قال مطرنا فی وقت کذا فھذا لا یکفروا ختلفوا فی کراھتهٖ والاظھر کراھته لکنھا کراھة تنزیھة و سبب الکراھة انھا کلمة مترددة بین الکفر و غیرہ فیساء الظن بصاحبھا ولا نھا شعار الجاھلیة ومن سلک مسلکھم والقول الثانی فی اصل تاویل الحدیث ان المراد کفر نعمة اللّٰہ تعالٰی لا قتصادہ علی اضافة الغیث الی الکواکب وھذا فیمن لا یعتقد تدبیر الکواکب.** (شرح مسلم ص ۵۹ باب ایضاً)

"جو یہ کہے کہ فلاں ستارہ کے سبب بارش ہوئی اس کے کفر کی تفسیر میں علماء کے دوقول ہیں اوّل یہ کہ یہ خدا کے ساتھ کفر ہے ایمان کو دور کرنے والا اسلام کے دائرہ سے نکالنے والا یہ قول اس شخص کے حق میں ہے جو اعتقاد رکھے کہ ستارہ بارش کا فاعل اور مدبر ہے۔ اس کی تاثیر سے بارش ہوتی ہے جیسا کہ جاہلیت میں خیال کیا جاتا تھا۔ دوسرا قول یہ کہ اس سے کفران نعمت یعنی (ناشکری) مراد ہے یہ قول اس شخص کے حق میں ہے جو ستارہ کو مدبر و مؤثر نہ سمجھے یعنی صرف علامت ظہور تاثیر خداوندی خیال کرے۔ (ملخص)

فتح الباری شرح صحیح بخاری میں ہے۔ **وکانوا فی الجاھلیة یظنون ان نزل الغیث بواسطة النوء اما بصنعهٖ علی زعمھم واما بعلامته فابطل الشرع قولھم وجعله کفراً فان اعتقد قائل ذلک ان النؤصنعًا فی ذلک فکفرہ کفر تشریک وان اعتقد ان ذلک من قبیل التجربة فلیس بشرک لن یجوز اطلاق الکفر علیه وارادہ..... کفر النعمة لانه لم یقع فی شیٔ من طرق الحدیث بین الکفر والشکر واسطة فیحمل الکفر فیه علی المعنیین لتناول الامرین.**

(فتح الباری ص ۴۳۴ ج ۲ باب **قول اللّٰہ تعالٰی و تجعلون رزقکم انکم تکذبون الخ**)

"ایام جاہلیت میں یہ اعتقاد تھا کہ بارش ستاروں کے فعل سے یا ان کی (مقررہ) علامت سے ہوتی ہے۔ سوشارع نے ان دونوں خیالوں کو باطل کیا اور کفر ٹھہرایا سو اگر یہ اعتقاد ہو کہ فعل ستارہ کا اس میں دخل ہے تو یہ مشرکانہ کفر ہے اور اگر صرف یہ اعتقاد ہو کہ تجربہ کی رو سے ہے تو یہ شرک نہیں مگر اس کو کفر بمعنی ناشکری [1] کہہ سکتے ہیں۔"

ان احادیث سے بہ شہادت اقوال علماء صاف ثابت ہے کہ ستاروں کو بارش میں مؤثر و سبب وجود سمجھنے کو آنحضرت ﷺ نے کفر قرار دیا ہے۔ اس کو کفر ملت سمجھیں خواہ کفر نعمت اب اور حوادث و کائنات میں تاثیر نجوم کے اعتقاد کا کفر ہونا ثابت کیا جاتا ہے۔

---

[1] اس کی وجہ یہ ہے کہ اپنے تجربہ کو لازم و واجب الاثر سمجھا۔

ایک حدیث میں آنحضرت ﷺ سے منقول ہے۔ عن ابن عباسؓ قال قال رسول اللہ ﷺ من اقتبس علما من النجوم اقتبس شعبة من السحر زاد مازاد ابو دائود واحمد وابن ماجه.

(مشکوٰۃ ۳۹۳ باب الکهانة)

''آپ ﷺ نے فرمایا جس نے علم نجوم سے کچھ حاصل کیا اس نے سحر کا ایک شعبہ حاصل کیا جس قدر اس میں زیادتی کرے گا سحر میں زیادتی کرے گا۔''

ایک حدیث میں آپ ﷺ نے فرمایا۔ عن ابن عباسؓ قال قال رسول اللہ ﷺ من اقتبس باباً من علم النجوم لغير ما ذكر الله فقد اقتبس شعبة من السحر المنجم كاهن والكاهن ساحر والساحر كافر رواه رزين. (مشکوٰۃ ص۳۹۴ باب الکهانة)

''جس نے علم نجوم کا کوئی باب (حصہ) حاصل کیا یعنی اس کی تاثیرات وفوائد کا علم سیکھا بجز ان فوائد کے جو خدا تعالیٰ نے بیان کیے ہیں (چنانچہ قتادۂ کی روایت میں ان کی تفسیر عنقریب آتی ہے) اس نے سحر کا ایک شعبہ حاصل کیا اور نجومی (اس علم کو حاصل کرنے والا اور اس کا معتقد) کاہن ہے اور کاہن ساحر ہے اور ساحر کافر ہے۔''

حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدثؒ دہلوی نے کتاب حجۃ اللہ البالغہ میں فرمایا ہے۔ واما الانواء والنجوم فلا يبعد ان يكون لهما حقيقة مافأن الشرع انما اتى بالنهى عن الاشتغال به لانفى الحقيقة البتة وانما توارث السلف الصالح ترک الاشتغال به وذم المستضلين وعدم القبول بتلک التاثيرات لا القول بالعدم اصلا...... ولكن الناس جميعا تو غلوا فى هذا العلم تو غلاشديدا حتى صار مظنة لكفر الله وعدم الايمان به فعسىٰ ان لايقول صاحب توغل هذا العلم مطرنا بفضل الله ورحمته من صميم قلبه بل يقول مطرنا بنوء كذا وكذا فيكون صادا عن تحققه بالايمان الذى هوالاصل فى النجاة واما النجوم فانه لايضرجهله اذالله مدبر للعالم على حسب حكمة علمه احداً ولم يعلم فلذلک وجب فى الملة ان يخمل ذكره وينهى من تعلم و يجهر بان من اقتبس علما من النجوم اقتبس شعبة من السحر زاد مازاد و مثل ذلک مثل التورٰة والانجيل شدد النبى ﷺ على من اراد ان ينظر فيهما الكونهما محرفة ومظنة لعدم الانقياد للقران العظيم ولذلک نهو عنه هذا ما ادىٰ اليه رائينا و تفحصنا فان ثبت من السنة مايدل علىٰ خلاف ذلک فالامر على ما فى السنة.

(حجۃ اللہ البالغہ ج ۲ ص ۱۹۵ مبحث فى اللباس والزينة ونحوها)

''حقیقت نجوم کو ممکن تسلیم کرنے اور ان کی تاثیرات کو غیر متبعد ماننے کے ساتھ علم نجوم سے شغل ترک کرنا اور اس شغل والے کو برا سمجھنا اور نجوم کی تاثیرات کا قائل ومعتقد نہ ہونا سلف صالحین سے متوارث چلا آتا ہے اور اس علم میں توغل مظنہ کفر ہے اور پیغمبر صاحب ملت کا یہ فرض تھا کہ اس کے ذکر کو مٹا دے اور اس کے سیکھنے سے لوگوں کو روک دے اور پکار کر یہ کہہ دے کہ جو شخص اس علم سے کچھ حاصل کرتا ہے وہ سحر کا ایک شعبہ حاصل کرتا ہے۔''

شاہ صاحب کا کلام اس باب میں ایک نص قطعی ہے کہ شریعت اور اسلام میں نجوم کی تاثیرات کے اعتقاد سے منع کیا گیا ہے۔ گو نفس الامر میں خدا تعالیٰ نے ان میں تاثیرات رکھے ہوں اور وہ واقعی و ن وغیرہ مستعبد ہوں۔

اور صحیح بخاری میں حکم نجوم کے بیان میں ایک باب منعقد کر کے اس میں قتاد سے نقل کیا۔ باب فى النجوم وقال قتادة ولقد زينا السماء الدنيا بمصابيح خلق هذه النجوم لثلث جعلها زينة للسماء و رجوما للشياطين وعلامات يهتدى بها فمن تاول فيها بغير ذلک اخطا واضاع نصيبه و تكلف مالا

علم له به (بخاری ج ۱ ص ۴۵۴) وفی روایة زرین عن قتادة..... تکلف مالا یعنیه وما لاعلم له به وما عجز عن علمه الانبیاء والملائکة وعن الربیع مثله وزادو الله ماجعل الله فی نجم حیٰوة احد ولا رزقه ولا موته وانما یفترون علی الله الکذب ویتعلّلون بالنجوم. (مشکوٰۃ ص ۳۲۰ باب الکھانۃ فصل ۳) وصله عبد بن حمید من طریق شیبان عنه به وزاد فی اخره وان ناساً جهلة بامر الله قد احدثوا فی هذه النجوم کهانة من غرس بنجم کذا کان کذا ومن سافر بنجم کذا کان کذا والعمری مامن النجوم نجم الاویولد به الطویل والقصیر والاحمر والابیض والحسن والدمیم وما علم هذه النجوم وهذه الدابة وهذا الطائر شئ من هذا الغیب انتهی. وبهذه الزیاده تظهر مناسبة ایراد المصنف ما اورده من تفسیر الاشیاء التی ذکرها من القران وان کان ذکر بعضها وقع استطرادا والله اعلم قال الداؤدی قول قتادة فی النجوم حسن الا قوله اخطأ واضاع نفسه فانه قصرفی ذلک بل قائل ذلک کافر انتهی ولم یتعین الکفر فی حق من قال ذلک وانما یکفر من نسب الاختراع الیها واما من جعلها علامة علی حدوث امر فی الارض فلا. (فتح الباری ص ۲۱۱ ج ۶ باب فی النجوم وقال قتادۃ الخ)

''یہ ستارے تین (فوائد) کے لیے پیدا کیے گئے ہیں (۱)..... خدا تعالیٰ نے ان کو آسمانوں کے لیے زینت بنایا ہے۔ (۲)..... ان سے شیاطین کو جو آسمانوں پر احکام سننے کو چڑھتے ہیں۔ مارا جاتا ہے۔ (۳)..... وہ علامات ہیں (جن کے سمت سے جنگلوں اور دریاؤں میں راستہ پہنچانا جاتا ہے) پھر جو شخص ان ستاروں سے اور اغراض وفوائد کا ہونا بیان کرے تو وہ خطا کار ہے اور اپنا حصہ (فہم قرآن سے) ضائع کرتا ہے اور اس علم کے لیے تکلف کرتا ہے جس کا علم اس کے لیے ممکن نہیں۔ رزین کی روایت میں یہ بھی ہے کہ وہ شخص اس امر کے جاننے کے لیے تکلف کرتا ہے جس کے جاننے سے انبیاء و ملائکہ بھی عاجز ہیں۔ ایسا ہی ربیع بن زیاد سے رزین نے نقل کیا ہے۔ اس نے اس پر یہ بھی بڑھایا ہے کہ بخدا خدا تعالیٰ نے کسی ستارہ کو نہ کسی کی زندگانی کا سبب بنایا ہے نہ موت کا نہ رزق کا نجومی جھوٹ بولتے ہیں کہ وہ ستاروں کو علل (اسباب مؤثرہ بناتے ہیں۔ فتح الباری میں لکھا ہے کہ اس قول قتادہ کی سند عبد بن حمید نے بیان کی ہے اور اس کے آخر میں یہ بڑھا دیا ہے کہ خدا کے حکم یا شان سے جاہل لوگوں نے ستاروں میں یہ باتیں از خود نکالی ہیں کہ فلاں ستارہ کے وقت درخت لگا دے تو یہ ہوگا۔ فلاں ستارے کے وقت سفر کرے تو ایسا ہوگا اور ہر ایک ستارہ کی تاثیر سے کوئی دراز قامت پیدا ہوتا ہے کوئی پست قامت، کوئی سرخ کوئی سفید، کوئی خوبصورت کوئی بدصورت اور ستاروں اور چوپایوں اور جانوروں کے یہ علوم علم غیب سے نہیں ہے۔ داؤدی نے کہا ہے قتادہ کا یہ قول اچھا ہے۔ مگر اس اعتقاد وقول جاہلیت کو صرف خطا کہنا اس کی کوتاہی ہے ایسے اعتقاد والا شخص کافر ہے (صاحب فتح الباری کہتے ہیں) صرف اسی کہنے پر کفر کا حکم نہیں ہوسکتا کافر اسی کو کہا جاتا ہے جو ستاروں کو مخترع (یعنی موجد و موثر کہے) اور جو یہ سمجھے کہ یہ ستارے زمین میں خدا تعالیٰ کی قدرت و تاثیرات کے ظاہر ہونے کی علامات ہیں تو وہ کافر نہیں ہے۔''

اور یہ بات ظاہر ہے کہ پرانے فلسفی اور قادیانی ان کواکب کو صرف علامات نہیں سمجھتے بلکہ ان کو مؤثر جانتے ہیں اور ان کی تاثیرات کے قائل ہیں لہٰذا ان کا اعتقاد وہی اعتقاد ہے جس کو عبارات مذکورہ میں حقیقی کفر کہا گیا ہے۔

اور اگر کوئی کہے کہ مرزا قادیانی تو مدعی اسلام ہے وہ خدا تعالیٰ کو عالم کا خالق وموجد جانتا ہے ستاروں کا

خالق و موجد بھی خدا تعالیٰ ہی کو سمجھتا ہے۔ لہٰذا اس کا ستاروں کی تاثیر کا قائل ہونا یہ معنی رکھتا ہے کہ یہ تاثیر ستاروں کو خدا تعالیٰ نے عطا فرمائی ہے پھر ان کی تاثیر کا اعتقاد کفر کیونکر ہوا؟ تو اس کے جواب میں کہا جائے گا کہ پرانے فلسفی اور نجومی بھی یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ ستاروں کا خالق خدائے تعالیٰ ہے اور اسی نے ستاروں میں یہ تاثیرات پیدا کر دی ہیں ایسا کوئی فلسفی یا نجومی (بجز دہریہ کے) نہیں جو ستاروں کو خدا کی مخلوق نہ سمجھتا ہو یا ان کی تاثیر کو خدا کی مخلوق نہ جانتا ہو باایں ہمہ وہ اس تاثیر کے اعتقاد کے سبب کافر سمجھے گئے ہیں تو قادیانی کو کیونکر نہ سمجھا جائے۔

اس اعتقاد تاثیر کو باوجود اس اعتراف کے کہ وہ تاثیر خدا کی طرف سے ہے اور اس کی مخلوق ہے کفر ٹھہرانے کی عقلی وجہ اور اس کا سر یہ ہے کہ جو لوگ اس تاثیر کے قائل ہیں وہ یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ یہ تاثیر ستاروں کے لیے ایسی لازمی ہے کہ اس تاثیر کا ستاروں سے جدا ہونا محال ہے۔ خدا تعالیٰ نے اس تاثیر کو پیدا تو کر دیا مگر وہ اب اس تاثیر کے معدوم کرنے پر قادر نہیں رہا اور اپنے مقررہ قانون کو وہ معزول بادشاہ کی مانند بدل نہیں سکتا اس امر کا فلاسفہ نہ صرف تاثیراتِ نجوم کی نسبت اعتقاد رکھتے ہیں بلکہ جملہ اسباب و مسببات عالم کی نسبت وہ یہی اعتقاد رکھتے ہیں اور اسباب و مسببات میں تلازم کو وہ واجب اور عدم تلازم کو محال جانتے ہیں اور اس کو قانونِ قدرت (یا انگریزی والے لاز آف نیچر) کہتے ہیں اور اس کی تبدیل اور تغییر سے خدا تعالیٰ کو عاجز و غیر قادر جانتے ہیں اور اس کے کفر ہونے میں اہل اسلام کو کیا شک ہے۔

اہل اسلام خدا تعالیٰ کو فاعل، بااختیار و متصرف و مدبر عالم جانتے ہیں اور یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ جو آثار اسبابِ عالم سے ظاہر ہوتے ہیں وہ خدا ہی کی تاثیر سے ہیں اور اسی کی قدرت و اختیار میں ہیں وہ چاہتا ہے تو ان سے ان آثار کا ظہور ہوتا ہے۔ اور اگر وہ چاہتا ہے تو ان سے ان آثار کا عکس ظاہر کرتا ہے۔ وہ پانی سے آگ کا کام لیتا ہے اور آگ سے پانی کا کام۔ الغرض اہل اسلام کے نزدیک موثر خدا تعالیٰ ہے اسباب عالم اس کی تاثیر کے ظہور کے محل ہیں۔

اس بیان سے ثابت ہوا کہ تاثیراتِ نجوم جس کے قرآن سے ثابت ہونے کا قادیانی مدعی ہے۔ قرآن سے ثابت نہیں بلکہ قرآن اور حدیث اور علمائے اسلام نے اس کو کفر قرار دیا ہے۔ کفر حقیقی ملت سے خارج کرنے والا ہو خواہ کفرانِ نعمت اور اعتقادِ تاثیر صرف فلاسفہ اور نجومیوں اور ہندوؤں کا مذہب ہے اور قادیانی اس اعتقاد میں انھیں کا پیرو اور مقلد ہے نہ پیرو اسلام۔ اور قادیانی کا حضرت جبریل و ملک الموت کے زمین پر آنے کو محال جاننا بھی اسی فلسفیوں اور نیچریوں کے اصول پر مبنی ہے جس کا کفر ہونا ابھی بیان ہوا ہے اور جبریل وغیرہ ملائکہ کے صور محسوسہ کو جو انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام دیکھتے ان کی خیالی صورت و عکسی تصویر قرار دینا بھی بعینہٖ نیچریوں کی تجویز ہے جو سرسیّد احمد خاں صاحب کی تفسیر میں بیان ہوئی علمائے اسلام کے نزدیک احادیث نزول و روئت جبریل میں یہ تاویل کرنا معانی نصوص میں تحریف کرنا ہے جو ملحدین باطنیہ کا شیوہ ہے۔

شرح عقائد نسفی ص ۱۶۶ مبحث النصوص (مکتبہ خیر کثیر کراچی) میں لکھا ہے۔ **والنصوص من الکتاب والسنة تحمل علی ظواهرها مالم یصرف عنها دلیل قطعی والعدول عنها ای عن الظواهر الی معان یدعیها اهل الباطن وهم الملاحدة وسمو الباطنیة لادعائهم ان النصوص لیست علی ظواهرها بل لها معان باطنیة لایعرفها الا المعلم وقصد هم بذالک نفی الشریعة بالکلیة الحاد ای میل وعدول عن الاسلام و اتصال والتصاف بالکفر لکونه تکذیباً للنبی علیه السلام فیما علم مجیئه به**

بالضرورة واما ماذهب اليه بعض المحققين من ان النصوص مصروفة علی ظواهرها ومع ذلک فيها اشارات خفيفة الی دقائق تنكشف علی ارباب السلوک يمكن التطبيق بينها و بين الظواهر المرادة فهو من كمال الايمان و محض العرفان.

''قرآن و حدیث کے نصوص (یعنی صاف عبارتوں) سے ان کے ظاہری معانی مراد لیے جائیں گے جب تک کوئی قطعی دلیل ان معانی سے نہ پھیرے۔ اور ظاہری معانی سے ایسے معانی کی طرف عدول کرنا جس کے اہل باطن مدعی ہیں اسلام سے عدول کرنا اور ملحد بننا ہے۔ باطنیہ ملحد لوگ ہیں اس کو باطنیہ اس لیے کہا جاتا ہے کہ وہ عبارات واضح قرآن کی نسبت یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ ان کے ظاہری معنی مراد نہیں بلکہ باطنی معنی مراد ہیں جن کو ان کا معلم سکھلاتا ہے۔ ان کا مقصود اس اصول سے یہ ہے کہ احکام شریعت باطل و بے کار ہو جائیں۔ اس امر کو کفر و الحاد اس لیے کہا گیا ہے کہ آنحضرت ﷺ کے احکام و ارشادات کے جو بطور ہدایت آنحضرت ﷺ سے ثابت ہیں تکذیب پائی جاتی ہے۔ ہاں جو بعض اہل تحقیق قائل ہیں کہ نصوص قرآن اور حدیث کے ظاہری معانی تو مراد ہیں ہی اور باوجود اس کے ان نصوص میں بعض مخفی اشارات بھی پائے جاتے ہیں اور وہ اہل سلوک پر کھلتے ہیں اور وہ معانی ظاہری معانی سے مطابق ہو سکتے ہیں سو وہ کمال ایمان اور عرفان کی بات ہے۔''

ایسا ہی شرح فقہ اکبر وغیرہ کتب عقائد میں ہے اور یہ ظاہر ہے کہ قادیانی اور ان کے حواریوں کی تاویلات اس قسم سے نہیں ہیں کہ وہ معانی ظاہر یہ کو بھی تسلیم کرتے ہوں اور مع ہذا اس کے اسرار و معانی لطیفہ بیان کرتے ہوں وہ تو معانی ظاہری کی نفی کرتے ہیں اور صاف کہہ چکے کہ نزولِ جبریل سے حقیقۃً نزول مراد نہیں ہے اور جبریل کا اپنے ہیڈ کوارٹر آفتاب سے جدا ہونا نظام شمسی میں فساد پیدا کرتا ہے اور ملک الموت کا بذاتِ خود زمین پر آنا ناممکن ہے۔ و علی هذا القياس انھیں اصول مسلمہ اہل اسلام کی شہادت سے قادیانی اور ان کے گروہ کی وہ تاویلات جو درباب نزولِ حضرت مسیح علیہ السلام و معجزاتِ مسیح و خروج دجال و یاجوج و ماجوج و لیلۃ القدر و سجود آدم وغیرہ میں وہ کرتے ہیں نصوص کی تحریف و الحاد ہے اور ان سب امور کو اہل اسلام انھیں معانی سے تسلیم کرتے ہیں جو ان کے ظاہری معانی ہیں۔

امام نووی شرح مسلم میں فرماتے ہیں۔ قال القاضي رحمه الله تعالى نزول عيسى عليه السلام وقتله الدجال حق و صحيح عند اهل السنة للاحاديث الصحيحة فی ذلک وليس فی العقل ولا فی الشرع مايبطله فوجب اثباته و انكر ذلک بعض المعتزلة والجهمية ومن وافقهم وزعموا ان هذه الاحاديث مردودة بقوله تعالى و خاتم النبيين و بقوله ﷺ لانبی بعدی و باجماع المسلمين انه لانبی بد نبينا ﷺ وان شريعة مؤيدة الی يوم القيمة لاتنسخ وهذا الاستدلال فاسدلانه ليس المراد بنزول عيسى عليه السلام انه ينزل نبيا بشرع ينسخ شرعنا ولا فی هذه الاحاديث ولا فی غيرها شئ من هذا بل صحت هذه الاحاديث هنا وما سبق فی كتاب الايمان و غيرها انه ينزل حكما مقسطا يحكم بشرعنا و يحيى من امور شرعنا ماهجرة الناس انتهى.

(شرح نووی ص ۴۰۳ ج ۲ باب ذکر الدجال)

''حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نازل ہونا اور دجال کو قتل کرنا اہل سنت کے نزدیک حق اور صحیح ہے کیونکہ احادیث صحیحہ اس باب میں موجود ہیں اور عقل و شرع میں ایسی کوئی دلیل وارد نہیں ہے جو اس نزول کو باطل کرے۔ لہٰذا اس

کا ثابت رکھنا (یعنی تسلیم کرنا) واجب ہے۔ معتزلہ اور بعض جہمیہ اور ان کے ہم مشرب اس کے منکر ہیں ان کا یہ خیال ہے کہ وہ احادیث جن میں نزول مسیح کا ذکر ہے اس آیت کے مخالف ہیں جس میں آنحضرت ﷺ کو نبیوں کا خاتم کہا گیا ہے اور اس قولِ نبوی کے مخالف ہیں کہ میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا اور مسلمانوں کے اس اجماع کے کہ آنحضرت ﷺ کے بعد کوئی نبی نہ ہوگا اور آپ ﷺ کی شریعت قیامت تک منسوخ نہ ہوگی مگر ان کا ان دلائل سے استدلال ایک فاسد استدلال ہے۔ کسی حدیث میں یہ نہیں آیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ایسے نبی ہو کر آئیں گے جو آنحضرت ﷺ کی شریعت کو منسوخ کریں گے۔ یہ بات نہ ان احادیث نزول میں ہے نہ اور کسی حدیث میں بلکہ کتاب الایمان میں گزر چکا ہے کہ وہ حاکم عادل ہو کر آئیں گے۔ ہماری ہی شریعت پر عمل کریں گے اور اس شریعت کے ان امور کو زندہ کریں گے جن کو لوگوں نے چھوڑ رکھا ہوگا۔"

اور اس کے جلد اوّل میں لکھا ہے۔ **فالصواب ماقد مناه وهو انه لايقبلها ولا يقبل من الكفار الا الاسلام ومن بذل فهم الجزية لم يكف عنه بهابل لا يقبل الا الاسلام فعلى هذاقد يقال هذا خلاف ماهو حكم الشرع اليوم فان الكتابى اذا بذل الجزية وجب قبولها ولم يجزقتله ولا اكراهه على الاسلام وجوابه ان هذا الحكم ليس مستمرا الى يوم القيمة بل هو مقيد بما قبل نزول عيسٰى عليه السلام و اخبر النبى ﷺ فى هذه الاحاديث الصحيحة بنسخه وليس عيسٰى عليه السلام هو الناسخ بل نبينا ﷺ هو المبين للنسخ فان عيسٰى عليه السلام يحكم بشرعنا فدل على ان الامتناع من قبول الجزية فى ذلك الوقت هو شرع نبينا محمد ﷺ .** (شرح مسلم نووی ج ۱ ص ۸۷ باب نزول عیسیٰ بن مریم)

"ٹھیک بات وہی ہے جو ہم پہلے بیان کر چکے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بجز اسلام کچھ (جزیہ وغیرہ) قبول نہ کریں گے اس پر یہ اعتراض کیا جاتا ہے کہ یہ ہماری آج کے دن کی شریعت کے مخالف ہے کیونکہ اس وقت کتابی سے جزیہ قبول کرنا واجب ہے اور اس کو قتل کرنا یا اسلام پر مجبور کرنا جائز نہیں ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ یہ حکم قیامت تک نہیں رہے گا بلکہ وہ قیامت سے پہلے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول سے پہلے زمانہ تک رہے گا۔ اس حکم کا بوقت نزول مسیح منسوخ ہو جانا آنحضرت ﷺ نے ان احادیث سے ظاہر کر دیا ہے تو اس حکم کے ناسخ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نہ ٹھہرے بلکہ آنحضرت ﷺ ناسخ ہوئے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس وقت اس حکم کے نسخ کے مبین ہوں گے وہ آنحضرت ﷺ کے اس حکم سے جزیہ موقوف کریں گے اس سے ثابت ہوا کہ اس وقت جزیہ نہ قبول کرنا آنحضرت ﷺ کے حکم سے ہوگا۔ نہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حکم سے۔"

اور اس کے جلد دوم میں فرمایا ہے۔ **قال القاضى هذه الاحاديث التى ذكرها مسلم وغيره فى قصة الدجال حجة لمذهب اهل الحق فى صحة وجوده وانه شخص بعينه ابتلى الله به عباده و اقدره على اشياء من مقدورات الله تعالٰى من احياء الموتٰى الذى يقتله ومن ظهوره زهرة الدنيا والخصب معه و جنته و ناره ونهريه واتباع كنوز الارض له وامره السماء ان تمطر فتمطر والارض ان تنبت فتنبت فيقع كل ذلك بقدرة الله تعالٰى و مشيته ثم يعجزه الله تعالٰى بعد ذلك فلا يقدر على قتل ذلك الرجل ولا غيره و يبطل امره و يقتله عيسٰى عليه السلام و يثبت الله الذين امنوا هذا مذهب اهل السنة وجميع المحدثين والفقهاء والنظار خلافاً لمن انكره وابطل امره من الخوارج والجهمية وبعض المعتزلة وخلافا للحيائى المعتزلى و موافقيه من الجهمية وغيرهم فى**

انه صحيح الوجود لكن الذی يدعی مخارف و خيالات لاحقائق لها وزعموا انه لوكان حقًا لم يوق بمعجزات الانبياء صلوات اللّٰه وسلامه عليهم و هذا غلط من جميعهم لانه لم يدع النبوة فيكون مامعه كالتصديق له وانما يدعی الالٰهية وهم فی نفس دعواه مكذب لها بصورة حاله و وجود دلائل الحدوث فيه و نقص صورته و عجزه عن ازالة لعور الذی فی عينه وعن ازالة الشاهد بكفره المكتوب بين عينيه ولهذه الدلائل وغيرها لايغتر به الادعاع من الناس لسد الحاجة والفاقة رغبة فی سد الرمق وتقية وخوفا من اذاه لان فتنة عظيمة جد اتدهش العقول و تحير الالباب مع سرعة مروره فی الامر ولا يمكث بحيث يتامل الضعفاء حاله و دلائل الحدوث فيه والنقص فيصدقه من يصدقه فی هذه الحالة ولهذا حذرت الانبياء صلوات اللّٰه وسلامه عليهم اجمعين من فتنة و نبهوا علی نقصه و دلائل ابطاله واما اهل التوفيق فلا يفترون به و يخدعون بما معه لما ذكرناه من الدلائل المكذبة له مع ماسبق لهم منالعلم بحاله ولهذا يقول له الذی يقتله ثم يحييه ما ازددت فيک الابصيرة.

(نووی شرح مسلم ص ۳۹۹ جلد۲ باب ذکر الدجال)

’’قاضی عیاض نے کہا ہے ان احادیث میں جن کو مسلم نے قصہ دجال میں ذکر کیا ہے اہل حق کے مذہب کی دلیل پائی جاتی ہے کہ دجال کا ہونا صحیح ہے اور وہ ایک ایسا شخص ہے جس کے ذریعہ سے خدا تعالیٰ مسلمانوں کا امتحان کرے گا اور اس کو ایسی چیزوں پر قدرت دے گا جو خدا کی قدرت میں داخل ہیں جیسے مردہ کو (جس کو وہ مارے گا) زندہ کرنا اور دنیا کی زینت اور فراخی اور بہشت اور آگ اور نہروں کا اس کے ساتھ ہونا اور زمین کے خزانوں کا اس کے تابع ہونا اور اس کے کہنے سے آسمان سے مینہ برسنا اور زمین کا اگانا یہ سب کچھ خدا کی قدرت اور ارادہ سے ہوگا۔ پھر خدا تعالیٰ اس کو عاجز کر دے گا تو وہ کسی کے مارنے پر قادر نہ ہوگا اور اس کا حال بگڑ جائے گا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس کو قتل کریں گے اور خدا تعالیٰ ایمان لانے والوں کو اس امتحان میں ثابت قدم رکھے گا۔ یہی اہل سنت اور تمام محدثین وفقہاء اور اہل اجتہاد کا مذہب ہے۔ خوارج، بعض معتزلہ اور جبائی اور اس کے ہم خیال جہمیہ اس کے مخالف ہیں وہ اس کے ہونے کو تو مانتے ہیں مگر یہ کہتے ہیں کہ جو وہ کرے گا یا دکھائے گا وہ صرف خیالات ہوں گے ان کی حقیقت کوئی نہ ہوگی وہ کہتے ہیں کہ اگر وہ امور واقعی ہوں تو پھر معجزات انبیاء کا اعتبار نہیں رہتا مگر یہ ان کی غلطی ہے کیونکہ وہ یہ کرشمات دکھانے کے وقت نبوت کا دعویٰ نہ کرے گا تا کہ ان امور سے اس کے اس دعویٰ کی تصدیق ہو اور وہ معجزات انبیاء کے مشابہ ہو کر نبوت میں شبہ و شک ڈال سکیں بلکہ وہ ان خوارق کے وقت الوہیت کا دعویٰ جھوٹا کرے گا جو خود بخود باطل ہوگا اور دجال کا ظاہری اور اس کے مخلوق ہونے کے دلائل اور اس کی صورت کا عیب اور اس کا اس عیب کو دور کرنے سے اور اپنی پیشانی سے علامت کفر (لفظ کافر) کو مٹانے سے عاجز رہنا اس کو جھٹلائے گا۔

اس میں ان دلائل عجز و حدوث کے موجود ہونے کی وجہ سے اس کے خوارق سے کوئی دھوکا نہ کھائے گا بجز عامی لوگوں کے جو بھوک کے سبب یا اس کے ڈر کے مارے اس کو مان لیں گے کیونکہ اس کا فتنہ مدہوش و حیران کر دے گا اور اس کا زمین پر جلدی سے پھر جانا ان کو اس کے حال کو سوچنے کا موقع نہ دے گا۔ اسی وجہ سے انبیاء نے اس کے فتنہ سے لوگوں کو ڈرایا ہے اور اس کے نقص و عجز پر آگاہ کر دیا اور جن لوگوں کو خدا تعالیٰ توفیق دے گا وہ اس سے دھوکہ نہ کھائیں گے اور جو خوارق اس سے صادر ہوں گے وہ ان سے اس کے فریب میں نہ آئیں گے

کیونکہ وہ اس کے کذب اور عجز کے دلائل جانتے ہوں گے اور وہ اس کے حال سے واقف ہوں گے۔ اسی وجہ سے جس شخص کو وہ قتل کر کے جلا دے گا وہ اس کو صاف کہے گا کہ تیرے اس فعل سے میرا یقین بڑھ گیا ہے۔"

اور ایسا ہی تمام کتب حدیث کے متون و شروح میں حضرت مسیح بن مریم علیہ السلام کا نزول اور دجال و یاجوج و ماجوج کا خروج ظاہری معنی سے تسلیم و بیان کیا گیا ہے اور ان امور کو ایسا یقینی سمجھا گیا ہے کہ ان کو اہل سنت کے اعتقادات میں داخل کیا گیا ہے۔

حضرت امام الائمہ امام اعظم علیہ الرحمتہ نے فقہ اکبر میں اور ملا علی قاریؒ نے اس کی شرح میں فرمایا ہے۔

وخروج الدجال ویاجوج وماجوج کما قال تعالٰی حتّٰی اذا فتحت یاجوج وماجوج وھم من کل حدب ینسلون. وطلوع الشمس من مغربھا کما قال تعالٰی یوم یاتی بعض ایات ربک لاینفع نفسا ایمانھا لم تکن امنت من قبل او کسبت فی ایمانھا خیرا...... ونزول عیسٰی من السماء قال اللّٰہ تعالٰی انہ لعلم للساعۃ وقال و ان من اھل الکتب الا لیؤمنن بہ قبل موتہ ای قبل موت عیسٰی علیہ السلام بعد نزولہ عند قیام الساعۃ فیصیر الملل واحدۃ وھی ملۃ الاسلام الحنیفیۃ وفی نسخۃ قدم طلوع الشمس علٰی البقیۃ و علٰی کل تقدیرہ قالوا او المطلق[۳] الجمیعۃ والافترتیب القضیہ ان المھدیؒ یظھر اولا فی الحرمین الشریفین ثم یاتی بیت المقدس فیاتی الدجال و یحصرہ فی ذالک الحال فینزل عیسٰی علیہ السلام من المنارۃ الشرقیۃ فی دمشق الشام و یجیٔ الی قتال الدجال فیقتلہ بضربۃ فی الحال فانہ یذوب کالملح فی الماء عند نزول عیسٰی علیہ السلام من السماء فیجتمع علیہ السلام بالمھدی وقد اقیمت الصلٰوۃ فیشیر المھدی لعیسی علیہ السلام بالتقدم فیمتنع معللابان ھذہ الصلٰوۃ اقیمت لک فانت اولٰی بان تکون الامام فی ھذا المقام و یقتدی بہ لیظھر متابعۃ لنبینا ﷺ کما اشار الی ھذا المعنی ﷺ بقولہ لوکان موسٰی حیًا لما وسعہ الا اتباعی و قد بینت وجہ ذلک عند قولہ تعالٰی واذاخذ اللّٰہ میثاق النبیین لما اتیتکم من کتب و حکمۃ ثم جاء کم رسول الایۃ. فی شرح الشفاء وغیرہ وقدورد انہ یبقی فی الارض اربعین سنۃ ثم یموت و یصلی علیہ المسلمون و یدفنون علٰی ماروٰہ الطیالسی فی مسندہ وروی غیرہ انہ یدفن بین النبی ﷺ والصدیق وروی انہ یدفن بعد الشیخین فھنیئا للشیخین حیث اکتنفا بالنبیین وفی روایۃ انہ یمکث سبع سنین قیل وھی الاصح والمراد باربعین فی الروایۃ الاولٰی مدۃ مکثہ و بعدہ فانہ رفع ولہ ثلث وثلثون سنۃ...... حق کاین ای ثابت و امر قدیم. (شرح فقہ اکبر ص ۱۳۶، ۱۳۷)

"دجال اور یاجوج و ماجوج کا نکلنا جس کا ذکر قرآن کی اس آیت میں ہے کہ وہ ہر بلندی سے دوڑیں گے اور آفتاب کا جانب مغرب سے طلوع کرنا جس کا اس آیت میں ذکر ہے کہ جس وقت خدا کی بعض نشانیاں آئیں گی اس دن کسی کو جو پہلے سے ایمان نہ لایا ہوگا اس کا ایمان نفع نہ دے گا اور حضرت عیسٰیؑ کا آسمان سے نازل ہونا چنانچہ قرآن میں ارشاد ہے کہ وہ (یعنی حضرت عیسٰی علیہ السلام) قیامت کی ایک نشانی یا اس کے علم و شناخت کی دلیل ہیں اور ارشاد ہے کہ اہل کتاب سے کوئی ایسا نہ ہوگا جو حضرت عیسٰی علیہ السلام پر ان کی موت سے پہلے یعنی قیامت کے قریب ایمان نہ لائے گا اور اس وقت سبھی دین اور ملت ایک دین (اسلام) ہو جائے گا۔ یہ سب امور حق اور ثابت ہیں۔ فقہ اکبر کے بعض نسخوں میں آفتاب کے مغرب سے نکلنے کا ذکر باقی امور سے پہلے ہوا ہے۔ اس

صورت میں واؤ حرفِ عطف مطلق جمعیت کے لیے ہوا اور ترتیب امور مذکورہ کی اس طرح پر ہوگی کہ اوّل امام مہدی حرمین میں ظاہر ہوں گے۔ پھر وہ بیت المقدس میں آئیں گے۔ اس وقت دجال آئے گا اور اس کا محاصرہ کر لے گا۔ پھر عیسیٰ علیہ السلام دمشق کے مشرقی منارہ کے پاس آسمان سے اتریں گے اور دجال کے قتل کی طرف متوجہ ہو کر ایک ہی وار سے اس کو مار ڈالیں گے۔ وہ ان کے اترنے کے وقت نمک کی طرح پگھلنے لگے گا (مگر اس کی جان انھیں کے ہاتھ سے نکلے گی) پھر حضرت عیسیٰ اور مہدی ایک جگہ جمع ہوں گے اور نماز کے لیے تکبیر ہوگی تو حضرت مہدی حضرت عیسیٰ کی طرف نماز پڑھانے کے لیے اشارہ کریں گے وہ اس سے انکار کریں گے یہ کہہ کر کہ آپ ہی کی امامت کے لیے یہ تکبیر ہوئی ہے۔ لہٰذا آپ ہی اس کے مستحق ہیں اور آپ ان کے مقتدی بن جائیں گے تاکہ معلوم ہو کہ وہ آنحضرت ﷺ کے تابعین میں سے ہیں۔ چنانچہ حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرما دیا کہ اگر حضرت موسیٰ زندہ ہوتے تو ان کو بھی میری پیروی سے چارہ نہ ہوتا۔ اس کی وجہ اس قولِ خداوندی کی شرح میں بیان ہوئی ہے جس میں ذکر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے نبیوں سے یہ عہد لیا تھا کہ تمھارے پاس میرا رسول (یعنی محمد رسول اللہ ﷺ) آئے تو تم پر اس کا ماننا اور مدد کرنا ضروری ہوگا۔ شفا کی شرح وغیرہ میں مذکور ہے کہ حضرت مسیح زمین میں چالیس برس رہیں گے اور پھر فوت ہوں گے اور مسلمان ان کی نماز جنازہ پڑھیں گے اور ان کو دفن کریں گے۔ یہ ابوداؤد طیالسی کی مسند میں روایت ہے اوروں کی روایت میں ہے کہ آپ آنحضرت ﷺ کی قبر مبارک اور حضرت صدیق اکبرؓ کی قبر کے بیچ میں دفن کیے جائیں گے۔ ایک روایت میں ہے کہ شیخین (صدیق اکبرؓ اور فاروقؓ) کی قبر کے بعد دفن کیے جائیں گے۔ اس صورت میں شیخین کے لیے مژدہ ہے کہ شیخین دو نبیوں (آنحضرت ﷺ اور حضرت مسیح علیہ السلام) کے بیچ میں مدفون ہوں گے۔ بعض کا قول ہے کہ وہ زمین میں سات سال رہیں گے اور یہی صحیح ترین اقوال سے ہے اور چالیس سال ٹھہرنے کی روایت سے بھی یہی مراد ہے کہ وہ بعد نزول سات برس رہیں گے کیونکہ ازاں جملہ تینتیس برس انھوں نے آسمان پر جانے سے پہلے دنیا میں بسر کیے اور جب وہ اٹھائے گئے تھے تو ان کی تینتیس سال کی عمر تھی۔"

اور شرح عقائد نسفی میں ہے۔ **وما اخبر به النبی علیه السلام من اشراط الساعة ای من علاماتها من خروج الدجال و دابة الارض ویاجوج وماجوج ونزول عیسیٰ من السماء وطلوع الشمس من مغربها فهو حق لانها امور ممکنة اخبربها الصادق قال حذیفة بن اسید الغفاریؓ طلع النبی ﷺ علینا و نحن نتذاکر فقال ماتذکرون قلنا، تذکر الساعة قال انها ان تقوم حتی تروا قبلها عشر ایات فذکر الدخان والدجال والدابة و طلوع الشمس من مغربها و نزول عیسی بن مریم و خروج یاجوج و ماجوج و ثلثة خسوف الخ.** (شرح عقائد ص ۱۲۳ مکتبہ خیر کثیر کراچی)

"آنحضرت ﷺ نے جو علامات قیامت (یعنی اس سے پہلے آنے والی چیزوں) کی خبر دی ہے یعنی دجال اور یاجوج و ماجوج کا نکلنا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان سے نازل ہونا اور آفتاب کا مغرب سے طلوع کرنا (وغیرہ وغیرہ) وہ حق (واقع ہونے والے) ہیں کیونکہ یہ ایسے امور ہیں جو ممکن الوقوع ہیں اور مخبر صادق (آنحضرت ﷺ) نے ان کے وقوع کی خبر دی ہے۔ حذیفہ بن اسید غفاریؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ ایک دن تشریف لائے تو ہم کچھ مذاکرہ کر رہے تھے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا تم کیا ذکر کر رہے ہو ہم نے عرض کیا ہم قیامت کا ذکر کر رہے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا قیامت نہ ہوگی جب تک تم دس نشان اس سے پہلے نہ دیکھ لو گے۔

پھر آپ ﷺ نے دخان، دجال، دابۃ الارض، طلوع آفتاب از جانب مغرب، نزول حضرت مسیح، خروج یاجوج و ماجوج اور زمین کا خسوف اور یمن سے نکلنے والی آگ کا ذکر فرمایا۔''

یہ حدیث حذیفہ بن اسیدؓ کی جس کا شرح عقائد میں حوالہ دیا گیا ہے۔ (صحیح مسلم ج ۲ ص ۳۹۳) میں مروی ہے اور صحاح میں ایسی بہت سی احادیث موجود ہیں جن میں قادیانی اور اس کے حواریوں کی تاویلات مذکورہ کی گنجائش ہی نہیں ہے۔

صحیح بخاری و صحیح مسلم میں نزول عیسیٰ علیہ السلام کے عنوان سے ایک باب منعقد کر کے اس میں ایک حدیث نقل کی ہے جس کا یہ مضمون ہے۔ **قال رسول اللہ ﷺ والذی نفسی بیدہ لیوشکن ان ینزل فیکم ابن مریم حکمًا عدلا فیکسر الصلیب و یقتل الخنزیر و یضع الجزیۃ و یفیض المال حتی لا یقبلہ احد حتی تکون السجدۃ الواحدۃ خیرا من الدنیا وما فیھا ثم یقول ابوھریرۃؓ واقرؤا ان شئتم وَاِنْ مِّنْ اَھْلِ الْکِتَابِ اِلَّا لَیُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ وَیَوْمَ الْقِیَامَةِ یَکُوْنُ عَلَیْهِمْ شَهِیْداً.** (بخاری ج ۱ ص ۴۹۰ واللفظ لہ، مسلم ج ۱ ص ۸۷)

''عنقریب حضرت ابن مریم حاکم عادل اتریں گے۔ صلیب کو توڑیں گے اور خنزیر کو قتل کریں گے جزیہ موقوف کریں گے۔ وغیرہ وغیرہ اس حدیث کے آخر میں راوی حدیث ابوہریرہؓ کا یہ قول منقول ہے کہ چاہو تو (اس حدیث کی تصدیق کے لیے) یہ آیت پڑھ لو جس میں ارشاد ہے کہ اہل کتاب سے ایسا کوئی نہ ہوگا جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات سے پہلے ان پر ایمان نہ لائے۔''

اور اس میں بالاتفاق اہل اسلام و گروہ مسیحائی میرزائی (بہ) کے ضمیر سے حضرت عیسیٰ مراد ہیں اگرچہ (موتہ) کے ضمیر سے مراد میں اختلاف ہے۔ اس سے بلا نزاع و بے اختلاف ثابت ہے کہ اس حدیث میں راوی ابوہریرہؓ اور اس کے مخرجین امام بخاریؒ و مسلمؒ کے نزدیک حضرت عیسیٰ ابن مریم ہی کا نزول مراد ہے نہ کسی اور نام کے عیسیٰ یا مثالی مسیح کا۔

امام نووی اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں۔ **قولہ ثم یقول ابوھریرۃؓ اقرؤا ان شئتم وَاِنْ مِّنْ اَھْلِ الْکِتٰبِ اِلَّا لَیُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ ففیہ دلالۃ ظاھرۃ علی ان مذھب ابی ھریرۃؓ فی الایۃ ان الضمیر فی موتہ یعود علی عیسیٰ ﷺ.** (شرح مسلم نووی ص ۸۷ ج ۱)

''ابوہریرہؓ کے اس قول سے کہ چاہو تو یہ قول خداوندی پڑھ لو۔ وَاِنْ مِّنْ اَھْلِ الْکِتَابِ اِلَّا لَیُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ صاف سمجھا جاتا ہے کہ ابوہریرہؓ کا اس آیت میں یہی مذہب تھا کہ اس میں لفظ موتہ کی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف پھرتی ہے۔''

اور صحیح مسلم کی مشہور حدیث دمشقی میں جس آنے والے مسیح کا ذکر ہے اس کے نام کے ساتھ جا بجا نبی اللہ کا لفظ وارد ہے ایک جگہ پر **فیحصر نبی اللہ** ایک جگہ **ثم یھبط نبی اللہ** دو جگہ ہے **فیرغب نبی اللہ** چنانچہ ارشاد ہے۔ **یحصر نبی اللہ عیسیٰ علیہ السلام و اصحابہ حتی یکون راس الثور لاحدھم خیرا من مائۃ دینار لاحدکم الیوم فیرغب نبی اللہ عیسیٰ واصحابہ فیرسل اللہ علیھم النغف فی رقابھم. فیصبحون فرسی کموت نفس واحدۃ ثم یھبط نبی اللہ عیسیٰ علیہ السلام یدعوا اصحابہ الی الارض فلا یجدون فی الارض موضع شبرا لاملأہ زھمھم و نتنھم فیرغب نبی اللہ عیسیٰ علیہ السلام و اصحابہ.** (صحیح مسلم ج ۲ ص ۴۰۱، ۴۰۲ باب ذکر الدجال)

''خدا کے نبی عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھ والے (یاجوج ماجوج) کے محاصرہ میں آ جائیں گے اس وقت گائے کی سری (کھانے کے لیے) سو دینار سے ان کو بہتر معلوم ہوگی۔ پھر خدا کے نبی عیسیٰ اور آپ کے ساتھ والے خدا کی جناب میں رغبت (دعا) کریں گے تو خدا تعالیٰ یاجوج ماجوج کی گردنوں میں پھوڑا پیدا کر دے گا پھر وہ سب کے سب ایسے مر جائیں گے جیسے ایک جان مرتی ہے۔ پھر خدا کے نبی عیسیٰ پہاڑ سے اتر آئیں گے اور اپنے ساتھ والوں کو بلائیں گے تو زمین پر بالشت بھر ایسی جگہ نہ پائیں گے جو ان کی نعشوں اور بدبوؤں سے بھری نہ ہوگی۔ پھر خدا کے نبی عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھ والے خدا سے دعا مانگیں گے۔''

یہ الفاظ بھی صاف شاہد و ناطق ہیں کہ جس مسیح کے نزول کا اس حدیث میں ذکر ہے وہ اللہ کا نبی ہوگا نہ کوئی اور نام کا عیسیٰ یا مثالی مسیح۔

اور سنن ابوداؤد میں آنے والے مسیح کا ذکر ہوا ہے تو اس میں بھی آنے والے مسیح کو پہلے نبی کہا ہے پھر اس کے نزول کا ذکر فرمایا ہے چنانچہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے۔ **عن ابی ھریرۃ عن النبی ﷺ انہ قال لیس بینی و بینہ نبی یعنی عیسیٰ علیہ السلام و انہ نازل.** (ابوداؤد ج ۲ ص ۱۳۵ باب خروج الدجال)

''آنحضرت ﷺ نے فرمایا مجھ میں اور اس میں (یعنی عیسیٰ علیہ السلام میں) کوئی نبی نہ ہوگا اور وہ اترنے والے ہیں۔''

اس سے بھی صاف معلوم ہوتا ہے کہ آنے والا مسیح نبی ہے نہ کوئی نام کا یا مثالی مسیح۔

اس قسم کی روایات[1] کتب حدیث میں اور بہت ہیں جن میں گروہ قادیانی کی سابق تاویلات کا دخل نہیں ہے۔ ہاں ان احادیث کو آپ برملا موضوع قرار دیں یا اس میں یہ نئی تاویل کریں کہ آنے والے مسیح کو جو نبی کہا گیا ہے تو اس سے قادیانی نبی مراد ہے کیونکہ وہ محدث ہے اور محدث بھی ایک قسم کا نبی ہوتا ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ اگر اس نبی سے محدث مراد ہوتا تو آنحضرت ﷺ اس کی نفی نہ کرتے اور نہ فرماتے کہ میرے اور اس کے مابین کوئی نبی نہیں کیونکہ محدث تو آنحضرت ﷺ اور آنے والے مسیح کے درمیان بہت ہو چکے ہیں۔

لیلۃ القدر اور سجود آدم کے ظاہری معانی پر محمول ہونے میں جو اقوال علمائے اسلام ہیں ان کی نقل کی اس مقام میں ضرورت نہیں ہے وہ تمام لوگوں میں معروف و مشہور ہیں۔

اس بیان سے ثابت ہوا کہ ان احادیث نزول حضرت مسیح علیہ السلام و خروجِ دجال و یاجوج و ماجوج میں قادیانی اور اس کے اتباع کی تاویل ملحدانہ تحریف ہے اور تمام اہل اسلام میں جو ان احادیث کو صحیح مانتے ہیں ان کے وہی معنی مراد ہونا مسلم ہے جو ظاہر الفاظ سے مفہوم ہوتے ہیں۔ قادیانی نے جو اس تاویل و تحریف کو تجدید دین و مغز شریعت قرار دیا ہے۔ یہ اس کے الحاد پر ایک اور دلیل ہے تجدید دین یہ نہیں ہے کہ عقائد و مسائل اسلام کے ایسے معانی کیے جائیں جو نہ صحابہؓ کے خیال میں آئے ہوں نہ تابعینؒ کے اور نہ ظاہر الفاظ نصوص سے سمجھ میں آتے ہوں اور نہ قرونِ ثلثہ[2] میں تسلیم کیے گئے ہوں۔ ایسے معانی کا بیان تو احداث کہلاتا ہے بلکہ تجدید کے معنی یہ ہیں کہ جو اصول و مسائل (عقائد و اعمال) ادلہ شرعیہ سے ثابت ہوں اور قرونِ ثلثہ میں تسلیم کیے گئے ہوں مگر لوگوں کی غفلت یا ناواقفی سے متروک و مہجور ہو گئے ہوں ان کو از سر نو زندہ کر کے رواج دیا جائے اس پر دلیل یہ ہے کہ تجدید دین کا

---

[1] ابن ماجہ ص ۲۹۹ باب فتنۃ الدجال و خروج عیسیٰ بن مریم میں ایک حدیث ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ خدا تعالیٰ نے مجھ سے عہد کیا ہے کہ قیامت سے پہلے تجھے دنیا میں بھیجوں گا۔ پھر میں اتروں گا اور دجال کو قتل کروں گا۔

[2] یعنی زمانہ صحابہ کرامؓ، عہد تابعینؒ اور عہد تبع تابعینؒ (ع۔ح)

حکم وارد ہے اور احداث سے ممانعت آ چکی ہے ان دونوں کو باہم متوافق کرنے سے صاف ثابت ہے کہ تجدید دین اسی صورت سے مطلوب شارع ہے جس میں احداث نہ پایا جائے۔ اور قادیانی کا یہ کہنا کہ تجدید دین ظاہری علوم سے نہیں ہوسکتی یہ اس کے الحاد پر ایک اور دلیل ہے۔تجدید احیاء وترویج اصول ومسائل اسلام کا نام ہے، تو ظاہری علوم اسلام اور علوم مسائل اسلامیہ کے بغیر ممکن نہیں ہے الحادات اور باطنیہ خیالات کی اشاعت تجدید ہوتی تو وہ ظاہری علوم کے بغیر بھی ممکن تھی۔

قادیانی اور اس کے اتباع نے جو آنے والے مسیح کی بعض ایسی صفات بیان کی ہیں جو ان کے زعم میں حضرت مسیح علیہ السلام میں نہیں پائی جاتیں صرف قادیانی میں پائی جاتی ہیں۔ ان کے بیان میں انھوں نے کذب و تدلیس سے خوب کام لیا ہے اور اس سے اپنا دجال ہونا ثابت کر دکھایا ہے۔ آنے والے مسیح کی نسبت یہ کہیں بیان نہ ہوا تھا کہ وہ فارسی الاصل ہوگا اور نہ یہ ثابت ہے کہ مغل لوگ (جن میں قادیانی صاحب ہیں) فارسی الاصل ہیں۔ ایسا ہی کسی حدیث میں یہ تصریح نہیں ہے کہ آنے والا مسیح صرف ایک مسلمان امتی ہوگا اور نبی نہ ہوگا یہ بات صرف قادیانی اور اس کے حواریوں کی من گھڑت ہے۔ جس کو انھوں نے آنحضرت ﷺ پر ایک سوال و جواب وضع کر کے اس سے نکالا ہے۔ جس کا بیان صورت مسئولہ میں کافی ہو چکا ہے۔

آنحضرت ﷺ نے تو متعدد حدیثوں میں آنے والے مسیح کو نبی قرار دیا ہے جیسے منقول ہوا۔ آنے والے مسیح کے بالوں کا سیدھا ہونا اور رنگ کا گندم گوں ہونا جو انھوں نے بیان کیا ہے یہ حضرت مسیح بن مریم میں پایا جاتا ہے۔ آنحضرت ﷺ نے مسیح بن مریم کا بھی حلیہ بیان کیا ہے۔

صحیح بخاری میں ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔ **وارانی اللیل عند الکعبة فی المنام فاذا رجل ادم کا حسن ماتری من ادم الرجال تضرب لمته بین منکبیه رجل الشعر یقطرراسه ماء واضعاً یدیه علی منکبی رجلین وهو یطوف بالبیت فقلت من هذا فقالوا هذا المسیح بن مریم۔**
(صحیح بخاری ج ۱ ص ۴۸۹ باب واذکر فی الکتاب مریم)

''میں نے (خواب میں) ایک خوبصورت شخص گندم رنگ سیدھے بال والے کو دیکھا تو پوچھا کہ یہ کون ہے تو جواب ملا کہ یہ مسیح بن مریم ہے۔''

ہاں مجاہد کی حدیث میں حضرت ابن عمرؓ سے یہ بھی بخاری (ایضاً) میں ہے۔ مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو سرخ رنگ وجعد دیکھا۔ اس حدیث کی دستاویز سے قادیانی اور اس کے حواریوں نے یہ افتراء کیا ہے کہ عیسیٰ یا مسیح بن مریم دو ہیں ایک حضرت عیسیٰ بنی اسرائیل جن کو سرخ اور جعد کہا گیا ہے دوسرا آنے والا عیسیٰ یا مسیح بن مریم جس کو گندم رنگ اور سیدھے بالوں والا کہا گیا ہے اور وہ آپ (قادیانی) ہیں۔ مگر یہ نہ سوچا کہ یہ لفظی اختلاف یوں رفع ہوسکتا ہے اور علمائے اسلام نے رفع کر دیا ہے کہ درحقیقت حضرت عیسیٰ گندم رنگ و سیدھے بال والے تھے۔ ایک روایت میں جو ان کو سرخ رنگ اور جعد کہا گیا ہے تو اس سے یہ مراد ہے کہ ان کا گندمی رنگ مائل بہ سرخی تھا اور جعودت آپ کے جسم میں تھی نہ بالوں میں۔

حافظ ابن حجر نے فتح الباری شرح صحیح البخاری میں فرمایا ہے کہ سالم کی روایت میں ہے۔ **ووقع فی روایة سالم الأتیة فی نعت عیسیٰ انه ادم سبط الشعر وفی الحدیث الذی قبل فی انه عیسیٰ انه جعدو الجعد منه البسط فیمکن ان یجمع بینهما بانه سبط الشعر و وصفه بالجعودة فی جسمه**

لافی شعرہ والمراد بذلک اجتماعہ و اکتنازہ وھذا الاختلاف نظیر الاختلاف فی کونہ ادم اواحمر والاحمر عندالعرب الشدید البیاض مع الحمرۃ والأدم الاسمر ویمکن الجمع بین الوصفین بانہ احمر لونہ بسبب کا لتعب وھو فی الاصل السمر وقد وافق ابوھریرۃ علی ان عیسٰی احمر.
(فتح الباری ج ۶ ص ۳۵۰ باب واذکر فی الکتاب مریم)

''آنحضرت ﷺ نے حضرت مسیح کو سیدھے بال والا کہا ہے اور اس سے پہلی حدیث میں آیا ہے کہ وہ جعد تھے جو اس کی ضد ہے مگر ان دونوں روایتوں میں یوں موافقت ہوسکتی ہے کہ آپ کے بال تو سیدھے تھے مگر جعد ہونے کا جو ذکر ہے تو اس سے یہ مراد ہے کہ آپ کا بدن جعد یعنی کسا ہوا اور مضبوط تھا یہ اختلاف ایسا ہے جیسا کہ آپ کی رنگت کی نسبت اختلاف ہوا ہے وہ گندم رنگ تھے یا سرخ رنگ جس سے یہ مراد ہوسکتی ہے وہ تھے تو گندم رنگ مگر کسی سبب سے وہ رنگ سرخ ہو گیا تھا۔''

عبدالرحمٰن بن آدم کی روایت میں ہے۔ وفی روایۃ عبدالرحمٰن بن ادم عن ابی ھریرۃ فی نعت عیسی انہ مربوع الی الحمرۃ والبیاض. (فتح الباری ص ۳۵۰ ج ۶ باب واذکر فی الکتاب مریم)

''ان کے رنگ میں سرخی وسپیدی دونوں موجود تھیں۔''

کرمانی نے شرح بخاری میں کہا ہے۔ ویجوزان یأول ویجمع بینھما بانہ لیس احمر صرافا بل ھو مائل الی الادمۃ. (حاشیہ بخاری ج ۱ ص ۴۸۹ حاشیہ نمبر ۱۳)

''حضرت عیسٰی کو سرخ و گندم رنگ کہنا یوں جمع ہوسکتا ہے کہ وہ صرف سرخ نہ تھے بلکہ سرخ رنگ مائل بگندم گونی تھے۔''

اس اختلاف کی نظیر حضرت موسیٰ کی نعت میں دو متضاد صفتوں جسیم اور خفیف کا ورود ہے جس کو باہم یوں متوافق کیا گیا ہے۔ لامانع ان یکون مع کونہ خفیف اللحم جسیما بالنسبۃ لطولہ ولوکان غیر طویل لاجتمع لحمہ وکان جسیمًا. (فتح الباری ص ۳۵۰ جلد ۶ باب ایضاً)

''وہ بلحاظ طول قامت جسیم تھے وہ چھوٹے قد کے ہوتے تو بھاری معلوم ہوتے۔''

اس اختلاف سے کوئی یہ نہیں نکالتا کہ حضرت موسیٰ دو تھے ایک جسیم دوسرے خفیف۔

اس کی دوسری نظیر خود آنحضرت ﷺ کی نعت و حلیہ میں یہ اختلاف لفظی ہے کہ ایک حدیث میں آپ ﷺ کو ابیض (گورے رنگ والا) کہا گیا ہے۔ چنانچہ بخاری میں آنحضرت ﷺ کی نعت میں ابوطالب کا شعر منقول ہے جس میں آپ ﷺ کو ابیض کہا گیا ہے۔

وابیض یستسقی الغما بوجھہ
ثمال الیتامٰی عصمۃ للارامل

(بخاری ص ۱۳۷ ج ۱ باب سوال الناس الامام الاستقاء اذا قحطوا)

اور شمائل ترمذی میں ہے۔ کان رسول اللہ ﷺ ابیض کانما صیغ من فضۃ. (شمائل ص ۴)

کان رسول اللہ ﷺ ربعۃ...... اسمر اللون. (شمائل ترمذی ص ۱)

کان رسول اللہ ﷺ مربوعا. (شمائل ترمذی ص ۳)

لم یکن بالجعد القطط ولا بالسبط کان جعدا رجلا. (شمائل ترمذی ص ۱)

کہ آپ ایسے گورے تھے کہ گویا چاندی سے بنائے گئے اور دوسری روایت میں آیا ہے کہ آپ ﷺ

گندم رنگ تھے۔ چنانچہ شمائل ترمذی میں موجود ہے۔ اس اختلاف کو یوں ہی متوافق کیا گیا ہے کہ آپ ﷺ سفید رنگ تھے مگر مائل بسرخی جس سے گندم گونی پیدا ہو گئی تھی۔ چنانچہ اور روایت میں صریح آ چکا ہے۔ ایسا ہی آپ ﷺ کے بالوں کو سیدھا بھی کہا گیا ہے۔ چنانچہ شمائل میں ہے اور یہ بھی آیا ہے کہ آپ سیدھے بال والے نہ تھے جس کو یوں ہی باہم متوافق کیا گیا ہے کہ آپ ﷺ کے بال نہ بہت سیدھے تھے اور نہ بہت گھونگھر والے بلکہ ایسے سیدھے تھے کہ ان میں کسی قدر شکن پڑتی تھی۔ مگر اس اختلاف رنگ اور موئے نبوی سے بھی کسی نے یہ نہیں نکالا کہ جناب رسول اللہ ﷺ دو تھے۔ ایک گورے رنگ کے دوسرے گندمی رنگ یا ایک سیدھے بال والے دوسرے کسی قدر شکن دار بال والے۔ پس اس قسم کے لفظی اختلاف سے حضرت مسیح کیونکر دو مسیح ہو سکتے ہیں؟

قادیانی نے بڑا غضب ڈھایا ہے کہ حضرت مسیح کے حلیہ کے لفظی اختلاف کے سبب ایک مسیح کو دو مسیح (ایک سرخ رنگ گھونگھر والے بال کا دوسرا گندم گون سیدھے بال والا) بنا دیا اور یہ بھی نہ سوچا کہ صرف گندم گوں ہونے سے کوئی شخص مسیح نہیں ہو جاتا جہاں تک کہ بقیہ صفات مسیح اس میں نہ ہوں۔ گندم گون ہزاروں مسلمان بلکہ مذاہب غیر کے اشخاص موجود ہیں پھر کیا وہ صرف رنگت سے مسیح ہو سکتے ہیں؟ ہرگز نہیں۔

اتباعِ قادیانی سے کوئی شخص منصف و طالب حق ہو تو صرف اس ایک مغالطہ کی نظر سے اس کو دجال سمجھے اور اس کے اتباع سے دست بردار ہو جائے۔

اور قادیانی کی تجویز ''پاک تثلیث'' نصف عیسائیت ہے۔ عیسائی لوگ باپ بیٹے اور روح القدس کے مجموعہ کو تثلیث قرار دیتے ہیں۔ قادیانی صاحب خدا کی محبت (باپ) اور بندۂ محبوب کی محبت (ماں) اور ان دونوں سے متولد روح القدس کے مجموعہ کو تثلیث قرار دیتے ہیں۔ لوگوں کو عیسائی بنانے میں صرف ایک آنچ کی کسر رہ گئی ہے کہ اس تثلیث کے ساتھ توحید کو بھی ملا دیں اور ان تینوں کو ایک خدا کہہ دیں جیسا کہ عیسائی کہتے ہیں۔ یہ بات آپ اس وقت نہیں کہتے تو آئندہ سال کہیں گے اور لوگوں کو پورا عیسائی بنائیں گے۔ آپ کا یہ ارادہ نہ ہوتا تو حرف تثلیث آپ کی تحریر میں نہ آتا اور نہ اس کو پاک کہا جاتا۔

قادیانی کا بطور استعارہ ابن اللہ کہلانے کو تجویز کرنا پوری عیسائیت ہے۔ **نحن ابناء اللّٰه و احباءہ** (المائدہ ۱۸) بائبل سے ثابت ہے کہ عیسائیوں نے بھی استعارہ کے طور پر خدا کے پیارے و مطیع بندوں کو ابن اللہ کہا ہے اور قرآن میں ان کے اس قول کی حکایت کہ ہم خدا کے بیٹے اور اس کے پیارے ہیں۔ نیز اسی کی طرف مشعر ہے مگر یہی استعارہ ان لوگوں کے مشرک ہو جانے اور مخلوق کو حقیقۃً خدا کا بیٹا قرار دینے کا موجب ہوا تو قرآن و اسلام آیا اور اس محاورہ کو اٹھایا اور بیٹے بیٹی کی نسبت سے (استعارہ کے طور پر کیوں نہ ہو) خدا تعالیٰ کی پاکی کا اظہار فرمایا۔ اب قادیانی صاحب پھر اس محاورہ کو مسلمانوں میں قائم کرنا چاہتے ہیں اور مسلمانوں کو عیسائی بنانے کی فکر میں ہیں۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ.

اور قادیانی کا محدث ہونے کا دعویٰ کرنا اور اس ذریعہ سے ایک قسم کا نبی کہلانا اور ختم نبوت کو نبوت کلی و تشریعی سے مخصوص کرنا اور نبوت جزئی کے دروازہ کو مفتوح کہنا ان نصوصِ قرآن و حدیث سے انکار ہے جو مطلق نبوت کو ختم کرتے ہیں۔ قرآن مجید کی آیت **وخاتم النبیین** اپنے اطلاق و عموم کے ساتھ آنحضرت ﷺ پر مطلق نبوت کو ختم کرتی اور صاف بتاتی ہے کہ آنحضرت ﷺ کے بعد ایسا کوئی شخص نہ ہوگا جس پر لفظ نبی کا اطلاق ہو سکے اور آنحضرت ﷺ نے اپنے اس کلام کے اطلاق و عموم کے ساتھ بھی مطلق نبوت کو ختم کیا ہے اور خصوصیت کے

ساتھ محدثین سابقین اور محدث امت محمدیہ حضرت عمر فاروقؓ کا نبی نہ ہونا ظاہر فرما دیا ہے۔

ایک حدیث میں آپ نے فرمایا ہے چنانچہ صحیح بخاری میں آیا ہے۔ **عن النبی ﷺ قال کانت بنو اسرائیل تسوسھم الانبیاء کلما ھلک نبی خلفه نبی وانه لا نبی بعدی و سیکون خلفاء.** (بخاری ج ۱ ص ۴۹۱ باب ماذکر عن بنی اسرائیل)

''بنی اسرائیل کی سرداری انبیاء کرتے جب کوئی نبی ان میں فوت ہو جاتا تو اس کا جانشین بھی دوسرا نبی ہوتا مگر میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا صرف خلفاء ہوں گے۔''

ابوداؤد کی حدیث میں آپ ﷺ سے منقول ہے کہ میری امت میں تیس شخص ایسے جھوٹے ہوں گے جو نبوت کا دعویٰ کریں گے حالانکہ میں نبیوں کا خاتم ہوں۔ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔ ہاں میری امت میں ایک جماعت حق پر قائم رہے گی جن کو ان کا مخالف ضرر نہ پہنچائے گا۔ اس حدیث کے الفاظ یہ ہیں۔ **سَیَکُوْنُ فِیْ اُمَّتِیْ کَذَّابُوْنَ ثَلٰثُوْنَ کُلُّھُمْ یَزْعَمُ اَنَّهٗ نَبِیٌّ وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ.**

(ابوداؤد ج ۲ ص ۱۲۷ **کتاب ذکر الفتن و دلائلھا**)

ان ارشادات نبویہ کے جملہ **لانبی بعدی** میں لفظ نبی نکرہ ہے جو نفی لا کے نیچے داخل ہے اور وہ مفید عموم و استغراق ہے اور یہ بتاتا ہے کہ آنحضرت ﷺ کے بعد ایسا کوئی نہ ہوگا جس پر لفظ نبی بولا جا سکے۔ اب خصوصیت کے ساتھ محدث کا نبی نہ ہونا آپ ﷺ کے کلام سے ثابت کیا جاتا ہے آپ ﷺ نے فرمایا ہے۔ چنانچہ صحیح بخاری و صحیح مسلم میں آیا ہے۔ **قال النبی ﷺ لقد کان فیما کان قبلکم من الامم ناس محدثون فان یک فی امتی احدفانه عمرؓ. قال النبی ﷺ قد کان فیمن قبلکم من بنی اسرائیل رجال یکلمون من غیر ان یکونوا انبیاء فان یک فی امتی منھم احد فعمر قال ابن عباس من نبی و لا محدث.**

(بخاری ج ۱ ص ۵۲۱ باب مناقب عمر بن الخطابؓ)

''تم سے پہلے امتوں میں محدث ہوتے تھے۔ اس امت میں محدث ہے تو وہ عمر فاروقؓ ہے۔ یہ بھی آپ سے ان کتابوں میں منقول ہے کہ تم سے پہلے بنی اسرائیل میں ایسے لوگ ہوتے تھے جو نبی نہ ہوتے اور وہ خدا سے یا ملائکہ سے ہم کلام (مخاطب) ہوتے۔ میری امت میں ایسا کوئی ہے تو عمرؓ ہے۔''

ابن عباسؓ کی روایت میں آیت **وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِکَ مِنْ رَّسُوْلٍ وَّلَا نَبِیٍّ** میں لفظ نبی کے بعد یہ لفظ وَلَا محدث بھی پڑھا گیا ہے اور صحیح مسلم میں لفظ محدث کی تفسیر ملہم سے ہوئی ہے۔

یہ اقوال نبوی صاف وصریح ناطق ہیں کہ پہلی امتوں کے محدث باوجودیکہ وہ خدا تعالیٰ یا ملائکہ کے ہم کلام ومخاطب ہوتے تھے نبی نہ کہلاتے تھے۔ اب خاص محدث امت محمدیہ حضرت فاروقؓ کا نبی نہ ہونا آپ کے کلام سے ثابت کیا جاتا ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے چنانچہ ترمذی کی روایت میں آیا ہے۔ **لو کان بعدی نبی لکان عمر ابن الخطاب** (ترمذی ج ۲ ص ۲۰۹ باب مناقب ابی حفص عمر بن الخطاب) میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو حضرت فاروقؓ ہوتے۔ جس سے ثابت ہے کہ حضرت عمرؓ نبی نہیں تھے اور اس لفظ کا اطلاق ان پر نہیں ہو سکتا باوجودیکہ حدیث مذکورہ بالا میں ان کا محدث ہونا بیان ہو چکا ہے اور جبکہ آیۃ قرآن کی عموم و اطلاق سے اور ارشادات نبویہ کی عموم وخصوص دونوں سے ثابت ہے کہ آنحضرت ﷺ کے بعد کوئی ایسا شخص نہیں جس پر لفظ نبی کا اطلاق ہو سکے اور محدثین سابقین اور اس امت کے تسلیم شدہ محدث نبی نہ کہلا سکے اور قرآن و حدیث نے اس امر کا قطعی فیصلہ کر دیا ہے۔ تو پھر قادیانی کا یہ دعویٰ کرنا کہ محدث ایک قسم کا نبی ہوتا ہے۔ و بناءً علیه وہ خود ایک قسم کا

نبی ہے ان نصوصِ صریحہ کا انکار نہیں تو اور کیا ہے؟ قادیانی کا ختم نبوت کو نبوت تشریعی اور کلی سے مخصوص کرنا اور اپنے آپ کو محدث قرار دے کر اپنے لیے جزئی نبوت اور ایک نوع نبوت کو تجویز کرنا اور ایک قسم کا نبی کہلانا صاف مشعر ہے کہ وہ اپنے آپ کو انبیائے بنی اسرائیل کی مانند (جو نئی شریعت نہ لاتے بلکہ پیروی شریعت سابق کی کرتے اور نبی کہلاتے) نبی سمجھتا ہے۔ یہی امر اس کے قصیدۂ الہامیہ کے اشعارِ ذیل سے جو ازالہ میں منقول ہیں سمجھ میں آتا ہے ۔

حکم است ز آسماں بزمین مے رسانمش
گر بشنوم نگویمش آں را کجا برم

(ازالہ ص۱۶۲ خزائن ج ۳ ص ۱۸۱)

من می زیم بوحی خدائے کہ بامن ست
پیغام اوست چوں نفس روح پرورم

(ازالہ ص ۱۶۶ خزائن ج ۳ ص ۱۸۲)

من نیستم رسول ونہ آوردہ ام کتاب
ہاں ملہم ہستم و ز خداوند منذرم

(ازالہ ص ۱۷۸ خزائن ج ۳ ص ۱۸۵)

یہ ابیات صاف پکار رہے ہیں کہ آپ نبی ہیں، صاحب وحی ہیں، منذر ہیں، پیغمبر[1] ہیں سب کچھ ہیں صرف کسر ہے تو اتنی ہے کہ آپ کوئی نئی کتاب نہیں لائے بلکہ انبیاء بنی اسرائیل کی طرح پہلی کتاب کے تابع ہیں اور اس میں عموم وخصوص نصوص قرآنیہ ونبویہ مذکورہ بالا سے صاف انکار ہے اور یہ دعویٰ نبوت وتکذیب نصوص قادیانی کے دجال وکذاب ہونے پر بڑی روشن وقوی دلیل ہے۔

ایسے ہی کاذب مدعی نبوت کو آنحضرت ﷺ نے دجال فرمایا ہے۔ چنانچہ حدیث مذکور ابی داؤد میں صاف تصریح ہے اور صحیح بخاری وصحیح مسلم میں ابوہریرہؓ سے منقول ہے **لاتقوم الساعة حتی یبعث دجالون کذابون قریباً من ثلثین کلھم یزعم انه رسوله الله.** (بخاری ج ۱ ص ۵۰۹ باب علامات النبوۃ فی الاسلام، مسلم ج ۲ ص ۳۹۷ کتاب الفتن والشراط الساعۃ)

[1] ہرچند ان ابیات میں آپ نے رسول ہونے کی نفی کی ہے۔ مگر سرورق ازالہ اوہام پر اپنے حق میں لفظ مرسل یزدانی لکھوا کر چھپوا دیا ہے۔ جس سے صاف ثابت ہے کہ درحقیقت آپ کو رسالت کا بھی دعویٰ ہے اور ان ابیات کی نفی صرف دھوکا دہی ہے۔ اسپر ایک روشن اور قطعی دلیل یہ ہے کہ آپ نے ازالہ میں اپنا رسولِ مبشر بزبان حضرت مسیح ہونا آپ نے بزعم خود قرآن سے ثابت کیا ہے۔ چنانچہ فرمایا ہے ''اس سلسلہ کا خاتم باعتبارِ نسبت تامہ وہ مسیح عیسیٰ بن مریم ہے جو اس امت کے لوگوں میں سے بحکم ربی مسیحی صفات سے رنگین ہوگیا ہے اور فرمان جعلناک المسیح ابن مریم نے اس کو درحقیقت وہی بنا دیا ہے وکان اللّٰہ علی کل شیءٍ قدیرا اور اس آنے والے کا نام جو احمد رکھا گیا ہے۔ وہ بھی اس کے مثیل ہونے کی طرف اشارہ ہے کیونکہ محمد جلالی نام ہے اور احمد جمالی۔ اور احمد اور عیسیٰ اپنے جمالی معنوں کی رو سے ایک ہی ہیں۔ اسی کی طرف یہ اشارہ ہے۔ ومبشراً برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد. مگر ہمارے نبی ﷺ فقط احمد ہی نہیں بلکہ محمد بھی ہیں یعنی جامع جلال و جمال ہیں۔ لیکن آخری زمانہ میں برطبق پیش گوئی مجرد احمد (خود بدولت) جو اپنے اندر حقیقت عیسوی رکھتا ہے بھیجا گیا ہے۔'' (ازالہ ص ۶۷۳ خزائن ج ۳ ص ۴۶۳) اور جس فرمان کا آپ نے ذکر کیا ہے وہ ازالہ میں آپ نے بیان کیا اور فرمایا ہے۔ ''اس عاجز کا نام مسیح بن مریم رکھ دیا اور اپنے الہام میں فرما دیا۔ جعلناک المسیح ابن مریم۔'' (ازالہ ص ۵۷۳ خزائن ج ۳ ص ۴۰۹) یہ عبارت صاف ناطق ہے کہ آپ اپنے آپ کو شہادت قرآن رسول سمجھتے ہیں۔ پھر اس بیت میں اپنی رسالت سے انکار مسلمانوں کو دھوکہ دینے اور الزام دعویٰ رسالت سے بچنے کے سوا کیا معنی رکھتا ہے؟

''آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ قیامت قائم نہ ہوگی جب تک کہ تقریباً تیس دجال کذاب پیدا نہ ہوں گے جو دعویٰ کریں گے کہ ہم اللہ کے رسول ہیں۔''

صحیح مسلم میں یہ بھی حدیث ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔ **قال رسول اللہ ﷺ یکون فی اخر الزمان دجالون کذابون یاتونکم من الاحادیث بمالم تسمعوا انتم ولا اباء کم فایاکم وایّاھم لا یضلونکم ولا یفتنونکم۔** (مسلم ص ۱۰ ج ۱ باب النھی عن الروایۃ عن الضعفاء الاحتیاط فی تحملھا)

''آخر زمانہ میں ایسے دجال کذاب پیدا ہوں گے جو تم کو ایسی باتیں سنائیں گے جن کو تم نے نہ سنا ہوگا اور نہ تمہارے باپوں نے۔ ان سے بچتے رہنا وہ تم کو گمراہ نہ کر دیں اور کسی بلا میں نہ ڈال دیں۔''

امام نووی نے شرح صحیح مسلم میں فرمایا ہے۔ **قال ثعلب کل کذاب فھو دجال و قیل الدجال المموہ یقال دجال فلان اذاموہ ودجل الحق بباطلہ اذا غطاہ۔** (شرح مسلم ص ۱۰ جلد ۱ باب ایضاً)

''ثعلب نے کہا جو جھوٹا ہو وہ دجال ہے۔ بعض نے کہا دجال وہ ہے جو باطل پر حق کا ملمع چڑھائے یا حق کو باطل سے ڈھانک دے۔''

فتح الباری شرح صحیح بخاری میں ہے۔ **قد ظھر مصداق ذلک فی آخر زمن النبی ﷺ فخرج مسیلمۃ بالیمامۃ واسود العنسی بالیمن ثم خرج فی خلافۃ ابی بکر طلیحۃ بن خویلد فی بنی اسد بن خزیمۃ وسجاح التمیمیۃ فی بنی تمیم...... وقتل الاسود قبل ان یموت النبی ﷺ وقتل المسیلمۃ فی خلافۃ ابی بکر۔ وتاب طلیحۃ ومات علی الاسلام علی الصحیح فی خلافۃ عمر و نقل ان السجاح ایضاً تابت واخبار ھؤلاء مشھورۃ عندالاخبار یین ثم کان اول من خرج منھم المختار بن ابی عبید الثقفی غلب علی الکوفۃ فی اول خلافۃ بن زبیر۔ فاظھر محبت اھل البیت ودعا الناس الی طلب قتلۃ الحسین فتبعھم فقتل کثیرٌ ممن باشر ذلک اواعان علیہ فاحبہ الناس ثم انہ زین لہ الشیطان ان ادعی النبوۃ و زعم ان جبرائیل یاتیہ۔ فروی ابوداؤد الطیالسی باسناد صحیح عن رفاعۃ بن شداد قال کنت ابطن شئ بالمختار فدخلت علیہ یوما فقال دخلت وقد قام جبرئیل قبل من ھذا الکرسی۔ وروی یعقوب بن سفیان باسناد حسن عن الشعبی ان الاخنف بن قیس اراہ کتاب المختار الیہ یذکرٌ انہ نبی وروی ابوداؤد۔ فی السنن من طریق ابراھیم النخعی قال قلت لعبیدۃ بن عمرو اتری المختار منھم قال اما انہ من الرؤس وقتل المختار سنۃ بضع وستین و منھم الحراث الکذاب خرج فی خلافۃ عبدالملک بن مروان فقتل و خرج فی خلافۃ بنی العباس جماعۃ۔**
(فتح الباری ج ۶ ص ۴۵۴، ۴۵۵ باب علامۃ النبوۃ فی الاسلام)

''اس حدیث کا صدق آنحضرت ﷺ ہی کے آخر زمانہ میں ظاہر ہو چکا ہے۔ یمامہ میں مسیلمہ کذاب ایسا نکلا۔ یمن میں اسود عنسی۔ پھر حضرت ابوبکرؓ کی خلافت میں طلیحہ اور سجاح نکلے۔ اسود تو آنحضرت ﷺ کی رحلت سے پہلے مارا گیا اور مسیلمہ خلافت ابوبکرؓ میں اور طلیحہ تائب ہوا اور اسلام کی حالت میں مرا اور سجاح بھی تائب ہوئی۔ ان کے حالات اہل تاریخ جانتے ہیں۔ ان سب کے بعد پہلے مختار بن عبید نکلا۔ اس نے ابن زبیر کی شروع خلافت میں کوفہ پر غلبہ پایا۔ سو پہلے تو اس نے محبت اہل بیت کا اظہار کیا اور اس کی طرف لوگوں کو بلایا پھر یہ دعویٰ کیا کہ میرے پاس جبرائیل آتے ہیں۔ چنانچہ ابوداؤد طیالسی نے رفاعہ سے نقل کیا ہے کہ میں ایک دن مختار کے

پاس گیا تو وہ بولا کہ ابھی اس کرسی سے جبرائیل اٹھ کر گئے ہیں۔ یعقوب بن سفیان نے شعبی سے نقل کیا ہے کہ اخنف ابن قیس نے ان کو مختار کا ایک خط دکھایا جس میں اس نے اپنی نبوت کا ذکر کیا تھا۔ ابوداؤد نے سنن میں عبیدہ بن عمرو سے نقل کیا ہے کہ مختار ان مدعیان نبوت کا سردار تھا۔ یہ مختار ۶۰ھ میں مارا گیا اور من جملہ ان کے حارث کذاب ہے جو خلافت عبدالملک بن مروان میں نکلا اور مارا گیا۔"

غلام احمد قادیانی کا یہ بھی حال سنا گیا ہے کہ وہ اپنے مریدوں میں بیٹھ کر دعویٰ کیا کرتا ہے کہ جبریل میرے سامنے کھڑے[1] ہیں جو کچھ مجھ سے کہتے ہیں میں وہی لوگوں کو سناتا ہوں۔

اس الزام کے جواب میں شاید قادیانی یا اس کے حواری یہ دو عذر پیش کریں۔ اوّل! یہ کہ ہر چند ... ن نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے مگر اس کے ساتھ یہ بھی کہہ دیا ہے کہ اس نبوت کا دوسرا نام محدثیت ہے جس ... علوم ہوتا ہے کہ اس کی نبوت کے دعوے سے محدثیت کا دعویٰ مراد ہے نہ حقیقتہً اور معنیً نبی ہونے کا دعویٰ ... ں میں اس پر زیادہ سے زیادہ الزام قائم ہوتا ہے تو یہ ہوتا ہے کہ اس نے اپنے حق میں لفظ نبی کا اطلاق کیا ا ... ں میں الفاظ نصوص مذکورہ کا خلاف کیا نہ یہ الزام کہ وہ حقیقتہً نبوت کا مدعی ہے۔

عذر دوم! یہ کہ ان احادیث میں ان لوگوں کو دجال وکذاب کہا گیا ہے جو نبوت ... ا النبیین کے مقابلہ میں نبوت کا دعویٰ کریں اور مستقل ہی کہلادیں جیسے مسیلمہ کذاب اور اسود وغیرہ سے وقوع ... ں آیا ہے اور قادیانی تو نبوت مستقلہ کا دعویٰ نہیں کرتے بلکہ آنحضرت ﷺ کی پیروی کے ساتھ دعویٰ نبو ... رتے ہیں۔ لہٰذا وہ ان احادیث کے مصداق نہیں ہوسکتے اور نہ دجال کذاب کہلانے کے مستحق ہیں۔ ان دونو ... عذر سے پہلے عذر کا جواب یہ ہے کہ اگرچہ قادیانی نے یہ بات کہہ دی ہے کہ جس نبوت کا اس کو دعویٰ ہے ا ... ں کا دروازہ قیامت تک کھلا رہے گا۔ اس کا دوسرا نام محدثیت ہے اور اسی محدثیت کے معنی سے نبوت کا وہ ... ہے مگر ساتھ اس کے اس نے محدثیت کے معنی ایسے بیان کیے ہیں اور اس کی حقیقت کی ایسی تشریح کر دی ... لہ اس سے بجز نبوت اور کچھ مراد نہیں ہوسکتا۔

اس کی عبارت توضیح مرام میں منقول ہے صاف تصریح ہے کہ ... حدث جزئی طور پر ایک نبی ہی ہے کیونکہ وہ خدا تعالیٰ سے ہمکلام ہونے کا ایک شرف رکھتا ہے۔ امور غیبیہ ا ... پر کھولے جاتے ہیں اور بعینہٖ انبیاء کی طرح مامور ہوکر آتا ہے اور انبیاء کی طرح اس پر فرض ہوتا ہے کہ اپنے ... با آواز بلند ظاہر کرے اور اس سے انکار کرنے والا ایک حد تک مستوجب سزا ٹھہرتا ہے اور نبوت کے معنی بجز ... کے اور کچھ نہیں کہ امور متذکرہ بالا اس میں پائے جائیں۔ **الیٰ قال ان النبی محدث والمحدث نبی ... عتبار حصول نوع من انواع النبوۃ.**" (توضیح مرام ص ۱۸،۱۹، خزائن ج ۳ ص ۶۰،۶۱) جس سے صاف اور قطعی ط ... پر ثابت ہے کہ مرزا کے نزدیک محدث کے وہی معنی اور اس کی وہی حقیقت ہے جو نبی کے معنی اور حقیقت ہے او ... حدث اور نبی آپ کے نزدیک صدق وتحقق میں مساوی ہیں۔ یا نبی عام ہے اور محدث ایک نوع خاص اور اس سے یقینی نتیجہ نکلتا ہے کہ آپ نے صرف لفظی نبوت کا دعویٰ نہیں کیا اور اس میں صرف لفظی غلطی کا ارتکاب نہیں فرمایا بلکہ آپ ... نبوت کو اپنی ذات شریف میں متحقق سمجھتے ہیں اور حقیقتہً اور معنیً نبی ہونے کے مدعی ہیں اور عبارت منقولہ سابقہ میں آ ... کا مرسل رسول کہلوانا بھی اس کا مؤید ہے۔

---

[1] جبرائیل کے سامنے کھڑے ہونے سے آپ کی مراد یہ ہے ... برائیل کی عکسی تصویر کھڑی ہے نہ ذاتِ جبرائیل کیونکہ آنحضرت ﷺ پر نزول جبرائیل سے وہ عکسی تصویر مراد لیتے ہیں یا شاید ا ... س جبرائیل کا بذاتِ خود آنا جائز رکھتے ہوں مگر یہ آپ کے اس اصول کے برخلاف ہے کہ جبرائیل اپنے ہیڈکوارٹر سے جدا نہیں؟

دوسرے عذر کا جواب یہ ہے کہ نبوت جس کے مدعی کو آنحضرت ﷺ نے دجال کہا ہے نبوت مستقلہ سے مخصوص نہیں یہ تخصیص نہ احادیث مذکورہ میں وارد ہے اور نہ اور کہیں اس کا وجود ہے۔ اور اطلاق نصوص مذکورہ سے صاف ثابت ہے کہ آنحضرت ﷺ کے بعد نبوت غیر مستقلہ کا مدعی بھی ویسا ہی دجال وکذاب ہے جیسا کہ مدعی نبوت مستقلہ اور ابوداؤد کی حدیث مذکورہ اپنے سیاق وصراحت سے بتا رہی ہے کہ آنحضرت ﷺ کے بعد ایسے نبی بھی نہ ہوں گے جیسے بنی اسرائیل میں ہوتے تھے جو نئی شریعت لاتے بلکہ پچھلی شریعت کی پیروی کرتے کیونکہ آنحضرت ﷺ نے ایسے ہی نبیوں کو ذکر فرما کر اپنے بعد نبی آنے کی نفی کی ہے۔

اس حدیث کا سیاق اور احادیث سابقہ کا اطلاق صاف بتا رہا ہے کہ اگر کوئی شخص آنحضرت ﷺ کے بعد نبوت کا دعویٰ کرے اور نبی کہلائے گو دعوائے استقلال نبوت نہ کرے، بلکہ پیروی خاتم النبیین ﷺ کا مدعی ہو وہ دجال وکذاب ہے اور احادیث مذکورہ کا مصداق۔ قادیانی صاحب ان احادیث کے اطلاق و سیاق میں بلادلیل تخصیص کریں گے اور نبی غیر مستقل کہلا کر ان احادیث کے مضمون سے اپنے آپ کو مستثنیٰ قرار دیں گے تو یہ ان کے دجال ہونے پر ایک اور دلیل قائم ہوگی۔

علاوہ بریں قادیانی کا یہ دعویٰ اتباعِ آنحضرت ﷺ اور عدم استقلال دعویٰ رسالت بھی چند روز تک ہی معلوم ہوتا ہے۔ جب آپ کا یہ دعویٰ نبوت تبعی غیر استقلالی آپ کے مریدوں میں بلاخلاف مانا گیا تو دعویٰ نبوت مستقلہ بھی آپ سے بعید نہیں ہے۔ جیسا کہ مختار سے وقوع میں آیا تھا۔ چنانچہ فتح الباری کی عبارت میں گزرا اور ایسا ہی دجال موعود سے وقوع میں آئے گا۔ چنانچہ طبرانی کی روایت میں ہے۔ **واما الذی یدعیه فانه یخرج اوّلا فیدعی الایمان والصلاح ثم یدعی النبوة ثم یدعی الالٰهیة کما اخرج الطبرانی من طریق سلیمان ابن شهاب قال نزل علی عبدالله ابن المعتمو وکان صحابیاً فحدثنی عن النبی ﷺ انه قال الدجال لیس فیه خفاء یحیی من قبل المشرق فیدعوا الی الدین فیبع ویظهر فلا یزال حتی یقدم الکوفة فیظهر الدین والعمل به فیتبع وبحث علی ذلک ثم یدعی انه نبی فیفرغ من ذلک کل ذی لب و یفارقه فیمکث بعد ذلک فیقول انا الله فتغشی عینه و تقطع اذنه ویکتب بین عینیه کافر.**

(فتح الباری ج ۱۳ص ۷۹ باب ذکر الدجال)

''دجال پہلے لوگوں کو دین اسلام کی طرف بلائے گا جب لوگ اس کے اس دعوے کے سبب پیرو ہو جائیں گے اور کوفہ وغیرہ میں اس کا تسلط اور تغلب ہو جائے گا تو وہ پھر دعوائے نبوت کرے گا جس سے عقلمند لوگ گھبرائیں گے اور اس سے جدا ہوں گے پھر وہ دعوائے خدائی کرے گا اس وقت اس کی آنکھ پر جھلی پیدا ہوگی یعنی وہ کانا ہوگا اور اس کی پیشانی پر لفظ کافر لکھا جائے گا۔''

ایسا ہی قادیانی سے ڈر لگتا ہے کہ اب تو اس کو دعوائے نبوت تبعی ہے۔ پھر دعوائے نبوت مستقلہ ہوگا۔ پھر دعوائے الوہیت، یہ گمان آپ کے حق میں بلا برہان نہیں ہے۔ آپ کے سابق حالات اس گمان پر روشن دلائل ہیں۔

زمانہ تالیف براہین احمدیہ میں آپ نے یہ دعویٰ کیا تھا کہ جو پیشین گوئی غلبہ دین اسلام حضرت مسیح علیہ السلام کے حق میں وارد ہے۔ حضرت مسیح اس کے ظاہری اور جسمانی طور پر مصداق ہیں اور ہم (خود بدولت) روحانی اور معقولی طور پر اس کے مصداق ہیں اور فرمایا کہ ''جس غلبۂ کاملہ دین اسلام کا اس پیشین گوئی میں وعدہ کیا گیا ہے وہ غلبہ حضرت مسیح علیہ السلام کے ذریعہ سے ظہور میں آئے گا۔ اور جب آپ دوبارہ اس دنیا میں تشریف لائیں گے تب

آپ کے ہاتھ سے دین اسلام جمیع اقطار عالم میں پھیل جائے گا۔'' (دیکھو براہین احمدیہ ص ۴۹۸ خزائن ج ۱ ص ۵۹۳)

یہ بات آپ کی مسلمانوں میں مانی گئی تو آپ اب یہ فرما رہے ہیں کہ مسیح گئے گزرے اور مر گئے۔ اب وہ دنیا میں نہیں آ سکتے اور جو پیشینگوئیاں مسیح کے حق میں وارد ہیں وہ سر بسر آپ کے حق میں ہیں اور آپ ہی ان کے مصداق ہیں۔ پس اگر ایسا ہی چند روز کے بعد دعوائے نبوت مستقلہ بلکہ الوہیت کاملہ آپ سے ظہور پائے تو کون سے تعجب کا محل ہے۔

اس دعوائے نبوت مستقلہ کرنے کا زمانہ آئندہ میں آپ کی نسبت کوئی گمان نہ کرے تو وہی نبوت تبعی اور جزئی (جس کے اب آپ برملا مدعی ہیں) آپ کے دجال ہونے کے لیے کافی دلیل ہے۔ نصوص مذکورہ صاف فیصلہ کرتے ہیں کہ جو شخص آنحضرت ﷺ کے بعد دعوائے نبوت کرے (محدث ہی کیوں نہ کہلاتا ہو) وہ دجال و کذاب ہے۔

اس میں بھی کسی کو اشتباہ رہے تو اس کی فہمائش کے لیے صحیح مسلم کی دوسری حدیث اس کے دجال ہونے پر کافی دلیل ہے۔ اس حدیث میں آنحضرت ﷺ نے صحابہؓ کو مخاطب کر کے فرمایا ہے کہ جو شخص ان کو ایسی باتیں (یعنی دین کے متعلق) سناوے جو ان کے بزرگوں سے نہ پہنچی ہوں تو وہ دجال ہے اور یہ ظاہر ہے کہ قادیانی اصولِ دین اور مسائل اعتقادیہ میں ایسی باتیں کہتا اور قرآن و حدیث کے ایسے معنی بیان کرتا ہے جو آنحضرت ﷺ کے اصحاب کبار کے خواب میں بھی نہ آئے تھے اور نبوت ختم شدہ کو نبوتِ کلی اور تشریعی سے مخصوص کرنا اور نبوت جزئی و غیر تشریعی کو اپنے لیے تجویز کرنا اسی قسم سے ہے پھر اس کے دجال و کذاب ہونے میں کیا شک ہے۔

قادیانی نے جو اپنے عقیدہ کفریہ بدعیہ پر حدیث مبشرات سے استدلال کیا ہے وہ اس کے عقیدہ کا مثبت نہیں ہو سکتا بلکہ اس کی بے علمی و نافہمی پر ایک روشن دلیل ہے۔ اس حدیث میں مبشرات یعنی مؤمنوں کے سچے خوابوں کو نبوت کا ایک جزء[1] قرار دیا ہے نہ ایک نوع نبوت یا جزئی نبوت اور یہ ظاہر ہے اور ادنیٰ اہل علم کو معلوم ہے کہ جزء اور ہے جزئی اور، کسی چیز کی جزء پر اس کے کل کا حقیقۃً اطلاق نہیں ہو سکتا اور جزئی پر کلی کا اطلاق حقیقۃً ہوتا ہے۔ جزئی میں کلی کا پورا تحقق ہوتا ہے۔ ایسا ہی نوع میں جنس مع فصل پوری پائی جاتی ہے بلکہ خارج اور نفس الامر میں جزئی ہی موجود اور اپنی کلیات کا کل ہوتی ہے اور کلیات اس کے اجزاء ہوتے ہیں اور یہ امور جزء میں پائے نہیں جاتے نہ ان میں کل کا پورا تحقق ہوتا ہے۔ نہ وہ کل کا کل ہوتی ہے لہٰذا کوئی عقلمند جزء کو جزئی یا کلی کا ایک نوع نہیں کہہ سکتا۔ مثلاً حقیقت انسان کی جزء حیوان کو کوئی شخص انسان نہیں کہہ سکتا اور نہ اس کو جزئی انسان یا ایک نوع انسان قرار دے سکتا ہے (۲)...... کوئی شخص صرف شکر یا سرکہ کو سکنجبین نہیں کہہ سکتا اور نہ ان اجزاء کو سکنجبین کا ایک قسم قرار دے سکتا ہے۔ قادیانی نے اپنی بے علمی اور نافہمی سے اس بات کو نہیں سمجھا اور جزء نبوت کو نوع نبوت اور نبوت جزئی قرار دیا ہے اور انکارِ نصوص ختم نبوت کا ارتکاب کیا۔ ریاست بھوپال کا ملازم محمد احسن امروہی جو قادیانی کو علوم و حقائق کا دریائے ناپیدا کنار سمجھتا اور اپنے رسالہ اعلام میں اس کے حق میں لکھ چکا ہے۔ ولا ینتهی بحره الذی لاساحل له وہ اس بات کو غور سے سمجھے اور اب بھی اس کو بے علم سمجھ کر اس کے

[1] چنانچہ بخاری ج ۲ ص ۱۰۳۵ الرؤیا الصالحۃ کی حدیث مرفوع میں آیا ہے کہ مومن کا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے اور ابن ابی حاتم کی روایت میں ہے کہ نبیوں کے خواب وحی ہیں یعنی وحی نبوت کا ایک نوع۔ آنحضرت ﷺ کا یہ فرق کرنا اور مؤمنوں کے خواب کو جزء نبوت اور نبیوں کے خواب کو وحی (یعنی نوع وحی نبوت) قرار دینا صاف مشعر ہے کہ مؤمنوں کے خواب نبوت نہیں ہیں بلکہ وہ جزء نبوت ہیں۔ قادیانیو! سمجھو! سمجھ نہ ہو تو کسی اہل علم سے دریافت کرو۔

اتباع سے ہاتھ اٹھائے ورنہ تھوڑے دنوں کے بعد وہ سخت پچھتائے گا اور آخر اس کی اتباع سے دست بردار ہو جائے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ

اور قادیانی کا حضرت عیسیٰ مسیح کا سولی پر چڑھایا جانا تجویز کرنا نص قرآن **وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ** سے انکار ہے اور اس میں آپ نے نیچریوں کی تقلید کی ہے جو عیسائیوں کے مقلد ہیں۔ تفسیر نیچری[1] نکالو اور اس امر کی تصدیق کرلو۔

ایسا ہی قادیانی کا حضرت مسیح کے معجزات سے بتاویل انکار کرنا قرآن کا انکار کرنا ہے اور ان کی تاویلات میں نیچریوں کا اتباع ہے۔ اس بات میں قادیانی کا قانونِ قدرت سے استشہاد کرنا بھی اسی اعتقاد نیچریت کو ظاہر کرنا ہے۔ انسان کا تجربہ اور مشاہدہ خدا تعالیٰ کی قدرت کا قانون نہیں ہوسکتا اور اس کی قدرت انسان کے تجربہ و مشاہدہ میں محدود نہیں ہوسکتی۔ اس بات کا قادیانی خود پہلے مقرر ہو چکا ہے اور اپنی کتاب میں اپنے تجربہ کو قانون قدرت خداوندی قرار دینے کو کفر و بے ادبی و بے ایمانی کہہ چکا ہے۔''

(سرمہ چشم آریہ ص ۱۷ خزائن ج ۲ ص ۶۵)

اور قادیانی کا بعض احادیث صحیحین کو موضوع کہنا بدعت و ضلالت ہے اور ان تمام اہل اسلام کے مخالف جو احادیث صحیحین کو مانتے ہیں۔ حجۃ اللہ بالغہ میں ہے۔ **اما الصحیحان فقد اتفق المحدثون علی ان جمیع مافیھا من المتصل المرفوع صحیح بالقطع و انھما متواتر ان الی مصنفیھما وانه کل من یھون امرھما فھو مبتدع یتبع غیر سبیل المؤمنین.** (حجۃ اللہ البالغہ ج ۱ ص ۱۳۴ باب طبقات کتب الحدیث)

''صحیحین کی مرفوع و متصل حدیثوں کے صحیح ہونے اور ان کتب کے مؤلفوں تک بتواتر پہنچ جانے پر محدثوں کا اتفاق ہو چکا ہے اور اس امر پر ان کا اتفاق ہے کہ جو شخص ان کی شان کی توہین کرے وہ بدعتی ہے۔ مؤمنوں کی راہ کے مخالف راہ کا پیرو۔''

اور قادیانی کا کشف کے ذریعہ سے حدیث صحیح بخاری کو موضوع قرار دینا اور بھی گمراہی ہے۔ غیر نبی کا کشف و الہام حجت شرعی نہیں ہے چنانچہ (شرح عقائد نسفی میں ص ۲۲) ہے۔ **والالھام المفسر بالقاء معنی فی القلب بطریق الفیض لیس من اسباب المعرفة بصحة الشیٔ عند اھل الحق.**

''الہام جس کی تفسیر یہ ہے کسی کے دل میں بطور فیض کچھ القاء ہو۔ اہل حق (یعنی اہل سنت) کے نزدیک حقیقت اشیاء کے علم و معرفت کا وسیلہ نہیں ہے۔''

ایسا ہی تلویح وغیرہ کتب اصول میں ہے تو پھر وہ ایک حجت شرعی (یعنی حدیث صحیح) کا مبطل کیونکر ہو سکتا ہے۔ وہ خود اپنی صحت و قبولیت میں توافق قرآن و حدیث کا محتاج ہے۔

اور قادیانی کا حدیث کو مفسر قرآن نہ ماننا ضلالت اور اہل بدعت کی علامت ہے۔ اہل سنت میں مسلم ہے کہ حدیث قرآن کی تفسیر ہے اور اس کے اجمال کی مبین۔

(سنن دارمی ج ۱ ص ۱۴۴ میں باب السنہ[2] قاضیۃ علی کتاب اللہ) عقد کیا ہے اور اس میں ایک حدیث مرفوع نقل کی ہے۔ پھر بعینہ یہ قول امام یحییٰ ابن کثیر سے نقل کیا ہے اور (دارمی ج ۱ ص ۴۹ باب التورع عن الجواب فیما لیس

---

[1] سر سید احمد خان کی تفسیر جو خود کو نیچر کا متبع کہتے تھے جس کی وجہ ان کو نیچری کہا جاتا تھا۔

[2] یعنی حدیث قرآن مجید کی مختلف وجوہات کا فیصلہ کرنے والی ہے۔

فیہ کتاب والاسنۃ) میں حضرت عمرؓ سے نقل کیا ہے۔ **عن عمر ابن الخطابؓ قال انه سیأتی ناس یجادلونکم بشبهات القرآن فخذوهم بالسنن فان اصحاب السنن اعلم بکتٰب اللّٰه.**

''لوگ قرآن کی متشابہ آیات یعنی جن کی کئی وجوہ سے تفسیر ہوسکتی ہو تمھارے سامنے پیش کریں گے۔ تم ان کو احادیث نبویہ سے پکڑنا کیونکہ قرآن کو بہتر جاننے والے اہل حدیث ہیں۔''

اور امام شعرانی نے منہج میں کہا ہے۔ **اجتمعت الامة علی ان السنة قاضیة علی کتاب اللّٰه.**

''امت محمدیہ کا اس پر اتفاق ہے۔ سنت کتاب اللہ کی وجوہات مختلف کا فیصلہ کرنے والی ہے۔''

اور قادیانی کا اپنے اتباع کو مدار نجات ٹھہرانا اور اس سے انکار کو موجب ہلاکت کہنا بھی سخت گمراہی ہے اور اس میں بھی اس کا اپنے حق میں در پردہ نبوت کا دعویٰ ہے کیونکہ یہ دعویٰ صرف انبیاء علیہم السلام کو پہنچتا ہے جو سوء خاتمہ سے مامون ہیں۔ دوسروں کو ولی کیوں نہ ہوں اپنی نجات وحسن خاتمہ کا یقین نہیں ہے تو وہ دوسروں کو نجات کا یقین کیونکر دلا سکتے ہیں؟

صحیح بخاری میں اکابر صحابہؓ سے مروی ہے کہ وہ اپنے اوپر نفاق کا ڈر رکھتے تھے چنانچہ ابن ابی ملیکہؒ سے روایت ہے۔ **قال ابن ابی ملیکة ادرکت ثلثین من اصحاب النبیﷺ کلهم یخاف النفاق علی نفسه.**

(صحیح بخاری ج ۱ ص ۱۲ باب خوف المؤمن ان یحبط عملهٗ)

''انھوں نے کہا میں نے تیس اصحاب نبوی کو پایا یعنی دیکھا وہ سب کے سب اپنے حق میں نفاق کا ڈر رکھتے تھے۔''

اور مشکوٰۃ میں حضرت عثمانؓ سے مروی ہے کہ آپ مقبرہ میں جاتے تو اتنا روتے کہ آپ کی ڈاڑھی تر ہو جاتی۔ اسی نظر سے علمائے اسلام نے کہا ہے کہ ایمان بین الرجاء والخوف چاہیے۔ شرح عقائد میں ہے۔ **"والامن من اللّٰه تعالٰی کفر لانه لا یأمن مکر اللّٰه الا القوم الخاسرون."** **(شرح عقائد ص ۱۶۹ مکتبہ خیر کثیر)**

''خدا کے مواخذہ سے بے خوف ہو جانا کفر ہے۔ قرآن میں ارشاد ہے۔ خدا تعالیٰ سے وہی لوگ بے ڈر ہوتے ہیں جو خسارہ میں ہیں۔''

اور اس میں ہے۔ **لا یبلغ الولی درجة الانبیاء لان الانبیاء معصومون مامونون من سوء الخاتمة.**

(شرح عقائد ص ۱۶۴)

''ولی انبیاء کے درجے کو نہیں پہنچتے کیونکہ انبیاء خاتمہ برا ہونے سے باامن ہوتے ہیں۔''

اور شرح فقہ اکبر میں ہے۔ **ورسول اللّٰهﷺ مات علی الایمان و لیس هذا النسخة فی اصل شارح تصدر لهذا المیدان لکونه ظاهرا فی معرض البیان ولا یحتاج ذکره لعلوه فی هذا الشان ولعل مرام الامام علی تقدیر صحة ورود هذا الکلام انه ﷺ من حیث کونه نبیاً من الانبیاء وهم کلهم معصومون عن الکفر فی الابتداء والانتهاء نعتقد انه مات علی الایمان و اما غیره من الاولیاء والعلماء والاصفیاء بالاعیان ولا نجزم بموتهم علی الایمان و ان ظهر منهم خوارق العادات وکمال الحالات وجمال انواع الطاعات فان مبنی امره علی الایمان وهو مستور علٰی افراد الانسان ولهذا کانت العشرة المبشرة وامثالهم خائفین من انقلاب احوالهم وسوء اعمالهم فی امالهم.**

(شرح فقہ اکبر ص ۱۳۱ مطبوعہ مجتبائی دہلی ۱۳۴۸ھ)

''آنحضرت ﷺ کا خاتمہ ایمان پر ہوا ہے۔ اس مسئلہ کا بیان اہم مقام میں اس امر کے اظہار کی غرض سے ہوا ہے کہ آنحضرت ﷺ چونکہ نبی ہیں اور نبی سب کے سب ابتداء عمر سے انتہاء تک کفر سے محفوظ ہوتے ہیں۔ لہٰذا ہم یقین رکھتے ہیں کہ آپ کا خاتمہ ایمان پر ہوا ہے۔ ان کے سوا اور ولیوں کے ایمان پر خاتمہ ہونے کا ہم یقین نہیں کر سکتے اگرچہ ان سے کرامات و کمال حالات اور انواع طاعات ظاہر ہوں کیونکہ یہ یقین تب ہو جبکہ ان کا ایمان یقیناً ثابت ہو۔ اور یہ ایمان لوگوں پر مخفی رہتا ہے۔ اسی وجہ سے عشرہ مبشرہ اور ان کے امثال اصحاب سوء خاتمہ سے ڈرتے رہے۔''

اور جب اکابر اولیاء کو یہ دعویٰ نہیں پہنچتا تو مرزا قادیانی کو (جو عقائد اور اقوالِ مذکورہ کی نظر سے دائرہ اسلام اور تسنن سے خارج ہے اور اس اعتقاد و اقوال کے ساتھ اس کا ولی ہونا ممکن نہیں ہے) یہ دعویٰ کب زیبا ہے۔

اور قادیانی کا یہ کہنا کہ اعتقاد حیات مسیح علیہ السلام شرک کا ستون ہے۔ ان تمام صحابہؓ و تابعین و تبع تابعین ائمہ مجتہدینؒ اور آنحضرت ﷺ کے وقت سے اس وقت تک کے عام مسلمین کو جو حضرت مسیح علیہ السلام کو زندہ سمجھتے ہیں اور قیامت سے پہلے ان کے نزول کے معتقد ہیں مشرک بنانا ہے اور یہ امر جیسا کفر ہے محتاجِ بیان نہیں ہے۔

اس تفصیل سے ثابت ہوا کہ جو کچھ ہم نے سوالِ سائل کے جواب میں کہا اور قادیانی کے حق میں فتویٰ دیا وہ صحیح ہے۔ کتاب و سنت و اقوال علماء امت اس کی صحت پر شاہد ہیں۔ اب مسلمانوں کو چاہیے کہ ایسے دجال، کذاب سے احتراز اختیار کریں اور اس سے وہ دینی معاملات نہ کریں جو اہل اسلام میں باہم ہونے چاہئیں نہ اس کی صحبت اختیار کریں اور نہ اس کو ابتداء سلام کریں اور نہ اس کو دعوتِ مسنون میں بلائیں اور نہ اس کی دعوت قبول کریں اور نہ اس کے پیچھے اقتداء کریں اور نہ اس کی نماز جنازہ پڑھیں۔ اگر انھیں اعتقادات و اقوال پر یہ رحلت کرے۔ **واللہ الموفق للعمل والقبول.** الراقم العاجز سیّد محمد نذیر حسین

جواب صحیح ہے۔۔۔۔ **حسبنا اللہ بس۔۔۔۔ حفیظ اللہ**

تصدیق علماء دہلی و آگرہ وعرب وحیدرآباد و بنگال وغیرہ بلاد

لاریب فی ان القادیانی الغبی الغوی ابتدع بدعة ضلالة وابرز فی تحریراته سفاهة و جهالة وزاد فی قلبه و عقیدته مرضا و علالة قد حرف عن مواضعه الکلم والنصوص وانکر ماهو من ضروریات الدین فهو و امثاله من سرقة الدین واللصوص انی لا اشک ان هذا من الدجالین الکذابین والشیاطین الملاعین تاب اللّٰه علیه او ابتلاه بالعذاب المهین. امین یارب العالمین.

محمد عبدالجبار عمرپوری مدرس آگرہ سکول

''اس میں شک نہیں کہ قادیانی کج رو۔ بلید نے، بدعت ضلالت نکالی ہے اور اپنی تحریرات میں حماقت ظاہر کی ہے اپنے حال اور اعتقاد میں بیماری بڑھالی ہے۔ کلمات شارع اور نصوص کی تحریف کی ہے اور ان باتوں کا جو دین سے بداہتاً ثابت ہیں انکار کیا ہے۔ وہ اور اس جیسے لوگ دین کے چور ہیں اور وہ دجالین، کذابین اور ملعون شیاطین سے ہیں۔ خدا اس کو توبہ کی توفیق دے یا ذلیل کرنے والے عذاب میں مبتلا کرے۔''

لاشک فی ان من اعتقد مابین فی جواب المجیبین الذین صرحوا مطالب ذلک المعتقد فهو ملحد لان ذالک المعتقد منکر اکثر ظواهر الشرع وحکم مثل المنکر ممالا یخفی.

کتبہ احمد حسن دہلوی کلکٹر حیدرآباد دکن

''اس میں شک نہیں کہ جو شخص ان باتوں پر اعتقاد رکھے جو فتوے میں مذکور ہیں۔ وہ ملحد ہے کیونکہ ایسا اعتقاد رکھنے والا اکثر اعتقادات ظاہر شریعت کا منکر ہے اور اس کا حکم مخفی نہیں ہے۔''

طريقة هذا الدجال طريقة ضالة يشهد على ردها النصوص وقه اصاب من اجاب، عفى الله عنه. اسحاق بن عبدالرحمٰن عربی

''اس دجال کا طریق گمراہی کا طریق ہے اس کا نصوص کو رد کرنا اس پر گواہ ہے۔ اس کے حق میں جو جواب لکھا ہے وہ درست ہے۔''

الجواب صحيح (جواب صحیح ہے) محمد بن حسن بن احمد عربی

كل الجواب صحيح لاريب فيه من انكر فهو ملحد زنديق. ابوعبدالمنان محمد عبدالرحمٰن

''جواب سب کا سب صحیح ہے اس میں کوئی شک نہیں جو اس کے مضامین کا منکر ہے وہ ملحد اور چھپا مرتد ہے۔''

الحق لا يتجاوز عما في هذه الاوراق فماذا بعد الحق الا الضلال.

سید محمد ابوالحسن ۱۳۰۵۔ سید محمد عبدالسلام

''حق اس بیان سے متجاوز نہیں جو ان اوراق میں ہے پھر حق چھوڑ کر بجز باطل کیا ہوگا۔''

هذا حكم صحيح لاريب فيه. سید احمد شاہ پوری

من اعتقد ما في السوال لاريب فيه انه مضل وضال و كذاب مفسد دجال ليس في ردته و زندقة و كفره مقال قاتله الله المتعال.

حرره الراجي رحمة الله ابو عبدالله محمد فقير الله الكٹھوی الشاه پوری

''جس کا یہ اعتقاد ہو جو سوال میں مندرج ہے اس کی نسبت کوئی شک نہیں کہ وہ خود گمراہ ہے اوروں کو گمراہ کرنے والا۔ کذاب ہے دین میں فساد ڈالنے والا۔ اس کے چھپے مرتد ہونے اور کفر میں کوئی گفتگو نہیں۔ خدا اس کو ہلاک کرے۔''

اقول بتوفيق الله الوهاب انه لاريب في صحة هذا الجواب وانه لاشک في كفر مرزا الكذاب. محمد یوسف

''میں خدا وہاب کی توفیق سے کہتا ہوں کہ اس جواب کی صحت میں کوئی شک نہیں اور نہ اس کذاب قادیانی کے کفر میں شک ہے۔''

جس شخص کے ایسے عقائد اور اقوال ہوں اس کے کفر میں کچھ شبہ نہیں۔ قادر علی عفی عنہ

حضرت استاذ نا وشیخنا وشیخ الاسلام مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب محدث دہلوی ادام اللہ برکاتہٗ نے جو کچھ زیب رقم فرمایا ہے مجھے اس سے دلی اتفاق ہے۔ محمد حسین بٹالوی

جواب صحیح اور درست ہے	جواب صحیح اور درست ہے	جواب صحیح اور درست ہے
عبدالکریم	محمد کرامت اللہ	محمد یحییٰ ابوالحسنات
جواب صحیح اور درست ہے	جواب صحیح اور درست ہے	جواب صحیح اور درست ہے
محمد الطاف حسین عفی عنہ	محمد زکریا عفی عنہ	ابوالفضل محمد عبدالرحمٰن

جواب صحیح اور درست ہے — ابوالفضل محمد نصیر الدین

جواب صحیح اور درست ہے — ابو محمد عبدالعزیز

جواب صحیح اور درست ہے — محمد بنیامین خاں

جواب صحیح اور درست ہے — خادم العلماء محمد عیسیٰ

جواب صحیح اور درست ہے — ابو محمد ثابت علی

افاد المجیب واجاد۔ مجیب نے اس جواب سے لوگوں کو فائدہ پہنچایا اور جواب کھرا دیا۔

ابو اسمٰعیل یوسف خانپوری

اصاب المجیب۔ ''جواب دینے والے نے درست کہا ہے۔'' محمد سراج الدین

الجواب صحیح والمجیب نجیح. ''جواب صحیح ہے اور مجیب رستگار۔'' محمد

مرزا قادیانی کی بعض تصنیف فقیر کی نظر سے گزر چکی تھی۔ فی الحال یہ سوال و جواب سنا گیا۔ بیشک مرزا قادیانی اہل اسلام سے خارج ہے اور سخت ملحد اور ایک دجال دجالون مخبر عنہا سے ہے اور پیرو اس کے گمراہ ہیں۔

فقط فقیر مسعود دہلوی

سجادہ نشین نقشبندیہ خلیفہ امام علی شاہ مرحوم، رہڑ چھڑ، پنجاب

الجواب صحیح. ''یہ جواب صحیح ہے۔'' حبیب احمد

من اعتقد ما فی السوال لاشک انه الدجال. جس کا یہ اعتقاد ہو جو سوال میں ہے۔ وہ بلاشک دجال ہے۔ فتح محمد فتحپوری مدرس دھلی

ومن کان اعتقاده مخالفاً لاهل السنة والجماعة فهو بلا ریب خارج عنه سیما من کان اعتقاده مما هو فی هذا السوال مرقوم فهو قطعًا زندیق ومرتد. محمد امان اللہ

''جس شخص کا اعتقاد اہل سنت و جماعت سے خارج ہو وہ بلا ریب ان کی جماعت سے خارج ہے اور خاص کر جس شخص کا یہ اعتقاد ہو جو سوال میں مرقوم ہے وہ قطعاً چھپا کافر و مرتد ہے۔''

ان کان کذا فکذا. حررہٗ عبدالقادر

اگر قادیانی نے ایسا کہا ہے جو سوال میں ہے تو اس کا یہی حکم ہے جو جواب میں ہے کہ وہ دجّال و کذاب ہے اور پابندی اسلام سے خارج ہے۔

الجواب صحیح والمجیب نجیح. ''جواب صحیح ہے اور مجیب رستگار۔'' محمد عثمان

حقیقت میں ایسا شخص منجملہ ان دجالوں کے ایک دجال مگر بڑا بھاری دجال بلکہ اس کا عم و خال ہے۔ اس زمانہ کی کیا خصوصیت ہے۔ اسی ملک پنجاب میں کہ جہاں کا ہیولیٰ بڑا قابل ہے۔ لوگوں کی سادہ لوحی اس بات کی مقتضی رہتی ہے کہ کوئی نئی صورت پہنائی جائے۔ مذہب بیکوک بھی محمد حسین نے فرخ سیر کے عہد میں جاری کیا تھا اور نبوت و ولایت میں ایک مرتبہ مانا اور ایک کتاب بھی گھڑی جس کے سینکڑوں پڑھے لکھے سادہ لوح بھی معتقد ہو گئے تھے۔ ہنود میں بھی آریہ مذہب پنجاب والوں نے جلد قبول کیا۔

سب باتوں سے قطع نظر کیجئے کہ ان احادیث کی تاویل اور آیات کی تاویل جو وہ کرتے ہیں محض جاہلانہ جکڑ بندی ہے جیسا کہ دہری اور عام جہلاء کیا کرتے ہیں مگر جب یہ تاویلات صحیح مان لی جائیں کہ مسیح ابن مریم سے یہ مراد اور قتل خنزیر سے یہ الخ تو پھر میاں قادیانی کو کیا ترجیح ہے کہ وہ مسیح موعود مانا جائے جس کو نہ علم ہے نہ فضل نہ

خاندان نبوت سے ہے۔ اگر مسیحائی کا ایسا ہی بازار گرم ہے تو اور اچھے اچھے شخص اس کے مستحق ہیں مگر معاذ اللہ ان کو اس روٹی کمانے کے دھندے سے کیا کام، خدا کی پناہ کہ وہ ایمان ضائع کر کے مریدوں کے ہاں کا حلوہ پوری اڑائیں۔ اگر یہی آزادی اور الحاد کا دریا پنجاب میں موج زن رہے گا تو کوئی شبہ نہیں کہ امروز فردا میں کوئی نبوت[1] کا مدعی بھی کھڑا ہو جائے گا اور اس کے بعد کوئی موٹا تازہ دولت والا خدائی کا دعویٰ کر بیٹھے گا اور قطعاً سینکڑوں پنجابی سادہ لوح ان کے بھی مرید ہو جائیں گے۔ معاذ اللہ اس جہل و خرافات کا کیا ٹھکانا ہے۔ اللہ قادیانی کو ہدایت نصیب کرے۔

ابو محمد عبدالحق (مؤلف تفسیر حقانی)

علمائے کانپور و علی گڑھ وغیرہ

جس شخص کے یہ اعتقاد اور مقالات ہیں جو سوال میں مذکور ہوئے۔ وہ بے شک دائرہ اسلام سے خارج اور ملحد و زندیق ہے۔ نعوذ باللّٰہ من شرورہ.

محمد لطف اللہ　　محمد عثمان

لما ثبت ان القادیانی ینکر وجود الملائکة علی وجه جاء نا به النبی ﷺ و ینکر نزول جبرائیل علیه السلام و یقول ان الملائکة عبارة من ارواح السیارات والنفوس الفلکیة و یقول ان لیلة القدر عبارة عن الزمان الظلمانی الذی ینقطع فیه البرکات السماویة و یقول نزول عیسیٰ ابن مریم و رفعه الی السماء بجسده العنصری من المستحیلات و من الاباطیل و یقول ان المراد بختم النبوة هوختم تشریع جدید لاختم مطلق النبوة و یقول ان سلسلة مطلق النبوة جاریة غیر منقطعة بعد نبینا ﷺ الی یوم القیامة و یقول ان المسیح الموعود فی الشریعة المحمدیة لیس هو عیسی ابن مریم الذی فات بل الموعود مثیله وهو انا الذی انزلنی اللّٰہ فی القادیان وانا الذی نطقت به السنة والقرآن و یقول المراد بالدجال الذی نطقت به السنة منکری عقیدتی و یقول ان ظواهر النصوص مصروفة عن ظواهرها و ان اللّٰہ تعالٰی لم یزل یبین مراده بالاستعارات و الکنایات و مثل ذلک من الا باطیل الخرافات اعاذنا اللّٰہ من کل ذلک فلا شبهة عندی فی کفره فهو کافر متعنت معاند للشریعة المحمدیة یرید ابطالها سوّد اللّٰہ وجهه.

محمد اسماعیل

”چونکہ یہ امر ثابت ہو چکا ہے کہ قادیانی وجود ملائکہ کا جو آنحضرت ﷺ نے بیان کیا ہے منکر ہے اور نزولِ جبرئیل کا منکر ہے اور اس امر کا قائل ہے کہ ملائکہ ستاروں کی ارواح اور نفوس فلکیہ ہیں اور وہ قائل ہے کہ لیلۃ القدر سے وہ تاریک زمانہ مراد ہے جس میں برکاتِ آسمانی منقطع ہو جاتے ہیں اور وہ قائل ہے کہ حضرت عیسیٰ کا اپنے جسم سے آسمان پر جانا اور نازل ہونا محال ہے اور وہ قائل ہے کہ ختم نبوت سے نئی شریعت والی نبوت کا ختم ہونا مراد ہے نہ مطلق نبوت کا ختم ہونا اور وہ قائل ہے کہ مطلق نبوت کا سلسلہ آنحضرت ﷺ کے بعد قیامت تک جاری ہے اور وہ قائل ہے کہ جس مسیح کے آنے کا شریعت محمدی میں وعدہ دیا گیا ہے۔ اس سے عیسیٰ ابن مریم مراد نہیں جو فوت ہو چکا ہے بلکہ اس کا مثیل قادیانی مراد ہے جس کو خدا نے قادیان میں اتارا ہے اور قائل ہے کہ دجال سے اس کے منکر مراد ہیں اور قائل ہے کہ قرآن و حدیث ظاہر معانی سے پھیرا ہوا ہے اور خدا تعالیٰ اپنی مراد کو ہمیشہ استعاروں میں بیان کیا کرتا ہے ایسے ہی اور خرافات باطلہ اس سے ثابت ہو چکے ہیں۔ لہٰذا میرے نزدیک اس

---

[1] مولوی عبدالحق صاحب نے اس عبارت کو لکھنے کے وقت تک قادیانی کے وہ رسائل توضیح مرام و ازالہ اوہام نہ دیکھے تھے جن میں قادیانی نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے۔ (مرتب)

کے کفر میں کوئی شک نہیں ہے۔ وہ کافر ہے بدکردار، شریعت محمدیہ کا مخالف اس کو باطل کرنا چاہتا ہے۔ خدا اس کا منہ کالا کرے۔"

ما اتی به المجیب فهو حق حقیق بالقبول ولا ریب فی ان القادیانی جاحد لاصول الشریعة الغراء المحمدیة ومن جاحدها فلا ریب فی کفره اللهم ارنا الحق حقًا وارزقنا اتباعه و ارنا الباطل باطلا ووفقنا لاجتنابه وانا العبد الکتیب المستغفر للذنوب، محمد ایوب الکولوی صانه الله عن الذنب الجلی والخفی. محمد ایوب ساکن کول

"جو کچھ مجیب نے بیان کیا ہے وہ حق ہے اور قبول کے لائق ہے۔ اس میں شک نہیں ہے کہ قادیانی شریعت محمدیہ ﷺ کے اصول کا منکر ہے اور جو ان کا منکر ہو اس کے کفر میں کوئی شک نہیں۔ اے خدا تو ہمیں حق کو حق کر کے دکھا اور اس کی پیروی نصیب کر اور باطل کو باطل کر کے دکھا اور اس سے اجتناب کی توفیق دے۔

علمائے بنارس و اعظم گڑھ وغیرہ

ہم نے رسالہ فتح اسلام اور توضیح المرام وغیرہ جو مرزا غلام احمد قادیانی کے نام سے چھپے ہیں دیکھے اور ان میں وہ مقالات اور عقائد جو فتوے میں نقل کیے ہیں پائے۔ ہمارے نزدیک ان عقائد کا معتقد اور ان مقالات کا قائل احاطۂ اسلام سے خارج ہے اور دجال کذاب ہے۔ حکیم محمد حسین بنارسی

مجھ کو بھی مولوی حافظ حکیم محمد حسین کی تحریر سے اتفاق ہے۔ محمد عبدالرحمٰن عفی عنہ (امام مسجد جامع اہلحدیث بنارس)

الجواب صحیح. محمد عبدالمجید

الجواب صحیح. حیات محمد عفی عنہ

جس شخص کا ایسا عقیدہ ہے وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ واللہ اعلم فقیر محمد عبدالقادر

جناب مولوی حافظ حکیم محمد حسین صاحب کی تحریر سے مجھ کو اتفاق ہے۔ **والله اعلم بالصواب.**

عبدالغفور ولی اللہ

بے شک ان عقائد کا معتقد دجال و کاذب ہے۔ شہید الدین احمد بنارسی

علمائے آرہ و غازی پور و مہدانواں وغیرہ

مجھے اس جواب کے ساتھ پورا اتفاق ہے بے شک مرزا کے خیال کا آدمی احاطہ اسلام سے خارج ہے۔ واللہ اعلم۔ ابوالخیر محمد ضمیر الحق الاروی

الجواب صحیح. "جواب درست ہے۔" جواب باصواب ہے۔ الفتاحین محمد اسماعیل

ہم نے جہاں تک اقوالِ مرزا قادیانی کے دیکھے اور سنے ان اقوال کے رو سے قادیانی احاطہ اسلام سے خارج ہے۔ وصیت علی

میں اس کے ساتھ پورا متفق ہوں۔ ابو محمد ابراہیم (بانی مدرسہ احمدیہ)

گر مسلمانی ہمیں ست کہ مرزا دارد
وائے گردر پس امروز بود فردائے

اس جواب سے مجھے اتفاق ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ عبدالغفار

میں نے ان اوراق کو اوّل سے آخر تک پڑھا اور مرزا کے عقائد و مقالات کو اس کی اصل تصانیف میں

بھی دیکھا۔ میری رائے میں وہ ضرور ان عقائد و مقالات کی نظر سے دجال و کذاب ہے اور پابندیٔ اسلام و اہل سنت سے خارج ہے۔

کتبہ محمد عبداللہ غازی پوری

میں بھی اس جواب کے ساتھ پورا اتفاق کرتا ہوں۔

ابوعبدالودود ادریس

علمائے رحیم آباد ضلع دربھنگہ ترہت

الحمد للّٰه القاهر فوق العباد والحافظ لدينه عن شرور الكذابين اهل الفساء وهو الذى فطر الانام على فطرة الاسلام و جبلهم على الملة الحنفية السمحة البيضاء وهو ذوالجلال والاكرام ثم ضلوا و تهودوا و تنصروا والحدو فى اياته فبعث فيهم رسولا منهم و معجزاته فاسس قواعد الشرع والاركان واوضع لهم سبل السلام باوضع البيان فرزقوا به السلوك على مناهج الهداية و فاز واباتباعه معارج السعادة ثم ارتد من ارتد عن دينه و افترى على اللّٰه كذبا و كذب على رسوله فكانوا لجهنم حطبا فاتى اللّٰه بقوم اذلة على المؤمنين واعزة على الكفرين فنصرو الحق وحاربوهم و جادلوهم فكب المفترون على متاخرهم خاسرين منهم الذين حرفوا الكلم عن مواضعه من بعد ماتحقق فوفق اللّٰه من عباد الناصرين المنصورين على الحق لتشويش مسالكهم و خرم نطاقهم فاستاصلوا بنيانهم وما اسوء محوا عن صفحات الدهر اباطيلهم وما تنفسوا الم ترالى الذى يدعى انه المسيح الموعود نزوله وماتفوه من المفتريات التى يابى اللّٰه عنها ورسوله كيف اجترى على ذٰلك وتبوء مقعده من النار والنصوص فى الباب واضحة ليس فيها من الاسرار فان الاحاديث الواردة فى نزول المسيح بعضها لبعض مفسرة فقتل الانسان ما اكفره اولا يرى ان فى بعض الاخبار قد ورد لفظ المسيح وفى بعضها عيسى ابن مريم وفى بعضها ابن مريم فقط وفى بعضها عيسىٰ نبى اللّٰه وفى بعضها جملة وامامكم منكم وقعت حالا فلوكان اطلق المسيح على سبيل الاستعارة فلا معنى لهذه القيود والتصريحات يا للعجب، من اجتراء شرار الخلق الذى يضل الناس فى حلية اهل الصلاح والدلق فللّٰه درمن شمرعن ساق جده فى ابطال مزخرفاته و شيد ميزده لا زالة ترهاته فانه اتى بشيءٍ عجيب لايدركه الا المدرب اللبيب وجاهده مجاهدة اللسان و شوش مسلكه بالقلم والبيان وقعدله كل مرصد حتى احجره و انهزم عدو اللّٰه وهرب عن كل مشهد جزاه اللّٰه عناو عن سائر المسلمين خيرالجزاء وافاض عليه البركات بكرة و عشيّا.

و انا العبد المفتقر عبدالعزيز

''سب تعریفوں کا خدا تعالیٰ مستحق ہے جو تمام بندوں پر غالب ہے اور اپنے دین کا اہل فساد کی شرارتوں سے محافظ۔ وہ جس نے لوگوں کو فطرتِ اسلام پر پیدا کیا اور دین یکسو۔ آسان، روشن (اسلام) ان کی جبلت میں رکھا۔ پھر وہ اپنی فطرت کو چھوڑ کر یہودی نصرانی اور ملحد بن گئے تو خدا تعالیٰ نے ان ہی میں سے ایک رسول معجزوں کے ساتھ ان میں بھیجا۔ اس رسول نے شرع کے قواعد اور ارکان بنا دیے اور سلامتی کے راستے خوب واضح کر دیے جس کی برکت سے لوگ ہدایت کی راہ چلنے لگے اور آپ کی پیروی سے وہ سعادت کو پہنچے۔ پھر بعض لوگ دین سے پھر گئے اور خدا پر جھوٹ باندھنے لگے اور رسولِ خدا پر افترا کر کے دوزخ کا ایدھن بنے تو خدا نے ایسے لوگوں کو پیدا

کیا جو مومنوں کے آگے جھک جانے والے اور کافروں پر غالب آنے والے تھے۔ وہ حق کے مددگار ہوئے اور ان مرتدوں مفتریوں سے لڑے اور جھگڑے۔ وہ مفتری اوندھے کر کے ناک کے بل گرائے گئے اور خسارہ میں پڑے۔ ان میں سے ایسے لوگ بھی ہوئے جو خدا کے کلام کی اس کے ٹھکانے (معانی) سے تحریف کرتے ہیں۔ بعد اس کے کہ وہ کلام ان معانی میں ثابت و متحقق ہو چکا تھا، سو خدا تعالیٰ نے اپنے بندوں سے ایسے لوگوں کو جو حق کے مددگار اور خدا کی طرف سے حق پر مدد دیے گئے ہیں۔ ان محرفین کی باتوں کو پراگندہ کرنے اور ان کی کمر بند توڑنے کی توفیق دی۔ پس ان حقانیوں نے ان کی بیخ و بنیاد اکھاڑ دی اور صفحہ روزگار سے ان کی باطل باتیں مٹا دیں۔ ان محرفین میں سے تم نے اس شخص کو جو مسیح موعود ہونے کا مدعی ہے نہیں دیکھا اور اس کی جھوٹی باتوں کو جن سے خدا اور اس کے رسول اپنے کلام میں انکاری ہیں نہیں سنا، اس نے اس افتراء پر کیونکر جرأت کی اور اپنے لیے آگ میں جگہ بنائی۔ مسیح موعود کے باب میں جو نصوص اور احادیث وارد ہیں تو وہ حضرت عیسیٰ بن مریم کے حق میں روشن بیان ہیں۔ جن میں کوئی پوشیدگی نہیں ہے۔

احادیث جو اس باب میں وارد ہیں وہ ایک دوسری کی تفسیر کر رہی ہیں۔ انسان (مدعی مسیحیت) ہلاک ہو وہ کیا ناشکر ہے (جو ان احادیث میں تحریف کرتا ہے) وہ یہ نہیں دیکھتا کہ بعض احادیث میں لفظ مسیح وارد ہے بعض میں عیسیٰ بن مریم، بعض میں ابن مریم، بعض میں عیسیٰ نبی اللہ، بعض میں یہ جملہ وارد ہیں کہ حضرت مسیح ایسے حال میں آئیں گے کہ اس وقت تمہارا امام موجود ہوگا۔ سو اگر مسیح موعود سے یہی قادیانی بطور استعارہ مراد ہو تو پھر ان قیدوں اور بیانات احادیث کے کوئی معنی نہیں ہیں۔ اس بدترین خلائق کی دلیری سے تعجب ہے کہ یہ فقرا اور اہل صلاح کا لباس پہن کر مخلوقات کو گمراہ کر رہا ہے۔ جو شخص اس کی ملمع سازیوں کے لیے پنڈلی کھول کر اور کمر کس کر کوشش کر رہا ہے اس کی یہ نیکی خدا ہی کے لیے ہے وہ اس کے جواب میں ایسی عجیب بات لایا ہے کہ اس کی خوبی کو بجز ماہر دانشمند کوئی جان نہیں سکتا۔ وہ اس سے زبانی جہاد کر رہا ہے اور قلم و بیان سے اس کی باتوں کو پراگندہ کرتا ہے اور ہر ایک گھات میں اس کے مقابلہ کے لیے جما ہوا ہے۔ یہاں تک کہ اس کو مسلمانوں سے الگ کیا اور خدا کا دشمن ہر ایک میدان سے بھاگ گیا۔ خدا تعالیٰ ایسے شخص کو ہم سب مسلمانوں کی طرف سے جزا خیر دے اور صبح و شام اس پر اپنی برکات نازل کرے۔''

ھکذا قول فیه واعتقادی وبه ثقتی و علیه اعتمادی.

''یہی قادیانی کے حق میں میرا قول واعتقاد ہے اور اسی پر میرا وثوق واعتماد ہے۔'' عبدالرحیم رحیم آبادی

علمائے بھوپال وعرب وغیرہ

اسلام خصوصاً مذہب اہل سنت میں یہ عقائد و مقالات داخل نہیں ہیں۔ مرزا قادیانی ان عقائد و مقالات کی نظر سے مانند وجود یہ وغیرہ اہل بدعت کے دجالین کذابین میں داخل ہے اور مرزا کے ان عقائد و مقالات میں پیروان وہم مشربوں کو ذریات دجال کہہ سکتے ہیں اور ایسے عقائد و مقالات کے ساتھ کوئی شخص شرعاً اور عقلاً ولی اور ملہم ومحدث ومجدد نہیں ہوسکتا۔ دلیل اس کی حدیث ابوہریرہؓ ہے۔ **قال رسول اللہ ﷺ یکون فی اٰخر الزمان دجالون کذابون یاتونکم من الاحادیث بما لم تسمعوا انتم ولا اٰباء کم فایاکم لایضلونکم ولا یفتنونکم.** (رواہ مسلم)

''آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ آخر زمانہ میں دجال و کذاب پیدا ہوں گے جو تم کو ایسی باتیں کہیں

گے جو نہ تم نے سنی ہوں گی نہ تمھارے بزرگوں نے۔ ان سے بچے رہنا وہ تم کو گمراہ نہ کر دیں اور بہکا نہ دیں۔"
(مولانا) محمد بشیر سھوانی[1]

مجھ کو مولوی محمد بشیر صاحب کی تحریر سے اتفاق ہے بے شک یہ لوگ ایسے ہی ہیں جیسا مولوی صاحب موصوف نے تحریر فرمایا ہے۔ واللہ اعلم۔ مولانا سلامت اللہ جیراجپوری

طریقة الکذاب الدجال مرزا قادیانی طریقة اهل الضلال لاشک فی ذلک ومن شک فی ضلاله فهو مثله وقد حررت فی رسالة ردما افتراه جازاه اللّٰه بما هو اهله. علامه شیخ حسین بن معن الانصاری عربی یمانی.

"کذاب دجال ومرزا قادیانی کا طریق گمراہوں کا طریق ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے اور جو اس کے گمراہ ہونے میں شک کرے وہ ویسا ہی گمراہ ہے۔ میں نے اس کے مفتریات (جھوٹی باتوں) کے رد میں ایک رسالہ لکھا ہے خدا اس کو اس کے مفتریات کی سزا دے۔"

علمائے لودھیانہ وغیرہ

هذا الجواب مقرون بالصدق والصواب. (مشتاق احمد) "یہ جواب راستی اور درستی سے ملا ہوا ہے۔"

الجواب حق والحق یعلوا ولا یعلی. "یہ جواب حق ہے اور حق غالب رہتا ہے مغلوب نہیں ہوتا۔"

حررهٔ نور محمد

الجواب صحیح. "جواب صحیح ہے۔" عبدالقادر

الجواب صحیح. "جواب صحیح ہے۔" قربان علی لکھنوی

قدصح الجواب. تحقیق جواب صحیح ہے۔ محمد حسن رئیس و سر گروہ اهلحدیث لودھیانه

المجیب مصیب. "مجیب راستی کو پہنچنے والا ہے۔" نور الدین خان

علمائے امرتسر، سوجانپور وغیرہ

ماقاله القادیانی خلاف ماقاله اهل الاسلام. "جو کچھ قادیانی نے کہا ہے وہ اہل اسلام کے مخالف ہے۔"
غلام مصطفیٰ

اس میں کچھ شک نہیں کہ معتقدات مرزا قادیانی کے برخلاف معتقدات اہل اسلام کے ہیں۔ اللہ جل شانہٗ مسلمانوں کو ان کی تسلیم سے محفوظ رکھے۔ عبداللہ الغنی۔ غلام رسول الغنی

معتقدات مرزا قادیانی خلاف طریقه اهل اسلام هیں.

انا الراجی رحمة اللّٰه غلام اللّٰه قصوری

عقائد مرزا باطلة واقاویله عاطلة. "مرزا (قادیانی) کے عقائد باطل ہیں اور ان کے اقوال بے کار ہیں۔"

احقر العباد غلام رسول امام مسجد میاں محمد جان مرحوم

ماقاله المرزا فهی مخالف لمذهب اهل السنة والجماعة. "مرزا (قادیانی) نے جو کہا ہے وہ اہل سنت و جماعت کے مخالف ہے۔" غلام محی الدین

---

[1] حضرت میاں صاحب کے شاگرد تھے اور حضرت سید نواب صدیق حسن خاں صاحب کے ہاں قیام رکھتے تھے۔ آپ کی تصنیف "الحق الصریح فی حیات المسیح" ہے جو مناظرہ تحریری مرزا قادیانی سے ہوا تھا۔

بے شک جس شخص کے ایسے اعتقاد ہوں وہ کافر بلکہ اکفر ہے۔

محمد ادریس ابو محمد محمد اسمٰعیل جنجھانوی

ماقال مرزا فی اقواله فهو باطل عند اهل الاسلام. ''ان اقوال میں جو مرزا نے کہا ہے اہل اسلام کے نزدیک باطل ہے۔

فقیر حشمت علی

اس کی (یعنی مرزا قادیانی کی) عبارات جو مجھ کو دکھائی گئی ہیں ان کا ظاہری مفہوم خلاف عقائد اہل سنۃ جماعت معلوم ہوتا ہے۔ اگر کوئی شخص صرف ان ظاہری عبارات کا لحاظ کر کے عقیدہ رکھے گا تو وہ خطا کار مخالف اہل سنت جماعت کا ہے۔

ابوعبید احمد اللہ

مواہیر خاندان حضرت مولوی عبداللہ صاحبؒ غزنوی

رب سدد لسانی واسلل سخیمة قلبی واجر قلمی بما تحبُّ و ترضی.

لاریب فیه ان مدعی الا مورا المذکورة فی السوال مخالف رسول رب العالمین یتبع غیر سبیل المؤمنین ومن یشاقق الرسول من بعد ماتبین له الهدیٰ و یتبع غیر سبیل المومنین نوله ما تولیٰ و نصله جهنم و ساء ت مصیرا. متبع فی الاسلام طریقة الجاهلیة ومن یبتغ غیر الاسلام دینا فلن یقبل منه وهو فی الأخرة من الخسرین. من الذین قال فیهم رسول الله ﷺ یکون فی اٰخر الزمان دجالون کذابون یاتونکم من الاحادیث بما لم تسمعوا انتم ولا اٰباء کم فایاکم وایاهم لا یضلونکم ولا یفتنونکم رواه مسلم. قال علی القاری فی شرح الفقه الاکبر ودعوی النبوة بعد نبینا ﷺ کفر بالاجماع و افراخه مخانیث الهنود والنصاریٰ اکثرهم فمن اضلهم الله علی علم فمن یهدیهم بعد الله اسال الله الهدی لی ولهم وسائر المسلمین اللّٰهم اهدنا لما اختلف فیه من الحق باذنک انک تهدی من تشاء الی صراط مستقیم.

عبدالجبار ابن شیخ عبداللہ الغزنوی

''اے پروردگار میری زبان کو سیدھا رکھ اور میرے دل کا کینہ کھینچ لے اور میری قلم کو اس بات سے جاری کر جو تو چاہتا ہے اور پسند کرتا ہے۔''

''اس میں شک نہیں کہ ان امور کا مدعی جو سوال میں مذکور ہیں رسولِ خدا کا مخالف ہے، اس راہ کا پیرو جو مومنوں کی راہ نہیں اور (خدا تعالیٰ فرماتا ہے) جو شخص رسولِ خدا کی مخالفت کرے۔ بعد اس کے کہ اس کو ہدایت معلوم ہو چکی ہو اور مومنوں کی راہ چھوڑ کر اور راہ پر چلے ہم اس کو ادھر ہی پھیر دیتے ہیں، جدھر وہ پھرتا ہے اور اس کو آگ میں داخل کریں گے اور وہ بری پھرنے کی جگہ ہے۔ اور آنحضرت ﷺ نے فرمایا تین شخصوں سے خدا بہت ناخوش ہے۔ ایک وہ جو اسلام میں رہ کر کافروں کا طریق اختیار کرتا ہے اور (خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے) جو شخص بجز اسلام کوئی اور دین اختیار کرتا ہے اس سے وہ دین قبول نہ ہوگا اور وہ آخرت میں ٹوٹا پانے والوں میں ہوگا (یعنی) ان لوگوں میں سے جن کے حق میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ اخیر زمانہ میں دجال کذاب پیدا ہوں گے وہ تمھیں ایسی باتیں سنائیں گے جو نہ تم نے سنی ہوں گی نہ تمھارے بزرگوں نے۔ ان سے اپنے آپ کو بچاؤ۔ وہ تم کو گمراہ نہ کر دیں اور بہکا نہ دیں۔ یہ مسلم کی روایت ہے۔ ملا علی قاری نے شرح فقہ اکبر میں کہا ہے کہ آنحضرت ﷺ کے بعد نبوت کا دعویٰ کرنا بالاتفاق کفر ہے۔ اس (قادیانی) کے چوزے (اتباع) ہنود اور نصاریٰ کے مخنث ہیں۔ بہتیرے ان میں ایسے ہیں کہ خدا نے ان کو باوجود عالم ہونے کے گمراہ کر رکھا ہے۔ خدا کے سوا ان

کوکون ہدایت کرے۔ میں خدا سے ان کے لیے اور اپنے لیے اور باقی مسلمانوں کے لیے ہدایت کا سوال کرتا ہوں۔ اے خدا تو ہم کو اپنی مرضی سے حق کی راہ دکھا جس میں اختلاف کیا گیا ہے۔ تو جسے چاہتا ہے سیدھی راہ دکھاتا ہے۔''

قولی فی صاحب قادیانی ماقاله شیخ الاسلام ابن تیمیةؒ حیث قال کما ان خیرالناس الانبیاء فشر الناس من تشبه بهم من الکذابین وادعی انه منهم ولیس منهم فخیر الناس بعدهم العلماء والشهداء والصدیقون والمخلصون وشر الناس من تشبه بهم یوهم انه منهم ولیس منهم وفی لفظ الحدیث فهو لاء اذل خلق الله تسعربهم النار یوم القیمة عیاذا بالله. احمد بن عبداللہ الغزنوی

''قادیانی کے حق میں میرا وہ قول ہے جو شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ کا قول ہے جیسے تمام لوگوں سے بہتر انبیاء علیہم السلام ہیں ویسے ہی تمام لوگوں سے بدتر وہ جھوٹے لوگ ہیں جو نبی نہ ہوں اور نبیوں سے مشابہ بن کر نبی ہونے کا دعویٰ کریں۔ نبیوں کے بعد بہتر وہ لوگ ہیں جو علماء اور شہید اور صدیق اور با اخلاص ہوں پس جو ان سے مشابہ بن بیٹھیں اور یہ جتائیں کہ ہم ان ہی میں سے ہیں اور واقعہ میں ایسے نہ ہوں وہ بدترین خلائق ہیں۔ یہ ابن تیمیہؒ کا قول ہے اور حدیث میں آیا ہے وہ لوگ تمام خلائق سے ذلیل تر ہیں ان کو آگ میں جھونکا جائے گا خدا اس سے بچائے۔''

الحمد لله اما بعد فیقول الراجی الملتجی الی رحمت ربه القوی ابو محمد عبدالصمد الغزنوی ان غلام احمد القادیانی الغوی الغبی صاحب العقیدة الفاسدة والرأی الکاسد ضال مضل زندیق بل هو اضل من شیطانه الذی لعب به وان مات علیٰ ذلک فلا یصلی علیه ولا یدفن فی مقابر المسلمین لان لایتاذی به اهل القبور. عبدالصمد

''سب تعریف خدا کے لیے ہے اس کے بعد امیدوار اور ملتجی رحمت رب قوی عبدالصمد غزنوی کہتا ہے کہ غلام احمد قادیانی کج رو و بلید جس کا عقیدہ فاسد ہے اور رائے کھوٹی گمراہ ہے۔ لوگوں کو گمراہ کرنے والا چھپا مرتد ہے بلکہ وہ اپنے اس شیطان سے زیادہ گمراہ ہے جو اس سے کھیل رہا ہے۔ یہ شخص اسی اعتقاد پر مر جائے تو اس کی نماز جنازہ نہ پڑھی جائے اور نہ یہ مسلمانوں کی قبروں میں دفن کیا جائے تا کہ وہ اہل قبور اس سے ایذا نہ پائیں۔''

لاریب ان المرزا القادیانی دجال کذاب زندیق باطنی قرمطی وانه من الذین قال فیهم رسول الله ﷺ سیخرج فی امتی اقوام تتجاری بهم تلک الاهواء کما یتجادی الکلب بصاحبه لایبقی منه عرق ولا مفصل الادخله وانه من الذین قال فیهم رسول الله ﷺ ان بین یدی الساعة کذابین فاحذروهم. ابوادریس عبدالغفور بن محمد بن عبداللہ الغزنوی

''اس میں شک نہیں کہ قادیانی ایک دجال ہے بڑا جھوٹا چھپا مرتد۔ باطنی قرمطی۔ اور وہ ان لوگوں میں سے ہے جن کے حق میں آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے۔ میری امت میں سے ایسے لوگ نکلیں گے جن میں نفسانی خواہشیں (بدعات) ایسا اثر کر جائیں گی جیسا دیوانہ کتا اس شخص میں اثر کرتا ہے جس کو وہ کاٹتا ہے کہ اس کی کوئی رگ یا جوڑ اس اثر سے نہیں بچتا اور وہ ان لوگوں میں سے ہے جن کے حق میں آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ قیامت سے پہلے کذاب پیدا ہوں گے ان سے بچیو۔''

الحمد لله رب العلمین الرحمن الرحیم. ملک یوم الدین. ایاک نعبد و ایاک نستعین.

أهدنا الصراط المستقيم. صراط الذين انعمت عليهم غيرالمغضوب عليهم ولاالضالين. امين. اللهم صل علیٰ محمد و اله و بارک و سلم. یہ مسئول عنہ شخص اپنی ابتدائی حالت میں اچھا معلوم ہوتا تھا۔ دین کی نصرت میں ساعی اللہ تعالیٰ اس کا مددگار تھا۔ دن بدن فیوضع[1] له القبول فی الارض کا مصداق بنتا جاتا تھا لیکن اس سے اس نعمت کی قدر دانی نہ ہوئی۔ نفس پروری و زمانہ سازی شروع کی۔ زمانہ کے رنگ کو دیکھ کر اس کے موافق کتاب و سنت میں تحریف والحاد و یہودیت اختیار کی۔ پس اللہ تعالیٰ نے اس کو ذلیل کیا۔ فیوضع له البغضاء فی الارض[2] کا مصداق بن گیا۔ قال اللّٰه تعالیٰ فی امثاله واتل علیهم نبأ الذی اتیناه ایاتنا فانسلخ منها فاتبعه الشیطان فکان من الغوین. ولو شئنا لرفضاه بها ولکنه اخلد الی الارض واتبع هواه الایة اللهم انی اعوذبک من الحور بعد الکور. یا مصرف القلوب صرف قلوبنا و قلوبهم علیٰ طاعتک. امین وصل اللّٰه علی النبی واله واصحابه وسلم. عبدالواحد بن عبداللّٰہ لغزنوی

الحمد للّٰه نحمده و نستعینه و نساله الهدی وصلی اللّٰه علی محمد واله، المسئول عنه عندی مطفئ لنور اللّٰه واللّٰه متم نوره ولوکره الکفرون. محرف للکتاب و السنة و تحریفه اشد من تحریف الیهود والنصاریٰ و مخالف لجمیع المسلمین و خالع لربقة الاسلام من عنقه وان مات علیٰ ذلک فیقدم قومه یوم القیمة فاوردهم النار و بئس الورد المورود واتبعوا فی هذہٖ لعنة و یوم القیمة یردون الی اشد العذاب رب اعوذبک من درک الشفاء وسوء القضاء النجا النجا.

عبدالرحیم بن عبداللہ الغزنوی

''اللہ کے لیے سب تعریف ہے۔ ہم اس کا شکر کرتے ہیں اور اس سے مدد چاہتے ہیں اور اس سے ہدایت کا سوال کرتے ہیں۔ جس شخص کے حال سے اس فتوے میں سوال و جواب ہے وہ میرے خیال میں خدا کے نور (اسلام) کو بجھانا چاہتا ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے نور کو پورا کرنے والا ہے۔ اگرچہ کافر اس سے ناخوش ہوں۔ وہ کتاب اللہ و سنت میں تحریف کرنے والا ہے۔ اس کی تحریف یہود و نصاریٰ کی تحریف سے سخت تر ہے اور وہ سبھی مسلمانوں کا مخالف ہے اور وہ اپنی گردن سے اسلام کی رسی نکالنے والا ہے۔ یہ اسی اعتقاد پر مرا تو قیامت کے دن اپنی پیرو قوم کے آگے آگے ہوگا اور ان کو آگ میں وارد کرے گا۔ وہ آگ بری جائے ورود ہے۔ ان سب (اتباع و متبوع) پر دنیا میں لعنت پڑتی ہے اور قیامت کے دن یہ سخت عذاب کی طرف پھیرے جائیں گے۔ اے خدا میں تیری پناہ چاہتا ہوں بدبختی کے پکڑنے اور بری قضا سے۔ لوگو اپنا آپ بچاؤ۔ نجات کو لازم پکڑو۔''

لا شک ان مرزا کافر ومرتد زندیق ضال مضل ملحد دجال وسواس خناس فمن شک فی مقالتی هذا فلیباهلنی.

اکفر مرزا فهل من مباهل
یباهلنی فی انه لیس کافرٌ

عبدالحق[3] غزنوی

---

[1] زمین میں اس کے لیے قبولیت کا حکم ہوتا ہے۔
[2] زمین میں اس کے لیے دشمنی کا حکم ہوتا ہے۔
[3] ان پر اس شخص (بلعم بن باعوراء) کی خبر پڑھ دو جس کو ہم نے اپنی آیتیں (ان کا علم) عطا کیں۔ پھر وہ ان سے (یعنی ان کے عمل و اعتقاد سے) نکل گیا۔ پس وہ بھٹکنے والوں سے ہوگیا۔ ہم چاہتے تو ان آیات کے ساتھ اس کو بلند کرتے۔ مگر وہ زمین پر پڑا رہا اور اپنے ہوائے نفس کا پیرو ہوا۔

''اس میں شک نہیں کہ مرزا (قادیانی) کافر ہے۔ چھپا مرتد ہے۔ گمراہ ہے گمراہ کنندہ، ملحد ہے، دجال ہے، وسوسہ ڈالنے والا، ڈال کر پیچھے ہٹ جانے والا، جس کو میری اس گفتگو میں شک ہو وہ اس پر مجھ سے مباہلہ کر لے۔ میں مرزا کو کافر جانتا ہوں کوئی مجھ سے اس امر میں مباہلہ کرنا چاہے تو کر لے۔''

مواہیر علمائے لاہور

عقائد و اقوال مندرجہ سوال در کتابے معتبر اہل اسلام ندیدم ونشنیدم، اہل اسلام رابابید کہ ازیں عقائد و اقوال احتراز واجب دانند و اتباع شریعت حقہ نمایند، ومعتقد ایں عقائد را از اہل اہوائے وضلال باید دانست۔

غلام[1] محمد بگوی بقلم خود

ادعاء النبوة بعد نبینا ﷺ کفر صریح مخالف للقرآن.

العبد فقیر نور احمد امام مسجد انارکلی لاہور. غلام احمد مدرس مدرسه نکودر وارد حال لاہور

''آنحضرت ﷺ کے بعد نبوت کا دعویٰ کرنا (جیسا کہ قادیانی نے کیا ہے) کفر صریح ہے اور قرآن کے مخالف۔''

الحمد لله رب العالمین والصلوٰة علی سید الانبیاء والمرسلین و اله اجمعین اما بعد فلما رایت الناس مختلفین فی امر مؤلف توضیح المرام والبراهین حتی وجدت بعضهم معتقد ابکماله و مصدقا المقاله و قلیل ماهو واکثرهم حاکمًا بفساده وجازما بالحاده وجهت رکاب النظر ومطیة الفکر الی ساحة کلامه لاظفر علی المآرب واظهر علی المطالب فاذا هو منکر الخوارق وجاهد کما لات اکرم الخلائق و محرف النصوص عن معاینها و مخرج الکلمات الحقة من مواضعها و منکر صفات الملئکة بلا نفسها لان مایطلق علیه الاسم شئ لیس له حظ من مصداقیة حقائقها فصرت من ارتداده علی الیقین و وصل الحاده عندی الی حق الیقین فمن یاتیه مصدقا فهو من الضالین ومن فرعن قربه فهو من الأمنین اعاذنا اللّٰه من شره و شراحزابه الی یوم الدین.

العبد غلام احمد مدارس مدرسہ نعمانیہ

''بعد حمد وصلوٰۃ۔ جب میں نے لوگوں کو دیکھا کہ وہ مؤلف توضیح مرام و براہین احمدیہ کی نسبت مختلف خیال رکھتے ہیں۔ بعضے اس کے معتقد کمال اور مصدق مقال ہیں۔ مگر وہ بہت ہی کم ہیں اور اکثر اس کو مفسد سمجھتے ہیں اور اس کے ملحد ہونے کا یقین رکھتے ہیں۔ تو میں نے اپنے مرکب نظر اور سواری فکر کو اس کے میدانِ کلام میں دوڑایا تاکہ اس کے مطالب وخیالات پر مجھے اطلاع ہو۔ سو میں نے اس کو معجزات وکرامات اور کمالات انبیاء علیہم السلام کا منکر پایا اور معنی قرآن وحدیث کا محرف اور کلماتِ شرعیہ کو اپنے ٹھکانے سے نکالنے والا، صفات بلکہ حقیقت ملائکہ کا منکر، پس مجھے یقین ہو گیا کہ وہ مرتد ہے اور یقیناً ملحد، جو اس کا مصدق ومؤید ہو وہ بھی گمراہ ہے اور جو اس کے قریب سے بھاگے وہی امن میں ہے۔ خدا ہم سب مسلمانوں کو اس کے اور اس کے اتباع کے شر سے بچائے۔ آمین ثم آمین۔

نحمده و نصلی علی رسوله سید المرسلین و خاتم النبیین و اله وصحبه و اجمعین و بعد فقد رأیت الاقوال المذکورة فی هذا الافتاء لغلام احمد الکادیانی ووجدتها یقینا فی کتبه المطبوعة الشایعة ایضاً فاقول انها مصادمة للشریعة المحمدیة الغراء ومنافیة للملة الحنفیة البیضاء

---

[1] یہ مولوی صاحب مسجد بادشاہی لاہور کے امام اور تمام حنفیان شہر لاہور کے مقتداء ہیں۔

مما افیض علینا من جماعة الصحابة والتابعین و وصل الینا عن ائمة المسلمین من الفقهاء والمحدثین فلاشک فی ان من یصدق الاقوال المذکورة ویسلمها کائنا من کان و این ماکان فهو خارج عن حوزة الاسلام والایمان ومارق عن اتباع الحدیث والقران هذا واللّٰه عزیز ذوانتقام فی یوم الفصل والخصام۔ العبد محمد عبداللہ ٹونکی مدرسہ عالیہ پنجاب یونیورسٹی

''میں نے قادیانی کے ان اقوال کو جو اس فتوے میں ہیں دیکھا اور اصل تصانیف قادیانی میں بھی ان کو ملاحظہ کیا۔ وہ اقوالِ شریعت محمدیہ ﷺ اور تمام مسلمانوں کے مخالف ہیں جو ان اقوال کا مصدق ہے جو کوئی ہو اور جہاں کہیں ہو وہ احاطۂ اسلام سے خارج ہے اور اتباع قرآن و حدیث سے باہر۔

لاریب فی ان مانقوله المرزا خلاف ماقاله رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم وان ماجاء به السحران اللّٰه سیبطله ان اللّٰه لا یصلح عمل المفسدین و یحق اللّٰه الحق بکلماته ولوکره المجرمون۔ فقیر الی اللہ محمد عفا اللہ عنہ

''اس میں شک نہیں کہ جو قادیانی نے بات بنائی ہے وہ فرمودۂ آنحضرت ﷺ کے مخالف ہے جو کچھ وہ لایا ہے سحر[1] کی قسم سے ہے۔ خدا اس کو باطل کرے گا اور حق کو اپنے کلمات سے ثابت کرے گا۔ اگرچہ مجرم ناخوش ہوں۔''

رسالہ فتح الاسلام و توضیح المرام و ازالہ اوہام مولفہ مرزا غلام احمد قادیانی میں جو یہ اعتقاد و مسائل درج ہیں کہ مسیح موعود میں ہوں۔ ملائک بذاتِ خود اپنے وجود سے زمین پر نہیں آتے۔ انبیاء پر نہیں اترتے۔ صرف ان کی تاثیر نازل ہوتی ہے۔ آنحضرت ﷺ کو معراج جسم مبارک کے ساتھ نہیں ہوا۔ عیسیٰ مردہ کو باذن اللہ زندہ نہیں کرتے تھے۔ جانور کو زندہ نہیں کرتے تھے۔ موسیٰ علیہ السلام کا عصا سانپ حقیقی نہیں بنا تھا۔ ابراہیم علیہ السلام نے چار جانور کو (جن کا قرآن شریف میں بیان ہے) زندہ نہیں کیا بلکہ یہ از قبیل عمل مسمریزم تھے۔ علی ہذا القیاس اور ایسے ایسے اعتقاد و مسائل نصوص کتاب اللہ و احادیث صحیحہ رسول اللہ ﷺ کے اور سبیل سلف صالحین مومنین کے مخالف ہیں۔ لہٰذا یہ عقائد و مسائل باطل ہیں اور ایسے عقائد والا اس آیت شریف کا مصداق ہے۔ ومن[2] یشاقق الرسول من بعد ماتبین له الهدی و یتبع غیر سبیل المومنین نوله ماتولّٰی ونصله جهنم و ساء ت مصیرا۔ جن لوگوں کو ان عقائد کی طرف میلان ہوگیا ہے۔ ان کو لازم ہے ان عقائد کو پیش کر کے اور علماء فضلاء سے نہ صرف دوچار سے بلکہ صدہا سے اخروی نجات کی غرض سے اور طالب راہ حق بن کر ان سے شبہات کا حل کرائیں۔ یا ان کتب کے جواب غور سے دیکھیں اور پرانی اور قدیمی تحقیقات کو بلا دلائل یقینیہ و اتفاقیہ نہ چھوڑیں۔ فقط وماعلینا الا البلاغ۔ الراقم خاکسار رحیم بخش مصنف سلسلہ تعلیم الاسلام

علماء و سجادہ نشینان بٹالہ ضلع گورداسپور

لاریب مرزا غلام احمد قادیانی کے دعاوی مخالف قواعد اسلام وغیرہ مطابق کلام برکت التیام جناب خیرالانام ہیں۔ اس کے ہزلیاتِ باطلہ ولغویات لاطائلہ پر نظر کرنا تو ایک بڑا بھاری ثبوت اس کے ضال و مضل ہونے کا ہے۔ صرف عیسیٰ موعود کے قادیان میں (جو وسط ملک پنجاب میں ایک گاؤں ہے) ظہور پکڑنے کا دعویٰ

---

[1] سحر اس لیے کہا ہے کہ اس کا حواریوں پر جادو کا سا اثر ہوا ہے۔ وہ صمٌ بکمٌ عمیٌ ہوکر اس کو بے سمجھے سوچے مان گئے ہیں۔

[2] اس آیت کا ترجمہ یہ ہے جو شخص ہدایت ظاہر ہو جانے کے بعد رسول کی مخالفت کرے اور اس راہ پر چلے جو مومنوں کی راہ نہ ہو۔ اس کو ہم ادھر ہی پھیریں گے۔ جدھر وہ پھرتا ہے اور اس کو دوزخ میں داخل کریں گے وہ بہت بری پھرنے کی جگہ ہے۔

کرنا ہر ایک مسلم جو تھوڑی سی نسبت بھی علوم دینیہ سے رکھتا ہو بے خفا ہے کہ کس قدر مضامین احادیث صحیحہ اور روایات قویہ کے برخلاف ہے۔ حضرات علماء اولی الاہتداء مجیبین مصیبین نے شکر اللہ سعیہم جس قدر اس کی نار شرارت کے اطفا میں آب جہد مشکور وسعی وفور اراضی قلوب المومنین پر ڈالا ہے۔ بغایت درجہ شایانِ شناً و قابل مرحبا ہے۔ اگر ان حضرات کی ہمت علیا ایسی ہی گرم رہی اور مفصل مذکور کی کتب پر فتور کا حرف بحرف رد ہو گیا تو بہت عمدہ اعانت دینی و مدد اسلامی کی صورت آئینہ وقت میں جلوہ گر ہوگی۔ موفق حقیقی کی طرف سے یہ خیر توفیق ہمارے علمائے حق کو وقتاً فوقتاً بہر ایام وساعات برجمیع اوقات وانات ہوتی رہے اور اس آیت شریفہ کا مصداق ظہور پذیر ہو جائے۔ **جاء الحق و زھق الباطل**.

مجھے اپنے بعضے بھائیوں پر سخت افسوس ہے کہ جو مرزا مذکور کی کتب کو اچھی طرح سے مطالعہ کرتے ہیں۔ بالخصوص توضیح المرام، فتح الاسلام، ازالہ اوہام کہ جس میں صاف طور پر عقائد مخالف شریعت غرا و ملت بیضاء مندرج ہیں۔ پھر مرزا قادیانی کو مسلمان اہل ایمان سمجھ کر اس کی دوستی و محبت کا دم بھرتے ہیں، حالانکہ ایسے عقائد رکھنے والا شخص بے ریب و شک زمرۂ اہل اسلام سے خارج و بفرقہ کفار مندرج ہوتا ہے۔ ہادیٔ مطلق ہم کو اور ہمارے بھائیوں کو ایسے اشخاص کی صحبت سے اور ان کی کتب کے مطالعہ سے مامون و مصئون فرمائے۔ آمین یا ہادی المضلین بحرمت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ اجمعین۔ حررہ فقیر سید ظہور الحسین عفی عنہ

سجادہ نشین خاندان عالیہ قادریہ فاضلیہ واقعہ بٹالہ شریف

جواب المجیب صحیح لانه من اعتقد بتلک العقائد فقد ضل ضلالاً بعیدا. ’’جواب صحیح ہے جو شخص ان عقائد کا معتقد ہو وہ دور بھول گیا۔‘‘ **حررہ مسکین المساکین امام الدین بٹالوی**

ماکتب فی ھذا الکتب صحیح بلاریب و تموية. ’’جو اس فتوے میں لکھا ہوا ہے وہ بلاشک و ملمع سازی صحیح ہے۔‘‘ **حررہ سید محمد صادق ولد مولوی گل علی شاہ مبرور مغفور**

المسطور حق لاریب فیه...... ’’اس میں جو لکھا گیا ہے وہ صحیح ہے۔‘‘ العبد محمد ابراہیم امام مسجد جامع بٹالہ

ماحررہ فی ھذا الورق صحیح...... ’’جو اس ورق میں لکھا گیا ہے صحیح ہے۔‘‘ (یہ مولوی صاحب مولوی محمد صادق (قادیانی) کے بھائی ہیں) العبد ابوالحسن محمد حسین عفی عنہ

ذلک الکتاب لاریب فیه المجیب مصیب. ’’اس فتوے میں کوئی شک نہیں ہے مجیب نے ٹھیک جواب دیا ہے۔‘‘ حررہ محمد فخر الدین گجراتی وارد بٹالہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حامداً و مصلیاً و مسلمًا. اما بعد فی الواقع یہ عقائد متحدثہ مخترعہ موضوعہ مرزا قادیانی کے مخالف عقائد حقہ جمہور اہل اسلام ہیں۔ پس ہر مسلمان متدین پر لازم ہے کہ ان کا ابطال جہاں تک ہو سکے کرے ہاتھ سے یا زبان سے اور دل سے فقط برا جاننا تو ضعف ایمان پر دال ہے۔ جیسا کہ حدیث صحیح میں ہے۔ عن[1] طارق **بن شھاب قال اول من بدء بالخطبة یوم العید قبل الصلوٰة مروان فقام الیه رجل فقال الصلوٰة قبل الخطبة فقال قدترک ماھنالک فقال ابوسعید اما ھذا فقد قضٰی ماعلیه سمعت رسول اللہ ﷺ یقول من رای منکرا فلیغیّره بیده فان لم یستطع فبلسانه فان لم یستطع فبقلبه و ذلک اضعف الایمان.**

(رواہ مسلم ج۱ ص۵۱ باب بیان کون النھی المنکر من الایمان و ان الایمان یزید و ینقص)

واضح رہے کہ قطع نظر ان جمیع عقائد باطلہ کے جن کی تردید اصل فتوے میں مندرج ہے۔ صرف بعض

مجملاً ذکر کر کے ابطال کیا جاتا ہے۔ وہ یہ کہ جمہور اہل اسلام کا یہ عقیدہ ہے کہ قربِ قیامت میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نزول فرمائیں گے اور دمشق کے منارۂ شرقی پر فرشتوں کے پروں پر ہاتھ رکھ کر تشریف لائیں گے اور دجال کو (کہ ان سے پیشتر خروج کر چکا ہوگا) قتل فرمائیں گے اور نیز حضرت مہدی علیہ السلام بھی اس وقت ظاہر ہو چکے ہوں گے۔ یہ بیان احادیث صحیحہ سے ثابت ہے۔ **عن ابی[1] هريرةؓ قال قال رسول الله ﷺ والذی نفسی بیده لیوشکن ان ینزل فیکم ابن مریم حکما عدلا فیکسر الصلیب و یقتل الخنزیر و یضع الجزیة و یفیض المال حتی لا یقبله احد حتی تکون السجدة الواحدة خیرا من الدنیا وما فیها ثم یقول ابوهریرة فاقرؤا ان شئتم وان من اهل الکتاب الا لیؤمنن به قبل موته.**

(بخاری ج ۱ ص ۴۹۰ باب نزول عیسیٰ بن مریم، مسلم ج ۱ ص ۸۷ باب نزول عیسیٰ بن مریم)

اس حدیث میں گویا ابوہریرہؓ نے تفسیر آیت کی فرمادی کہ جس سے ان کا دنیا میں پھر آنا اور فوت ہونا ثابت ہوتا ہے۔ **وعنه قال قال رسول الله ﷺ والله لینزلن ابن مریم حکمًا عادلاً فیکسرن الصلیب و یقتلن الخنزیر و لیضعن الجزیة و لیترکن القلائص فلا یسعٰی علیها و لتذهبن الشحناء والتباغض و التحاسد ولیدعون الی المال فلا یقبله احد.** (رواہ مسلم ج ۱ ص ۸۷ باب نزول عیسیٰ بن مریم) **فی روایة لهما کیف انتم اذا نزل ابن مریم فیکم وامامکم منکم انتهی** (ایضاً) ان ہر دو حدیثوں میں صاف طور پر آپ نے قسم کھا کر فرمایا کہ ابن مریم علیہ السلام جب اتریں گے تو صلیب کو توڑیں گے اور خنزیر قتل کریں گے اور یہ سب امور اپنے حقیقی معنی پر محمول ہیں جیسا کہ علمائے اہل اسلام نے اس کی تصریح فرمادی ہے۔

(امام نووی شرح مسلم ج ۱ ص ۸۷) میں فرماتے ہیں۔ **معناه یکسره[2] حقیقة ویبطل ماتزعمه النصاریٰ من تعظیمة وفیه دلیل علی تغییر المنکرات والات الباطل وقتل الخنزیر من هذا القبیل وفیه دلیل المختار فی مذهبنا و مذهب الجمهور انا اذا وجدنا الخنزیر فی دارالکفر او غیرها و تمکنا من قتله قتلناه** اور مرزا قادیانی نے اپنے تئیں مثیل مسیح قرار دیا ہے اور ابن مریم علیہ السلام کے حقیقی نزول سے انکار کیا ہے اور کہیں انکار احادیث اور کہیں تاویلات باطلہ کو اختیار کیا ہے۔ چنانچہ صلیب کے توڑنے سے یہ مقصود رکھا ہے کہ وہ اظہارِ حرمت صلیب کریں گے جس کو میں کر رہا ہوں۔

مگر راقم حیران ہے کہ ''حرمت'' صرف مرزائی ہے یا کہ قدیم زمانہ اہل اسلام سے مشہور و معروف ہے اوّل تو بدیہی البطلان ہے۔ پس ثانی متعین ہے اور ان کی تاویل باطل ہے۔ فہو المطلوب اور قتل خنزیر سے بھی یہ معنی لیا ہے کہ اس کی حرمت کا اظہار ہے اور ظاہری معنی پر یہ اعتراض واہی کیا ہے کہ کیا وہ شکار کھیلتے پھریں گے حالانکہ محاورہ اہل زبان میں شائع ہے کہ بادشاہ نے فلاں کو قتل کیا۔ اور اس سے مقصود صرف یہی نہیں ہوتا کہ بادشاہ اپنے ہاتھ سے قتل کا مرتکب ہوا ہے بلکہ جلاد کا قتل کرنا بھی منسوب الی السلطان سمجھا جاتا ہے اور یہاں پر مباشرت بنفسہ میں بھی کوئی محذور نہیں ہے۔ علیٰ ہذا کفار سے جزیہ قبول نہ فرمائیں گے۔ بلکہ صرف اسلام ہی مقبول ہوگا

---

۱ اس کا خلاصہ ترجمہ یہ ہے کہ مروان نے نماز عید سے پہلے خطبہ پڑھا تو ایک شخص نے اس پر اعتراض کیا۔ جس پر ابوسعید خدریؓ نے فرمایا کہ اس نے آنحضرت ﷺ کی اس حدیث پر عمل کیا کہ جو بری بات دیکھے وہ اس کو ہٹا دے۔ ہاتھ سے نہ طاقت ہو تو زبان سے۔ یہ بھی نہ ہو سکے تو دل سے برا جانے اور یہ ادنیٰ درجہ ایمان ہے۔

۲ اس کا خلاصہ ترجمہ یہ ہے کہ قتل خنزیر سے حقیقۃً خنزیر کو قتل کرنا مراد ہے۔

اور یہ امور ان سے بطور تنسیخ شریعت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام واقع نہ ہوں گے کیونکہ نبی مستقل نہ ہوں گے بلکہ تابع شریعت محمدیہ ﷺ ہوں گے۔ اور آنحضرت ﷺ ناسخ اور مبین احکام مذکورہ ہیں کیونکہ آپ نے بطور پیشینگوئی کے پہلے ہی سے فرما دیا۔ جس سے یہ پایا جاتا ہے کہ احکام موجودہ ان کے آنے تک ہیں۔ پھر تبدیل ہو جائیں گے۔ چنانچہ امام نووی شرح مسلم ج ۱ ص ۸۷ باب نزول مسیح بن مریم میں فرماتے ہیں۔ **فعلی هذا قدیقال هذا خلاف ماهو حکم الشرع الیوم فان الکتابی اذا بذل الجزیة وجبت قبولها ولم یجزقتله ولا اکراه علی الاسلام وجوابه ان هذا الحکم لیس بمستمر الی یوم القیمة بل هو مقید بما قبل نزول عیسٰی علیه السلام وقد اخبرنا النبی ﷺ فی هذه الاحادیث الصحیحة بنسخه ولیس عیسٰی ﷺ هو الناسخ بل نبینا صلی الله علیه وسلم هو المبین للنسخ فان عیسٰی علیه السلام یحکم بشرعنا فدل علی ان الامتناع من قبول الجزیة فی ذلک الوقت هو شرع نبینا محمد ﷺ انتهی.** اور مال کی کثرت ہونا بھی بڑی علامت فرمائی ہے کہ کوئی اس کو قبول نہ کرے گا بعض حواری مرزا قادیانی اس کی تصدیق یوں فرماتے ہیں کہ وہ بھی بہت مال لوگوں کو دیتے ہیں۔ یعنی بذریعہ اشتہارات وعدۂ انعام کا دیتے ہیں اور کوئی قبول نہیں کرتا سُبْحَانَ اللّٰہ کیا تاویل واہی ہے اور کیسا خیال محال ہے کیونکہ کثرتِ مال وعدم قبول کی تشریح صاف طور پر آپ نے فرما دی ہے کہ کثرت کا یہ حال ہوگا کہ اونٹنی جوان بیکار پڑی پھرے گی کوئی متوجہ اس کی طرف نہ ہوگا۔ اور نیز دنیا سے نفرت اور عبادت میں لذت ہوگی کہ اس وقت ایک سجدہ دنیا وَمَا فِیْهَا سے بہتر ہوگا۔ بھلا آج کل یہ معاملہ ہے بلکہ خلاف اس کے سب کی توجہ تام دینا ہی کی طرف ہے۔ حتیٰ کہ عموماً ایک پیسہ سجدہ سے بہتر سمجھا جاتا ہے۔ اِلَّا مَاشَآءَ اللّٰہ بلکہ خود مرزا قادیانی نے یہ دنیائے دوں کے کمانے کا ذریعہ نکالا ہوا ہے۔ عیاں راچہ بیاں۔

اور یہ علامت بھی بہت بڑی فرمائی کہ اس وقت لوگوں میں باہمی بغض، عداوت، حسد سب جاتا رہے گا۔ بخلاف آج کل کے کہ زمین آسمان کا فرق ہے۔ عموماً یہ امور ایسے شائع ہیں کہ اس کا انکار بدیہی البطلان ہے ؎

ببیں تفاوتِ راہ از کجاست تا بہ کجا

چونکہ مرزا قادیانی سے ان امورِ صریحہ کی کوئی تاویل نہ بن سکی ادھر رخ بھی نہ کیا اور حدیث دمشق میں دربارۂ نزول ابن مریم علیہ السلام چار جگہ نبی اللہ کا لفظ آیا ہے اور نبی کا اطلاق مخالف آیت خاتم النبیین نہیں اس لیے کہ یہ اطلاق باعتبار ماکان کے ہے اور محاورہ میں شائع ہے۔ **کما لایخفی علی اللبیب** پس اعتراض مخالف غلط صریح ہے اور فرشتوں کے پروں پر اترنا دمشق کے منارۂ شرقی پر صحیح مسلم میں موجود ہے اور یہ بھی حدیث میں آیا ہے کہ وہ دنیا میں آ کر نکاح کریں گے۔ اولاد ہوگی اور وہ فوت ہوں گے۔ اور آنحضرت ﷺ کے روضہ منورہ میں مدفون ہوں گے جیسا کہ مشکوٰۃ میں ہے۔ **عن عبد الله بن عمرو قال قال رسول الله ﷺ ینزل عیسٰی بن مریم الی الارض فیتزوج ویولد له ویمکث خمسا و اربعین سنة ثم یموت فیدفن معی فی قبری فاقوم انا و عیسی ابن مریم فی قبر واحد بین ابی بکر و عمر.** (رواه ابن الجوزی فی کتاب الوفاء کذافی المشکوة ص ۴۸۰ باب نزول عیسی علیه السلام) اور ظاہر ہے کہ علامہ بن جوزی محدث کو ردِ احادیث۔ موضوعہ کے بارہ میں کس قدر مبالغہ تھا۔ پھر یہ حدیث جس کو وہ خود روایت کرتے ہیں صحیح ہے اور مرزا قادیانی کا ان سب نصوصِ صریحہ سے انکار یا تاویل لاطائل کرنا صریح البطلان ہے۔ اور لفظ امامکم منکم کے یہ معنی لینا کہ آنے والا جو ہوگا تو وہ تمھیں میں سے ہوگا۔ حقیقۃً ابن مریم علیہ السلام نہیں ہوں گے خیالِ محض ہے اس لیے کہ امامکم منکم کی

تفسیر دوسری جگہ آ گئی ہے کہ وہ مہدی علیہ السلام ہوں گے جو ان کے بھی امام بنیں گے۔ **وعن جابر قال قال رسول اللہ ﷺ لاتزال طائفة من امتی یقاتلون علی الحق ظاھرین ایے یوم القیمة قال فینزل عیسی ابن مریم فیقول امیرھم تعال صل لنا فیقول لا ان بعضکم علی بعض امراء تکرمة اللہ ھذہ الامة.**
(رواہ مسلم ج ۱ ص ۸۷ باب نزول عیسیٰ بن مریم علیہ السلام)

بعض روایات میں جو آیا ہے کہ وہ امام بنیں گے تو اس سے یہ مراد ہے کہ وہ کتاب اللہ کی اجراء و تعمیل میں امام ہوں گے۔ الفاظ حدیث یہ ہیں **فامکم بکتاب اللہ.** (دیکھو مسلم صفحہ ۸۷ جلد ۱)

الغرض مرزا قادیانی کو اپنے تئیں مثیل مسیح سمجھنا اور لوگوں کو اس کی دعوت کرنا بالکل خلاف عقائد اہل اسلام ہے۔

علیٰ ہذا دجال کے بارہ میں احادیث صحیحہ موجود ہیں۔ چنانچہ (مسلم ج ۲ ص ۴۰۰ باب ذکر الدجال) میں ہے۔ **وان الدجال موح العین علیھا ظفرة غلیظة مکتوب بین عینیه کافریقرؤ کل مؤمن کاتب و غیر کاتب.**

''اس کی آنکھ مٹائی گئی ہوگی۔ اس پر ایک گاڑھا ناخنہ ہوگا۔ دونوں آنکھوں کے مابین لفظ کافر لکھا ہوگا جس کو خواندہ و ناخواندہ پڑھ لے گا۔''

اب یہ صریح علامت ہے کہ ان حروف کو اَن پڑھ بھی پڑھ لے گا اور یہ بھی آیا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام اس کو باب لُد پر قتل فرمائیں گے اور یہ بھی اس کی علامت ہے کہ چالیس روز تک رہے گا۔ پہلا دن سال کے برابر۔ دوسرا مہینہ کے برابر۔ تیسرا جمعہ کے برابر ہوگا اور باقی دن اور دنوں کے برابر ہوں گے۔

چنانچہ یہ بھی اس میں ہے۔ **قلنا یارسول اللہ ﷺ وما لبثه فی الارض قال اربعون یومًا یوم کسنة و یوم کشھر و یوم کجمعة وسائر ایامه کا یامکم قلنا یارسول اللہ ﷺ فذالک الیوم الذی کسنة اتکفینا فیه صلوٰة یوم قال لا اقدرو اله قدرہ.** (مسلم ج ۲ ص ۴۰۱ باب ذکر الدجال)

''ہم نے کہا یارسول اللہ ﷺ وہ کتنا عرصہ زمین میں ٹھہرے گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا چالیس دن۔ جن میں ایک دن سال بھر کا ہوگا۔ ایک مہینہ کا۔ ایک ہفتہ کا اور باقی اور دنوں جیسے۔ ہم نے عرض کیا کہ اس سال بھر والے دن میں کیا ایک ہی وقت نماز کافی ہوگی۔ فرمایا نہیں۔ وقت نماز کا اندازہ کرنا ہوگا۔''

اور پھر یاجوج و ماجوج کا نکلنا اور ان کے عجیب حالات اور ان سب کا مرض وباء عام سے مرنا اور عیسیٰ علیہ السلام کا کوہ طور سے اترنا وغیرہ وغیرہ سب صحیح مسلم میں موجود ہے۔

اب مرزا قادیانی کا دجال سے مراد با اقبال قومیں لینا کس قدر مخالفت و تحریف احادیث صحیحہ ہے۔ کیا با اقبال قومیں اس وقت موجود نہ تھیں؟

غرضیکہ باب تاویل میں مرزا قادیانی نیچریوں سے بڑھ گئے ہیں اور جس طرح احادیث موضوعہ کو صحیح بیان کرنا کذب علی الرسول ﷺ ہے۔ اسی طرح احادیث صحیحہ کا انکار یا تاویل باطل کذب علی الرسول ﷺ ہیں۔ اور حدیث صحیح میں ہے۔ **من کذب علی متعمداً فلیتبؤ مقعدہ من النار.** (مسلم ج ۱ ص ۷ باب تغلیظ الکذب علی رسول اللہ ﷺ)

الغرض یہ عقائد مرزا قادیانی کے باطل مخالف عقائد اہل اسلام ہیں اور خلاف اجماع امت ہیں۔ اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے **ویتبع غیر سبیل المومنین نوله ماتولّی و نصله جھنم و ساء ت مصیرا** اور امت محمدیہ ہرگز گمراہی پر مجتمع نہیں ہوسکتی بلکہ جو ان سے خارج ہو، مستحق نار ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ ترمذی میں ہے۔

عن[1] ابن عمر قال قال رسول الله ﷺ ان الله لا یجمع امتی اوقال امة محمد ﷺ علی الضلالة وید الله علی الجماعة ومن شذ شذ فی النار. (ترمذی ج ۲ ص ۳۹ باب فی لزوم الجماعة) و عن [2] ابن عمر قال قال رسول الله ﷺ اتبعوا السواد الاعظم فانه من شذشذ فی النار. (رواہ ابن ماجة من حدیث انس کذافی المشکٰوة ص ۳۰ باب الاعتصام بالکتاب والسنة) عن [3] ابی ذر قال قال رسول اللّٰہ ﷺ من فارق الجماعة شبرا فقد خلع ربقة الاسلام من عنقه. (رواہ احمد و ابو داؤد کذا فی المشکٰوة) اور یہ بھی حدیث صحیح میں وارد ہے کہ قیامت سے پہلے تیس دجال کذاب پیدا ہوں گے اور سب کے سب رسالت کا دعویٰ کریں گے۔ سو یہ دعویٰ بھی مرزا قادیانی کی کلام میں پایا جاتا ہے۔ قال الامام النووی فی [4] شرح المسلم وقد وجد من هؤلاء خلق کثیرون فی الاعصار واهلکهم الله تعالٰی و اقلع اثارهم وکذلک یفعل بمن بقی منهم. اور مزید یہ کہ باوجود ان عقائد باطلہ کی اشاعت کے یہ دعویٰ بھی فرماتے ہیں کہ میں مسلمان ہوں مسلمانوں کے سے عقیدے رکھتا ہوں حالانکہ

نہاں کے ماند آں رازے کزو سازند محفلہا

جب ان کی تالیفات پکار پکار کر اس دعوے کی تکذیب کر رہے ہیں پھر کیونکر مردِ عاقل دام میں آئے۔

اب میں خداوند کریم سے اس دعا پر کلام کو ختم کرتا ہوں کہ مرزا قادیانی کو انھیں عقائد حقہ پر جن پر اجماع امت ہے پھر عود کرنے کی توفیق عنایت کرے اور نیز ان کے متبعین کو امور حقہ پر لائے ورنہ سوء عاقبت کا اندیشہ ہے۔ وما علینا الا البلاغ واخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمین و الصلٰوة والسلام علٰی رسوله خیر خلقه محمد خاتم النبیین و آله و اصحابه اجمعین.

کتبه خادم العلماء کمترین راجی رحمة ربه القوی.

احمد علی عفا الله عنه بٹالوی مدرس مدرسہ اسلامیہ بٹالہ

علمائے شہر پٹیالہ ریاست

ہم نے مرزا قادیانی کے رسائل توضیح و فتح، ازالہ، نہایت غور سے دیکھے۔ قادیانی کے عقائد مخترعہ بے شک و بلاشبہ قرآن و حدیث کی تعلیم اور صحابہ کرام وسلف صالح کے عقائد سے مخالف ہیں۔ ایسا شخص بے شک دائرہ اسلام سے خارج اور حدیث کا پورا پورا مصداق ہے۔

مولوی محمد اسحاق واعظ و مفتی شہر پٹیالہ و پروفیسر عربی مہندر کالج پٹیالہ

مولوی حافظ غلام مرتضٰی پروفیسر فارسی مہندر کالج پٹیالہ

کرامت اللہ مولوی فاضل　　　　مولوی غلام محمد عفی عنہ

هذا الجواب صحیح و حق صریح والحق احق ان یتبع.　　حشمت [5] اللہ سنوری.

---

[1] بڑی جماعت کے پیچھے لگو جو اس سے نکلا وہ آگ میں پڑا۔

[2] جو ایک بالشت جماعت سے الگ ہوا اس نے اسلام کا پٹا گردن سے نکال دیا۔

[3] ایسے لوگ پچھلے زمانوں میں بہت پائے گئے ہیں جن کو خدا تعالیٰ نے ہلاک کیا۔ ایسا خدا تعالیٰ آئندہ آنے والوں سے کرے گا۔

[4] امت محمدی کا گمراہی پر اتفاق و اجماع نہ ہوگا اور جو جماعت سے نکلا وہ آگ میں پڑا۔

[5] مولوی حشمت اللہ صاحب سنوری وہ ہیں جن کی ازالہ میں خاص مریدوں کی فہرست میں تعریف فرمائی ہے۔ ان کو اپنا ہم رنگ بھی لکھا ہے اور دعائے خیر بھی دی ہے۔ دیکھو صفحہ ۸۰۱ ازالہ۔

''جواب درست ہے۔ خداوند کریم قادیانی اور اس کے مقلدین کو راہ راست کی ہدایت فرمائے۔''

مجھ کو جملہ علمائے اسلام سے اتفاق ہے۔ مولوی طالب علی لاہوری مقیم پٹیالہ

جو شخص ملائکہ کو نفوس فلکیہ اور سلسلہ نبوت کو خواہ تامہ ہو خواہ ناقصہ قیامت تک جاری سمجھے وہ دائرۂ اسلام سے خارج ہے۔ (مولوی) حافظ عظیم بخش سکنہ بنگہ ضلع ہوشیار پور مقیم پٹیالہ (یہ صاحب بھی مرزا کے حواری تھے)

مجھے مولوی محمد اسحاق صاحب کی تحریر سے اتفاق ہوا۔ العبد فقیر عبدالعزیز محدث رئیس موضع کوم ضلع لدھیانہ

چونکہ مرزا غلام احمد کے عقائد مندرجہ فتوٰی سراسر خلافِ عقائد اہل اسلام اہل سنت و جماعت ہیں لہٰذا مجھ کو بھی سب علمائے دین کے ساتھ اتفاق ہے۔ (مولوی حافظ) سید محمد عنایت علی

الجواب صحیح...... ''یہ جواب صحیح ہے۔''

خادم امام الدین حسین پروفیسر عربی و فارسی اورینٹل ڈیپارٹمنٹ مہندر کالج پٹیالہ

مرزا کی تحریریں جملہ اہل اسلام خصوصاً عقائد اہل سنت والجماعت کے خلاف ہیں۔ ایسا شخص ہرگز ملہم اور مجدد نہیں ہو سکتا۔ العبد خاکسار محمد عبداللہ عفا اللہ عنہ

علمائے لکھو کے ضلع فیروز پور جو پنجاب میں فقہ و حدیث کے ممتاز اور نام آور علماء ہیں اور صاحب برکات و الہامات مشہور ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للّٰہ فاطر السموات والارض جاعل الملائکۃ رسلاً اولی اجنحۃ مثنٰی و ثلث ورباع ط یزید فی الخلق مایشاء ان اللّٰہ علٰی کل شیءٍ قدیر والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ الامین محمد المبعوث فی الامیین بجوامع الکلم والکلام المبین و علٰی اٰلہ واصحابہ اجمعین ومن تبعھم الی یوم الدین. اما بعد. جو عقائد کفریہ مرزا قادیانی کے سوال میں مرقوم ہیں۔ ہر ایک کفر مذکور اس کے کافر مرتد ہونے کے لیے کافی و وافی ہے۔ معاذ اللہ اس کا مذہب ہے کہ میرے الہام قطعی مثل کتاب اللہ کے ہیں۔ جیسا کہ یہ اس نے بعضے اشتہاروں میں صاف صریح لکھا ہے۔ لہٰذا وہ احادیث صحیحہ صریحہ کے مقابلے میں مرتدانہ کلام کرتا ہے۔ اور کھلم کھلا کافر ہوا جاتا ہے۔

اب یہاں یہ مسئلہ حقہ یاد رکھنا ضروری ہے کہ ہر حدیث صحیح مرفوع جس کو علمائے حدیث نے بالتحقیق صحیح ثابت کیا ہے واجب القبول والعمل بالاجماع ہے۔ اس کا منکر مکذب اپنی رائے سے موضوع و باطل کہنے والا کافر و مرتد ہے۔ اس میں بہانہ قول امام کا یا کشف و الہام کا یا عقل نافرجام کا کچھ کام نہیں آتا۔ اگر حدیث متواتر ہے تو منکر کافر قطعی ہے ورنہ ظنی کافر ہے۔ پس میری تحقیق میں یہ ملحد قادیانی اشد المرتدین عجیب کافر و منافق لاثانی ہے۔ اس لیے اس نے ازالہ کے صفحہ ۲۹۷ میں سب اہل اسلام کو جو صحابہ سے لے کر اب تک ہیں ملحد صریح اور تحت بے ایمان بنا دیا ہے۔ عیسیٰ علیہ السلام کے معجزوں پر ایمان لانے کی وجہ سے اور اس کی پوچ تاویلیں قابل التفات نہیں اور نہ لائق اعتبار ہیں بلکہ فی الحقیقت تاویلیں نہیں صاف تمسخر منافقانہ اور استہزاء کافرانہ ہے۔ مثلاً دعوائے الہامی اس کا کہ میں عیسیٰ علیہ السلام کے نزولِ موعود کا مصداق ہوں استعارے کے طور پر سراسر باطل و مردود ہے۔ کیونکہ استعارہ مجاز کا قسم ہے اور مجاز میں قرینہ مانعہ ارادۂ معنی موضوع لہ سے ہونا ضرور ہے۔ اور یہاں کوئی قرینہ مانعہ ارادۂ معنی حقیقی سے نہیں ہے جو وجود مبارک عیسیٰ علیہ السلام کا بتمامہ ہے۔ **والمجاز مفرد و مرکب اما المفرد فھی الکلمۃ**

المستعملة فی غیر ما وضعت له فی اصطلاح به التخاطب علی وجهه یصح مع قرینة عدم ارادته ای ارادة الموضوع له (مختصر معانی مع متنه تلخیص المفتاح) والاستعارة تفارق الکذب بوجهین بالبناء علی التاویل ونصب القرینة علی خلاف الظاهر فی الاستعارة لما عرفت انه لابد للمجاز من قرینة مانعة عن ارادة الموضوع له (مختصر معانی مع متنه) اور ملحد صاحب نے کوئی قرینہ مانعہ معنی حقیقی سے الفاظ نبویہ ﷺ میں قرار نہیں دیا اور اپنے الہام ضد اسلام پر ایمان لا کر خلاف تفسیر صحیح کا وکفر حدیث متواتر کا اختیار کیا۔ معاذ اللہ۔ فی تفسیر ابن کثیرؒ و قوله سبحانه و تعالیٰ و انه لعلم للساعةط تقدم تفسیر ابن اسحاق ان المراد من ذلک مابعث به عیسیٰ علیه الصلوٰة والسلام من احیاء الموتیٰ و ابراء الاکمه والابرص و غیر ذلک من الاسقام وفی هذا نظر و ابعد منه ماحکاه قتادة عن الحسن البصری و سعید بن جبیرؒ وان الضمیر فی وانه عائد علی القراٰن بل الصحیح انه عائد علی عیسیٰ علیه الصلوٰة والسلام فان السیاق فی ذکره ثم المراد بذالک نزوله قبل یوم القیمة کما قال تبارک و تعالیٰ وان من اهل الکتب الا لیؤمنن به قبل موته ای قبل موت عیسیٰ علیه الصلوٰة والسلام ثم یوم القیمة یکون علیهم شهیدا ط ویؤید هذا المعنی القرأة الاخری وانه لعلم للساعة ط ای امارة و دلیل علیٰ وقوع الساعة قال مجاهد وانه لعلم للساعة ط ای آیة للساعة خروج عیسیٰ بن مریم علیه الصلوٰة والسلام قبل یوم القیمة وهکذاروی عن ابی هریرة وابن عباس و ابی العالیة و ابی مالک و عکرمة والحسن وقتادة والضحاک وغیرهم وقد تواترت الاحادیث عن رسول الله ﷺ انه اخبر بنزول عیسیٰ علیه السلام قبل یوم القیمة اماما عادلا وحکمًا مقسطاً انتهی.

(تفسیر ابن کثیر ج ۷ ص ۳۱۷ زیر آیت وانه لعلم للساعة)

''اس کا خلاصہ ترجمہ یہ ہے۔ اس قولِ خداوندی کی ''وانه لعلم للساعة'' تفسیر ابن اسحاق سے مذکور ہو چکی ہے کہ اس سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات مراد ہیں جیسے مردہ کو زندہ کرنا اور مادر زاد اندھے اور کوڑھی کو اچھا کرنا، مگر یہ محل اعتراض ہے۔ اس سے بعید تر وہ تفسیر ہے جو قتادہ سے منقول ہے کہ اس سے قرآن مراد ہے۔ اس کی صحیح تفسیر یہ ہے کہ اس سے قیامت کے پہلے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول مراد ہے۔ چنانچہ دوسری آیت میں ارشاد ہے کہ جو اہل کتاب ہیں وہ حضرت عیسیٰ کی موت سے پہلے ان پر ایمان لائیں گے۔ اور وہ حضرت قیامت کے دن ان پر گواہ ہوں گے۔ اس معنی کی مؤید دوسری قرأت اِنَّهٗ لَعَلَمٌ لِلسَّاعَةِ ہے۔ یعنی قیامت سے پہلے حضرت عیسیٰ کا نکلنا قیامت کی علامت ہے۔ چنانچہ ابوہریرہؓ وابن عباسؓ اور ابو عالیہؒ ابو مالکؒ، عکرمہؒ، حسنؒ، قتادہؒ، ضحاکؒ وغیرہ سے مروی ہے اور آنحضرت ﷺ سے متواتر حدیثیں اس باب میں آ چکی ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام قیامت سے پہلے امام عادل ہو کر آئیں گے۔''

جب تک یہ دعویٰ الہام کا اس نے نہیں کیا تھا۔ اس کا اعتقاد بھی اس مسئلہ میں موافق اہل اسلام کے تھا جیسا کہ (براہین احمدیہ کے صفحہ ۴۹۸، ۴۹۹ خزائن ج ۱ ص ۵۹۳) میں مرقوم ہے۔ پس ظاہر ہے کہ قرآن و حدیث کی حقیقت پر ایمان لانے سے الہام ہی اس کو مانع ہوا۔ جیسا کہ اس نے خود آپ تصریح کی ہے۔ صفحہ اول توضیح مرام میں۔ ''میرے اس رائے کے شائع ہونے کے بعد جس پر میں بینات الہام سے قائم کیا گیا ہوں'' تو الہام ہی قرینہ مجاز کا اس کے زعم میں ثابت ہوتا ہے اور کوئی قرینہ عقلی نقلی اہل اسلام کے طور پر نہیں ہے۔ پس لازم آئے گا کہ

قرینہ مجاز کا تیرہ سو برس بعد آنحضرت ﷺ کے قائم ہوا اور آپ کی کلام ناتمام کو تمام کیا۔ اور مفید مطلب واقعی کے بنانا ورنہ پہلی وہ کلام مفید خلاف مطلب کے تھی۔ فصاحت بلاغت کجا بلکہ ضلالت در ضلالت تھی۔ یہ تمسخر منافقانہ اور استہزاء نہیں تو کیا ہے۔ **قال اللہ تعالیٰ ذلک جزاء ھم جھنم بما کفروا و اتخذوا ایٰتی ورسلی ھزوا** (کہف ۱۰۶) اور یہ امر آنحضرت ﷺ کی کمال فصاحت و بلاغت کو داغ لگانے کے لیے کمال شیطنت ہے اور آپ کی فصاحت بلاغت جس طرح موافق و مخالف کے نزدیک مشہور ہے اسی طرح حدیث صحیح میں بھی ثابت و مذکور ہے۔ **بعثت**[۱] **بجوامع الکلم** (مسلم ج ۱ ص ۱۹۹ کتاب المساجد و مواضع الصلوٰۃ) **فضلت علی الانبیاء بست اعطیت جوامع الکلم.** (رواہ مسلم ایضاً) **سید المرسلین صلوٰت اللہ و سلامہ علیہ و علیٰ الہ و اصحابہ اجمعین. و فی الحدیث متفق علیہ ایضاً. ان رسول اللہ ﷺ لم یکن یسرد**[۲] **الحدیث کسردکم کان یحدث حدیثًا لوعدہ عادلا حصاہ کما فی** (المشکوٰۃ ص ۵۱۹ باب اخلاقہ ﷺ فی صحیح البخاری ج ۱ ص ۵۰۳ باب صفۃ النبی ﷺ) **کان النبی ﷺ اذا تکلم بکلمۃ اعادھا ثلثًا حتّٰی تفھم عنہ کما فی** (کتاب العلم من المشکوٰۃ ص ۳۳ وفی صحیح مسلم فی خطبۃ النبی ﷺ) **امابعد فان خیرالحدیث کتاب اللہ و خیرالھدی ھدی محمد صلی اللہ علیہ وسلم.** پس یہ صاف ظاہر ہے کہ ان احادیث صحیحہ مذکورہ سے آنحضرت ﷺ تقریر تعلیم و افہام تفہیم میں سب انبیاء علیہم السلام پر فوقیت رکھتے تھے تو پھر آپ ﷺ کی کلام کے مقابلے میں محدثین ملہمین کی عبارات الہامات کی کیا حقیقت رہی۔ چہ جائیکہ الہامات اس محدث فی الدین مرتد بالیقین کے، معاذ اللہ۔

اور اللہ تعالیٰ نے داؤد علیہ السلام کے حق میں فرمایا ہے۔ **واتینہ الحکمۃ و فصل الخطاب** (صٓ ۲۰) **قال ابن عباسؓ بیان الکلام کما فی المعالم** یعنی عطا کی ہم نے داؤد کو دانائی اور کھلی بات کرنی جس کو ہر ایک بلا تکلف سمجھے۔ پس حضرت ہمارے محمد ﷺ بالاولیٰ اس کمال میں اعلیٰ و اولیٰ ہیں۔ **لقولہ علیہ السلام فضلت علی الانبیاء الخ وقولہ علیہ السلام خیرالھدی ھدی محمد** ﷺ. مختصر معانی میں ہے۔ **وفصل الخطاب. ای الخطاب المفصول البین الذی یتبینہ کل من یخاطب بہ و لا یلتبس علیہ وھذا فی المطول کفر اعظم کادیانی** علماء مفسرین و محدثین جو ظاہر علم تفسیر و حدیث کا ہمیشہ پڑھتے پڑھاتے رہے ہیں۔ یہ بے مغز خدمتیں ہیں اور یہ تمام خدا تعالیٰ کے نزدیک استخوان فروشی ہے اس سے بڑھ کر نہیں (دیکھو فتح اسلام صفحہ ۸) **قال اللہ تعالیٰ ولئن سألتھم لیقولن انما کنا نخوض و نلعب قل ابا اللہ وایتہ و رسولہ کنتم تستھزؤن لا تعتذروا قد کفرتم بعد ایمانکم** (توبہ ۶۵) جو کوئی دین کی باتوں میں ٹھٹھا کرے اگرچہ دل سے منکر نہ ہو وہ کافر ہوا۔ نہیں تو البتہ منافق ہوا۔ دین کی بات میں ظاہر و باطن با ادب رہنا ضروری ہے۔ (تفسیر موضح القرآن ص ۲۵۵)

اللہ اکبر دین کی بے ادبی سے آدمی کافر و منافق ہو جاتا ہے اگرچہ اعتقاداً نہ ہو۔ معاذ اللہ، اگر اعتقاداً ہو جیسا کہ اس ملحد نے علم دین کی اہانت کی ہے تو پھر کفر و نفاق اس کے میں کیا شک ہے۔ **انواع بارک اللہ** رحمہ اللہ میں لکھا ہے

---

۱ اس عبارت کا خلاصہ ترجمہ آنحضرت کی فصاحت و بلاغت اور کلماتِ جامعہ کہنے کا بیان ہے۔

۲ السرد جودۃ سیاق الحدیث. ۱۲ ق

دینی [1] علم یاعالماں کرے اہانت کو
یا کرے اہانت شرع دی اوہ بھی کافر ہو

اور عیسیٰ علیہ السلام کو اس ملحد نے بتقلید نصاریٰ صلیب پر چڑھا دیا ہے اور کفر و انکار نص قرآنی کا کیا ہے۔ **قال اللہ تعالیٰ وَمَا صَلَبُوْهُ** اور عیسیٰ علیہ السلام کو یوسف نجار کا بیٹا لکھا ہے۔ یہ بھی کفر صریح ہے۔ قرآن و حدیث کا صاف انکار ہے اور فرشتوں کے عروج و نزول کا انکار۔ بہت نصوصِ قرآنیہ اور احادیث صحیحہ صریحہ کا صاف انکار و کفر صریح ہے اور یہ مستلزم ہے۔ اس کفر اعظم کو، کہ قرآن شریف اللہ کی کلام نہیں بلکہ **ان ھذا الا قول البشر** ہے۔ کیونکہ فی الخارج نہ کوئی جبریل آیا نہ آنحضرت ﷺ کو اس نے کچھ پڑھایا نہ خدا نے جبریل کو فی الواقع اپنی کلام پیغام دے کر زمین پر بھیجا نہ اتارا۔

پس قرآن بشر کی کلام ہوئی پیغمبر ﷺ کے خیال میں خدا تعالیٰ نے پیدا کی فی الخارج خود نہیں فرمائی۔ نہ جبریل کو پڑھائی اور سلف صالح کا یہ مشہور مسئلہ تھا کہ **من قال ان القران مخلوق فھو کافرٌ**.

اور خروج یاجوج ماجوج کا انکار بھی کفر صریح ہے اور خروج اور دجال سے مسیح (یعنی قادیانی) کذاب کا انکار اور دعوائے رسول مرسل نبی اللہ ہونے کا اور احمد مبشر بالقرآن ہونے کا بھی کفر صریح ہیں اور عیسیٰ علیہ السلام کو ابن اللہ ماننا۔ اس ملحد کی نصرانیت ہے اور اپنی ذات کو ابن اللہ کا لقب دینا یہودیت [2] اور یہ جو موحدین ان کفریات صریحہ کو برحق مانتے ہیں وہ بھی کافر مرتد ہیں اور جو خود برحق نہیں جانتے مگر مرزا سے محبت دل و جان سے کرتے ہیں اور اس پر بزرگ کا اعتقاد رکھتے ہیں۔ ہرگز اس کے کفریات صریحہ مذکورہ پر غیرت ایمانی کو راہ دل میں نہیں دیتے ان میں بھی رائی کے دانے برابر ایمان نہیں۔

عن ابن مسعودؓ قال قال رسول اللہ ﷺ مامن نبی بعثه اللہ فی امته قبل الاکان له فی امته حواریون و اصحاب یاخذون بسنته و یقتدون بامره ثم انها تخلف من بعدهم خلوف یقولون مالا یفعلون و یفعلون مالا یؤمرون فمن جاهدهم بیده فهو مؤمن ومن جاهدهم بلسانه فهو مؤمن ومن جاهدهم بقلبه فهو مؤمن ولیس وراء ذلک من الایمان حبة خردل.

(رواہ مسلم ج ۱ ص ۵۲ باب بیان کون النہی عن المنکر من الایمان و ان الایمان یزید)

”حضرت ابن مسعود سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو نبی گزرا ہے اس کے حواری اور اصحاب گزر چکے ہیں جو اس کی سنت وطریق کو لیتے اور اس کے حکم کی پیروی کرتے پھر ان کے بعد ایسے ناخلف پیدا ہوئے جو وہ بات کہتے خود نہ کرتے وہ کام کرتے جس کے مامور نہ ہوتے جو ان سے ہاتھ کے ساتھ مقابلہ کرے وہ مومن ہے جو زبان کے ساتھ مقابلہ کرے وہ مومن ہے جو دل سے ان کا مخالف ہو وہ مومن ہے۔ اس کے بعد (یعنی اگر دل میں بھی ان کی مخالفت نہ ہو) تو دانہ رائی کے برابر ایمان نہیں ہے۔“

اور جو اس ملحد کو اپنے مکانوں میں جگہ دیتے ہیں اور اس کی مدد میں سرگرم رہتے ہیں وہ اس حدیث شریف کا مصداق ہیں۔ **لَعَنَ اللّٰہُ مِن اٰوٰی محدثا.**

(رواہ مسلم ج ۲ ص ۱۶۰ باب تحریم الذبح لغیر اللہ ولعن فاعله)

---

[1] یہ پنجابی زبان کا شعر ہے اس کا ترجمہ اردو میں یہ ہے کہ جو شخص علم یا علمائے دین یا شرع کی اہانت کرے وہ کافر ہو جاتا ہے۔

[2] ان کا یہ قول تھا نحن ابناء اللہ و احباء ہٗ یعنی ہم خدا کے بیٹے اور دوست ہیں۔

یعنی خدا کی لعنت ہے اس پر جو بدعتی ملحد محدث فی الدین کو جگہ دیتا ہے۔ رد نیچری[1] میں لکھا ہے۔

ہِک کفر عقیدہ جو حق جانے ہے مرتد یقینوں
اس وچہ شک نہ شبہ کوئی ہے صاف ایمانوں دینوں
جویں انکار فرشتیاں یا انکار جناں شیطاناں
یا تھوڑے بیاج حلال پچھانے یا منکر اسماناں
یا معجزہ یا ندا منکر ہووے من تاویلاں خاماں
یا کہے قرآن کلام محمد کافر باجہ کلاماں
یا آکھے حضرت عیسیٰ تائیں ہے یوسف دا جایا
وچہ قرآن جو قصہ مریم جوٹھا سفنہ آیا
یا آکھے عیسیٰ سولی چڑھیا منے قول نصاریٰ
ہِک آیت دا منکر کافر جوں کر سب دا مارا

اور تاویلیں ملحدانہ اس ملحد کی استہزاء وتمسخر ہے۔ خدا رسول ﷺ کو۔ ان سب کا نتیجہ یہ ہے کہ اللہ اور رسول ﷺ کو سمجھانا نہیں آتا اور میرے الہام بینات ہیں۔ اگر اس کے الہاموں کی ایسی تاویلیں کہی جائیں تو مرزا اور مرزائی ضرور تمسخر سمجھیں گے۔

مثلاً الہام **انا جعلناک المسیح ابن مریم.** (آئینہ کمالات اسلام ص ۵۵۱ خزائن ج ۵ ص ایضاً)

میں معنی[2] مسیح کذاب ہیں۔ اور یہی معنی بالتحقیق مراد ہیں اور ابن مریم لطیف استعارہ ہے کہ اس ملحد کی والدہ مومنہ تھی اور یہ ملحد مسلمانوں کی نسل سے قطع ہو گیا۔ اور الطف استعارہ یہ ہے کہ مسیح سے مراد وزن فصیل کا ہے جو خمیر ہے۔ کما[3] **به الهام المجذوب الجمونی حدثنی به عبدالغفور قال حدثنی به عبدالواحد قال عبدالغفور حدثه به المجذوب بنفسه** اور میں نے فکر کیا ساتویں تاریخ ماہِ رجب حال میں بعد نماز فرض عشاء کے، کہ مرزائیوں کے حق میں رسول اللہ ﷺ کی پیروی کیا ہے الہام ہوا۔ **اولئک هم الکفرون حقا.**[4] **هکذا**

---

[1] رد نیچری مولانا محمد بن بارک اللہ کی تصنیف ایک پنجابی نظم کا رسالہ ہے۔ اس کے اشعار منقولہ بالا کا، تھوڑی سود کو حلال جاننا، یا معجزات کا انکار کرنا، یا قرآن کو آنحضرت ﷺ کا کلام قرار دینا۔ یا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو یوسف نجار کا بیٹا کہنا یا حضرت مریم کے قصہ رویت جبریل و بشارت فرزند کو ایک خواب قرار دینا یا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نسبت یہ کہنا کہ وہ صلیب پر چڑھائے گئے تھے وغیرہ۔

[2] قاموس میں مسیح کے معنی کذاب بھی لکھے ہیں۔ مفتی۔

[3] یعنی جیسا کہ جموں کے مجذوب کا الہام شہادت دیتا ہے۔ جو مجھ سے عبدالغفور بن محمد بن عبداللہ غزنوی نے بیان کیا۔ اس کو عبدالواحد داماد حکیم نور الدین نے بتایا۔ انھوں نے خود اس مجذوب سے سنا۔ یہ مجذوب وہ شخص ہے جس کا ذکر قادیانی نے آسمانی فیصلہ کے صفحہ ۱۶ سطر ۱۴ میں کیا ہے۔ اس مجذوب کو حکیم نور الدین جموں سے قادیان میں جلسہ قرأت فیصلہ آسمانی پر لے گیا۔ وہاں پر مجذوب صاحب نے خواب دیکھا یا ان کو کشف ہوا کہ قادیانی کی ڈیوڑھی میں ایک سفید گھوڑی ہے پھر وہ گدھی بن گئی۔ جس پر کسی نے کہا کہ نور الدین گدھی کی خدمت کر رہا ہے۔ مجذوب صاحب بعارضہ برص یا جذام بیمار ہیں۔ قادیان میں ان کو حکیم نور الدین اس امید پر لے گیا تھا کہ وہاں ان کو شفا ہوگی۔ وہ وہاں سے واپس آئے تو ان کی بیماری اور بڑھ گئی۔ آگے وہ چلتے پھرتے تھے۔ اب اپنی سے معذور ہو گئے ہیں۔ یہ بات خاکسار نے مولوی غلام حسن صاحب امام اہل حدیث سیالکوٹ سے سنی ہے۔ (اڈیٹر)

[4] یہ لوگ پکے کافر ہیں۔

اتطبیق الهامه بالقران والحدیث [1] وهکذا تطبیقه بالهامی [2] اللّٰهم رب جبرائیل و میکائیل و اسرافیل فاطر السمٰوٰت والارض عالم الغیب والشهادة انت تحکم بین عبادک فیما کانوا فیه یختلفون اهدنی لما اختلف فیه من الحق باذنک انت تهدی من تشاء الی صراط مستقیم. ان ملحدوں کے حق میں مجھ کو یہ بہت الہام ہوا ہے۔ ان یقولون الا کذبا. نہیں کہتے مگر جھوٹ۔

حرره العبد الضعیف عبدالرحمن المدعوا بمحی الدین من مقام لکھو کے فی جواب سوال عافاه اللّٰه و ایای فی الدارین. المولوی محمد حسین

الجواب صحیح. الملتجی الی اللّٰه محمد بن مخدومی بارک اللّٰه مرحوم ساکن لکھو کے ضلع فیروز فور پنجاب مصنف تفسیر محمدی و انوار محمدی وغیره ''یہ جواب صحیح ہے۔''

بسم اللّٰه الرحمٰن الرحیم

نحمده و نصلی علی رسوله الکریم

مرزا قادیانی کو یہ عاجز پہلے اچھا سمجھتا تھا۔ جب وہ تائید اسلام میں مصروف تھا۔ جب سے اس نے مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا ہے اور نبوت کا مدعی ہوا ہے۔ تب سے میں اس کو ملحد و دجال و کذاب سمجھتا ہوں۔

حررہ خادم القوم محمد حسن بن مولانا حافظ محمد بن بارک اللہ مرحوم ساکن لکھو کے ضلع فیروز پور پنجاب

دستخط ومواہیر علمائے تحریر پشاور

یجب علی کافة المسلمین طراً و علی قاطبة المؤمنین جمعًا ان یحکموا علیه بالکفر والالحاد و یجتنبوا عنه بالغیظ والعناد اذلا شک فی کفره و کفر اتباعه و لشیاعه لانه دجالٌ کذابٌ مرتاب فی الامر الیقینی وساعٍ فی الارض بالفسادهم مؤلٌ للنصوص القرانیة علی ماهو متمناه والمحکماة الفرقانیة علی ماهو مبتغاه لافشاء الزور والارتداد یذهب تارة الی المذهب السو فسطایة و اخری الی هوا جسات الشیطانیة قد انکر القواطع القطعیة والشریعة الحقة الحقیقة کل ذلک باغواء الشیطان کتب علیه انه من تولاه فانه یضله و یهدیه الی عذاب السعیرا عوذ باللّٰه من شره ومن شر احباره و انصاره ونتوکل علیه انه هوالسمیع البصیره.

العبد خادم الفقهاء والمحدثین سید اکبر شاه حنفی قادری پشاوری

''تمام مسلمانوں پر واجب ہے کہ قادیانی پر کفر والحاد کا حکم لگا دیں اور اس سے کنارہ کش ہوں۔ اس کے اور اس کے پیروان کے کفر میں کوئی شک نہیں۔ یہ دجال و کذاب ہے یقینی امر میں شک لانے والا۔ زمین میں فساد پھیلانے والا۔ آیات قرآن کو اپنی خواہش کے موافق۔ اصل معنی سے پھیرنے والا۔ یہ کبھی سوفسطائی مذہب اختیار کرتا ہے کبھی شیطانی خطرات پر چلتا ہے۔ احکام واخبار قطعیہ کا منکر ہے۔ شیطان کے بہکانے میں آیا ہوا ہے جس پر یہ حکم ہو چکا ہے کہ جو شخص اس کو دوست بنائے گا اس کو وہ گمراہ کر دے گا اور جہنم کی راہ چلائے گا۔ اس کے اور اس کے حواریوں کے شر سے خدا کی پناہ ہے۔''

---

[1] اس کے الہام کی قرآن وحدیث سے یوں ہی موافقت ہوسکتی ہے۔ جو یہاں ہوئی ہے کہ مسیح سے مرزا کا کاذب ہونا اور قادیانی کا گدھی کے صورت میں دکھائی دینا۔

[2] اسی طور اس کا الہام ہمارے اس الہام سے کہ وہ پکے کافر ہیں مطابق ہوسکتا ہے۔

نحن نتبع مانقح الفحول من العلماء والسالکین بطریق الشریعة والانصاف و نحکم بکفره واضلاله.
حرره قاضی احمد پشاوری

ہم قادیانی کے باب میں اس حکم کے پیرو ہیں جو علماء نے تحقیق کر کے اس پر لگایا ہے ہم اس کو کافر و گمراہ کنندہ جانتے ہیں۔"

افرایت من اتخذ الٰهه هواه واضله اللّٰه علیٰ علم و ختم علی سمعه و قلبه و جعل علیٰ بصره غشاوة فمن یهدیه من بعد اللّٰه افلا تذکرون ٥ اولٰئک الذین اشتروا الضلالة بالهدیٰ والعذاب بالمغفرة فما اصبرهم علی النار ذٰلک بان اللّٰه نزل الکتاب بالحق وان الذین اختلفوا فی الکتٰب لفی شقاق بعید.
العبد فقیر نور محمد مدرس مسجد قائم علی خان پشاوری

"یہ شخص ان آیات کا مصداق ہے جن میں ارشاد ہے۔تو نے اس کو بھی دیکھا جس نے اپنی خواہش نفس کو اپنا معبود بنالیا ہے اور خدا تعالیٰ نے اس کو علم کے ساتھ گمراہ رکھا ہے اور اس کے کان اور دل پر مہر لگا دی ہے۔ اور آنکھ پر پردہ ہے اب اس کو خدا کے سوا کون ہدایت کرے۔ کیا تم پند پذیر نہیں ہوتے۔ یہ وہ لوگ ہیں جنھوں نے ہدایت کے بدلے گمراہی کو خریدا اور بخشش کے بدلے عذاب کو۔ یہ کیسے آگ پر صابر ہیں؟ یہ اس لیے ہوا کہ خدا تعالیٰ نے کتاب حق کے ساتھ اتاری اور جن لوگوں نے اس میں اختلاف ڈالا۔ وہ اس کے خلاف میں دور جا پڑے۔"

الحمد للّٰه اولا اٰخرا والصلٰوة علیٰ نبیه محمد ظاهراً و باطنًا و علی اله و اصحابه طرا و جمعا اما بعد فیا ایها الا خوان المؤمنون اذاحکم ببقاء الایمان ان نزول عیسٰی بن مریم علیه السلام من السماء بعد ظهور المهدی الموعود حق وما قتل عیسٰی من ایدی الکفار وما صلب بل رفعه اللّٰه الی السماء و نزوله علامة للساعة و یقتل الدجال الاعور من یده وهذه الامور کلها ثابتة بالاٰیٰت الناطقة والاحادیث القاطعة فکیف من ادعی بانی انا المسیح عیسٰی حاشا و کلا لیس هو کما یدعی بل هو من احد الدجالین الکذابین وادعاوهٗ باطل محض مشتمل علی انکاره من النصوص القطعیة والبراهین الیقینیة ولقدزین الشیطان له عداوة الانبیاء فمن کان عدوا للّٰه و ملٰئکة ورسله و جبریل و میکائیل فان اللّٰه عدو للکافرین و صار مصداق هذه الأیة فمن اظلم ممن کذب علی اللّٰه وکذب بالصدق اذجاء ٥ لیس فی جهنم مثوی للکافرین. فمن کان هکذا فهو ضال مضل یضل الناس عن سواء الطریق فاجتنبوا منه ومن احباره و انصاره لعلکم تفلحون من شره.
حرره الفقیر الحقیر حافظ عبدالحکیم قادری پشاوری

"بھائی مومنو! حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان سے ظہور مہدی علیہ السلام کے بعد اترنا حق ہے اور حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام صلیب پر نہیں چڑھائے گئے اور نہ مارے گئے بلکہ آسمان کی طرف اٹھائے گئے ہیں۔ ان کا قیامت سے پہلے اترنا قیامت کی علامت ہے۔ وہ دجال کو قتل کریں گے۔ یہ سب امور بحکم آیات ناطقہ اور احادیث قاطعہ ہونے والے ہیں۔ پھر جو شخص اب دعویٰ کرتا ہے کہ میں مسیح ہوں وہ مسیح نہیں ہے بلکہ دجال ہے اور اس کا دعویٰ بحکم آیات و احادیث باطل ہے۔ شیطان نے اس کو نبیوں کی دشمنی اچھی کر دکھائی ہے اور جو نبیوں کا دشمن ہو۔ خدا اس کا دشمن ہے۔ وہ اس آیت کا مصداق ہے جس میں یہ بیان ہے کہ اس سے بڑا ظالم کون ہے جو اللہ پر افترا کرے اور حق کو (جب اس کے پاس آچکا ہو) جھٹلائے۔ کیا کافروں کا ٹھکانا جہنم نہیں ہے۔"

ماجاب العلماء الكرام فهو احق بالصواب والجواب. الراقم فقير سيد محمد واعظ مسجد گنج خلف الصدق رئيس العلماء حافظ محمد عظيم مرحوم ''جو جواب علماء نے دیا ہے وہ درست ہے۔''

الحمد للّٰہ رب العالمین و الصلوٰۃ والسلام علی رسوله محمد خاتم النبيين و علٰی اله و صحبه اجمعين امابعد فلا يخفى على كافة المسلمين المؤمنين بجميع ما جاء به الرسول الامين من الشرع المبين ان نزول عيسٰى بن مريم الصديقة المعدود فی اشراط الساعة حق ثابت بالكتاب والسنة الصحيحة الصريحة قال عز من قائل وانه لعلم للساعة. اخرج الحاكم عن ابن عباس هو خروج عيسى كذافی الاكليل فی معانی التنزيل وقرئ ابن عباس لعلم بفتحتين بمعنى العلامة واخرج البخاری و مسلم و ابوداؤد والترمذی عن ابی هريرةؓ قال قال رسول اللّٰه ﷺ ليوشكن ان ينزل فيكم ابن مريم حكمًا مقسطاً فيكسر الصليب ويقتل الخنزير و يضع الجزية و يفيض المال حتّٰی لا يقبله احد ثم يقول ابوهريرةؓ اقرؤا ان شئتم وان من اهل الكتب الا ليؤمنن به قبل موته والمعنى مامن احدمن اهل الكتاب ادرک ذلک الوقت الا امن بعيسٰى عند نزوله من السماء و صححح هذا القول الطبری كذافی تفسير الخازن وقال عطاء عن ابن عباسؓ اذا نزل عيسٰى الى الاض لا يبقى يهودی ولا نصرانی الا امن به وشهد انه روح اللّٰه وكلمة وعبده و نبيه كذافی التفسير الوسيط للامام الواحدی واخرج الامام احمد فی مسنده عن عائشةؓ قالت قال رسول اللّٰه ﷺ يخرج الدجال فينزل عيسٰى ابن مريم فيقتله ثم يمكث عيسٰى فی الارض اربعين سنة امامًا عادلاً مقسطاً و فی حديث مسلم عن النواس بن سمعانؓ ذكر رسول اللّٰه ﷺ الدجال ذات غداة الٰی ان قال ثم يأتی القوم فيدعوهم فيردون عليه قوله فينصرف عنهم فيصبحون ممحلين ليس بايديهم شیء من اموالهم ويمر بالخربة فيقول لها اخرجی كنوزک فتبتعه كنوزها كيعاسيب النحل ثم يدعوا رجلا فيضربه بالسيف فيقطعه جزلتين رمية الغرض ثم يدعوه فيقبل ويتهال وجهه و يضحک بينما هو كذٰلک اذ بعث اللّٰه المسيح بن مريم عليه السلام فينزل عند المنارة البيضاء شرقی دمشق واضعًا كفيه على اجنحة ملكين فيطلبه حتى يدركه بباب لُدّ فيقتله الحديث والحاصل ان نزول عيسٰى ابن مريم الموعود فی زمن الاستقبال انما يكون بعد خروج الدجال والاحاديث فيه كثيرة يطول ذكرها بالاستيفاء وهو الأن حی فی السماء و هذا قول اهل الحق المحول عليه لقوله تعالٰی وما قتلوه يقينًا بل رفعه اللّٰه اليه ط ای الٰی السماء قاله الحسن البصری كمافی تفسير الامام الواحدی و ينزل عند قرب الساعة كهلاً.

رسالته ثلاثين شهراً ثم رفعه اللّٰه اليه كذافی تفسير الخازن قالوا وما وصل الى سن الكهولة ففيه اشارة الى نزوله من السماء كذافی تفسير جامع البيان فاخبر اللّٰه تعالٰی يرفعه اليه حيا بعدما وعده وقال ياعيسٰى انی متوفيک ورافعک الّی والمرادهنا توفی النوم و عليه الاكثرون كما فی جامع البيان ومثله قوله تعالٰی وهو الذی يتوفكم بالليل و يعلم ماجرحتم بالنهار والاية فالتوفی اعم من الاماتة ويدل عليه قوله اللّٰه تعالٰی يتوفی الانفس حين موتها والتی لم تمت فی منامها

فيمسک التی قضٰی علیها الموت و یرسل الاخریٰ الی اجل مسمی ان فی ذٰلک لأیٰت لقوم یتفکرون ط فمن تفکر فی قوله تعالٰی حکایة عن قول عیسٰی علیه السلام یوم القیمة فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیهم الأیة علم انه لم یرد به الاماتة بشهادة الایات السابقة والاحادیث الصریحة المذکورة وبالجملة ان اللّٰه تعالٰی لم یذکر فی هذه الأیٰت الا توفی عیسی ابن مریم ولم یذکر فی القراٰن انه اماته قبل التوفی والرفع او بعده فی السماء بل النصوص ناطقة بانه حیی ینزل عند اقترب الساعة فمن انکر نزول عیسی ابن مریم الصدیقة مدعیًا انه مات فی الحقیقة ثم جعل هذا النکار تمهیداً لاثبات دعوی المسیحیة الجدیدة وادعاء المماثلة العیسویة فی وصف النبوة واختار مسلک الملاحدة والباطنیة وصرف النصوص الواردة فی نزول عیسی بن مریم نبی بنی اسرائیل بضرب من التمحل الباطل وفاسد التاویل الی معان توافق بغیة هواه وهذیان یطاق هفوة مدعاه و حرف الکلم عن مواضعه و وضع الکلام الحق فی غیر موقعه فادعی النبوة الشرعیة وانکر الاحکام المحکمة القطعیة فهو کافر ملحد کذاب لایخفی الحاده وکفره وکذبه علی اولی العلم فی هذا الباب فان سیدنا محمداً ﷺ خاتم النبیین بنص القران المبین وقال القاضی عیاض فی کتاب الشفاء فی حقوق المصطفٰی من ادعی نبوة احد بعد نبینا علیه الصلوٰة والسلام او ادعی النبوة النفسه اوجوز اکتسابها والبلوغ بصفاء القلب الی مرتبتها کالفلاسفة وغلاة المتصوفة وکذٰلک من ادعی منهم انه یوحی الیه وان لم یدع النبوة الی ان قال فهو لاء کلهم کفار مکذبون للنبی ﷺ لانه اخبر انه ﷺ خاتم النبیین ولا نبی بعده و اخبر عن اللّٰه تعالٰی انه خاتم النبیین و اجمعت الامة علی حمل هذا الکلام علی ظاهره وان مفهومه هو المراد به دون تاویل ولا تخصیص فلا شک فی کفر هؤلاء الطوائف کلها قطعًا اجماعًا و سمعا وکذلک وقع الاجماع علی تکفیر کل من دافع نص الکتاب او خص حدیثًا مجمعا علی نقله مقطوعا به مجمعا علی حمله علی ظاهره انتهی کلامه ملخصاً وقال الامام الصابونی فی الکفایة التی صنفها فی عقائد اهل السنة والجماعة مالفظ.
العدول عن ظواهر النصوص من غیر ضرورةٍ الحاد محض انتهی قال اللّٰه تعالٰی ان الذین یلحدون فی ایٰتنا الا یخفون علینا افمن یلقی فی النار خیرام من یأتی اٰمنا یوم القیمة اعملوا ماشئتم انه بما تعملون بصیر. واللّٰه سبحانه و تعالٰی وعد بحفظ کتابه المبین من تحریف الملاحدة المضلین فقال انا نحن نزلنا الذکر و انا له لحافظون فاقام العلماء الصالحین علی ابطال ناویل الملحدین فدونو علم الکتاب والسنة الذی هو اساس الاحکام الشریعة الاصلیة والفرعیة فی الکتب المبسوط المضبوطة المشهورة التی تداولها اهل السنة والجماعة فی الاعصار الماضیة الی الآن وعنه علیه السلام لایزال یحمل هذاالعلم من کل خلف عدٰوله ینفون عنه تحریف الغالین وانتحال المبطلین وتاویل الجاهلین والملحد الذی ذکرنا سابقا لیس نظیر عیسی ابن مریم الصدیقة بل مثیل الاسود العنسی ومسیلمة الیمانی فی دعوی النبوة داخل فی سلسلة الکذابین الذین اخبر عن خروجهم النبی الصادق الامین فقال ﷺ لاتقوم الساعة حتی یبعث دجالون کذابون قریبًا من ثلثین کلهم یزعم انه رسول اللّٰه اخرجه مسلم وغیره فثبت بهذا التفصیل وواضح الدلیل ان الملحد المسطور

علی الوصف المذکور دجال کذاب استعوذ علیه الشیطان فحمله علی ذلک الهذیان والطغیان وهو المفسد الساعی فی افساد عقائد المؤمنین وایقاع التشویش فی صدور عوام المسلمین وعندی ان ترک المباحثة مع الملحد المسطور اولی ولا ماتة قوله الزائغ احری بل الواجب لتنفیر العوام تشهیر فساد عقائده بین الانام واللّٰه درمن قال بالجهر ولن یصلح العطار ما افسده الدهر حفظ اللّٰه المؤمنین من شره و ضره ومن کره بعد قره ثم العجب العجاب من بعض اولی الالباب وجمع من اهل العلم فی الباب کیف اغتروا باقوال المحلد البطال و تنزلوا الی مدارک الجهال فامنوا باباطیل ذلک الضال زاعمین انه صادق وموحد ذوحلم. لابل هو مارق و ملحد فی سلم. اتخذ الههٗ هواه واضله اللّٰه علی علم و اعجب من هذا انهم یزعمون انفسهم کحواری المسیح عیسی ابن مریم الصدیقة کلا بل هم انصار المسیح الدجال العور فی الحقیقة فاوردوا کثیراً من العوام کالانعام فی ورطة الضلالة و افسدوا علیهم عقائد هم القدیمة الحقة فما ربحوا فی البضاعة و التجارة الا الهلکة والخسارة ایة خسارة خسارة الدنیا والاخرة فان لم ینتهوا عن تلک الاقاویل التی یلقی علیهم العزازیل فعسی اللّٰه ان یسلط علیهم النقاد فیفحمهم ای یسکتهم او بلفظ یقبحهم و یرمیهم بالکساد ویشیع اخبار فبضحهم فی جمیع البلاد فتتفق علی تضلیلهم و تسفیههم السنة جمیع اهل الرشاد ولا یبقی لکیدهم تاثیر ولا لمکرهم مجالس وعند اللّٰه مکرهم و ان کان مکرهم لتزول منه الجبال و عما قلیل لیصبحن نادمین و لتعلمن نباهٗ بعد حین.

حرره الفقیر محمد ایوب الحنفی البشاوری خادم الفقه والحدیث والتفسیر

’’حمد وصلوٰت کے بعد۔ مومنوں کومعلوم ہو کہ علاماتِ قیامت میں جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول شمار کیا گیا ہے وہ حق ہے۔ کتاب و سنت سے ثابت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وہ علم قیامت ہے۔ ابن عباسؓ نے فرمایا ہے اس سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا تشریف لانا مراد ہے۔ ایسا ہی تفسیر اکلیل میں ہے۔ ایک قرأت میں علم کی جگہ علم بفتح ہے جس کے معنی علامت ہے۔ بخاری وغیرہ نے ابوہریرہؓ سے روایت کیا ہے کہ عنقریب حضرت عیسیٰ علیہ السلام حاکم عادل ہوکر آئیں گے۔ خنزیر کوقتل کریں گے۔ جزیہ موقوف کریں گے۔ مال کی ایسی کثرت ہوگی کہ کوئی اس کوقبول نہ کرے گا۔ پھر حضرت ابوہریرہؓ نے کہا کہ چاہو تو (اس کی تصدیق میں) یہ آیت پڑھو۔ وان من اهل الکتب الایه. جس سے یہ مراد ہے کہ جو اہل کتاب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا وہ وقت پائے گا۔ وہ ان پر ایمان لے آئے گا۔ اسی قول کوتفسیر آیت میں طبری نے صحیح کہا ہے۔ چنانچہ تفسیر خازن میں ہے حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ جب عیسیٰ علیہ السلام زمین پر اتریں گے تب کوئی یہودی ونصرانی ایسا نہ ہوگا جو یہ شہادت نہ دے گا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔ ایسا ہی تفسیر وسیط میں ہے۔ امام احمد نے روایت کیا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے۔ دجال نکلے گا، پھر عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے اور اس کوقتل کریں گے۔ پھر وہ زمین میں چالیس برس رہیں گے۔ امام عادل اور حاکم منصف ہوکر۔ اور صحیح مسلم میں نواس بن سمعانؓ سے حدیث ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ایک دن دجال کا ذکر کیا تو فرمایا کہ وہ ایک قوم کو اپنی طرف بلائے گا وہ اس کی بات کو رد کریں گے تو تہی دست ہو جائیں گے پھر وہ کھنڈروں پر گزرے گا۔ ان کو کہے گا کہ اپنے خزانے نکال دو تو وہ اُپنے خزانے نکال دیں گے جیسے شہد کی مکھیاں نکلتی ہیں۔ پھر وہ ایک آدمی کو بلا کر دوٹکڑے کر دے گا پھر اس کو بلائے گا تو وہ چمکتے چہرہ اور ہنستے منہ

سے آئے گا۔ ایسی حالت میں حضرت مسیح علیہ السلام کو خدا بھیجے گا۔ وہ دمشق کے مشرق میں سفید منارہ کے پاس فرشتوں کے پروں پر ہاتھ رکھے ہوئے اتریں گے اور دجال کو دروازہ لد کے پاس پا کر قتل کریں گے۔ الحاصل حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا دجال کے بعد نزول فرمانا زمانہ آئندہ میں ہوگا اور اس وقت تو وہ زندہ آسمان پر موجود ہیں اور یہی اہل حق کا قول ہے جس پر اعتماد ہے۔ اس پر یہ قول خداوندی کہ یہودیوں نے یقیناً اس کو قتل نہیں کیا بلکہ خدا تعالیٰ نے اس کو اپنی طرف اٹھا لیا ہے دلیل ہے۔ اپنی طرف اٹھانے سے آسمان پر اٹھانا مراد ہے۔ چنانچہ حسن بصری نے کہا ہے ایسا ہی واحدی کی تفسیر میں ہے اور اس پر یہ قولِ خداوندی کہ ''حضرت عیسیٰ علیہ السلام گہوارہ میں اور سن کہولت میں (یکساں) کلام کریں گے۔'' بھی دلیل ہے ابن عباسؓ نے فرمایا ہے کہ جب وہ رسول ہوئے تو تیس برس کے تھے۔ پھر بعد رسالت وہ تیس مہینے ٹھہرے۔ پھر خدا تعالیٰ نے ان کو اٹھا لیا۔ ایسا ہی تفسیر خازن میں ہے۔ علماء نے کہا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سن کہولت کو نہ پہنچے تھے کہ اٹھائے گئے۔ لہٰذا اس آیت میں یہ ارشاد ہے کہ وہ آسمان سے اتریں گے (تا کہ سن کہولت میں ان کا کلام کرنا پایا جائے) ایسا ہی تفسیر جامع البیان میں ہے۔ خدا تعالیٰ نے ان کو زندہ اٹھانے کی اپنے اس وعدہ کے بعد خبر دی ہے جو ان کو دیا گیا تھا کہ اے عیسیٰ میں تجھے قبض کرنے والا اور اٹھانے والا ہوں۔ اس آیت میں لفظ توفی سے نیند مراد ہے چنانچہ اکثر علماء کا قول ہے۔ ایسا ہی جامع البیان میں ہے۔ اس کی نظیر وہ قولِ خداوندی ہے جس میں ارشاد ہے کہ خدا تم کو رات کے وقت توفی کرتا ہے۔ توفی موت کے سوا اور صورتوں سے بھی ہوسکتی ہے۔ اس پر وہ آیت شاہد ہے جس میں ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ جانوں کو موت کے وقت قبض کرتا ہے اور جو نہیں مرتے ان کو نیند میں۔

جو شخص اس قولِ خداوندی میں جس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اٹھانے کا وعدہ دیا گیا ہے تامل کرے گا۔ وہ جان لے گا کہ اس سے موت دینا مراد نہیں چنانچہ آیات و حدیث اس پر شاہد ہیں۔ بالجملہ ان آیات میں حضرت عیسیٰ کے توفی بمعنی قبض کا ذکر ہے۔ نہ یہ کہ خدا نے ان کو مار دیا ہے اور نصوص صحیحہ ناطق ہیں کہ وہ زندہ ہیں۔ پھر جو شخص ان کو مردہ سمجھتا ہے اور ان کے نزول کا منکر ہے اور اس سے وہ اپنے مسیح ہونے کی پٹڑی جماتا ہے اور تاویل وتحریف آیات و احادیث متعلقہ نزول مسیح میں مسلک ملاحدہ باطنیہ کا اختیار کرتا ہے اور اپنی نبوت کا مدعی ہو بیٹھتا ہے۔ وہ کافر و ملحد و کذاب ہے۔ اس کے الحاد و کفر و کذب میں کوئی شک نہیں۔ قاضی عیاض نے شفا میں کہا ہے کہ جو شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا مدعی ہو اور اپنی کمائی اور صفائی قلب کے ذریعہ سے حصول نبوت کو جائز رکھے یا نزولِ وحی کا مدعی ہو۔ گو مدعی نبوت نہ ہو وہ کافر ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جھوٹا سمجھنے والا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما دیا ہے کہ میں خاتم النبیین ہوں۔ میرے بعد کوئی نبی نہیں، اور خدا تعالیٰ نے بھی فرمایا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں۔ اور اس پر امت کا اتفاق ہے کہ ان آیات و احادیث کے ظاہری معنی مراد ہیں۔ نہ کوئی تاویلی معنی۔ ایسے لوگوں کے کفر پر اجماع ہے۔ ایسا ہی ان لوگوں کے کفر پر جو نص کتاب اللہ کو دفع کریں۔ یا کسی ایسی حدیث میں جو اتفاقی صحیح اور ظاہری معنی پر یقیناً محمول ہو۔ کوئی تخصیص نکالیں۔

امام صابونی نے کفایہ میں کہا ہے کہ ''ظاہر معنی آیات و احادیث سے بلا ضرورت عدول کرنا، الحاد ہے۔'' اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ہم پر وہ لوگ مخفی نہیں جو ہماری آیات میں الحاد کرتے ہیں۔ کیا جو شخص آگ میں ڈالا جائے وہ بہتر ہے یا جو باامن قیامت کے دن حاضر ہو۔ خدا تعالیٰ نے اپنی کتاب کی محافظت کا خود وعدہ کر لیا ہے۔ لہٰذا اس نے ایسے علماء کو پیدا کر دیا ہے جو ان ملحدوں کی تحریف سے دین کو بچاتے چلے آئے ہیں۔

یہ ملحد قادیانی حضرت مسیح کا مثیل ونظیر نہیں بلکہ اسود عنسی اور مسیلمہ کذاب کا نظیر ہے اور ان کذابین کے سلسلہ میں داخل جن کی آنحضرت ﷺ نے خبر دی ہے۔

اس تفصیل سے ثابت ہوا کہ ملحد مذکور دجال ہے۔ شیطان اس پر مسلط ہے جو اس سے یہ بکواس کرا رہا ہے۔ وہ مفسد ہے مسلمانوں میں فساد پھیلا رہا ہے۔ میرے نزدیک ایسے ملحد سے مباحثہ ترک کر کے عام مسلمانوں کو اس کے عقائد باطلہ کے فساد سے مطلع کر کے متنفر کرنا چاہیے۔ بڑے تعجب کی بات یہ ہے کہ بعض اہل علم اس ملحد بطال کے اقوال سے دھوکا کھا بیٹھے ہیں اور خود جاہل بن گئے اور اس گمراہ کے باطل خیالات کو حق اور اس کو اہل علم سمجھنے لگ گئے ہیں اور خود اس کے حواری بن بیٹھے ہیں۔ وہ مسیح دجال کے مددگار ہیں۔ وہ اس سے باز نہ آئیں گے تو خدا ان پر بھی ایسے لوگوں کو مسلط کرے گا جو ان کے کھوٹ وفساد کو ظاہر ومشتہر کریں گے۔ پھر وہ سخت نادم ہوں گے۔"

ماقال اعلمنا و مدققنا فهو عين الصواب لاشک فی نزولِ عیسیٰ و انه لعلم للساعة فلا تمترن بها یدل علیه سیاق النظم و سباقه ومن معتقدی ان نزول عیسیٰ حق ثابت بالادلة القاطعة من الایات والاحادیث واجماع الامة فمن انکر فانکاره من الادلة المذکورة فهو معرض عن طریق الرشاد و مروج سبیل الالحاد. کتبه فقیر مسعود خلف مفتی برکت اللّٰه مرحوم

"جو ہم سے بڑھ کر عالم اور مدقق نے کہا ہے وہ عین صواب ہے۔ اس میں شک نہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے۔ آیۃ لعلم للساعة کا بیان اور سیاق اس پر دلیل ہے۔ میرا یہی اعتقاد ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول یقینی دلائل آیات و احادیث اور اجماع امت سے ثابت ہے پس جو اس کا منکر ہے۔ وہ رُشد کے طریق سے منہ پھیرتا ہے اور الحاد کے طریق کو رواج دے رہا ہے۔"

اللّٰھم[1] انی اعوذبک من فتنة المسیح الدجال. بہت افسوس بحال مرزا قادیانی آتا ہے۔ اغلب یقین ہے کہ ابلیس لعین نے ان کو بہکایا ہے۔ یہ عقائد وکلمات ان کے جو انھوں نے توضیح مرام و ازالہ اوہام میں تحریر کیے ہیں کفر ہیں اور قائل اس کا کافر ہے۔ جو جناب مولانا ابوفضل رومی مولوی سید نذیر حسین صاحب و مولانا جناب ابوسعید صاحب نے فتویٰ دیا ہے وہ حق ہے واللّٰہ الموفق بالصواب۔ العبد قاضی عبدالقادر پشاوری

جو فتویٰ کہ علمائے ہندوستان و پنجاب نے درحق غلام احمد قادیانی دیا ہے وہ صحیح ہے اور معتقد اعتقاد توضیح المرام کافر ہے۔

جواب صحیح ہے	جواب صحیح ہے	جواب صحیح ہے
العبد ملا محمد بشیر سوات	ملا محمد منیر	ملا اللّٰہ داد نصیر بٹگرام
جواب صحیح ہے	جواب صحیح ہے	جواب صحیح ہے
ملا معز الدین تنگی تپہ ہشت نگر	ملا وجیہ الدین	ملا اسمٰعیل اوڈی گرام سوات
جواب صحیح ہے	جواب صحیح ہے	جواب صحیح ہے
ملا بشیر محمد	قاضی عبدالخالق ماجور	ملا فصیح الدین یوسف زئی

قائل و معتقد وفات مسیح و نہ آمدن دے بایں دنیا بقرب قیامت ومقتول گردیدن دے وغیرہ امور کہ در فتویٰ نامہ علمائے ہندوستان و پنجاب درج اند، اگر غلام احمد قادیانی ایں کلمات گفتگہ باشد یا اعتقاد دے بریں باشد دے بموجب شرع شریف کافر مطلق است و اعوان دے اگر ایں اعتقاد داشتہ باشند کافر اند۔

معتقد ما فی هذا السوال فی العقائد والبیان قد استهوته الشیاطین فی الارض حیران له اصحاب یدعونه الی الهدی ائتنا. فمایاتی الیهم موقنا. ومنشأ اعتقاده الفاسد انه ماميّز بین الهام الرحمٰن. ووسوسة الشیطان وبین خواطر الروح و هوی النفس والطغیان، وترک ماوجب علیه من تطبیق الخیالات والخطرات بالقراٰن والسنة واجماع الامة المرحومة. فالواجب علیه ان یتوب. فانه وقع فی اکبر الکبائر من الذنوب.

العبد رحمت اللّٰہ عفا اللّٰہ

''عقائد مذکورہ سوال کے معتقد کو شیاطین نے زمین میں بہکا رکھا ہے۔ وہ حیران ہے لوگ اس کو ہدایت کی طرف بلاتے ہیں مگر وہ نہیں آتا۔ اس کے فساد و اعتقاد کا منشا یہ ہے کہ وہ الہام رحمانی اور وسوسہ شیطانی میں تمیز نہیں کرتا اور اپنے خطرات و خیالات کو قرآن و حدیث و اجماع پر عرض کرنا چھوڑ بیٹھا ہے۔ اس پر واجب ہے کہ توبہ کرے وہ بڑے گناہ میں جا پڑا ہے۔''

علمائے راولپنڈی و ہزارہ

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للّٰہ رب العالمین. لاریب ان العقائد المذکورة فی السوال کفر و نفاق و زندقة والحاد واحداث و ضلال فان لم یکن صاحبها کافراً و ملحدا وزندیقاً و منافقًا فلیس فی الارض کفرو الحاد زندقة فلعنة اللّٰہ علی من اسس الضلال وغيّر الدین وحرّف النصوص واسأ الظن باللّٰہ وبانبیائه وشرعه و قال اوحی الّی ولم یوح الیه شیئ و علی اعوانه وانصاره السفهاء الاذلین ولا شک فی کونه من الدجاجلة عصمنا اللّٰہ تعالٰی من کیده و اضلاله اٰمین.

کتبه عبدالاحد ابن القاضی محمد حسن خانپوری عفا اللّٰہ عنهما

''اس میں شک نہیں کہ عقائد مذکورہ سوال کفر و الحاد اور چھپا ارتداد و نفاق ہے۔ اس پر خدا کی لعنت ہو جس نے گمراہی کی بنیاد ڈالی ہے اور خدا و رسول ﷺ اور شرع پر بدگمانی کی اور یہ کہا ہے کہ میری طرف وحی ہوتی ہے اور واقعہ میں نہیں ہوتی ایسے ہی اس کے انصار مددگاروں پر جو بے عقل و ذلیل ہیں۔ بے شک وہ دجال ہیں۔ خداوند کریم ان کے مکر و گمراہی سے بچائے۔''

الحمد للّٰہ رب العالمین والصلٰوة علی رسوله محمد و اله و صحبه اجمعین. امابعد فیقول احقر عبادی الباری محمد الخانفوری ان ماقال شیخنا السید نذیر حسین و برکتنا المولوی عبدالجبار الغزنوی سلمهما اللّٰہ تعالٰی فی الدارین وغیرهما من العلماء الکرام فی حق الکادیانی فهو حق و صواب لا شک انه من الدجاجلة اعاذنا اللّٰہ من هذه العقیدة الفاسدة اٰمین.

حرره محمد بن محمد حسن خانفوری عفی عنه

''جو کچھ ہمارے شیخ مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب اور ہماری برکت مولوی عبدالجبار صاحب وغیرہ علمائے کرام نے قادیانی کے حق میں کہا ہے وہ حق ہے اور بے شک قادیانی دجالوں میں سے ہے۔''

الحمد للّٰہ والصلٰوة والسلام علی رسوله الذی بعث بالحق لیظهره علی الدین کله امابعد فیقول احقر العباد محمد بن سالم المکرانی ان ماقال العلماء فی تکفیر مرزا الکادیانی فهو حق و صواب ولا شک ان من مات بهذه العقائد الفاسدة ولم یتب فهو فی نارجهنم خالدًا فیها. اللهم

اعذنا من هذه العقيدة الباطلة، الحق يعلوا ولا يعلى عليه.　　　فقير محمد بن سالم المكراني عفی عنه

''جو کچھ علماء نے تکفیر قادیانی کے باب میں کہا ہے وہ حق ہے۔ اس میں شک نہیں کہ جو شخص ایسے عقائد فاسدہ پر بلاتوبہ مرے وہ جہنم میں رہے گا۔''

نحمده و نصلی علی رسوله الکریم. امابعد فما قال العلماء فی تکفیر میرزا کادیانی فهو صحیح و کفره ثابت و عقائده مخالف الکتاب والسنة. وقوله انامثیل المسیح و عیسی ابن مریم مات فدعواه باطل وهو دجال کذاب خارج عن الاسلام لقوله ﷺ سیکون فی امتی کذابون کلهم یزعم انه نبی الله وانا خاتم النبیین لانبی بعدی.　　　العبد تاج دین گجراتی پنجابی

''علماء نے جو کچھ تکفیر قادیانی کے باب میں کہا ہے وہ صحیح ہے اور اس کا کفر ثابت اور اس کے عقائد کتاب وسنت کے مخالف ہیں۔ اس کا یہ کہنا کہ میں مسیح عیسیٰ علیہ السلام بن مریم کا مثیل ہوں، ایک باطل دعویٰ ہے اور وہ دجال وکذاب ہے۔ اسلام سے خارج۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے۔ میری امت میں کذاب پیدا ہوں گے جو دعوائے نبوت کریں گے اور میں نبیوں کا خاتم ہوں۔''

ماقال العلماء المحققون فی الکادیانی حق وصواب. ''جو علمائے محققین نے قادیانی کے حق میں کہا ہے وہ حق ہے۔''　　　**نیاز اگین قاضی محسن الدین عفی عنه**

میں نے یہ فتویٰ اول سے آخر تک بنظر غور دیکھا اور اس سے پہلے اس شخص کے مسائل فتح اسلام اور توضیح مرام اور ازالہ اوہام وغیرہ بھی دیکھے اور اس کے بعض مریدوں۔ نیم ملا خطرۂ ایمان سے مباحثہ کا بھی اتفاق پڑا اور خود مرزا سے بھی الہام کے بارہ میں بالمشافہ ایک سوال کیا تھا جس کے جواب میں وہ مبہوت رہ گیا تھا۔ غرض میں ان کے مذہب اتباع ہوا، سے پورا واقف ہوں۔ حضرت مجیب نے ان کے حق میں جو کچھ فرمایا ہے وہ سب صحیح اور بجا ہے۔ بلکہ یہ گمراہ فرقہ اس سے بھی زیادہ کے مستحق ہیں۔ ارحم الراحمین ان کو توبہ نصیب کرے اور اپنی مخلوق کو ان کے شر سے بچائے اور ان کا رد کرنے والوں کی مدد کرے۔　　　ہدایت اللہ امام مسجد موحدین صدر پنڈی

ان هذه العقائد الاخیرة التی ذکرت فی رسائل الکادیانی باطلة زائغة مضلة فانها مخالفة للکتاب والسنة واجماع الامة و معارضة للاخبار و الأثار الصحیحة واقوال المرضیة و مباینة لاهل السنة والجماعة و موافقة لاهل البداعة والهوی واهل الکتب من الیهود و النصاریٰ واهل الالحاد والزنادقة والهنود والفلاسفة یاللعجب ان قائلها ینکر خوارق الملائکة والانبیآء والاولیاء یدعی هومن فسه صدورها و یختار علمه و فهمه علی علمهم و فهمهم وهذا ضلال صریح و غوال قبیح. اللّٰهم تب علیه ان تاب عنها و اهلکه ان بقی علیها و طغی و اعذنا منها ماجعلنا من المهتدین واحفظنا عن مکر الماکرین. امین ثم امین برحمتک یاارحم الراحمین.

حافظ عبدالهادی اعاذه الله من الاعادی شاه بوری ثم فنڈی

''قادیانی کے یہ آخری عقائد جو اس کے رسائل میں مذکور ہیں باطل ہیں۔ کتاب سنت واجماع امت کے مخالف ہیں۔ احادیث و آثار صحیحہ کے معارض، اقوال پسندیدہ اہلسنّت سے مبائن، اہل بدعت، یہود، نصاریٰ ملحدوں جیسے مرتدوں، ہندوؤں، فلسفیوں کے موافق ہیں۔ تعجب ہے کہ قادیانی ملائکہ اور انبیاء و اولیاء کی خوارق کا منکر ہے اور خود ان امور کا مدعی اور اپنے علم وفہم کو ان کے علم وفہم سے بہتر سمجھتا ہے۔ یہ صریح گمراہی اور ہزل ہے۔

خداوند اس کو توبہ نصیب کر یا ہلاک کر۔"

علمائے جہلم وقرب و جوارِ آں

بندہ کو بسبب استماع اخبارات و حالات حسنہ مرزا قادیانی کے جو علی العموم واصل ہوئی تھی حسن ظن بلیغ تھا اور اس کو زمرۂ صالحین میں شمار کرتا تھا اور اب تک اس کی تصنیفات دیکھنے کا اتفاق نہیں ہوا چونکہ یہ فتویٰ دیکھا اور مرزا کے معتقدات سے اطلاع ہوئی تو حسن ظن مرتفع ہوا۔

مرزا اگر فی الواقع عقائد محررہ فتویٰ کا معتقد ہے تو بلاشک وہ ارتداد و الحاد میں داخل اور مستحق و عید و **ولا تصل علی احد منهم مات ابدا ولا تقم علی قبره** کا ہے۔ **واللّٰه اعلم وعلم اتم واحکم. العبد احمد الدین دریالوی علاقہ جاپ تحصیل پنڈ دادن خان ضلع جہلم حال وارد جہلم.**

سبحانک لاعلم لنا الا ما علمتنا انک انت العلیم الحکیم. ان کان عقائده هکذا فجمیع ما حرره العلماء فی حقه صحیح. **ابوعبدالبصیر میر حمزه هزاروی**

"مرزا قادیانی کا یہی اعتقاد ہے تو جو کچھ علماء نے اس کے حق میں لکھا ہے صحیح ہے۔"

الحمد للّٰه العزیز الرحیم والصلوٰة علی نبیه الکریم و علی اٰله و اصحابه المشیعین للدین التقویم. امابعد. بندہ زمانہ ملاقات سے مدت تک مرزا کی کمال دیانتداری اور اونچے درجے کی پرہیزگاری اور داعی الی اللہ ہونے کا بہ نہایت جاں نثاری صمیم قلب سے معتقد تھا اور اس کو زمرۂ غمخواران خلق اللہ سے سمجھتا تھا اور ابتداء میں ایسی باتیں سن کر کہتا تھا کہ **سبحان هذا بهتان عظیم** لیکن چونکہ مدت سے مشہور ہو رہا ہے کہ وہ بذریعہ تحریرات مطبوعہ مشتہرہ کے ایسی باتوں کا معتقد و مدعی ہے جو مولوی ابوسعید محمد حسین مہتمم اشاعۃ السنہ بٹالوی صاحب کے سوال میں بحوالہ تحریرات مذکورہ درج ہیں۔ اور وہ تحریرات آج تک مجھ کو باوجود سعی و جستجو کے میسر نہیں ہوئیں تاکہ میں ان کے مطالعہ سے حسب استعداد اپنی کے، دجالیت و کذابیت و اسلام کے دائرہ سے خارج ہونے یا حقانیت و رہبانیت وصداقت و اشاعت اسلام مرزا کی ایسی یقینی اور قطعی سند حاصل کرتا اور پھر استفتا پر لکھتا کہ اس کو عالم الغیب الشہادۃ کی حضور میں پیش کر سکتا اور فرمانِ ایزدسبحان کا بھی بے تحقیق لکھنے اور کہنے اور کرنے سے شدت سے منع کرتا ہے کہ **ولا تقف مالیس لک به علم ان السمع والبصر والفؤاد کل اولئک کان عنه مسئولا** اور **ایضاً الیوم نختم علی** الخ اور نبی الرحمت نے فرمایا ہے کہ **الشاهد یری مالا یری به الغائب** اور غائب پر حکم لگانے سے روکا ہے اور سوال میں بھی بحوالہ تحریرات مرزائی مسطور ہے کہ وہ ایسی باتوں کا معتقد و مدعی ہے۔ لہٰذا نہ مطلقاً بلکہ مقیداً لکھا جاتا ہے کہ اگر مرزا ایسے اعتقادات کا معتقد و مدعی ہے جو سوال میں درج ہے تو بے شک وہ انھیں فتوؤں کا مستوجب و مستحق ہے جو علمائے ربانیین نے اس کے حق میں لگائے ہیں اور عیاذ باللہ کہ کسی کے حق میں تقلیداً اور سمعاً کوئی فتویٰ دوں اور لکھوں۔ **اعوذ باللّٰه من شرور نفسی ومن سیئات اعمالی اللهم انت نفسی تقوٰها وزکها فانک خیر من زکها امین یا ارحم الراحمین.**

العبد[1] برهان الدین جهلمی

---

[1] مولوی برہان الدین صاحب کی نسبت گجرات و پشاور کے میرزائی عیسائیوں نے یہ مشہور کر دیا تھا کہ انھوں نے اپنی شہادت سے جو اس فتوے پر لکھی ہے رجوع کر لیا ہے۔ جو بات مولوی برہان الدین صاحب کو پہنچی تو انھوں نے بذریعہ خاص مراسلت ہم کو اس سے اطلاع دی اور یہ بھی لکھا کہ میں اب تک اس اپنی شہادت پر قائم ہوں۔ مرزائی عیسائی اس پر بولیں گے تو ہم مولوی صاحب کا خط چھاپ دیں گے۔

اگر عقائد مرزا کے اسی طرح پر ہیں جو اس میں تحریر ہیں تو جواب یہی ہے جو فتوے میں تحریر ہے۔
فیض احمد جهلمی

هذا الجواب صحیح وما قال مرزا باطل عند اهل السنة والجماعت.
احقر العباد فقیر محمد ایڈیٹر سراج الاخبار جهلم

''یہ جواب صحیح ہے اور جو مرزا نے کہا ہے وہ اہل سنت کے نزدیک باطل ہے۔
یہ عقیدہ مخالف عقیدہ اہل سنت و جماعت کے ہے۔ عبدالودود سلطان محمود عفی عنه جهلمی

علمائے گجرات وحوالی آں

جو عقائد معہ دلائل مرزا قادیانی کے اس فتوے میں درج ہیں وہ تمام اہل حق کے خلاف ہیں۔ اہل حق تو یہ کہتے ہیں۔ النصوص تُحمَلُ علی ظواهرها والعدول الی معان یدعیها اهل الباطل الحاد. قال الله تعالٰی ان الذین یلحدون فی ایتنا لایخفون علینا. عبدالرحمن ساکن موضع دینه ضلع گجرات

من کان اعتقاده مخالفًا للسنة والجماعة فهو مبتدع متبع غیر سبیل المؤمنین اعاذنا الله و اخواننا المسلمین من اباطیله الکاذبة و معتقداته الباطلة. العبد فضل الدین گجراتی

''جس شخص کا اعتقاد اہل سنت جماعت کے مخالف ہے وہ بدعتی ہے مومنوں کی راہ کے سوا۔ اور راہ چلنے والا۔ خدا اس کے جھوٹے عقائد سے مسلمانوں کو بچائے۔''

عقائد میرزا غلام احمد الکادیانی من الاعتزال. والفلسفة والذین سموا باهل السنة والجماعة من وقت بدع النزاع بین فرق المسلمین بمراحل منه کل حزب بمالدیه فرحون عهدی مافی الفاظی من غیر تبذیر والا تقتیر. ابوالفیض محمد حسن حنفی از بهین تحصیل چکوال ضلع جهلم

''قادیانی کے عقائد معتزلہ اور فلسفہ کے عقائد ہیں۔ جو لوگ اہل سنت کہلاتے ہیں وہ ان عقائد سے کوسوں دور ہیں۔ میری یہی رائے ہے جس میں نہ کمی ہے نہ زیادتی۔''

علمائے سیالکوٹ

الحمد لله و کفی و سلام علی عباده الذی اصطفٰی و علٰی اله اهل التقی امابعد اس عاجز کو سیّدنا مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب کی تحریر سے اس سوال کے جواب میں کلی اتفاق ہے۔ والله اعلم و علمه اتم.
ابوعبدالله عبید الله معروف بمولوی غلام حسن

علمائے وزیر آباد

الحمد لاهله والصلٰوة علی اهلها. امابعد فقد طالعت مرة بعد اخریٰ. کتب الکادیانی و رسائله فوجدتها مملؤة بالکفر والالحاد والکذب علی الله ورسوله و الطعن علی اهل الحق فانه یسلم امراً مرة وینکره اخری. طریقته طریقة اهل الالحاد والفساد. ومذهبه مذهب اهل الزیغ والعناد. هو دجال من الدجاجلة الذین اخبرعنهم المخبر الصادق و متبع غیر سبیل المؤمنین و متمسک بدلائل الملحدین و خداع للمسلمین. من طالع کتبه و وازنها بالکتاب والسنة فلا یخفٰی علیه ما قلنا اعاذنا الله و جمیع المسلمین من عقیدته الباطلة وطریقته الکاسدة وارشدنا الی طریق الصواب الذی اختاره العباده لعباده الذین هم اولو الفضل واولو الالباب. حافظ عبدالمنان

''بعد حمد وصلوٰۃ۔ میں نے قادیانی کی کتابوں کا بارہا مطالعہ کیا تو ان کو کفر والحاد سے اور خدا و رسول پر افتراء سے پُر پایا۔ وہ کہیں کسی امر کو تسلیم کرتا ہے کبھی اس سے انکاری ہوتا ہے۔ اس کا طریق اہل الحاد وفساد کا طریق ہے اور اس کا مذہب کجی اور عناد والوں کا مذہب ہے۔ وہ ان دجالوں میں سے (جن کے آنے کی آنحضرت ﷺ نے خبر دی ہے) ایک دجال ہے اور مومنوں کی راہ چھوڑ کر اور راہ چلنے والا اور ملحدین کے دلائل سے تمسک کرنے والا۔ مسلمانوں کو دھوکا دینے والا جو شخص اس کی کتابوں کو دیکھ کر قرآن وحدیث سے ان کا مقابلہ کر لے گا اس پر ہمارا یہ بیان مخفی نہ رہے گا۔ خدا مسلمانوں کو اس کے عقیدۂ باطلہ سے بچائے اور طریق صواب پر چلنے کی ہدایت کرے۔''

احمدک یامن له الحمد واصلی علٰی من علیه الصلوٰة اما بعد فقد نظرت فی رسائل القادیانی نظر الانصاف و سمعت مقالاته فوجدتها داعیةً الی الاعتساف وهو رجل قبیح، قبح اللّٰه وجهه ووجه اتباعه مادام علی هذا المنهاج. او تاب اللّٰه علیه و علی اتباعه ان رجع عن هذا الاعرجاج. العبد المسکین فقیر جلال الدین.

''بعد حمد وصلوٰۃ۔ میں نے قادیانی کے رسائل کو غور سے دیکھا اور اس کے مقالات کو سنا تو ان کو بے انصافی اور زیادتی کی طرف داعی پایا۔ خدا اس کا اور اس کے اتباع کا جب تک وہ اس طریق پر رہیں منہ برا کرے یا ان کو توبہ کی توفیق دے۔''

فقد طالعت هذا السوال والجواب. بالتامل والصواب فوجدته حقا قویًا وجوابا صحیحا و فصل الخطاب ولا ریب ان القادیانی ضال مضل مفتر علی اللّٰه ورسوله و مبتغ فی الاسلام طریقة الجاهلیة و مطلب بذالک العروض الدنیویة و مسود وجهه بفعله القبیح صب علیه ربه سوط العذاب او یهدیه الی سبیل اولی الابصار واولی الالباب. حررة محمد عبدالقادر سخانوی

''میں نے ان سوال و جواب کو تامل سے دیکھا تو اس جواب کو حق وقوی اور چکوتا حکم پایا۔ اس میں شک نہیں کہ قادیانی گمراہ ہے۔ لوگوں کو گمراہ کرنے والا۔ خدا و رسول پر افتراء کرنے والا۔ اسلام میں رہ کر کافروں کا طریق چاہنے والا اور اس ذریعہ سے دنیا کمانے والا۔ اس کا منہ کالا ہو اور اس پر عذاب نازل ہو یا ہدایت نصیب ہو۔''

الحمد للّٰه رب العالمین وبه ثقتی والصلوٰة والسلام علی امام وبه اقتدائی. امابعد فقد نظرت فی السوال والجواب و تدبرت فیه فوجدته مطابقا للحق وموافقًا للغرض الصحیح الذی ارشدنا الیه اللّٰه ورسوله فصاحب هذا الهفوات التی مندرجة فی السوال زندیق شریر مخالف لملة الاسلام. حفظنا اللّٰه جمیع المسلمین عن مزخرفاته. العبد محمد محی الدین نظام آبادی

''میں نے سوال و جواب کو دیکھا۔ جواب کو حق پایا ان باتوں کا جو سوال میں مذکور ہیں۔ قائل چھپا مرتد ہے۔ اسلام کا مخالف۔''

قولی فی القادیانی کقول شیخی حافظ عبدالمنان فی حقه.

المسکین محمد شاه دین سوهدروی

''قادیانی کے حق میں وہی میرا قول ہے جو میرے شیخ حافظ محمد عبدالمنان صاحب کا قول ہے۔''

بحکم نصوص شارع مضامین تالیفاتِ مرزا کی ضلالت سے مبرہن ہے۔ خصوصاً اس کا ادعاء نبوت، جس

صورت میں مراد مرزا لفظ محدث سے نبی ہے۔ چنانچہ رو برو کا ذکر ہے۔ تو انکار لفظ نبی سے کیا فائدہ اور استدلال منع اطلاق محدث بحدیث لقد کان لکم فیما قبلکم من الامم محدثون فان یک فی امتی فانه عمر متفق علیه سے باقاعدہ مستمرہ اصول عدم شرط مستلزم عدم شروط نفی محدثیت بھی بنظر اہل انصاف صحیح ہے۔ پھر جو اعتراض نزول عیسیٰ بن مریم نبی اللہ بنی اسرائیل پر (ویحصر نبی اللّٰه عیسی علیه السلام و اصحابه حتی یکون راس الثور لاحدهم خیراً من مأیة دینار لاحدکم الیوم فیرغب اللّٰه نبی اللّٰه عیسٰی و اصحابه فیرسل اللّٰه الحدیث عن ابی هریرة عن النبی ﷺ انه قال لیس بینی و بینه (عیسی علیه السلام) نبی و انه نازل) (ابوداؤد ص ۱۴۸) وارد ہے وہی اعتراض بعینہٖ نبوت مرزائی و امتیت پر وارد ہے۔ کس طور وہ ایک جہت سے نبی ہی ہوسکتا ہے اور ایک جہت سے امتی۔ پس جو جواب دفع اس اعتراض میں مرزائی رکھتے ہیں وہ جواب معتقد نزولِ (عیسیٰ بن مریم) نبی اللہ بنی اسرائیل کی طرف سے سمجھ لیں۔ عائذ باللّٰه.

عبداللّٰہ پسروری، عبدالعظیم پسروری، عبدالکریم پسروری

ماقولہم در کفر مرزا غلام احمد قادیانی۔ الجواب جس کو شریعت محمدی کافر فرمائے میرے نزدیک بھی کافر ہے۔ جو ایک رکن اسلام سے انکار کرے اس کے کفر میں کیا شک۔ حافظ محمد گوہر[1] نوکھسوی

علمائے کپورتھلہ وغیرہ

حامدًا و مصلیاً۔ گزارش ہے کہ احقر الناس کو قادیانی صاحب کی نسبت ان کے ابتدائی امر میں بہت کچھ حسن ظن تھا۔ پھر چند وجوہ ذیل سے زائل ہوا۔

۱...... فتح، توضیح، ازالہ کے مطالعہ کے ان میں بہت سے مضمون کتاب اللہ اور سنت رسول ﷺ اور طریق سلف صالحہ کے خلاف دیکھنے میں آئے اور کہیں نصوص قرآنیہ اور سنیہ سے استشہاد بھی کیا تو بطور تاویل القول بما لا یرضی به قائله فرقہ ناجیہ اہل سنت و جماعت کے بکلی خلاف۔

۲...... قادیانی صاحب کے کشف حال کی بابت شیخنا و مرشدنا شیخ الاسلام مفتی شریعت ہادی طریقت حضرت مولانا شاہ رشید احمد صاحب گنگوہی ابد اللّٰه فیوضهم کی جناب میں درخواست کی کہ باطنی طور پر ملاحظہ فرما کر ارشاد فرما دیں۔ حضرت مرشدنا نے اپنا مکاشفہ تحریر فرمایا کہ اس کا حال مختار ثقفی کا سا بتلایا گیا ہے۔

۳...... عاجز نے دو دفعہ استخارہ کیا۔ پہلی دفعہ قادیانی صاحب کی مسجد کو ایسی صورت پر دیکھا کہ اس کا منہ شمال کی طرف اور پشت جنوب کی طرف ہے جس میں نماز پڑھنے سے جنوب کی سمت سجدہ ہوتا ہے۔ دوسری دفعہ قادیانی صاحب بذات خود ایسی صورت میں دکھائی دیے کہ سرو قامت گندم گون وجیہہ اور سفید پوش ہیں لیکن موئے بروت حد مسنونہ سے بہت بڑھے ہوئے گویا کسی سکھ کی مونچھیں ہیں۔

میرے ایک دوست میاں گلاب خان افغان ساکن کپورتھلہ حال وارد سلطان پور نے بھی استخارہ کیا تو خواب میں ایک ناپاک اور موذی جانور دکھائی دیا جس کا نام لینا میں تہذیب کے خلاف سمجھتا ہوں۔

۴...... علمائے ظاہر کے علاوہ اہل کشف و شہود بھی ان کے مفترانہ خیالات کے سخت مخالف ہیں اور فرماتے ہیں۔ من لا شیخ له فشیخه شیطان کے موافق بے شیخ طریقت پر چلنے سے شیطان کے قابو میں آ گئے ہیں اور اس کے

[1] یہ وہ شخص ہے جس نے سیالکوٹ میں بمقام حسام الدین رو برو مولوی محمد احسن لہروی بیعت مرزا کی کی تھی۔ اب اپنی بیعت سے انکاری ہو کر مستعفی ہے۔

وساوس کو الہامات سمجھتے ہیں۔ عیاذاً باللہ۔ چونکہ ان کی باتیں ایسی ہیں کہ ہم نے اور ہمارے بزرگوں نے کبھی نہیں سنیں اس لیے بلاشبہ حدیث قال رسول اللہ ﷺ **یکون فی اخر الزمان دجالون کذابون یاتونکم من الاحادیث بما لا تسمعوا انتم و لا أبائکم فایاکم و ایاهم لا یضلونکم و لا یفتنونکم.** (رواہ مسلم ج ۱ص ۹ النهی عن الروایة عن الضعفاء والاحتیاط فی تحملها) کے مصداق ہیں۔ سرورق ازالہ پر ''مرسل یزدانی'' اور سرورق (فیصلہ آسمانی خزائن ج ۴ ص ۳۰۹ پر تعریضاً **یاحسرة علی العباد مایاتیهم من رسول الا کانوا به یستهزؤن**) اور (ازالہ صفحہ ۶۷۳ خزائن ج ۳ ص ۴۶۳) میں آیہ **مبشراً برسول یاتی من بعدی اسمه احمد** سے اپنا مبشر بہ ہونا اور رسالہ (الحق مباحثہ لودھیانہ کے صفحہ ۸ نوٹ) ایڈیٹر میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام لکھنا اور فتح اسلام کی یہ عبارت کہ جو مجھے نہیں مانتا وہ اسے نہیں مانتا جس نے مجھے بھیجا۔ یہ ایسی باتیں ہیں جن سے قادیانی صاحب کا مدعی نبوت اور رسالت ہونا صاف ظاہر ہے۔ اس لیے وہ حدیث ان رسول اللہ ﷺ **قال لاتقوم الساعة حتی یبعث دجالون کذابون قریب من ثلاثین کلهم یزعم انه رسول اللّٰه** ﷺ (بخاری ۱ص ۵۰۹ باب علامات النبوة فی الاسلام، مسلم ج ۲ ص ۳۹۷ **باب فی قوله** ﷺ ان بین یدی الساعة کذابین قریبًا من ثلاثین) متفق علیہ کے موافق ان تیس میں سے ایک ہے۔

(صفحہ ۱۸۔۱۹ خزائن ج ۳ ص ۶۰ توضیح) میں محدث ہونے کے پیرایہ میں اپنا نبی ہونا صاف بتلا دیا ہے۔ ایک جگہ یہ بھی لکھ دیا ہے۔ **ان النبی محدث والمحدث نبی** اس لیے حدیث **قال النبی** ﷺ **انه سیکون فی امتی کذابون ثلاثون کلهم یزعم انه نبی و انا خاتم النبیین لانبی بعدی** (ترمذی ج ۲ ص ۴۵) کے حصہ دار ہیں۔ مجھے ان کی حالت پر سخت افسوس ہے اللہ تعالیٰ ان کو توبہ کی توفیق بخشے اور اپنی صراط مستقیم پر لائے۔ ورنہ اہل اسلام کو شر فتنہ سے بچائے۔ **اللهم اهدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیهم غیر المغضوب علیهم و لا الضالین. امین.** **احقر العباد بندہ محمد اشرف علی سلطانپوری**

مرزا قادیانی کی بعض تصانیف خاکسار کی نظر سے گزریں۔ واقعی بعض عقائد مرزا مذکور کے خلاف کتاب اللہ وسنت رسول اللہ کے ہیں۔ لاریب ایسے عقائد والا شخص دائرۂ اسلام سے خارج ہے۔ گزشتہ سال میں میں بیت اللہ شریف کو گیا تھا۔ وہاں پر میں نے بعض عقائد مرزا مذکور کے بیان کیے۔ علمائے مکہ و مدینہ نے یہی فرمایا کہ ایسا شخص دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ **حدیث عن**[1] **عمر ابن الخطابؓ قال انه سیاتی ناس یجادلونکم بشبهات القرأن فخذوهم بالسنن فان اصحاب السنن اعلم بکتاب اللّٰه.** امام الدین کپورتھلی

من اعتقد موافقا للکادیانی فهو مردود لان اعتقاده المستنبط من تصانیفه خلاف القرأن والحدیث و اجماع الصحابة والتابعین والمجتهدین وعلماء اهل الحق من امة سید المرسلین و خاتم النبیین. بل الظاهر من تصانیفه انکار المعجزات المصرحة فی کتاب اللّٰه المجید واللّٰه یهدی من یشاء الی سبیل الرشاد. عبدالقادر بیگو وال ریاست کپورتهله

''جو شخص قادیانی کے موافق اعتقاد رکھتا ہے وہ مردود ہے کیونکہ قادیانی کا اعتقاد جو اس کی تصانیف سے ثابت ہے۔ قرآن و احادیث و اجماع صحابہ و تابعین و مجتہدین وغیرہ علمائے اہل حق کے مخالف ہے۔ اس کی تصنیف میں معجزات مذکورہ قرآن کا صاف انکار پایا جاتا ہے۔ خدا تعالیٰ جسے چاہے ہدایت کرے۔''

---

[1] حضرت عمرؓ سے حدیث ہے کہ لوگ تمہارے پاس قرآن کے متشبہ اور ذی الوجوہ باتیں پیش کریں گے ان کو احادیث سے پکڑو۔ حدیث والے قرآن کو خوب جانتے ہیں۔

الجیب مصیب۔ ''مجیب نے ٹھیک کہا ہے۔'' غلام محمد مدرس مدرسہ فارسی کالج اندھیر کپورتھلہ

علمائے دیوبند، سہارن پور وغیرہ

حامدًا و مصلیًا. عقائد مندرجہ سوال مخالف کتاب اللہ و معارض سنت رسول اللہ و مناقض اجماع امت ہیں اور تاویلات مذکورہ از قبیل تحریفات و تکذیبات ہیں۔ اگر اس قسم کی بیہودہ اور لغو تاویلوں کا باب کھولا جائے تو اسلام کا کوئی مسئلہ اعتقادی یا عملی ثابت نہ ہو اور تمام دین درہم برہم ہو جائے اور محدثیت اور ملہمیت محض تزئین نفس اور تسویل شیطان ہے۔ مخترع ان عقائد کا ضال و مضل بلکہ دجاجلہ کا راس رئیس ہے اور اس کے متبع۔ حق تعالیٰ اپنے دین کی ایسے بے دینوں سے حفظ و حمایت فرما دے اور ان کو رجوع کی توفیق دے۔ وما ذالک علی اللّٰہ بعزیز.

حررہ خلیل احمد مدرس دوم مدرسہ عربی دیوبند

حامدًا اللّٰہ العلی الاعلیٰ و مصلیًا و مسلمًا علی رسولہ سیدنا محمد سید الوریٰ والہٖ و اصحابہ نجوم الھدیٰ من اقتدیٰ بھم اھتدیٰ ومن اخطأ طریقھم غویٰ وردیٰ و بعد فان ما اعتقدہ الکادیانی و اتباعہ الحاد بلا مراء وابطال للشریعۃ المستقیمۃ البیضاء لیس لہ فیہ شاھد من الکتاب وسنۃ النبی المستکاب واللّٰہ تعالیٰ اعلم و علمہ احکم. کتب عزیز الرحمٰن دیوبندی

''بعد حمد وصلوٰۃ۔ قادیانی اور اس کے پیرو جو اعتقاد رکھتے ہیں۔ وہ بلاشک الحاد ہے اور شریعت کا ابطال ہے۔ اس اعتقاد پر کتاب وسنت کی شہادت پائی نہیں جاتی۔''

الامور المنسوبۃ الی المرزا ھدانا اللّٰہ وایاہ لاشک انھا منابذۃ بنصوص اللّٰہ ومردود باجماع المسلمین و جملۃ ھذہ الاقوال معتزلۃ من الطریق عن الطریق المستقیم ای اعتزال لایجترء علیھا الجاھل غوی ولا یعتقد علیھا الاضال شقی واللّٰہ سبحانہ ولی الارشاد واعلم بحال العباد.

العبد محمود دیوبندی معروف مولوی محمد حسن صاحب

جن مسائل کو قادیانی کی طرف منسوب کیا جاتا ہے ان کو بلاشک نصوص قرآن و حدیث رد کر رہی ہیں اور وہ باجماع مسلمین مردود ہیں۔ راہ راست سے ایسے برکنار ہیں کہ کوئی شخص بجز جاہل اور گمراہ کے ان پر جرأت نہیں کر سکتا اور ان کا معتقد نہیں ہوسکتا۔''

یہ جواب صحیح ہے مرزا غلام احمد قادیانی بوجہ ان تاویلات فاسدہ اور ہفوات باطلہ کے منجملہ دجالون، کذابون خارج از طریقہ اہل سنت و داخل زمرۂ اہل اہوا ہے اور اس کے اتباع بھی مثل اس کی ہیں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔ العبد رشید احمد گنگوہی

الحمد للّٰہ وحدہ والصلوٰۃ والسلام علی من لانبی بعدہ و بعد فاقول وانی علی بینۃ من ربی ان من کانت اعتقاداتہ کما ذکرت فی السوال فھو من اھل الاھواء والضلال. ولیس ھو من ابن مریم علیھما السلام فی شئ ولکنہ مثیل للمسیح الدجال وھل یجتریٔ دجل فی قلبہ مثقال ذرۃ من ایمان. علی ان یضع الاحادیث عن مرتبۃ التفسیر و یرفع تاویلہ الباطلۃ الی ان ینکر بسببہ الاحادیث ویاول القراٰن. این ھو من قولہ تبارک و تعالیٰ و یکلم الناس فی المھد و کھلا فقد تکلم عیسی ابن مریم علیھما السلام فی المھدو متی تکلم کھلا. فکیف یرتاب فی کلامہ و نزولۃ من اٰمن بما انزل اللّٰہ علیٰ رسولہ. فیا للعجب. کیف جوز مثل ھذہ الکنایات والاستعارات الباطلۃ فی

الاحاديث والايات. فهلا جعل اباطيله الملهمة من الاستعارات. ونجامن مثل هذه المفتريات وآمن بما انزل اللّٰه من البينات. هدانا اللّٰه الصراط السوی و وقانا شرمن کل غبی وغوی.

حررهٗ عبدالرحمٰن عفی عنه

''حمد وصلوٰۃ کے بعد۔ جس شخص کے اعتقاد ایسے ہوں جو سوال میں ہیں وہ اہل ہوا و گمراہ ہے ابن مریم سے اس کا کوئی تعلق نہیں وہ تو مسیح دجال کا مثیل ونظیر ہے۔ جس کے دل میں ذرا بھی ایمان ہے اس سے کبھی جرأت نہیں ہوسکتی کہ حدیث کو تفسیر قرآن ہونے کے مرتبہ سے نیچے گرائے اور اپنی اقاویل باطلہ کو اس قدر اونچا کرے کہ ان اقوال کے سبب احادیث کا انکار کرے اور قرآن کی تاویل کرے۔ وہ اس قولِ خداوندی کے ملاحظہ سے کہاں چلا گیا۔ جس میں ارشاد ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سن کہولت میں کلام کریں گے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے زمین میں رہ کر کہولت میں کب کلام کیا ہے۔ پھر وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آنے میں کیوں شک کرتا ہے۔ وہ آئیں تب ہی تو سن کہولت میں کلام کریں گے۔ تعجب ہے کہ وہ ان آیات واحادیث میں استعارات باطلہ تجویز کرتا ہے۔ اپنے باطل الہامات میں ایسے استعارہ تجویز کیوں نہیں کرتا۔ تاکہ اس کو ان مفتریات سے نجات ہو اور آیاتِ بیناتِ خدا پر ایمان حاصل ہو۔''

ما افاده المصيب اللبيب اعنی مولانا المولوی عبدالرحمٰن فهو حق لاريب فيه.

العبد محمود حسن عفی عنه

''جو مولوی عبدالرحمان صاحب نے فرمایا ہے حق ہے۔''

ما افاده مولانا مولوی محمد عبدالرحمن فهو حق لايرتاب فيه.

حرره محمد حسن عفی عنه

''مولوی عبدالرحمٰن صاحب نے جو فرمایا ہے وحق ہے اس میں شک نہیں۔''

بے شک یہ عقائد کفر کے ہیں اور معتقدان کا کافر ہے۔ احقر بشير احمد

قد اصاب من اجاب. ''مصیب ہوا جس نے جواب دیا۔'' حررهٗ محمد جان علی عفی عنه

مرزا قادیانی کے عقائد شریعت نبوی سے بالکل برخلاف ہیں اور اکثر عقائد انھوں نے اپنے تراش و خراش سے ایجاد کیے ہیں جو نہ کسی دین منزل کے موافق اور نہ کسی ضابطہ عقلی کے تحت میں داخل ہیں اور بعض عقائد ان کے یونانی جاہلوں کے قواعد اور اصول پر مبنی ہیں۔ جو عوام الناس کو اس سے احتراز کرنا۔ واجب اور ضروریات دین سے ہے۔ چنانچہ عالمگیر میں مسطور ہے۔ ومن[1] العلوم المذمومة علوم الفلاسفة فانه لايجوز قرأته لمن لم يكن متبحرافی العلم وسائر الحجج عليهم وحل شبهاتهم والخروج عن اشكالاتهم ونیز مرزا قادیانی اس آیت کریمہ کے مصداق میں داخل ہے۔ مثلهم[2] كمثل الذی استو قد نارا فلما اضاء ت ماحوله ذهب اللّٰه بنورهم وتركهم فی ظلمتٍ لايبصرون. (بقرہ ۱۷) شگفته محمد گل بے نظیر

---

۱ برے علوم سے فلاسفہ کے علوم ہیں۔ جو شخص علوم دین سے اور ان دلائل سے جو فلاسفہ کے مقابلہ میں قائم کی گئی ہے خوب واقف نہ ہو اور ان کے شبہ دور نہ کر سکے اس کو فلسفہ پڑھنا حلال نہیں۔

۲ ان کی ایسی مثال ہے جیسے کسی نے آگ جلائی۔ پھر جب اس نے اس کے اردگرد روشنی کی تو خدا ان کا نور لے گیا اور ان کو اندھیروں میں چھوڑ دیا کہ وہ نہیں دیکھتے۔

هذا هو الحق والحق حقیق بالاتباع. ''یہی حق ہےاورحق اتباع کے لائق ہے۔

العبد مسکین محمد اسمعیل بیگ

مرزا قادیانی تفسیر بالرائے کرنے والا من جملہ ان دجالون کاذبین کے ہے کہ جن کی نسبت رسول اللہ ﷺ نے پیش گوئی فرمائی ہے۔ محمد حسن مراد آبادی

مرزا غلام احمد کے بہت سے اقوال عقائد اسلام کے خلاف ہیں۔ مثلاً وہ آخر زمانہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے منکر ہیں۔ حالانکہ یہ مضمون احادیث صحیحہ سے ثابت ہے اور ان میں مجاز اور استعارے کی کوئی ضرورت نہیں اور بلا ضرورت مجاز ماننا ضلالت کا دروازہ کھولنا ہے۔ علاوہ اس کے بعض روایتیں ایسی بھی ہیں جو استعارے کو رد کرتی ہیں۔ علاوہ اس کے انھوں نے ازالۂ اوہام میں ایسی تقریر کی ہے جس سے متبادر یہی ہے کہ وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات کے منکر ہیں۔ چنانچہ ازالہ اوہام کے حصہ اول میں صفحہ ۶،۷ کی عبارت اس کی شاہد ہے۔ قرآن میں جو مذکور ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے یہ کہا تھا کہ میں مٹی کے جانور بناتا ہوں اور ان میں پھونکتا ہوں تو وہ اللہ کے حکم سے اڑنے لگتے ہیں۔ اس کی تاویل مرزا غلام احمد قادیانی نے یہ کی کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے باپ یوسف نجار کے ساتھ مدت تک نجاری کا کام کیا تھا اور وہ کچھ ایسی کلیں سیکھ گئے تھے جن کے ذریعہ سے جانور اڑاتے تھے جیسے آج کل کے صناع انگریز بنا لیتے ہیں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام جو مردہ کو زندہ کرتے تھے۔ وہ مسمریزم کا عمل تھا جو آج کل انگریزوں میں بھی ہے۔ ان اقوال میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزوں کا بھی انکار ہوا اور یوسف نجار کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا باپ بھی بنا دیا۔ اس قسم کے اقوال ان کتابوں میں بہت سے ہیں جو درحقیقت بدعت ہیں۔ بعض کفر کے مرتبہ تک بھی پہنچے ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب۔ راقم محمد احتشام الدین مراد آبادی

علمائے ضلع پٹنہ عظیم آباد

الحمد لله وكفى و سلام على عباده الذين اصطفى و بعد يقول العبد الفقير ابوالطيب محمد المدعوبشمس الحق العظيم آبادى عفا الله عنه سياته و تجاوز عنه انى تشرفت بمطالعة هذه الرسالة التى حررها شيخ الاسلام والمسلمين المحدث المفسر الفقيه مسند الوقت شيخنا العلامة السيد محمد نذير حسين الدهلوى ادام الله تعالى بركاته علينا و جعله الله ممن يوتى اجرهٔ مرتين فى رد هفوات الكاديانى الكاذب المفترى الضال المضل فوجدتها مطابقة للحق وما ذا بعد الحق الا الضلال ولاريب ان الكاديانى مسلك مسلك الالحاد وحرف الكلم والنصوص الظاهرة عن مواضعه و تفوه بما تقشعر منه الجلود وبما لم يجترٔ به الاغير اهل الاسلام اعاذنا الله تعالى والمسلمين من شروره و نفشه و نفخه و رضى الله تعالى عن شيخنا العلامة حيث ذب عن الاسلام وانتصر له ثم جزى الله الفاضلين الاكملين مولانا ابا سعيد محمد حسين اللاهورى. ومولانا محمد بشير السهوانى كيف قابلا للمناظرة بذلك المفترى الكذاب واظهر الحق واسكتا الكاديانى الغبى والغوى فلم يستطع ان يقوم لرد الجواب بل فرمثل فرار حمر الوحش فليحذر الذين يخالفون عن امره ان تصيبهم فتنة اويصيبهم عذاب اليم والله اعلم.

العبد ابو طيب محمد شمس الحق

''بعد حمد وصلوٰۃ۔ ابو طیب شمس الحق کہتا ہے کہ مجھے اس رسالہ (فتویٰ) کے مطالعہ کا شرف حاصل ہوا۔

جس کو ہمارے شیخ و شیخ الاسلام والمسلمین مولانا سید نذیر حسین صاحب دام فیوضہ نے تحریر کیا ہے۔ اس کو میں نے حق کے مطابق پایا۔ پھر حق کے سوا بجز گمراہی کیا متصور ہے۔ اس میں شک نہیں کہ کادیانی نے مذہب الحاد اختیار کیا ہے اور نصوص کتاب و سنت کو اپنی جگہ سے پھیرا ہے اور وہ باتیں بولا ہے جس پر کوئی مسلمان بجز اقوام غیر جرأت نہیں کر سکتا۔ خدا اس کے شر اور وساوس اور جادو سے مسلمانوں کو بچائے اور خداوند تعالیٰ ہمارے شیخ سے راضی ہو جنھوں نے اسلام سے حملہ مخالفین کی مدافعت کی اور اس کی مدد کی۔ پھر خدا تعالیٰ مولوی ابوسعید اور مولوی محمد بشیر صاحب کو جزائے خیر دے کہ انھوں نے اس مفتری کذاب سے مقابلہ کیا اور حق کو ظاہر۔ اور اس کو لاجواب کر دیا۔ اس کو جواب کی طاقت نہیں ـ ئی تو ان کے مقابلہ سے جنگلی گدھوں کی طرح بھاگ ہی گیا۔

الحمد للّٰہ فقد خاب و خسر من افتریٰ علی اللّٰہ کذباً و بھت و انقلب ساغراً و ذلک بان اللّٰہ مولی الذین امنوا و ان الکافرین لا مولیٰ لھم. حررہ نور احمدؐ العظیم آبادی

''جس نے خدا پر افترا کیا وہ ٹوٹے میں پڑا اور ذلیل ہو کر پھرا۔ یہ اس لیے کہ خدا مومنوں کا مولیٰ و مددگار ہے اور کافروں کا کوئی مولیٰ نہیں۔''

ماا جاب بہ السید العلامۃ المحدث الدھلوی ھوا حق بالقبول.

حررہ محمد اشرف علی عظیم آبادی

''جو جواب علامہ سید محدث دہلوی نے دیا ہے۔ وہ لائق قبول ہے۔''

الجواب صحیح...... ''جواب صحیح ہے۔'' محمد عبداللطیف

الجواب صحیح والرای نجیح. جواب صحیح ہے اور رائے موجب رستگاری۔

العبد علی نعمت ساکن پھلواری ضلع پٹنہ

علمائے کانپور ولکھنؤ

ایسے عقائد کا معتقد دائرہ اسلام سے خارج اور مقالات اس کے مخالف سنت و کتاب ہیں۔ اعاذنا اللّٰہ و سائر المسلمین من شرمکائدہ. کتبہ محمد احمد حسن عفی عنہ مدرس مدرسہ عالیہ اسلامیہ

ھوالعلیم. الحمد للّٰہ الذی ھو رب البریۃ والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ ذی الاخلاق السنیۃ واھلہ و صحبہ اولی الفضل الشامخ والرتب العلیۃ و تابعیھم و تبعھم من الائمۃ المجتھدین المشیدین لبنیان القواعد الشرعیۃ امابعد فیایھا الناس وفقکم اللّٰہ لما یجب و یرضی اعلموا ان مانفوہ بہ الکادیانی الغوی من الجھالۃ والسفاھۃ مخالف لما ھو ثابت عند اھل السنۃ والجماعۃ من الأیات الالٰھیۃ والاحادیث النبویۃ وھو اضل من شیطانہ الذی لعب بہ بلا امتراء مادام متحرفًا عن الطریقۃ الحنیفیۃ السبحہ البیضاء کیف لا وھو ینکر وجود الملائکۃ علی وجہ اخبر بہ عن خیر البریۃ و یقول ان المراد بختم النبوۃ ھو ختم تشریع جدید لا ختم مطلق النبوۃ فللّٰہ درالمجیب المصیب حیث صرف ھمتہ العلیا و بذل جھدہ بالنھج الاوفی جزاہ اللّٰہ تعالیٰ خیر جزاء وان لیس للانسان الا ماسعی.

حررہ العبد الضعیف المشتاق الی رحمۃ ربہ القوی

محمد صدیق دیوبندے عفی عنہ ھوالملھم للصدق والصواب

''حمد وصلوٰۃ کے بعد جان لو کہ قادیانی نے جو بکواس کی ہے وہ ان عقائد اہل سنت کے جو آیات و احادیث سے ثابت ہیں، مخالف ہے۔ وہ اپنے اس شیطان سے بھی جو اس سے کھیل رہا ہے زیادہ تر گمراہ ہے۔

کیوں نہ ہو جس حالت میں کہ وہ اس وجود ملائکہ سے۔ جس کی آنحضرت ﷺ نے خبر دی ہے منکر ہے۔ ختم مطلق نبوت کا قائل نہیں۔ صرف تشریعی نبوت کو ختم بتاتا ہے۔ جس مجیب و مصیب نے اس کے جواب میں ہمت عالی مصروف کی ہے۔ اس کا اجر خدا ہی پر ہے۔''

الا کاذیب التی نقلت فی السوال لاشک انها خیالات باطلة وظنون فاسدة کظنون اهل الجنون و قائلها الکادیانی قمین بان یقال له انه لمجنون. مقالاته الکاذبة دالة علی انها من قبیل هذیانات المبرسمین والمرسمین. وهو الفقدان البصیرة لا یقدر علی التمییز بین الغث والسمین. اقاویله الا باطیل تدل علی ان حین صدورها وقد سلبت عنه حواسه صین من غضب الواحد القهار من هو فی الاسلام عوامه و خواصه. هفواته مما لا یخفی مخالفتها لما اتی به الرسول الامین. من حضرة فاطر السموات والارضین علیه و علی اله الصلٰوة والتسلیمات من رب العالمین. فلا مریة انه خارج عن دائرة ملة الاسلام وانه فی ضلال مبین ولله دَرُّ من اجاب و افاد فانه قد اصاب واجاد. والله سبحانه اعلم و علمه اتم واحکم. حرره العبد الخامل محمد عادل عامله الله تعالٰی بفضله الشامل

''جو عقائد قادیانی کے سوال میں منقول ہیں۔ وہ بلاشک باطل خیالات ہیں۔ جیسے اہل جنون کے ظنون اس کے قائل۔ قادیانی کو مجنون کہنا مناسب ہے۔ اس کی جھوٹی باتیں بتا رہی ہیں کہ وہ از قسم ہذیان برسام[1] اور سرسام والوں سے ہیں اور وہ بے بصیرت ہونے کے سبب دبلے اور موٹے یعنی قوی و ضعیف میں تمیز نہیں کر سکتا۔ اس کے اقوال بتا رہے ہیں کہ وہ یہ باتیں کہتے وقت حواس باختہ ہو گیا تھا۔ خدا اپنے غضب سے خواص وعوام اہل اسلام کو (جو اس کے دام میں آ گئے ہیں) بچا لے۔ اس کی بکواس اس دین کے برخلاف ہے جو رسولِ امین خدا کی طرف سے لائے ہیں۔ وہ بلاشک دائرہ اسلام سے خارج اور کھلی گمراہی میں ہے۔ جس نے اس کی نسبت یہ جواب لکھا ہے اس نے لوگوں کو فائدہ پہنچایا اور راہِ صواب بتایا۔ اس کی نیکی خدا ہی کے لیے ہے۔''

هو العلیم لا شک ان هفوات الکادیانی و لغویاته مخالفة لعقائد جمهور الاسلام وتوهماته کانیاب الاغوال و اضغاث الاحلام هداه الله الکریم الی صراط المستقیم و حفظ المسلمین عن کیده ومکائد الشیاطین. حرره محمد عبدالغفار لکهنوی

''اس میں شک نہیں کہ قادیانی کی بکواس اور لغویات عقائد جمہور اسلام کے مخالف ہیں اور اس کے توہمات ایسے ہیں جیسے غولِ بیابانی کے دانت ہیں اور پریشان خواب خدا اس کو راہِ مستقیم کی ہدایت کرے اور مسلمانوں کو اس کے اور دیگر شیاطین کے مکروں سے بچائے۔

لاریب فی ان المعتقد بهذه الاعتقادات المنقول بتلک المقالات هارم لاساس الکتاب و مراغم للسنة التی هی فصل الخطاب و مصادم لاجماع المسلمین الذی هو حجة شرعیة بلا ارتیاب کما فصله المجیب جزاه الله خیرا ولم یلحق به ضیرا و نسئل الله تعالٰی العفو والعافیة فی الدنیا والاخرة امین ثم امین. کتبه محمد اشرف علی

''اس میں شک نہیں کہ ان عقائد کا معتقد اور ان باتوں کا قائل کتاب اللہ کی بنیاد کو بزعم خود ڈھانے والا ہے اور سنت کو خاک میں ملانے والا۔ اجماع مسلمانوں کا مقابلہ کرنے والا۔ چنانچہ مجیب نے بہ تفصیل بیان کیا۔ خدا اس کو جزائے خیر دے اور ضرر سے بچائے۔''

---

[1] سرسام مشہور مرض ہے ایسا ہی برسام دماغی مرض ہے جس سے مریض بکواس کرتا ہے۔

خاتم النبیین لا نبی بعدی

میں آخری نبی ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں

فتاویٰ تکفیر منکر عروج جسمی

ونزول حضرت عیسیٰ علیہ السلام

از

حضرت مولانا قاضی عبید اللہؒ

مدرسہ محمدی مدراس

جاء الحق وزهق الباطل ان الباطل كان زهوقا

تعارف

یہ فتویٰ پہلی دفعہ ۱۳۱۱ھ میں طبع ہوا۔ اب ۱۴۲۶ھ ہے۔ ایک سو پندرہ سال بعد اسے تحقیق وتخریج کے ساتھ دوبارہ شائع کرنے پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اللہ تعالیٰ کا جتنا شکر ادا کرے کم ہے۔ فللحمد للہ اوّلا وآخرا۔ (مرتب)

فتویٰ تکفیر منکر عروج جسمی ونزول عیسیٰ علیہ السلام

مولانا مولوی قاضی عبیداللہ صاحب دامت برکاتہم
وبندہ عاصی سید محمد محی الدین غفراللہ ذنوبہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للّٰہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد والہ

سوال...... کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ کوئی شخص یہ اعتقاد کرتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات ہوکر زمین میں ان کا دفن ہو چکا اور اس جسم سے ان کا آسمان پر جانا لغو خیال ہے (ازالہ اوہام ص ۴۷ خزائن ج ۳ ص ۱۲۶) اور کہتا ہے کہ ''اب تک زندہ رہنا ان کا تسلیم کرلیں تو کچھ شک نہیں کہ اتنی مدت کے گزرنے پر پیر فرتوت ہو گئے ہوں گے اور ہرگز لائق نہیں ہوں گے کہ کوئی خدمت دینی ادا کرسکیں۔'' (ازالہ اوہام ص ۵۰ خزائن ج ۳ ص ۱۲۷)

آسمان سے ان کے نزول کرنے کا انکار کرتا ہے اور احادیث صحیحہ میں مسیح علیہ السلام کے لیے جو نزول وارد ہوا ہے اس کے لیے دعویٰ کرتا ہے کہ ''وہ مسیح موعود میں ہی ہوں۔'' (ازالہ ص ۳۹ ج ۳ ص ۱۲۲) اور کہتا ہے کہ ''جنھوں نے اس عاجز کا مسیح موعود ہونا مان لیا ہے۔ وہ لوگ ہر ایک خطرے کی حالت سے محفوظ اور معصوم ہیں اور کئی طرح کے ثواب اور اجر اور قوت ایمانی کے وہ مستحق ٹھہر گئے ہیں۔'' (ازالہ اوہام ص ۱۷۹ خزائن ج ۳ ص ۱۸۶) اور نبوت و وحی کا دعویٰ کرتا ہے چنانچہ لکھا ہے کہ ''مسیح موعود جو آنے والا ہے اس کی علامت یہ لکھی ہے کہ وہ نبی اللہ ہوگا یعنی خدا تعالیٰ سے وحی پانے والا لیکن اس جگہ نبوت تامہ کاملہ مراد نہیں کیونکہ نبوت تامہ کاملہ پر مہر لگ چکی ہے بلکہ وہ نبوت مراد ہے جو محدثیت کے مفہوم تک محدود ہے جو مشکوٰۃ نبوت محمدیہ سے نور حاصل کرتی ہے۔ سو یہ نعمت خاص طور پر اس عاجز کو دی گئی ہے۔'' (ازالہ اوہام ص ۷۰۱ خزائن ج ۳ ص ۴۷۸) اور لکھا ہے ''مطلق نبوت ختم نہیں ہوئی نہ من کل الوجوہ باب نبوت مسدود ہوا ہے اور نہ ہر ایک طور سے وحی پر مہر لگائی گئی ہے بلکہ جزئی طور وحی اور نبوت کا سلسلہ ہمیشہ جاری رہے گا۔'' (رسالہ توضیح مرام ص ۱۸۔۱۹ خزائن ج ۳ ص ۶۰)

اور لکھا ہے ''یہ عاجز محدث ہے اور محدث بھی ایک معنی سے نبی ہوتا ہے۔''

(توضیح مرام ص ۱۹ خزائن ج ۳ ص ۶۰)

اور کہتا ہے کہ ''میں نبی بھی ہوں امتی بھی۔'' (ازالہ اوہام ص ۵۳۳ خزائن ج ۳ ص ۳۸۶)

اور آیت **و مبشراً برسول یأتی من بعدی اسمہ احمد** میں اپنے طرف ہی اشارہ ہونے کا دعویٰ کرتا ہے۔ (ازالہ اوہام ص ۶۷۳ خزائن ج ۳ ص ۴۶۳) اور آیت **ھو الذی ارسل رسولہ بالھدی و دین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ** درحقیقت اپنے ہی زمانہ سے متعلق ہونے کا دعویٰ کرتا ہے۔ (ازالہ اوہام ص ۶۷۵ خزائن ج ۳ ص ۴۶۴) اور کہتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سیر معراج اس جسم کثیف کے ساتھ نہیں تھا بلکہ وہ نہایت اعلیٰ درجہ کا کشف تھا بعد کہتا ہے کہ اس قسم کے کشفوں میں مؤلف خود صاحب تجربہ ہے۔

(ازالہ اوہام ص ۴۷ حاشیہ خزائن ج ۳ ص ۱۲۶)

اور کہتا ہے کہ اسلام کو غلطیوں اور الحاقات بیجا سے منزہ کر کے وہ تعلیم جو روح و راستی سے بھری ہوئی ہے خلق اللہ کے سامنے رکھنا خدا تعالیٰ نے میرے سپرد کیا ہے۔ (ازالہ اوہام ص ۵۹ خزائن ج ۳ ص ۱۳۲)

اور لکھا ہے کہ ''خدا تعالیٰ نے اس عاجز کو آدم صفی اللہ کا مثیل قرار دیا اور پھر مثیل نوح قرار دیا اور پھر مثیل یوسف علیہ السلام قرار دیا اور پھر مثیل حضرت داؤد بیان فرمایا اور پھر مثیل موسیٰ کر کے بھی اس عاجز کو پکارا پھر اللہ تعالیٰ نے اس عاجز کو مثیل ابراہیم بھی کہا اور پھر آخر مثیل محمد بھی ٹھہرانے کی یہاں تک نوبت پہنچی کہ بار بار یا احمد کے خطاب سے مخاطب کر کے ظلی طور پر وہی سید الانبیاء و امام الاصفیا حضرت مقدس محمد مصطفیٰ علیہ السلام قرار لیا گیا، لیکن دوسری جگہ کہتا ہے کہ ''حضرت مسیح اور آپ (یعنی شخص مذکور) کے ناطہ سے کہ کشفی طور پر مروی ہوئی ہے۔ ''اس نے خدا کی محبت کو اپنے طرف کھینچ لیا ہے ان دونوں محبتوں کے ملنے سے تیسری چیز پیدا ہوئی جس کا نام روح القدس ہے اور اس کو بطور استعارہ کے ان دونوں محبتوں کا بیٹا کہنا چاہیے اور یہ پاک تثلیث ہے۔''

(توضیح مرام ص ۲۲ خزائن ج ۳ ص ۶۲)

اور کہتا ہے کہ ''مسیح اور اس عاجز کا مقام ایسا ہے کہ اس کو استعارہ کے طور پر ابنیت کے لفظ سے تعبیر کر سکتے ہیں۔'' (یعنی ابن اللہ کہہ سکتے ہیں) (توضیح مرام ص ۲۷ خزائن ج ۳ ص ۶۴)

اور قرآن شریف کے آیتوں کی تفسیر صحابہ و تابعین و جمہور مفسرین کے برخلاف اپنی رائے سے کرتا ہے اور صحابہ اور تابعین سے اس کی جو تفسیر وارد ہوئی ہے اس کو کہتا ہے یہ سراسر غلط تفسیر ہے۔ (ازالہ اوہام ص ۱۲۹ خزائن ج ۳ ص ۱۶۷) اور کہتا ہے کہ جبرئیل امین جو انبیاء کو دکھائی دیتا ہے وہ بذات خود زمین پر نہیں اترتا اور اپنے ہیڈ کوارٹر (یعنی صدر مقام) نہایت روشن نیر سے جدا نہیں ہوتا ہے بلکہ صرف اس کی تاثیر نازل ہوتی ہے اور اس کی عکس سے تصویر ان کے دل میں (یعنی انبیاء کے دل میں) منقوش ہو جاتی ہے۔ (ملخص توضیح مرام ص ۶۸۔۷۰۔۸۵ خزائن ج ۳ ص ۸۶،۹۵)

اور کہتا ہے ''لیلۃ القدر سے رات مراد نہیں بلکہ وہ زمانہ مراد ہے جو بوجہ ظلمت رات کا ہمرنگ ہے اور وہ نبی یا اس کے قائم مقام مجدد کے گزر جانے سے ایک ہزار مہینے کے بعد آتا ہے۔'' (فتح اسلام ص ۲۵۴ ملخص خزائن ج ۳ ص ۳۲) اور کہتا ہے کہ ''آخری زمانہ میں دجال کا آنا سراسر غلط ہے۔'' (ازالہ اوہام ص ۲۲۷ خزائن ج ۳ ص ۲۲۰) اور انبیاء کے معجزوں کا انکار کرتا ہے ان کو مسمریزمی طریق سے بطور لہو ولعب نہ بطور حقیقت ظہور میں آنے کا دعویٰ کرتا ہے۔ (ازالہ اوہام ص ۳۰۵ خزائن ج ۳ ص ۲۵۶) عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات جو قرآن شریف میں واقع ہیں یعنی مٹی سے پرندہ بنا کر اس میں دم پھونکنا اور اندھے اور کوڑی کو چنگا کرنا مردہ انسان کو زندہ کرنا ان سب کا انکار کرتا ہے اور وہ سب مسمریزم کے طریق پر ہونے کا قائل ہے۔ (ازالہ اوہام ص ۳۰۵ خزائن ج ۳ ص ۲۵۶) لکھا ہے ''اگر یہ عاجز اس عمل کو مکروہ اور قابل نفرت نہ سمجھتا تو خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے اتنی طاقت رکھتا تھا کہ ان اعجوبہ نمائیوں میں حضرت ابن مریم سے کم نہ رہتا۔'' (ازالہ ص ۳۰۹ حاشیہ خزائن ج ۳ ص ۲۵۸) اور پھر لکھتا ہے کہ یہ اعتقاد بالکل غلط اور فاسد اور مشرکانہ خیال ہے کہ مسیح مٹی کے پرندے بنا کر اور ان میں پھونک مار کر انہیں سچ مچ کے جانور بنا دیتا تھا۔ (ازالہ اوہام ص ۳۲۲ خزائن ج ۳ ص ۲۶۳ حاشیہ) اور عیسیٰ علیہ السلام کا باپ یوسف نجار ہونے کا قائل ہے۔ (ازالہ اوہام ص ۳۰۳ خزائن ج ۳ ص ۲۵۴) اور عیسیٰ علیہ السلام کا خنزیر کو قتل کرنا جو احادیث صحیحہ میں وارد ہوا ہے اس کے حقیقی معنی خنزیر کا شکار کھیلتے پھریں گے زعم کر کے اس پر تمسخر و استہزا کرتا ہے۔ (ازالہ اوہام ص ۴۲ خزائن ج ۳ ص ۱۲۳) اور ازواج مطہرات میں کونسی بی بی کا پہلے انتقال ہوا جو آنحضرت علیہ السلام نے پیشگوئی فرمائی تھی اس کے بارہ میں کہتا ہے کہ اس پیشگوئی کی اصل حقیقت آنحضرت علیہ السلام کو بھی معلوم نہیں تھی۔ (ازالہ اوہام ص ۳۰۷ خزائن ص ۴۹۶) اور کہتا ہے کہ جس قدر حضرت مسیح کی پیشگوئیاں غلط نکلیں اس قدر صحیح نکل نہیں سکیں اور کہتا ہے کہ امور اخبار یہ کشفیہ میں اجتہادی غلطی انبیاء سے بھی ہو

جاتی ہے۔ (ازالہ اوہام ص ۷ خزائن ج ۳ ص ۱۰۶) اور کہتا ہے جب کہ پیشگوئیوں کے سمجھنے کے بارے میں خود انبیاء سے امکان غلطی ہے تو پھر امت کا کورانہ اتفاق یا اجماع کیا چیز ہے۔ (ازالہ اوہام ص ۱۴۱ خزائن ج ۳ ص ۱۷۲) اور شیطانی دخل انبیاء اور رسولوں کی وحی میں بھی ہو جانے کا دعویٰ کر کے اس کی سند میں موجودہ توریت سے جھوٹا یہ قصہ لکھا ہے کہ ایک بادشاہ کے وقت میں چار سو نبی نے اس کی فتح کے بارہ میں پیشگوئی کی اور وہ جھوٹے نکلے اور اس کی توجیہ اپنے طرف سے یہ بیان کرتا ہے کہ دراصل وہ الہام ایک ناپاک روح کی طرف سے تھا۔ نوری فرشتہ کی طرف سے نہیں تھا اور ان نبیوں نے دھوکا کھا کر ربانی سمجھ لیا تھا۔ (ازالہ اوہام ص ۶۲۹ خزائن ج ۳ ص ۴۳۹)

اور کہتا ہے کہ یہ بھی مدت سے الہام ہو چکا ہے کہ ''**انا انزلناہ قریبا من القادیان وبالحق انزلناہ وبالحق نزل و کان وعد اللّٰہ مفعولا**'' اس کے بعد لکھا ہے کہ پھر اس کے بعد الہام کیا گیا کہ دوسرے علماء نے میرے گھر کو بدل ڈالا۔ اس کے بعد لکھتا ہے کہ کشفی طور سے مروی ہوئی میں نے دیکھا کہ میرے بھائی صاحب مرحوم میرے قریب بیٹھ کر بآواز بلند قرآن شریف پڑھ رہے ہیں اور پڑھتے پڑھتے انھوں نے ان فقرات کو پڑھا کہ **انا انزلناہ قریبا من القادیان** تو میں نے سن کر بہت تعجب کیا کہ کیا قادیان کا نام بھی قرآن شریف میں لکھا ہوا ہے۔ تب انھوں نے کہا یہ دیکھو لکھا ہوا۔ تب میں نے نظر ڈال کر جو دیکھا تو معلوم ہوا کہ فی الحقیقت قرآن شریف کے دائیں صفحہ میں شاید قریب نصف کے موقع پر یہی الہامی عبارت لکھی ہوئی موجود ہے۔ تب میں نے اپنے دل میں کہا کہ ہاں واقعی طور پر قادیان کا نام قرآن شریف میں درج ہے۔ (ازالہ اوہام ص ۷۷ خزائن ج ۳ ص ۱۴۰)

الغرض اس کے ایسے اقوال بہت ہیں بخوف تطویل نہیں لکھے گئے پس ایسے شخص کا اور اس کے تابعداروں کا اور اس کے اقوال کی تصدیق کرنے والوں کا کیا حکم ہے۔ بینوا توجروا۔ السائل: حاجی سید محمد محی الدین

الجواب...... حامداً **للّٰہ وحدہ و مصلیا و مسلما علی رسولہ سیدنا محمد الذی لانبی بعدہ**. ایسا اعتقادی شخص بشرط ثبوت عقل و عدم جنون، بیشک کافر و مرتد و زندیق ہے اور جس نے اس کی تابعداری یا تصدیق کی وہ بھی مرتد ہے کیونکہ عیسیٰ علیہ السلام کا اپنے جسم کے ساتھ آسمان پر جانا اور وہاں زندہ رہنا پھر اخیر زمانہ میں اتر آنا اور امام مہدی کے ساتھ نماز پڑھنا اور دجال نکل کے جو الوہیت کا دعویٰ کرے گا اس کو قتل کرنا، ان امور سے ہیں جن پر ایمان لانا ضروری ہیں اور اس میں شک کرنا کفر و ارتداد ہے اور یہی عقیدہ اہل سنت ہے اس میں کسی ایک اہل سنت کو خلاف نہیں پھر عیسیٰ علیہ السلام مر گئے اور ان کا جسم شریف زمین پر رہ گیا اور فقط ان کی روح آسمان پر گئی زعم کرنا نصاریٰ کا عقیدہ ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں جو **بل رفعہ اللّٰہ الیہ** اور فرمایا **و رافعک الی** سو وہ نص قطعی ہے عیسیٰ علیہ السلام اپنے جسم کے آسمان پر جانے میں اور جو فرمایا **و ان من اھل الکتاب الا لیؤمنن بہ قبل موتہ** اور فرمایا **و انہ لعلم للساعۃ** اس میں دلیل ظاہر ہے ان کے نزول پر۔ اور اس مضمون کے بہت سی احادیث صحیحہ بھی آئی ہیں جو حد تواتر کو پہنچی ہیں۔ ہم بخوف تطویل چند احادیث لکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جس کے نصیب میں ہدایت ہے اس کو کافی ہیں۔

امام المحدثین محمد بن اسمٰعیل البخاری نے اپنی صحیح کے باب نزول عیسیٰ بن مریم علیہ السلام میں ابی ہریرہؓ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا **والذی نفسی بیدہ لیوشکن ان ینزل فیکم ابن مریم حکما عدلا فیکسر الصلیب و یقتل الخنزیر و یضع الجزیۃ و یفیض المال حتی لا یقبلہ احد حتی تکون السجدۃ الواحدۃ خیرا من الدنیا وما فیھا ثم یقول ابوھریرۃ واقرؤا ان شئتم و ان من اھل الکتاب الا**

لیؤمنن به قبل موته و یوم القیامة یکون علیهم شهیدا. (بخاری ج ا ص ۴۹۰ باب نزول عیسیٰ بن مریم) یعنی قسم ہے اس کی جس کے دست قدرت میں میری جان ہے البتہ عنقریب مریم کا بیٹا حاکم عادل ہو کے تم میں اترے گا سو صلیب کو توڑے گا اور خنزیر کو قتل کرے گا اور جزیہ اٹھا دے گا اور مال بہت ہوگا کہ کوئی اس کو قبول نہیں کرے گا یہاں تک کہ ایک سجدہ کرنا دینا اور جو کچھ اس میں ہے ملنے سے بہتر ہوگا بعد ابو ہریرہؓ نے کہا اگر تم چاہو تو اس آیت کو پڑھو **و ان من اهل الکتاب الا لیؤمنن به قبل موته و یوم القیمة یکون علیهم شهیدا**" اس حدیث کو مسلم نے بھی اپنی صحیح میں روایت کی ہے اور امام بغوی نے بھی شرح السنہ میں اس حدیث کو روایت کر کے کہا **هذا حدیث متفق علی صحته.** حاصل اس حدیث کا یہ ہے کہ آیت مذکورہ میں قبل موتہ کے ضمیر کا مرجع عیسیٰ ہے یعنی اہل کتاب کا کوئی شخص نہیں مگر ایمان عیسیٰ پر لائے گا عیسیٰ کے مرنے کے پہلے یعنی عیسیٰ علیہ السلام اخیر زمانے میں جب آسمان پر سے اتریں گے تو اہل کتاب سے کوئی شخص باقی نہ رہے گا مگر عیسیٰ پر ایمان لائے گا اور **و ان من اهل الکتاب** کا لفظ اگرچہ عموم پر دلالت کرتا ہے لیکن اس عموم سے وہی اہل کتاب مراد ہیں جو عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھیں گے اور ان کے زمانے کو پائیں گے۔ اس آیت میں دوسری توجیہ بھی آئی ہے لیکن مفسروں کی ایک جماعت نے اسی کو جو ابو ہریرہؓ سے مروی ہوئی ہے اختیار کیا ہے اور امام ابو جعفر طبریؒ نے اسی قول کو ترجیح دی اور یہی قول قتادہ اور حسن بصری اور عطا وغیرہ کا بھی ہے۔ ابن عباسؓ سے بھی ایک روایت ہے جو اسی کو تائید کرتی ہے چنانچہ عنقریب مذکور ہوگی۔

بخاری اور مسلم ابی ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا **کیف انتم اذا انزل ابن مریم فیکم و امامکم منکم.** (بخاری ج ا ص ۴۹۰ باب نزول عیسیٰ بن مریم)

یعنی تم کیسے ہو گے جبکہ مریم کا بیٹا تم میں اترے گا اور تمہارا امام تمھارے میں کا ہی ہوگا۔ اس حدیث کو امام احمد اور بیہقی نے کتاب الاسماء والصفات میں روایت کیا ہے اور امام بغوی نے بھی شرح السنہ میں روایت کی ہے اور کہا **هذا حدیث متفق علی صحته** علماء کہتے ہیں کہ اس حدیث میں جو آیا ہے **و امامکم منکم** یعنی تمہارا امام تمھارے میں کا ہی ہوگا سو اس سے مراد امام مہدی ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے اترے بعد صبح کی نماز کو ان کے پیچھے اقتدا کریں گے چنانچہ اس مضمون کی احادیث بھی آئی ہیں اور عیسیٰ علیہ السلام نبی ہو کے امام مہدی کی اقتدا کرنا بعید نہیں کیونکہ ہمارے نبی کریم ﷺ نے بھی عبدالرحمٰن بن عوفؓ کے اور ابوبکر صدیقؓ کے پیچھے اقتداء فرمائی ہے۔

اور مسلم نے جابرؓ سے وایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا **لا تزال طائفة من امتی یقاتلون علی الحق ظاهرین الی یوم القیامة قال فینزل عیسی بن مریم فیقول امیرهم تعال صل لنا فیقول لا ان بعضکم علی بعض امراء تکرمة الله هذه الامة.** (مسلم ج ا ص ۸۷ باب نزول عیسیٰ) یعنی قیامت تک میری امت سے ایک جماعت ہمیشہ حق پر لڑائی کرتی غالب رہے گی پھر عیسیٰ بن مریم اتریں گے سو مومنوں کا امیر کہے گا آپ آیئے اور ہمارے ساتھ نماز پڑھیے۔ عیسیٰ علیہ السلام کہیں گے ایسا نہیں تمھارے میں کا بعض تمھارے بعض پر امیر ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے، اس امت کے لیے یہ مکرمت ہے۔

اور مسلم نے نواس بن سمعانؓ سے روایت کی ہے **قال ذکر رسول الله** ﷺ **الدجال ذات غداة فخفض فیه و رفع حتی ظنناه فی طائفة النخل فلما رحنا الیه عرف ذلک فینا فقال ماشانکم قلنا یارسول الله ذکرت الدجال غداةً فخفضت فیه و رفعت حتی ظنناه فی طائفة النخل فقال غیر الدجال اخوفنی علیکم ان یخرج و انا فیکم فانا حجیجه دونکم و ان یخرج ولست فیکم فامرو**

حجيج نفسه والله خليفتی علی كل مسلم انه شاب قطط عينه طافية كانی اشبهه بعبد العزی بن قطن فمن ادركه منكم فليقرأ عليه فواتح سورة الكهف انه خارج خلة بين الشام و العراق فعاث يمينا و عاث شمالا ياعباد الله فاثبتوا قلنا يارسول الله وما لبثه فی الارض قال اربعون يوما، يوم كسنة و يوم كشهر و يوم كجمعة و سائر ايامه كايامكم قلنا يارسول الله فذلك اليوم الذی كسنة اتكفينا فيه صلوة يوم قال لا اقدر واله قدره قلنا يارسول الله وما اسراعه فی الارض قال كالغيث استد برته الريح فياتی علی القوم فيدعوهم فيومنون به و يستجيبون له فيامر السماء فتمطر والارض فتنبت فتروح عليهم سارحتهم اطول ماكانت ذری واسبغه ضروعا و امده خواص ثم يأتی القوم فيدعوهم فيردون عليه قوله فينصرف عنهم فيصبحون ممحلين ليس بايديهم شئ عن موالهم و يمر بالخربة فيقول لها اخرجی كنوزك فتتبعه كنوزها كيعاسيب النحل ثم يدعو رجلاً ممتلئا شبابا فيضربه بالسيف فيقطعه جزلتين رمية الغرض ثم يدعوه فيقبل و يتهلل وجهه و يضحك فبينما هو كذلك اذ بعث الله المسيح ابن مريم فينزل عند المنارة البيضاء شرقی دمشق مهروزتين واضعاكفيه علی اجنحة ملكين اذاطأ طأ راسه قطر واذا رفعه تحدر منه جمانٍ كا للؤلؤ فلا يحل لكافر يجدريح نفسه الامات و نفسه ينتهی حيث ينتهی طرفه فيطلبه حتی يدركه بباب لدٍ فيقتله ثم ياتی عيسیؑ قوم قد عصمهم الله منه فيمسح عن وجوههم و يحدثهم بدرجاتهم فی الجنة فبينما هو كذلك اذا وحی الله الی عيسیٰ عليه الصلوٰة والسلام انی قد اخرجت عبادًا الی لا يدان لا حدٍ بقتالهم فحرز عبادی الی الطور و يبعث الله ياجوج وماجوج وهم من كل حدب ينسلون فيمر اوايلهم علی بحيرة طبرية فيشربون مافيها و يمر آخرهم فيقون لقد كان بهذه مرةً ماءٌ و يحصر نبی الله عيسیٰ عليه الصلوٰة والسلام و اصحابه حتی يكون راس الثور لاحدهم خيرا من مأية دينارٍ لا حدكم اليوم فيرغب نبی الله عيسیٰ عليه الصلوة والسلام و اصحابه فيرسل الله عليهم النغف فی رقابهم فيصبحون فرسی كموت نفس واحدةٍ ثم يهبط نبی الله عيسی و اصحابه الی الارض فلا يجدون فی الارض موضع شبر الاملاۂ زهمهم و نتنهم فيرغب نبی الله عيسیٰ و اصحابه الی الله فيرسل الله عليهم طيرا كاعناق البخت فتحملهم فتطرحهم حيث شاء الله ثم يرسل الله مطراً لا يكن منه بيت مدر ولا و برفيغسل الارض حتی يتركها كالزلقه ثم يقال للارض انبتی ثمرتك وردّی بركتك فيومئذ تاكل العصابة من الرمانة و يستظلون بقحفها و يبارك فی الرسل حتی ان اللقحة من الابل لتكفے الفئام من الناس واللقحة من البقر لتكفے القبيلة من الناس و اللقحة من الغنم لتكفی الفخد من الناس فبينما هم كذلك اذ بعث الله ريحاطيبة فتاخذهم تحت آباطهم فتقبض روح كل مومن و كل مسلم و يبقی شرار الناس يتهارجون فيها تهارج الحمر فصلیهم تقوم الساعة.

(مسلم ج ۲ ص ۴۰۱ باب ذکر الدجال)

یعنی ایک دن صبح کو نبی علیہ السلام نے دجال کا حال ذکر کیا پھر اس میں اتارا اور چڑھایا یہاں تک ہم کان کیے کہ وہ خرمے کے درختوں کے کسی بن میں ہے پھر ہم جب دوپہر کے بعد نبی علیہ السلام کے پاس گئے تو ہمارے میں اس کو پایا یعنی اس کا احوال سننے سے ہم پر جو خوف و دہشت ہوئی تھی اس کو سمجھ کے فرمایا تمہارا کیا حال ہے۔ ہم

کہے یارسول اللہ ﷺ آپ نے صبح کو دجال کا ذکر فرمایا سو اس میں اتارا اور چڑھایا یہاں تک کہ وہ خرمے کے درختوں کے کسی بن میں ہے کر کے ہم کو گمان ہوا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تمھارے پر دجال کے غیر کا خوف مجھ کو زیادہ ہے اگر دجال نکلے اور میں تمھارے میں ہوں تو اس کا حجیج میں ہوں۔ تم نہیں، یعنی دلیل کہنے والا اور اس کو جھٹلانے والا میں ہوں تم اس کو جھٹلانے کی احتیاج نہیں اگر وہ نکلے اور میں تمھارے میں نہ رہوں تو ہر شخص اپنے نفس کا آپ حجیج ہے تم پر اور ہر مسلمان پر اللہ تعالیٰ میرا خلیفہ ہے یعنی تمہارا نگہبان اللہ ہے، مقرر دجال جوان ہے اس کے بال بہت اکڑے ہوئے ہیں اس کی آنکھ طافیہ ہے یعنی نکل آئی ہے اس کو میں عبدالعزی بن قطن سے تشبیہ دیتا ہوں یعنی دجال عبدالعزی سے مشابہ ہے تمھارے سے جو کوئی اس کو پائے گا تو سورۂ کہف کے شروع کی آیتیں پڑھے وہ شام وعراق کے درمیان میں کی راہ سے نکلے گا سو داہنے طرف اور بائیں طرف فساد کرے گا اے اللہ کے بندے تم ثابت رہو ہم کہے یارسول اللہ وہ دجال زمین پر کتنے دن رہے گا حضرت نے فرمایا چالیس دن اس کا ایک دن ایک برس کے مانند ہے اور ایک دن ایک مہینے کے مانند اور ایک دن ایک جمعہ کے مانند یعنی ایک ہفتے کے ہے اور باقی کے دن تمھارے دنوں کے مانند ہیں، ہم کہے یارسول اللہ وہ دن جو ایک برس کے اتنا ہوگا اس میں ایک دن کی نماز پڑھنا ہم کو کفایت کرے گا یا نہ۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کفایت نہ کرے گا اندازہ کرو نماز کے واسطے ایک دن کا اندازہ۔ ہم کہے یارسول اللہ اس کی جلدی زمین پر کیسی ہے حضرت نے فرمایا غیث کے مانند ہے یعنی مہینہ کے مانند یا ابر کے مانند ہے کہ جس کے پیچھے ہوا ہے سو ایک قوم پاس آئے گا اور ان کو اپنی طرف دعوت کرے گا پھر وہ اس پر ایمان لائیں گے اور اس کی دعوت قبول کریں گے تو آسمان کو حکم کرے گا سو مینہ برسے گا اور زمین کو حکم کرے گا سو اگے گی پھر ان قوم کے جانور جو صبح کو چرنے گئے تھے سو شام کو آئیں گے سو ان کے کوہان بہت بلند رہیں گے یعنی ان کے مواشی نہایت فربہ رہیں گے اور ان کے کاس بہت بھرے ہوئے رہیں گے ان کے پٹھے بہت ہی دراز رہیں گے پھر دجال دوسری قوم کے پاس آ کے ان کو دعوت کرے گا وہ اس کی دعوت کو رد کریں گے تو ان کے پاس سے چلا جائے گا صبح کو دیکھے تو یہ لوگ قحط زدہ ہوں گے ان کے ہاتھ میں ان کا کچھ مال باقی نہ رہے گا دجال ویرانے پر گزرے گا اور اس کو کہے گا تیرے خزانہ کو نکال تو اس ویرانے کے خزانے اس کے پیچھے چلیں گے جیسے شہد کی مکھیوں کی ٹکڑی ہے۔ بعد دجال ایک شخص کو جو بھری جوانی میں ہے بلائے گا اور اس کو تلوار سے مار کے دو ٹکڑے کر کے تیر کے نشانے کے مقدار فاصلے سے ڈالے گا پھر اس جوان کو پکارے گا تو زندہ ہو کے آئے گا اس کا منہ چمکتا ہوا اور وہ ہنستا ہوا دجال اس ہی میں تھا کہ یکایک اللہ تعالیٰ مسیح ابن مریم کو بھیجے گا سو سفید منارے پاس جو دمشق کے شرقی جانب میں ہے اتریں گے دو مہرویے[1] پہنے ہوئے اور اپنے ہاتھوں کے نیچے دو فرشتوں کے بازوؤں پر دھرے ہوئے اپنے سر کو جھکائے تو سر سے پسینا ٹپکے گا اور جب سر کو اٹھائے تو عرق کے قطرے موتی کے دانوں کے مانند سر پر سے اتریں گے پس ممکن نہیں کسی کافر کو کہ ان کی سانس کی بھانپ لگے مگر یہ کہ مر جائے گا ان کی نگاہ جہاں تک جاتی ہے ان کا دم اتنی دور جائے گا پھر عیسیٰ علیہ السلام دجال کو طلب کریں گے یہاں تک لُد[2] کے دروازہ پاس اس کو پا کے اس کو قتل کریں گے بعد عیسیٰ علیہ السلام کے پاس ایک قوم آئے گی کہ جن کو اللہ تعالیٰ نے دجال سے نگاہ رکھا تھا۔ سو ان کے منہ پوچھیں گے اور ان کو ان کے مرتبوں سے جو بہشت میں ہیں خبر دیں گے، ایسے میں اللہ تعالیٰ عیسیٰ کی طرف وحی بھیجے گا کہ مقربین اپنے کئی بندوں کو نکال لاؤ کہ کسی کو ان سے جنگ

---

[1] مہر وہ دال محملہ اور ذال معجمہ ہے۔ کپڑے کو کہتے ہیں۔ کہ جس کو ورس کے رنگ میں بعد زعفران کے رنگ میں رنگتے ہیں۔

[2] لد لام کی ضم اور دال کی تشدید سے وہ شام میں ایک جگہ کا نام ہے۔''

کرنے کی طاقت نہیں میرے بندوں کو یعنی مومنوں کو محافظت کرنے کے لیے کوہ طور پر جا پھر اللہ تعالیٰ یاجوج ماجوج کو نکالے گا پھر وہ ہر بلند وسخت زمین سے شتاب آئیں گے اور ان میں پیش رواں طبریہ کے بحیرے پر یعنی تالاب پر گزریں گے سو اس کا پانی سب پئیں گے ان میں سے پیچھے آنے والے اس پر جب گزریں گے کہیں گے اس بحیرے میں کسی وقت پانی تھا۔ نبی اللہ عیسیٰ علیہ السلام اور ان کی اصحاب محصور رہیں گے یہاں تک کہ آج تم میں سے کسی ایک کے پاس سو دینار ہونے سے ان میں سے کسی ایک کے پاس بیل کا سر ہونا بہتر ہوگا۔ پھر عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے اصحاب اللہ کے پاس یاجوج ماجوج ہلاک ہونے کے لیے دعا کریں گے تب اللہ تعالیٰ ان کی گردنوں میں نغف یعنی کیڑوں کو بھیجے گا سو سب یکبارگی مر جائیں گے بعد نبی اللہ عیسیٰ اور ان کے اصحاب زمین پر اتریں گے سو زمین پر بالشت بھر کی جگہ نہ رہے گی مگر ان کی چربی اور بدبوئی سے بھر جائے گی۔ پھر نبی اللہ عیسیٰ اور ان کے اصحاب اللہ کے پاس التجا کریں گے تب اللہ تعالیٰ بختی اونٹوں کی گردنوں کی مانند پرندوں کو بھیجے گا سو ان کے لاشوں کو اٹھا کے اللہ تعالیٰ جہاں چاہا وہاں ڈالیں گے پھر اللہ تعالیٰ مینہ برسائے گا کہ جس مینہ کو مٹی کے گھر اور بال کے گھر مانع نہ ہوں گے اور ساری زمین کو ایسا دھوئے گا کہ آئینے کے مانند مصفا ہوگی پھر زمین کو کہا جائے گا اپنے پھلوں کو اُگا اور اپنی برکت کو پھر لے آ۔ تب ایک انار ایک عصابہ یعنی ایک جماعت کھائے گی اور اس کے چھلکوں سے سایہ بنائیں گے اور دودھ میں برکت ہوگی یہاں تک کہ اونٹ کے ایک لقحے[1] کا دودھ ایک جماعت کو کفایت کرے گا اور گائے کے ایک لقحے کا دودھ ایک قبیلے کے لوگوں کو کافی ہوگا اور بکری کے ایک لقحے کا دودھ لوگوں کی ایک فخذ[2] کو کفایت کرے گا لوگ اس ہی حال میں رہیں گے کہ اللہ تعالیٰ ایک ہوا بھیجے گا جب ان کے بغلوں کے نیچے لگے گی تو ہر مومن اور مسلم کی روح کو قبض کرے گی اور بدلوگ باقی رہیں گے گدھے جیسے خلط[3] ہوتے ہیں ویسی اختلاط کریں گے انھیں پر قیامت قائم ہوگی۔ اس حدیث کو امام احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

اور مسلم نے اپنی صحیح میں حذیفہ بن اسید الغفاریؓ سے روایت کی ہے **قال اطلع النبی ﷺ علینا و نحن نتذاکر فقال ماتذکرون قالوا نذکر الساعة قال انھالن تقوم حتی تروا قبلھا عشر آیات فذکر الدخان والدجال والدابة وطلوع الشمس من مغربھا و نزول عیسی بن مریم ویاجوج وماجوج** (مسلم ج ۲ ص ۳۹۳ کتاب الفتن) یعنی نبی ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم کچھ تذکرے کر رہے تھے پھر آپ ﷺ نے فرمایا تم کیا تذکرہ کرتے ہو صحابہؓ نے عرض کیا ہم قیامت کا ذکر کرتے تھے فرمایا قیامت نہ ہوگی یہاں تک کہ تم اس کے آگے دس نشانیاں دیکھ لو پھر بیان فرمایا دخان اور دجال اور دابہ اور طلوع آفتاب کا اس کے مغرب سے اور نزول عیسیٰ بن مریم کا اور یاجوج اور ماجوج۔

ابن ماجہ نے اپنی سنن میں ابی امامۃ الباہلیؓ سے روایت کی ہے۔ **قال خطبنا رسول اللہ ﷺ فکان اکثر خطبة حدیثا حدثناه عن الدجال وحذرناه فکان من قوله ان قال انه لم تکن فتنة فی الارض منذذرء اللّٰہ ذریة آدم اعظم من فتنة الدجال وان اللّٰہ لم یبعث نبیا الاحذرامة الدجال و انا آخر الانبیاء وانتم آخر الامم وھو خارج فیکم لا محالة وان یخرج وانا بین ظھراینکم فانا حجیج لکل**

[1] لقحہ اس جانور کو کہتے ہیں کہ جن کے تھوڑے دن ہوئے ہوں۔

[2] فخذ یعنی قرابتی لوگوں کی جماعت۔

[3] یعنی لوگ علانیہ جماع کریں گے جیسے گدھے کرتے ہیں ان کو کسی بات کا لحاظ نہ رہے گا۔

مسلم و ان يخرج من بعدى فكل حجيج نفسه و اللّٰه خليفة على كل مسلم و انه يخرج من خلةٍ بين الشام والعراق فيعيث يمينا و يعيث شمالا ياعباد اللّٰه فثبتوا فاني ساصفه لكم صفة لم يصفها اياه نبى قبلى انه يبدا فيقول انا نبى ولا نبى بعدے ثم يثنى فيقول انا ربكم ولا ترون ربكم حتى تموتوا وانه اعورو ان ربكم ليس باعور وانه مكتوب بين عينيه كافر يقرؤه كل مؤمن كاتب او غير كاتب و ان من فتنة ان معه جنة ونارًا فناره جنة و جنته نار فمن ابتلى بناره فليستغث باللّٰه وليقرأ فواتح الكهف فتكون عليه بر دا وسلاما كما كانت النار على ابراهيم وان من فتنة ان يقول لاعرابى ارايت ان بعثت لک اباک امک انشهد انى ربک فيقول نعم فيتمثل له شيطايان فى صورة ابيه وامه فيقولان ياحا اتبعه فانه ربک وان من فتنة ان يسلط على نفس وحدة فبقتلها بنشرها بالمنشار حتى يلقى شقتين ثم يقول انظروا الى عبدى هذا فانى ابعثه الآن ثم يزعم ان له رباغيرى فيبعثه اللّٰه فيقول له الخبيث من ربک فيقول ربى اللّٰه وانت عدو اللّٰه انت الدجال واللّٰه ما كنت اشد بصيرة بک منى اليوم...... وان من فتنة ان يأمر السماء ان تمطر فتمطر و يامر الارض ان تنبت فتنبت وان من فتنة ان يمر بالحى فيكذبونه فلا تبقى لهم سائمة الاهلكت وان من فتنة ان يمر بالحى فيصد قونه فيامر السماء ان تمطر فتمطر و بالارض ان تنبت فتنبت حتى تروح مواشيهم من يومهم ذاک اسمن ماكانت واعظمه وامده خواصر وادره ضروعا وان لايبقى شئ من الارض الا وطئه وظهر عليه الامكة والمدينة لا ياتيهما من نقب من نقابهما الالقية الملائكة بالسيوف صلتة حتى ينزل عندالظريب الاحمر عند منطقع السبخة و ترجف المدينة باهلها ثلاث رجفات فلا يبقى منافق ولا منافقة الاخرج اليه فتنفى الخبث منها كما ينفى الكير خبث الحديد و يدعى ذلک اليوم يوم الخلاص فقالت ام شريک بنت ابى العكر يارسول اللّٰه فاين العرب يومئذ قال هم يومئذ قليل وجلهم ببيت المقدس امامهم رجل صالح فبينما امامهم قد تقدم يصلى بهم الصبح اذ نزل عليهم عيسى بن مريم عليه السلام للصبح فرجع ذلک الامام ينكص يمشى القهقرا ليتقدم عيسى عليه السلام يصلى بالناس فيضع عيسى يده بين كتفيه ثم يقول له تقدم فصل فانها لک اقيمت فيصلى بهم امامهم فاذا انصرفوا قال عيسى عليه السلام افتحوا الباب فيفتح ووراء ہ الدجال معه سبعون الف يهودى كلهم ذوسيف محلًى وساج فاذا نظر اليه الدجال ذاب كما يذوب الملح فى الماء و ينطلق هاربا فيقول عيسى عليه السلام ان لى فيک ضربة لن تسبقنى بها فيدركه عند باب اللد الشرقى فيقتله فيهزم اللّٰه اليهود ولا يبقى شئ مما خلق اللّٰه عزوجل يتوارى به يهودى الا انطق اللّٰه ذلک الشئ لا حجر ولا شجر ولا حايط ولا دابة الا الغرقدة فانها من شجرهم لا تنطق الا قال يا عبداللّٰه المسلم هذا يهودے فتعال اقتلة الحديث (ابن ماجہ ص ۲۹۷، ۲۹۸ باب فتنۃ الدجال وخروج عیسیٰ بن مریم) یعنی ایک بار رسول اللہ ﷺ نے خطبہ پڑھا سواس میں اکثر باتیں دجال کے متعلق فرمایا اور ہم کو اس سے ڈرایا از جملہ یہ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ آدم کی اولاد کو جب سے پیدا کیا ہے تب سے دجال کے فتنہ سے کوئی فتنہ بڑا زمین پر نہیں ہوا اور اللہ تعالیٰ کسی نبی کو نہیں بھیجا مگر اس نبی نے دجال سے ڈرایا۔ میں نبیوں کا آخر ہوں اور تم اخیر امت ہو۔ دجال ناگزیر تمھارے میں ہی نکلے گا پھر اگر وہ نکلے اور میں تمھارے میں موجود ہوں تو میں ہر مسلمان کی طرف حجیج ہوں یعنی دلیل گو ہوں اگر میرے بعد نکلا تو ہر آدمی اپنی دلیل آپ ہی کہے گا اور اللہ تعالیٰ ہر مسلمان پر میرا خلیفہ ہوگا اور

وہ دجال ایک خلہ سے یعنی راہ کے جو شام و عراق کے درمیان ہے نکلے گا پھر داہنے اور بائیں طرف فساد کرتا پھرے گا اے اللہ کے بندو تم ثابت قدم رہو دجال کی صفت میں تم کو ایسی بیان کرتا ہوں کہ کوئی نبی میرے آگے اس کو بیان نہیں کیا۔ ابتداء میں تو دجال کہے گا میں نبی ہوں حالانکہ میرے بعد کوئی نبی نہیں، بعد کہے گا میں تمہارا رب ہوں حال تو یہ ہے تم اپنے پروردگار کو تم مرنے، تک نہیں دیکھیں گے اور وہ دجال کانا ہے اور تمہارا پروردگار کانا نہیں اور اس کے دونوں آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہوا ہے جو مومن ہے اس کو پڑھے گا خواہ لکھنا پڑھنا جانے یا نجانے۔ اس کے فتنوں سے یہ بھی ہے کہ اس کے ساتھ بہشت اور دوزخ رہیں گے اس کی دوزخ بہشت ہے اور بہشت دوزخ ہے اس کی دوزخ کی بلا میں کوئی تمھارے میں کا پڑا تو اللہ تعالیٰ سے مدد مانگے اور سورۂ کہف کے شروع کی آیتیں پڑھے تو وہ دوزخ اس پر ٹھنڈک اور سلامتی ہو جائے گی جیسے ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ہوئی تھی۔ اس کے فتنوں سے یہ بھی ہے کہ اعرابی کو بولے گا تیرے ماں باپ کو اگر میں زندہ کروں تو آیا میں تیرا رب ہوں کر کے اقرار کرے گا وہ بولے گا بہتر پھر وہ شیطان اس کی ماں اور باپ کی صورتوں سے آئیں گے اور کہیں گے بیٹا تو اس کا تابعدار ہو جا کیونکہ وہ تیرا رب ہے۔ اس کے فتنوں سے یہ بھی ہے کہ ایک شخص پر مسلط ہو کے اس کو آرے سے کاٹ کے دو پھانک کرے گا بعد لوگ کو کہے گا دیکھو میرے اس بندے کو اب میں جلاتا ہوں وہ زندہ ہو کے بولے گا میرا رب تو نہیں دوسرا کوئی ہے پھر اس کو زندہ کر کے وہ خبیث کہے گا تیرا رب کون ہے، وہ شخص بولے گا میرا رب اللہ ہے اور تو اللہ کا دشمن دجال ہے۔ تیرے حال سے واللہ مجھ کو آگے سے زیادہ اب یقین حاصل ہوا اس کے فتنوں سے یہ بھی ہے کہ آسمان کو حکم کیا تو مینہ برسائے گا زمین کو حکم کیا تو اگائے گی اس کے فتنوں سے یہ بھی ہے کہ کسی قبیلے پر گزرے گا اور وہ لوگ اس کی تکذیب کریں گے تو ان کے جانور جتنے ہیں اتنے سب مر جائیں گے اس کے فتنوں سے یہ بھی ہے کہ کسی قبیلے پر گزرا اور وہ لوگ اس پر ایمان لائے تو مینہ کو حکم کرے گا کہ ان پر برسے تو مینہ برسے گا زمین کو حکم کرے گا اگائے تو اگائے گی پھر اس ہی دن ان کے جانور نہایت فربہ اور پرشکم اور کاس دودھ سے بھرے ہوئے ہو جائیں گے اور تھوڑی سی زمین خالی نہ رہے گی جو اس کے پامال نہ ہو، مگر مکے اور مدینے میں نہ آئے گا ان کے راہوں پر فرشتے تلوار لیے ہوئے کھڑے ہوں گے اس کو دفع کریں گے پھر سرخ پہاڑ پاس جہاں چوڑ کی زمین منقطع ہوتی ہے آ کے اترے گا مدینے کو تین بار زلزلہ ہوگا پھر کوئی منافق مرد یا عورت مدینے میں باقی نہ رہے گا مگر نکل کے دجال کے پاس چلا جائے گا۔ سو اس کی نجاست کو نکال دے گا جیسا کہ یعنی مُس یا بھتا لوہے کے گوہ کو نکالتا ہے اس دن تمام یوم الخلاص ہے ام شریک بنت ابی العکر رضی اللہ عنہا نے کہا یا رسول اللہ ﷺ اس دن عرب کہاں رہیں گے نبی ﷺ نے فرمایا وہ تھوڑے رہیں گے اور اکثر ان کے بیت المقدس میں رہیں گے ان کا امام ایک صالح مرد ہوگا سو ایک دن امام صبح کی نماز کے واسطے آگے بڑھا کہ اس میں عیسیٰ بن مریم اتریں گے وہ امام پچھلے پاؤں ہٹتا ہوا آئے گا تا عیسیٰ امامت کرے عیسیٰ اس کے دونوں شانوں میں اپنا ہاتھ رکھ کے کہیں گے اقامت تمہارے واسطے کہی گئی تم ہی امام ہو کے نماز پڑھو۔ پھر وہی صالح مرد امام ہو کے نماز پڑھے گا نماز سے جب فراغت پائے تو عیسیٰ کہیں گے دروازہ کھولو پھر دروازہ کھولے تو اس کے رو برو دجال رہے گا اور اس کے ساتھ ستر ہزار یہود رہیں گے ان کے پاس تلواریں آراستہ سونے کا کام کیے ہوئے رہیں گے اور ان پر سبز طیلسان رہیں گے دجال عیسیٰ کو دیکھتے ہی گھلجائے گا جیسا نمک پانی میں گھلتا ہے پھر وہاں سے بھاگے گا عیسیٰ کہیں گے میرے پاس تیرے واسطے ایک مار ہے تو اس سے نہ بچے گا پھر اس کا پیچھا کر کے لد کے دروازے کے پاس جو شرقی جہت میں ہے قتل کریں گے اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ یہودیوں کو شکست دے گا اللہ تعالیٰ جس چیز کو

پیدا کیا ہے اس کے پاس یہود جا کے پوشیدہ ہونا چاہیں گے پتھر ہو یا درخت، جانور ہو یا دیوار اللہ تعالیٰ اس مخلوق کو زبان دے گا وہ پکار اٹھے گا اے اللہ کے مسلمان بندے یہ یہودی ہے تو آ کے اس کو قتل کر مگر غرقد[1] نہ بولے گا کیا واسطے وہ یہود کا جھاڑ ہے الحدیث ابن ماجہ، نے اس حدیث کی آخر میں لکھا ہے **سمعت ابا لاحسن الطنافسے يقول سمعت عبدالرحمن المحار بى يقول ينبغي ان يدفع هذا الحديث الى المؤدب حتى يعلمه الصبيان في الكتاب** (ابن ماجہ ص ۲۹۹) یعنی میں نے ابوالحسن طنافسی کو سنا وہ کہا میں نے عبدالرحمٰن المحاربی کو سنا کہتا تھا سزاوار ہے کہ اس حدیث کو مودب کو دیتا تا کہ مکتب خانہ میں بچوں کو سکھلائے اور ابوداؤد نے اپنی سنن کے باب ذکر خروج الدجال میں ابی ہریرۃؓ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا **ليس بيني وبينه يعني عيسى عليه السلام نبى وانه نازل فاذا رأيتموه فاعرفوه رجل مربوع الى الحمرة والبياض بين ممصرتين كأن راسه يقطروان لم يصبه بللٌ فيقاتل الناس على الاسلام فيدق الصليب و يقتل الخنزير و يضع الجزية و يهلك الله في زمانه الملل كلها الا الاسلام و يهلك المسيح الدجال فيمكث في الارض اربعين سنة ثم يتوفى فيصلي عليه المسلمون.** (ابوداؤد ج ۲ ص ۱۳۵ باب ذکر الدجال) یعنی میرے اور عیسیٰ کے درمیان کوئی نبی نہیں اور مقرر وہ اتریں گے تم انھیں کو دیکھو تو پہچانو کہ وہ میانہ قد ہیں سرخ وسفید ان پر نصردو کپڑے رہیں گے یعنی تھوڑی زردی ملی ہوئی گویا ان کے سر کے بالوں سے پانی ٹپکتا ہے اگرچہ پانی کی تراوت نہ پہنچے اور لڑائی کریں گے لوگوں سے اسلام لانے پر، پھر صلیب کو توڑیں گے اور خنزیر کو مار ڈالیں گے اور جزیہ کو اٹھائیں گے اور ان کے زمانے میں سوائے اسلام کے دوسرے سب ملتوں کو اللہ تعالیٰ نابود کرے گا اور مسیح دجال کو ہلاک کرے گا پھر عیسیٰ چالیس برس زمین پر ٹھہرے رہیں گے بعد مریں گے پھر مسلمان ان پر نماز پڑھیں گے۔ امام احمد نے ابی ہریرۃؓ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا **الانبياء اخوة العلات امهاتهم شتى و دينهم واحدوانى اولى الناس بعيسى بن مريم لانه لم يكن نبى بيني و بينه و انه نازل. فاذا ارايتموه فاعروفه رجل مربوع الى الحمرة والبياض عليه ثوبان ممصران كان راسه يقطرو ان لم يصبه بلل فيدق الصليب و يقتل الخنزير و يضع الجزية و يدعو الناس الى الاسلام ويهلك الله في زمانه الملل كلها الا الاسلام و يهلك الله في زمانه المسيح الدجال ثم تقع الا مانة على الارض حتى ترقع الاسود مع الابل والنمار مع البقرو الذئاب مع الغنم و يلعب الصبيان بالحيات لا تضرهم فيمكث اربعين ثم يتوفى و يصلي عليه المسلمون.** (مسند احمد ج ۲ ص ۴۰۶)

یعنی انبیاء سوتیلے بھائی ہیں ان کے مائیں علیحدہ ہیں اور دین ان کا ایک ہی ہے اور لوگوں سے میں عیسیٰ بن مریم کے ساتھ اولیٰ ہوں یعنی احق اور نزدیک تر ہوں کیا واسطے میرے اور ان کے درمیان کوئی نبی نہیں ہے اور مقرر وہ اتریں گے تم ان کو دیکھو تو پہچانو کہ وہ میانہ قد ہیں سرخ وسفید ان پر ممصر دو کپڑے رہیں گے گویا ان کے سر کے بالوں سے پانی ٹپکتا ہے اگرچہ پانی کی تراوت نہ پہنچے پھر صلیب کو توڑیں گے اور خنزیر کو مار ہی ڈالیں گے اور جزیہ کو اٹھا دیں گے اور لوگوں کو اسلام کی طرف بلوائیں گے ان کے زمانے میں سوائے اسلام کے دوسرے سب ملتوں کو اللہ تعالیٰ نابود کرے گا اور اللہ تعالیٰ مسیح الدجال کو ان کے زمانے میں ہلاک کرے گا پھر زمین پر امن ہو جائے گا باگ اونٹ کے ساتھ اور چیتا گائے کے ساتھ اور بھیڑیا بکری کے ساتھ مل کے چریں گے اور آدمی کے بچے سنپوں کے ساتھ مل کے کھیلیں گے تو سانپ ان کو ایذا نہ دیں گے سو عیسیٰ چالیس برس ٹھہرے رہیں گے بعد

---

[1] غرقد نام ہے ایک درخت کا۔ انار کے درخت سے تنا بڑا ہوتا ہے اس کو کانٹے رہتے ہیں۔

مریں گے مسلمان ان پر نماز پڑھیں گے اس حدیث کو حاکم نے بھی مستدرک میں روایت کی اس کا لفظ یہ ہے۔ ان روح اللہ عیسی نازل فیکم فاذا رایتموہ فاعرفوہ الحدیث. امام احمد اور ابن ابی شیبہ اور سعید بن منصور اور بیہقی نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ **لقیت لیلة اسری بی ابراھیم و موسی و عیسیٰ علیھم السلام فتذاکر وا امر الساعة فردوا امرھم الی ابراھیم فقال لا علم لی بھا فردوا امرھم الی موسیٰ فقال لا علم لی بھا فردوا امرھم الی عیسی فقال اما وجبتھا فلا یعلم بھا احد الا اللّٰہ وفیما عھدالّی ربی عزوجل ان الدجال خارج و معی قضیبان فاذا رانی ذاب کما یذوب الرصاص فیھلکه اللّٰہ اذا رانی حتی ان الحجر و الشجر یقول یا مسلم ان تحتی کافرا فتعال فاقتله فیھلکھم اللّٰہ.** (مسند احمد ج ا ص ۳۷۵)

یعنی ملاقات کیا میں نے شب معراج میں ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ علیہم السلام سے پھر قیام قیامت کا مذاکرہ کیا کہ کب ہوگی سب اس سوال کو ابراہیم پر پیش کیے تو ابراہیم کہے مجھ کو اس کا علم نہیں پھر موسیٰ پر پیش کیے تو موسیٰ کہے مجھ کو اس کا علم نہیں پھر عیسیٰ پر پیش کیے تو کہے کہ قیامت کا عین وقت وقوع سوائے اللہ کے کوئی نہیں جانتا لیکن میرا رب عزوجل نے مجھ سے عہد کیا ہے کہ دجال نکلنے والا ہے۔ اور میرے ہاتھ میں دو چھڑی رہیں گے پس جب دجال مجھ کو دیکھے گا تو پگھلے گا جیسا سیسا پگھلتا ہے پھر اللہ تعالیٰ دجال کو ہلاک کرے گا جب مجھ کو دیکھے گا یہاں تک کہ پتھر اور جھاڑ کہیں گے اے مسلمان مقرر میرے نیچے کافر ہے تو آ کے اس کو قتل کر پھر اللہ تعالیٰ ان سب کو ہلاک کرے گا اس حدیث کو ابن ماجہ نے اپنی سنن میں بھی روایت کی ہے اس میں ہے **فذکر خروج الدجال قال فانزل فاقتله** (سنن ابن ماجہ ص ۲۹۹) یعنی عیسیٰ علیہ السلام نے دجال نکلنے کو ذکر کر کے فرمایا کہ میں اتر کے اس کو قتل کروں گا اور اس حدیث کو حاکم نے بھی اپنی مستدرک میں روایت کی ہے اس میں ہے **فذکر من خروج الدجال فاھبط فاقتله** یعنی عیسیٰ علیہ السلام نے دجال کے نکلنے کو ذکر کر کے فرمایا کہ میں اتر کے اس کو قتل کروں گا حاکم نے کہا اس کی اسناد صحیح ہے اس حدیث سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ دجال کو قتل کرنے وہی عیسیٰ علیہ السلام آئیں گے جن پر انجیل نازل ہوئی اور اب آسمان پر موجود ہیں۔

اور سعید بن منصور اور نسائی اور ابن ابی حاتم اور ابن مردویہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی۔

لما اراد اللّٰہ ان یرفع عیسیٰ الی السمآء خرج الی اصحابه و فی البیت اثنا عشر رجلا من الحواریین یعنی فخرج علیھم من عین فی البیت و راسه یقطر ماء فقال ان منکم من یکفر بی اثنی عشر مرة بعد ان امن بی ثم قال ایکم یلقی علیه شبھی فیقتل مکانی فیکون معی فی درجتی فقام شاب من احدثھم سنا فقال له اجلس ثم قام الشاب فقال اجلس ثم اعاد علیھم فقام الشاب فقال انا فقال انت ذاک فالقی علیه شبه عیسی و رفع عیسی من روزنة فی البیت الی السماء.

(ابن کثیر ج ا ص ۵۷۴ زیر آیت بل رفعه اللہ الیه سنن کبری للنسائی ج ۶ ص ۴۸۹ کتاب التفسیر باب ۳۹۰)

یعنی اللہ تعالیٰ جب عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان پر اٹھا لے جانے کا ارادہ کیا تو عیسیٰ اپنے اصحاب کے پاس آیا اور اس گھر میں عیسیٰ کے بارہ حواری تھے اس گھر میں ایک چشمہ تھا عیسیٰ اس میں سے نکل آئے ان کے سر کے بالوں سے پانی کے قطرے ٹپکتے تھے سو عیسیٰ علیہ السلام نے ان کو فرمایا تمھارے میں ایک شخص میرے پر ایمان لایا سو بارہ دفعہ میرے سے کفر کرے گا بعد فرمایا تمھارے میں کون شخص چاہتا ہے کہ میرا شبیہ ہوئے اور میرے درعوض مارا جائے اور میرے ساتھ میرے درجہ میں رہے ان میں سے ایک کم عمر جوان تھا کھڑا ہوا اور بولا میں ہوتا ہوں

عیسیٰ علیہ السلام نے اس کو کہا بیٹھ اور اس کو دوبارہ فرمایا وہی جوان اٹھ کے کہا میں حاضر ہوں عیسیٰ علیہ السلام نے اس کو فرمایا بیٹھ اور پھر اس کلام کا اعادہ کیا پھر وہی جوان کھڑے ہو کے کہا میں ہوں، عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا وہ تو ہی ہے پھر وہ شخص عیسیٰ علیہ السلام کا ہم شکل بن گیا عیسیٰ علیہ السلام گھر کے ایک جھروکے میں سے نکل کے آسمان پر چلے گئے۔'' اور نسائی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی **ان رھطا من الیھود سبوہ وامہ فدعا علیھم فمسخھم اللّٰہ قردۃ و خنازیر فاجتمعت الیھود علی قتلہ فاخبرہ اللّٰہ تعالی بانہ یرفعہ الی السماء و یطھرہ من صحبۃ الیھود فقال لا صحابہ ایکم یرضی ان یلقی اللّٰہ شبھی فیقتل و یصلب و یدخل الجنۃ فقال رجل منھم انا فالقی اللّٰہ علیہ شبہ فقتل و صلب.** (تفسیر النسفی الجزء الاول ص ۲۰۳)

یعنی ایک جماعت یہود نے عیسیٰ علیہ السلام اور ان کی ماں کو گالیاں دی تب عیسیٰ علیہ السلام نے ان پر بددعا کی سو اللہ تعالیٰ اس جماعت کو مسخ کر کے بندر اور خنازیر بنا دیا پھر یہود عیسیٰ علیہ السلام کے قتل پر جمع ہوئے سو اللہ تعالیٰ عیسیٰ علیہ السلام کو خبر دیا کہ ان کو آسمان پر لے جاتا ہوں اور یہود کی صحبت سے پاک کرتا ہوں پھر عیسیٰ علیہ السلام اپنے اصحاب کو کہا تمھارے میں کون شخص راضی ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو میرا شبیہ کرے سو قتل کیا جائے اور سولی دیا جائے اور جنت میں داخل ہو جائے پھر ان میں سے ایک شخص نے کہا میں راضی ہوں سو اللہ تعالیٰ اس کو عیسیٰ کا شبیہ کیا پھر وہ قتل کیے گیا اور سولی دیا گیا۔

ابن ابی حاتم نے حسن سے روایت کی **قال رسول اللّٰہ ﷺ للیھود ان عیسی لم یمت و انہ راجع الیکم قبل یوم القیمۃ** (تفسیر ابن کثیر ج ۳ ص ۳۶۶) یعنی رسول اللہ ﷺ نے یہود کو فرمایا مقرر عیسیٰ نہیں مرے اور وہ، روز قیامت کے آگے تمہاری طرف لوٹنے والے ہیں۔ ابن جریر اور ابن ابی حاتم نے ربیع سے روایت کی **قال ان النصاری اتو النبی ﷺ فخاصموہ فی عیسی بن مریم وقالوا لہ من ابوہ وقالوا علی اللّٰہ الکذب والبھتان فقال لھم النبی ﷺ الستم تعلمون انہ لا یکون ولدالا وھو یشبہ اباہ قالوا بلی قال الستم تعلمون ان ربنا حیی لایموت وان عیسی یأتی علیہ الفنا.** (ابن جریر ج ۳ ص ۱۶۳)

یعنی نبی ﷺ کے نزدیک نصاریٰ کی ایک جماعت آئی سو عیسیٰ بن مریم میں جھگڑنے لگی اور کہا ان کا باپ کون ہے اور اللہ تعالیٰ پر کذب و بہتان کہنے لگے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی لڑکا نہیں پیدا ہوتا مگر وہ اپنے باپ سے شبیہ ہوتا سو تم جانتے ہو یا نہیں کہا ہاں تب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہمارا رب زندہ ہے نہ مرے گا اور عیسیٰ پر فنا آئے گی تو تم جانتے ہو یا نہیں۔ دیکھو اس حدیث میں عیسیٰ پر موت آئے گی کر کے فرمایا اور عیسیٰ فنا ہو گئے کر کے نہیں فرمایا۔

روایت ہے ابن عباسؓ سے **کنا فی المسجد نتذاکر فضل الانبیاء علیھم السلام فذکرنا نوحا علیہ السلام بطول عبادتہ و ابراھیم علیہ السلام بخلۃ وموسی علیہ السلام بتکلیم اللّٰہ تعالٰی ایاہ و عیسٰی علیہ السلام برفعہ الی السماء وقلنا رسول اللّٰہ ﷺ افضل منھم بعث الی الناس کافۃ و غفرلہ ما تقدم من ذنبہ وما تاخر وھو خاتم الانبیاء علیھم السلام فدخل علینا فقال فیم انتم فذکرنا لہ.**

یعنی بایکدیگر ہم صحابہ مسجد میں انبیاء علیہم السلام کے فضل کو بیان کر رہے تھے سو نوح علیہ السلام کا ذکر کیا، ان کی طول عبادت سے اور ابراہیم علیہ السلام کا ان کی خلت سے اور موسیٰ علیہ السلام کا اللہ تعالیٰ سے بات کرنے میں اور عیسیٰ علیہ السلام کا اللہ تعالیٰ کو آسمان پر لے جانے میں اور ہم نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ سب انبیاء سے افضل ہیں کہ

آپ ﷺ کافہ ناس یعنی سب انسانوں کی طرف مبعوث ہوئے ہیں اور آپ کے اگلے پچھلے گناہ مغفرت کیے گئے اور آپ ﷺ خاتم الانبیاء ہیں پھر رسول اللہ ﷺ ہمارے نزدیک تشریف لائے سوفرمایا تم کیا ذکر کرتے تھے پس ہم نے عرض کیا۔

بزاز اور طبرانی نے سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا **ینزل عیسی بن مریم مصدقا لمحمد ﷺ و علی ملة فیقتل الدجال ثم انما ھو قیام الساعة** (طبرانی کبیر ج ۷ ص ۲۲۱ حدیث نمبر ۶۹۱۹)

یعنی اتریں گے عیسیٰ بن مریم، محمد ﷺ کی تصدیق کرتے ہوئے اور انھیں کی ملت پر، پھر قتل کریں گے دجال کو اس کے بعد کچھ نہیں پر یہ کہ قیامت قائم ہوگی۔ اور طبرانی معجم کبیر و اوسط میں اور بیہقی شعب الایمان میں عبداللہ بن مغفلؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا **یلبث الدجال فیکم ماشاء اللہ ثم ینزل عیسی بن مریم مصدقا بمحمد ﷺ و علی ملة مات اماما مھدیا و حکما عدلا فیقتل الدجال.**

(طبرانی اوسط ج ۳ ص ۲۷۷ حدیث ۴۵۸۰)

یعنی تمھارے میں دجال جب تک خدا چاہے ٹھہرا رہے گا اس کے بعد عیسیٰ بن مریم اتریں گے، محمد ﷺ کی تصدیق کرتے ہوئے اور انھیں کی ملت پر امام ہدایت پایا ہوا اور حاکم عادل۔ پھر دجال کو قتل کریں گے۔ حافظ السیوطی نے کہا کہ اس کی سند جید ہے اور ابن عساکر نے ابی ہریرہؓ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا **الا ان ابن مریم لیس بینی و بینہ نبی ولا رسول الا انہ خلیفتی فی امتی من بعدی.** (ابن عساکر ج ۲۰ ص ۱۴۴)

یعنی پکی بات ہے کہ ابن مریم کے اور میرے درمیان نہ کوئی نبی اور نہ کوئی رسول ہے سنیو میرے بعد میری امت پر مقرر وہ میرا خلیفہ ہے اور ابن عساکر نے ابی ہریرہؓ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا **لیھبطن اللہ عیسی بن مریم حکما عدلا و اماما مقسطا فلیسلکن فج الروحاء حاجا او معتمر او لیقفن علی قبری لیسلمن علی و الاردن علیہ** (ایضا) یعنی البتہ اتارے گا اللہ تعالیٰ عیسیٰ بن مریم کو حاکم عادل اور امام منصف کر کے پھر حج یا عمرہ کرتے ہوئے روحا[1] کی راہ میں چلیں گے اور البتہ میری قبر کے پاس کھڑے ہو کر مجھ کو سلام کریں گے اور البتہ میں ان کے سلام کا جواب دوں گا۔ اور ابوداؤد طیالسی نے ابی ہریرہؓ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا **یمکث عیسی علیہ الصلوۃ والسلام فی الارض بعد ما ینزل اربعین سنة ثم یموت و یصلی علیہ المسلمون و یدفنونہ.** (ابوداؤد ج ۴ ص ۲۷۳، ۲۷۴ حدیث نمبر ۲۶۶۴) یعنی عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام اترنے کے بعد زمین پر چالیس سال رہیں گے اس کے بعد مریں گے اور مسلمانان ان پر نماز پڑھیں گے اور دفن کریں گے۔ حکیم ابوعبداللہ الترمذی نے نوادر الاصول میں عبدالرحمٰن بن سمرہؓ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا **والذی بعثنی بالحق لیجدن ابن مریم فی امتی خلفا من حواریہ** یعنی قسم ہے اس کی جس نے مجھ کو حق کے ساتھ بھیجا ابن مریم میری امت میں اپنے حواری کا بدل پائے گا یعنی عیسیٰؑ کو آسمان پر جانے کے قبل حواریان تھے سو ان کے عوض میری امت کے چند لوگ جو حواری کے مثل ہوں گے عیسیٰؑ کے نزدیک رہیں گے اور روایت کی ہے ابویعلی نے ابی ہریرہؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا **لیدرکن رجال من امتی عیسی بن مریم علیہ الصلوۃ والسلام و لیشھدن قتال الدجال** یعنی البتہ پائیں گے میری امت سے چند لوگ عیسیٰ بن مریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اور البتہ حاضر ہو جائیں گے دجال کے قتال میں۔

---

[1] روحا نام ہے ایک جگہ کا مدینے سے چھتیس میل پر، اسی راہ سے انبیاء حج کو جاتے تھے۔

المستدرک حاکم نے انسؓ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا من ادرک منکم عیسی بن مریم فلیقرئه منی السلام۔ (درمنثور ص ۲۴۵ ج ۲۔ مستدرک ج ۵ ص ۷۵۵ حدیث نمبر ۸۶۷۹)

یعنی جو شخص تمہارے سے عیسیٰ بن مریم کو پائے گا تو چاہیے اس کو میرا سلام کہے۔ حاکم نے اس حدیث کی تصحیح کی ہے۔ یاد رکھیے کہ نبی ﷺ اپنی امت کو عیسیٰ علیہ السلام کو سلام پہنچانے کے باب میں وصیت فرمائی ہے پھر جو شخص عیسیٰ علیہ السلام کو پائے گا تو اس کو ضرور ہے کہ سلام پہنچائے اور یہ خیال رکھنا کہ کوئی زندیق آپ، عیسیٰ بن مریم ہو کر کے دعویٰ کیا تو اس کو سلام نہیں پہنچانا بلکہ وہ عیسیٰ علیہ السلام جو آسمان سے تشریف لائیں گے ان کو پہنچانا ہے۔

ابن ابی شیبہ اور امام احمد نے عائشہؓ سے روایت کی کہ ایک بار رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور میں روتی تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کس لیے روتی ہو میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ آپ نے دجال کا ذکر کیا اس لیے میں روئی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ ان یخرج الدجال و انا حی کفیتموہ و ان یخرج بعدی فان ربکم لیس باعور انه یخرج فی یهودیة اصبهان حتی یأتی المدینة فینزل ناحیتها ولها یومئذ سبعة ابواب علی کل نقب منها ملکان فیخرج الیه شرارا هلها حتی یأتی الشام مدینة بفلسطین بباب لد فینزله عیسی فیقتله و یمکث عیسی فی الارض اربعین سنة اماما عدلا و حکما مقسطاً۔

(مسند احمد ج ۶ ص ۷۵)

یعنی اگر دجال نکلے اور میں زندہ رہوں تو تم کو میں کافی ہوں اگر میرے بعد نکلا تو تم پہچانو کہ مقرر تمہارا پروردگار کانا نہیں۔ بیشک دجال اصبہان کے یہودیہ[۱] سے نکلے گا یہاں تک کہ مدینے کو آ کے اس کے ایک جانب میں اترے گا اس وقت مدینہ کو سات دروازے رہیں گے اس کے ہر راستے پر دو فرشتے رہیں گے مدینہ میں بدلوگ جو ہیں سب نکل کے دجال کے پاس جائیں گے بعد دجال فلسطین کے علاقہ میں شام کا شہر جو ہے وہاں جا کے لد کے دروازہ کے پاس اترے گا پھر عیسیٰ بن مریم اتر کے اس کو قتل کریں گے اور عیسیٰ زمین پر چالیس برس تک امام عادل اور حکم مقسط ہو رہیں گے۔

ابن عساکر نے عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے ایک طویل حدیث روایت کی اس میں مذکور ہے۔ فبینما هم کذلک اذ سمعوا صوتا من السماء ان ابشروا فقداتاکم الغوث فیقولون نزل عیسی بن مریم فیستبشرون و یستبشربهم و یقولون صل یاروح الله فیقوله ان الله اکرم هذه الامة فلا ینبغی لاحد ان یؤمهم الا منهم فیصل امیرالمومنین بالناس و یصلے عیسی خلفه۔

(ابن عساکر ج ۲۰ ص ۱۵۰)

یعنی لوگ اسی حالت میں یعنی سختی و مشقت میں رہیں گے دفعۃً آسمان سے آواز سنیں گے کہ اے لوگو خوش ہو جاؤ تمہارا فریاد رس آیا سو لوگ ایک دوسرے سے کہیں گے عیسیٰ بن مریم اترے ہیں پھر لوگ خوش ہوں گے اور عیسیٰ علیہ السلام بھی لوگوں سے خوش ہوں گے اور لوگ عیسیٰ علیہ السلام کو کہیں گے۔ یاروح اللہ نماز پڑھائیے تو عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے مقرر اللہ تعالیٰ نے اس امت کو بزرگی دی ہے سو ان کے سوا دوسرے کسی کو ان کی امامت کرنا سزاوار نہیں پھر مومنون کا امیر لوگوں کے ساتھ نماز پڑھے گا اور عیسیٰ علیہ السلام اس کے پیچھے نماز پڑھیں گے۔ الحدیث۔

---

[۱] یہودیہ نام ہے ایک قریہ کا اصبہان کے علاقہ میں۔

ابن ابی شیبہ نے عبداللہ بن عمروؓ سے روایت کی قال ینزل المسیح بن مریم فاذاراہ الدجال ذاب کما تذوب الشحمة فیقتل الدجال و تفرق عنه الیهود فیقتلون حتی ان الحجر یقول یا عبداللّٰہ للمسلم هذا یهودی تعال فاقتله. (مصنف ابن ابی شیبہ ج ۸ ص ۶۵۳، ۶۵۴ حدیث نمبر ۴۰ کتاب الفتن باب ماذکر فی فتنۃ الدجال)

یعنی مسیح بن مریم اتریں گے پھران کو دجال دیکھے گا تو پگھلے گا جیسا چربی پگھلتی ہے پس عیسیٰ علیہ السلام دجال کو قتل کریں گے اور یہود متفرق ہو جائیں گے سولوگ قتل کریں گے یہاں تک کہ مسلمان کو پتھر کہے گا اے اللہ کے بندہ یہ یہودی ہے سوتو آ کے اس کو قتل کر۔

اور نعیم نے عبداللہ بن مسعودؓ سے ایک طویل حدیث روایت کی اس میں مذکور ہے حتی ینزل علیهم عیسی بن مریم فیقاتلون معه الدجال یعنی یہاں تک کہ مومنوں پر عیسیٰ بن مریم اتریں گے سومومنین ان کے ہمراہ دجال سے قتال کریں گے۔

ترمذی نے اپنی سنن میں مجمع بن جاریۃ الانصاریؓ سے روایت کی میں نے رسول اللہ ﷺ کو سنا فرماتے تھے یقتل ابن مریم الدجال بباب لد. (ترمذی ج ۲ ص ۴۹ ابواب الفتن باب ماجاء فی قتل عیسیٰ ابن مریم الدجال)

یعنی ابن مریم لد کے دروازہ کے پاس دجال کو قتل کریں گے۔ اس حدیث کو امام احمد اور طبرانی وغیرہ نے بھی روایت کیا ہے اور ترمذی نے کہا یہ حدیث صحیح ہے اور کہا اس باب میں عمران بن حصین اور نافع بن عتبہ اور ابو برزہ اور حذیفہ بن اسید اور ابوہریرہ اور کیسان اور عثمان بن ابی العاص اور جابر اور ابو امامہ اور ابن مسعود اور عبداللہ بن عمرو اور سمرہ بن جندب اور نواس بن سمعان اور عمرو بن عوف اور حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث مروی ہیں۔

ابن جریر نے حذیفہ بن الیمانؓ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اول الایات الدجال و نزول عیسی (ابن جریر ج ۱۷ ص ۸۷) یعنی قیامت کے اول نشانیوں سے ہے دجال اور نازل ہونا عیسیٰ کا۔

ابن ابی شیبہ نے ابوہریرہؓ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ لاتقوم الساعة حتی ینزل عیسی بن مریم حکما مقسطا واماما عادلا فیکسر الصلیب ویقتل الخنزیر و یضع الجزیة و یفیض المال حتی لا یقبله احد. (ج ۸ ص ۶۵۴ نمبر ۴۱ کتاب الفتن باب ماذکر فی فتنۃ الدجال)

یعنی قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ عیسیٰ بن مریم اتریں گے حکم مقسط اور امام عادل ہو کے پھر صلیب کو توڑیں گے اور خنزیر کو قتل کریں گے اور جزیہ اٹھائیں گے اور مال بہت ہوگا کہ کوئی اس کو قبول نہیں کرے گا۔

طبرانی اور حاکم اور ابن مردویہ نے واثلہؓ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا لاتقوم الساعة حتی یکون عشر آیات خسف بالمشرق و خسف بالمغرب و خسف فی جزیرة العرب والدجال و نزول عیسی و یاجوج وماجوج (متدرک حاکم ج ۵ ص ۶۱۱ حدیث نمبر ۸۳۶۶ باب لاتقوم الساعۃ) یعنی قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ دس نشانیاں ہوں۔ خسف مشرق میں اور خسف مغرب میں اور خسف جزیرہ عرب میں اور دجال اور اترنا عیسیٰ کا اور یاجوج و ماجوج۔

طبرانی نے اوس بن اوسؓ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ینزل عیسی بن مریم عند المنارة البیضاء شرقی دمشق. (طبرانی کبیر ج ۱ ص ۲۱۷ حدیث نمبر ۵۹۰)

یعنی اتریں گے عیسیٰ بن مریم سفید منارہ پاس جو دمشق کے شرقی جہت میں ہے۔

طبرانی نے نافع بن کیسان سے وہ اپنے والد کیسانؓ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ینزل عیسیٰ بن مریم عند المنارة البیضاء فی دمشق شرقی۔ (طبرانی کبیر ج ۱۹ ص ۱۹۶ حدیث ۴۴۰) یعنی اتریں گے عیسیٰ بن مریم علیہ السلام دمشق کے مشرقی جہت میں۔

ابوداؤد و طیالسی نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا **لم یسلط علی قتل الدجال الا عیسی بن مریم.** (ابوداؤد طیالسی ج ۴ ص ۲۴۱ حدیث نمبر ۲۶۲۶)

یعنی دجال پر کوئی مسلط نہ ہوگا مگر عیسیٰ بن مریم علیہ السلام۔

اور ابوحفص الیانشی نے عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ **ینزل عیسی علیه الصلوة والسلام فیتزوج ویولد له.** (مشکوٰۃ ص ۴۸۰ باب نزول عیسیٰ علیہ السلام)

یعنی عیسیٰ علیہ السلام اتریں گے پھر نکاح کریں گے اور ان کی اولاد ہوگی۔

اور طبرانی نے عبداللہ بن سلامؓ سے روایت کی ہے۔ **قال یدفن عیسی بن مریم مع رسول اللہ ﷺ و ابی بکر و عمر فیکون قبر ارابعا** (جامع المسانید والسنن ج ۸ ص ۶۹-۷۰ حدیث نمبر ۵۶۶۹) یعنی رسول اللہ ﷺ اور ابی بکرؓ اور عمرؓ کے پاس عیسیٰ بن مریم علیہ السلام مدفون ہوں گے عیسیٰ کی قبر چوتھی قبر ہوگی۔ اس حدیث کو بخاری نے اپنی تاریخ میں اور یحییٰ نے عبداللہ بن سلام سے روایت کی ہے اس کا لفظ یہ ہے۔ **یدفن عیسی بن مریم مع النبی ﷺ و صاحبیه و یکون قبره الرابع.** (مجمع الزوائد ج ۸ ص ۲۰۹ باب ذکر المسیح عیسیٰ بن مریم علیہ السلام) اور ترمذی نے عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ **قال مکتوب فی التوراة صفة محمد ﷺ و عیسی بن مریم یدفن معه.** (ترمذی ج ۲ ص ۲۰۲ ابواب المناقب) یعنی توریت میں محمد ﷺ کی صفت لکھی ہوئی ہے اور عیسیٰ بن مریم حضرت کے پاس مدفون ہوں گے۔ ترمذی نے کہا ابومودود کہتا ہے کہ وہاں ایک قبر کی جگہ باقی ہے۔ ابن النجار نے کہا اہل سیر کہتے ہیں کہ وہاں ایک قبر کی جگہ ہے سو سعید بن المسیب سے منقول ہے کہ اسی میں عیسیٰ بن مریم علیہ السلام مدفون ہوں گے۔ امام احمد اپنی مسند میں اور حاکم مستدرک میں عثمان بن ابی العاصؓ سے ایک طویل حدیث روایت کرتے ہیں اس میں مذکور ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ **و ینزل عیسیٰ بن مریم علیه السلام عند صلوة الفجر فیقول له امیرهم یاروح اللّٰہ تقدم صل فیقول هذه الامة امراء بعضهم علی بعض فیقدم امیرهم فیصلی فاذا قضی صلوته اخذ عیسی حربته فیذهب نحو الدجال فاذا راه الدجال ذاب کما یذوب الرصاص فیضع حربته بین ثندوته فیقتله و ینهزم اصحابه فلیس یومئذ شئ یواری منهم احدا حتی ان الشجرة التقول یامؤمن هذا کافر فاقتله** (مستدرک حاکم ج ۵ ص ۶۷۵ کتاب الفتن باب نزول عیسیٰ علیہ السلام) یعنی عیسیٰ بن مریم علیہ السلام صبح کی نماز کے وقت اتریں گے لوگوں کا امیر عیسیٰ کو کہے گا یاروح اللہ آپ پڑھایئے نماز۔ عیسیٰ کہیں گے یہ امت بعض ان کے بعض پر امیر ہیں پھر وہ امیر مقدم ہو کے نماز پڑھائے گا نماز سے فراغت ہوتے ہی عیسیٰ اپنا حربہ لے کے دجال کی طرف جائیں گے۔ دجال ان کو دیکھ کے پگھلے جیسا سیسا پگھلتا ہے عیسیٰ اپنا حربہ دجال کے ثندوے پر یعنی پستان کے گوشت پر رکھ کے دجال کو قتل کریں گے اس کے ساتھ والے بھاگیں گے ان کو پناہ کے واسطے کچھ چیز نہ ملے گی یہاں تک کہ جھاڑ بولے گا اے مومن یہ کافر ہے یعنی یہاں کافر چھپا ہے تو اس کو قتل کر۔

ابونعیم نے ابی سعید رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ **ینزل عیسی بن مریم**

علیہ السلام فیقول امیرھم المھدی تعال صل بنا فیقول لا ان بعضکم علی بعض امراء بکرامۃ اللّٰہ ھذہ الامۃ. (الحاوی للسیوطی ج ۲ ص ۶۴، مسند احمد ج ۳ ص ۳۸۴)

یعنی عیسیٰ بن مریم علیہ السلام اتریں گے لوگوں کا امیر مہدی کہے گا آؤ ہمارے ساتھ نماز پڑھو عیسیٰ علیہ السلام کہیں گے ایسا نہیں (یعنی میں امام ہو کے نماز نہیں ادا کروں گا) تمھارے بعض بعض پر امیر ہیں اللہ تعالیٰ سے اس امت کو بزرگی ہے۔

اسحٰق بن بشر اور ابن عساکر نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ایک طویل حدیث روایت کی ہے اس میں مذکور ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ **فعند ذلک ینزل اخی عیسی بن مریم من السماء** (ابن عساکر ج ۲۰ ص ۱۴۸، ۱۴۹) یعنی پھر اس وقت یعنی جبکہ دجال مسلط ہوگا اور مومنان بیت المقدس میں جمع ہوں گے تو میرے بھائی عیسیٰ بن مریم آسمان سے اتریں گے الحدیث اس حدیث میں تصریح ہو چکی ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے اتریں گے۔

ابو عمر الدانی نے اپنی سنن میں حذیفہؓ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ **یلتفت المھدی وقد نزل عیسی ابن مریم کأنما یقطر من شعرہ الماء فیقول المھدی تقدم صل بالناس فیقول عیسی انما اقیمت الصلوۃ لک فیصلی خلف رجل من ولدی.** (الحاوی للفتاویٰ ج ۲ ص ۸۱) یعنی مہدی پلٹ کے دیکھے تو عیسیٰ بن مریم اترے ہیں گویا کہ ان کے بالوں سے پانی ٹپکتا ہے پھر مہدی کہیں گے آپ مقدم ہو اور لوگوں کے ساتھ نماز پڑھو تو عیسیٰ کہیں گے تمھارے ہی لیے نماز کی اقامت ہوئی پھر میری اولاد سے ایک شخص کے پیچھے عیسیٰ نماز پڑھیں گے۔

حاکم نے حریث بن مخشی سے روایت کی۔ **ان علیا قتل صبیحۃ احدی و عشرین من رمضان سمعت الحسن بن علی وھو یقول قتل لیلۃ انزل القرآن و لیلۃ اسری بعیسیٰ و لیلۃ قبض موسی** (درمنثور ج ۲ ص ۳۶) یعنی علیؓ اکیسویں رمضان کی صبح کو شہید ہوئے سو میں نے حسن بن علی رضی اللہ عنہما کو سنا فرماتے تھے کہ قتل کیے گئے اس شب میں جو قرآن نازل ہوا اور اس شب میں جو عیسیٰ علیہ السلام اسرا کیے گئے یعنی اللہ تعالیٰ ان کو لے گیا اور اس شب میں جو موسیٰ علیہ السلام وفات پائے۔

ابو نعیم نے کعب الاحبار سے روایت کی **قال یحاصر الدجال المؤمنین ببیت المقدس فیصیبھم جوع شدید حتی یاکلوا اوتار قسیھم من الجوع فبینما ھم علی ذلک اذ سمعوا صوتا فی الغلس فیقولون ان ھذا لصوت رجل شبعان فینظرون فاذا بعیسی بن مریم و یقام الصلوۃ فیرجع امام المسلمین المھدی فیقول عیسی علیہ السلام تقدم فلک اقیمت الصلوۃ فیصلی بھم تلک الصلوۃ ثم یکون عیسی اماما بعدہ** یعنی دجال محاصرہ کرے گا مؤمنوں کو بیت المقدس میں پھر لوگوں کو سخت فاقہ کشی ہوگی یہاں تک بھوک سے اپنے کمان کی وتر یعنی چلا چوپی کا ہوتا ہے اس کو کھائیں گے اسی حالت میں رہیں گے دفعۃً آخر شب کی اندھیری میں آواز سنیں گے لوگ ایک دوسرے سے کہیں گے یہ پیٹ بھرے آدمی کی آواز ہے پھر دیکھے تو یکایک عیسیٰ بن مریم ہیں اور نماز کی اقامت کہی جائے گی پھر مہدی مسلمانوں کا امام پیچھے ہٹے گا تو عیسیٰ علیہ السلام کہیں گے تم مقدم ہو تمھارے ہی لیے نماز کی اقامت ہوئی پھر مہدی لوگوں کے ساتھ نماز پڑھیں گے پھر اس کے بعد کے نمازوں میں عیسیٰ علیہ السلام امام ہوں گے۔

ابن ابی شیبہ نے اپنی مصنف میں ابن سیرین سے روایت کی ہے۔ **قال المھدی من ھذہ الامۃ وھو**

Note:-
This page is missing

تب عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے سفید منارہ پاس جو دمشق کے شرقی جہت میں ہے اتریں گے اور دجال کو قتل کریں گے اس کے بعد یاجوج و ماجوج نکلیں گے سو اللہ تعالیٰ عیسیٰ علیہ السلام کی دعا سے ان کو ہلاک کرے گا۔ اس کے بعد کئی سال کے عیسیٰ علیہ السلام کی وفات ہوگی اور رسول اللہ ﷺ کے روضہ منور میں مدفون ہوں گے۔ پھر جو کوئی آپ مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کرتا ہے اور شہر دمشق سے مراد قادیان اور دجال سے مراد پادریوں کی جماعت اور یاجوج و ماجوج سے مراد روس و انگریز کر کے کہتا ہے اور زعم کرتا ہے کہ اپنے کو خواب پڑا ہے کہ میں ہی روضۂ مبارک میں دفن ہوں گا۔ سو وہ جھوٹا اور زندیق ہے۔ عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نازل ہونے کے وقت جو امورات ہوں گے وہ بالتفصیل صراحۃً احادیث میں مذکور ہیں ان سے کوئی ایک امر اس زندیق میں نہیں پایا جاتا اس لیے احادیث صحیحہ کو حقیقی معنی سے پھیر کے اپنے زعم کے موافق غلط معنی کرتا ہے۔ امام نووی نے شرح صحیح مسلم میں لکھا ہے۔ **قال القاضی هذه الاحادیث التی ذکرها مسلم و غیره فی قصة الدجال حجة لمذهب اهل الحق فی صحة وجوده وانه شخص بعینه ابتلی اللّٰه به عباده و اقدره علی اشیاء من مقدورات اللّٰه تعالٰی من احیاء المیت الذی یقتله ومن ظهور زهرة الدنیاوالخصب معه و جنة و ناره وهریه و اتباع کنوز الارض له وامره السماء ان تمطر فتمطر والارض ان تنبت فتنبت فیقع کل ذلک بقدرة اللّٰه و مشیئته ثم یعجزه اللّٰه تعالٰی بعد ذلک فلا یقدر علی قتل ذلک الرجل ولا غیره و یبطل امره و یقتله عیسٰی علیہ السلام و یثبت اللّٰه الذی آمنوا هذا مذهب اهل السنة وجمیع المحدثین و الفقهاء والنظار** (نووی شرح مسلم ج ۲ ص ۳۹۹ باب ذکر الدجال) اور معلوم کریں کہ عیسیٰ علیہ السلام دمشق کے سفید مینار کے پاس اتریں گے کر کے جو احادیث صحیحہ میں آیا ہے سو اس پر کسی زندیق نے اعتراض کیا ہے کہ ان دنوں انگریزی اخبارات سے معلوم ہوا کہ شہر دمشق کی مسجد جل گئی پھر سفید منارہ باقی نہ رہا۔ یہ اعتراض جو احادیث صحیحہ پر کرتا ہے سو وہ قساوت قلبی سے ہے اب منارہ بیضا جل گیا اور موجود نہ رہا تو بھی اس سے کچھ خلل نہیں کیونکہ عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے اتریں گے قبل وہاں البتہ بنایا جاوے گا شیخ جلال الدین السیوطی نے مصباح الزجاجہ علی سنن ابن ماجہ میں لکھا ہے۔ **قال حافظ ابن کثیر وقد جددت منارة فی زماننا و فی سنة احدی واربعین و سبعمایة من حجارة بیض ولعل هذا یکون من دلائل النبوة الظاهرة حیث قبض اللّٰه بناء هذه المنارة لینزل عیسٰی ابن مریم قلت هو من دلائل النبوة بلا شک فانه ﷺ اوحی الیه بجمیع مایحدث بعده مما لم یکن فی زمنه** اس کے بعد کہا **فان لم یکن فی بیت المقدس الان منارة بیضا فلا بد ان تحدث قبل نزوله.** (سنن ابن ماجہ ج ۲ ص ۲۹۷ حاشیہ باب فتنۃ الدجال)

اور ہم نے جو ذکر کیا اس ہی پر اہل سنت کا عقیدہ ہے۔

تفسیر ابن کثیر میں ہے۔ **ثم انه رفعه الیه وانه باق حی وانه سینزله قبل یوم القیامة کما دلت علیه الاحادیث المتواترة التی سنوردها ان شاء اللّٰه قریبا فیقتل المسیح الضلالة و یکسر الصلیب و یقتل الخنزیر و یضع الجزیة یعنی لا یقبلها من احد من اهل الادیان بل لا یقبل الا الاسلام او السیف.**
(تفسیر ابن کثیر ج ۲ ص ۴۰۲، ۴۰۳ طبع بیروت لبنان)

امام ابوحنیفہؒ نے فقہ اکبر میں لکھا ہے۔ **و خروج الدجال ویاجوج وماجوج و طلوع الشمس من مغربها و نزول عیسٰی علیه السلام من السماء و سائر علامات یوم القیمة علی ماوردت به الاخبار الصحیحة حق کائن.** (فقہ اکبر ص ۵۴، ۵۵)

اور شیخ شہاب الدین السہروردی قدس سرہ نے ''اعلام الہدیٰ وعقیدۃ ارباب التقیٰ'' میں فرمایا ہے و

تعتقد ان عیسٰی علیه السلام ینزل وان الدجال یخرج والشمس تطلع من مغربها کل ذلک حق لاشک فیه اور امام کمال الدین محمد بن الہمام نے کتاب ''المسائرہ فی العقائد المنجیة فی الآخرہ'' میں لکھا ہے واشراط الساعة من خروج الدجال و نزول عیسی علیه السلام و خروج یاجوج وماجوج و خروج الدابه و طلوع الشمس من مغربها حق.

''اورتوضیح شرح المسائرہ'' میں ہے۔ و اشراط الساعة من خروج الدجال و نزول عیسی بن مریم علیه الصلوة والسلام من السماء و خروج یاجوج و ماجوج و خروج الدابة کما فی سورة النمل و فی جامع الترمذی عن ابی هریرة قال قال رسول اللّٰه ﷺ تخرج الدابة ومعها خاتم سلیمان و عصی موسی فتجلو وجه المومن و تحطم انف الکافر الحدیث و طلوع الشمس من مغربها کل منها حق وردت بها النصوص الصحیحة الصریحة.

امام نووی نے شرح صحیح مسلم میں لکھا ہے۔ قال القاضی عیاض رحمه اللّٰه تعالٰی نزول عیسی علیه السلام و قتله الدجال حق و صحیح عند اهل السنة للاحادیث الصحیحة فی ذلک ولیس فی العقل ولا فی الشرع ما یبطله فوجب اثباته و انکر ذلک بعض المعتزلة والجهمیة ومن وافقهم و زعموا ان هذه الاحادیث مردودة بقوله تعالٰی و خاتم النبیین و بقوله ﷺ لانبی بعدی و باجماع المسلمین انه لانبی بعد نبینا ﷺ وان شریعته مؤبدة الی یوم القیامة لا تنسخ و هذا استدلال فاسد لانه لیس المراد نزوله عیسی علیه السلام انه لاینزل نبیا بشرع ینسخ شرعنا ولا فی هذه الاحادیث ولا فی غیرها شئ من هذا بل صحت هذه الاحادیث هنا وما سبق فی کتاب الایمان و غیرها انه ینزل حکما مقسطا یحکم شرعنا و یحیی من امور شرعنا ما هجره الناس.

(نووی شرح مسلم ج ۲ ص ۴۰۳ باب ذکر الدجال)

اور امام عبداللہ النسفی نے ''عمدة العقاید'' میں لکھا ہے۔ وما اخبربه النبی علیه السلام من خروج الدجال و دابة الارض و یاجوج وماجوج و نزول عیسی علیه السلام و طلوع الشمس من مغربها حق. اور علامہ تفتازانی نے شرح عقاید نسفی میں لکھا ہے۔ وما اخبربه النبی ﷺ من اشراط الساعة ای من علاماتها من خروج الدجال و دابة الارض و یاجوج وماجوج و نزول عیسی علیه السلام من السماء و طلوع الشمس من مغربها فهو حق لانها امور ممکنة اخبربها الصادق. (شرح عقاید نسفی ص ۱۷۳)

اور شیخ الاسلام احمد النفراوی المالکی نے ''الفواکه الدوانی علی رسالة ابی زید القیروانی'' میں لکھا ہے للساعة اشراط وعلامات یجب الایمان بهاوهی علی قسمین کبری و صغری فالکبری عشرة خمس متفق علیها خروج الدجال و نزول عیسی بن مریم من السماء الثانیة و خروج الدابة و یاجوج وماجوج و طلوع الشمس من مغربها.

اور بھی کہا الفایدة الثالثة فی نزول عیسی علیه السلام الی الارض لان نزوله حق ثابت بالکتاب والسنة و ذلک عند نزوله من السمآء آخر الزمان و سئل الجلال السیوطی رحمه الله تعالٰی عن حیاة عیسی علیه السلام و مقره و طعامه و شرابه فقال فی السماء الثانیة لا یاکل ولا یشرب بل هو ملازم للتسبیح کالملائکة و سبب رفعه الی السماء ان الیهود کذبته و آذنته وهمت

بقتله رفعه الله الی السماء و اجتمع بالمصطفی علیهما الصلوة والسلام لیلة الاسراء فی السماء الثانیة و استمر فیها حتی ینزل آخر الزمان عند المنارة البیضاء شرقی دمشق و اضعایدیه علی اجنحة ملکین و یکون نزوله عند صلاة الصبح فیقول له امیر الناس وهو المهدی تقدم یاروح اللّٰه. فصل بنا فیقول انکم معشر هذه الامة امراء بعضکم علی بعض فصل بنا فیصلی بهم المهدی فاذا انصرف یاخذ عیسی حربة و یتبع الدجال فیقتله عند باب لد الشرقیے و یحکم بشریعنا.

یعنی عیسیٰ علیہ السلام کا زمین پر اترنا حق ہے کتاب وسنت سے ثابت ہے اور یہ حکم اخیر زمانہ میں ان کو آسمان سے اترتے وقت ہوگا کسی نے شیخ جلال الدین السیوطی کو عیسیٰ علیہ السلام کی حیات اور ان کی رہنے کی جائے اور کھانے پینے سے سوال کیا تو آپ نے کہا عیسیٰ علیہ السلام دوسرے آسمان پر ہیں کچھ کھاتے پیتے نہیں بلکہ ملائکہ کے مانند ہمیشہ تسبیح کرتے ہیں اور ان کا آسمان پر جانے کا سبب یہ ہے کہ یہود نے آپ کو جھٹلایا اور ستایا اور قتل کا ارادہ کیا تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو آسمان پر اٹھا لیا اور نبی علیہ السلام سے معراج کی رات دوسرے آسمان پر ملاقات ہوئی اور عیسیٰ علیہ السلام اسی میں ہمیشہ رہیں گے یہاں تک کہ اخیر زمانہ میں سفید منارے پاس جو دمشق کے شرقی جانب میں اتریں گے اپنے دونوں ہاتھ دو فرشتوں کے پکھوتوں پر دھرے ہوئے اور نماز صبح کے وقت اتریں گے پھر لوگوں کا امیر جو وہ مہدی ہے کہے گا یاروح اللہ آپ مقدم ہو کے اس میں نماز پڑھایئے۔ عیسیٰ علیہ السلام کہیں گے تم اے گروہ اس امت کے بعضے بعضون کے امیر ہیں تم ہمارے ساتھ نماز پڑھو پھر مہدی لوگ کے ساتھ نماز پڑھیں گے جب نماز سے پھریں گے تو عیسیٰ علیہ السلام اپنا حربہ لیں گے اور دجال کا پیچھا کریں گے پھر اس کو لد کے دروازہ شرقی پاس قتل کریں گے اور عیسیٰ علیہ السلام ہماری شریعت کے موافق حکم فرمائیں گے۔''

اور شیخ جلال الدین السیوطی نے (اتمام الدرایه شرح النقایه) میں لکھا ہے۔ وان نزول عیسی بن مریم علیه السلام قرب الساعة و قتله الدجال حق.

اور علامہ المولی محمد الافندی نے (الطریقۃ الاحمدیہ) میں لکھا ہے۔ وما اخبره النبی صلی اللہ علیہ وسلم من اشراط الساعة من خروج دجال و دابة الارض ویاجوج وماجوج و نزول عیسی علیه السلام من السماء و طلوع الشمس من مغربها نحو ذلک کله حق.

اور علامہ شیخ ضیاء الدین ابراہیم نے (شرح الارشاد والی الاعتقاد) میں لکھا ہے۔ نزول السید المسیح عیسی بن مریم صلی اللّٰه علی نبینا و علیه وسلم قرب الساعة بعد خروج المسیح الدجال وفی الصحیح ما من نبی الا انذر قومه المسیح الدجال وفی روایة الاعور الکذاب وانی انذر کموه الحدیث وفیه مامن بلد الاسید خله الدجال غیر مکة والمدینة فاذا شدت فتنته انزل اللّٰه المسیح بن مریم فنزوله و قتله الدجال ثابت فی الحدیث الصحیح فذلک حق یجب الایمان به.

اور علامہ ابن الوردی نے (خریدة العجائب) میں لکھا ہے۔ المسلمون لا یختلفون فی نزول عیسی بن مریم آخر الزمان قد قیل فی قوله تعالٰی و انه لعلم للساعة فلا تمترن بها انه نزول عیسی علیه السلام.

اور الشیخ الاسلام ابوعبداللہ القرطبی نے (کتاب التذکره فی کشف احوال الموتی و امور الآخره) میں لکھا ہے۔ قال ابوالحسن محمد بن الحسین بن ابراهیم بن عاصم الاثری السنجری قد تواترت الاخبار

و استفاضت بکثرة رواتها عن محمد المصطفی و النبی المرتضی ﷺ یجئ المهدی و انه من اهل بیته وانه سیملک سبع سنین و انه یملأ الارض عدلا و انه یخرج مع عیسی علیه السلام فیساعده علی قتله الدجال بباب لد بارض فلسطین و انه یؤم لهذه الامة و عیسی علیه السلام یصلی خلفه فی طول من قصة و امره.

اور علامہ برزنجی نے (اشاعة فی اشراط الساعة) میں لکھا ہے۔ قد علمت ان احادیث وجود المهدی و خروجه آخر الزمان وانه من عترة رسول اللّٰه ﷺ من ولد فاطمة علیها السلام بلغت حد التواتر فلا معنی لانکارها ومن ثم ورد من کذب بالدجال فقد کفرو من کذب بالمهدی فقد کفر رواه فی الاسکاف فی فواید الاخبار و ابو القاسم السهیلی فی شرح السیر له.(اشراط الساعة ص۲۳۶)

اور علامہ شیخ علی متقی نے (برهان فی علامة مهدی آخرالزمان) میں لکھا ہے۔ اخرج ابوبکر الاسکاف فی فواید الاخبار عن جابر بن عبداللّٰه رضی اللّٰه عنهما قال قال رسول اللّٰه ﷺ من کذب بالدجال فقد کفرو من کذب بالهدی فقد کفر قال الشیخ ابن حجر الهیثمی ای کفر حقیقة کما هو المتبا دو عن اللفظ اذ کان تکذیبه کتکذیبه بالسنة او الاستهزاء بها او الرغبة عنها فقد قال ائمتنا وغیرهم لو قال لا نسان قرص اظفارک فانه سنة فقا لالا افعله وان کان سنة رغبة عنها کفر فکذا یقال بمثله.

اور شیخ جلال الدین السیوطی نے (اعلام بحکم عیسیٰ علیہ السلام) میں لکھا ہے۔ فیلزمک احد امرین اما نفی نزول عیسی علیه السلام او نفی النبوة عنه و کلاهما کفر. (الحاوی للفتاویٰ ج۲ ص۱۶۶)

اور امام عبدالوہاب الشعرانی نے (کتاب الیواقیت والجواہر) میں لکھا ہے۔ فان قیل فما الدلیل علی نزول عیسی علیه السلام من القرآن فالجواب الدلیل علی نزوله قوله تعالی و ان من اهل الکتاب الا لیؤمنن به قبل موته ای حین ینزل و یجتمعون علیه و انکرت المعتزلة والفلاسفة والیهود و النصاری عروجه بجسده الی السمآء وقال تعالی فی عیسی علیه السلام و انه لعلم للساعة قری لعلم بفتح اللام والعین والضمیر فی انه راجع الی عیسی علیه السلام لقوله تعالی و لما ضرب ابن مریم مثلا و معناه ان نزوله علامة القیامة وفی الحدیث فی صفة الدجال فبینما هم فی الصلوة اذ بعث اللّٰه المسیح بن مریم فنزل عند المنارة البیضاء شرقی دمشق بین یدیه مهر و ذتان واضعًا کفیه علی اجنحة ملکین ومهر و ذتان بالذال المعجمة والمهملة مما حلتان مضبوغتان بالورس فقد ثبت نزوله علیه السلام بالکتاب و السنة وزعمت النصاری ان ناسوته صلب ولا هوته رفع والحق انه رفع بجسده الی السماء والایمان بذلک واجب قال تعالی بل رفعه اللّٰه الیه قال ابو طاهر القزوینی واعلم ان کیفیة رفعه و نزوله و کیفیة مکثه فی السماء الی ان ینزل من غیر طعام ولا شراب مما یتقام عن درکه العقل ولا سبیل لنا الا ان نؤمن بذلک تسلیما لسعة قدرة اللّٰه تعالیٰ و اطال فی ذکر شبه الفلاسفة وغیرهم فی انکار الرفع فان قیل فما الجواب عن استغنائه عن الطعام والشراب مدة رفعه فان اللّٰه تعالیٰ قال وما جعلناهم جسد الا یاکلون الطعام فالجواب ان الطعام انما جعل قوتا لمن یعیش فی الارض لانه مسلط علیه الهواء الحار والبارد فیخل بدنه فاذا انحل عوضه اللّٰه تعالیٰ

بالغذاء اجراء لعادته فی هذه الخطة الغبراء واما من رفعه اللّٰہ تعالیٰ الی السماء فانه یلطفه بقدرته و یغنیه عن الطعام و الشراب کما اغنی الملائکة عنهما فیکون حینئذ طعام التسبیح و شرابه التهلیل کما قال ﷺ انی ابیت عند ربی یطعمنی و یسقینی و فی الحدیث مرفوعا ان بین یدی الدجال ثلاث سنین سنة تمسک السماء منها ثلث قطرها والارض ثلث نباتها وفی السنة الثانیة تمسک السماء ثلثی قطرها والارض ثلثی قطرهاوالارض ثلثی نباتها وفی السنة الثالثة تمسک السماء قطرها کلها والارض نباتها کلها فطالت له اسماء بنت زیدیا رسول اللّٰہ انا لنعجن عجیننا فما نجزه حتی نجوع فکیف بالمؤمنین حنئذ فقال یجزیهم ما جزی اهل السماء من التسبیح والتقدیس قال الشیخ ابو طاهر وقد شاهدنا رجلا اسمه خلیفة الخراط کان مقیما بابهر من بلاد المشرق مکث لا یطعم طعا مامنذ ثالث و عشرین سنة و کان یعبد اللّٰہ لیلا و نهارا من غیر ضعف فاذا علمت بذلک فلا یبعدان یکون قوت عیسیٰ علیه السلام التسبیح والتهلیل واللّٰہ اعلم بجمیع ذلک.

(الیواقیت والجواہر ج ۲ ص ۱۴۶)

یعنی اگر کسی نے کہا کہ عیسیٰ علیہ السلام کے اترنے پر قرآن شریف سے کیا دلیل ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کے اترنے پر اللہ تعالیٰ کا قول دلیل ہے۔ وان من اهل الکتاب الا لیؤمنن به قبل موته یعنی اور کوئی نہیں اہل کتاب سے مگر البتہ اس پر ایمان لائے گا اس کی موت کے آگے یعنی جبکہ عیسیٰ علیہ السلام اتریں گے اور لوگ ان پر جمع پڑھیں گے اور عیسیٰ علیہ السلام اپنے جسد سے آسمان پر جانے کو معتزلہ اور فلاسفہ اور یہود و نصاریٰ انکار کیے ہیں حالانکہ خدا تعالیٰ عیسیٰ علیہ السلام کی شان میں فرماتا ہے۔ وانه لعلم للساعة بعضوں کی قرآت لعلم ہے لام اور عین کی فتح سے اور انہ کی ضمیر عیسیٰ علیہ السلام طرف راجع ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ولما ضرب ابن مریم مثلاً اور اس کا معنی اس طور پر ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کا اترنا قیامت کی علامت ہے اور حدیث شریف میں دجال کی صفت میں آیا ہے کہ جس حال میں کہ لوگ نماز میں رہیں گے یکا یک اللہ تعالیٰ مسیح ابن مریم کو بھیجے گا پھر سفید منارہ پاس جو دمشق کے شرقی جانب ہے اتریں گے دو مہروذے پہنے ہوئے اور اپنے ہاتھوں کے پنجے دو فرشتوں کے پکھونوں پر دھرے ہوئے پس عیسیٰ علیہ السلام کا اترنا کتاب سنت سے ثابت ہو چکا اور نصاریٰ زعم کرتے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام کا ناسوت یعنی جسم مصلوب ہوا اور ان کا لاہوت یعنی روح اٹھایا گیا اور حق بات وہ ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام اپنے جسد کے ساتھ آسمان پر اٹھائے گئے اور اس پر ایمان لانا واجب ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ بل رفعه اللّٰہ الیه شیخ ابو طاہر قزوینی نے کہا کہ عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان پر اٹھائے جانا اور نزول کرنا اور نزول کیے تک بغیر کھانے اور پینے کے آسمان میں ٹھہرے رہنا ان امور سے ہے جن کے دریافت سے عقل قاصر ہے اور ہم کو اس میں کچھ راہ نہیں ملتی مگر اللہ تعالیٰ کی قدرت وسیعہ کو مان لے کے اس پر ہم ایمان نے لانا ہے۔ پھر شیخ ابوطاہر نے فلاسفہ وغیرہم جو عیسیٰ علیہ السلام کے رفع کا انکار کرتے ہیں ان کے شبہوں میں بیان طویل کیا ہے اگر کوئی کہے کہ عیسیٰ علیہ السلام ایام رفع میں کھانے اور پینے سے کیوں بے نیاز ہوئے حالانکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وما جعلناهم جسدا لا یاکلون الطعام. (انبیاء ۸) تو اس کا جواب یہ ہے کہ جو شخص زمین پر گزران کرتا ہے اس ہی کے لیے طعام قوت ہوا ہے کیونکہ ان پر گرم و سرد ہوا مسلط رہنے سے بدن لاغر ہوتا ہے۔ پھر جب بدن لاغر ہو گیا تو اللہ تعالیٰ بطور عادت کے یہاں خطہ زمین میں غذا کو اس کا عوض کیا ہے اور جس شخص کو اللہ تعالیٰ آسمان کی طرف اٹھا لیا ہے سو اس کو اپنی قدرت سے لطیف کرتا ہے اور

کھانے پینے سے بے پرواہ کرتا ہے جیسا کہ فرشتوں کو کھانے پینے سے مستغنی کیا پھر اس وقت عیسیٰ علیہ السلام کا کھانا تسبیح ہے اور پینا تہلیل جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا انی ابیت عند ربی یطعمنی و یسقینی اور مرفوع حدیث میں آیا ہے کہ دجال نکلنے کے آگے تین سال آئیں گے ایک سال آسمان سے ثلث یعنی تہائی برسات اور زمین سے ثلث سرسبزی کی کشش ہوگی اور دوسرے سال آسمان سے دو ثلث برسات اور زمین سے دو ثلث سرسبزی کی کشش ہوگی اور تیسرے سال آسمان سے کل برسات اور زمین سے کل نبات کا امساک ہوگا۔ پس اسما بنت زید نے عرض کی یارسول اللہ ہم آٹا گوندتے ہیں سو روٹی تیار ہونے کے آگے ہم بھوکے ہو جاتے ہیں پھر اس روز مؤمنوں کا کیا حال ہوگا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ان کو تسبیح و تقدیس کافی ہوگی جو آسمان والوں کو کفایت کرتی ہے۔ شیخ ابو طاہر نے کہا کہ ہم نے مشاہدہ کیا ایک شخص کو جس کا نام خلیفۃ الخراط تھا اور ابہر میں مقیم تھا جو بلاد مشرق سے ہے۔ تیس برس تک کچھ نہ کھایا اور شب و روز بغیر ضعف کے اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا تھا پس جب یہ معلوم ہوا تو کچھ بعید نہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام کا قوت تسبیح و تہلیل رہے واللہ اعلم بجمیع ذلک۔

اور امام ابو اسحٰق احمد بن محمد الثعلبی نے کتاب (العرائس) میں لکھا ہے۔ **ذکر نزول عیسی علیه السلام من السماء فی المرة الثانية فی آخر الزمان قال الله تعالیٰ وانه لعلم للساعة فلا تمترن بها الا وقيل للحسين بن الفضل هل تجد نزول عيسى عليه السلام فی القرآن قال نعم قوله و كهلا وهو لم يكن يكهل فی الدنيا و انما معناه و كهلا بعد نزوله من السمآء.**

اور شیخ ابن حجر نے (شرح الہمزیہ) میں لکھا ہے۔ **انهم ای اليهود حسدوا عيسى** علیہ السلام **حتى زعموا انهم قتلوه و صلبوه ومادری الملاعين انه شبه لهم مثله فقتلوه و نجاه منهم ثم رفعه الى السماء لينزل آخر الزمان حاكما بشريعة محمد** ﷺ **مصليا وراء المهدی اول نزوله ليعلم انه نزول تابعا لهذه الامة عاملا بشريعة.**

اور شیخ الاسلام ابو عبداللہ فضل اللہ بن تاج الدین ابو سعید الحسن التورپشتی نے کتاب (المعتمد) میں لکھا ہے وبعد از ظہور دجال و افسادوی در زمین نزول عیسی بن مریم علیہ السلام از آسمان است و باحادیث درست از رسول اللہ ﷺ ثابت شدہ سبت کہ عیسیٰ علیہ السلام در وقت اقتراب ساعت، از آسمان فرود آید زندہ و دجال را بہ کشد و زمین از خبث و فساد و اتباع وی از اہل شرک خاصہ جہود ان کہ دعوی کردہ اند کہ عیسیٰ علیہ السلام را بکشتیم و صلب کردیم پاک کند

اور حافظ مناوی نے (شرح جامع الصغیر) میں لکھا ہے۔ **ينزل عيسى بن مريم من السماء آخر الزمان وهو نبي رسول عند المنارة البيضاء.** (سراج منیر ج ۴ ص ۴۴۱)

اور علامہ شیخ علی العزیزی نے (سراج المنیر شرح الجامع الصغیر) میں لکھا ہے۔ **ينزل عيسى ابن مريم من السماء آخر الزمان وهو نبی رسول عند المنارة البيضاء.** (سراج منیر ج ۴ ص ۴۴۱)

اور مولانا شاہ ولی اللہ نے (فوز الکبیر) میں لکھا ہے۔ و نیز از ضلالت ایشان یعنی نصاری یکی آن است کہ جزم می کنند کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام مقتول شدہ است و فی الواقع در قصہ عیسی اشتباہی واقع شدہ بود رفع بر آسمان را قتل گمان کردند و کابرأ عن کابر جان غلط را روایت نمودند خدا تعالیٰ در قرآن شریف ازالۂ شبہ فرمود کہ **ما قتلوه وما صلبوه ولكن شبه لهم.** (فوز الکبیر ص ۱۹)

اور میرے والد امام العلما مولانا صبغۃ اللہ قاضی الملک بدرالدولہ مرحوم نے اپنے کسی فتوے میں لکھا

ہے۔عروج جسمی محمد عیسیٰ علیہ السلام را نیز واقع ۔ چنانچہ نص اذ قال اللّٰہ یا عیسی انی متوفیک و رافعک الی الآیة ونص وما قتلوہ یقینًا بل رفعہ اللّٰہ الیہ (نساء ۱۵۵،۱۵۸) بران دال است وانکاران کفر الضلالت انتہی۔

اور معلوم کریں کہ اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں جو فرماتا ہے۔ وما قتلوہ یقینا بل رفعہ اللّٰہ الیہ یعنی اور نہیں مارے اس کو یعنی عیسیٰ کو بیشک بلکہ اس کو اٹھا لیا اللہ نے اپنی طرف اور فرمایا یا عیسٰی انی متوفیک و رافعک الّی سو اس رفع سے عیسیٰ علیہ السلام کو ان کے جسم کے ساتھ آسمان پر اٹھا لینا مراد ہے رفع روحی مراد نہیں اور جو کہا یعنی اپنی طرف اٹھا لیا وہ تعظیم کے لیے ہے اور اس سے مراد ایسی جگہ پر لے لیا جہاں اللہ تعالیٰ کے غیر کا حکم جاری نہیں۔ وہ آسمان ہے اس پر قاضی مفسرون کا اتفاق ہے ابن جریر اور ابن ابی حاتم حسن بصری سے روایت کیے ہیں۔فی الآیة قال رفعہ اللّٰہ فھو عندہ فی السمآء.

اور امام واحدی نے اپنی تفسیر میں لکھا ہے۔ بل رفعہ اللّٰہ الیہ ای الموضع الذی لا یجری لاحد سوی اللّٰہ فیہ حکم فکان رفعہ الی ذلک الموضع رفعا الیہ لانہ رفع عن ان یجری علیہ حکم احد من العباد یوکد ھذا ان الحسن قال بل رفعہ اللّٰہ الیہ ای الی السماء کما قال ومن یخرج من بیتہ مھاجرا الی اللّٰہ وکانت الحجرة الی المدینة اور بھی امام واحدی نے کہا۔ رافعک الی ای سمائی و محل کرامتی فجعل ذلک رفعا الیہ للتفخیم والتعظیم اور امام ابو اللیث نے اپنی تفسیر میں لکھا ہے۔ قال مقاتل بل رفعہ اللّٰہ الی السمآء فی شھر رمضان اور امام عبداللہ بن احمد النسفی نے مدارک التنزیل میں لکھا ہے۔ ورافعک الی الی سمائی مقر ملائکتی (ج ۱ ص ۱۲۴) اما متوفیک جو فرمایا اس سے کیا مراد ہے۔سو سلف اس میں اختلاف کرتے ہیں کیونکہ عرب کے محاورہ میں توفی کا لفظ متعدد مضمون پر مستعمل ہوتا ہے سو یہاں کونسا معنی ہے اس میں چند اقوال ہیں پہلا قول توفی کا معنی استوفی کا ہے۔ وہ مشتق ہے توفی حقہ و استوفا سے یعنی پورا کرنا اس سے مراد مستوفی اجلک ہے یعنی تیری عمر پوری کروں گا، کافروں کے ہاتھ پر تجھ کو مرنے نہ دوں گا بلکہ تجھ کو آسمان پر بلواؤں گا عمر پوری ہونے کے بعد تیری موت آئے گی۔تفسیر بیضاوی میں ہے۔ انی متوفیک ای مستوفی اجلک و مؤخرک الی اجلک المسمی عاصما و اصحا ایاک من قتلھم.

(انوار التنزیل ج ۱ ص ۱۴۰)

اور تفسیر کبیر میں ہے ای انی متمم عمرک فحینئذا توفیک فلا اترکھم حتی یقتلوک بل انا رافعک الی سمائی و مقربک ملایکتی و اصونک عن ان یتمکنوا من قتلک (تفسیر کبیر ج ۴ ص ۷۱ الجزء الثامن) اور تفسیر مدار میں ہے ای مستھ فی اجلک و معناہ انی عاصمک ان یقتلک الکفار و ممیتک حتف انفک لا نقلا بایدیھم. (تفسیر نسفی ج ۱ ص ۱۲۴) دوسرا قول توفی کا معنی قبض کرنا ہے اس سے مراد متوفیک من الارض ہے۔یعنی قابضک من الارض وہ مشتق ہے توفیت الشی سے یعنی اس چیز کو میں نے پورا لے لیا اس سے کچھ نچھوڑا اب معنی آیت کے یہ ہوں گے میں تجھ کو پورا یعنی تیرے روح اور جسد کے ساتھ زمین سے لے لوں گا اور کافروں کے ہاتھ پر مرنے نہ دوں گا یہ معنی حسن بصری اور مطر الوراق اور ابن جریج اور کلبی اور ابن جریر سے منقول ہے شیخ جلال الدین السیوطی نے تفسیر درمنثور میں لکھا ہے۔ ماخرج عبدالرزاق وابن جریر وابن ابی حاتم عن الحسن قال متوفیک من الارض اور یہ بھی کہا و اخرج ابن جریر وابن ابی حاتم عن مطر الوراق فی الآیة قال متوفیک من الدنیا ولیس نوم موت اور بھی کہا۔ واخرج ابن ابی حاتم

عن ابن جریج فی الایة قال رفعه ایاه توفیة درمنثور ج ۲ ص ۳٦ اور تفسیر ابن کثیر میں لکھا ہے۔ و کذا قال ابن جریر توفیه هو رفعه اور امام محی السنہ البغوی نے معالم التنزیل میں لکھا ہے۔ واختلفوا فی معنی التوفی منها قال الحسن والکلبی وابن جریج انی قابضک ورافعک من الدنیا الی من غیر موت بدنک یدل علیه قوله تعالی فلما توفیتنی ای قبضتنی الی السماء و انا حی لان قومه انما تنصروا بعد رفعه لا بعد موته (معالم التنزیل ج ۱ ص ۱٦۲) اور علامہ شمس الدین الرملی نے اپنے فتاویٰ میں لکھا ہے او قابضک من الارض ورافعک الّی من غیر موت من قولهم توفیت الشئ واستو فیته اذا اخذته و قبضته تاما للرد علی النصاری حیث زعموا ان الله رفع روحه دون جسده. تیسرا قول اس کا معنی ممیتک ہے اور اس میں تقدیم و تاخیر ہے یعنی تجھ کو اٹھانے والا ہوں اور مارنے والا ہوں۔ یعنی اخیر زمانے میں۔ یہ قول ابن عباس اور قتادہ اور ضحاک کا ہے تفسیر ابن عباس رضی اللہ عنہما میں ہے۔ یا عیسی انی متوفیک و رافعک مقدم و موخر یقول انی رافعک الّی و مطهرک منجیک من الذین کفروا بک و جاعل الذین اتبعوک اتبعوا دینک فوق الذین کفروا بالحجة والنصرة الی یوم القیامة ثم متوفیک قابضک بعد النزول تفسیر ابن عباس ص ٦۳ اور شیخ جلال الدین السیوطی نے تفسیر درمنثور میں لکھا ہے۔ اخرج اسحق بن بشروا بن عساکر من طریق جریر عن الضحاک عن ابن عباس فی قوله انی متوفیک و رافعک یعنی رافعک ثم نتوفیک فی آخرالزمان (درمنثور ج ۲ ص ۳٦) اور بھی کہا اخرج ابن جریر و ابن منذر و ابن ابی حاتم من طریق علی عن ابن عباس فی قوله انی متوفیک یقول انی ممیتک. (ایضاً) اس اثر ابن عباس رضی اللہ عنہا کو بخاری نے بھی اپنی صحیح میں تعلیقاً روایت کیا ہے۔ اس سے مخالفین جو تو ہم کرتے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام مر گئے اور آسمان پر فقط ان کی روح گئی سو وہ جہل ہے کمالین حاشیہ جلالین میں ہے۔ وفی البخاری قال ابن عباس متوفیک ای ممیتک مضاه فی وقت موتک بعد النزول من السماء و رافعک الآن اور شیخ جلال الدین السیوطے نے درمنثور میں لکھا ہے۔ واخرج ابن ابی حاتم عن قتادة انی متوفیک و رافعک الی قال هذا من المقدم والمؤخر ای رافعک الّی و متوفیک. (درمنثور ج ۲ ص ۳٦) اور شیخ جلال الدین السیوطی نے اتقان میں لکھا ہے الرابع والاربعون فی مقدم القران و مخر هما قسمان الاول ما اشکل معناه بحسب الظاهر فلما عرف انه من باب التقدیم والتاخیر اتضح وهو جدیران یفرد بالتصنیف و قد تعرض السلف لذلک فی آیات فاخرج ابن ابی حاتم عن قتادة فی قوله فنلا تعجبک موالهم ولا اولادهم انما یرید الله لیعذبهم بها فی الحیوة الدنیا قال هذا من تقادیم الکلام یقول لا تعجبک اموالهم ولا اولادهم فی الحیوة الدنیا انما یرید الله ان یعذبهم بها فی الآخرة واخرج عنه ایضا فی قوله ولولا کلمة سبقت من ربک لکان لزاما واجل مسمی قال هذا من تقادیم الکلام یقول لولا کلمةواجل مسمی لکان لزامًا و اخرج عن مجاهد فی قوله انزل علی عبده الکتاب ولم یجعل له عوجا قیما قال هذا من التقدیم والتاخیر انزل علی عبده الکتاب قیماولم یجعل له عوجا واخرج عن قتادة فی قوله تعالی انی متوفیک و رافعک الّی قال هذا من المقدم والموخر انی رافعک الّی و متوفیک (الاتقان ج ۲ ص ۲۱) اور فقیہ ابواللیث السمر قندی نے اپنی تفسیر میں لکھا ہے۔ ففی الآیة تقدیم و تاخیر و معناه انی رافعک من الدنیا الی السماء و متوفیک بعد ان تنزل من

السماء علی عهد الدجال یہاں سے معلوم ہوا کہ جس نے اس تقدیم و تاخیر کو تحریف کہا سو وہ ابن عباس وغیرہ سلف پر طعن کیا چوتھا قول متوفیک کا معنی ممیتک ہے یعنی میں مارنے والا ہوں اور رافعک میں واو جو آیا ہے ترتیب کا فائدہ تو نہیں بخشا آیت اس پر دلالت کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ یہ کام کرے گا لیکن کب کرے گا کیسا کرے گا آیت میں مذکور نہیں اس کا بیان دلیل پر موقوف ہے دلیل سے ثابت ہوا کہ عیسیٰ زندہ ہیں احادیث سے ثابت ہوا کہ عیسیٰ علیہ السلام زمین پر آئیں گے دجال کو قتل کریں گے بعد ان کی وفات ہوگی امام فخر الدین الرازی نے تفسیر کبیر میں کہا۔ الوجه الرابع فی تاویل الآیة ان الواو فی قوله متوفیک و رافعک لا یفید الترتیب فالآیة تدل علی انه تعالی یفعل به هذه الافعال فاما کیف یفعل و متی یفعل فالامر فیه موقوف علی الدلیل و قد ثبت بالدلیل انه حی ورد الخبر عن النبی ﷺ فانه سینزل و یقتل الدجال ثم انه تعالی یتوفاه بعد ذلک (تفسیر کبیر ج ۴ ص ۷۱،۷۲ جز ثامن) اور تفسیر مدارک میں ہے۔ او ممیتک فی وقتک بعد النزول من السماء و رافعک الآن اذا الواو لا یوجب الترتیب قال النبی ﷺ ینزل عیسی خلیفة علی امتی بدق الصلیب و یقتل الخنازیر ویلبث اربعین سنة و یتزوج ویولد ثم یتوفی (تفسیر النسفی ج ۱ ص ۱۲۵) پانچواں قول موت سے مراد نیند ہے عیسیٰ علیہ السلام سوتے تھے اس ہی حالت میں ان کو آسمان پر لے گیا تا کہ ان کو کچھ خوف لاحق نہ ہو پھر آسمان پر گئے بعد بیدار ہوئے یہ قول ربیع بن انس کا ہے اور حسن بصری سے بھی ایک روایت ہے شیخ جلال الدین السیوطی نے درمنثور میں لکھا ہے۔ واخرج ابن جریر وابن ابی حاتم من وجه آخر عن الحسن فی قوله انی متوفیک یعنی وفاة المنام رفعه اللّٰه فی منام.

(درمنثور ج ۲ ص ۳۶)

اور امام فی السنۃ البغوی نے معالم التنزیل میں لکھا ہے۔ وقال الربیع بن انس المراد بالتوفی النوم وکان عیسی قد نام فرفعه اللّٰه نائما الی السماء معناها انی منمیک ورافعک الیّ کما قال اللّٰه تعالیٰ وهو الذی یتوفکم باللیل ای ممیتکم. (معالم التنزیل ج ۱ ص ۱۶۲) اور امام فخر الدین الرازی نے اپنی تفسیر میں لکھا ہے الثالث قال الربیع بن انس انه قال نومه حال مارفعه الی السماء قال تعالی اللّٰه یتوفی الانفس حین موتها والتی لم تمت فی منامها. (تفسیر کبیر ج ۴ ص ۷۱ جز ثامن) اور تفسیر ابن کثیر میں ہے۔ وقال الا کثرون المراد بالوفاة هنا النوم کما قال اللّٰه تعالی وهو الذی یتوفکم باللیل الآیة وقال اللّٰه یتوفی الانفس حین موتها والتی لم تمت فی منامها الایة وکان رسول اللّٰه ﷺ یقول اذا قام من النوم الحمد للّٰه الذی احیانا بعد مااماتنا. (تفسیر ابن کثیر ج ۲ ص ۳۹) اور علامہ شمس الدین الرملی نے کہا۔ متوفیک نأیما ومنه قوله تعالی اللّٰه یتوفی الانفس حین موتها والتی لم تمت فی منامها فجعل النوم وفاة وانما رفعه نائما الئلایلحقه خوف اور تفسیر مدارک میں ہے او متوفی نفسک بالنوم ورافعک وانت نایم حق لایلحقک خوف و تستیقظ وانت فی السماء آمن مقرب انتهی. (تفسیر النسفی ج ۱ ص ۱۲۵)

یہاں سے معلوم ہوا کہ مخالفین جو زعم کرتے ہیں کہ ربیع بن انس بھی واقعہ موت حضرت مسیح کے قائل ہیں سو وہ باطل ہے۔ چھٹا قول اس کا معنی مرنے کا ہے یعنی میں تجھ کو مارتا ہوں اور تیرے دشمنوں کو تجھ پر مسلط نہیں کرتا پھر عیسیٰ علیہ السلام مر گئے بعد تین ساعت یا تین روز یا سات ساعت کے بعد زندہ ہو کر آسمان پر گئے۔ یعنی روح وجسم کے ساتھ آسمان پر گئے علماء اس قول کو ضعیف کہتے ہیں بلکہ محمد بن اسحٰق وغیرہ اس کو نصاریٰ کا قول کہہ کر تصریح کیے

ہیں اور معالم میں وہب سے نقل کیا ہے۔ **توفی اللّٰہ عیسی ثلاث ساعات من النھار ثم احیاہ و رفعه اللّٰہ الیه وقال محمد بن اسحق ان النصاری یزعمون ان اللّٰہ توفاہ سبع ساعات من النھار ثم احیاہ و رفعه الیه.** (معالم التنزیل ج ۱ص ۱۶۲)

اور تفسیر ابن کثیر میں ہے **قال ابن اسحق والنصاری یزعمون ان اللّٰہ توفاہ سبع ساعات ثم احیاہ قال اسحق بن بشیر عن ادریس عن وھب اماته اللّٰہ ثلاثه ایام ثم بعثه ثم رفعه** (تفسیر ابن کثیر ج ۲ ص ۳۹، انوار التنزیل ج ۱ص ۴۰) اور تفسیر بیضاوی اور تفسیر ابی سعود میں ہے۔ **وقیل اماته اللّٰہ سبع ساعات ثم رفعه الی السماء والیه ذھبت النصاری** (تفسیر ابوسعود ج ۱ص ۴۳) یہاں سے معلوم ہوا کہ وہب سے یہی منقول ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام مر کے پھر زندہ ہو کے اپنے جسم کے ساتھ آسمان پر گئے اور ابن اسحٰق اس کو نصاری کا قول ہے کر کے لکھا ہے پھر مخالفان نے عیسیٰ علیہ السلام مرنے کے فقط رفع روح ہونے کی نسبت وہب اور ابن اسحٰق کے طرف جو کیے ہیں وہ باطل ہے اور جانیے کہ یہاں متوفیک کے معنی میں سلف کے اختلاف کرنے کی وجہ یہ ہے وہ باطل ہے اور جانیے کہ یہاں متوفیک کے معنی میں سلف اختلاف کرنے کی وجہ یہ ہے کہ سب اہل سنت کا اتفاق ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام اپنے جسم کے ساتھ آسمان پر گئے اس میں کسی اہل سنت کو خلاف نہیں ہاں اختلاف اس میں کیے ہیں کہ بغیر مرے کے زندہ آسمان پر گئے یا مر کے چند ساعت کے بعد زندہ ہو کے اپنے جسم کے ساتھ آسمان پر گئے۔ سو جمہور مفسرین پہلے قول کو اختیار کیے ہیں اور ثانی قول جو وہب سے منقول ہے وہ ضعیف ہے لکھے ہیں۔ علماء کہتے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر زندہ رہنے سے ہمارے نبی کریم ﷺ پر ان کی فضیلت لازم نہیں آتی کیونکہ جب آپ ﷺ سے دین کی تکمیل ہو چکی تو آپ ﷺ کو یہاں رہنے سے وصال الٰہی ہونا بہتر ہے اور بھی عیسیٰ علیہ السلام محمد ﷺ کی اور آپ ﷺ کے امت کی صفت انجیل میں دیکھی تو اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ اپنے کو زندہ رکھے تا کہ نبی کریم ﷺ کو دیکھے اور آپ کی امت میں رہنے کا شرف حاصل کرے سو اللہ تعالیٰ نے ان کی دعا قبول کیا اور اخیر زمانے میں شریعت مصطفوی کو ان سے تائید بخشے گا اس صورت میں نبی کریم ﷺ کی فضیلت ثابت ہوتی ہے اس کے سوائے نبی کریم ﷺ شب معراج میں اس سے زیادہ ترقی فرمائے۔ علامہ قسطلانی نے مواہب الدنیہ میں لکھا ہے۔ **واما ما اعطیه عیسی علیه السلام ایضا من رفعه الی السماء فقد اعطی نبینا ﷺ ذلک لیلة المعراج وزاد فی الترقی لما الدرجات و سماع المناجات والخلوة فی الحضرة المقدسة بالمشاھدة** اور محمد ﷺ جس زمین پر مدفون ہوئے سو اس کا رتبہ عرش سے بھی بڑھ کے ہے اور مدینہ منورہ مہبط برکات و کمالات ہے جس سے امت کو انواع خیرات و منافع حاصل ہوتے ہیں۔ امام تقی الدین السبکی نے کہا قبر شریف پر کمالات اس قدر نازل ہوتے ہیں کہ ان کے ادراک سے عقول قاصر ہیں پھر وہ جانے کیونکر افضل نہ ہو۔ الشیخ الامام احمد بن محمد العباسی تحفۃ السایل میں لکھا ہے۔ **سیدنا عیسی علیه السلام یذوق الموت فی آخرالزمان لانه قرأ الانجیل ورای صفة محمد ﷺ فتمنی ان یراہ فدعا اللّٰہ تعالیٰ ان یرزقه الحیاة ان یخرج محمد ﷺ فاستجاب اللّٰہ دعاء ہ فراہ لیلة المعراج ولما رای فی الانجیل فضل امة ﷺ تمنی ان یکون من امة فدعا اللّٰہ تعالیٰ فاستجاب دعاء ہ و وعدہ ان یخرج فی ھذہ الامة فی آخر الزمان وفی ھذا فضل محمد ﷺ** اور ولی ملا کمال باشانے رسالہ ''فی افضلیۃ محمد ﷺ'' میں لکھا ہے **واما احتجاج المخالف علیٰ تفضیل عیسی علیه السلام علی نبینا علیه السلام بانه فی السماء وفی زمرة الا حیاء**

فالجواب عنه ان كونه عليه السلام ميتا بعد تكميل النفس و اكماله الدين انفع من كونه حيًّا اما فی حق فظاهر فان تعلق النفس بالبدن لمصلحة التكميل فبعد فراغها عن تلک المصلحة حقها ان يقطع علاقة البدن و يرجع الحاصلها وما يليق بشانها من التجرد واما فی خق الامة فلما فيه من الرحمة علی ما افصح عنه عليه السلام بقوله ازا اراد الله رحمة امةٍ من عباده قبض نبيها فجعل لها فرطا وسلفا بين يديها ثم ان فی كونه عليه السلام مدفونا فی الارض غير مرفوع الی السماء نفعا آخر للامة حيث صارت روضة المقدسة مهبطا للبركات و مصعدًا للدعوات و مؤطنا للاجتماعات علی الطاعات المغير ذلک من انواع الخيرات ثم ان كون عيسیٰ عليه السلام فی زمرة الاحياء لمصلحة احياء دينه عليه السلام فی آخرالزمان بدلالة انه ينزل من السماء و يكون خليفة له عليه السلام فالشرف من الوجه المذكور مرجع جله الی نبينا عليه الصلوة والسلام فما ذكر المخالف فی معرض الاحتجاج لنا لا علينا، اور عیسیٰ علیہ السلام جب آسمان سے نازل ہوں گے تو ہمارے نبی کریم ﷺ کی شریعت پر حکم کریں گے اور نبی کریم ﷺ کی امت سے رہیں گے اس پر علماء کا اجماع ہے اور ان کو امت میں رہ کر نبی کریم ﷺ کی شریعت پر حکم کرنا ان کی نبوت و رسالت کو منافی نہیں بلکہ ان کی نبوت و رسالت علی حالہ باقی ہے اور ان کی نبوت باقی رہنا نبی ﷺ کے خاتم النبیین ہونے کو منافی نہیں کیونکہ وہ نبی ﷺ کے تابع اور امتی ہوں گے۔ حافظ ابن حجر مکی نے اپنے فتاویٰ میں لکھا ہے۔ الذی نص عليه العلماء بل اجمعوا عليه انه يحكم بشريعة محمد ﷺ و علی ملة وفی رواية سندها جيد مصدفا ابمحمد و علی ملته اماما مهديا و حكما عدلا اور بھی کہا وعيسی نبی كريم باق علی نبوة ورسالة لا كما زعمه من لا يعتدبه انه واحد من هذه الامة لان كون واحدا منهم يحكم بشريعتهم لاينا بقاء ه علی نبوة ورسالة (الفتاویٰ الحدیثیہ ص ۱۵۵،۱۵۴ طبع مصطفیٰ البابی) اور امام خطابی نے معالم السنن میں حدیث ان عیسیٰ علیہ السلام یقتل الخنزیر کی شرح میں لکھا ہے۔ فيه دليل علی وجوب قتل الخنازير و بيان ان اعيانها نجسةً و ذلک لان عيسی عليه الصلوة والسلام انما يقتل الخنزير علی حكم شريعة نبينا ﷺ لان نزوله انما يكون آخر الزمان و شريعة الاسلام باقية اور امام بغوی نے شرح السنۃ میں لکھا ہے۔ لان عيسی عليه السلام انما يقتلها ای الخنازير علی حكم شرع الاسلام (شرح السنۃ ج ۷ ص ۴۵۵) اور الامام القرطبی نے کتاب التذکرہ میں لکھا ہے۔ لا يجوزان يتوهم ان عيسیٰ عليه السلام ينزل نبيا بشريعة متجددة غير شريعة نبينا محمد ﷺ بل اذا نزل يكون يومئذ من اتباع محمد ﷺ كما اخبر ﷺ حبث قال لعمر لوكان موسی حيا ما وسعه الا اتباعی اور حافظ جلال الدین السیوطی نے کتاب الاعلام بحکم عیسیٰ علیہ السلام میں لکھا ہے انه يحكم بشرع نبينا لا بشرعه كما نص علی ذلک العلماء ووردت به الاحاديث وانعقد عليه الاجماع. (الحاوی للفتاوی ج ۲ ص ۱۵۵) اور بھی کہا کہ امام سبکی وغیرہ ایک جماعت علماء کی کہا ہے۔ ان عيسی عليه السلام مع بقائه علی نبوة معدود من امة النبی ﷺ و هو حی مؤمنا و مصدقا وكان اجتماعه به مرات فی غير ليلة الاسراء......

اور بھی کہا۔ قد رايت فی عبارة السبكی فی تصنيف له بما نصه انما يحكم عيسی بشريعة نبينا ﷺ بالقران والسنة وحينئذ فيترجح ان اخذ للسنة من النبی ﷺ بطريق المشافية من غير واسطة وقد عده بعض المحدثين فی جملة الصحابة هو والخضر والياس قال الذهبی فی تخريجه الصحابة

عیسیٰ بن مریم علیه السلام نبی و صحابی فانه رای النبی ﷺ فهو آخر الصحابة موتا (ایضاً ص ۱۶۱) اور علامہ تفتازانی نے شرح المقاصد میں لکھا ہے۔ فان قیل الیس عیسی علیه السلام حیا بعد نبینا رفع الی السمآء و سینزل الی الدنیا قلنا بلی ولکنه علی شریعة نبینا لا یسعه الا اتباعه علی ما قال علیه السلام فی حق موسی علیه السلام انه لوکان حیا لما وسعه الا اتباعی فیصیح انه خاتم الانبیاء علیهم السلام بمعنی انه لا یبعث بعد منی.

(شرح المقاصد ج ۳ ص ۳۰۵،۳۰۶ المبحث الخامس بعثة علیه السلام الی الناس کافة)

اور شیخ شہاب الدین الاسدی نے (الاقوال النافعہ فی حل فریدۃ الجامعہ) میں لکھا ہے۔ فلا نبی بعده یقینا للنص والاجماع فحینئذ فعیسیٰ ﷺ الوارد فی الحدیث نزوله آخر الزمان بشرعنا المحمدی ای لا بشرعه اور ملا جلال الدوانی نے اپنے عقیدہ میں لکھا ہے۔ واما نزول عیسی علیه السلام ومتابعته بشریعة (ای شریعة محمد ﷺ) فهو مایؤکد کونه خاتم النبیین اور شیخ عبدالحق دہلوی نے ترجمہ مشکوٰۃ میں لکھا ہے۔ تحقیق ثابت شدہ است باحادیث صحیحہ آنکہ عیسیٰ علیہ السلام فرود می آید از آسمان بزمین و می باشد تابع دین محمد را ﷺ وحکم می کند بشریعت آنحضرت، اور مولانا عبدالرحمٰن جامی نے اپنے عقیدہ میں لکھا ہے ۔

چون در آخر زمان بقول رسول
کند از آسمان مسیح نزول
پیرو شرع دین او باشد
تابع اصل و فرع او باشد
دین ہمیں شرع و دین او داند
ہمہ کس رابدین او خواند

اور امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہ نے اپنے مکتوب ۲۰۹ جلد اول میں لکھا ہے چون حضرت عیسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نزول خواہد فرمود و متابعت شریعت خاتم الرسل علیہما الصلوٰۃ والسلام خواہد نمود از مقام خود عروج فرمودہ بہ تبعیت بمقام حقیقت محمدی خواہد، رسید وتقویت دین او علیہما الصلوٰۃ والتحیات خواہد نمود۔

(مکتوب الامام ربانی ومجدد الف ثانی ص ۳۳۲،۳۳۳ مکتوب نمبر ۲۰۹ ج اوّل)

اور مکتوب ۲۴۹ میں لکھا ہے۔ وپیغمبران اولو العزم آرزوی متابعت او (یعنی محمد ﷺ) می نمایند ولوکان موسیٰ حیاًا فی زمنہ ما وسعہ الا اتباعہ وقصہ نزول روح اللہ ومتابعۃ حبیب اللہ معلومہ مشہورۃ (ایضاً ص ۴۰۸) اور بھی مکتوب ۶۲ جلد دوم میں لکھا ہے انبیاء علیہم الصلوٰۃ والتسلیمات فرستادہای حق اند جلشانہ بسوی خلق تا ایشان را بحق دعوت کنند تعالیٰ واز ضلالت براہ ارند ہر کہ دعوت ایشان را قبول کند اورا بہ بہشت بشارت دہند وہر کہ انکار نماید بعذاب دوزخ تہدید کنند ہر چہ ایشان از حق تبلیغ نمودہ اند واعلام فرمودہ اند ہمہ حق است وصدق کہ شائبہ تخلف ندارد و خاتم انبیاء محمد رسول اللہ است ﷺ ودین او ناسخ ادیان سابق است وکتاب او بہترین کتب، تقدم ست وشریعت اور اناسخ نخواہد بود بلکہ تا قیام قیامت خواہد ماند وعیسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کہ نزول خواہد نمود عمل بشریعت او خواہد کرد و بعنوان امت او خواہد بود۔ اور بھی کہا وعلامات قیامت کہ مخبر صادق علیہ وآلہ الصلوٰۃ والتسلیمات از ان خبر دادہ است حق است واحتمال تخلف ندارد وطلوع آفتاب از جانب مغرب برخلاف عادت وظہور حضرت مہدی علیہ الرضوان و نزول حضرت روح اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام وخروج دجال وظہور یاجوج وماجوج وخروج دابۃ الارض و دخانی

Note:-
This page is missing

ان کے ارواح شکل لے کے آئے یا اللہ تعالیٰ حضرت ﷺ کی تعظیم واسطے ان کے جسموں کو قبروں سے نکال آسمان پر لے گیا مگر عیسیٰ علیہ السلام کہ وہ اپنے جسم سے موجود تھے۔ علامہ زرقانی نے شرح مواہب اللدنیہ میں لکھا ہے۔ وقد اختلف فی رؤیة نبینا ﷺ هولاء الانبياء عليهم السلام فحمله بعضهم على رؤية ارواحهم الا عيسٰی لما ثبت انه رفع بجسده. (شرح مواہب اللدنیہ ج ۶ ص ۷۲) اور وہ شخص عیسیٰ علیہ السلام کے زندہ رہنے کا انکار کرتا جو لکھتا ہے کہ اب تک زندہ رہنا ان کا تسلیم کر لیں تو کچھ شک نہیں کہ اتنی مدت کے گزرنے پر پیر فرتوت ہو گئے ہوں گے اور اس کام کے ہرگز لائق نہیں ہوں گے کہ کوئی خدمت دینی ادا کر سکیں۔ اس میں عیسیٰ علیہ السلام کے حق میں ایسے استخفاف وحقارت کے الفاظ جو ذکر کیا وہ بھی بالاجماع کفر وارتداد ہے یہ زندیق جانتا نہیں کہ خدا تعالیٰ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کو ایسی طاقت کہ اور بشر کو وہ میسر نہیں اور ان میں جن کی عمر دراز کیا ان سے دینی کاموں میں کچھ فتور نہیں ہوا جیسا آدم ونوح علیہما الصلوٰۃ والسلام جن کی عمر ہزار سال کی ہوئی پھر جب عیسیٰ علیہ السلام کو بے غذائی وغیرہ صفت ملکی عنایت ہوئی تو ان پر ضعف و پیری کہ ان سے آتی، دیکھو فرشتوں کو کہ باوجود عمر دراز رہنے کے ضعف وفتور نہیں ہے۔ قاضی عیاض شفاء میں اور ملا علی القاری اس کی شرح میں لکھتے ہیں۔ او استخف ای احتقر واستهزابه او باحد من الانبياء اوازرى اى عاب عليهم اى جميعهم او بعضهم او اذاهم او قتل نبيا او حاربه فهو كافر باجماع من علماء المسلمين (شرح الشفاء ج ۲ ص ۵۱۴ طبع بیروت) اور ابن حجر مکی نے (اعلام بقواطع الاسلام) میں منجملہ کفریات میں لکھا ہے۔ اوقال استخفانا النبی طويل الاظفار خلق الشباب جایع البطن اور جو دعویٰ کرتا ہے کہ مسیح موعود میں ہی ہوں اور کہتا ہے (کہ جنھوں نے اس عاجز کا مسیح موعود ہونا مان لیا وہ لوگ ہر خطرہ کی حالت سے محفوظ اور معصوم ہیں) وہ بھی کفر ہے کیونکہ اس کا مسیح موعود ہونا مان لینے میں عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کا انکار ہے وہ کفر ہے جیسا کہ اوپر گزرا اور اس جھوٹے مدعی کو نبی تصور کرتا ہے وہ بھی کفر ہے تمہید ابی شکور میں ہے۔ من انكر نبيا فانه يكفر ولوا قر لا حد بالنبوةوهم لم يكن نبيا فانه يكفر ايضا اور جو نبوت وحی کا دعویٰ کرتا ہے وہ بھی کفر وارتداد ہے تمہید ابی شکور میں لکھا ہے۔ ومن ادعى النبوة فى زماننا يصير كافرا ومن طلب منه المعجزة فانه يصير كافرا لانه شك فى النص فيجب للاعتقاد بانه ما كانت لاحد شركة فى النبوة مع محمد ﷺ اور ابن حجر مکی اپنے فتاویٰ میں لکھا ہے۔ من اعتقد وحيا من بعد محمد ﷺ كان كافرا باجماع المسلمين. اور علامہ قسطلانی نے مواہب اللدنیہ میں لکھا ہے۔ وقد اخبر الله تعالیٰ فى كتابه و رسوله فى السنة المتواترة عنه انه لانبى بعده ليعلموا ان كل من ادعى هذا المقام بعده فهو كذاب افاک دجال ضال مضل ولو تخرّق و شعبد واتى بانواع السحر والطلاسم والنير نجيات فكلها محال و ضلالة عند اولى الالباب ولا يقدح فى هذا نزول عيسىٰ عليه السلام لانه اذا نزل كان على دين نبينا ﷺ ومنهاجه مع ان المراد انه آخر من نبیّ قال ابن حبان من ذهب الى ان النبوة مكتسبة لا تنقطع او الى ان الولى افضل من النبى فهو زنديق يجب قتله والله تعالیٰ اعلم.

(مواہب اللدنیہ ج ۶ ص ۱۸۷، ۱۸۸)

اور علامہ شمس الدین التکساری نے (شرح عمدۃ العقاید) میں لکھا ہے۔ ثبت بالدليل الختام الرسالة عليه الصلوٰة والسلام و انسداد بابها بعده فلوا دعى احد بعده انه نبى لا بطالب بالبرهان بل يردو دعواه باول الرهلة الا اذا اريد بمطالبة البرهان اظهار عجزه اذ من المعلوم انه لا يتمكن من اقامة

الدلیل فینتھک سترہ و یفتضح فی دعواہ۔

اور آیۃ و مبشرا برسول یأتی من بعدی اسمہ احمد کا اپنے طرف ہی اشارہ ہونے کا اور آپ اس کا مصداق ہونے کا جو دعویٰ کرتا ہے وہ بھی کفر و ارتداد ہے کیونکہ یہ آیت بالاجماع محمد ﷺ کی شان میں نازل ہے جو عیسیٰ علیہ السلام نے بشارت دی کہ اپنے بعد ایک رسول آئیں گے ان کا نام احمد ﷺ اور سرور عالم ﷺ کے اسمائے مبارک میں احمد دوسرا نام ہے جو اہل سموات کے نزدیک اس ہی نام سے مشہور ہیں۔ امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہ نے اپنے مکتوب ۹۴ جلد ثالث میں لکھا ہے و احمد اسم دوم آں سرور است علیہ الصلوٰۃ والسلام کہ در اہل سموات بآن اسم معروف است چنانچہ گفتہ اند اینجا تو اند بود کہ حضرت عیسیٰ علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام کہ از اہل سموات گشتہ است بشارۃ قدوم آن سرور را باسم احمد دادہ است۔ (مکتوب امام ربانی حصہ ششم ج ۲ ص ۴۹۲) جب کسی زندیق نے اس کو اپنے طرف اشارہ ہے کر کے کہا، تو محمد ﷺ کی صفت کو جو بالاجماع ثابت ہے جھٹلایا، وہ کفر ہے۔ ابن حجر مکی نے (کتاب الزواجر میں) لکھا ہے ان کل صفاً اجمعوا علی ثبوتھا لہ ﷺ یکون انکارھا کفرا اور خود رسول ہونے کا دعویٰ ہوا وہ بھی کفر ہے جیسا کہ سابق گزرا۔ اور نص قرآن کو جو یہاں یقیناً ظاہر پر محمول ہے پھیرا۔ کفر ہے شرح عقیدۂ یافعی میں ہے۔ وقد نص العلماء رضی اللّٰہ عنھم علی تکفیر کل من دافع الکتاب العزیز او حدیثا مجمعا علی نقلہ مقطوعا بہ مجمعا علی حملہ علی ظاہرہ اور تمہید ابی شکور میں ہے۔ والاصل فی ھذا ان من تکلم بکلمۃ او اعتقد بشیٔ یکون خلاف النص اوما یقوم مقام النص کالسنۃ الظاھرۃ الثابتۃ واجماع الامۃ فانہ یوجب الکفر اور آیت ھوالذی ارسل رسولہ بالھدی و دین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ ولوکرہ المشرکون (الصف ۹) کو اپنے ہی زمانہ سے متعلق ہونے کا دعویٰ جو کرتا ہے وہ بھی کفر و ارتداد ہے کیونکہ یہ آیت بالاجماع ہمارے نبی کریم محمد ﷺ کے وصف میں نازل ہوئی اس کی معنی یہ ہے اسی نے بھیجا اپنا رسول ساتھ ہدایت کے اور دین حق کے تا اس کو غالب کرے ہر دین پر اور اگرچہ برا مانیں مشرک علامہ قسطلانی نے مواہب اللدنیہ میں لکھا ہے۔ وھذہ الایۃ مشتملۃ علی کل وصف جمیل لہ ہاں اختلاف اس میں کرتے ہیں کہ ظہور سے کیا مراد ہے سو اکثر مفسرین کہتے ہیں کہ ظہور سے مراد رسول اللہ ﷺ کو نصرت و غلبہ دینا اور بعضوں نے کہا ظہور سے مراد سوائے اسلام کے کوئی دین باقی نہ رہنا اور وہ عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے وقت ہوگا۔ تفسیر ابن عطیہ میں ہے۔ ھو الذی ارسل رسولہ بالھدی الایۃ تعظیم لامرہ ﷺ واعلام بانہ یظھرہ علی جمیع الادیان ورای بعضھم ان لفظ یظھرہ یقتضی محو غیرہ بہ فقال ھذا الخبر یظھر للوجود عند نزول عیسی فانہ لایبقی فی وقۃ دین غیر الاسلام پھر جو بے دین کہ اس کو اپنے ہی زمانہ سے متعلق ہونے کا دعویٰ کرتا ہے اس سے ایک صورت ان دو سے نظر نہ آتی ہے یا نبی کریم ﷺ کی صفت کو جھٹلانا یا خود مسیح موعود ہونا وہ دونوں کفر ہیں۔ اما نبی کریم ﷺ کا معراج جسم مبارک کے ساتھ ہونے کا انکار کر کے جو کہتا ہے (کہ اعلیٰ درجہ کا کشف تھا اور اس قسم کے کشفوں میں خود صاحب تجربہ ہے) وہ بھی کفر ہے کیونکہ محمد ﷺ کا معراج جسم مبارک اور روح شریف کے ساتھ سموات کے اوپر الی ماشاء اللہ ہونا اور وہ نبی کریم ﷺ کی خصوصیت سے ہونا اہل سنت و جماعت کا مذہب ہے، ان کا انکار کر کے وہ کشفی ہونا اور اپنے کو بھی تجربہ ہے یعنی خود اسے بھی ہوتا ہے بیان کر کے اظہار کرنا کفر و ارتداد ہے۔ علماء اگرچہ سماوات پر تشریف لے جانے کے منکر کو مبتدع اور ضال و مضل کہتے ہیں اور اس کے کفر میں اختلاف کیے ہیں لیکن بیت المقدس تک

تشریف لے جانے کے منکر کی تکفیر میں اتفاق کیے ہیں۔ قاضی عیاض شفا میں اور ملا علی القاری اس کی شرح میں لکھتے ہیں۔ والحق من هذا والصحيح ان شاء الله تعالى استثناء للتبرک بمنزلة والله تعالى اعلم انه اسراء بالجسد والروح فى القصة كلها و عليه اى و على هذا تدل الاية و صحيح الاخبار اى مجموعهما على جميعها غاية ان دلالة الاية على الاسراء من المسجد الحرام الى المسجد الاقصٰى نص قاطع يكون جاحده كافرا او منافقا و دلالة الاحاديث على اسرائه الى السماء و سدرة المنتهى و مقام قاب قوسين او ادنى ظنية منكره يكون مبتدعا فاسقا. (شرح شفاء ج ۱ ص ۴۱۱)

اور علامہ تفتازانی نے شرح عقاید نسفی میں لکھا ہے۔ والمعراج لرسول اللهﷺ فى اليقظة بشخصه الى السماء ثم الى ماشاء الله تعالى من العلى حق اى ثابت بالخبر المشهور حتى ان منكره يكون مبتدعا انتهى. (شرح عقائد نسفیہ ص ۱۴۳ مکتبہ خیر کثیر کراچی)

اور فتاوی حمادیہ میں لکھا ہے۔ وكل ماثبت بالخبر الواحد واتفق الفقهآء على صحة ذلک واجتمع على قبوله من غيرتاويل فانه يكون من شرايط الايمان كعذاب القبر والصراط والميزان والشفاعة والمعراج الى السماء و مثل هذا بالخبر الواحد ولكن الفقهاء والصحابة رضى الله عنهم اتفقت على صحة ذلک وقبولها فحل محل الاجماع فانه يوجب الايمان به ثم من انكر ذلک هل يصير كافرا ام لا قال بعضهم يصير كافر او قال بعضهم لا يصير كافرا اور علامہ قسطلانی نے مواہب اللدنیہ میں لکھا ہے وبالجملة حديث الاسراء اجمع عل، المسلمون و اعرض عنه الزنادقة الملحدون يريدون ليطفؤا نور الله بافواههم والله متم نوره ولوكره الكافرون. (مواہب اللدنیہ ج ۶ ص ۱۴) اور ابن حجر مکی نے منح المکیہ شرح الہمزیہ میں لکھا ہے۔ وقصة الاسراء والمعراج من اشهر المعجزات واظهر البراهين والبينات ومن ثم قال بعض المفسرين انها افضل من ليلة القدر لكن بالنسة له ﷺ لانه اوتى فيها ما لا يحيط به الحدو لذا كان الاسراء بالجسم فى اليقظة من خصايص نبينا محمد ﷺ انتهى. وہ جو عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ مافقد جسد رسول اللهﷺ سو علماء کہتے ہیں کہ وہ حدیث ثابت نہیں بلکہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا مذہب موافق جمہور کے تھا کہ معراج روح اور جسم شریف کے ساتھ تھا۔ قاضی عیاض شفا میں اور ملا علی القاری اس کی شرح میں لکھتے ہیں۔ وهو دليل قول عائشة اى مذهب المختار لها. (شرح شفاء ج ۱ ص ۴۱۰) اور بھی لکھتے ہیں۔ وايضا فليس حديث عائشة رضى الله عنها اى مافقدت جسده بالثابت اى عند ائمة الحديث لقادح فى سنده عنها (شرح شفا ج ۱ ص ۴۲۱) در صورت ثبوت اس میں معراج روح مع الجسد کا انکار نہیں۔ تفتازانی نے شرح عقاید نسفی میں لکھا ہے۔ والمعنى مافقد جسده عن الروح بل كان مع روحه وكان المعراج للروح والجسد جميعًا. (شرح عقائد نسفی ص ۱۴۳) اور یہ بھی معلوم کریں کہ ہمارے نبی کریم محمدﷺ کا جسم مبارک اللہ تعالیٰ نے نور سے بنایا تھا اللہ تعالیٰ نے اس کو کثائف جسمانیہ سے پاک کر کے خالص نور کیا تھا اس لیے آپ جب دھوپ یا چاندنی میں گزرتے تو سایہ نہیں پڑتا تھا سوایسے پاک منور مقدس جسم کو یہ زندیق نے کثیف کے لفظ سے تعبیر کیا ہے سو معاذ اللہ کیسی قساوت قلبی ہے۔ ابن حجر مکی نے شرح الہمزیہ میں لکھا ہے۔ انهﷺ كان اذا مشے فى الشمس والقمر لايظهرله ظل لانه لا يظهر الا للكثيف وهو ﷺ قد خلصه الله من سائر الكثايف الجسمانية وصيره نورا

صرفا لا یظھرلہ ظل اصلا خرقا للعادۃ کما خرقت لہ فی شق صدرہ و قلبہ مرارا ولم یتالم بذلک.

اور وہ جو کہتا ہے (کہ اسلام کو غلطیوں اور الحاقات بیجا سے منزہ کر کے وہ تعلیم جو روح و راستی سے بھری ہوئی ہے خلق اللہ کے سامنے رکھنا خدائے تعالیٰ نے اپنے سپرد کیا ہے۔ یہ بھی کفر ہے کیونکہ آپ جو کفریات شریعت غرا کے مخالف بکتا ہے اس کو خدا تعالیٰ اپنے سپرد کیا ہے کر کے اللہ تعالیٰ پر افترا کرتا ہے۔ وہ کفر ہے۔ قال اللہ تعالی وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰہِ کَذِبًا (الانعام ۲۱) اور خطیب شربینی نے تفسیر سراج المنیر میں لکھا ہے۔ قال العلماء وقد دخل فی حکم ھذہ الآیۃ کل من افتری علی اللہ کذبا فی ذلک الزمان و بعدہ اور ابن حجر مکی نے اپنے فتاویٰ میں لکھا ہے کل حقیقۃ ردتھا الشریعۃ زندقۃ اور زواجر میں لکھا ہے۔ ولا ریب ان تعمد الکذب علی اللہ ورسولہ فی تحلیل حرام او تحریم حلال کفر محض.

اور مرزا سید الانبیاء محمد مصطفیٰ ﷺ کا اور دوسرے انبیاء کا مثیل ہونے کا جو دعوے کرتا ہے وہ بھی کفر ہے کیونکہ جمیع وجوہ سے مساوی رہنے والے کو مثیل کہتے ہیں۔ تحفۃ المرید میں لکھا ہے۔ الشبہ والشبیہ بمعنی کالحب والحبیب و ذلک المعنیٰ ھو المساوی فی اغلب الوجوہ والنظر ھو المساوی ولو فی بعض الوجوہ والمثیل ھو المساوی فی جمیع الوجوہ پھر جب آپ مثیل ہو کر کے کہا تو بجمیع وجوہ سرور عالم ﷺ اور دوسرے انبیاء کا مساوی ہونے کا ادعا ہوا وہ کفر وردت ہے ''غایۃ تلخیص المراد من فتاوی ابن زیاد'' میں لکھا ہے۔ رجل قال فی حلقہ و راس علی بن عمر الشاذلی الذی مامثلہ الا النبی ﷺ اجریت علیہ احکام الردۃ فیستقاب فان تاب والاقتل بردتہ لفعلہ ھذا الشنیع من تشبیہ سیدالکونین صلوات اللہ وسلامہ علیہ بغیرہ کیف وقد قال فی الشفاء فی ابی نواس انہ کفر او قارب بتشبیہ محمد الامین بالنبی و ھذا اعظم منہ اور مخالفوں نے جواز مثیل پر حدیث علماء امتی کا بنیاء بنی اسرائیل سے جو استدلال کیا ہے سو وہ باطل ہے کیونکہ محدثین کہتے ہیں کہ اس حدیث کی اصل نہیں۔ ملا علی القاری نے رسالہ موضوعات میں لکھا ہے۔ قال الدمیری والعسقلانی والزرکشی لا اصل لہ. (موضات کبیر ص ۴۸) بتقدیر ثبوت اس میں کاف تشبیہ لائے، علماء کی فضیلت بیان فرمائی اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ کوئی شخص اپنے کو مثیل انبیاء قرار دے اور وہ جو کہتا ہے (کہ حضرت مسیح علیہ السلام اور خود کے دل میں جو قومی محبت ہے اس نے خدا کی محبت کو اپنے طرف کھینچ لیا ہے ان دونوں محبتوں کے ملنے سے تیسری چیز پیدا ہوئی جس کا نام روح القدس ہے اس کو بطور استعارہ کے ان دونوں محبتوں کا بیٹا کہنا چاہیے اور یہ پاک تثلیث ہے) یہ بھی کفر ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کی توحید اور ابطال تثلیث پر عقائد اسلام کی بنا ہے پھر یہ شخص اپنی اور خدا کی محبت ملنے سے روح القدس پیدا ہوا اس کو بطور استعارہ ان دونوں محبتوں کا بیٹا اور یہ پاک تثلیث ہے کر کے تثلیث کا جو زعم کرتا ہے سو وہ کفر ہے۔

اور وہ جو کہتا ہے (کہ مسیح کا اور اپنا مقام ایسا ہے کہ اس کو استعارہ کے طور پر ابنیت کے لفظ سے تعبیر کر سکتے ہیں یعنی ابن اللہ کہہ سکتے ہیں) یہ بھی کفر ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں نصاریٰ مسیح کو اور یہود عزیر کو ابن اللہ کہنے پر ان کی سخت مذمت کی اور ان پر لعنت کیا اور متعدد مقاموں میں ابنیت سے اپنی ذات کو تنزیہ کیا پھر حقیقی طور پر ہو یا مجازاً و استعارۃً اس کی ذات سے ابنیت کی نسبت لگانا شرعا کفر ٹھہرا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَقَالَتِ الْیَھُوْدُ عُزَیْرُ ابْنُ اللّٰہِ وَقَالَتِ النَّصٰرَی الْمَسِیْحُ ابْنُ اللّٰہِ ذٰلِکَ قَوْلُھُمْ بِاَفْوَاھِھِمْ یُضَاھِؤُنَ قَوْلَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا قٰتَلَھُمُ اللّٰہُ اَنّٰی یُؤْفَکُوْنَ. (توبہ ۳۰) یعنی اور کہا یہود نے عزیر بیٹا اللہ کا ہے اور کہا نصاری نے مسیح

بیٹا اللہ کا ہے یہ باتیں کہتے ہیں اپنے منہ سے مشابہ ہوتے ہیں بات سے ان لوگوں کے کہ کافر ہوئے پہلے اس سے مار ان کو اللہ، کہاں سے پھرے جاتے ہیں۔ اور بھی فرماتا ہے۔ **وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا لَقَدْ جِئْتُمْ شَيْئًا اِدًّا تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْهُ وَتَنْشَقُّ الْاَرْضُ وَتَخِرُّ الْجِبَالُ هَدًّا اَنْ دَعَوْا لِلرَّحْمٰنِ وَلَدًا وَمَا يَنْبَغِي لِلرَّحْمٰنِ اَنْ يَّتَّخِذَ وَلَدًا.** (مریم ۸۸۔۸۹۔۹۰) یعنی اور کہا انھوں نے پکڑی ہے اللہ نے اولاد البتہ تحقیق لائے تم ایک چیز بھاری یعنی بھاری گناہ نزدیک ہیں آسمان کہ پھٹ جائیں اس سے اور پھٹ جائے زمین اور گر پڑیں پہاڑ کانپ کر اس سے کہ دعویٰ کیا انھوں نے واسطے اللہ کے اولاد کا، اور نہیں لائق واسطے رحمٰن کے یہ کہ پکڑے اولاد اور بیضاوی نے اپنی تفسیر میں لکھا ہے۔ **واعلم ان السبب فی هذه الضلالة ان ارباب الشرایع المقدمة كانوا يطلقون الاب على الله تعالٰى باعتبار انه لمسبب الاول حتّى قالوا ان الاب هو الرب الاصغر والله سبحانه تعالٰى هو الرب الاكبر ثم ظنت الجهلة منهم ان المرادبه معنى الولادة فاعتقد واذ لک تقليدا ولذلک كفر قائله و منع منه مطلقا جسما لمادة الفساد** اور علامہ عبدالحکیم السیالکوٹی نے حاشیہ بیضاوی میں لکھا ہے۔ **قوله ومنع منه مطلقا ای سواء قصد معنی منه مجاز یا او معنی حقيقيا** اور علامہ شیخ زادہ نے حاشیہ بیضاوی میں لکھا ہے۔ **واذ ثبت هذا فتقول اذا لم يجز حقيقة الولادة فلا يجوز التسمية بطريق المجاز لان الاطلاق على سبيله التجوز انما يصح اذا كان الاطلاق على سبيله الحقيقة متصورا لان الاطلاق المجازى هو التشبيه بحذف اداة التشبيه والتشبيه انما يتصور اذا كان المشبه به متصورا و اذا لم يتصور ان يكون له تعالى ولد حقيقة لا يجوز التسمية بطريق المجاز** اور خطیب شربینی نے سراج المنیر میں لکھا ہے۔ **وما ينبغي للرحمن ان يتخذوا لدا ای ما يليق به اتخاذ الولدلان ذالک محال اما الولادة المعروفة فلا مقالهٔ فی امتناعها واما التبنى فان الولدلا بدو ان يكون شبيها بالوالد ولا شبيه لله تعالٰى لان اتخاذ الولد انما يكون لاغراض اما من سرور او استعانهٔ او ذكر جميل و كل ذلک لا يصح فی حق الله تعالٰى.**

اور وہ جو قرآن شریف کی آیتوں کی تفسیر صحابہ و تابعین و جمہور مفسرین کے برخلاف اپنی رائے سے کرتا ہے اور صحابہ و تابعین سے اس کی جو تفسیر وارد ہوئی ہے اس کو سراسر غلط ہے کر کے کہتا ہے وہ بھی کفر ہے کیونکہ قرآن کی تفسیر نبی کریم ﷺ اور صحابہ و تابعین سے جو منقول ہے اس کو اختیار کرنا واجب ہے۔ شیخ جلال الدین السیوطی نے اتقان میں لکھا ہے۔ **يجب ان يكون اعتماده على النقل من النبی ﷺ وعن اصحابه او من عاصرهم** پھر جب اس کو سراسر غلط ہے کر کے اپنی رائے سے تفسیر کی تو نص قرآن کا جو معنی ہے اس کو پھیرا اور وہ کفر ہے قاضی عیاض شفا میں اور ملا علی القاری اس کی شرح میں لکھتے ہیں۔ **وكذلک وقع الاجماع على تكفير كل من دافع نص الكتاب القديم و حمله على خلاف ماوردبه معنى القويم.** (شرح الشفاء للقاضی عیاض ج ۲ ص ۵۱۶)

اور وہ جو کہتا ہے (کہ جبرئیل امین جو انبیاء کو دکھائی دیتا ہے وہ بذات خود زمین پر نہیں اترتا اور اپنے ہیڈ کوائر نہایت روشن نیّر سے جدا نہیں ہوتا ہے بلکہ صرف اس کی تاثیر نازل ہوتی ہے اور اس کی عکس سے تصویر ان کے دل میں منقوش ہو جاتی ہے) یہ بھی کفر ہے امام عبداللہ النسفی نے (عمدۃ العقائد) میں لکھا ہے۔ **ولو جاز استبعاد صعود النبی لجاز استبعاد نزول الملک وهو يؤدی الى انكار النبوة** اور علامہ شمس الدین

الکساری نے اس کی شرح میں لکھا ہے۔ ''هذا اشارة الى فساد دليل من ذهب الى انه اى المعراج فى المنام تقريره ان محمدا ﷺ من جنس البشر لقوله تعالى قل انما انا بشر مثلكم ومن هو من جنس البشر يمتنع صعوده الى السماء لانا نعلم بالضرورة ان الجسم يمتنع صعوده الى الهواء العالى والجواب انه لوصح استبعاد صعود شخص من البشر الى الهواء العالى لصح استبعاد نزول الجسم الهوائى الى الارض لكن التالى باطل لانه يؤدى الى انكار نزول الملك وهو كفر لاتفاق الانبياء والرسل عليهم السلام عليه و بداهة امتناع الصعود ممنوعة بل هو ممكن والله تعالى قادر على جميع الممكنات فكانت الشبهة زايلة'' اور علامہ قسطلانی نے مواہب اللدنیہ میں لکھا ہے۔ روية عليه الصلوة والسلام الجبرائيل هى اصل الايمان لايتم الايمان الا باعتقادها ومن انكرها كفر قطعا. (مواہب اللدنیہ ج ٦ ص ٢٢١) اور وہ جو کہتا ہے کہ لیلۃ القدر سے رات مراد نہیں بلکہ وہ زمانہ ہے جو بوجہ ظلمت رات کا ہمرنگ اور وہ نبی یا اس کے قائم مقام مجدد کے گزر جانے سے ایک ہزار مہینے کے بعد آتا ہے) یہ بھی کفر ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ جو فرماتا ہے ليلة القدر خير من الف شهر یعنی شب قدر بہتر ہے ہزار مہینوں سے سو اس سے مراد رات ہے کر کے احادیث متواترہ اور اجماع سے ثابت ہو چکا پھر اس کا انکار کر کے نص قرآن کو اس کے ظاہر معنی سے بغیر دلیل قطعی کے پھیرا وہ کفر ہے۔ قاضی عیاض شفا میں لکھا ہے فانه اذا جوز على جميع الامة الوهم والغلط فيما نقلوه من ذلك واجمعوا انه قول الرسول عليه الصلوة والسلام وفعله و تفسير مراد الله به ادخل الاسترابة فى جميع الشريعة اذهم الناقلون لها وللقران وانحلت هوى الدين كرة ومن قال هذا كافر اور علامہ تفتازانی نے شرح عقائد نسفی میں لکھا ہے۔ والنصوص من الكتاب والسنة تحمل على ظواهرها مالم يصرف عنها دليل قطعى كما فى الايات التى تشعر ظواهرها بالجهة والجسمية ونحوذلك والعدول عنها اى عن الظواهر الى معان تدعيها اهل الباطن وهم الملاحدة وسموا بالباطنية لادعائهم ان النصوص ليست على ظواهرها بل لها معان باطنة لا يعرفها الا المعلم و قصدهم بذلك نفى الشريعة بالكلية الحاد اى ميل و عدول عن الاسلام واتصال والصاق بكفر بكونه تكذيبا للنبى ﷺ فيما علم مجيئه به بالضرورة. (شرح عقائد النسفی مکتبہ خیر ص ١٦٦)

اما انبیاء علیہم السلام کے معجزوں کا جو انکار کرتا ہے اور ان کو مسمریزمی طریق سے بطور لہو ولعب نہ بطور حقیقت ظہور میں آنے کا دعویٰ کرتا ہے اور عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات کو جو قرآن شریف میں واقع ہیں ان کا انکار کرتا ہے اور اس کو مشرکانہ خیال کہتا ہے اور ان کو مسمریزم کے طریق پر ہونے کا قائل ہے وہ بھی کفر ہے۔ علامہ شروانی نے حاشیہ تفسیر بیضاوی میں لکھا ہے۔ ان من كفر برسول واحد و بمعجزة واحدة فانه لا يمكنه الايمان باحد من الرسل.

اور وہ جو کہتا ہے (کہ اگر میں اس عمل کو مکروہ اور قابل نفرت نہ سمجھتا تو ان اعجوبہ نمایوں میں حضرت ابن مریم سے کم نہ رہتا) یہ بھی کفر ہے کیونکہ یہ مرتد باوجود اس قساوت قلبی کے اس عمل مسمریزم کو آپ مکروہ جانتا ہے اور اس کو عیسیٰ علیہ السلام کی طرف نسبت کیا جو یقیناً کفر ہے۔ اس کے سوائے ان اعجوبہ نمایوں میں عیسیٰ علیہ السلام سے کم نہ رہتا کر کے جو کہتا ہے اس سے عیسیٰ علیہ السلام سے مساوات یا تفوق ہونے کا دعویٰ ہوا وہ بھی کفر ہے اور باتفاق فقہاء کسی ولی کو بھی نبی کے رتبہ کو پہنچا کر کے اعتقاد کرنا کفر ہے چہ جائیکہ یہ زندیق آپ عیسیٰ علیہ السلام سے مساوی ہونے کا

یا فائق ہونے کا دعویٰ کرے۔ حافظ ابن حجر عسقلانی نے فتح الباری میں لکھا ہے۔ **فالنبی افضل من الولی وهو امر مقطوع به عقلا و نقلا و الصائر الی خلافه کافر لانه امر معلوم من الشرع بالضرورة** اور ابن حجر مکی نے اپنے فتاوے میں لکھا ہے۔ **ان من اعتقد ان الولی یبلغ مرتبة النبی علیه الصلاة و السلام فقد کفر.**

اما عیسیٰ علیہ السلام کا باپ یوسف نجار ہونے کا جو زعم کرتا ہے وہ بھی کفر ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ بغیر باپ کے عیسیٰ علیہ السلام کو پیدا کیا سو قرآن شریف میں فرماتا ہے پھر یہ شخص جب عیسیٰ علیہ السلام کا باپ یوسف نجار ہونے کا زعم کیا سو قرآن کی تکذیب کی وہ کفر وردت ہے کمامر۔

اور وہ جو عیسیٰ علیہ السلام خنزیر کو قتل کریں گے کر کے جو احادیث صحیحہ وارد ہوئے ہیں سو اس سے مراد قتل کرنے کا حکم کرنا ہے حافظ ابن حجر عسقلانی نے فتح الباری شرح صحیح البخاری میں لکھا ہے۔ **ویقتل الخنزیر ای یامر باعدامه مبالغة فی تحریم اکله وفیه توبیخ عظیم للنصاری الذین یدعون انهم علی طریقة عیسی ثم یستحلون اکل الخنزیر ویبالغون فی نجسة** پھر اس سے یہ زندیق ایک غلط معنی کر کے جو زعم کرتا ہے کہ آپ کہا سو معنی مراد نہ ہو تو اس کا حقیقی معنی شکار کھیلتے پھرنا ہوگا پھر اس پر استہزا کرتا ہے سو شریعت کا استہزا ہے وہ کفر ہے علامہ تفتازانی نے شرح عقائد نسفی میں لکھا ہے۔ **والاستهزاء علی الشریعة کفر لان ذلک من امارات التکذیب.**

(شرح عقائد نسفی مبحث الاستحلال الکفر ص ۱۶۷)

اما وہ جو کہتا ہے (کہ آنحضرت ﷺ ازواج مطہرات میں کونسی بی بی کا پہلے انتقال ہوگا سو جو پیشگوئی فرمائی تھی اس پیشگوئی کی اصل حقیقت آنحضرت ﷺ کو بھی معلوم نہ تھی) سو یہ بھی کفر ہے پہلے ہم عوام کی اطلاع کے لیے وہ حدیث دکھلا کے بعد اس کا حکم لکھتے ہیں۔ معلوم کریں کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک روز نبی ﷺ ازواج مطہرات کو فرماتے تمھارے میں جس کے ہاتھ دراز ہیں وہ میرے سے اول ملے گی نبی ﷺ کی وفات ہوئی بعد سب بی بیاں اپنے ہاتھ ماپ کر دیکھے تو بی بی سودہ رضی اللہ عنہا کے ہاتھ سب سے دراز تھے جب زینب کی وفات ہوئی تو سمجھے ہاتھ دراز ہونے سے مراد سخاوت تھی کہ زینب بڑے ہاتھ کی بی بی تھی صدقہ بہت دیا کرتی تھی۔ اس حدیث سے نبی کریم ﷺ کو اس پیشگوئی کی اصل حقیقت معلوم نہ تھی کا مفہوم نہیں ہوتا بلکہ یہی معلوم ہوتا ہے کہ ازواج مطہرات نے ہاتھ بڑا رہنے سے اس کی ظاہری معنی مراد ہے کر کے ابتداءً سمجھے پھر جب بی بی زینب رضی اللہ عنہا کی وفات اول ہوئی تب معلوم کیا کہ نبی کریم ﷺ ہاتھ بڑا رہنے سے اس کے مجازی معنی ارادہ فرمائے۔ شیخ جلال الدین السیوطی نے زہرالربی میں لکھا ہے۔ **قال القرطبی معناه فهمنا ابتداء ظاهره فلما ماتت زینب علمنا انه لم یردد بالید العضو وبالطول طولها بل اراد العطاء و کثرتها فالیدهنا استعارة للصدقة والطول ترشیح لها** اور یہ اعتقاد رکھنا ضرور ہے کہ اللہ تعالیٰ آنحضرت ﷺ کو علوم اولین و آخرین اور علم ماکان و مایکون کا عطا فرمایا تھا اور آئندہ جو جو واقعات ہونے والے ہیں ان سب کی وحی کر چکا تھا اور نبی کریم ﷺ جو کچھ فرماتے تھے سو وہ بے قصد کے بغیر جاننے کے آپ ﷺ کی زبان مبارک سے نہیں نکل جاتا تھا بلکہ جو کچھ کہہ فرماتے تھے سو وہ حقیقت الحق سے تھا شیخ جلال الدین السیوطی نے ''مصباح الزجاجہ حاشیہ سنن ابن ماجہ'' میں لکھا ہے۔ **فانه ﷺ اوحی الیه بجمیع ما یحدث بعده مما لم یکن فی زمنه.** (سنن ابن ماجہ حاشیہ ۵ ص ۲۹۷) اور ابن حجر مکی نے شرح الہمزیہ میں لکھا ہے۔ **وسع علمه ﷺ علوم الاولین الانس والملائکة والجن لان الله تعالیٰ اطلعه علی العالم فعلم علم الاولین والآخرین ماکان ومایکون کما**

مروحسبک فی ذلک القران الذی اوتیه ﷺ و مثله معه کما صح عنه وقد قال تعالی مافرطنا فی الکتاب من شیٔ و یلزم من احاطة ﷺ بالعلوم القرانیة ومثلها الذی اوتبه ایضا انه ﷺ احاط بعلوم الاولین والاخرین و ان علومهم مندرجة و منغمرة فی علومه ﷺ اور علامہ زرقانی نے شرح المواہب اللدنیہ میں لکھا ہے۔ قال الامام الغزالی لا یظن ان تقدیر النبی ﷺ یجری علی لسانه کیف اتفق بل لا بنطق الا بحقیقة الحق. پھر جوشخص کہ اس مذکور پیشگوئی کی اصل حقیقت آنحضرت ﷺ کو بھی معلوم نہ تھی کر کے نبی کریم ﷺ کی طرف بےعلمی کی نسبت کرتا ہے وہ کافر ہے ابن حجر مکی نے اپنے فتاوی میں لکھا ہے۔ ولاشک ان من اعتقد ان ابن سریج او اجل منه علم علما حقا و جهله النبی ﷺ کان کافرا مهدر الدم لانه مرتد عن الاسلام. اما وہ جو کہتا ہے (کہ جس قدر حضرت مسیح کے پیشگویاں غلط نکلیں اس قدر صحیح نکل نہیں سکیں اور امور اخباریہ کشفیہ میں اجتہادی غلطی انبیاء سے بھی ہو جاتی ہے) یہ بھی کفر ہے کیونکہ نبی کو غلطی کی طرف نسبت کرنا اور انبیاء سے پیشگوئی میں غلطی ہو جاتی ہے کر کے اعتقاد رکھنا کفر ہے۔ شرح عقیدۂ یافعی میں ہے۔ وکذا یکفر من وان بالوحدانیة وصحة النبوة و نبوة نبینا محمد ﷺ ولکن جوّز علی الانبیاء الکذب فیما اتوابه ادعی فی ذلک المصلحة بزعمهم اولم یدعها اور امام علامہ ابوعبداللہ محمد بن یوسف السنوسی نے اپنے عقیدہ میں فرمایا۔ اما الرسل علیهم الصلوة والسلام فیجب فی حقهم الصدق والامانة وتبلیغ ما امروا بابلاغه للخلق و یستحیل فی حقهم علیهم الصلوة والسلام اضداد هذه الصفات وهی الکذب والخیانة بفعل شیٔ مما نهی عنه نهی تحریم او کراهة اور بھی کہا فلا یرتاب فی صدقهم علیهم الصلوة والسلام الا من طبع اللہ علی قلبه والعیاذ باللہ تعالیٰ.

اما وہ جو کہتا ہے (کہ جبکہ پیشگوئیوں کے سمجھنے کے بارے میں خود انبیاء سے امکان غلطی ہے تو پھر امت کا کورانہ اتفاق یا اجماع کیا چیز ہے) یہ بھی کفر ہے کیونکہ اس میں انبیاء سے پیشگوئیوں کے سمجھنے میں امکان غلطی ہے کر کے جو اعتقاد رکھا وہ کفر ہے اس کے سوائے امت کی تضلیل کی وہ بھی کفر ہے۔ شرح عقیدۂ یافعی میں ہے۔ وکذلک نقطع بتکفیر کل قایل قال قولا یتوصل به الی تضلیل الامة اور ابن حجر مکی نے اعلام میں لکھا ہے۔ ان کل مافیه تضلیل الامة یکون کفر.

اما انبیاء اور رسولوں کے وحی میں شیطانی دخل ہو جانے کا دعویٰ کر کے جو کہتا ہے (کہ چارسو نبی جھوٹے نکلے اور دراصل وہ ایک ناپاک روح کی طرف سے تھا نوری فرشتہ کی طرف سے نہیں تھا اور ان نبیوں نے دھوکا کھا کر ربانی سمجھ لیا تھا) یہ بھی کفر ہے کیونکہ شیطان فرشتہ کی صورت میں آ کے نبیوں کو دھوکا دینا صحیح نہیں پھر ویسا اعتقاد رکھا اس کے سوائے انبیاء کو جھوٹے نکلے کر کے اعتقاد کیا وہ کفر ہے جیسا کہ اوپر مذکور ہوا۔ اور علامہ قسطلانی نے مواہب اللدنیہ میں لکھا ہے۔ وکذلک لا یصح ان یتصورله الشیطان فی صورة الملک و یلبس علیها لا فی اولا الرسالة ولا بعدها بل لا یشک النبی ان مایاتیه من اللہ هو الملک ورسوله حقیقة اما بعلم ضروری یخلقه اللہ او ببرهان یظهر لدیه.

اما وہ جو کہتا ہے (کہ یہ بھی مدت سے الہام ہو چکا ہے کہ انا انزلناہ قریبا من القادیان اور واقعی طور پر قادیان کا نام قرآن شریف میں ہے) یہ بھی کفر ہے کیونکہ قرآن شریف میں لفظ قادیان جو موجود نہیں ہے سو اس کو ہے کر کے اعتقاد رکھا جو لفظ قرآن شریف میں بالاجماع نہیں ہے اس کو ہے کر کے اعتقاد رکھنا کفر ہے۔ قاضی

عیاض نے شفا میں لکھا ہے۔ قد اجمع المسلمون ان القران المتلوفی جمیع اقطار الارض المکتوب فی المصاحف بایدی المسلمین مما جمعه الدفتان من اول الحمد لله رب العالمین الی آخر قل اعوذ برب الناس انه کلام الله ووحیه المنزل علی نبیه محمد ﷺ وان جمیع مافیه حق وان من نقص منه خرفاقاصدا الذلک او بدلہ بحرف آخر مکانه او زاد فیه حرفا مما لم یشتمل علیه المصحف الذی وقع علیه الاجماع واجمع علی انه لیس من القران عامدا لکل هذا انه کافر.

(الشفاء قاضی عیاض ص ۲۶۴ طبع مصطفیٰ البابی)

اب ہم اہل اسلام کو معلوم کراتے ہیں کہ جو شخص کہ ایسے دعوے کرتا ہے سو وہ نہ نبی ہے کیونکہ نبوت ہمارے نبی کریم خاتم الانبیاء والمرسلین محمد مصطفیٰ ﷺ پر ختم ہو چکی اور نہ مسیح موعود ہے کیونکہ مسیح موعود و عیسیٰ بن مریم علیہ السلام ہیں جن پر انجیل نازل ہوئی تھی اور اب آسمان پر زندہ موجود ہیں اور قیامت کے قریب آسمان سے نازل ہو کے شریعت مصطفوی ﷺ پر حکم فرمائیں گے اور دجال کو قتل کریں گے اور نہ کوئی اولیاء اللہ سے ہے کیونکہ اولیاء اللہ اس قسم کے شیطانی دعوے نہیں کرتے جس سے شریعت مصطفوی ہدم ہو اگرچہ منصور حلاج وغیرہ بعض اولیاء اللہ سے مثل انا الحق وغیرہ کلمے صادر ہوئے سو اس پر انھوں کسی کو دعویٰ نہیں کیے بلکہ وہ بیخودی میں ہوتا تھا جو شہود حق تعالیٰ ان پر غالب ہو کے اپنے سے غائب ہو جاتے تھے اور بے ساختہ ان کی زبان سے نکل آتے تھے اور وہ اقوال قابل تاویل رہتے تھے اس لیے محققین ان کو معذور رکھے ہیں بلکہ یہ شخص جو کفریات کا زعم کرتا ہے سو اس کے اقوال کسی قسم سے تاویل پذیر نہیں پھر وہ متعدد وجوہ سے شرح شریف کے رو سے مرتد و زندیق و کافر ہے اور مصداق ہمارے نبی کریم محمد ﷺ کی پیشین گوئی کے کہ لاتقوم الساعة حتی تخرج ثلاثون کذابًا وفی روایة دجالا کلهم یزعم انه رسول الله (فتح الباری ج ۶ ص ۴۵۴) ان دجالوں میں سے ایک دجال ہے پھر جس نے اس کی تابعداری کی وہ بھی کافر و مرتد ہے اور شرعاً مرتد کا نکاح فسخ ہو جاتا ہے اور اس کی عورت حرام ہوتی ہے اور اپنی عورت کے ساتھ جو وطی کرے گا سو وہ زنا ہے اور ایسی حالت میں جو اولاد پیدا ہوگی وہ ولدالزنا ہوں گے قال فی التنویر والکنز وارتداد احدهما فسخ فی الحال اور بزازیہ میں ہے۔ ولو ارتدو العیاذ بالله تحرم امراته و یجدد النکاح بعد اسلامه والمولود بینهما قبل تجدید النکاح بالوطی بعد التکلم بکلمة الکفر ولد زنا اور مفتاح السعادت میں ہے۔ ویکون وطیه مع امراته زناوالولد منهما فی هذه الحالة ولد الزنا وان اتی بکلمتی الشهادة بطریق العادة. اور مرتد بغیر توبہ کے مر گیا تو اس پر نماز جنازہ نہیں پڑھنا اور اس کو مقابر اہل اسلام میں دفن نہیں کرنا بلکہ بغیر غسل و کفن کے کتے کے مانند گڑھے میں ڈال دینا ہے۔ اشباہ والنظائر میں ہے۔ واذا مات او قتل علی ردته لم یدفن فی مقابر المسلمین ولاهل ملة فانما یلقی فی حضرة کالکلب انتهی. اور بحر الرائق میں ہے۔ اما المرتد فلا یغسل ولا یکفن فانما یلقی فی حفره کالکلب. (الاشباہ والنظاہر ص ۱۰۱ کتاب السیر) چونکہ طالبان حق کی آگہی منظور ہے اس لیے بطور اجمال کے اتنے ہی پر اکتفا کر کے ختم کلام کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے جس کے نصیب میں توفیق لکھا اس کو کافی ہے۔ وما علینا الا البلاغ المبین وآخر دعونا ان الحمد لله رب العالمین و صلی الله علی خاتم الانبیاء والمرسلین سیدنا و مولانا محمد و اله و صحبه وسلم.

مرقوم ۳۰ شعبان ۱۳۱۱ ہجری

کتبه عبید الله بن صبغة الله قاضی الملک بدر الدوله کان الله لهما هذا الجواب صحیح

بلا ارتیاب جزی اللّٰہ المجیب عنا خیر الجزاء الی یوم الحساب..... احمد علی عفا اللّٰہ عنہ

یھدی من یشاء و یضل من یشاء

باعث تحریر ایں مقال و موجب تفصیل ایں اجمال انکہ شخصے قادیانی از نواحی پنجاب خروج کردہ عوام کالانعام رادر دام ضلالت انداختہ وخودرا مثیل حضرت عیسیٰ بلکہ مسیح موعود شمردہ، دعوت نبوت و رسالت میدارد کہ مرسل خداوند تعالیٰ ام و اشارہ آیت و مبشرا برسول یأتی من بعدی اسمہ احمد بطرف خود است و مصداق آیت ھو الذی ارسل رسولہ بالھدی و دین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ (الصف ۹) خودرامی پندارد و میگوید کہ برخود الہام شدہ کہ انا انزلناہ قریبا من القادیان و بالحق انزلناہ و بالحق نزل حالانکہ و بالحق آہ آیت قرآن مجید است کہ مرجع آن بسوی قرآن است نہ درشان ایں خبیث، بلکہ عبارت بالائی مہمل باآن منضم ساختہ و چون آنحضرت ﷺ بنص قطعی خاتم النبیین بودند ولا نبی بعدہ در احادیث واقع شدہ وہم نزول فرشتہ و اظہار معجزات وغیرہ امور از لوازم رسالت بودہ است و نیز عیسیٰ علیہ السلام ابرص و اکمہ راتندرست می ساخت و احیای مردگان می کرد کہ بنص صریح ثابت است و خدائی تعالیٰ اور ابالائی آسمان زندہ برود و در آخر زمان بر منارۂ بیت المقدس نزول خواہد کرد وخروج دجال وقتل او دجال را و امامت مہدی و اقتدای عیسیٰ علیہ السلام وغیر ذلک امور کہ باحادیث متواترہ بہ ثبوت پیوستہ وعلمائے امت بران اتفاق کردہ اند ایں ہمہ امور قادح نبوت اوبودہ اند پس چارۂ ندید بجز انکار ایں ہمہ امور صریحہ قاطعہ از انکہ ختم نبوت بہ آنحضرت ﷺ شدہ وہیچک معجزہ مثل مسیح از وبظہور نہ پیوستہ و نہ طاقت آن میدار دونہ دجال خروج کردہ است کہ جنگ ازو واقع شودونہ او از مسجد دمشق فرود شدہ وہم احادیثیکہ اہل سنت بران استنا و وحجت می آرند آنرا بمعانے غلط و دروغ برائی نمایش جہلا پرداختہ و آیاتے راکہ درحق عیسیٰ علیہ السلام دارداند و ان من اھل الکتاب الا لیؤمنن بہ قبل موتہ. (نساء ۱۵۹) وما قتلوہ وما صلبوہ ولکن شبہ لھم. (نساء ۱۵۸) ویا عیسیٰ انی متوفیک و رافعک الی (آل عمران ۵۴،۵۵) وغیر ذالک بہ تفسیر وتعبیر دروغ وکذب می پروارد کہ مخالف اقوال سلف است کہ صحابہ وتابعین اند ومیگوید روحش پرواز گشتہ و جسدش درزیر زمین مدفون گشتہ و ایں بعینہ اعتقاد یہود وفرقۃ الانصاری بودہ پس کسیکہ ایچنین اعتقاد دارو پیش علمائی حقانی کافر ومرتد است وحکم ارتداد بروجاری میشود وانکہ خود را مثیل مسیح میشمرو بیشک او مثیل مسیح الدجال است کہ مخبر صادق باآن خبردادہ کما رواہ الشیخان عن ابی ھریرۃ عن النبی ﷺ قال لا تقوم الساعۃ حتی تبعث دجالون کذابون قریبا من ثلثین کلھم یزعم انہ رسول اللّٰہ. (مسلم ج ۳ ص ۳۹۷ باب کتاب الفتن)

پس برحکام اسلام ومسلمین وقضاۃ ومفتیین لازم است کہ بدفع ایں شریر پردازند وآیۃ فیض پیراہ ان الذین فتنوا المؤمنین والمومنات ثم لم یتولوا فلھم عذاب جھنم ولھم عذاب الحریق را نصب العین داشتہ فتنہ عظیم این کس راکہ درمیانِ اہل اسلام انداختہ است دور سازند وما علینا واللّٰہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب کتبہ محمد سعید مفتی مجلس عدالت عالیہ حیدرآباد دکن کان اللّٰہ لہ۔

ما استدل علیہ بالآیات الصریحۃ الجلیۃ والاحادیث الشھیرۃ القویۃ والنقول المعتمدۃ السنیۃ احری بالقبول والیق بالعمل فالازم علی الرجل المسئول عنہ و اتباعہ ان یتوبوا عن سوء اقوالھم و اعتقاداتھم و باللّٰہ التوفیق. کتبہ محمود بن صبغۃ اللّٰہ کان اللّٰہ لہما

الجواب صحیح:
سید محمد علی قادری عفی عنہ۔
ہذا الجواب صحیح
احمد محی الدین۔
یہ جواب مطابق مذہب حق کے ہوا
ہے۔ غلام محی الدین عفی عنہ۔
صحیح الجواب
محمد سلیم قدرت الناصری نشان مہر۔

ہذہ الفتوی صحیحۃ بلا ارتیاب کتبہ سید
شاہ محمد عفا اللہ عنہ۔
در المجیب المصیب اصاب من اجاب
میر حیدر علی۔
الجواب صحیح،
علی موسیٰ رضا عفی عنہ۔
الجواب،
نحن نتبع علی ما قال علمائنا جزی اللہ عنا
المجیب الفاضل والشیخ الکامل خیر
الجزاء کتبہ محمد غوث کان اللہ لہ۔

الجواب صحیح:
کتبہ سید عظمت پیران قادری للہ۔
ہذا الجواب صحیح
کتبہ محمد عبد القادر عفی عنہ۔
الجواب صحیح
بلا ارتیاب ابو الحسین شہاب الدین احمد۔

انا خاتم النبیین لا نبی بعدی

میں آخری نبی ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں

درّہ زاھدیّہ!

برفرقہ احمدیہ

از

حضرت مولانا قاضی زاہدالحسینیؒ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حقیقت حال!

مقصود ہے گذارشِ احوال واقعی
ہرگز کبھی کسی سے عداوت نہیں مجھے

عام مسلمانوں کو یہ بات پوری طرح معلوم ہے کہ اسلام کو جتنا نقصان پہنچانے کی کوشش قادیانی اور احمدی جماعت نے کی ہے اتنی شاید ہی کسی اور جماعت نے کی ہو اور یہ لوگ اپنے اس باطل ارادے میں کچھ حد تک کامیاب ہوئے۔ جس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ مسلمان اپنے مذہبی احکام سے پوری واقفیت نہیں رکھتے اور یہ ان کو دھوکہ دے کر اپنا مطلب پورا کر لیتے ہیں۔ مسلمان ان کی ظاہری شکل و صورت، اقوال و افعال پر اعتبار کر لیتے ہیں۔ جس سے ان کو نقصانِ عظیم اٹھانا پڑتا ہے۔ انہی دھوکہ بازیوں کی ایک چال یہ بھی ہے کہ یہ لوگ مسلمانوں کو اپنی لڑکیاں نکاح میں دینا کفر اور بہت بڑا جرم سمجھتے ہیں۔ مگر مسلمانوں کی لڑکیوں کو نکاح میں لانے کے لیے طرح طرح کے حیلے تلاش کرتے ہیں۔ جس سے غرض مسلمانوں کی بے عزتی اور اپنا جال پھیلانا ہوتا ہے۔ چنانچہ ایسا ہی ایک واقعہ دوالمیال ضلع جہلم میں بھی پیش آیا ہے۔ یہ جگہ اس تمام علاقہ میں احمدیوں کا مرکز ہے۔ یہاں پر ان کی تعداد بہ نسبت دیگر مقامات کے زیادہ ہے۔ اور ان کے تعلقات مسلمانوں سے بہت ہیں۔ یہ لوگ مسلمانوں کی لڑکیاں نکاح میں لانے کے لیے یہ طریقہ اختیار کرتے ہیں کہ ادھر مسلمانوں کو کہہ دیا کہ ہم مسلمان ہیں۔ اُدھر احمدیوں کو اپنا عہد نامہ لکھ کر دے دیتے ہیں تاکہ جب تک برسر روزگار نہ ہوئے کام چلاتے رہیں۔ مسلمان ان کے اس ظاہری بیان سے مطمئن ہو جاتے ہیں (جیسا کہ ان کی شریعت کا حکم ہے) مگر بعد میں ان کو ذلت اٹھانی پڑتی ہے۔ ایسا ہی واقعہ ہوا کہ مسمی مسعود احمد سکنہ موضع مذکور نے سنی لڑکی سے نکاح کیا اور احمدیوں کو عہد نامہ لکھ دیا۔ جس کی اصلی عبارت درج کی جاتی ہے۔

''میں جب ملازم ہو گیا تو احمدی ہو جاؤں گا اور سسرال کا رشتہ توڑ دوں گا۔ اور قادیان شریف سے شادی کر لوں گا اگر میں احمدی نہ ہوا۔ تو کافر کافر اسی وقت سے ہو جاؤں گا۔'' اس عہد نامے کی تحریر کا مقصد تو آپ کو معلوم ہو گیا ہوگا کہ ادھر مسلمان لڑکی جو اس کے نکاح میں ہے وہ بھی نہ جائے اور اِدھر احمدیت کا بھی پورا پورا اعتبار باقی رہے۔ اتفاقاً یہ عہد نامہ اس کی بیوی کو مل گیا۔ اس نے جب یہ حالات معلوم کیے تو اپنے رشتہ داروں کے مشورہ کے موجب قانونی اور شرعی دونوں کاروائیاں اس خاوند کے خلاف کیں۔ سرکار انگریزی نے اس کو فسخ نکاح کی ڈگری دے دی۔ اور اس طرح شریعت اسلامیہ نے اس کو فسخ نکاح کا حکم دیا۔ ان دونوں فیصلوں کے بعد اس کی بیوی نے دوسرے مسلمان مرد سے نکاح کر لیا۔ اسی شہر دوالمیال میں مولانا حاجی حافظ سیّد لال شاہ صاحب خلیفہ حضرت غوث زمان میرویؒ ہیں۔ آپ نے جو اسلامی خدمات انجام دیں وہ اظہر من الشمس ہیں۔ خصوصاً شیعہ

اور مرزائی فرقوں کے خلاف آپ نے نہایت ہی استقلال اور جوانمردی سے مقابلہ کیا۔ اور اسی جہاد فی سبیل اللہ کا نتیجہ ہے کہ باوجود کئی کوششوں اور تدابیر کے اس علاقہ میں قادیانیت ترقی نہ کرسکی اور دوالمیال میں بھی مسلمانوں کی کافی تعداد بحمد اللہ موجود ہے۔ یہ صرف آپ کے وجود مسعود کا فیض ہے۔ احمدی ہمیشہ اس تاک میں رہتے تھے کہ کوئی ایسا معاملہ پیش آئے کہ نہ تو مقابل ہوں اور نہ مدعی ہوں اور جناب شاہ صاحب کو ذلت پہنچے مگر ؎

نورِ خدا ہے کفر کی حرکت پہ خندہ زن
پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

(۲)...... ادھر اس لڑکی کا حقیقی بھائی نور الٰہی جس نے بذاتِ خود اس کے فسخ نکاح کی کوشش کی۔ مقدمات کی پیروی بھی اسی نے کی۔ اور دیوبند وغیرہ مقامات سے فتاویٰ طلب کرنے میں یہی انسان درپیش رہا۔ اس کی خواہش یہ تھی کہ میری بہن میری مرضی کے مطابق شادی کرے۔ مگر والدہ اور دوسرے بھائی اور لڑکی کی مرضی دوسری جگہ پر ہو گئی۔ جس پر اس کے بھائی نور الٰہی نے اس معاملہ کو خراب کرنا چاہا۔ ہمارے اس بیان کی شہادت موضع تترال کے دو معتبر گواہ ہیں جن کا یہ بیان حلفیہ ہے۔ جو نور الٰہی نے ان سے بیان کیا تھا۔

(۳)...... جناب شاہ صاحب کے حقیقی بھانجے رفیع الدین شاہ صاحب ہیں جو آپ کے شاگرد بھی ہیں۔ وہ ذاتی عداوت کی وجہ سے شاہ صاحب کے خلاف موقعہ کی تلاش میں تھے۔ ان تینوں رقیبوں کو موقعہ مل گیا اور خوب دل کھول کر ان کی مخالفت میں ڈٹ گئے۔ علمائے کرام کے پاس دوڑے مگر کوئی مسلمان جس کو رسول کریم ﷺ سے محبت ہو۔ کب احمدی نوازی کرسکتا ہے۔ سب علمائے کرام نے ان کو منہ توڑ جواب دیا۔ مگر جوئندہ یابندہ ہے۔ ان کو ایک مولوی صاحب مل گئے۔ جن کا نام نامی کرم الٰہی ہے۔ آپ منڈی بہاؤ الدین کے ہائی سکول میں ٹیچر ہیں۔ انھوں نے ایک دوسرے مولوی صاحب سے جو نکاح خوانوں کے گرد آور ہیں۔ فتویٰ حاصل کیا کہ یہ عہد نامہ قسم ہے (اس کا اقرار ان کی طرف سے ایک عام مجمع میں انسپکٹر پولیس کے سامنے ہوا) مولوی صاحب نے تمام علمائے اسلام کی مخالفت کا بارِ عظیم بلا سوچ سمجھ کے سر پر اٹھایا یہ دعویٰ کیا کہ یہ نکاح از روئے شریعت فسخ نہیں ہوا۔ چونکہ ہمارے پاس دنیائے اسلام کے بزرگ ترین علمائے کرام کے فیصلے موجود تھے۔ اس لیے ہم کو تو کسی قسم کی تحقیق کی ضرورت نہ تھی لیکن مخالفوںؒ نے یہ شور مچایا کہ ہم مولوی صاحب کو لائیں گے جو اس نکاح کو توڑ کر لڑکی ہمارے حوالہ کر دیں گے۔ اس لیے ہم نے مسلمانوں کے زیادہ اطمینان کے لیے جناب مولانا الحاج القاضی محمد زاہد الحسینی زید مجدہم کو جلسہ میں تشریف لانے کی دعوت دی۔ آپ نے اس کام کو فی سبیل اللہ سمجھ کر ہماری دعوت کو قبول فرمایا اور ۲۹ جون (۱۹۴۰ء) کو تشریف لائے۔

مختصر کیفیت مناظرہ

یکم جولائی (۱۹۴۰ء) تاریخ مناظرہ مقرر تھی۔ مخالفین کے مولوی صاحب کا انتظار رہا۔ آپ بمشکل تمام تقریباً گیارہ بجے دوالمیال تشریف لائے چونکہ اس معاملہ کی اصلی کیفیت جناب آغا صاحب انسپکٹر پولیس کو معلوم تھی۔ اس لیے انھوں نے فریقین سے اپنے اپنے دلائل طلب کیے۔ ہماری طرف سے تمام دلائل اور فتاویٰ پیش کیے گئے۔ جن کو فریق مخالف کے رکن اعلیٰ شاہ رفیع الدین صاحب نے اپنے قلم سے لکھ کر دیوبند و دیگر مقامات سے منگوایا تھا۔ اور اس کا اقرار تمام مجمع کے سامنے انھوں نے کیا، مخالفین کے استفتاء کی عبارات بالکل بدلی ہوئی تھیں۔ ان کے پاس کوئی دلیل اور کار آمد فتویٰ موجود نہ تھا۔ انسپکٹر صاحب نے پوری حقیقت معلوم کر لی۔ آخر

مناظرہ چار بجے سے شروع کر دیا گیا۔ تمام مسلمان اس مسجد میں جمع ہوئے جس میں سوائے اہل اسلام کے اور کسی کا دخل نہ تھا۔ اس میں صرف اللہ کی عبادت اور اس کے سچے رسول کی اطاعت کی جاتی تھی۔ مگر مخالف پارٹی نے ''کند ہم جنس باہم جنس پرواز'' پر عمل کیا اور اس مسجد میں جا پہنچے کہ جہاں احمدیوں کا کافی قبضہ ہے اور وہ اسی مسجد میں خدا کے سچے رسول کے حکم کو ٹھکرا کر بناوٹی رسول کے احکام کی تعمیل کرتے ہیں۔ ان کا خیال یہ تھا کہ شاید مسلمان اس مسجد میں نہ آئیں گے۔ مگر ہم اس حقیقت کو روشن کرنے کے لیے وہاں چلے گئے اور توحید خداوندی اور رسالت خاتم الانبیاء کے نعرے لگاتے ہوئے اسی مسجد میں جہاں قادیانی مولوی صاحب کو گھیرے ہوئے بیٹھے تھے۔ مناظرہ شروع کر دیا گیا۔ موضوع مناظرہ یہ تھا کہ عہد کنندہ اسی وقت سے خارج از اسلام ہوا یا نہ؟ ہمارے فاضل محترم نے اپنی خداداد قابلیت اور نور ایمان کو واضح و ثابت کر دیا کہ عہد کنندہ اسی وقت سے خارج از اسلام ہو گیا۔ فریق مخالف نے یہ دعویٰ کیا کہ الفاظ مذکورہ قسم ہیں۔ جن سے کفارہ ادا کر کے نہ طلاق ہوتی ہے اور نہ کفر لازم آتا ہے، مگر مولانا حسینی نے اس موضوع کو اس طرح صاف کر دیا کہ تمام مسلمانوں کے ذہن نشین ہوا اور حق باطل پر غالب آیا۔ فریق مخالف کے مولوی صاحب کی جو حالت میدانِ مناظرہ میں ہوئی۔ اس کو مختصراً درج کیا جاتا ہے۔

(۱)...... مولوی صاحب جب اثباتِ مدعٰی کے لیے کھڑے ہوئے تو اتنی ہیبت آئی کہ بسم اللہ نہ پڑھ سکی قاضی صاحب نے رسول اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی **کل افرذی بال لم یبدم ببسم اللّٰہ فھو ابتر** پڑھ کر بسم اللہ نہ پڑھنے کی وجہ طلب کی آخر لاجواب ہو کر غلطی کا اعتراف کرتے ہوئے بہ آواز بلند بسم اللہ پڑھی یہ پہلی ہار تھی۔

(۲)...... شرح وقایہ کے متعلق بتلایا کہ یہ مولوی عبدالحی صاحبؒ کی تصنیف ہے۔

(۳)...... تسلیم کر لیا کہ ارادۂ کفر سے کافر ہو جاتا ہے۔

(۴)...... مان لیا کہ احمدی کافر ہیں۔

(۵)...... فقہ حنفی کی مشہور کتاب جامع الفصولین کا نام جامع الفصول بتلایا۔

(۶)...... تعلیق الکفر بامر اور تعلیق الامر بکفر کا فرق نہ بتلا سکے۔

حقیقت میں مناظرہ ہی کیا تھا ایسے فاضل نوجوان محقق مفتی علامہ کے مقابلہ میں بچوں کا ٹیچر کیا تاب لا سکتا ہے۔ مخالفین کو سخت ندامت اور رسوائی ہوئی۔ اگرچہ یہ مسئلہ صاف تھا۔ مگر ہم نے اس خیال سے کہ تمام مسلمانوں کو ان کے فتنہ سے آگاہ کیا جائے تاکہ کوئی مسلمان اپنی لڑکی ان کو نکاح میں نہ دے۔ جناب قاضی صاحب کی خدمت میں عرض کی کہ آپ اس عنوان پر جامع مانع ایک رسالہ تحریر فرمائیں۔ الحمدللہ! کہ آپ نے ہماری التجا کو قبول فرما کر اپنے علمی انداز میں رسالہ تحریر فرمایا۔ یہ جو کچھ میں نے عرض کیا لفظ بہ لفظ درست ہے۔

وَاللّٰہُ عَلٰی مَا نَقُوْلُ وَکِیْلٌ فقط (عبدالحق شاہ)

مسئلہ ارتداد کی مختصر کیفیت

ایک مسلمان کے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ اگرچہ وہ کتنا ہی گنہگار کیوں نہ ہو مگر تاہم اس کو مسلمانی صفت سے موصوف سمجھا جاتا ہے۔ کوئی گناہ کرنے سے اس کا ایمان زائل نہیں ہوتا۔ مگر ارتداد ایک ایسا جرم ہے کہ جس کے کرنے سے وہ اسلام سے بالکل نکل جاتا ہے اور اس کی مغفرت ہرگز نہیں ہوسکتی۔ وہ کسی مسلمان کا دائرہ اسلام سے نکل جانا ہے جس کو مرتد کہتے ہیں۔ یعنی جب کوئی مسلمان اسلام سے نکل جانے کا ارادہ کرتا ہے۔ وہ اسی وقت اسلام سے نکل جاتا ہے اور اس کا وجود اس حد تک نجس ہو جاتا ہے کہ اسلامی شریعت میں اس کی سزا قتل ہے۔

یعنی اگر مسلمان بادشاہ ہو تو ایسے انسان کو جو اپنے مقدس اور برتر مذہب کو چھوڑ کر دوسرا مذہب اختیار کر لیا ہو۔ قتل کرنے کا حکم ہے اور اس کی عورت اس سے جدا ہو جائے گی۔ اس کے سب کام برباد اور ضائع ہوں گے اور وہ ایسا ہو گیا کہ اس نے کوئی نیکی کی ہی نہ تھی۔ قرآن کریم میں یہ احکام مفصل طریقہ پر موجود ہیں۔ مرتد کی بہت سی اقسام ہیں جس کی مشہور اقسام درج ذیل ہیں۔

(۱)..... زمانہ قریب یا بعید میں کفر کا ارادہ کرے۔ (۲)..... اپنے مذہب میں شک کرے۔ (۳)..... اپنے کافر ہونے کو کسی شرط پر دل میں خیال رکھے۔ (۴)..... زبان سے کافر ہونے کو کسی کام پر مشروط اور موقوف رکھے۔ (ارشاد العبادص۴) میں یہ مفصلاً موجود ہے (لاہوری اور قادیانی) یہ دو مشہور فرقے ہیں۔ لاہوری مرزا غلام احمد قادیانی کو مجدد مانتے ہیں۔ اور قادیانی اس کو نبی مانتے ہیں۔ قادیانی تو اس لیے کافر ہیں کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے بعد مرزا کو نبی تسلیم کرتے ہیں اور لاہوری اس لیے کافر ہیں کہ وہ ایک کافر انسان کو مجدد مانتے ہیں، جس کو مسلمان ماننا بھی کفر ہے بہر حال تمام دنیا کے مسلمانوں کا یہ متفقہ فیصلہ ہے کہ مرزائی خواہ لاہوری ہوں یا قادیانی وہ اسی طرح کافر ہیں جس طرح یہودی، عیسائی، آریہ، مجوسی کافر ہیں۔ لہٰذا جو شخص اسلام کو چھوڑ کر احمدی ہوا۔ وہ اسی طرح مرتد ہے جیسا کہ اسلام کو ترک کر کے عیسائی ہوا۔ زیرا کہ کفر تمام ایک ہی ملت ہے۔ **الکفر ملة واحدة** (شامی) خصوصاً احمدی تو مسلمانوں کو بہت ہی برا کہتے ہیں۔

مسلمانوں کے متعلق احمدیوں کا حکم

مناسب معلوم ہوتا ہے کہ یہاں کچھ حالات ان کے احکام کے درج کر دوں جو مرزائیوں، احمدیوں کی طرف سے مسلمانوں کے متعلق صادر ہوتے ہیں تاکہ یہ اندازہ لگانا درست ہو جائے کہ کسی احمدی کو لڑکی دینا سخت بے غیرتی، بے ایمانی بلکہ خلاف انسانیت کام ہے۔

(۱)..... ''کل مسلمان جو حضرت مسیح موعود (مرزا) کی بیعت میں داخل نہیں ہوئے خواہ انھوں نے مسیح موعود کا نام بھی نہیں سنا۔ وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔'' (آئینہ صداقت ص ۳۵)

(۲)..... ''جو شخص غیر احمدیوں کو رشتہ دیتا ہے۔ وہ یقیناً مسیح موعود کو نہیں سمجھتا اور نہ جانتا ہے کہ احمدیت کیا چیز ہے؟ کوئی غیر احمدی ایسا بے دین ہے جو کسی ہندو یا عیسائی کو اپنی لڑکی دے۔ ان لوگوں کو تم کافر کہتے ہو۔ مگر تم سے اچھے ہیں کہ کافر ہو کر بھی کسی کافر کو لڑکی نہیں دیتے۔ مگر تم احمدی کہلا کر کافر کو دیتے ہو۔'' (ملائکۃ اللہ ص ۴۶)

(۳)..... ''غیر احمدی تو حضرت مسیح علیہ السلام کے منکر ہوئے۔ اس لیے ان کا جنازہ نہیں پڑھنا چاہیے لیکن اگر کسی غیر احمدی کا چھوٹا بچہ مر جائے تو اس کا جنازہ کیوں نہ پڑھا جائے۔ وہ تو مسیح موعود کا منکر نہیں۔ ایسے سوال کرنے والے سے میں پوچھتا ہوں کہ اگر یہ درست ہے تو پھر ہندوؤں اور عیسائیوں کے بچوں کا جنازہ کیوں نہیں پڑھا جاتا۔''
(انوار صداقت ص ۹۱)

ان بیانات سے ظاہر ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ کی امت کا مرتبہ اس ملعون قوم کے ہاں صرف کافر، عیسائی، ہندو جیسا ہے۔ اور ان کے نابالغ بچے بھی کافر ہیں۔ تو لعنت ہے اس انسان پر جو مسلمان کہلا کر احمدیوں سے نکاح کرے اور نکاح کو جائز سمجھے۔ وہ دراصل زنا کو حلال کہتا ہے۔

اصلی مقصد کی تفصیل

چونکہ ہمارا اصل مدعا تو یہ تھا کہ مسمی مسعود احمد نے جب کفر کا ارادہ کر لیا وہ اسی وقت سے کافر ہو گیا۔

لہٰذا اب ہم ضروری تمہید بیان کرنے کے بعد اصل مسئلہ پر بحث کرتے ہیں۔

ارادہ کفر کا حکم چونکہ اسلام ایک نہایت ہی مقدس اور اعلیٰ مذہب ہے۔ اس لیے اگر ایک انسان کسی وجہ سے یا بلاوجہ اس کو چھوڑنے کا ارادہ کرے تو وہ اسی وقت سے کافر ہو جائے گا۔ زیرا کہ اس نے اسلام جیسی نعمت عظمیٰ کو ایک ہلکا سا کام سمجھا اور یہی کفر کی اصلی علت ہے۔ (شامی جلد ۳ ص ۳۹۳) میں ہے کہ کفر کی اصلی وجہ تو جھٹلانا یا ہلکا سمجھنا ہے۔ **ان مناط التکفیر ھو التکذیب او الاستحفاف**، لہٰذا وہ انسان اسی وقت سے کافر ہو جائے گا۔ یہ مسئلہ تمام کتب اسلامیہ میں موجود ہے۔ مثلاً حدیث پاک کی مشہور کتاب (مشکوٰۃ شریف کی مستند شرح مظاہر حق جلد سوم ص ۲۷۱) میں ہے۔ فقہ اسلامی کی مشہور کتاب (خلاصۃ الفتاویٰ جلد نمبر ۴ ص ۳۸۲) میں ہے۔ **اذا عزم الکفر ولو بعد مائۃ سنۃ یکفر فی الحالہ** (ترجمہ) جس نے کافر ہونے کا ارادہ کیا اگرچہ سو برس کے بعد وہ فی الحال کافر ہو گیا۔

میں بوجہ رسالہ کے مختصر ہونے کے ان کتابوں کے نام معہ جلد وصفحہ کے نیچے درج کرتا ہوں۔ جس کا جی چاہے ان کو دیکھ لے۔ احقر کے پاس سب کتابیں موجود ہیں۔

(۱)...... فتاویٰ عالمگیری المعروف بہ فتاویٰ ہندیہ جلد دوم ص ۸۸۹۔

(۲)...... ردالمختار المعروف شامی جلد سوم ص ۶۵۔

(۳)...... غایۃ الاوطار شرح درمختار جلد دوم ص ۵۱۴۔

(۴)...... بحرالرائق شرح کنزالدقائق جلد پنجم ص ۱۲۳۔

(۵)...... طحطاوی شرح درمختار جلد دوم ص ۴۷۷۔

(۶)...... سیر الفقیہ ص ۱۴۴۔

(۷)...... جامع الفصولین جلد دوم ص ۳۱۴۔

(۸)...... دستور القضات ص ۱۳۱۔

(۹)...... مالا بدمنہ فارسی ص ۱۷۴

(۱۰)...... عقائد الاسلام ص ۲۵۴۔

ان کتابوں کے سوا دیگر تمام اسلامی کتابوں میں یہ مسئلہ صاف طریقہ پر موجود ہے کہ جو شخص کافر ہونے کا ارادہ کرے وہ اسی وقت سے کافر ہو جاتا ہے اور اس کی عورت اس پر طلاق ہو جاتی ہے۔

کلمات کفر کہنے کا حکم چونکہ اسلام اور کفر بلکہ تمام امور طلاق، نکاح، بیع، شراء، اطاعت، نافرمانی وغیرہ ہا امور کا تعلق صرف زبان ہی سے ہے۔ اس کی وجہ سے انسان مسلمان بھی ہوتا ہے اور اسی سے کافر بھی ہوتا ہے جس پر دلیل لانے کی ضرورت نہیں۔ لہٰذا اگر ایک انسان نے کفر کا کلمہ زبان سے بکا تو وہ کافر ہو جائے گا اور اس پر کفر کے تمام احکام نافذ کر دیے جائیں گے۔ (جامع الفصولین جلد دوم ص ۲۹۷) میں ہے۔

"ومن کفر بلسانہ طائعًا و قلبہٗ مطمئن بالایمان کفر ولا ینفعہ مافی قلبہ اذا الکافر انما یعرف بنطقہ فلم نطق بکفرٍ کفر عندنا و عند اللّٰہ تعالیٰ۔"

ترجمہ: "اور جو بلا کسی خیر کے زبان سے کفر کہے اس کا دل ایمان سے مطمئن ہو۔ تو کافر ہو جائے گا۔ اسے دل کی بات نفع نہ دے گی۔ زیرا کہ کافر تو زبان ہی سے پہچانا جاتا ہے۔ پس اگر کفر سے بولا تو ہمارے اور اللہ کے ہاں کافر ہے۔"

اعتراضات

اگر چہ اتنی مفصل اور مدلل بحث کے بعد کسی مسلمان کو اس امر میں شک نہیں ہوسکتا کہ کفر کا کلمہ کہنے سے اور ارادۂ کفر کرنے سے انسان کافر ہو جاتا ہے۔ خواہ صرف زبان سے کلمہ کفر کہے یا مدت کے بعد کافر ہونے کا ارادہ کرے۔ مگر وہ انسان جو ضدی اور متعصب ہو وہ اس کے خلاف صدا بلند کرتا ہے۔ چونکہ ہم کو صرف تحقیق حق مقصود ہے۔ اس لیے ہم ان اعتراضات کو بھی تفصیل سے بیان کرتے ہیں۔ جو اس مسئلہ پر وارد ہو سکتے ہیں اور پھر ان کے دندان شکن جواب ذکر کرتے ہیں۔ تا کہ مسلمانوں کو زیادہ واقفیت ہو اور مخالفین کو اپنی نا قابلیت کا پتہ چل جائے۔ وہ اعتراضات یہ ہیں۔

(۱)..... یہ مشہور اور مسلمہ قاعدہ ہے کہ جب ایک انسان میں ایک کم سو کام ایسے ہوں جن سے کفر لازم آتا ہو اور صرف ایک کام اسلام کا ہو تو وہ مسلمان ہی رہے گا۔ اس کے کفر سے احتراز لازم ہے۔

(۲)..... جو عبارات نقل کی گئی ہیں۔ یہ صرف ایک قول ہے۔ علماء کا فتویٰ اس پر نہیں ہے۔

(۳)..... زبان سے اگر کفر کا کلمہ کہے۔ مگر جب دل میں اسلام ہے تو وہ مسلمان ہی رہے گا۔

(۴)..... اگر واقعی انسان کفریہ کلمات کہنے سے کافر ہو جاتا ہے تو اس کو تجدید اسلام کے بعد تجدید نکاح کافی ہے۔

(۵)..... فسخ نکاح کے لیے قاضی اسلام کی قضاء شرط ہے۔

(۶)..... عہد نامہ مذکورہ میں یہ الفاظ کہ ''اگر میں احمدی نہ ہوا تو کافر ہو جاؤں گا۔''

یہ الفاظ قسم ہیں اور قسم میں کفارہ دے دینا کافی ہے۔ کفر لازم نہیں آتا۔

یہ وہ مشہور اعتراضات ہیں جو کم علمی یا ضد کی وجہ سے اس مسئلہ پر وارد ہو سکتے ہیں۔ ان کے جوابات بھی تفصیل وار ملاحظہ فرمائیں۔

جوابات

(۱)..... اس جواب کو سمجھنے کے لیے ایک تمہید کا سمجھنا ضروری ہے وہ یہ کہ علامات کفر اور کفریہ کام اور چیز ہے اور کلمات کفر کا کہنا یہ شئے دیگر ہے۔ اس کی واضح مثال یہ ہے کہ ایک شخص شراب پیتا ہے۔ زنا کرتا ہے، جوا کھیلتا ہے، بے نماز ہے، زکوٰۃ ادا نہیں کرتا، جھوٹ بولتا ہے وغیرہا کئی ایسے امور کرتا ہے۔ جو کفر کی علامات ہیں۔ مگر وہ اسلام کے خلاف زبان سے حرف تک نہیں نکالتا بلکہ اسلام کو سچا مذہب جانتا ہے۔ اور برے کام کو برا ہی سمجھتا ہے۔ تو ایسے شخص کو کافر نہ کہا جائے گا بلکہ مسلمان ہی رہے گا۔ اس کے برخلاف ایک دوسرا انسان ہے جو نماز پڑھتا ہے، زکوٰۃ دیتا ہے، ڈاڑھی رکھتا ہے، قرآن کریم پڑھتا ہے، مگر وہ رسول اللہ ﷺ کے بعد کسی اور انسان کو بھی نبی مانتا ہے۔ یا زنا یا شراب وغیرہما اور حرام کو حلال جانتا ہے۔ تو ان صورتوں میں وہ اسی وقت کافر ہو جائے گا اسی کو لزوم کفر اور التزام کفر کے نام سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ لزوم کفر کی صورت پہلی اور التزام کفر کی دوسری صورت ہے۔ بہر حال جب ایک انسان نے اپنی زبان سے کفر کا کلمہ کہا تو وہ کافر ہو جائے گا۔ اگر چہ اس کی نیت نہ ہو۔ **الا اذا صرح بارادة موجب الکفر فلا ینفعه، التاویل حینئذٍ** (شامی جلد ۳ ص ۳۹۳) مگر جب اس نے کفر کو واجب کرنے والے ارادہ کو ظاہر کیا تو اب تاویل نفع نہ دے گی (ترجمہ) اسی طرح بحرالرائق شرح کنزالدقائق و فتاویٰ عالمگیری جلد دوم ص ۳۰۳ وغیرہما میں ہے۔

(۲)...... یہ مسئلہ تمام علمائے کرام کے ہاں متفق علیہا ہے۔ آج تک کسی عالم دین محقق نے اس میں اختلاف نہیں کیا بلکہ آج بھی تمام علماء اسلام اسی پر حکم دے رہے ہیں۔ **من تکلم بکلمة الکفر ھازلاً اولا عبًا کفر عند الکل** (شامی جلد سوم ص ۳۹۳ اور خلاصۃ الفتاویٰ جلد چہارم ص ۳۸۳ اور کتاب مطالب السنیہ ص ۶۸) وغیرہا کتب اسلام میں یہ مسئلہ مصرحاً موجود ہے۔

(۳)...... صرف قول ہی پر سب کاموں کا دار و مدار ہے کفر، ایمان، نکاح، طلاق وغیرہا تمام امور موقوف ہیں۔ اعتقاد میں ان کا کوئی دخل نہیں جو انسان کفر کا کلمہ منہ سے نکالتا ہے۔ وہ اسی وقت کافر ہو جاتا ہے۔ اس سے نیت وغیرہا کا سوال نہ کیا جائے گا اگر وہ اپنے ارادے اور نیت کے متعلق یہ کہہ دے کہ میری نیت تو کافر ہونے کی نہ تھی۔ لیکن اس کا ہرگز اعتبار نہ ہوگا۔ قاضی اس بات کو نہ مانے گا اور اس پر حکم کفر دے دے گا۔ یہ مسئلہ بھی تمام کتابوں میں موجود ہے۔ علامہ (شامی جلد سوم ص ۳۹۳) میں فرماتے ہیں۔

والحاصل ان من تکلم بکلمة الکفر ھازلاً اولا عبا کفر عندالکل ولا اعتبار باعتقادہ.

(جامع الفصولین جلد دوم ص ۲۹۷) **اذا اراد ان یتکلم بکلمة مباحةٍ فجریٰ علٰی لسانہ کلمة الکفر خطاء بلا قصدٍ لا یصدقہٗ القاضی.** (شامی ج ۳ ص ۳۹۹)

حاصل یہ کہ جو شخص ہازلاً یا لاعباً کلمہ کفر کہے وہ سب علماء کے نزدیک کافر ہو جاتا ہے اور اس کے اعتقاد کا اعتبار نہیں۔ اور (کتاب المطالب السنیہ ص ۶۸ و عالمگیری) وغیرہما میں ہے جب کسی نے ایک مباح بات کرنے کا ارادہ کیا تو اس کی زبان پر غلطی سے کفر کا کلمہ جاری ہو گیا۔ قاضی اس کو سچا نہ سمجھے گا۔

الغرض اسی زبان سے انسان کہاں جا پہنچتا ہے۔ انسان کو چاہیے کہ اپنی زبان کو محفوظ رکھے۔ استاذ کامل علامہ دمیاطی نے بطور نصیحت کے ارشاد فرمایا ہے کہ **و بالجملة فباب المکفرات واسع جداً فلیأ مل الانسان فما یرید ان یقولہ قبل قولہ ولا یطلق لسانہٗ فی الکلام فانہ، من اکبر اعدائہ.**

(نہایت الامل ص ۳۷۳)

(۴)...... واقعی یہ درست ہے کہ اگر مرتد اسلام لائے تو وہ دوبارہ نکاح اس عورت سے کر سکتا ہے مگر اس میں ایک ضروری شرط ہے۔ وہ یہ کہ اگر اس عورت کی رضاء ہو تو دوبارہ نکاح کر سکتا ہے ورنہ اس عورت کی رضا مندی نہ ہونے پر اس سے دوبارہ نکاح جائز نہیں اور اس کو مجبور نہ کیا جائے بلکہ جہاں اس عورت کی مرضی ہو نکاح کر سکتی۔ (خلاصۃ الفتاویٰ جلد چہارم ص ۳۸۳) میں ہے۔

ولا تجبر المرأة علٰی ان ترجع الیہ حتی یتزوجھا (ترجمہ) اور عورت کو اس لیے مجبور نہ کیا جائے کہ اس کے ساتھ نکاح کرے۔

اسی طرح (جامع الفصولین جلد دوم ص ۳۱۷ اور شامی جلد نمبر ۳ ص ۴۱۴ و اشباہ النظائر ص ۲۶۲) وغیرہا کتابوں میں مفصلاً موجود ہے۔

(۵)...... چونکہ اسلام کو ترک کر دینا ایک بہت ہی بڑا جرم ہے۔ لہٰذا اس کے بعد اس کی عورت اس پر فوراً حرام ہو جاتی ہے۔ اس میں قاضی کی قضاء کی ہرگز ضرورت نہیں۔ بلا قاضی کے بھی جدا ہو جائیں گے۔

منھا ان الردة احد الزوجین توجب البینونة بینھما فی الحال بدون قضاء القاضی خاوند بیوی میں اس کے مرتد ہونے پر فی الحال جدائی واجب ہو جاتی ہے۔ اس میں قضاء قاضی کی ضرورت نہیں۔

(خلاصۃ الفتاویٰ جلد چہارم ص ۳۸۳ اور جامع الفصولین جلد دوم ص ۳۱۷)

(٦)...... یہ اعتراض مخالفین کے پاس سب سے بڑا ہتھیار تھا۔ ان کے مولوی صاحب نے اسی کو بار بار پیش کیا کہ یہ قسم ہے۔ اور قسم کا کفارہ دے دینا کافی ہے۔ لہٰذا میں اس کو ذرا تفصیل سے بیان کرتا ہوں۔

پہلا جواب...... اس جواب کو سمجھنے سے پہلے ایک تمہید کا جاننا ضروری ہے کہ یہاں تین باتیں ہیں۔ ایک تعلیق الامر بکفر دوسرا تعلیق الکفر بامر تیسرا تعلیق الکفر بکفر پہلی کلام کا مطلب یہ کہ ایک آدمی اپنے کسی کام کو کفر پر معلق کر دے مثلاً اس نے کہا میں ضرور کوہاٹ جاؤں گا اگر نہ گیا تو کافر ہوں گا۔ اس میں اس نے اپنے کوہاٹ جانے کو کفر پر معلق اور مشروط کر دیا ہے۔ ظاہر ہے ایسے کلام کرنے والا کا مدعا صرف اپنے بیان کی پختگی بیان کرنا ہوتا ہے کہ میں کوہاٹ ضرور جاؤں گا۔ دوسری کلام کا مطلب یہ کہ ایک آدمی اپنے کافر ہونے کو کسی کام پر معلق اور مشروط رکھے۔ مثلاً اس نے کہا اگر کل بارش ہوئی تو میں کافر ہو جاؤں گا۔ یا جیسا کہ مسعود احمد نے کہا جب میں ملازم ہوا تو احمدی ہو جاؤں گا ان کلاموں میں مقصود تو کافر ہونا ہے۔ مگر فی الحال نہیں۔ اس نے کافر ہونے کو ایک شرط پر موقوف کر دیا ہے۔ ایسی صورت میں وہ اسی وقت کافر ہو جائے گا۔ خواہ وہ کام ہو یا نہ ہو۔ لہٰذا مسمی مسعود کی یہ کلام اسی قسم سے ہے وہ اسی وقت کافر ہو گیا۔ **ان کان کذا کفرت کفر فی تلک الساعۃ** (ترجمہ) اگر یہ کام ہوا تو میں کافر ہو جاؤں گا اسی وقت کافر ہو جائے گا۔ کتاب (سیر القنیہ ص ۱۴۲ اور جامع الفصولین جلد دوم) وغیرہا میں موجود ہے۔

تیسری کلام کا مطلب یہ ہے کہ وہ اپنے کافر ہونے کو کفر پر معلق کرے۔ مثلاً مسعود احمد نے کہا کہ میں اگر احمدی نہ ہوا تو کافر ہو جاؤں گا۔ اس کلام میں اس نے اپنے کافر ہونے کا ارادہ کیا۔ اس طرح اس کی تاکید کی اور اپنے ارادہ کو پختہ کر دیا کہ اگر وہ احمدی نہ ہوتا تو کافر ہوگا یعنی ضرور کافر ہوگا۔ ہرگز وہ احمدیت کو نہ چھوڑے گا۔ یہ اس عہد نامے کی دوسری جزو ہے جو مسمی مسعود احمد نے لکھا ہے پس اگر وہ احمدی ہوا تب بھی کافر اور اگر احمدی نہ ہوا تب کافر ہوا بالکل صاف مطلب ہے۔ یہ عہد نامہ درحقیقت اس کے کفر کی سند ہے۔ قسم وغیرہ ہرگز نہیں۔

دوسرا جواب...... اگر اس عہد نامہ کا پہلا حصہ دیکھا جائے تو معاملہ بالکل صاف ہے کہ اس نے عہد کیا ''جب میں ملازم ہوا تو احمدی ہو جاؤں گا۔'' اس میں صاف طور کفر کا ارادہ موجود ہے۔ یہ قسم وغیرہ نہیں۔ اسی وجہ سے مخالفین کے مولوی صاحب نے بھی اس کو ہاتھ نہیں لگایا حالانکہ تمام کلاموں کو جب تک اول سے آخر تک نہ دیکھا جائے گا۔ معنی معلوم نہ ہو سکے گا۔ مولوی صاحب نے آخری جزو کو لیا جو ہمارا عین مدعا تھا۔ بہرحال یہ کلام چونکہ ارادہ کفر پر دلالت کرتی ہے۔ لہٰذا اسی وقت کافر ہو گیا۔

تیسرا جواب...... یہ آخر جملہ قسم نہیں ہو سکتا۔ زیرا کہ قسم کے لیے پہلی شرط یہ ہے کہ قسم اٹھانے والا مسلمان ہو۔ اگر کافر نے قسم اٹھائی تو لغو اور باطل ہو جائے گی جب مسعود نے یہ کہا کہ میں جب ملازم ہوا کافر ہو جاؤں گا۔ اس کلام کے کہنے سے وہ اسی وقت کافر ہو گیا۔ اب اگر تھوڑی دیر کے لیے اس کی آخری کلام کو قسم مان بھی لیا جائے تو وہ لغو اور باطل ہو جائے گی۔ زیرا کہ وہ تو کافر ہو چکا ہے اور کافر کی قسم مقبول نہیں۔ قسم اٹھانے والے کے لیے مسلمان ہونا ضروری ہے۔ **وشرطھا الاسلام** قسم کی شرط اسلام ہے۔ (درمختار ص ۲۵۶)

جب وہ قسم ہی نہیں ہوئی تو اب کفارہ وغیرہ کا کیا ذکر ہے۔ اسی طرح (شرح وقایہ ص ۱۵۱) میں ہے۔ **لا کفارۃ فی حلف کافرٍ** (ترجمہ) کافر کی قسم میں کفارہ نہیں ہوتا۔ مطلب یہ نکلا کہ اسلام قسم کے لیے ابتداءً اور بقاءً دونوں حالتوں میں شرط ہے۔ **فالاسلام شرط انعقادھا و بقائھا** (شامی جلد ۳ ص ۴۷) جب وہ مسعود مسلمان

ہی نہ رہا تو اب قسم وغیرہ باطل اور لغو ہو گئی اور وہ پہلی ہی کلام سے کافر ہو گیا۔ اس کی عورت اس پر طلاق ہو گئی۔

ضروری مسئلہ...... چونکہ ماں باپ کی نافرمانی اور ان کی بے عزتی کرنا اپنے استاذ کی مخالفت کرنا آج کل بہت زیادہ ہو گیا ہے۔ اس لیے مناسب معلوم ہوا کہ یہاں اس کتاب میں ان کے متعلق ضروری احکام درج کیے جائیں۔ جیسا کہ ضرورت واقع ہے۔ قرآن کریم نے ماں باپ کی اطاعت کو تاکیداً فرمایا ہے۔ اسی طرح جناب رسول اللہ ﷺ نے بھی ماں کی عزت اور اطاعت کو نہایت ہی شدت سے لازم دیا۔

(۱)...... ایک شخص نے آپ ﷺ سے پوچھا کہ یارسول اللہ والدین کا اولاد پر کیا حق ہے؟ آپ نے فرمایا وہ تیرے لیے جنت بھی ہیں اور دوزخ بھی۔ (۲)...... حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ میرے نکاح میں ایک عورت تھی جسے میں بہت دوست رکھتا تھا اور میرے والد حضرت عمرؓ اس سے ناراض تھے انھوں نے مجھے اس کو طلاق دینے کے لیے کہا اور میں نے انکار کر دیا۔ اس پر حضرت عمرؓ نے رسول اللہ ﷺ کے پاس جا کر یہ واقعہ بیان کیا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اسے طلاق دے دو۔

(۳)...... ماں باپ کے فرمانبردار کے لیے جنت کے دو دروازے کھل جاتے ہیں اور نافرمان کے لیے دو دروازے دوزخ کے کھل جاتے ہیں۔ اگر چہ وہ اس پر ظلم کریں۔ کتب اسلام میں صاف موجود ہے۔ ماں باپ یا ان میں سے ایک کا نافرمان ہونا بہت بڑا گناہ ہے۔ اس کا کوئی عمل مقبول نہیں۔ اسی سے استاذ کے نافرمان کا حکم بھی معلوم ہو گیا۔ زیرا کہ استاذ کا مرتبہ تو والد کے مرتبہ سے زیادہ ہے (دُرر غرر) ایسے شخص کے متعلق شریعت اسلام کا حکم یہ ہے کہ وہ فاسق ہے اور فاسق کے پیچھے نماز پڑھنی مکروہ تحریمی ہے۔ جس کا پھر دوبارہ پڑھنا واجب ہے۔ یہ مسئلہ کتاب الزواجر اور شامی میں موجود ہے بلکہ بعض نے تو عاق کے متعلق یہ حکم دیا ہے کہ اس کا یہ گناہ اتنا بڑا ہے کہ توبہ سے بھی معاف نہیں ہوتا۔ جیسا کہ فتاویٰ برہنہ میں موجود ہے۔ لہٰذا مسلمانوں کو ایسے آدمیوں کے متعلق غور سے کام لینا چاہیے۔

الاستفتا بحضراة العلماء

سوال...... کیا فرماتے ہیں علماء اسلام اور مفتیان دین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص مسمی مسعود احمد نے اپنے ایک معاہدہ میں تحریر کیا ہے کہ اگر میں برسر روزگار ہو گیا تو میں قادیانی مذہب اختیار کرلوں گا اگر وہ مذہب اختیار نہ کروں تو میں کافر کافر کافر۔ اور اب مسعود برسر روزگار ہے۔ کیا اس صورت میں مسعود کی منکوحہ جو بوقت معاہدہ منکوحہ تھی۔ پر کچھ اثر پڑتا ہے یا نکاح بحالہ قائم ہے۔ بیّنوا توجروا۔

الجواب...... قادیانی مذہب باجماع علماء امت کفر ہے اور کفر کے متعلق یہ کہنا کہ اگر فلاں کام ہو گیا تو میں کفر اختیار کرلوں گا۔ اس کلمہ سے کہنے والا اسی وقت کافر ہو جاتا ہے۔ خواہ وہ کام ہو یا نہ۔ اور اس مذہب کو اختیار کرے یا نہ کرے۔ **لما فی القینه باب مایکفر به الانسان من کتاب السیر ان کان کذا کفرت، کفر فی تلک الساعة ولو قال وعنی اصیر کافرا لوقال اعتدنی کافرا او انا کافر کفرٌ.** (ص ۱۴۴)

اور جبکہ کہنے والا کافر ہو گیا۔ تو اس کا نکاح فسخ ہو گیا۔ واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم

ضروری نوٹ...... یہ فتویٰ فریق مخالف نے منگوایا ہے جو تترال سے بھیجا گیا ہے۔ جس میں اس فریق کے معاون جماعت رہتی ہے۔ جناب شاہ رفیع الدین صاحب نے تمام مجمع میں اس امر کا اعتراف کیا کہ یہ فتویٰ میں

نے خود منگوایا ہے۔ اور مسعود احمد کے عہد نامہ کو میں نے خود دیکھا ہے جو بالکل اس استفتاء سے ملتا جلتا ہے۔

اے مسلمانو! اس سے زیادہ ہماری صداقت کی اور کیا دلیل ہو سکتی ہے کہ مخالف خود اس نکاح کو توڑانے کے اصلی مباشر تھے اور اب ضد کی وجہ سے مقابلہ کرتے ہیں۔ خدا ان کو ہدایت بخشے۔

مولانا الحاج مفتی محمد شفیع صاحب مفتی دارالعلوم دیوبند
مولانا الحاج الحافظ محمد کفایت اللہ صاحب مفتی اعظم دہلی
مولانا محمد یوسف صاحب مدرسہ امینیہ دہلی

(علماء صوبہ سرحد)

مولانا السید مبارک شاہ صاحب گیلانی۔ فاضل دیوبند
مولانا السید عبداللہ شاہ صاحب مدیر اخبار ''الفلاح''
مولانا عبدالعزیز صاحب۔ فاضل دیوبند
مولانا السید محمد ایوب صاحب بنوری۔ فاضل دیوبند
مولانا السید حبیب شاہ صاحب مدرس پشاور

(علمائے ضلع جہلم)

مولانا الحاج الحافظ السید لال شاہ صاحب دوالمیال
مولانا مولوی مفتی عطا محمد صاحب ساکن رتہ
مولانا احمد دین صاحب سکنہ جسیال
مولانا ابوالفضل کرم الدین صاحب بھین
مولانا غلام ربانی صاحب مدرس اعلیٰ ڈلوال سابق مدرس میرہ شریف

(علمائے ضلع کیمبل پور)

مولانا الحاج قطب الدین صاحب غور غشتی
مولانا الحاج نصیر الدین صاحب غور غشتی
مولانا مولوی میاں شاہ صاحب غور غشتی
مولانا الشیخ سعد الدین صاحب جلالیہ
مولانا عبداللہ جان صاحب جلالیہ
مولانا محمد یوسف صاحب جلالیہ
مولانا خدا بخش صاحب سجادہ نشین حضرو
مولانا محمد ایوب شاہ صاحب (فاضل دیوبند)
مولانا عبدالحق صاحب سابق صدر مدرس بھیرہ
مولانا سید محبوب شاہ صاحب کالو
مولانا الحاج محمد حضرت الدین صاحب مبلغ اسلام جنوبی افریقہ
مولانا محمد غوث صاحب دریا
مولانا حافظ محمد امین صاحب فاضل دیوبند
مولانا قاضی عبدالشکور صاحب سامان
مولانا الشیخ القاضی محمد غلام ربانی صاحب شمس آباد
مولانا محمد عمر صاحب شمس آباد
مولانا حافظ احمد حسن صاحب حمیلہ
مولانا عبدالدیان صاحب دامان
مولانا عبدالرحمان صاحب دامان
مولانا علم الدین صاحب (فاضل دیوبند)
مولانا نور محمد صاحب چھاؤنی کیمبل پور

مولانا حبیب الرحمان صاحب ویسہ　مولانا عبدالعزیز صاحب (فاضل دیوبند)　مولانا محمد عمر صاحب کامل پور

مولانا نور محمد صاحب ویسہ　مولانا غلام مصطفیٰ صاحب فاضل دیوبند　مولانا قاضی انوارالحق صاحب بی۔ اے منشی فاضل مفتی ریاست مانگرول

سیہ کار خلائق قاضی محمد زاہد الحسینی غفرلہٗ

یہ حکم مذکورہ دراصل تمام علمائے اسلام کا ہے صرف انہی علماء کرام کا نہیں جن کے اسماء گرامی ہم نے درج کیے ہیں۔ مگر جلدی کی وجہ سے صرف الٰہی علماء سے دستخط لیے گئے ہیں۔ علماء حقانی کی اتنی زیادہ تعداد کے بعد ہر ایک انسان کو یہ بات بخوبی معلوم ہوگئی کہ یہ مسئلہ بالکل درست ہے اور مسمی مسعود احمد اسی وقت سے خارج از اسلام ہو گیا۔ اس کی عورت اس سے جدا ہوگئی جہاں وہ چاہے نکاح کر سکتی ہے۔ یہ قسم ہرگز نہیں جیسا کہ مخالف نے سمجھا کیونکہ یہ ایک ناممکن بات ہے کہ تمام علماء کرام ایک غلط مسئلہ بیان کریں اور ایک بچوں کا ٹیچر اس کو درست سمجھے۔ ضدی انسان کو اللہ تعالیٰ کے بغیر کوئی طاقت نہیں منوا سکتی۔ **من یضللہ فلا ھادی لہٗ۔**

آخری عرض

اتنی تفصیل اور اس قدر علمائے اسلام کے حکم سے یہ بات بخوبی واضح ہوگئی کہ مسمی مسعود احمد اسلام سے خارج ہو گیا اور اس کی عورت اس سے جدا ہوگئی۔ اور جو دوسری جگہ نکاح کیا بالکل حلال ہے۔ اب اگر کوئی انسان اس مسئلہ کو نہ مانے اور اس کو کافر نہ سمجھے تو وہ خود کافر ہو جائے گا۔ مسلمانوں کو اس سے تمام تعلقات ہٹا لینے ضروری ہیں۔ نہ اس کے پیچھے نماز درست ہے۔ جب تک توبہ نہ کرے اور تجدید اسلام نہ کرے۔

"الاجماع علی کفر من لم یکفر احدًا من الیھود والنصاریٰ وکل من فارق دین المسلمین لو وقف فی تکفیرھم او شک وھذا نکفر من ران بغیر ملۃ المسلمین اووقف فیھم او مذھبھم وان اظھر مع ذالک الاسلام" (ترجمہ) "ایسے آدمی کے کافر ہونے پر سب کا اتفاق ہے جو یہود اور نصاریٰ کو یا ایسے شخص کو جو مسلمانوں کے دین سے الگ ہو جائے کافر نہ سمجھے یا ان کے کفر میں توقف اور شک کرے۔ اس لیے ہم ان لوگوں کو کافر کہتے ہیں۔ جو مسلمانوں کے دین کے سوا کسی اور طریقہ پر چلتے ہیں یا اس کو جو ایسے لوگوں کے بارے میں توقف کرے یا ان کے مذہب کو صحیح جانے اگرچہ وہ اسلام کا بھی مدعی ہو۔"

(شفاء شریف جلد دوم ص ۲۶۷ و ۲۷۱ و منہاج جلد دوم ص ۵۰۴ و قواطع الاسلام ص ۴۱)

میرے عزیز مسلمان بھائیو! تم کو لازم ہے کہ اپنے دین اسلام اور سچے رسول کی محبت کا ذرا تو خیال کرو۔ ایسے مرتدوں کا ہرگز ساتھ نہ دو۔ ورنہ دنیا اور آخرت میں ذلت اور رسوائی اٹھانی پڑے گی۔ میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ میرے اور میرے والدین و جملہ مسلمانوں کے گناہ بخش کر حب رسول علیہ السلام عطا فرما دے۔ آمین بجاہ سید المرسلین۔ وما علینا الا البلاغ۔ عبدہ العاصی القاضی محمد زاہد الحسینی غفرلہٗ مدرسہ محمدیہ شمس آباد ضلع اٹک۔

(۲، جمادی الثانی ۱۳۶۰ء)

انا خاتم النبیین لا نبی بعدی

میں آخری نبی ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں

قہر یزدانی بر جان دجال قادیانی

یعنی

۱... فتاویٰ عظیمیّہ من علماء الحنفیّہ!

۲...عدم جوازنکاح مرزائی بامسلمہ سنیّہ!

۳... عدم جواز صلوٰۃ جنازہ قادیانیہ!

شائع کردہ

واعظ اسلام حضرت پیر سید ظہور شاہ قادریؒ

جلال پور جٹاں ضلع گجرات

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

مضمون رسالہ اوّل:...... مرزا قادیانی کی طرف سے دعویٰ نبوت وتوہینیات انبیاء علیہم السلام و مرزا قادیانی کے عقائد انہی کی تصنیفات سے بحوالہ صفحات کتاب صراحۃً لکھا گیا ہے۔

دوم:...... اگر کوئی مسلمان اپنی لڑکی کا نکاح کسی مرزائی سے کر دے اور بعد میں معلوم ہو کہ یہ شخص مرزائی ہے کیا یہ نکاح عندالشرع جائز ہے یا ناجائز اور پھر اس لڑکی کا نکاح ثانی بلاطلاق مرزائی دوسرا مسلمان کر سکتا ہے؟

سوم:...... جو شخص اس فتوے کے دیکھنے کے بعد کسی مرزائی کا جنازہ پڑھے یا پڑھائے اس کے واسطے شرعاً کیا حکم ہے۔ تجدید نکاح کرے یا نہ؟

فقیر حافظ سید پیر ظہور شاہ قادری واعظ الاسلام
جلالپور جٹاں ضلع گجرات پنجاب

نحمدهٗ و نصلے علی رسوله الکریم

عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا وَضِعَ السَّیْفُ فِیْ اُمَّتِیْ لَمْ یُرْ فَعْ عَنْهُمَا اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَةِ وَلَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی تَلْحَقَ قَبَائِلُ مِنْ اُمَّتِیْ بِالْمُشْرِکِیْنَ وَ حَتّٰی تَعْمَلُ قَبَائِلُ مِنْ اُمَّتِی الْاَوْثَانَ وَاَنَّهٗ سَیَکُوْنُ فِیْ اُمَّتِیْ کَذَّبُوْنَ ثَلٰثُوْنَ کُلُّهُمْ یَزْعَمُ اَنَّهٗ نَبِیُّ اللّٰهِ وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ وَلَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ اُمَّتِیْ عَلَی الْحَقِّ ظَاهِرِیْنَ لَا یَضُرُّهُمْ مَنْ خَالَفَهُمْ حَتّٰی یَاْتِیْ اَمْرُ اللّٰهِ.

(ابوداؤد کتاب الفتن حدیث نمبر ۴۲۴۹ طبع المکتبۃ المکیۃ جدہ ج ۵ ص ۱۳ و ۱۴ وفی الترمذی کتاب الفتن باب ماجاء فی الھرج والعبادۃ فیہ ج ۳ ص ۲۲۹ حدیث نمبر ۲۲۰۲ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

’’روایت ہے ثوبانؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ جس وقت رکھی جاتی تلوار میری امت میں نہیں اٹھائی جائے گی تلوار قبل اس سے قیامت تک اور نہیں قائم ہوگی قیامت یہاں تک کہ ملیں گے کتنے ایک قبیلہ میری امت سے ساتھ مشرکوں کے اور نہیں قائم ہوگی قیامت یہاں تک کہ پوجیں گے کتنے ایک قبیلہ میری امت سے بتوں کو اور تحقیق شان یہ ہے کہ ہوں گے میری امت میں سے جھوٹے وہ تیس ہوں گے۔ سب گمان کریں گے وہ نبی خدا کے ہیں حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں۔ نہیں کوئی نبی پیچھے میرے اور ہمیشہ ایک جماعت امت میری سے ثابت رہے گی حق پر اور غالب نہیں ضرر پہنچا سکے گا ان کو وہ شخص کہ مخالفت کرے ان کی یہاں تک کہ آئے حکم خدا کا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِی اَرْسَلَ رَسُوْلَہٗ بِالْھُدٰی وَالصَّلٰوۃُ علی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الْمُصْطَفٰی وَ عَلٰی اٰلِہٖ الْمُجْتَبٰی وَ اَصْحَابِہٖ الْمُقْتَدٰی. امابعد!

احقر العباد خادم العلماء فقیر حافظ سید پیر ظہور شاہ قادری واعظ الاسلام جلالپور جٹاں ضلع گجرات پنجاب۔ برادران اسلام کی خدمت میں عرض کرتا ہے کہ لاہوری مرزائی جماعت کی طرف سے ایک دو ورقہ اشتہار شائع ہوا ہے جس میں ۲۲ اشخاص نے (جن کے نام آگے درج کیے جائیں گے) حلف اٹھا کر بیان کیا ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کا دعویٰ نبی و رسول ہونے کا ہرگز نہ تھا مسلمان ہماری قسمیہ شہادت پر اعتبار کریں اور مرزا قادیانی کو مدعی رسالت نہ سمجھیں اور نہ ان کو بہ سبب دعوے نبوت و رسالت کا فر و خارج از اسلام سمجھیں۔ جن اشخاص نے ان کو سمجھا ہے غلو کیا ہے اور علمائے اسلام نے الزام لگا کر ان کی تکفیر کی ہے۔ غلط ہے حقیقت میں وہ نبوت و رسالت کے مدعی نہ تھے بلکہ محدثیت اور مجددیت کا دعویٰ کیا ہے۔ لہٰذا مسلمانوں کی اطلاع کے لیے مرزا قادیانی کی طرف سے دعویٰ نبوت و رسالت وتوہینیات انبیاء وعقائد والہامات وتحریرات پیش کی جاتی ہیں جس سے صاف ثابت ہے کہ مرزا قادیانی رسالت ونبوت کے مدعی تھے خاتم الانبیاء ﷺ کو خاتم نبوت نہ جانتے تھے اس لیے مسلمان نہ تھے بلکہ جو ہم عقائد مرزا غلام احمد کے ہے کلہم کافر وخارج از دائرہ اسلام ہیں۔ اگر فقیر کے کہنے پر رنج پیدا ہو جائے تو علماء صاحبان سے بطور استفتاء تصفیہ کر کے ہدیہ ناظرین کرتا ہوں۔

مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے مریدوں کی بابت

سوال...... کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس بارے میں کہ مرزا غلام احمد قادیانی کہتا ہے کہ میں مسیح موعود ہوں اور عیسیٰ ابن مریم سے بڑھ کر ہوں جو کوئی مجھ پر ایمان نہ لائے گا وہ کافر ہے۔ خدا میری نسبت کہتا ہے تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہوں تو میرے واسطے ایسا ہے جیسا کہ میری اولاد جس سے تو راضی اس سے میں راضی۔ اگر تو نہ ہوتا تو میں آسمانوں کو پیدا نہ کرتا۔ خدا عرش پر تیری حمد کرتا ہے۔ خدا نے مجھے قادیان میں اپنا سچا رسول کر کے بھیجا ہے اور خدا نے مجھ کو کرشن بھی کہا ہے معجزہ کوئی شے نہیں محض مسمریزم اور شعبدہ بازی ہے آیا اس قسم کے عقائد والے کو کافر کہا جائے یا نہ اس کی امامت و بیعت اور دوستی وسلام علیک اس سے اور اس کے مریدوں سے جائز ہے یا نہیں بینو بالتفصیل جزاکم اللہ الرب الجلیل۔

الجواب...... بسم اللہ الرحمٰن الرحیم. الحمد للہ والصلوۃ والسلام علی رسولہ الکریم. امابعد! پس مخفی نہ رہے کہ عقائد مذکورہ کے ماسوا ملحد قادیانی کے اور بہت سے عقائد کفریہ ہیں۔ جن میں بعض کا بطور مشت نمونہ از خروارے کلمہ فضل رحمانی سے ذکر کر دینا مناسب معلوم ہوتا ہے اور وہ یہ ہیں۔ ازالہ اوہام میں لکھا ہے

عیسیٰ علیہ السلام یوسف نجار کے بیٹے تھے۔ (ازالہ ص ۳۰۳ حاشیہ خزائن ج ۳ ص ۲۵۴)

حضرت یسوع مسیح کی نسبت لکھا ہے شریر مکار کے پیچھے چلنے والا جھوٹا۔
(ضمیمہ انجام آتھم ص ۵ خزائن ج ۱۱ ص ۲۸۹)

اس میں لکھا ہے کہ ’’آپ کی تین دادیاں نانیاں زنا کار تھیں۔ (ضمیمہ انجام آتھم ص ۷ خزائن ج ۱۱ ص ۲۹۱ حاشیہ) انبیاء علیہم السلام جھوٹے ہوتے ہیں۔ (ازالہ ص ۶۲۸ تا ۶۲۹) حضرت محمد الرسول اللہ ﷺ کی وحی بھی غلط نکلی تھی۔ (ازالہ ص ۶۸۸ تا ۶۸۹) حضرت جبرائیل علیہ السلام کسی نبی کے پاس زمین پر نہیں آئے۔ (توضیح مرام ص ۶۸ تا ۶۵۷) قرآن شریف میں جو معجزات ہیں وہ سب مسمریزم ہیں۔ (ازالہ اوہام ص ۷۴۸ تا ۷۵۰) دجال پادری ہیں۔ (ازالہ اوہام ص ۷۲۲ خزائن ج ۳ ص ۴۸۸) اور کوئی دجال نہیں آئے گا۔ (ازالہ ص ۴۹۵، ۴۹۶ خزائن ج ۳ ص ۳۶۵، ۳۶۶)

دجال کا گدھا ریل ہے اور کوئی گدھا نہیں۔ (ازالہ اوہام ص ۴۸۵ خزائن ص ۴۷۰) یاجوج ماجوج انگریز ہیں اور اس کے سوا اور کوئی نہیں۔ (ازالہ ص ۵۰۲، ۵۰۸) دخان کچھ نہیں غلط خیال ہے۔ (ازالہ ص ۵۱۳ خزائن ص ۳۷۵) آفتاب مغرب سے کوئی نہیں نکلے گا۔ (ازالہ ص ۵۱۵ خزائن ص ۳۷۶) دابۃ الارض۔ علماء ہوں گے اور کچھ نہیں حضرت محمد الرسول اللہ ﷺ کو ابن مریم اور دجال اور اس کے گدھے اور یاجوج ماجوج اور دابۃ الارض کی حقیقت معلوم نہ تھی۔
(ازالہ ص ۶۹۲ خزائن ج ۳ ص ۴۷۳)

مرزا کی طرف سے دعویٰ نبوت

(۱)...... الہام قل ان کنتم تحبون اللّٰہ فاتبعونی یحببکم اللّٰہ ’’یعنی کہ اگر تم خدا سے محبت کرتے ہو تو میری تابعداری کرو بلفظ (براہین احمدیہ ص ۲۴۶ خزائن ج ۱ ص ۲۶۶) (۲)...... مرسل یزدانی و مامور رحمانی حضرت جناب مرزا غلام احمد قادیانی بلفظہ ابتدا (ٹائٹل پیج) (ازالہ اوہام خزائن ج ۳ ص ۱۰۱) (۳)...... خدا نے مجھے آدم صفی اللہ کہا اور مثل نوح کہا مثیل یوسف کہا مثیل داؤد کہا پھر مثیل موسیٰ کہا پھر مثیل ابراہیم پھر بار بار احمد کے خطاب سے مجھے پکارا بلفظہ (ازالہ ص ۲۵۴ خزائن ج ۳ ص ۲۲۷) (۴)...... پس واضح ہو کہ وہ مسیح موعود جن کا آنا انجیل اور احادیث صحیحہ کی رو سے ضروری طور پر قرار پا چکا تھا وہ تو اپنے وقت پر اپنی نشانیوں کے ساتھ آ گیا اور آج وہ وعدہ پورا ہو گیا جو خدا تعالیٰ کی مقدس پیشگوئیوں میں پہلے سے کیا گیا تھا۔ (ازالہ ص ۴۱۳، ۴۱۴ خزائن ج ۳ ص ۳۱۵) (۵)...... چونکہ مسیح میں مماثلت ہے اس لیے اس عاجز کا نام بھی آدم کہا اور مسیح بھی (ازالہ ص ۴۵۶ خزائن ج ۳ ص ۳۴۳) (۶)...... ’’خدا تعالیٰ نے براہین احمدیہ میں اس عاجز کا نام امتی بھی رکھا اور نبی بھی۔‘‘ (ازالہ ص ۵۳۳ خزائن ج ۳ ص ۳۸۶)

فائدہ! اس سے معلوم ہوا کہ مرزا قادیانی کی مؤلفہ براہین احمدیہ خدا کی کلام ہے۔ (۷)...... احمد اور عیسیٰ اپنے جمالی معنوں کی رو سے ایک ہی ہیں اسی کی طرف یہ اشارہ ہے۔ مبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد (ازالہ ص ۶۷۳ خزائن ج ۳ ص ۴۶۳) (۸)...... اور یہ آیت کہ ھوا الذی ارسل رسولہ بالھدی و دین الحق لیظھرہٗ علی الدین کلہ درحقیقت اسی مسیح بن مریم کے زمانہ سے متعلق ہے (ازالہ ص ۶۷۵ خزائن ج ۳ ص ۴۶۴) (۹)...... وہ آدم اور ابن مریم یہی عاجز ہے کیونکہ اول تو ایسا دعویٰ اس عاجز سے پہلے کبھی کسی نے نہیں کیا اور اس عاجز کا یہ دعویٰ دس برس سے شائع ہو رہا ہے۔ (ازالہ ص ۶۹۵ خزائن ج ۳ ص ۴۷۵)

(۱۰)...... حضرت اقدس امام مہدی و مسیح موعود مرزا غلام احمد رسالہ آریہ دھرم مؤلفہ مرزا ص ۶۵۔

(۱۱)...... ان کو کہو کہ تم خدا سے محبت رکھتے ہو تو آؤ میرے پیچھے ہوتا خدا بھی تم سے محبت کرے۔ (انجام آتھم ص ۵۲ تا ۵۶ خزائن ج ۱۱ ایضاً) (۱۲)...... اے احمد تمہارا نام پورا ہو جائے گا قبل اس کے جو میرا نام پورا ہو۔ (انجام آتھم ص ۵۲

خزائن ج ۱۱ ایضاً) (۱۳)..... تو ہمارے پانی میں سے ہے۔ (انجام آتھم ص ۵۳ ج ۱۱ ص ایضاً) (۱۴)..... پاک ہے وہ جس نے اپنے بندے کو رات میں سیر کرائے۔ (انجام آتھم ص ۵۳ ج ۱۱ ص ایضاً) (۱۵)..... نبیوں کا چاند مرزا قادیانی آئے گا۔ (انجام آتھم ص ۵۸ خزائن ج ۱۱ ص ایضاً) (۱۶)..... **ما ارسلناک الا رحمة اللعلمین**. تجھ کو تمام جہان کی رحمت کے واسطے بھیجا۔ (انجام آتھم ص ۷۸ خزائن ج ۱۱ ص ایضاً)

(۱۷)..... **انی مرسلک الی قوم المفسدین علی صراط مستقیم** یعنی تجھ کو قوم مفسدین کی طرف رسول بنا کر بھیجا۔ (انجام آتھم ص ۷۹ ج ۱۱ ص ایضاً) (۱۸)..... **یٰسین والقرآن الحکیم انک لمن المرسلین علی صراط مستقیم** ''یعنی اے سردار تو خدا کا مرسل ہے راہ راست پر۔ (حقیقۃ الوحی ص ۱۰۷ خزائن ج ۲۲ ص ۱۰۷) (۱۹)..... **قل انما انا بشر منکم یوحی الی انما الھکم اله واحد** یعنی اے نبی ان سے کہہ دے کہ میں تمہاری طرح انسان ہوں۔ میری طرف وحی ہوتی ہے کہ تمہارا خدا ایک خدا ہے۔

(دیکھو حقیقۃ الوحی ص ۱، خزائن ج ۲ ص ۸۴)

(۲۰)..... **قل یا ایھا الناس ان رسول اللّٰہ الیکم جمیعا** یعنی اے مرزا تو تمام لوگوں کو کہہ دے کہ میں اللہ کا رسول ہو کر تمہاری طرف آیا ہوں۔ (اخبار الاخبار مصنفہ مرزا قادیانی ص ۳) یہی فرمان الٰہی ہیں جنھوں نے حضرت محمد الرسول اللہ ﷺ کو کامل رسول بنایا جب وہی الفاظ مرزا قادیانی کو خدا نے فرمائے تو وہ کیوں کامل نبی و رسول نہیں یا یوں کہو کہ مرزا قادیانی نے خدا پر افترا کیا ہے۔ کہاں ہیں وہ لوگ جو کہتے ہیں غلام احمد قادیانی نے دعویٰ نبوت و رسالت نہیں کیا کیا انھوں نے یہ کتابیں پر خرافات اپنی آنکھ سے نہیں دیکھیں یا جان بوجھ کر چشم پوشی کر کے مخلوق خدا کو چاہ ضلالت میں ڈبونا چاہتے ہیں اور فریب دہی واسطے چند ایک شعر مرزا قادیانی کے جو انھوں نے قبل از دعوے لکھے تھے۔ لکھ کر مسلمانوں کو مغالطہ دیتے ہیں خصوصاً لاہوری مرزائی جماعت نے بھی یہی شعر پیش کر کے حلف اٹھائی ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کا دعویٰ نبی و رسول ہونے کا ہرگز نہ تھا۔

ما مسلمانیم از فضل خدا مصطفٰے مارا امام و پیشوا
آں رسولے کش محمد ہست نام دامن پاکش بدست ما مدام
ہست او خیر الرسل خیر الانام ہر نبوت رابرو شد اختتام

مشتہرین کے نام یہ ہیں..... محمد علی ایم اے پریذیڈنٹ انجمن اشاعت اسلام لاہور..... ابو یوسف مبارک علی سیالکوٹ..... جمال الدین بی اے انسپکٹر سکولز جموں..... سید عبدالجبار شاہ سابق بادشاہ سوات..... شیخ نیاز احمد میونسپل کمشنر وزیر آباد..... شیخ نور احمد بی اے پلیڈر ایبٹ آباد..... محمد یحییٰ دیب گراں ضلع ہزارہ..... محمد یمین داتہ ضلع ہزارہ..... یعقوب بیگ ایل ایم فزیشن اینڈ سرجن لاہور..... سید محمد احسن امروہی..... کمال الدین بی اے ایل ایل بی مسلم مشنری..... خان صاحب غلام رسول ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس فیروز پور..... محمد جان مرچنٹ وزیر آباد..... شیر محمد بی اے پرنسپل اسسٹنٹ ریونیو ممبر جموں..... شیخ مولا بخش پروپرائٹر فلور ملز لائیلپور..... محمد عجب خاں تحصیلدار نوشہرہ..... بشارت احمد ایل ایم ایس کرنال..... عبدالرحمٰن ای اے سی گوجرانوالہ..... صاحبزادہ سیف الرحمٰن پشاور..... عزیز بخش سپرنٹنڈنٹ ضلع ڈیرہ غازی خاں۔

چونکہ یہ ایک عظیم الشان مغالطہ ہے جو قسم کھا کر ان اصحاب نے لکھا ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی بانی سلسلہ احمدیہ سچے مسلمان تھے اور ان تمام عقائد پر قائم تھے جو اہلسنّت والجماعت کے عقائد ہیں۔ (۱)..... آپ

آنحضرت ﷺ کو آخری نبی یقین کرتے تھے اور آپ کے بعد دعویٰ نبوت کرنے والے کو کاذب و کافر یقین کرتے تھے۔ (۲)...... آپ نے نبوت و رسالت کا ہرگز دعویٰ نہیں کیا محدثیت اور مجددیت کا دعویٰ کیا ہے۔ ناظرین آپ کو معلوم ہوگیا ہوگا کہ کس قدر دروغ بے فروغ ہے جو ان اصحاب نے قسم اٹھا کر لوگوں کو دیا ہے۔ نبوت و رسالت کے متعلق ان کی کتابوں سے بہت کچھ ثبوت دیا گیا اب معلوم کرنا چاہیے کہ مرزا قادیانی نبی و رسول تو ایک طرف مسلمان بھی ہیں کہ نہیں۔ جواب! مرزا قادیانی ہرگز مسلمان نہ تھے وہ خود لکھتے ہیں۔ پس جیسا کہ آریہ قوم کے لوگ کرشن کے ظہور کا ان دنوں انتظار کرتے ہیں وہ کرشن میں ہی ہوں اور یہ دعویٰ صرف میری طرف سے نہیں بلکہ خدائے تعالیٰ نے بار بار میرے پر ظاہر کیا ہے کہ جو کرشن آخری زمانہ میں ظاہر ہونے والا تھا وہ تو ہی ہے آریوں کا بادشاہ الخ۔ (تتمہ حقیقۃ الوحی ص ۸۵ خزائن ج ۲۲ ص ۵۲۱)

اور سیالکوٹ والے لیکچر میں فرماتے ہیں کہ حقیقت روحانی کی رو سے میں کرشن ہوں جو ہندو مذہب کے بڑے اوتاروں سے ایک اوتار تھا الخ جب مرزا قادیانی کا اپنا اقرار ہے کہ میں آریہ ہوں بلکہ آریوں کا بادشاہ ہوں تو پھر مسلمان ہرگز نہ رہے کیونکہ آریہ لوگ تناسخ کے قائل اور قیامت کے منکر ہیں اور کرشن جی مہاراج کا بھی یہی مذہب تھا چنانچہ وہ گیتا میں لکھتے ہیں ۔

بقید تناسخ کند داد رش
بانواع قالب دروں آردش
تنہائے معبود در میرزند
بجسم سگ و خوک در میرزند

جس کا مطلب یہ کہ اعمال سزا و جزا اسی دنیا میں بذریعہ اواگون (تناسخ) ملتی ہے۔ یوم الاخرت کوئی نہیں۔ (دیکھو گیتا مترجمہ فیضی ص ۱۳۶) پھر کرشن جی ارجن کو فرماتے ہیں ہم سب گذشتہ جنموں میں بھی پیدا ہوئے تھے اور اگلے جنموں میں بھی پیدا ہوں گے جس طرح انسانی زندگی میں لڑکپن جوانی بڑھاپا ہوا کرتا ہے اسی طرح انسان بھی مختلف قالب قبول کرتا ہے اور پھر اس قالب کو چھوڑ دیتا ہے۔ (دیکھو گیتا رشلوک ۱۲ و ۱۳ ادہائے ۲ مترجمہ دوار کا پرشاد افق) پھر کرشن جی فرماتے ہیں جس طرح انسان پوشاک بدلتا ہے اسی طرح آتما بھی ایک قالب سے دوسرے قالب کو قبول کرتی ہے۔ (اشلوک ۲۲ ادہائے ۲) ناظرین یا تو مرزا قادیانی کا کرشن ہونا غلط ہے یا مسلمان ہونا غلط ہے کیونکہ کوئی شخص مسلمان اور آریہ دونوں مذاہب کا متبع نہیں ہوسکتا کیا کسی مجدد اور مسلمان اہلسنت والجماعت کے ایسے عقائد ہوسکتے ہیں؟ ہرگز نہیں اس طرح تو کفر و اسلام میں کچھ فرق نہ رہا اگر مرزا قادیانی رسول خدا ﷺ کو سچے خاتم النبیین جانتے تو مذکورہ بالا الہامات سے دست بردار ہوتے۔

سوال...... مرزا قادیانی پر الزام لگائے جاتے ہیں کہ انھوں نے یہ دعویٰ کیا کہ میں خدا ہوں مجھے کن فیکون کا اختیار دیا گیا۔ میں خدا کا رسول ہوں صاحب شریعت بھی ہوں وغیرہ وغیرہ یہ محض آپ پر افترا ہے۔ الخ۔

جواب...... مرزا قادیانی کے الہامات سے ان کا دعویٰ نبوت و رسالت ثابت ہے اگر ان کی تحریریں نہ دکھائی تو ہم جھوٹے اور اگر آپ نے قسمیں کھا کر مسلمانوں کو دھوکا دینا چاہا ہے تو آپ سے خدا سمجھے۔ آپ کہتے ہیں کہ وہ رسول نہ تھے حالانکہ وہ افضل الرسل ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ فرمائیے یہ ان کا شعر ہے کہ نہیں۔

آنچہ دادست ہر نبی را جام
داد آں جام را مرابہ تمام

یعنی جو نعمت نبوت و رسالت کا جام ہر ایک نبی کو دیا گیا ہے وہ تمام جام مجھ اکیلے کو دیا گیا ہے حضرت آدم سے حضرت محمد الرسول اللہ ﷺ تک جس قدر نبی ہوئے ان سب کی نعمت کا جام جب مرزا قادیانی کو دیا گیا تو وہ سب سے افضل ہوئے یا نہیں۔ مرزا قادیانی کا مندرجہ ذیل شعر ملاحظہ ہو جس میں وہ آنحضرت ﷺ پر خصوصیت سے اپنی فضیلت کا فخر کرتے ہیں ۔

لہٗ خسف القمر المنیر و ان لی
غسا القمران المشرقان اتنکر

یعنی محمد ﷺ کے واسطے تو صرف چاند کو گہن لگا تھا اور میرے واسطے چاند اور سورج دونوں کو گہن ہوا اب تو کیا انکار کرے گا۔ (اعجاز احمدی ص ۷۱ خزائن ج ۱۹ ص ۱۸۳) مرزا قادیانی کا یہ شعر پڑھو اور نور عقل سے دیکھو کہ کس قدر دروغ گو ہے اور دھوکا دہندہ وہ شخص ہے جو مسلمانوں کو فریب میں لانے کے لیے ساتھ ہی ساتھ یہ بھی کہتا ہے کہ ما مسلمانیم از لطف خدا مصطفےٰ مارا امام و پیشوا۔ (سراج منیر ص ۹۳ خزائن ج ۱۲ ص ۹۳) کیا امام اور پیشوا کی بھی عزت ہوا کرتی ہے جو مرزا قادیانی نے کی کہ محمد کے واسطے ایک نشان ظاہر ہوا تو میرے واسطے دو نشان ظاہر ہوئے! مگر مسلمان بجز کچھ افسوس نہیں کیونکہ مرزا قادیانی نے اپنی کتاب البریہ پر لکھا ہے کہ میں نے ایک کشف میں دیکھا کہ خدا ہوں اور یقین کیا کہ وہی اللہ تعالیٰ میرے وجود میں داخل ہو گیا اور میرا غضب اور حلم اور تلخی و شیرنی اور حرکت و سکون سب اسی کا ہو گیا اور اسی حالت میں میں یوں کہہ رہا تھا کہ ہم ایک نیا نظام اور نیا آسمان اور نئی زمین چاہتے ہیں سو میں نے پہلے تو آسمان اور زمین کو اجمالی صورت میں پیدا کیا جس میں کوئی ترتیب و تفریق نہ تھی پھر میں نے منشاء حق کے موافق اس کی ترتیب و تفریق کی اور میں دیکھتا تھا کہ میں اس کے خلق پر قادر ہوں پھر میں نے آسمان دنیا کو پیدا کیا اور کہا اِنَّا زَیَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْیَا بِمَصَابِیْحَ پھر میں نے کہا اب ہم انسان کو مٹی کے خلاصہ سے پیدا کریں گے۔ (کتاب البریہ ص ۱۰۳ خزائن ص ۱۰۳) مرزائی صاحبان فرمایئے! کہ جب مرزا قادیانی خالق زمین و آسمان اور خالق انسان ہیں تو بیشک محمد الرسول اللہ ﷺ سے بڑھ گئے کیونکہ محمد الرسول اللہ ﷺ نے باوجود افضل الرسل اور خاتم النبیین ہونے کے کہیں اپنا کشف نہیں لکھا اور نہ خالق زمین و آسمان بنے وہ تو توحید ہی بتلاتے رہے۔ اشھد ان محمد عبدہٗ و رسولہ فرماتے رہے مرزائی صاحبان آپ نے ناحق جھوٹی قسم کھائی ہے کہ مرزا قادیانی پر کن فیکون کے اختیارات کا جھوٹا الزام ہے۔ (دیکھو الہام مرزا قادیانی حقیقۃ الوحی ص ۱۰۵ خزائن ج ۲۲ ص ۱۰۸) انما امرک اذا اردت شیئا ان تقول لہ کن فیکون. اے مرزا اب تیرا مرتبہ یہ ہے کہ جس چیز کا تو ارادہ کرے تو صرف کہہ دے کہ ہو جا وہ چیز ہو جائے گی۔ (اخبار بدر ۲۴ فروری ۱۹۰۵ء)

مرزائی صاحبان فرمایئے کہ یہ مرزا قادیانی کا الہام ہے کہ نہیں اگر الہام ہے تو آپ کا کہنا غلط ہے وگرنہ مرزا قادیانی کے احتلام پر عمل بے سود ہے۔ نیز اسی طرح مرزا قادیانی کا بابو الٰہی بخش کی نسبت یہ الہام ہے۔ یریدون ان یرو طمثک یعنی بابو الٰہی بخش چاہتا ہے کہ تیرا حیض دیکھے یا کسی پلیدی اور ناپاکی پر اطلاع پائے مگر خدا تعالیٰ اپنے انعامات دکھلائے گا جو متواتر ہوں گے اور تجھ میں حیض نہیں بلکہ وہ بچہ ہو گیا ہے ایسا بچہ جو بمنزلہ اطفال اللہ ہے الخ (تتمہ حقیقۃ الوحی ص ۱۴۳ خزائن ج ۲۲ ص ۵۸۱) مسلمانو! الہام کی یہ تشریح مرزا قادیانی کی اپنی ہی لکھی

ہوئی ہے۔ اس سے یہ امورات ثابت ہوتے ہیں۔ (۱)...... خدا تعالیٰ جلشانہٗ بچے جنا تا ہے۔ (۲)...... مرزا قادیانی کے حیض سے اطفال اللہ پیدا ہوتے ہیں۔ (۳)...... مرزا قادیانی خدا کی بیوی ہے جس کے حیض سے طفل اللہ پیدا ہوتے ہیں۔ اب ہر ایک مسلمان خود فیصلہ کر سکتا ہے کہ جس مذہب میں ایسے ایسے لغو مسائل ہوں وہ مذہب ذریعہ نجات ہو سکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ لہٰذا لاہوری مرزائی جماعت کے اراکین نے جو لکھا ہے کہ مرزا قادیانی پر یہ جھوٹے الزام ہیں اہل اسلام کو بتائے کہ یہ کتابیں مرزا قادیانی کی تصنیف ہیں یا نہیں اگر مرزا قادیانی کی کتابوں میں یہ ذخیرۂ خرافات ہے۔ تو پھر مسلمان سچے اور اگر مرزا قادیانی کی کتابوں میں ایسا نہ ہو تو آسان طریقہ یہ ہے کہ وہ ہم پر نالش کر کے بذریعہ عدالت جھوٹ سچ ثابت کر لیں اگر مرزا قادیانی کو اپنے دعوے میں آپ سچا یقین کرتے ہیں اور آپ کا ایمان ہے کہ مرزا قادیانی خدا کے فرمان کے مطابق الہام پاتے تھے اور مرسل من اللہ تھے تو گویا اللہ تعالیٰ کے حکم سے انھوں نے وہ وہ باطل مسائل اسلام میں داخل کیے جن کی قرآن شریف اور حدیث نبوی تردید کرتی ہے۔ مثلاً ابن اللہ کا مسئلہ عیسائیوں کا۔ مسیح کا صلیب پر چڑھایا جانا جو کفارہ عیسائیوں کی بنیاد ہے الوہیت مسیح کا مسئلہ، آریوں اور ہندوؤں کے اوتار کا مسئلہ، حلول ذات باری کا مسئلہ جیسا کشف میں لکھا کہ خدا تعالیٰ میرے وجود میں داخل ہو گیا تجسم خدا کا مسئلہ، الغرض ہمچو قسم باطل مسائل داخل اسلام کر کے خود کرشن جی کا روپ دھارا اور آریوں کے بادشاہ بنے باوجود اسلام میں ایسی خرابیاں ڈالنے کے مجدد دین محمدی کا دعویٰ ۔ بریں عقل ودانش بباید گریست۔ ہاں اگر لاہوری جماعت کو معلوم ہو گیا ہے کہ مرزا قادیانی نبوت و رسالت کے دعاوی میں سچے نہ تھے اور آیات قرآنی کو اپنے پر دوبارہ نازل شدہ سمجھنے میں حق پر نہ تھے تو بسم اللہ اعلان کیجئے کہ ہم مرزا قادیانی کے خلاف قرآن و حدیث کشوف والہامات کو منجانب اللہ نہیں سمجھتے اور مسلمانوں کی طرح محمد رسول اللہ ﷺ کے بعد مدعی نبوت کو کافر سمجھتے ہیں جیسا کہ ابن حجر مکی کا فتویٰ ہے۔ **من اعتقد و حیا من بعد محمد کان کافرا باجماع المسلمین** یعنی محمد رسول اللہ ﷺ کے بعد جو شخص دعویٰ کرے کہ مجھ کو وحی ہوتی ہے وہ تمام مسلمانوں کے نزدیک کافر ہے اور مرزا قادیانی لکھتے ہیں کہ سچا خدا وہ ہے جس نے قادیاں میں اپنا رسول بھیجا۔ (دافع البلاء ص ۱۱ خزائن ج ۱۸ ص ۲۳۱) اور ملاں علی قاری شرح فقہ اکبر میں لکھتے ہیں۔ **دعویٰ النبوت بعد نبینا ﷺ کفر باجماع** (شرح فقہ اکبر مطبوعہ گلزار محمدی لاہور ص ۱۹۱) یعنی ہمارے نبی (محمد ﷺ) کے بعد نبوت کا دعویٰ بالاجماع کفر ہے۔ نظیر میں موجود ہیں مسیلمہ کذاب اور اسود عنسی وغیرہ کے حالات دیکھ لو اور یہ کفر کا فتویٰ حضرت محمد ﷺ کے حکم سے باتفاق صحابہ کرام صادر ہوا تھا اور تیرہ سو برس تک اسی پر عمل چلا آیا ہے کہ جب کسی امتی محمد رسول اللہ ﷺ نے نبوت کا دعویٰ کیا (چاہے اپنی نبوت کا نام ظلی بروزی اشترا کی مختاری تبع نبی استعاری وغیرہ وغیرہ ہی رکھا ہو) کافر اور خارج از اسلام سمجھا گیا گو نمازیں پڑھتا ہو، روزے رکھتا ہو اور خود کو مسلمان کلمہ گو بھی کہتا ہو مرزا قادیانی اور مرزائی لاہوری جماعت کی یہ دلیل بالکل غلط ہے کہ علماء اسلام نے جو مرزا قادیانی پر کفر کے فتویٰ لگائے لہٰذا وہ خود کافر ہو گئے۔ اجی جناب جب نظیر موجود ہے کہ مدعی نبوت اور اس کے تابعداروں کو آنحضرت ﷺ اور صحابہ کبار نے کافر کہا تو پھر مسلمان مرزا قادیانی اور ان کے متبعین کو کافر کہتے ہیں۔ بالکل حق بجانب ہیں اگر مسیلمہ کذاب بھی مرزا قادیانی والی دلیل پیش کرتا کہ میں کلمہ گو ہوں۔ لہٰذا جو مجھ کو کافر کہتا ہے وہ خود کافر ہے تو کیا یہ دلیل درست ہوتی؟ ہرگز نہیں تو پھر مرزا اور مرزائیوں کا یہ کہنا کہ ان جیسے کلمہ کو کافر کہنے والا خود کافر ہوتا ہے غلط ہے کیونکہ کلمہ گو تب تک ہی کلمہ گو ہے جب تک خود مدعی نبوت نہ ہو جب خود مدعی نبوت ہوا تو بمعہ متبعین خارج از اسلام ہوا۔ آپ

مندرجہ ذیل سوالات کا جواب دیں۔ (۱)...... مرزا قادیانی آپ کے اعتقاد میں سچے صاحب وحی تھے یعنی ان کی وحی توریت وانجیل وفرقان کی مانند تھی جن کا منکر جہنمی ہو۔ (۲)...... جو جو الہام مرزا قادیانی کو ہوئے آپ انھیں خدا تعالیٰ کی طرف سے یقین کرتے ہیں۔ (۳)...... مرزا قادیانی کے الہاموں کو وساوس شیطانی سے پاک یقین کرتے ہو۔ (۴)...... مرزا قادیانی کے کشوف منجانب اللہ اور سچے تھے۔ (۵)...... شیطانی الہامات اور شیطانی کشوف کی کیا علامات ہیں۔ (۶)...... مرزا قادیانی نے جو (حقیقۃ الوحی ص ۲۱۱ خزائن ج ۲۲ ص ۲۲۰) پر لکھا ہے کہ میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ ان الہامات پر اسی طرح ایمان لاتا ہوں جیسا قرآن شریف پر الخ۔ کیا آپ کا بھی یہی ایمان ہے۔ (۷)...... اگر مرزا قادیانی کے عقائد علماء اہل سنت والجماعت والے تھے اور آپ کے بھی ہیں تو پھر مسلمانوں کے ساتھ مل کر نمازیں کیوں نہیں پڑھتے۔ جواب کتاب وسنت نبوی سے دیا جائے کیونکہ آپ نے دعویٰ کیا ہے کہ مرزا قادیانی اہلسنّت و الجماعت تھے توجہ طلب نہایت ضروری برادران اسلام کو اطلاع ہو کہ وہ اس ٹھوکر سے بچیں اور لاہوری مرزائی جماعت کی گندم نمائی وجوفروشی سے پرہیز کریں۔ اشاعت اسلام کا صرف بہانہ ہے جب ان کو مرزا قادیانی کا حکم ہے کہ جس ملک میں جاؤ پہلے میری تبلیغ کرو اگر وہ لوگ میری تصدیق کریں تو ان کے ساتھ نمازیں پڑھو ورنہ اپنی نماز الگ پڑھو۔ (دیکھو فتاویٰ احمدیہ نہج المصلی ص ۲۸۴)

سوال ہوا کہ اگر کسی جگہ کا امام حضور (مرزا قادیانی) کے حالات سے واقف نہیں تو اس کے پیچھے نماز پڑھیں یا نہ پڑھیں مرزا قادیانی نے جواب میں فرمایا پہلے تمہارا فرض ہے کہ اسے واقف کرو پھر اگر تصدیق کرے تو بہتر وگرنہ اس کے پیچھے نماز ضائع نہ کرو اور اگر خاموش رہے نہ تصدیق کرے نہ تکذیب تو بھی منافق ہے اس کے پیچھے نماز نہ پڑھو۔ جب مرزائیوں کو اپنے مرشد کا حکم ہے اور فرض ہے کہ وہ مرزائی عقائد کی تبلیغ کریں تو پھر مسلمانوں کی کس قدر حماقت ہوگی کہ وہ خود چندہ دے کر مرزائیت کی تبلیغ کرائیں اور اسلام کی جڑ کھوکھلی کریں کیونکہ اگر عیسائی مرزائی ہوگا تو اس کو مرزا قادیانی کے الہام انت منی بمنزلۃ ولدی پر ایمان لانا فرض ہوگا تو اس صورت میں وہ بجائے ایک ابن اللہ (مسیح) دو ابن اللہ (مسیح ومرزا) کا قائل ہوگا یعنی ایک ابن اللہ حضرت عیسیٰ اور دوسرا مرزا قادیانی پس کوئی مسلمان مرزائی کو تبلیغ اسلام کے لیے ہرگز چندہ نہ دے جب تک اس بات کا فیصلہ نہ ہولے کہ کس اسلام کی تبلیغ مرزائی کریں گے؟ کیا لاہوری مرزائی جماعت تحریری اقرار دیتی ہے کہ وہ مرزائیت کی تبلیغ نہ کرے گی جب تک وہ تحریری اقرار اور ہمارے اس ٹریکٹ کا تشفی بخش جواب نہ دیں ہرگز مسلمان ان کو چندہ نہ دیں۔ ورنہ غضب الٰہی کے مورد ہوں گے...... والسلام...... اصغر علی روحی (پروفیسر اسلامیہ کالج و پریذیڈنٹ انجمن تائید اسلام لاہور...... سید احمد علی شاہ پروفیسر اسلامیہ کالج و امام مسجد شاہی لاہور...... محمد یار امام مسجد سنہری لاہور...... قاضی فضل میراں بی اے بی ٹی اسلامیہ کالج لاہور...... محمد الدین بی اے فیلو پنجاب یونیورسٹی...... صدرالدین ایم اے پروفیسر گورنمنٹ کالج لاہور...... نور بخش ایم اے ناظم التعلیم انجمن نعمانیہ لاہور...... نجم الدین پروفیسر عربی اورنیٹل کالج لاہور...... احمد علی شیرانوالہ دروازہ لاہور...... حاجی شمس الدین لاہور...... مفتی عبدالقادر مدرس مدرسہ غوثیہ تکیہ سادھواں لاہور...... عبدالواحد امام مسجد چینیانوالی لاہور...... فضل الدین مصحح مطبع دین محمدی سٹیم پریس لاہور...... ابو محمد احمد امام مسجد صوفی لاہور...... محمد حسین (شمس العلماء) پروفیسر مشن کالج لاہور...... محمد باقر پروفیسر مشن کالج لاہور...... حبیب اللہ منشی فاضل کشمیری بازار لاہور...... ایم اے ضیاء الدین پروفیسر ٹریننگ کالج لاہور...... ایم اے فضل حق پروفیسر گورنمنٹ کالج لاہور...... مولوی کرم بخش میونسپل کمشنر لاہور...... یہ چند ایک سطور میں اخی

المکرم حامی دین قاطع البدعت پیر بخش صاحب پنشنر پوسٹماسٹر آنریری سیکٹری انجمن تائید اسلام لاہور...... کے رسالہ سے نقل کی ہیں۔ توہینیات انبیاء (۱)...... میں سچ کہتا ہوں کہ مسیح کے ہاتھ سے زندہ ہونے والے مر گئے جو شخص میرے ہاتھ سے جام پیئے گا ہرگز نہ مرے گا۔ (ازالہ اوہام ص ۲ خزائن ج ۳ ص ۱۰۴) (۲)...... جس قدر حضرت مسیح کی پیشگوئیاں غلط نکلیں اس قدر صحیح نہیں نکلیں۔ (ازالہ اوہام ص ۷ خزائن ج ۲ ص ۱۰۶) (۳)...... حضرت موسیٰ کی پیشگوئیاں اسی صورت پر ظہور پذیر نہیں ہوئیں جس صورت پر حضرت موسیٰ نے اپنے دل میں امیدیں باندھی تھیں، غایۃ مافی الباب یہ ہے کہ حضرت مسیح کی پیشگوئیاں زیادہ غلط نکلیں۔ (ازالہ ص ۸ خزائن ج ۳ ص ۱۰۶) (۴)...... سیر معراج (حضرت ﷺ) اس جسم کثیف کے ساتھ نہیں تھا۔ (برحاشیہ ازالہ ص ۴۷ خزائن ج ۳ ص ۱۲۶) (۵)...... یہ حضرت مسیح کا معجزہ (پرندے بنا کر اس میں پھونک مار کر اڑانا، حضرت سلیمان کے معجزہ کی طرح عقلی تھا تاریخ سے ثابت ہے ان دنوں ایسے امور کی طرف لوگوں کے خیال جھکے ہوتے تھے کہ جو شعبدہ بازی کی قسم میں سے ہیں۔ دراصل بے سود اور عوام کو فریفتہ کرنے والے تھے۔ (ازالہ ص ۳۰۲ حاشیہ خزائن ج ۳ ص ۲۵۴) چڑیاں کا معجزہ حضرت مسیح کا اور ان کا بولنا اور ہلنا اور دم ہلانا یہ عقلی معجزہ اپنے دادے سلیمان کی طرح ہے۔ (ملخصا ازالہ ص ۳۰۴) (۶)...... حضرت مسیح بن مریم باذن وحکم الٰہی الیسع نبی کی طرح اس عمل الترب (مسمریزم) میں کمال رکھتا ہے۔ اگر یہ عاجز اس عمل کو مکروہ اور قابل نفرت نہ سمجھتا تو خدا تعالیٰ کی فضل وتوفیق سے امید قوی رکھتا تھا کہ عجوبہ نمایوں میں حضرت ابن مریم سے کم نہ رہتا۔ (ازالہ ص ۳۰۷ حاشیہ خزائن ج ۳ ص ۲۵۶) (۷)...... یہ جو میں نے مسمریزم کی طریق کا نام عمل الترب رکھا ہے جس میں حضرت مسیح بھی کسی درجہ تک مشق رکھتے تھے یہ الہامی نام ہے۔ (ازالہ ص ۳۱۲ خزائن ج ۳ ص ۲۵۸،۲۵۹) (۸)...... چار نبیوں کی غلط پیشگوئی نکلی۔ (ازالہ ص ۶۲۹ خزائن ج ۳ ص ۴۳۹) (۹)...... جو پہلے اماموں کو معلوم نہیں ہوا تھا وہ ہم نے معلوم کر لیا۔ (ازالہ ص ۶۸۳) (۱۰)...... حضرت رسول خدا کے الہام و وحی غلط نکلیں تھیں۔ (ازالہ ص ۶۸۸،۶۸۹ خزائن ج ۳ ص ۴۷۱) (۱۱)...... اس بنا پر ہم کہہ سکتے ہیں کہ حضرت ﷺ پر ابن مریم اور دجال کی حقیقت کاملہ بوجہ نہ موجود ہونے کسی نمونہ کے موبمو منکشف نہ ہوئی ہو الخ۔ (ازالہ ص ۶۹۱ خزائن ج ۳ ص ۴۷۳) (۱۲)...... سورہ بقر میں ایک قتل کا ذکر گائے کا علم مسمریزم تھا۔ (ازالہ ص ۷۴۸،۷۴۹ خزائن ج ۳ ص ۵۰۳) (۱۳)...... حضرت ابراہیم کا چار پرندوں کے معجزہ کا ذکر جو قرآن میں ہے وہ بھی ان کا مسمریزم کا عمل تھا۔ (ازالہ ص ۷۵۱،۷۵۲ خزائن ج ۳ ص ۵۰۶) (۱۴)...... مریم کا بیٹا کشلیا (کشلیا راجہ رام چندر کی ماں کا نام تھا) کے بیٹے سے کچھ زیادت نہیں رکھتا۔

(انجام آتھم ص ۴۱ خزائن ج ۱۱ ص ۴۱)

<u>عقائد مرزا قادیانی</u> (۱)...... ہمارا خدا عاجی (ہاتھی کا دانت) ہے۔ (براہین احمدیہ ص ۵۵۶) (۲)...... حضرت مسیح ابن مریم اپنے باپ یوسف کے ساتھ بائیس برس کی مدت تک الخ (ازالہ ص ۳۰۲ خزائن ج ۳ ص ۲۵۴) (۳)...... نیا اور پرانا فلسفہ بالاتفاق اس بات کو ثابت کر رہا ہے کہ کوئی انسان اپنے اس خاکی جسم کے ساتھ کرہ زمہریر تک بھی پہنچے پس اس جسم کا کرہ ماہتاب و آفتاب تک پہنچنا کس قدر لغو خیال ہے۔ (ازالہ ص ۴۷ خزائن ص ۱۲۶ حاشیہ) (۴)...... سیر معراج اس جسم کثیف کے ساتھ نہیں تھا بلکہ وہ اعلیٰ درجہ کا کشف تھا۔ (ازالہ ص ۴۷ ایضا) (۵)...... قرآن شریف جس بلند آواز سے سخت زبانی کے طریق کو استعمال کر رہا ہے ایک غایت درجہ کا غبی اور سخت درجہ کا نادان بھی ہے مثلاً زمانہ حال کے مہذبین کے نزدیک کسی پر لعنت بھیجنا ایک سخت گال ہے لیکن قرآن شریف کفار کو سنا سنا کر ان پر لعنت بھیجتا ہے۔ (ازالہ ص ۲۵،۲۶ خزائن ج ۳ ص ۱۱۵) (۶)...... قرآن شریف نے ولید بن مغیرہ کی نسبت نہایت درجہ

کے سخت الفاظ خوبصورت ظاہر گندی گالیاں معلوم ہوتی ہیں۔ استعمال کی ہیں۔ (ازالہ ص ۲۷ خزائن ج ۳ ص ۱۱۶) (۷)...... قرآن شریف میں جو معجزات ہیں وہ سب مسمریزم ہیں۔ (ازالہ ص ۷۴۸، ۷۵۰، ۷۵۲، ۷۵۳ خزائن ج ۳ ص ۱۰۴) (۸)...... قرآن شریف میں انا انزلنا قریبًا من القادیان (ازالہ ص ۷۶، ۷۷ خزائن ج ۳ ص ۱۳۹) (۹)...... اگر عذر ہو کہ باب نبوت مسدود ہے اور وحی جو انبیاء پر نازل ہوتی ہے اس پر مہر لگ چکی ہے میں کہتا ہوں کہ نہ من کل الوجوہ باب نبوت مسدود ہوا ہے اور نہ ہر ایک طور سے وحی پر مہر لگائی گئی ہے بلکہ جزوی طور پر وحی اور نبوت کا اس امت مرحومہ کے لیے ہمیشہ دروازہ کھلا ہے۔ (توضیح مرام ص ۱۹ خزائن ج ۳ ص ۶۰) (۱۰)...... امام مہدی کا آنا بالکل غلط ہے۔ (ازالہ ص ۵۱۸ خزائن ج ۳ ص ۳۷۸) (۱۱)...... پایہ ثبوت کو پہنچ گیا ہے کہ مسیح دجال جس کے آنے کی انتظاری تھی یہی پادریوں کا گروہ ہے الخ (ازالہ ص ۴۹۴، ۴۹۵ خزائن ج ۳ ص ۳۶۵) (۱۲)...... وہ گدھا دجال کا اپنا بنایا ہوا ہوگا پھر اگر وہ ریل نہیں ہے تو اور کیا ہے۔ (ازالہ ص ۶۸۵ خزائن ج ۲ ص ۴۷۰) (۱۳)...... یاجوج ماجوج سے دو قومیں انگریز اور روس مراد ہیں اور کچھ نہیں۔ (ازالہ ص ۵۰۲، ۵۰۸ خزائن ج ۳ ص ۶۷۳، ۶۸۶) (۱۴)...... دابۃ الارض وہ علماء اور واعظ ہوں گے جو آسمانی قوت اپنے میں نہیں رکھتے آخری زمانہ میں ان کی کثرت ہوگی۔ (ازالہ ص ۵۱۰ خزائن ج ۳ ص ۳۷۳) (۱۵)...... دخان سے مراد قحط عظیم شدید ہے۔ (ازالہ ص ۵۱۳ خزائن ج ۳ ص ۳۷۵) (۱۶)...... مغرب کی طرف سے آفتاب کا چڑھنا یہ معنی رکھتا ہے کہ ممالک مغربی آفتاب سے منور کیے جائیں گے اور ان کو اسلام سے حصہ ملے گا۔ (ازالہ ص ۵۱۵ خزائن ج ۳ ص ۳۷۷) (۱۷)...... کسی قبر میں سانپ اور بچھو دکھاؤ۔ (ازالہ ص ۱۵ خزائن ج ۳ ص ۶۱۵) حکیم الامت مولوی نور دین صاحب فرماتے ہیں یہ تو بالکل غلط ہے کہ ہمارا اور غیر احمدیوں کا کوئی فروعی اختلاف ہے اور غیر احمدی مرزا قادیانی کی رسالت کے منکر ہیں اس لیے فروعی اختلاف نہیں مرزا غلام احمد قادیانی کی تقریر کا خلاصہ ص ۲۳۔ (۱۸)...... جو شخص مجھے نہیں مانتا وہ خدا رسول کو بھی نہیں مانتا اور باوجود صدہا نشان کے مفتری ٹھہراتا ہے وہ مومن کیونکر ٹھہر سکتا ہے۔ مرزا بشیر الدین نے اس مضمون کو اپنے باپ کی (کتاب حقیقۃ الوحی ص ۱۶۳ و ۱۶۴ خزائن ج ۳ ص ۱۶۷، ۱۶۸) سے نقل کیا ہے۔ (۱۹)...... ایک شخص مرزا کو جھوٹا بھی نہیں کہتا اور منکر بھی اور دل سے سچا بھی جانتا ہے اگر بیعت نہیں کرتا وہ بھی کافر ہے۔ (دیکھو ص ۱۴)

الجواب...... یہ عقائد ایسے ہیں کہ ان میں سے ہر ایک مستقل طور پر مرزا ملحد کی تکفیر کے لیے کافی ہے کیونکہ ان میں یا توہین انبیاء علیہم السلام ہے یا ادعائے نبوت یا رد نصوص اور یہ سب کفر ہے پس مرزا قادیانی کے ملحد مرتد کافر دجال ہونے میں کوئی شک نہیں بلکہ قادیانی کا کفر تو ایسا ہے جس میں کسی بھی اہل اسلام عالم یا غیر عالم کو کوئی شک وشبہ اور تردد نہیں ہے مومن کا دل ایسے عقائد سے بھی اس کے کفر کی شہادت دے دیتا ہے۔ فقط واللہ اعلم

حررہٗ العاجز یوسف عفی عنہ از بکھیلے والا

الجواب...... بلاشبہ مرزا قادیانی بوجوہ کثیرہ قطعاً یقیناً کافر مرتد ہے ایسا کہ جو اس کے اقوال پر مطلع ہو کر اسے کافر نہ جانے خود کافر مرتد ہے از انجملہ کفر اول اپنے (رسالہ ازالۃ الاوہام ص ۶۷۳ خزائن ج ۳ ص ۴۶۳) پر لکھا ہے میں احمد ہوں۔ جو آیت مبشر برسول یاتی من بعدی اسمہٗ احمد میں مراد ہے آیت کریمہ کا مطلب یہ ہے کہ سیدنا مسیح زمانی عیسیٰ ابن مریم روح اللہ علیہما الصلوٰۃ والسلام نے بنی اسرائیل سے فرمایا کہ مجھے اللہ عزوجل نے تمہاری طرف رسول بنا کر بھیجا ہے توراۃ کی تصدیق اور اس رسول کی خوشخبری سناتا ہوں جو میرے بعد تشریف لانے والا ہے جن کا نام پاک احمد ہے۔ ازالہ کے قول مذکور ملعون میں صراحۃً ادعا ہوا کہ وہ رسول پاک جن کی جلوہ

افروزی کا مژدہ حضرت مسیح لائے معاذ اللہ مرزا قادیانی ہے کفر دوم! دافع البلاء ص ۲۰ خزائن ج ۱۸ ص ۲۴۰ پر لکھا ہے۔ ابن مریم کے ذکر کو چھوڑ دو۔ اس سے بہتر غلام احمد ہے۔ کفر سوم! اعجاز احمدی کے ص ۱۳ پر صاف لکھ دیا ہے کہ یہود عیسیٰ کے بارے میں ایسے قوی اعتراض رکھتے ہیں کہ ہم بھی جواب دینے سے حیران ہیں بغیر اس کے کہ یہ کہہ دیں کہ ضرور عیسیٰ نبی رہے کیونکہ قرآن نے اس کو نبی قرار دیا ہے اور کوئی دلیل ان کی نبوت پر قائم نہیں ہوسکتی بلکہ ابطال نبوت پر کئی دلیلیں قائم ہیں۔ یہاں عیسیٰ کے ساتھ قرآن عظیم پر ہی تہمت جڑ دی کہ وہ ایسی باطل بات بتا رہا ہے جس کے ابطال پر متعدد دلائل قائم ہیں۔ کفر چہارم! دافع البلاء مطبوعہ ریاض ہند ص ۱۱ خزائن ج ۱۸ ص ۲۳۱ پر لکھا ہے سچا خدا وہی ہے جس نے قادیان میں اپنا سچا رسول بھیجا۔ کفر پنجم! (ازالہ ص ۳۱۰ حاشیہ خزائن ص ۲۵۷، ۲۵۸) پر اور توحید اور دینی استقامت میں کم درجہ پر بلکہ قریب ناکام رہے۔ **لعنة اللّٰه علی اعداء انبیاء اللّٰه وصل اللّٰه تعالیٰ علیه و بارک و سلم** ہر نبی کی تحقیر مطلقاً کفر قطعی ہے چہ جائیکہ نبی مرسل کی تحقیر کہ مسمریزم کے سبب نور باطن اور توحید اور دینی استقامت میں کم درجہ پر بلکہ قریب ناکام رہے۔ **لعنة اللّٰه علی الکاذبین الکافرین** اور اس قسم کے صدہا کفر اس کے رسائل میں بھرے ہیں۔ بالجملہ مرزا قادیانی کافر مرتد ہے اس کے اور اس کے متبعین کے پیچھے نماز محض باطل ومردود ہے جیسے کسی یہودی کی امامت اور ان کے ساتھ مواکلت مشاربت اور مجالست سب ناجائز وحرام ہے۔ حدیث شریف **لا توا کلوهم ولا تشاربوهم ولا تجالسوهم** نہ ان کے ساتھ کھانا کھاؤ نہ پانی پیو نہ ان کے پاس بیٹھو اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے۔ **ولا ترکنو الی الذین ظلمو فتمسکم النار**۔ (ھود آیت ۱۱۳) ظالموں کی طرف نہ جھکو ایسا نہ ہو کہ تمہیں دوزخ کی آگ چھوئے واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ محمد عبدالرحمٰن البہاری عفی عنہ۔ الجواب صحیح: محمد عبدالمجید سنبلی عفی عنہ جواب صحیح ہے کریم بخش عفی عنہ سنبلی۔

صحیح الجواب عبدہ المذنب احمد رضا عفی عنہ بریلوی۔ صحیح الجواب عبدہ المذنب ظفر الدین عفی عنہ بریلوی۔ جواب درست ہے عبدالوحید مدرس اول نعمانیہ امرتسر۔

صحیح الجواب بندہ فتح الدین از ہوشیار پور سنی حنفی قادری رضوی، عبدن المصطفیٰ ظفر الدین احمد بریلوی محمدی سنی حنفی بہاری، ابوالفیض غلام محمد سنی حنفی قادری بریلوی نواب مرزا عبدالبنی

جواب ٹھیک ہے۔ الجواب صحیح خادم العلماء بندہ امام الدین کپورتھلوی ہذا الجواب صحیح سید علی عفی عنہ القادری الجالندھری الجواب صحیح احقر الزمن محمد حسن مدرسہ نعمانیہ امرتسر

قولنا بہ ھذا الحکم ثابت فقیر سعد اللہ شاہ ولائتی ساکن سوات بنیر ملک ماتحت اخون صاحب سوات۔ جوابات مذکورہ بالا مطابق اہل سنت والجماعت ہیں۔ احقر الزمن خاکسار سید حسن عفی عنہ مدرس مدرسہ نعمانیہ لاہور ہذا الجواب صحیح لا شک فی محمد رشید الرحمٰن عفی عنہ

ہذا الجواب صحیح محمد اشرف مدرس مدرسہ نعمانیہ لاہور الجواب صحیح لا شک فیہ مسکین علم الدین لاہور

لقد اصاب من اجاب حررہ الفقیر المفتی ولی محمد جالندھری۔

مرزا غلام احمد قادیانی کے اعتقادات مذکورہ اور اعتقادات کفریہ نقل کر کے علمائے ہندوستان پنجاب کی خدمت

میں پیش کیے گئے۔ سب نے بالاتفاق اس کو دائرہ اسلام سے خارج کیا اس کے ساتھ اسلامی معاملات مثل ملاقات و سلام و کلام کرنے سے منع کر دیا ہے اور قریب قریب ان ہر سہ رسائل میں دو سو علماء کی مہریں و دستخط ثبت ہیں۔

نمقہ ابو سعید محمد حسین بٹالوی حنفی اہلحدیث

ان عقائد کا معتقد کافر ہے حررہ محمد واحد نور رامپوری

الجواب صحیح ابو اعماد محمد شبلی جیراجپوری مدرس دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنو۔

بیشک مرزا قادیانی کے عقائد و اقوال حد کفر تک پہنچ گئے ہیں اس لیے اس کے کفر میں کوئی شک نہیں محمد کفایت اللہ عفی عنہ مدرسہ آمینیہ دہلی۔

جو شخص خدا کے متعلق اس قسم کے عقائد رکھے جو سوال میں درج ہیں یا مدعی رسالت ہو اگر وہ مجنون نہیں تو کافر ہے حررہٗ ابوالفضل محمد حفیظ اللہ دارالعلوم لکھنو۔

مرزا قادیانی اصول اسلامی کا منکر ہے اور ملحد اس کی امامت بیعت اور محبت بالکل ناجائز ہے۔ رقمیہ احقر العباد اللہ الصمد مرید احمد میانوالی

الجواب صحیح سید علی زینبی عفی عنہ مدرس مدرسۃ العلوم دارالندوۃ لکھنو۔

الجواب صحیح محمد قاسم عفی عنہ مدرس مدرسہ آمینیہ دہلی

ایسا شخص بیشک دائرہ اسلام سے خارج ہے حبیب احمد مدرس مدرسہ فتح پوری دہلی۔

جواب صحیح ہے محمد عبدالغنی عفی عنہ مدرس مدرسہ فتح پوری دہلی۔

الجواب صحیح سید انظار حسین عفی عنہ مدرس مدرسہ آمینیہ دہلی۔

الجواب صحیح محمد کرامت اللہ دہلی۔

جواب صحیح ہے ابو محمد عبدالحق دہلوی۔

جواب صحیح ہے محمد آمین مدرس مدرسہ آمینیہ دہلی۔

الجواب صحیح محمد لطیف اللہ از علی گڑھ۔

قادیانی نص قطعی کا منکر ہے اور جو نصوص قطعیہ سے منکر ہوتا ہے وہ کافر ہے پس قادیانی دعاوی مذکورہ کا مدعی ہے تو وہ بیشک کافر ہے حررہٗ امانت اللہ علی گڑھ۔

مرزا قادیانی اور اس کے پیرو یہ سب کے سب کافر ہیں نصیر الدین خاں۔ غلام مصطفےٰ، ابراہیم، محمد سلطان احمد خان، محمد رضا خان۔

مرزا قادیانی اور اس کے معتقد اور مرید اور دوست مثل بو سلیم کے کافر ہیں حررہٗ عین الہدیٰ عفی عنہ قادری از کلکتہ۔

جواب درست ہے عبداللہ خان مدرس مدرسہ اسلامیہ شہر میرٹھ

الجواب صحیح احمد جی علاقہ چھچھ موضع پانڈنگ

الجواب صحیح سید حافظ محمد حسین واعظ ساڈھورہ ضلع انبالہ

بیشک جو آدمی امور قطعیہ کا منکر ہے وہ کافر ہے قرآن شریف معجزہ کا ثبت ہے اس کا انکار کفر ہے اور ایسے آدمی کی بیعت بھی کفر ہے اور مسلمان جاننا درست نہیں حررہٗ احمد علی عفی عنہ مدرس مدرسہ اسلامیہ اندر کوٹ میرٹھ

قادیانی خنزیر مسیلمہ کذاب قادیان میں رہتا ہے مفتری زندیق مردود کافر نائب ابلیس لعنت اللہ علیہ زندیق کی توبہ قبول نہیں۔ شریعت محمدیہ میں واجب القتل ہے جمال الدین از ریاست کشمیری ضلع شہر مظفر آباد

ایسا دعویٰ کرنے والا کافر ہے اور اس کے مرید اور معتقد جو ایسے مدعی مفتری کو اس کے تعاویل کا فربہ اور دعاوی باطلہ میں سچا جانتے ہیں اور راضی ہیں وہ بھی کافر ہیں اس لیے کہ الرضاء بالکفر کفر حررہٗ محمد عبدالغفار خان رامپوری

الجواب صحیح فضل احمد ضلع پشاور علاقہ مردان تحصیل صوابی۔

خاکسار مولوی محمد کفایت اللہ صاحب کے جواب سے اتفاق کرتا ہے کتبہ مشتاق احمد مدرس گورنمنٹ سکول دہلی

مرزا غلام احمد دائرہ اسلام سے خارج ہے محمد اسحاق لدھیانوی

بیشک الفاظ مذکورہ مسطورہ فتوی کفر کے ہیں اور قائل ان کا کافر ہے اگر مرزا مذکور سے یہ الفاظ تقریراً یا تحریراً ثابت ہیں تو بس کافر ہے راقم فقیر امانت علی از نکودر یہ۔

جو شخص کسی پیغمبر کی نبوت کا انکار کرے یا حضرت ﷺ کے خاتم النبیین ہونے کا انکار کرے وہ کافر ہے عبدالسلام پانی پتی۔

ذالک الکتب لا ریب فیہ محمد معز اللہ خاں رامپوری۔ احمد سعید رامپوری

قد صحیح الجواب محمد امانت اللہ رامپوری۔

الجواب صحیح محمد ضیاء اللہ خان رامپوری۔

صحیح الجواب محمد کفایت اللہ سہارنپوری

المجیب مصیب حافظ محمد شہاب الدین لدھیانوی

الجواب صحیح فضل احمد رائے پور گوجراں۔

الجواب صحیح والقول نجیح والمذنب ابوالرجال غلام محمد ہوشیار پوری

اصاب من اجاب محمد ابراہیم وکیل اسلام لاہور

ربنۃ فوجدۃ صحیحاً نبی بخش حکیم رسول نگری۔

الجواب صحیح عنایت الٰہی سہارنپوری مہتمم مدرسہ عربیہ سہارنپور۔

الجواب صحیح محمد بخش عفی عنہ سہرائے۔

الجواب صحیح صدیق احمد انبوٹھوی۔

الجواب صحیح احقر الزمن گل محمد خان مدرس مدرسہ عالیہ دیوبند۔

صحیح الجواب عبدہ محمد مدرس مدرسہ اسلامیہ دیوبند۔

الجواب غلام رسول عفی عنہ مدرس مدرسہ عربیہ دیوبند۔

الجواب صحیح عزیز الرحمٰن مفتی مدرسہ عالیہ عربیہ دیوبند۔

اصاب المجیب محمد حسن عفی عنہ مدرس مدرسہ دیوبند۔

الجواب صحیح بندہ محمود مدرس اول مدرسہ عالیہ دیوبند۔

الجواب صحیح قادر بخش عفی عنہ جامع مسجد سہارنپور۔

الجواب صحیح بندہ عبدالمجید۔

الجواب صحیح علی اکبر

المجیب صادق محمد یعقوب المجیب مصیب۔ عبدالخالق

الجواب صحیح نور اللہ خان

الجواب صحیح محمد فتح علی شاہ

الجواب صحیح فقیر غلام رسول مدرسہ حمیدیہ لاہور۔

الجواب صحیح احمد علی شاہ اجمیری

ہذا ہوالحق جمال الدین کوٹھالوی

المجیب مصیب احمد علی عفی عنہ بٹالوی

جواب درست ہے سلطان احمد گنجوی

جواب درست ہے احمد علی عفی عنہ سہارنپوری

الجواب صحیح محمد عظمی متوطن گکھڑ۔

جواب صحیح ہے فقیر غلام اللہ قصوری۔

جواب صحیح ہے محمد اشرف علی عفی عنہ بھون ہندوستان

ما اجاب بہ المجیب فھو فیہ مصیب غلام احمد امرتسری

ایڈیٹر اہل فقه من قال سوا ذالک قد قال محالا حررہ ابو الہاشم محبوب عالم عفی عنه توکلی سیدوی ضلع گجرات۔

ست نبی کفر ہے اور دعویٰ نبوت کفر ہے نبی سے اپنے آپ کو افضل سمجھنے والا کافر ہے ابوبکر علی احمد محمود اللہ شاہ بدایونی عفی عنه

ذالک کذالک فقیر فتح محمد عفی عنه

الجواب صحیح شیر محمد عفی عنه

لاریب فی ما کتب رحیم بخش جالندھری۔

الجواب صحیح ابو عبد الجبار محمد جمال امرتسری۔

جواب صحیح ہے عبد الکریم مجددی ساکن تنڈہ محمد خاں ضلع حیدر آباد سندھ۔

الجواب صحیح فقیر محمد باقر نقشبندی مدرس مشن کالج لاہور۔

الجواب صحیح لاریب فیہ محمد رحیم اللہ دہلی۔

الجواب صحیح محمد وصیت علی مدرس مدرسہ مولوی عبد الرب صاحب مرحوم دہلی۔

هذا هو الحق خادم حسن مدرس مدرسہ مولوی عبد الرب صاحب دہلی۔

الجواب صحیح عزیز احمد مدرس مدرسہ حسین بخش دہلی

المجیب مصیب محمد اکرم مدرس مدرسہ بارہ ہندو راؤ دہلی۔

الجواب صحیح عبد الرحمٰن مدرس مدرسہ مولوی عبد الرب صاحب دہلی۔

الجواب صحیح بندہ ضیاء الحق عفی عنه

الجواب صحیح محمد پردل دہلی

الجواب صحیح ولی محمد کرنالوی

جواب درست ہے عبد الصمد مدرس مدرسہ دیوبند

الاجوبۃ صحیح مقبول حسن عفی عنه مدرس سیوم مدرسہ جامع العلوم کانپور

جواب صحیح ہے محمد اسحاق عفی عنه مدرس مدرسہ جامع العلوم کانپور۔

لقد اجاب من اصاب مشتاق احمد اول مدرس فیض عام کانپور

جو کلمات سوال میں مذکور ہیں ہر ایک کلمہ کا مرتکب اشد کافر ہے العاجز عبد المنان وزیر آبادی۔

مرزا غلام احمد کے خیالات اور عقائد اکثر ایسے ہیں جن سے فتویٰ کفر عائد ہوتا ہے یوسف علی عفا اللہ عنه میرٹھی خیر نگری۔

بیشک یہ شخص اسی طرح کا کافر ہے جیسا کہ مولوی محمد عثمان صاحب دام ظلہم نے تحریر فرمایا ہے فقط ابو الرفعت محمد سخاوت اللہ خاں مدرس سیوم مدرسہ عین العلوم شاہجہانپور

تمام علماء نے اس کے کافر ہونے پر اتفاق کر لیا ہے کوئی گنجائش تاویل کی نہیں لہٰذا اس کی بیعت اور اس کی پیرو سے مجالست و مواکلت قطعی حرام ناجائز ہے ابو المعظم سید محمد اعظم شاہجہانپوری

میری نظر سے مرزا کی کتابیں گزریں ان میں صراحتہ عقائد کفریہ مرقوم ہیں۔ لہٰذا میں باعتبار ان کتابوں کے مرزا قادیانی کو کافر سمجھتا ہوں غلام محی الدین امام جامع مسجد شاہجہانپوری۔

مرزا قادیانی کی کتابوں میں بہت سے کفریات موجود ہیں جو نصوص قاطعہ کے خلاف ہیں۔ لہٰذا وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے عبد الکریم عفی عنه از ہندوستان محمد حسین عفی عنه۔

جواب صحیح ہے محمد عبد اللہ ناظم دینیات مدرسۃ العلوم علی گڑھ

الجواب صحیح محمد فیض اللہ عفی عنه ملتانی۔

الجواب صحیح محمود عفی عنه ملتانی

بیشک ایسے شخص کے کفر میں کوئی شک نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم فقط

محمد عبدالخالق عفی عنہ مدرس مدرسہ عین العلوم شاہجہانپور

جو شخص توہین کسی بنی کی انبیاء علیہم السلام سے کرے وہ مردود اور کافر ہے یعنی ایسا کافر ہے کہ اس کی توبہ میں اختلاف ہے تو اس کا کفر اور کفار کے کفر سے زائد ہے۔ العیاذ باللہ فقط

محمد عثمان عفی عنہ مدرس اوّل مدرسہ عین العلوم شاہجہانپور

وجدتہ صحیحاً ملیحاً مسکین عبداللہ شاہ مولوی پلٹن نمبر ۶۹ سیالکوٹی ثم گجراتی مہر دار الافتا مدرسہ اہل سنت و جماعت معروف بنام نامی منظر الاسلام بریلوی

مرزا غلام احمد قادیانی یقیناً کافر ہے اس کی تکفیر میں ذرا بھی شک نہیں ہے احقر کو اس کی کتب تمامیہ دیکھنے کا بھی اتفاق ہوا ہے اس سے اور اس کی متبعین سے اسلامی طریقہ سے ملنا جلنا ناجائز ہے واللہ اعلم بالصواب

محمد اعزاز علی بریلوی۔

مرزا قادیانی جو عیسیٰ مسیح ہونے کا مدعی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نسبت کلمات شنیعہ لکھنے والا وغیرہ سراسر کاذب اور مفتری انتہا درجہ کا بے دین ہے مرتد ملحد خبیث النفس اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ اس کی اتباع کرنے والا بھی اسلام سے خارج ہرگز امامت کے لائق نہیں۔ عبدالجبار عمر پوری دہلی کشن گنج

مرزا قادیانی ان عقائد باطلہ کے رو سے بلاریب کافر ظاہر ہے قرآنی اور اجماعی امر ہے کہ دنیا میں پہلا کافر ابلیس لعین ہے اور اس کا کفر نص کی بنا پر ہے اور وجوہ بھی تکفیر مرزائیں کے آیات و احادیث سے بکثرت ملتی ہیں۔ مرزائیوں سے ارتباط اسلامی نصوص آیات و احادیث سے ممنوع ہے جملہ تکالیف شرعیہ و ارشادات اسلامیہ ان سے کیا معنی رکھتے ہیں بلکہ جو شخص ان کی تکفیر میں تامل کرے اس پر بھی مخافت کفر ہے اور یہ پہلا زینہ دخول فی المرزائیت ہے۔ حررہ محمد عبدالحق الملتانی عفی عنہ۔

کچھ شک نہیں کہ مرزا قادیانی ایک دہریہ معلوم ہوتا ہے مفتری علی اللہ ہے اس کے الہامات سے معلوم ہوا کہ اسے خدا پر ایمان نہیں کیونکہ خدا پر ایمان رکھنے والا اس قسم کے افترا نہیں کیا کرتا اس لیے میرا یقین ہے کہ مرزا قادیانی جو کچھ کرتا ہے سب دنیا سازی کے لیے کرتا ہے پس اس کی امامت جائز نہیں ابو الوفاء ثناء اللہ امرتسری

چونکہ شخص مذکور اپنے کو سچا رسول کہتا ہے اور رسالت کا ختم ہو جانا آنحضرت ﷺ پر نصوص قطعیہ یقینیہ سے ثابت ہے جو حد تواتر میں داخل ہے اس لیے وہ شخص بلاشبہ دائرہ اسلام سے خارج ہے پس امامت یا بیعت و دوستی سلام کلام اس سے اور اس کے مریدوں سے جائز نہ ہوگا واللہ اعلم احقر محمد رشید مدرس دوم مدرسہ جامع العلوم کانپور

شخصیکہ رسالت باشد منکر نص قطعی است ولکن رسول اللّٰہ و خاتم النبیین و درنفر منکر قطعیات اختلاف نیست درہ چنیں کساں بیعت و محبت چہ معنی دارد الرقم غلام احمد مدرس مدرسہ نعمانیہ لاہور

بمقتضائے کوائف مندرجہ بیان سائل ہر ایک جواب مطابق سوال صحیح و درست ہے اور ہر ایک جواب کی تائید کے ادلہ قطعیہ موئید ہیں اور کتب شرعیہ مملوکتہ احقر العباد اللہ الصمد ابوالرجا غلام محمد ہوشیار پوری

حق تعالیٰ شانہ نے رسول اللہ ﷺ کو خاتم النبیین فرمایا ہے چنانچہ ارشاد ہے۔ **ولکن رسول اللّٰہ و خاتم النبیین** اور نیز باجماع امت ثابت ہے کہ انبیاء و رسل افضل الخلق ہیں۔ لہٰذا جو شخص اپنے لیے رسالت کا مدعی ہے اور عیسیٰ علی نبیناء وعلیہ الصلوٰۃ سے اپنے آپ کو افضل جانتا ہے وہ کتاب اللہ کا مکذب ہے۔ دائرہ اسلام

سے خارج ہے اس کی اور اس کے اتباع کی امامت اور بیعت و محبت ناجائز اور حرام ہے ایسے شخص سے اور اس کے اذناب سے سلام کلام ترک کرنا چاہیے۔ حررہٗ خلیل احمد سہارنپوری

شخص مدعی حال نبوت و رسالت کا ہے اور یہ کفر ہے اس کے دعویٰ کا ہر ایک کلمہ کئی کئی کفریات پر مشتمل ہے۔ پس شریعت غرا میں قائل ان کلمات اور دعاوی کا مثل فرعون دجال مسیلمہ کذاب کے ہے اسی کے ساتھ بیعت وغیرہ سلام و کلام شرع میں کفر ہے۔ کتبہ محمد محی الدین صدیقی الحنفی عفی عنہ مدرس نصرۃ الحق حنفیہ امرتسر

مرزا قادیانی کے عقائد اس حد تک یقیناً پہنچ گئے ہیں کہ دائرہ اسلام سے خارج ہونے کا حکم عائد ہو جائے دعویٰ نبوت اس کے اور اس کے مریدوں کی تصنیفات میں بصراحتہ موجود ہے انبیاء علیہم السلام پر اپنی فضیلت اور انبیاء علیہم السلام کی شان میں ہتک اور استخفاف سے ان کی کتابیں و اشتہار و رسالے مملو ہیں معجزات و خوارق عادت کی دور از کار تاویلیں نصوص قطعیہ کی تحریف معنوی ان کا ادنیٰ کرشمہ ہے لہٰذا اس کے کافر ہونے میں کوئی شک و شبہ نہیں اور ان کی بیعت حرام ہے اور امامت ہرگز جائز نہیں۔ واللہ اعلم بالصواب

کتبہ الراجی الی اللہ محمد کفایت اللہ شاہجہانپوری

بلاریب و شک مرزائی لوگ مرتد اور کافرین ہیں ایسے ظالموں سے احتراز کرنا قرآن شریف اور حدیث نبوی سے ثابت ہے جیسا کہ ارشاد خوش بنیاد جناب باری تعالیٰ کا ہے۔ **فلا تقعد بعد الذکری مع القوم الظالمین.**

حررہٗ فقیر حافظ سید پیر ظہور شاہ قادری قریشی الہاشمی جلالپوری

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فتویٰ نمبر دوم

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ.

اس شخص کی نسبت جو مرزا غلام احمد قادیانی کا مرید نہ ہونے کے باوجود اس کو مسلمان جانتا ہے۔

سوال...... کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس شخص کے بارے میں جو کہتا ہے کہ میں مرزا غلام احمد قادیانی کا مرید تو نہیں ہوں اور نہ اس کے اعتقادیہ مسائل میں شامل ہوں لیکن اس کو مسلمان جانتا ہوں کیا ایسے شخص کی بیعت اور امامت درست ہے اور شرعاً اس کو کیا کہنا چاہیے بینوا بالتفصیل جزاکم اللہ الرب جلیل۔

الجواب...... جو شخص مرزا غلام احمد قادیانی کے عقائد کفریہ کے معلوم ہونے کے باوجود اس کو کافر نہ جانے وہ بھی کافر ہے ایسے شخص اکثر وہی دیکھے گئے ہیں جو منافق اور کافر ہیں یعنی دراصل مرزائی ہوتے ہیں لیکن ظاہر داری کے طور پر کہتے ہیں کہ ہم مرزا کو مسلمان جانتے ہیں یا اس پر ہم کفر کا فتویٰ نہیں دیتے یا ہم اس کو اچھا تو نہیں جانتے لیکن کافر بھی نہیں کہتے دراصل یہ سب کارروائی منافقانہ ہے۔ کوئی مصلحت مدنظر رکھ کر ظاہر نہیں ہوتے فی الحقیقت پکے مرزائی ہوتے ہیں۔ یاد رکھو مسلمان کی شان سے بہت بعید ہے کہ ایسے کافر کی تکفیر میں توقف یا تردد رہے۔ الحاصل مرزا اور اس کے سب مرید اور باوجود مرزا کی کفریات کے معلوم ہونے کے اس کے کفر میں توقف، کرنے والے سب کے سب کافر ہیں۔ توہین انبیاء علیہم السلام ادعائے نبوت رد نصوص ایسا کفر ہے جس میں اہل سنت میں سے کسی کا بھی اختلاف نہیں، اس واسطے دلائل لکھنے کی کچھ ضرورت نہیں۔ فقط اللہ اعلم

حررہ العاجز یوسف علی عنہ از بگھیلے والہ

الجواب جو شخص مرزا غلام احمد قادیانی کے اقوال پر مطلع ہو کر اس کو کافر نہ جانے وہ خود کافر مرتد ہے بلکہ

جو شخص اس کے کافر ہونے میں شک و تردد کرے وہ بھی کافر مستحق عذاب عظیم ہے۔ شفا شریف میں ہے۔ یکفر من لم یکفر من وان بغیر ملة المسلمین من الملل اووقف فیھم او شک. (شفاج ۲ ص ۲۴۴) یعنی ہم ہر اس شخص کو کافر کہتے ہیں جو کافر کو کافر نہ کہے اس کی تکفیر میں توقف یا شک و تردد رکھی وغرر و مجمع الانحا و درمختار و فتاویٰ خیریہ و بزازیہ وغیرہ میں ہے۔ من شک فی کفرہ و عذابه فقد کفر یعنی جو شخص اس کے کفر و عذاب میں شک کرے یقیناً خود کافر ہے واللہ تعالیٰ علم کتبہ محمد عبدالرحمٰن البھاری عفی عنہ۔

صحیح الجواب احمد رضا عفی عنہ۔ | الجواب صحیح محمد عبدالمجید سنبلی عفی عنہ۔ صحیح | الجواب عبدہ ظفرالدین بریلوی حنفی قادری رضوی

عبدالان المصطفےٰ ظفرالدین احمد بریلوی سردار الافتاء مدرسہ اہل سنت و جماعت بریلوی نظر الاسلام۔ | الجواب صحیح والجیب مصیب احقر زمن محمد حسن مدرس مدرسہ نعمانیہ امرتسر۔ | جواب صحیح ہے سید حسن عفی عنہ مدرس مدرسہ نعمانیہ لاہور۔

جواب صحیح ہے کریم بخش سنبلی عفی عنہ۔ | الجواب صحیح عبدالوحید مدرس اول مدرسہ نعمانیہ امرتسر۔ | ھذا الجواب صحیح محمد اشرف مدرس نعمانیہ لاہور۔

قولنا بہ ہذا الحکم ثابت فقیر سعد اللہ شاہ ساکن سوات | ھذا الجوبۃ صحیح محمد لطف اللہ علی گڑھ۔ | جواب صحیح ہے بندہ امام الدین کپورتھلوی۔

ہذا الجواب صحیح سید علی جالندھری | لقد اصاب من اجاب حررہ الفقیر المفتی ولی محمد جالندھری۔ | الجواب صحیح بندہ فتح الدین ہوشیار پوری

ھذا الجواب صحیح لا شک فی محمد رشید الرحمٰن۔ | الجواب صحیح لا شک فیہ علم الدین لاہوری۔ | الجواب صحیح سید علی زینی مدرس دارالعلوم ندوۃ لکھنو۔

الجواب صحیح والجیب مصیب ابوالعماد محمد شبلی عفی عنہ جیراجپوری مدرس دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنو | بہتر ہی ہے کہ ایسے شخص کے پیچھے نماز نہ پڑھیں۔ حررہ محمد امانت اللہ علی گڑھ۔ | نیرو جدتہ صحیحا ملیحا مسکین عبداللہ شاہ مولوی پلٹن نمبر ۹۹ سیالکوٹی ثم گجراتی۔

ھذ لا جوبت صحیح ابوسعید محمد عبدالخالق لکھنوی | اصاب من اجاب محمد عبدالعزیز لکھنوی۔ | صحیح الجواب عبدالخالق لکھنوی۔

الجواب صحیح ولی محمد کرنالوی | صحیح الجواب محمد قاسم عبدالقیوم الانصاری لکھنوی۔ | اصاب من اجاب محمد برکت اللہ لکھنوی۔

الجواب صحیح محمد عبدالھادی الانصاری لکھنوی۔ | صحیح الجواب محمد عبیداللہ لکھنوی۔ | ایسا شخص فاسق ہے محمد عبدالغنی مدرس مدرسہ فتح پوری دہلی۔

الجواب صحیح بندہ محمد قاسم مدرس مدرسہ آمینیہ دہلی | الجواب۔ صحیح محمد کرامت اللہ دہلوی۔ | الجواب صحیح والجیب نجیح بندہ محمد آمین مدرس مدرسہ آمینیہ دہلی۔

الجواب صحیح محمد ذاکر بگوی عفی عنہ لاہوری۔ | من اصاب فقد اجابہ غلام رسول ملتانی۔ | الجواب صحیح ابومحمد احمد عفی عنہ چکوال لاہوری۔

جو شخص غلام احمد قادیانی کو باوجود دعاوی کے اہل اسلام جانے یا اپنے دعوے میں صادق سمجھے وہ اسلام اور دین محمدی سے خارج ہے الراقم عبدالجبار امرتسری۔

جو شخص مرزا کے عقائد معلوم کر کے اس کو کافر و خارج دائرہ اسلام نہ جانے وہ بھی اسی کا پیرو ہے ابو محمد سعید محمد حسین بٹالوی

اگر غلام احمد کے عقائد کو یہ عقائد کفریہ جانتا ہے اور پھر ان سے راضی و خوش ہے تو یہ بھی کافر ہے لان الرضا بالکفر کفر محمد کفایت اللہ شاہ جہانپوری مدرس مدرسہ آمینیہ دہلی۔

الجواب صحیح نور احمد امرتسری

اصاب من اجاب سید حسین مدرس مدرسہ نعمانیہ لاہور

الجواب صحیح محمد عبدالحق دہلوی

الجواب صحیح عبدالعزیز ساکن قلعہ صہبا سنگھ

ایسا شخص منافق ہے ایسے شخص کے خلف اقتدا درست نہیں سلام دین امرتسری۔

الجواب صحیح حکیم ابوتراب محمد عبدالحق امرتسری۔

الجواب صحیح سید شاہ حیدر آبادی

جو شخص اس کو حق جانتا ہے وہ بھی صراط مستقیم دین قویم سے منحرف ہے مرید احمد

قادیانی ایسا شخص کافر اور مرتد ہے ابو یوسف امرتسری

الجواب صحیح محمد اسحاق لودھیانوی

اس کے عقیدے میں فرق ہے اس کی امامت اور بیعت جائز نہیں۔ الراقم عبدالسلام پانی پتی

الجواب صحیح عبداللطیف سہارنپوری۔

الجواب صحیح ثابت علی سہارنپوری۔

الجواب صحیح محمد کفایت اللہ سہارنپوری۔

الجواب صحیح والقول صحیح غلام محمد ہوشیارپوری۔

الجواب صحیح حافظ محمد شہاب الدین لودھیانوی

الجواب صحیح محمد ابراہیم وکیل اسلام لاہور

رئینہ فوجدہ صحیحا نبی بخش حکیم رسول نگری

اصاب من اجاب فضل احمد رائے پور گجراں۔

الجواب صحیح محمد رکن الدین نقشبندی ساکن الورما

اجاب بہ المجیب وفہو مصیب غلام احمد امرتسری

جواب صحیح ہے خادم شریعت ابو الہاشم محبوب عالم سید ے ضلع گجرات۔

الجواب صحیح فتح محمد صحیح

الجواب شیر محمد

الجواب صحیح فقیر غلام رسول مدرسہ حمیدیہ لاہور۔

الجواب صحیح فقیر غلام اللہ قصوری۔

الجواب صحیح فتح محمد

الجواب صحیح احمد علی شاہ اجمیری

ھذا ھو الحق جمال الدین کٹیالوی

الجواب صحیح سلطان احمد گنجوی ضلع گجرات

الجواب صحیح محمد عظیم متوطن گکھڑ

المجیب مصیب احمد علی بٹالوی۔

الجواب صحیح صدیق احمد دمونوی

جواب درست ہے احمد علی عفی عنہ مدرس مدرسہ اسلامیہ میرٹھ۔

الجواب صحیح عنایت علی سہارنپوری۔

الجواب صحیح محمد بخش سہزائی۔

الجواب صحیح احقر گل محمد خاں مدرس مدرسہ عربیہ دیوبند۔ الجواب صحیح سید محمد مدرس مدرسہ عربیہ دیوبند۔ الجواب صحیح غلام اسعد مدرس مدرسہ عربیہ دیوبند۔

الجواب صحیح عزیز الرحمٰن مفتی حنفی مدرسہ عالیہ دیوبند اصاب المجیب محمد حسن مدرسہ دیوبند۔ الجواب صحیح بندہ محمود عفی عنہ اول مدرس مدرسہ دیوبند۔

الجواب صحیح قادر بخش مہتمم جامع مسجد سہارنپور۔ الجواب صحیح بندہ عبدالمجید عفی عنہ۔ الجواب صحیح علی اکبر عفی عنہ

الجواب صحیح ابوعبدالجبار محمد جلال الدین امرتسری۔ المجیب صادق عبدالخالق۔ الجواب صحیح رحیم بخش جالندھری

الجواب صحیح بندہ عبدالصمد عفی عنہ مدرس مدرسہ دیوبند۔ الجواب صحیح عبدالکریم ساکن ٹنڈہ محمد خاں ضلع حیدرآباد سندھ۔ جواب صحیح ہے محمد یعقوب دیوبند۔

الجواب صحیح والمجیب مصیب حبیب المرسلین مدرس اول مدرسہ حسین بخش دہلی۔ الجواب صحیح محمد وصیت علی مدرس مدرسہ مولوی عبدالرب دہلی۔ ھذا ھوالحق خادم حسین عفی عنہ مدرس مدرسہ مولوی عبدالرب دہلی۔

الجواب صحیح محمد ناظر حسن صدر مدرس عربیہ فتح پوری دہلی۔ الجواب صحیح محمد عزیز احمد عفی عنہ مدرس مدرسہ حسین بخش دہلی المجیب مصیب محمد اکرم عفی عنہ مدرس مدرسہ بارۂ ہندورائے دہلی۔

الجواب صحیح بندہ ضیاء الحق عفی عنہ دہلی۔ الجواب صحیح حبیب احمد مدرس مدرسہ فتح پوری۔ الجواب صحیح ولی محمد کرنالوی

ایسے صریح منکر کو مسلمان سمجھنا تو گویا خود مسلمانی سے خارج ہونا ہے۔ ابوالمعظم سید محمد اعظم مفتی حنفی شاہ جہانپوری جو شخص مرزا کے عقائد سے ناواقف ہو کر مسلمان لکھتا ہے تو وہ بھی اسلام سے خارج ہے۔ ہرگز امامت کے لائق نہیں۔ عبدالجبار عمرپوری دہلی کشن گنج جو ایسے مدعی کو اس کے اقاویل کاذبہ اور دعاوی باطلہ میں سچا جانتا ہے اور راضی ہے وہ بھی کافر ہے اس لیے کہ الرضاء بالکفر کفر محمد عبدالغفار خان رامپوری۔

الجواب صحیح محمد سلامت الہدیٰ رامپوری۔ جواب صحیح ہے احمد سعید رامپوری۔ الجواب صحیح محمد ضیاء اللہ خاں رامپوری

ذالک الکتاب لاریب فیہ محمد معز اللہ خاں رامپوری۔ الجواب صحیح عبداللہ خان مدرس مدرسہ اسلامیہ میرٹھ جواب صحیح ہے محمد عبداللہ علی گڑھ۔

مرزا اور اس کے اتباع کی مثل میرے نزدیک اسلامی فریق میں ایسا کافر کوئی نہیں العاجز عبدالمنان وزیرآبادی جو ایسے اعتقاد والے کو مسلمان جانے وہ شخص بھی کافر ہے جمال الدین ریاست کشمیر۔ ایسے آدمی کی بیعت ہی کفر ہے اور مسلمان جاننا درست نہیں احمد علی عفی عنہ

الجواب صحیح سید محمد حسین واعظ ساڈھورہ الجواب صحیح احمد جی علاقہ چھچھ۔ الجواب صحیح محمود عفی عنہ ملتانی۔

الجواب صحیح محمد فیض اللہ ملتانی عفی عنہ

مرزا کو یہ شخص اگر بنا بر جہالت کے مسلمان سمجھتا ہے تو معذور سمجھا جائے گا۔ اگر باوجود اس کے ایسی دعا وے کفریہ اور عقائد باطلہ کے اس کو محض کلمہ گوئی کے مسلمان جانتا ہے تو خود اس کے اسلام پر خطرہ ہے۔ اس کو پہلے تعلیم کافی دی جائے اگر نہ سمجھے پھر اس کی امامت اور بیعت کو بالکل چھوڑ دیا جائے۔ حررہ عبدالحق الملتانی

جو شخص مرزا قادیانی کے حق میں باوجود الہیات کے کہ وہ اپنے آپ کو عیسیٰ بن مریم علیہم السلام پر تفضیل دیتا ہے اور دعویٰ رسالت کرتا ہے حسن ظن رکھتا ہو اور اس کو مسلمان کہتا ہو تو وہ شخص خود دائرہ اسلام سے خارج ہے ایسے شخص کی امامت اور بیعت شرعا ہرگز جائز نہیں ہے اور اہل اسلام کو اس سے اجتناب لازم ہے۔

حررہ محمد خدا بخش عفی عنہ پشاوری

جو شخص مرزا غلام احمد کے عقائد مخالف کو اچھا جانے اس کے پیچھے نماز درست نہیں اور نہ اس سے کسی کو بیعت کرنا جائز ہے۔ ابو یوسف علی میرٹھی

بمقتضائے کوائف مندرجہ بیان سائل ہر ایک جواب مطابق سوال صحیح و درست ہے اور ہر ایک جواب کی تائید کے ادلہ قطعیہ موید ہیں۔ اور کتب شرعیہ اسی مملوکہ۔ کتبہ احقر عبداللہ الصمد ابوالوفا غلام محمد ہوشیارپوری

شخص مذکور اگر مرزا کے کفریہ متقدمات پر اطلاع حاصل کرنے کے بعد اس کی تکفیر کرے تو فبہا ورنہ وہ بھی قادیانی کے ساتھ کفر میں ہم رشتہ ہے اس کی بیعت اور امامت جائز نہ ہوگی۔ حررہ خلیل احمد

ایسا شخص ساطر حق ہے اور باطن میں معتقد قادیانی کا ہے ایسے امام کی بیعت وغیرہ سے کنارہ کشی واجب ہے۔ الراقم محمد محی الدین الصدیقی الحنفی امرتسری

کسیکہ قائل جواز اقتدا خلف مرزا و اتباع او باشد مخبطے و ناواقف از اصول دین است زیرا کہ صحت نماز بدوں ایمان صورت نے بندد و بطلان نماز امام موجب بطلان نماز مقتدی است **كما لا يخفى على من له مسكه بالدين** و بیعت چنین ناواقف برین قیاس باید کرد۔ غلام احمد مدرس مدرسہ نعمانیہ

مرزا اور اس کے ہم عقیدہ لوگوں کو اچھا جاننے والا جماعت اسلام سے جدا ہے ایسے شخص سے بیعت کرنا حرام اور اس کو امام بنانا ناجائز ہے۔ مشتاق احمد حنفی مدرس گورنمنٹ سکول دہلی

ایسا شخص جاہل ہے کفر اور اسلام میں تمیز نہیں رکھتا اس کی امامت اور بیعت قبول نہیں ہے یا واقف متعصب ہے اس کو توبہ کرنی چاہیے ورنہ یہ تعصب بے محل مخل امامت و ارشاد ہوگا۔

حررہ ابوالحامد محمد عبدالحمید عفی عنہ حنفی القادری الانصاری النظامی لکھنوی

جو شخص مرزا غلام احمد قادیانی کو مسلمان جانے گو اس کے طریقے پر نہ ہو یا مرید نہ ہو مگر وہ ایسا ہے جیسا کہ شمر اور ابن زیاد اور یزید اور ابن ملجم کو مسلمان جانتا ہے اور جاننے والا ہے منافق اور خارجی ہے۔

حررہ عین الہدیٰ شاہ قادری از کلکتہ

ایسا شخص جاہل ہے اس کو سمجھانا چاہیے اور اگر وہ اپنی غلطی پر مصر ہو اور ہٹ دھرمی کرے تو اس کی امامت سے بچنا چاہیے اور بیعت ایسے شخص سے نہ کی جائے یہ شخص بدعتی ہے۔ حررہ واحد نور رامپوری

جو ایسے شخص کو مسلمان سمجھتا ہے وہ یا جاہل ہے یا بدعقائد بیعت اور امامت ایسے شخص کو درست نہیں۔

کتبہ ابوالفضل محمد حفیظ اللہ مدرس دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنو

مَنْ سَبَّ الشَّيْخَيْنَ اَوْ طَعَنَ فِيْهِمَا فَقَدْ كَفَرَ لَا تُقْبَلُ تَوْبَتُهُ بَلْ يُقْتَلُ (درمختار ج ۳ ص ۳۲۱) چہ جائیکہ محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات بابرکات پر طعن کرنے والا اور دعویٰ نبوت کرنے والا اشد کافر ہے جیسا کہ خداوند کریم

اپنی وحدانیت میں لاشریک ہے ویسا ہی محمد رسول اللہ ﷺ اس کے بندوں میں یکتا اور بے نظیر ہیں۔

تراب اقدام اہل اللہ فقیر ابو میر محمد امیر اللہ قریشی الہاشمی جلالپور جٹاں بقلم خود

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمده و نصلی علی رسوله الکریم.

سوال...... کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین کہ مرزائی لوگ جو مرزا غلام احمد قادیانی کے سب عقائد کو تسلیم کرتے ہیں اور اس کی رسالت کے قائل ہیں اور اس کو مسیح موعود مانتے ہیں۔ اس واسطے علمائے عرب و عجم نے مرزائیوں پر کفر کا فتویٰ لگایا ہے اگر کوئی مسلمان اپنی دختر کا نکاح کسی مرزائی سے کر دے بعد میں اس کو معلوم ہو کہ یہ شخص مرزائی ہے آیا یہ نکاح عندالشرع جائز ہوگا یا ناجائز اور یہ شخص اپنی لڑکی کا نکاح ثانی بلائے طلاق مرزائی زوج کے کسی مسلمان سے کرسکتا ہے یا نہیں۔ **بینوا بالتفصیل جزاکم اللہ الرب الجلیل.**

الجواب...... مرزائی مرد سے سنیہ عورت کا نکاح نہیں ہوتا بلا طلاق سنیہ کا باپ اس کا نکاح کسی سنی سے کر سکتا ہے بلکہ فرض ہے کہ اس لڑکی کو اس مرزائی سے فوراً جدا کرے کہ اس کی صحبت اس کے ساتھ خاص زنا ہے بالکل وہی حکم ہے جو کوئی شخص اپنی دختر کسی ہندو کے گھر بلا نکاح بھیج دے بلکہ اس سے سخت تر کہ وہاں حرام کو حرام کی ہی مد میں رکھا اور یہاں نکاح پڑھا کر معاذ اللہ اسی حلال کے پیرایہ میں لایا گیا اس سے فوراً علیحدہ کر لینا فرض ہے پھر جس سنی سے چاہے نکاح ممکن ہے۔ ردالمختار میں ہے۔ قوله **حَرُمَ نِكَاحُ الْوَثَنِيَّةِ وَفِيْ شَرْحِ الْوَجِيْزِ وَكُلُّ مَذْهَبٍ يُكَفَّرُ به مُعْتَقِدُهٗ** (ردالمختار ص ۳۱۳، ۳۱۴) درمختار میں ہے **وَيَبْطُلُ مِنْهُ اِتِّفَاقًا مَا يَعْتَمِدُ الْمِلَّةُ وَهِيَ خَمْسُ النِّكَاحُ وَالذَّبِيْحَةَ الخ** (درمختار ج ۲ ص ۳۱۳، ۳۱۴) یہاں تک اصل حکم شرعی کا بیان تھا شرعاً یہ صورت جائز ہے اور ازدواج مکرر سے پاک کہ پہلا نکاح ہی نہ تھا۔ مگر قانون رائج میں جو امر جرم ہے شرعاً اپنی جان و مال اور آبرو کی حفاظت کے لیے اس سے بھی بچنے کا حکم ہے قانون کا حال وکلا جانتے ہیں اگر از روئے قانون بھی یہ صورت داخل جرم نہ ہو یا قانون حکم فتویٰ کو تسلیم کر کے اس کا جرح نہ ہونا قبول کر لے تو حرج نہیں ورنہ ان سے دور رہا جائے۔ ہاں دختر کو جسے جائز طریقہ سے ممکن ہو جدا کرنا سخت فرض اہم ہے اگرچہ دوسری جگہ نکاح نہ ہو سکے۔

واللہ اعلم وعلمہ اتم کتبہ عبدالنبی نواب مرزا عفی عنہ سنی حنفی بریلوی۔

صحیح الجواب واللہ تعالیٰ اعلم فقیر احمد رضا خاں عفی عنہ بریلوی۔

الجواب صحیح بلا قیل وقال والمجیب مصیب بعون اللہ المتعال الفقیر محمد ضیاء الدین

الجواب صحیح والرائے نجیح حررہ محمد عبدالمقتدر القادری البدایونی عفی عنہ خادم المدرسۃ القادریہ۔

صحیح الجواب والمجیب مصیب ومثاب محمد عبدالماجد عفی عنہ مہتمم مدرسہ شمسیہ بدایوں۔

الجواب صحیح محمد شجاعت علی (صاب من اجاب نمقہ محمد علی رضا عفی عنہ رام پوری

احقر العباد سید شہاب الدین جالندھری بقلم خود۔

الجواب صحیح محمد شرافت اللہ رام پوری۔

الحکم کذلک محمد معز اللہ خاں مدرس مدرسہ عالیہ رام پور

الجواب صحیح والقول قوی حررہ المسکین احقر العباد فدوی علی بخش گنہ پنڈ۔

من اجاب اصاب محمد گلاب خان رام پوری

الجواب صحیح خواجہ امام الدین صدیقی مدرسہ پشاوری عفی عنہ۔

الجواب صحیح والمجیب نجیح پیر حافظ سید ظہور شاہ قریشی الہاشمی جلالپوری عفی عنہ۔

الجواب صحیح وصواب المجیب مصیب و مثاب محمد یونس عفی عنہ

پشاوری صدور المجیب اصاب فیما اجاب الراجی الی غفران الحق نور الحق عفی عنہ پشاور مانسہری مولداً

ہذا الجواب ہوالصواب وموافق کما فی الکتاب محمد عبدالحکیم صورتی پشاوری عفی عنہ سند یافتہ مدرسہ عالیہ ریاست رام پور۔

المجیب مصیب حررہ الاثیم مفتی عبدالرحیم خلف الوحید المفتی عبدالحمید المرقوم غفرلہ القیوم الساکن فی بلدہ پشاور۔

الجواب صحیح حقیق بالقبول محمد میر عالم پشاوری ہزاروی اول مدرس عربی انجمن حمایت اسلام۔

الجواب صواب ومثاب عبدالوہاب عفی عنہ پشاوری

الجواب صحیح نورالحسن مہتمم مدرسہ جامع العلوم کانپور۔

جواب درست احمد علی مدرس مدرسہ عربیہ میرٹھ اندر کوٹ۔

الجواب صحیح محمد قمرالدین عفی عنہ رامپوری

ذلک کذالک سردار احمد مجددی رامپوری

المجیب مصیب حررہ احمد علی عفی عنہ لاہوری۔

الجواب صحیح محمد نورالحسن عفی عنہ مدرس مدرسہ جامع العلوم کانپور۔

الجواب صحیح خان زمان عفی عنہ مدرس سیوم جامع العلوم کانپور

المجیب ہوالمصیب محمد یار لاہوری

المجیب ہوالمصیب ابوالحسن حقانی خلف الرشید مولانا واولنا مولوی ابومحمد عبدالحق دہلوی

اصاب من اجاب احقر دوست محمد جالندھری بقلم خود۔

ھذا الجواب مطابق للحق غلام محمد عفی عنہ مدچوری نمبردار چک نمبر ۱۲۵۵ ضلع لاہور۔

الجواب صحیح محمد عبدالسلام ٹوہانوی حصار ذلک کذلک فقیر سید عبدالرسول عفی عنہ جالندھری

اگر مذکورہ بالا مرزائی مرزا کو رسول مانتا ہو تو یقیناً کافر ہے اور کافر سے مسلمان عورت کا نکاح ناجائز ہے راقم فیض الحسن نعمانیہ لاہور۔

بیشک مرزائی حکم مرتد میں ہیں اور ان سے مسلمہ عورت کا نکاح ناجائز ہے فقط رشید الرحمان رامپوری حال وارد جالندھر۔

اصاب المجیب العلام بندہ اصغر حسین عفی عنہ۔

الجواب صحیح محمد سہول عفی عنہ مدرس دیوبند۔

الجواب صحیح بشیر احمد عفی عنہ دیوبند۔

الجواب صحیح خاکسار سردار احمد عفی عنہ دیوبند

الجواب صحیح محمد ریحان حسین عفی عنہ

الجواب صحیح احقر الزمن گل محمد خان مدرس مدرسہ عالیہ دیوبند

جواب صحیح ہے حبیب الرحمٰن منچن آباد۔

بسملة و حمدلة و صلاة و سلاماً الامر کذالک۔

خادم الشعراء والاطما والعلماء محمد ہادی رضا خان رئیس لکھنوی
خلف حکیم مولوی محمد حسین رضا خاں صاحب مرحوم

الجواب صحیح علمائے کرام نے بیشک مرزا پر کفر کا فتویٰ دیا ہے اور کافر ہونے کی حالت میں جو امور جواب میں تحریر فرمائے ہیں صحیح اور درست ہیں۔ واللہ اعلم احمد علی مدرس مدرسہ جامع العلوم کانپور

بیشک مرزائی سے سنیہ عورت کا نکاح نہیں ہوسکتا اگر کوئی کر دے تو بلا طلاق مرزائی زوج کے نکاح ثانی

کے مسلمان سے کرسکتا ہے کیونکہ پہلا نکاح نکاح ہی نہ تھا۔ حکیم مولوی عبدالرزاق راہوں بقلم محمد اسحاق راہوں

جولوگ مرزا کے نبی ہونے کے قائل ہیں وہ بیشک نص صریح قرآنی اور حدیث رسالت پناہی کے منکر ہیں۔ قال اللّٰہ تعالٰی و تبارک فی القرآن المجید وفی قال المجید المشتمل بالوصی والوعد والوعید ماکان بحمد ابا احدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتم النبیین وقال ﷺ لا نبی بعدی

(رواہ الترمذی ج ۲ ص ۲۰۹) محمد منور علی عفی عنہ رامپوری

نحمد و نصلی علی رسوله الکریم چونکہ مرزائی فرقہ رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کو خاتم النبیین نہیں مانتا بلکہ ان کا ایمان ہے کہ مرزا قادیانی ہی آخر الزمان نبی ہے اور ایسا ہی اس کو مسیح موعود اور کرشن وغیرہ مانتے ہیں اور نیز جمہور کے خلاف انھوں نے قرآن مجید کے معنی کیے ہیں اس واسطے یہ لوگ مسلمان نہیں تصور کیے جاتے چونکہ وہ خود ہمیں کافر جانتے ہیں اس واسطے ایسے اشخاص سے مسلمان لڑکی کا نکاح ناجائز ہے۔

نیاز مند نبی بخش حکیم رسول نگری

الجواب اس میں شک نہیں کہ مرزا کے عقائد کفر تک پہنچے ہوئے ہیں پس اس کا پیرو جس کے عقائد مثل مرزا کے کفریہ ہیں اور تاویل ممکن نہیں مسلمہ سنیہ عورت کو اس سے نکاح نہ کرنا چاہیے اور اگر کیا تو وہ نکاح نہیں ہوا واللہ تعالیٰ اعلم ہے۔ کتبہ عزیز الرحمٰن عفی عنہ مدرسہ عربیہ دیوبند ۲۲ رجب المرجب ۱۳۳۰ء

الجواب چونکہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ خاتم النبیین ہیں ان کے بعد جو مدعی نبوت ہوگا کافر ہے تقدیر صحت دعویٰ نبوت مرزا کے ان کے ساتھ معاملہ کفار رکھنا چاہیے لہٰذا نکاح عورت مسلمان کا کافر اور مرزائی سے حرام ہوگا۔ فقط راقم محمد عبدالعزیز عفی عنہ مدرسہ نعمانیہ لاہور

الجواب صحیح وصواب والمجیب مصیب و مثاب وَيُؤَيِّدُهُ ما حَقَّقَهُ الفاضل البریلوی فی رسالته المسماة بازالة العاز فی حجر الکریم عن کلاب النار و کذا ما فی رد الرفضة ونزهة الارواح فی احکام النکاح فی بحث الکفر و فی زاد المعاد فی هدی خیرالعباد وللعلامة ابن القیم فی بحث الکفو لان نکاح المسلمة باالکافر والکافرة بالمسلم لا ینعقد اصلا والمسلمة بالمبتدع موقوفا و للاولیاء حق الاعتراض فان ترکها فبها والا فالفتح للقاضی اوالحکم کما فی بهجة المشتاق فی احکام الطولاق فی بحث الفتح واللّٰه اعلم و علمه اتم واحکم حرره فقیر محمد یونس عفی عنہ قادری حنفی کشمیری مولدا پشاوری نزیلا بقلمہ۔ ترجمہ جواب صحیح اور درست ہے جیسا کہ تائید کرتا ہے اس کی وہ جو تحقیق کیا ہے فاضل بریلوی نے رسالہ مسمی ازالۃ العارفی حجر الکریم عنہ کلاب النار میں اور جیسے کہ ردالرفضۃ اور نزہتہ الارواح میں ہے نکاح کے حکموں میں بحث کفو میں اور زادالمعاد فی ہدی خیرالعباد للعلامہ ابن قیم میں ہے بحث کفو میں کیونکہ نکاح مسلمان عورت کا فر مرد کے ساتھ اور کافر عورت کا مسلمان مرد کے ساتھ ہرگز منعقد نہیں ہوتا اور مسلمان عورت کا نکاح بدعتی مرد کے ساتھ موقوف ہوتا ہے۔ اگر وہ بدعت سے توبہ نہ کرے تو عورت کے ولیوں کو اعتراض کرنے کا حق حاصل ہے۔ پس اگر وہ بدعتی خاوند ولیوں کے اعتراض پر اس کو چھوڑ دے تو بہتر ورنہ قاضی کے حکم سے ٹوٹ جائے گا جیسا کہ بہجتہ المشتاق احکام بحث فتح میں ہے۔ واللہ اعلم الخ

الجواب مرزا کے پیرو جو کہ اس کی نبوت کے قائل ہیں اور اس کے عقائد کے معتقد وہ بیشک کافر ہیں دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ مسلمہ عورت کا نکاح مرزائی سے منعقد نہیں ہوتا بعد علم اس امر کے کہ زوج مرزائی ہے

زوجہ کا والد اپنی دختر کا نکاح بلا طلاق دوسری جگہ کرسکتا ہے چونکہ پہلا نکاح کوئی چیز نہ تھا قرآن مجید میں ارشاد ہوتا ہے۔ وَلَا تَنْکِحُو الْمُشْرِکَاتِ حَتّٰی یُؤْمِنَ وَلَامۃ مُّؤْمِنَۃ خَیْرٌ مِّنْ مُّشْرِکَتٍ وَّ لَوْ اَعْجَبْتُکُمْ وَلَا تُنْکِحُو الْمُشْرِکِیْنَ حَتّٰی یُؤْمِنُوْا وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَیْرٌ مِّنْ مُّشْرِکٍ وَّ لَوْ اَعْجَبَکُمْ اُولٰٓئِکَ یَدْعُوْنَ الی النار وَاللّٰہ یدعوا الی الجنت والمغفرۃ باذنہ و یُبَیِّنُ اٰیَاتِہٖ لِلنَّاس لعلھم یتذکَّرُوْنَ (بقرہ آیت ۲۱) فتح القدیر میں ہے۔ وَیَدْخُلُ فِیْ عَبَدَۃِ الاوثان عَبَدَۃُ الشمس والنجوم وفی شرح الوجیز و کل مذھب یکفر بہ مُعْتَقِدُہٗ لِاَنَّ اِسْمَ الْمُشْرِکِ یَتَنَا وَلُھُمْ جَمِیْعًا۔ (فتح القدیر ج ۳ ص ۱۳۷) مرزائی بقول صریح حکم فقہ مرتد ہیں اور مرتد کا نکاح باطل ہوتا ہے بعد گزرنے عدت کے وہ عورت جہاں چاہے نکاح کرسکتی ہے۔ کما ھو مصرح فی کتب الفقہ رقیمہ۔

العبد الاثیم محمد ابراہیم الحنفی القادری عفی عنہ المدرس بالمدرسۃ الشمیۃ بجامع بلدہ بدایوں

جو کچھ کہ حضرت قبلہ محدث ارشد فقیہ اوحد صاحب تصانیف کثیرہ جناب مولانا مولوی وصی احمد صاحب قبیلہ مشہور محدث سورتی دام فیضہ القوی وعم و مدظلہ الی یوم الابدی الابدی نے تحریر فرمایا ہے وہ بالکل صحیح ہے اور حضرت مجیب مدظلہ الاقدس اپنے جواب میں صحیح ہیں۔ فقط حررہ عبدالاحد مدرس مدرسۃ الحدیث پیلی بھیت

الجواب وھو ملھم الصدق والصواب بیشک بلا تردد کرسکتا ہے کہ مرزائی سے نکاح باطل محض زنائی خالص ہے کہ وہ مرتد ہے اور مرتد کا نکاح کسی قسم کی عورت کے ساتھ نہیں ہوسکتا طلاق کی حاجت نکاح میں ہوتی ہے نہ کہ زنا میں فتاویٰ عالمگیری میں ہے۔ وَلَا یَجُوْزُ لِلْمُرْتَدِ اَنْ یَّتَزَوَّجَ مُرْتَدَّۃً وَلَا مُسْلِمَۃَ وَّلَا کَافِرَۃً اَصْلِیَّۃً (عالم گیری ج ۲ ص ۲۸۲) وَاللّٰہ اعلم و علمۃ اتم و احکم۔

فقط حررہٗ الفقیر القادری وصی احمد حنفی فی مدرسۃ الحدیث الدایرۃ فی پیلی بھیت

ای عزیز باتمیز آگاہ اور ہوشیار ہو جو شخص جناب رسول اللہ ﷺ کی ذات بابرکات کے ساتھ دعویٰ ہمسری کا کرے وہ بیشک مرتد اور کافر ہے اس کے ساتھ کھانا اور پینا اور سلام علیک کرنا ناجائز اور ممنوع ہے خیال کرنے کی جا ہے طریقہ المسلمین میں ہے۔ فَجَعَلَہٗ عَبْدًا کَامِلاً بحیث لا شریک لہ فی العبودیت وکما لھا کما انہ لا شریک للرب فی الربوبیت و خواصھا خلاصہ کلام اور مطلب مراد یہ ہے جس طرح اللہ تعالیٰ جلشانہ کا شریک الوہیت اور ربوبیت میں نہیں ہے اسی طرح جناب محمد رسول اللہ ﷺ کا نظیر اور سہیم عبودیت میں نہیں ہے جیسا کہ شاعر نے کیا خوش لہجہ میں کہا ہے۔

محمد سا اگر کوئی بشر ہو تو میں جانوں
جہاں میں گر نظیر انکار گر ہو تو میں جانوں

خاکپائے اہل اللہ فقیر میر محمد امیر اللہ عفی عنہ مولا قریشی الہاشمی جلالپور جٹاں بقلم خود

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

سوال...... کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین ایسے شخص کے حق میں ایک مسجد کا امام ہو اور مدعی علم ہو ایک مرزائی مر گیا پہلے اس کا جنازہ مرزائیوں نے کیا اور دوبارہ امام مذکور جو اہل سنت والجماعت ہے اس نے جنازہ کیا۔ تکفیر مرزا اور اس کے پیروان کا وہ عالم ہے کہ کل علمائے عرب وعجم تکفیر مرزا پر مواہیر ثبت کرچکے ہیں۔ امام مصلی جنازہ اس فتویٰ کو دیکھ چکا ہے دیدہ ودانستہ جو ایسا کام کرے اس کا شرعاً کیا حکم ہے بینوا توجروا۔

الجواب...... مرزا غلام احمد قادیانی علانیہ نزول وحی، نبوت اور رسالت کے مدعی ہیں اور ان کے مرید اور مقلد ان کے ان سب دعاوی کو تسلیم کرتے ہیں اس لحاظ سے ان کا اور ان کے مریدوں کا خارج از دائرہ اسلام ہونا مسلم الثبوت مسئلہ ہے۔ امام ابوالفضل قاضی عیاض (کتاب الشفاء ج ۲ ص ۲۴۷، ۲۴۶ باب مقالات کفر) تعریف حقوق المصطفیٰ میں فرماتے ہیں۔ **وكذالک من ادعى نبوة احد مع نبينا عليه الصلوة والسلام كاصحاب مسيلمة والاسود العنسى و بعده كالعيسيوية من اليهود القائلين تخصيص رسالته الى العرب وكالجزمية القائلين بتواتر الرسل وكاكثر الرقا فضة القائلين بمشاركة على فى الرسالة للنبى ﷺ وبعده وكذالک كل امام عند هؤلاء يقوم مقامه فى النبوة والحجة وكالبزيغية والبيانيةمنهم القائلين بنبوة بزيغ وبيان اومن ادعى النبوة لنفسه او جوز اكتسابها والبلوغ بصفا القلب الى مرتبتها كالفلاسفة وغلاة المتصوفة وكذالک من ادعى منهم انه يوحى اليه وان لم يدع النبوة وانه يصعد الى السماء و يدخل الجنة و ياكل من ثمرتها و يعانق الحور العين فهولاء كلهم كفار مكذبون للنبى ﷺ لانه اخبر انه خاتم النبيين لانبى بعده واخبر عن الله تعالىٰ انه خاتم النبيين و انه ارسل الى كانة الناس واجمعت الامة على حمل هذ الكلام على ظاهره وان مفهوم المراد به دون تاويل ولا تخصيص فلا شک فى كفر هولاء الطوائف كلها قطعًا اجماعًا و سمعًا.** (ج ۲ ص ۵۱۹)

ترجمہ: اور ایسا ہی جو شخص کہ دعویٰ کرے کسی ایک کی نبوت کا ہمارے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ یعنی ان کی موجودگی میں جیسا کہ مسیلمہ کذاب کے پیرو اور اسود عنسی کے تھے اور ایسے ہی جو دعویٰ کرے پیچھے ان کے مانند عیسویہ کے یہودیوں سے جو کہ محمد ﷺ کی نبوت کو عرب کے ساتھ خاص کرتے ہیں اور مانند جزمیہ کے جو تواتر رسل کے قائل ہیں وہ کہتے ہیں کہ رسول ہمیشہ آتے رہیں گے اور مانند بعضوں کے جو کہتے ہیں کہ علی کرم اللہ وجہہ محمد ﷺ کے ساتھ نبوت میں شریک تھے اور ان کے پیچھے بھی نبی تھے اور ایسے ہی ان کا ہر امام ان کے نزدیک نبوت اور حجت میں محمد ﷺ کا قائم مقام ہے اور مانند بزیغیہ اور بیانیہ کے جو ان سے بزیغ اور بیان کی نبوت کے قائل ہیں یا وہ شخص جو اپنی ذات کے واسطے نبوت کا دعویٰ کرے یا نبوت کے حاصل کرنے اور صفائی قلب کے ساتھ نبوت کے مرتبہ پر پہنچنے کو جائز کہتا ہو مانند فلسفیوں اور گمراہ صوفیوں کی اور ایسا ہی وہ شخص جو دعویٰ کرے کہ اس کی طرف وحی کی جاتی ہے اور اگرچہ نبوت کا دعویٰ نہ کرے اور دعویٰ کرے کہ وہ آسمان پر چڑھتا ہے اور جنت میں داخل ہوتا ہے اور جنت کے میوے کھاتا ہے اور حوروں سے بغل گیر ہوتا ہے پس یہ سب کافر ہیں۔ نبی ﷺ کے جھٹلانے والے اس لیے کہ انھوں نے خبر دی ہے کہ وہ نبیوں کے سلسلہ کے ختم کرنے والے ہیں ان کے پیچھے کوئی نبی نہیں ہوگا اور خبر دی انھوں نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے کہ نبیوں کے ختم کرنے والے ہیں اور تحقیق وہ تمام خلقت کی طرف بھیجے گئے ہیں اور اجماع کیا امت نے اس بات پر کہ اس کلام کے ظاہری معنی ہی مراد ہیں بغیر کسی تاویل اور تخصیص کے پس ان ایسے مدعیوں کے کفر میں قطعاً اور اجماع اور سمع کے طور پر کوئی شک نہیں ہے۔ ان حالات میں مرزا غلام احمد کے مریدوں کو پیش امام بنانا ان کے جنازہ کی نماز پڑھنا ہرگز درست نہیں ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ **ولا تصل على احد منهم مات ابدا ولا تقم على قبره انهم كفروا بالله ورسوله وماتوا وهم فاسقون.** ترجمہ: اور نہ نماز پڑھ کسی ایک پر ان میں سے جو مرے کبھی بھی اور نہ اس کی قبر پر کھڑا ہو کے دعا کرے تحقیق انھوں نے کفر کیا اللہ تعالیٰ کے ساتھ اور اس کے رسول کے ساتھ اور وہ کفر کی حالت میں مر گئے پس جس شخص نے دیدہ و دانستہ مرزائی کے جنازہ کی نماز پڑھی ہے اس شخص کو علانیہ توبہ کرنی چاہیے اور مناسب ہے کہ

وہ اپنے تجدید نکاح کرے اور حسب طاقت آدمیوں کو کھانا کھلائے اور اگر وہ شخص علانیہ توبہ نہ کرے تو اہل سنت والجماعت کو اس کے پیچھے نماز نہ پڑھنی چاہیے ایسے منافق کے پیچھے نماز درست نہیں ہوتی ہذا واللہ اعلم بالصواب کتبہ عبدالمذنب محمد عبداللہ ٹونکی از لاہور عفی عنہ۔ مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے پیرو نصوص قطعیہ کے منکر ہیں پس جو شخص نص قطعی کا انکار کرے وہ کافر ہے۔ کافر کے واسطے بخشش مانگنی گناہ ہے۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ **اِسْتَغْفِرْ لَهُمْ اَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ اِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِيْنَ مَرَّةً فَلَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِ الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ.** ترجمہ: (اے پیغمبر) تم ان کے حق میں مغفرت کی دعا کرو یا ان کے حق میں مغفرت کی دعا نہ کرو (ان کے لیے یکساں ہے) اگر تم ستر دفعہ بھی مغفرت کی دعا کرو گے تو خدا ہرگز ان کی مغفرت نہیں کرے گا یہ ان کے اس فعل کی سزا ہے کہ انھوں نے اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ کفر کیا اور اللہ (ایسے) سرکش لوگوں کو (توفیق) ہدایت نہیں دیا کرتا۔ حررہ فقیر حافظ سید پیر ظہور شاہ قادری جلالپوری۔

سوال...... مرزائی کا جنازہ پڑھنا کیا ہے۔

الجواب...... کفر ہے کافر کو مثل مسلمان کہنا جیسا کہ مسلمان کو کافر کہنا جنازہ کی دعا میں یہ لفظ آتے ہیں۔ **اَللّٰهُمَّ مَنْ اَحْيَيْتَهٗ مِنَّا فَاَحْيِهٖ عَلَى الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهٗ مِنَّا فَتَوَفَّهٗ عَلَى الْاِيْمَانِ** یعنی ہم میں سے جس کو زندہ رکھتا ہے اس کو اسلام پر زندہ رکھ اور جس کو مارنا ہے اس کو ایمان پر مار اس نے میت کو اپنے زمرہ اسلام میں شامل کیا اور آپ میت کے ساتھ شامل ہوا یہ اقرار عدم امتیاز کا ہے درمیان کافر اور مسلمان کے اور جو کافر اور مسلمان کو برابر سمجھے وہ بے ایمان ہے حدیث کا فتویٰ ہے کہ جو کسی قوم سے مل کر کھائے اور مل بیٹھے اور اس کا دل ویسا ہی ہو جاتا ہے اور وہ ملعون ہو جاتا ہے۔ **عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَمَّا وَقَعَتْ بَنُوْ اِسْرَائِيْلَ فِي الْمَعَاصِيْ فَنَهَتْهُمْ عُلَمَاءُ هُمْ فَلَمْ يَنْتَهُوْا فَجَالَسُوْا فِيْ مَجَالِسِهِمْ وَاٰكَلُوْهُمْ وَشَارَبُوْهُمْ فَضَرَبَ اللّٰهُ قُلُوْبَ بَعْضِهِمْ بِبَعْضٍ وَلَعَنَهُمْ عَلٰى لِسَانِ دَاوٗدَ وَعِيْسَى بْنِ مَرْيَمَ.**

(مسند احمد مطبع بیروت حدیث نمبر ۳۷۱۳ ج ۶ ص ۲۵۱، ۲۵۰)

یعنی جب بنی اسرائیل گناہوں میں پڑے تو ان کے علما نے ان کو منع کیا باز نہ آئے۔ وہی علماء ان کے ساتھ مل بیٹھے اور مل کے کھایا پیا تو اللہ تعالیٰ نے سب کے دل یکساں سیاہ کر دیے اور داؤد اور عیسیٰ علی نبینا وعلیہما السلام کی زبان پر ان کو ملعون بنایا۔ فقیر غلام قادر بھیروی از لاہور

قد صح الجواب المجیب المصیب احقر محمد باقر عفی عنہ نقشبندی مجددی لاہوری۔

الجواب صحیح بندہ عبدالسلام عفی عنہ ٹوہاٹوی مولد دیوبندی۔

ہذا الجواب صحیح والمجیب محمد یار عفی عنہ لاہور امام مسجد سنہری۔

الجواب صحیح والمجیب نجیح محمد حسن عفی عنہ اول مدرس مدرسہ حمیدیہ لاہور۔

المجیب مصیب محمد عمر خان عفی اللہ عنہ لاہور۔

الجواب صحیح محمد عالم دوم مدرس مدرسہ حمیدیہ لاہور

ذٰلک کذالک محمد حسین عفی عنہ لاہوری۔

الجواب صحیح غلام رسول مدرس مدرسہ حمیدیہ لاہور۔

الجواب صحیح ابوسعید محمد حسین بٹالوی۔

الجواب صحیح محمد یونس عفی عنہ کشمیری مولداً فشاوری الخ۔

الجواب صحیح حررہ الراجی بارگاہ حق نور الحق مانسہرا۔

المجیب مصیب محمد سخاوت اللہ مدرس مدرسہ عین العلوم۔

الجواب صحیح بالقول محمد میر عالم عفی عنہ ہزاروی حال انجمن حمایت اسلام پشاور۔

الجواب صحیح محمد نورالحسن مدرس مدرسہ جامع العلوم کانپور

الجواب صحیح ابوالحسن حقانی ابن مولوی ابومحمد عبدالحق دہلوی

الجواب صحیح وصواب والمجیب مصیب و مثاب لیس الشاب الاھذا الجواب واللہ اعلم بالصواب عبدالوہاب پشاوری۔

ھذا الجواب الصحیح والحق الصریح عبدالحکیم صواتی مولد پشاوری سند یافتہ مدرسہ عالیہ رام پور ریاست۔

الجواب صحیح خان زمان مدرس سوم مدرسہ جامع العلوم کانپور۔

الجواب صحیح بندہ سلطان حسن غفرلہ مدرس مدرسہ عین العلوم شاہجہانپور۔

الجواب امام کو مناسب نہ تھا کہ اس کی نماز پڑھتا اگر امام توبہ نہ کرے تو اس کو عہدۂ امامت سے معزول کرنا چاہیے ابومحمد عبدالحق دہلوی،

الجواب صحیح نورالحسن عفی عنہ نائب مہتمم مدرسہ جامع العلوم کانپور۔

ھذا الجواب مطابق للحق غلام محمد مدچوری

صحیح الجواب عاجز عبدی سر عفی عنہ

قادیانی کا جنازہ پڑھنا جائز نہیں۔ ابومحمود محمد رمضان عفی عنہ لودھیانوی۔

الجواب صحیح مشتاق احمد مدرس دہلی

ھوالموفق صحت نماز جنازہ کی شرائط میں سے ایک شرط اسلام میت بھی ہے کما صرح بہ الفقہاء الکرام اگر کوئی شخص قطعاً اسلام سے خارج ہو جائے وہ جس گروہ کا ہو دیدہ و دانستہ اس کے جنازہ کی نماز پڑھنا ناجائز اور ایسی ناجائز نماز پڑھنے والا گناہگار ہوگا ورنہ نہ۔ واللہ اعلم بالصواب وعندہ ام الکتاب حررہ محمد عبدالحمید

الجواب مصاب امام مذکور اگر معتقد کفر غلام احمد قادیانی کا نہیں تو بلا سبب ادا کرے صلوٰۃ جنازہ پیروان اس کے کافر ہوگیا اس لیے کہ غلام احمد مذکور قطعاً کافر ہے اس نے کلام اللہ کو محرف کر دیا ہے اور تحریف کتاب اللہ کا کفر ہے اور ایضاً اللہ جل شانہ قرآن میں فرماتا ہے۔ وَلَا تُصَلِّ عَلٰٓى اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمْ عَلٰى قَبْرِهٖ اِنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَمَاتُوْا وَهُمْ فٰسِقُوْنَ۔ العبد الاثیم مفتی عبدالرحیم خلف الوحید مفتی عبدالحمید پشاوری

صورت مذکورہ میں امام مذکور سخت مداہنت اور جرم عظیم کا مرتکب ہے اور اس لیے فاسق ہے توبہ کرنا لازم ہے اگر توبہ نہ کرے تو زجراً مسلمان اس سے اسلامی تعلقات ترک کر دیں۔ محمد کفایت اللہ عفی عنہ مولا مدرس امینیہ دہلی

الجواب چونکہ نماز جنازہ میں دعائے مغفرت للمیت ہوتی ہے اور یہ مسئلہ ہے کہ دعائے مغفرت للکافر ہے علمائے کرام فتویٰ کفر مرزا اور اس کے متبعین پر دے چکے ہیں بنابریں مصلی صلوٰۃ جنازہ للمرزائی بغیر توبہ جدید مسلمان نہ ہوگا۔ عبدالرؤف مدرس مدرسہ اسلامیہ عین العلم شاہجہان پوری عفی عنہ

الجواب جبکہ اس امام نے بعد علم اس بات کے کہ وہ میت ہم عقیدہ وہم مذہب مرزا غلام احمد قادیانی کا ہے اس میت کے عقائد حد کفر قطعی تک پہنچے ہوئے تھے اور میت کا تائب ہونا اس کو نہ معلوم ہوا ہو اس کی نماز جنازہ پڑھا دی تو اس کی متعلق دعائے مغفرت کافر کا حکم عائد ہوگا۔ بعض علماء نے دعائے مغفرت کافر پر حکم کفر دیا ہے اور بعض نے احتیاط کی ہے بہرحال یہ فعل اجماعاً حرام ہے اگر اس کو حلال سمجھے گا تو سب کے نزدیک حکم کفر عائد ہوگا۔ درمختار میں ہے۔ وَالْحَقُّ حُرْمَةُ الدُّعَآءِ بِالْمَغْفِرَةِ لِلْكَافِرِ ردالمختار میں ہے۔ رَدٌّ عَلَى الْإِمَامِ الْقَرَافِي وَمَنْ تَبِعَهٗ حَيْثُ قَالَ اِنَّ الدُّعَآءَ بِالْمَغْفِرَةِ لِلْكَافِرِ كُفْرٌ الخ (درمختار ج ۲ ص ۳۱۳،۳۱۴) علماء محققین فرماتے ہیں کہ جس مسئلہ میں علماء آپس میں کفر اور عدم کفر میں مختلف ہوں تو احتیاط عدم تکفیر میں ہے ہاں ایسے شخص کو توبہ اور تجدید ایمان و نکاح کا حکم دیا گیا ہے اور وہ جب تک توبہ نہ کرے مسلمانوں کو اس سے اجتناب اور اس کی اقتدا سے پرہیز کرنا چاہیے۔ فقیر حافظ محمد بخش عفی عنہ قادری مدرس مدرسہ محمدیہ بدایوں

خاتم النبیین لا نبی بعدی

میں آخری نبی ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں

القول الصحیح فی مکائد المسیح!

حضرت مولانا محمد سہولؒ دیوبند

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

مرزا غلام احمد ساکن قادیان ضلع گورداسپور جو اپنے کو عیسیٰ موعود اور مہدی آخر الزمان کہتا تھا اور جملہ احادیث بابت نزول عیسیٰ علیہ السلام اور ظہور مہدیؓ اور قتل دجال وغیرہا کی تحریف وتاویل وانکار کرتا تھا اس کے متعلق امور مذکورہ ذیل دریافت طلب ہیں۔ موافق مذہب سنی حنفی جواب سے مطلع فرمایا جائے۔

(۱)...... مرزا غلام احمد قادیانی مذکور اور اس کے معتقدین اہل سنت والجماعت میں داخل ہیں یا نہیں۔ اگر نہیں تو کافر ہیں یا مسلمان۔

(۲)...... ان لوگوں کے ساتھ اسلامی معاملہ درست ہے یا نہیں۔

(۳)...... ان لوگوں کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں۔

(۴)...... ان لوگوں کو نماز پڑھنے اور دیگر احکام مذہبی ادا کرنے کے لئے اہل سنت والجماعت اپنی مسجدوں میں آنے دیں یا نہیں۔

(۵)...... ان لوگوں کو قادیانی کہنا درست ہے یا نہیں۔

الجواب (۱)...... مرزا غلام احمد ساکن پنجاب ضلع گورداسپور قصبہ قادیان اور اس کے جملہ معتقدین زمرہ اہل سنت والجماعت اور احاطہ اسلام سے یقیناً خارج ہیں۔ مرزا غلام احمد کے اقوال وعقائد ایسے ہیں کہ ان سے واقف ہو کر کوئی مسلمان ان لوگوں کے احاطہ اسلام سے خارج ہونے میں تردد نہ کرے۔ چند اقوال مرزا قادیانی مذکور کی تصانیف سے نقل کرتا ہوں۔ ''فاخرجنی اللّٰہ من حجرتی وعرفنی فی الناس وانکاره من شهرتی وجعلنی خلیفة آخر الزمان وامام هذا الا وان وکلمنی بکلمات نذکرشیئا منها فی هذا المقام ونومن بها کما نومن بکتب اللّٰہ خالق الانام۰ ''(الاستفتاء ص۹۷، خزائن ج۲۲ ص۷۰۵) کے تحت میں بزعم خود اپنے خدا کے کلام کو نقل کرتا ہے۔ اس میں سے چند عبارت درج ذیل ہیں:

انما امرك اذا ارادت شیئا ان تقول له کن فیکون۰ " (الاستفتاء ص۸۶، خزائن ج۲۲ ص۷۱۴)...... "انا نبشرك بغلام مظهر الحق والعلی کان اللّٰہ نزل من السماء۰ " (الاستفتاء ص۸۵، خزائن ج۲۲ ص۷۱۲)...... "انت منی بمنزلة توحیدی وتفریدی...... انت منی بمنزلة ولدی۰ " (الاستفتاء ص۸۲، خزائن ج۲۲ ص۷۰۹)...... "قل انما انا بشر مثلکم یوحی الی انما الهکم اله واحد۰ " (الاستفتاء ص۸۲، خزائن ج۲۲ ص۷۰۸)...... "وما ارسلناك الا رحمة للعالمین۰ " (الاستفتاء ص۸۲، خزائن ج۲۲ ص۷۰۸)...... "قل ان کنتم تحبون اللّٰہ فاتبعونی یحببکم اللّٰہ۰ " (الاستفتاء ایضاً)...... "لاتخف انی لایخاف لدی المرسلون۰ " (الاستفتاء ص۸۳، خزائن ج۲۲ ص۷۱۰)...... "انا فتحنا لك فتحاً مبینا لیغفرلك اللّٰہ ماتقدم من ذنبك

وماتاخر۰" (الاستفتاء ص۸۵ خزائن ج۲۲ص۷۱۱)...... "لولاك لما خلقت الا فلاك"۰ (الاستفتاء ص۸۵ خزائن ج۲۲ص۷۱۲)...... "ارادالله ان يبعثك مقاماً محمودا۰" (الاستفتاء ص۸۶ خزائن ج۲۲ص۷۱۳)...... "انك لمن المرسلين على صراط مستقيم۰" (الاستفتاء ص۸۷ خزائن ج۲۲ص۷۱۵)......!

ترجمہ: بس تیرا فرمان جب تو ارادہ کرے کسی چیز کا یہی ہے کہ اس کو فرماوے ہو جا پس وہ ہو جاتی ہے۔ ہم تجھ کو بشارت دیتے ہیں کہ ایک لڑکے کی جو حق اور علا کا مظہر ہوگا اور ایسا ہوگا گویا کہ اللہ تعالیٰ آسمان سے اتر آیا تو میرے لئے بمنزلہ توحید و تفرید کے ہے تو بمنزلہ میری اولاد کے ہے۔ کہہ دے میں بھی تم جیسا ایک بشر ہی ہوں میری جانب وحی آتی ہے کہ تمہارا معبود و یکتا ہے اور ہم نے تجھ کو دنیا جہاں کے لوگوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔ کہہ دے اگر تم محبت رکھتے ہو اللہ سے، تو میری راہ چلو کہ اللہ تم سے محبت کرے۔ ڈر مت۔ ڈرا نہیں کرتے میرے حضور میں پیغمبر۔ بے شک ہم نے تجھ کو فتح دی کھلم کھلی فتح تا کہ اللہ تجھ کو معاف کردے جو آگے ہو چکے تیرے گناہ اور جو پیچھے رہے۔ اگر تو نہ ہوتا تو میں آسمانوں کو نہ پیدا کرتا۔ اللہ نے ارادہ کیا ہے کہ تجھ کو کھڑا کرے گا مقام محمود میں۔ بے شک تو پیغمبروں میں ہے سیدھے راستہ پر۔

(مرزا غلام احمد قادیانی کی یہ ہفوات ہیں جن کو وہ اپنی زندگی بھر الہامات اور وحی سے تعبیر کرتا رہا۔ اور دجالی فتنہ سے بے خبر لوگ اس پر ایمان لاتے رہے۔)

دافع البلاء میں ہے کہ: ''خدا تعالیٰ بہر حال جب تک کہ طاعون دنیا میں رہے گو ستر برس تک رہے قادیان کو اس کی خوفناک تباہی سے محفوظ رکھے گا۔ کیونکہ یہ اس کے رسول کا تخت گاہ ہے۔'' (دافع البلاء ص۱۰، خزائن ج۱۸ص۲۳۰)...... ''سچا خدا وہی خدا ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔'' (دافع البلاء ص۱۱، خزائن ج۱۸ص۲۳۱)...... ''خدا نے اس امت میں سے مسیح موعود بھیجا جو اس پہلے مسیح سے اپنے تمام شان میں بہت بڑھ کر ہے اور اس نے اس دوسرے مسیح کا نام غلام احمد رکھا۔'' (دافع البلاء ص۱۳، خزائن ج۱۸ص۲۳۳)...... ''ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو...... اس سے بہتر غلام احمد ہے۔'' (دافع البلاء ص۲۰، خزائن ج۱۸ص۲۴۰)...... ''اینك منم كه حسب بشارات آمدم...... عیسیٰ کجاست تابنهد پابمنبرم'' (ازالہ اوہام ص۱۵۸، روحانی خزائن ج۳ص۱۸۰)

''مسیح کی راست بازی اپنے زمانہ میں دوسرے راست بازوں سے بڑھ کر ثابت نہیں ہوتی۔ بلکہ یحییٰ نبی کو اس پر ایک فضیلت ہے۔ کیونکہ وہ شراب نہیں پیتا تھا اور کبھی نہیں سنا گیا کہ کسی فاحشہ عورت نے آکر اپنی کمائی کے مال سے اس کے سر پر عطر ملا تھا یا ہاتھوں اور سر کے بالوں سے اس کے بدن کو چھوا تھا یا کوئی بے تعلق جوان عورت اس کی خدمت کرتی تھی۔ اس وجہ سے خدا نے قرآن میں یحییٰ کا نام حصور رکھا۔ مگر مسیح کا یہ نام نہیں رکھا۔ کیونکہ ایسے قصے اس نام کے رکھنے سے مانع تھے۔'' (دافع البلاء ص۴، خزائن ج۱۸ص۲۲۰)

''ریویو جلد اول نمبر۶ ص۲۵۷ میں مذکور ہے کہ: ''خدا نے اس امت میں سے مسیح موعود بھیجا جو اس پہلے مسیح سے اپنے تمام شان میں بہت بڑھ کر ہے۔'' پھر ریویو ص۴۷۸ میں لکھا ہے کہ: ''مجھے قسم ہے اس ذات کی کہ جس کے ہاتھ میں

میری جان ہے کہ اگر مسیح ابن مریم میرے زمانہ میں ہوتا تو وہ کام جو میں کرسکتا ہوں ہو ہرگز نہ کرسکتا اور وہ نشان جو مجھ پر ظاہر ہورہے ہیں وہ ہرگز نہ دکھلا نہ سکتا۔'' (حقیقت الوحی ص ۱۴۸' روحانی خزائن ج ۲۲ ص ۱۵۲)

''اوائل میں میرا بھی عقیدہ تھا کہ مجھ کو مسیح ابن مریم سے کیا نسبت ہے۔ وہ نبی ہے اور خدائے بزرگ مقربین میں سے ہے اور اگر کوئی امر میری فضیلت کی نسبت ظاہر ہوتا تو اس کو جزئی فضیلت قرار دیتا تھا۔ مگر بعد میں جو خدا کی وحی بارش کی طرح میرے پر نازل ہوئی اس نے مجھے اس عقیدہ پر قائم نہ رہنے دیا اور صریح طور پر نبی کا خطاب مجھے دیا گیا۔'' (حقیقت الوحی ص ۱۴۹' خزائن ج ۲۲ ص ۱۵۳)

''اس امر میں کیا شک ہے کہ حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کو وہ فطرتی طاقتیں نہیں دی گئیں جو مجھے دی گئیں۔ کیونکہ وہ ایک خاص قوم کے لئے آئے تھے اور اگر وہ میری جگہ ہوتے تو اپنی اس فطرت کی وجہ سے وہ کام انجام نہ دے سکتے جو خدا کی عنایت نے مجھے انجام دینے کی قوت دی۔'' وھذا تحدیث نعمة اللّٰه و لا فخر!

(حقیقت الوحی ص ۱۵۳' خزائن ج ۲۲ ص ۱۵۷)

پھر جب کہ خدا نے اور اس کے رسول نے اور تمام نبیوں نے آخر زمانہ کے مسیح کو اس کے کارناموں کی وجہ سے افضل قرار دیا ہے تو پھر یہ شیطانی وسوسہ ہے کہ یہ کہا جائے کہ کیوں تم مسیح ابن مریم سے اپنے تئیں افضل قرار دیتے ہو۔''

(حقیقت الوحی ص ۱۵۵' خزائن ج ۲۲ ص ۱۵۹)

''صرف دعویٰ یہ ہے کہ ایک پہلو سے میں امتی ہوں اور ایک پہلو سے آنحضرت ﷺ کے فیض نبوت کی وجہ سے نبی ہوں اور نبی سے مراد صرف اس قدر ہے کہ خدا تعالیٰ سے بکثرت شرف مکالمہ مخاطبہ پاتا ہوں۔ بات یہ ہے کہ جیسا مجدد صاحب سرہندی نے اپنے مکتوبات میں لکھا ہے اگرچہ اس امت کے بعض افراد مکالمہ ومخاطبہ الٰہی سے مخصوص ہیں اور قیامت تک مخصوص رہیں گے۔ لیکن جس شخص کو بکثرت اس مکالمہ ومخاطبہ سے مشرف کیا جائے اور بکثرت امور غیبیہ اس پر ظاہر کیا جائے وہ نبی کہلاتا ہے۔'' (حقیقت الوحی ص ۳۹۰' خزائن ج ۲۲ ص ۴۰۶)

چند سطروں کے بعد لکھتا ہے کہ: ''اور یہ بات ایک ثابت شدہ امر ہے کہ جس قدر خدا تعالیٰ نے مجھ سے مکالمہ ومخاطبہ کیا ہے اور جس قدر امور غیبیہ مجھ پر ظاہر فرمائے ہیں تیرہ سو برس ہجری میں کسی شخص کو آج تک بجز میرے یہ نعمت عطا نہیں کی گئی۔ اگر کوئی منکر ہو تو بار ثبوت اس کی گردن پر ہے۔ غرض اس حصہ کثیر وحی الٰہی اور امور غیبیہ میں اس امت میں سے میں ہی ایک فرد مخصوص ہوں اور جس قدر مجھ سے پہلے اولیاء اور ابدال اور اقطاب (آج تک جس قدر اولیاء ابدال اور اقطاب جس میں حضرت غوث اعظم وغیرہ تمام اکابر بلکہ صحابہ بھی داخل ہیں...... اعزاز علی) اس امت میں سے گزر چکے ہیں ان کو یہ حصہ کثیر اس نعمت کا نہیں دیا گیا۔ پس اس وجہ سے نبی کا نام پانے کے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا اور دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں۔ کیونکہ کثرت وحی اور کثرت امور غیبیہ اس میں شرط ہے اور وہ شرط ان میں پائی نہیں جاتی۔'' (حقیقت الوحی ص ۳۹۱' خزائن ج ۲۲ ص ۴۰۶)

''صرف میں یہی جواب نہیں دوں گا کہ میں معجزہ دکھلا سکتا ہوں۔ بلکہ خدا کے فضل وکرم سے میرا جواب یہ ہے

نہ اس نے میرا دعویٰ ثابت کرنے کے لئے اس قدر معجزات دکھلائے ہیں کہ بہت ہی کم نبی آئے ہیں جنہوں نے اس قدر معجزات دکھائے ہوں۔''
(تتمہ حقیقت الوحی ص ۱۳۶' خزائن ج ۲۲ ص ۵۷۴)

''میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں ان الہامات پر اسی طرح ایمان لاتا ہوں جیسا کہ قرآن شریف پر اور خدا کی دوسری کتابوں پر اور جس طرح میں قرآن شریف کو یقینی اور قطعی طور پر خدا کا کلام جانتا ہوں۔ اسی طرح اس کلام کو بھی جو میرے پر نازل ہوتا ہے خدا کا کلام یقین کرتا ہوں۔''
(حقیقت الوحی ص ۲۱۱' خزائن ج ۲۲ ص ۲۲۰)

''اس میں شک نہیں کہ یہ عاجز خدا تعالیٰ کی طرف سے اس امت کے لئے محدث ہو کر آیا ہے اور محدث بھی ایک معنی سے نبی ہی ہوتا ہے۔ گو اس کے لئے نبوت تامہ نہیں۔ مگر تاہم جزئی طور پر ایک نبی ہی ہے۔ کیونکہ وہ خدا تعالیٰ سے ہم کلام ہونے کا ایک شرف رکھتا ہے۔ امور غیبیہ اس پر ظاہر کئے جاتے ہیں اور رسولوں اور نبیوں کی وحی کی طرح اس کی وحی کو دخل شیطان سے منزہ کیا جاتا ہے اور مغز شریعت اس پر کھولا جاتا ہے اور بعینہ انبیاء کی طرح مامور ہو کر آتا ہے اور انبیاء کی طرح اس پر فرض ہوتا ہے کہ اپنے تئیں باآواز بلند ظاہر کرے اور اس سے انکار کرنے والا ایک حد تک مستوجب سزا ٹھہرتا ہے اور نبوت کے معنے بجز اس کے اور کچھ نہیں کہ امور متذکرہ بالا اس میں پائے جائیں۔''

(توضیح المرام ص ۱۸' خزائن ج ۳ ص ۶۰)

حضرت عیسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے معجزات کی بابت مرزا قادیانی حسب ذیل اپنا خیال ظاہر کرتا ہے کہ: ''کچھ تعجب کی جگہ نہیں کہ خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح کو عقلی طور پر ایسے طریق پر اطلاع دی ہو جو ایک مٹی کا کھلونا کسی کل کے دبانے یا کسی پھونک مارنے کے طور پر ایسا پرواز کرتا ہو جیسا پرندہ پرواز کرتا ہے۔ یا اگر پرواز نہیں تو پیروں سے چلتا ہو۔ کیونکہ حضرت مسیح ابن مریم اپنے باپ یوسف کے ساتھ ۲۲ برس کی مدت تک نجاری کا کام بھی کرتے رہے ہیں اور ظاہر ہے کہ بڑھئی کا کام درحقیقت ایسا کام ہے جس میں کلوں کے ایجاد کرنے اور طرح طرح کی صنعتوں کے بنانے میں عقل تیز ہو جاتی ہے۔''
(ازالہ اوہام بقیہ حاشیہ ص ۳۰۳' خزائن ج ۳ ص ۲۵۴)

''کچھ تعجب نہیں کہ کرنا چاہئے کہ حضرت مسیح نے اپنے دادا سلیمان کی طرح اس وقت کے مخالفین کو یہ عقلی معجزہ دکھلایا ہو اور ایسا معجزہ دکھانا عقل سے بعید بھی نہیں۔ کیونکہ حال کے زمانہ میں بھی دیکھا جاتا ہے کہ اکثر صناع ایسی ایسی چڑیاں بنا لیتے ہیں کہ وہ بولتی ہیں اور ہلتی بھی ہیں اور دم بھی ہلاتی ہیں اور میں نے سنا ہے کہ کل کے ذریعہ بعض چڑیاں پرواز بھی کرتی ہیں۔''
(ازالہ اوہام حصہ اول ص ۳۰۴ حاشیہ' خزائن ج ۳ ص ۲۵۵)

''ماسوا اس کے یہ بھی قرین قیاس ہے کہ ایسے ایسے اعجاز طریق عمل الترب یعنی مسمیریزمی طریق سے بطور لہو ولعب نہ بطور حقیقت ظہور میں آسکیں۔ کیونکہ عمل الترب میں جس کو زمانہ حال میں مسمریزم کہتے ہیں ایسے ایسے عجائبات ہیں کہ اس میں پوری پوری مشق کرنے والے اپنی روح کی گرمی دوسری چیزوں پر ڈال کر ان چیزوں کو زندہ کی موافق کر دکھاتے ہیں۔ انسان کی روح میں کچھ ایسی خاصیت ہے کہ وہ اپنی زندگی کی گرمی ایک جماد پر جو بالکل بے جان ہیں ڈال

سکتے ہیں۔تب جماد سے بعض حرکات صادر ہوتی ہیں جو زندوں سے صادر ہوا کرتی ہیں۔''

(ازالہ اوہام حصہ اول ص ۳۰۵ حاشیہ خزائن ج ۳ ص ۲۵۵، ۲۵۶)

''اب یہ بات قطعی اور یقینی طور پر ثابت ہو چکی ہے کہ حضرت مسیح ابن مریم باذن حکم الٰہی الیسع نبی کی طرح اس عمل الترب میں کمال رکھتے تھے۔گو الیسع کے درجہ کاملہ سے کم رہے ہوئے تھے۔کیونکہ الیسع کی لاش نے بھی وہ معجزہ دکھایا کہ اس کی ہڈیوں کے لگنے سے ایک مردہ زندہ ہو گیا۔مگر چوروں کی لاشیں مسیح کے جسم کے ساتھ لگنے سے ہرگز زندہ نہ ہو سکیں۔یعنی وہ دو چور جو مسیح کے ساتھ مصلوب ہوئے تھے بہر حال مسیح کی یہ تربی کارروائیاں زمانہ کے مناسب حال بطور خاص مصلحت کے تھیں۔مگر یاد رکھنا چاہئے کہ یہ عمل ایسا قدر کے لائق نہیں جیسا عوام الناس خیال کرتے ہیں۔اگر یہ عاجز اس عمل کو مکروہ اور قابل نفرت نہ سمجھتا تو خدا تعالیٰ کے فضل و توفیق سے امید قوی رکھتا تھا کہ ان اعجوبہ نمائیوں میں حضرت ابن مریم سے کم نہ رہتا۔'' (ازالہ اوہام حصہ اول ص ۳۰۹ خزائن ج ۳ ص ۲۵۷)

''واضح ہو کہ اس عمل جسمانی کا ایک نہایت برا خاصہ یہ ہے جو شخص اپنے تئیں اس مشغولی میں ڈالے اور جسمانی مرضوں کے رفع دفع کرنے کے لئے اپنی دلی اور دماغی طاقتوں کو خرچ کرتا رہے۔وہ اپنی ان روحانی تاثیروں میں جو روح پر اثر ڈال کر روحانی بیماریوں کو دور کرتی ہیں بہت ضعیف اور نکما ہو جاتا ہے اور امر تنویر باطن اور تزکیہ نفوس کا جو اصل مقصد ہے اس کے ہاتھ سے بہت کم انجام پذیر ہوتا ہے۔یہی وجہ ہے کہ گو حضرت مسیح جسمانی بیماریوں کو اس عمل کے ذریعہ سے اچھا کرتے رہے۔مگر ہدایت اور توحید اور دینی استقامتوں کے کامل طور پر دلوں میں قائم کرنے کے بارہ میں ان کی کارروائیوں کا نمبر ایسا کم درجہ کا رہا کہ قریب قریب ناکام کے رہے۔'' (ازالہ اوہام حصہ اول ص ۳۱۰ خزائن ج ۳ ص ۲۵۸)

مرزا قادیانی احادیث نبویہ کے متعلق اپنا خیال یوں ظاہر کرتا ہے کہ:

''ہم اس کے جواب میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر بیان کرتے ہیں کہ میرے اس دعویٰ کی حدیث بنیاد نہیں۔بلکہ قرآن اور وہ وحی جو میرے پر نازل ہوئی۔ہاں تائیدی طور پر ہم حدیثیں بھی پیش کرتے ہیں جو قرآن شریف کے مطابق ہیں اور میری وحی کی معارض نہیں اور دوسری حدیثوں کو ہم ردی کی طرح پھینک دیتے ہیں۔''

(اعجاز احمدی ص ۳۰ خزائن ج ۱۹ ص ۱۴۰)

مرزا قادیانی اپنے کو ہی حکم کہتا ہے جو حدیث بخاری شریف میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بابت حکماً وعدلاً وارد ہے اور حکم کی بابت مرزا قادیانی یہ عقیدہ ظاہر کرتا ہے کہ:

''ہم باادب عرض کرتے ہیں کہ پھر وہ حکم کا لفظ جو مسیح موعود کی نسبت صحیح بخاری میں آیا ہے اس کے ذرا معنی تو کریں۔ہم تو اب تک یہی سمجھتے ہیں کہ حکم اس کو کہتے ہیں کہ اختلاف رفع کرنے کے لئے اس کا حکم قبول کیا جائے اور اس کا فیصلہ گو وہ ہزار حدیث کو بھی موضوع قرار دے ناطق سمجھا جائے۔'' (اعجاز احمدی ص ۲۹ خزائن ج ۱۹ ص ۱۳۹)

''خدا نے مجھے اطلاع دی ہے کہ یہ تمام حدیثیں جو پیش کرتے ہیں تحریف معنوی یا لفظی میں آلودہ ہیں اور یا سرے سے موضوع ہیں اور جو شخص حکم ہو کر آیا ہے اس کو اختیار ہے کہ حدیثوں کے ذخیرہ میں سے جس انبار کو چاہے خدا سے

علم پا کر قبول کرے اور جس دھر کو چاہے خدا سے علم پا کر رد کرے۔'' (ضمیمہ تحفہ گولڑویہ حاشیہ ص ۱۰، خزائن ج ۱۷ ص ۵۱)

نیز احادیث کے متعلق مرزا قادیانی کے حسب ذیل اقوال ہیں:

هل النقل شئی بعد ایحاء ربنا!..........اور خدا کی وحی کے بعد نقل کی کیا حقیقت ہے۔

فایّ حدیث بعده نتخیر!..........پس ہم خدا تعالیٰ کی وحی کے بعد کس حدیث کو مان لیں۔

وقد مزق الاخبار کل ممزق!..........اور حدیثیں تو ٹکڑے ٹکڑے ہوگئیں۔

فکل بما هو عنده یستبشر!..........اور ہر ایک گروہ اپنی حدیثوں سے خوش ہو رہا ہے۔

اخذنا من الحی الذی لیس مثله!..........ہم نے اس سے لیا کہ وہ حی قیوم اور وحدہ لاشریک ہے۔

وانتم عن الموتی رویتم ففکروا!..........اور تم لوگ مردوں سے روایت کرتے ہو۔

رأینا وانتم تذکرون رواتکم!..........ہم نے دیکھ لیا اور تم اپنے راویوں کا ذکر کرتے ہو۔

وهل من نقول عندعین تبصر!..........اور کیا قصے دیکھنے کے مقابل پر کچھ چیز ہیں۔

(اعجاز احمدی ص ۵۶، ۵۷، خزائن ج ۱۹ ص ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۸۱)

تنبیہ: یہ ترجمہ مرزا قادیانی علیہ ماعلیہ کا خود کیا ہوا ہے۔ (محمد اعزاز علی)

صحابہ کرامؓ اور اہل بیتؓ کی بابت لکھا ہے کہ:

وقالوا علی الحسین فضل نفسه!..........اور انہوں نے کہا کہ اس شخص نے امام حسنؓ اور حسینؓ سے اپنے تئیں اچھا سمجھا۔ اقول نعم واللّٰه ربی سیظهر!..........میں کہتا ہوں کہ ہاں میرا خدا عنقریب ظاہر کرے گا۔

(اعجاز احمدی ص ۵۳، خزائن ج ۱۹ ص ۱۶۴)

وشتان مابینی وبین حسینکم!..........اور مجھ میں اور تمہارے حسین میں بہت فرق ہے۔

فانی اؤید کل آن وانصر!..........کیونکہ مجھے تو ہر ایک وقت خدا کی تائید اور مدد مل رہی ہے۔

واماحسین فاذکروا دشت کربلا!..........مگر حسین پس تم دشت کربلا کو یاد کرلو۔

الیٰ هذه الایام تبکون فانظروا!..........اب تک تم روتے ہو۔ پس سوچ لو۔

(اعجاز احمدی ص ۶۹، خزائن ج ۱۹ ص ۱۸۱)

وواللّٰه لیست فیه منی زیادة!..........اور بخدا اسے مجھ سے کچھ زیادت نہیں۔

وعندی شهادات من اللّٰه فانظروا!..........اور میرے پاس خدا کی گواہیاں ہیں۔ پس تم دیکھ لو۔

وانی قتیل الحب لکن حسینکم!..........اور میں خدا کا کشتہ ہوں۔ لیکن تمہارے حسین۔

قتیل العدی فالفرق اجلی واظهر!..........دشمنوں کا کشتہ ہے۔ پس فرق کھلا کھلا اور ظاہر ہے۔

(اعجاز احمدی ص ۸۱، خزائن ج ۱۹ ص ۱۹۳)

''جیسا کہ ابوہریرہؓ جو غبی تھا اور درایت اچھا نہیں رکھتا تھا۔'' (اعجاز احمدی ص ۱۸، خزائن ج ۱۹ ص ۱۲۷)

حضرت ابو ہریرہؓ جلیل القدر صحابہ میں سے ہیں جن کو ہر مسلمان جانتا ہے۔ مرزا قادیانی کے الفاظ ان کی نسبت قابل غور ہیں۔ غالباً اب تو مرزا قادیانی کو بھی معلوم ہو گیا ہو گا۔ (محمد اعزاز علی)

''حق بات یہ ہے کہ ابن مسعود ایک معمولی انسان تھا۔'' (ازالہ اوہام حصہ دوم ص ۵۹۶، خزائن ج ۳ ص ۴۲۲)

رسول اللہ ﷺ کی معراج شریف کے متعلق مرزا قادیانی حسب ذیل اپنا اعتقاد ظاہر کرتا ہے کہ: ''سیر معراج اس جسم کثیف کے ساتھ نہیں تھا۔ بلکہ وہ نہایت اعلیٰ درجہ کا کشف تھا۔ جس کو در حقیقت بیداری کہنا چاہئے۔'' چند سطروں کے بعد کہتا ہے کہ: ''اس قسم کے کشفوں میں خود مولف صاحب کا تجربہ ہے۔'' (ازالہ اوہام حصہ اول ص ۴۷، حاشیہ خزائن ج ۳ ص ۱۲۶) (آنحضرت ﷺ کی معراج مرزا قادیانی کی معراج کے برابر ہے؟۔)

مرزا قادیانی رسول اللہ ﷺ کی بابت حسب ذیل گستاخانہ کلمہ لکھتا ہے کہ: ''اگر آنحضرت ﷺ پر ابن مریم اور دجال کی حقیقت کاملہ بوجہ نہ موجود ہونے کسی نمونہ کے موبمو منکشف نہ ہوئی ہو اور نہ دجال کی ستر باغ کے گدھے کی کیفیت کھولی ہوئی ہو اور نہ یاجوج ماجوج کی عمیق تہ تک وحی الٰہی نے اطلاع دی ہو اور نہ دابۃ الارض کی ماہیت کماہی ہی ظاہر فرمائی گئی اور صرف امثلہ قریبہ اور صور متشابہ اور امور متشاکلہ کے طرز بیان میں جہاں تک غیب محض کی تفہیم بذریعہ انسانی قویٰ کے ممکن ہے اجمالی طور پر سمجھا گیا ہو تو کچھ تعجب کی بات نہیں ہے۔'' (ازالہ اوہام حصہ دوم ص ۶۹۱، خزائن ج ۳ ص ۴۷۳)

مرزا قادیانی اپنے نہ ماننے والوں کی بابت حسب ذیل حکم دیتا ہے: ''ہاں میں یہ کہتا ہوں کہ چونکہ میں مسیح موعود ہوں اور خدا نے عام طور پر میرے لئے آسمان سے نشان ظاہر کئے۔ پس جس شخص پر میرے مسیح موعود ہونے کے بارہ میں خدا کے نزدیک اتمام حجت ہو چکا ہے اور میرے دعویٰ پر وہ اطلاع پا چکا ہے وہ قابل مواخذہ ہوگا۔ کیونکہ خدا کے فرستادوں سے دانستاً منہ پھیرنا ایسا امر نہیں ہے کہ اس پر کوئی گرفت نہ ہو۔ اس گناہ کا دادخواہ میں نہیں ہوں۔ بلکہ ایک ہی ہے جس کی تائید کے لئے میں بھیجا گیا ہوں۔ یعنی حضرت ﷺ جو شخص مجھے نہیں مانتا وہ میرا نہیں۔ بلکہ اس کا نافرمان ہے جس نے میرے آنے کی پیشین گوئی کی۔ ایسا ہی عقیدہ میرا آنحضرت ﷺ پر ایمان لانے کے بارہ میں بھی یہی ہے کہ جس شخص کو آنحضرت ﷺ کی دعوت پہنچ گئی ہے اور وہ آپ کی بعثت سے مطلع ہو چکا ہے اور خدا تعالیٰ کے نزدیک آنحضرت ﷺ کی رسالت کے بارہ میں اس پر اتمام حجت ہو چکا ہے۔ وہ اگر کفر پر مر گیا تو ہمیشہ کی جہنم کا سزاوار ہوگا۔ کفر دو قسم پر ہے۔ ایک یہ کفر کہ ایک شخص اسلام ہی سے انکار کرتا ہے اور آنحضرت ﷺ کو خدا کا رسول نہیں مانتا۔ دوسرے یہ کفر کہ وہ مثلاً مسیح موعود کو نہیں مانتا۔''

چند سطروں کے بعد لکھتا ہے کہ: ''اور اگر غور سے دیکھا جائے تو یہ دونوں قسم کے کفر ایک ہی قسم میں داخل ہیں۔''

(حقیقت الوحی ص ۱۷۸،۱۷۹، خزائن ج ۲۲ ص ۱۸۴،۱۸۵)

''اور جس پر خدا کے نزدیک اتمام حجت نہیں ہوا اور وہ مکذب اور منکر ہے تو گو شریعت نے جس کی بناء ظاہر پر ہے۔ اس کا نام بھی کافر رکھا ہے اور ہم بھی باتباع شریعت کافر کے نام ہی سے پکارتے ہیں۔ مگر پھر بھی وہ خدا کے نزدیک بموجب آیت: ''لا یکلف اللہ نفساً الا وسعھا۔'' قابل مواخذہ نہ ہوگا۔ ہاں ہم اس بات کے مجاز نہیں ہیں کہ ہم

اس کی نسبت نجات کا حکم دیں۔ اس کا معاملہ خدا کے ساتھ ہے۔ ہمیں اس میں دخل نہیں۔''

(حقیقت الوحی ص ۱۸۰' خزائن ج ۲۲ ص ۱۸۶)

مرزا قادیانی اپنے ایک مرید کے سوال کے جواب میں لکھتا ہے۔ سوال معہ جواب نقل کرتا ہوں:

''سوال: حضور عالی نے ہزاروں جگہ تحریر فرمایا ہے کہ کلمہ گو اور اہل قبلہ کو کافر کہنا کسی طرح صحیح نہیں ہے۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ علاوہ ان مومنوں کے جو آپ کی تکفیر کر کے کافر بن جائیں۔ صرف آپ کے نہ ماننے سے کوئی کافر نہیں ہوسکتا۔ لیکن عبدالحکیم خان کو آپ لکھتے ہیں کہ ہر ایک شخص جس کو میری دعوت پہنچی ہے اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا وہ مسلمان نہیں۔ اس بیان اور پہلی کتابوں کے بیان میں تناقض ہے۔ یعنی پہلے آپ تریاق القلوب وغیرہ میں لکھ چکے ہیں کہ میرے نہ ماننے سے کوئی کافر نہیں ہوتا۔ اور اب آپ لکھتے ہیں کہ میرے انکار سے کافر ہو جاتا ہے۔ الجواب: یہ عجیب بات ہے کہ آپ کافر کہنے والے اور نہ ماننے والوں کو دو قسم کا انسان ٹھہراتے ہیں۔ حالانکہ خدا کے نزدیک ایک ہی قسم ہے۔''

(حقیقت الوحی ص ۱۶۳' خزائن ج ۲۲ ص ۱۶۷)

''پس یاد رکھو کہ جیسا مجھے خدا نے اطلاع دی ہے کہ تمہارے پر حرام ہے اور قطعی حرام ہے کہ کسی مکفر اور مکذب یا متردد کے پیچھے نماز پڑھو۔ بلکہ چاہئے کہ تمہارا وہی امام ہو جو تم میں سے ہو۔ اسی کی طرف حدیث بخاری کے ایک پہلو میں اشارہ ہے کہ ''امامکم منکم'' یعنی جب مسیح نازل ہوگا تو تمہیں دوسرے فرقوں کو جو دعویٰ اسلام کرتے ہیں بکلی ترک کرنا پڑے گا۔ اور تمہارا امام تم میں سے ہوگا۔ پس تم ایسا ہی کرو۔ کیا تم چاہتے ہو کہ خدا کا الزام تمہارے سر پر ہو اور تمہارے عمل حبط ہو جائیں اور تمہیں کچھ خبر نہ ہو۔ جو شخص مجھے دل سے قبول کرتا ہے وہ دل سے اطاعت بھی کرتا ہے اور ہر ایک حال میں مجھے حکم ٹھہراتا ہے اور ہر یک تنازع کا مجھ سے فیصلہ چاہتا ہے۔ مگر جو شخص مجھے دل سے قبول نہیں کرتا ہے اس میں تم نخوت اور خود پسندی اور خود اختیاری پاؤ گے۔ پس جانو کہ وہ مجھ میں سے نہیں۔ کیونکہ وہ میری باتوں کو جو مجھے خدا سے ملی ہیں عزت سے نہیں دیکھتا۔ اس لئے آسمان پر اس کی عزت نہیں۔''

(اربعین نمبر۳ ص ۲۸' حاشیہ خزائن ج ۱۷ ص ۴۱۷)

''سب سے پہلے میں وہ عبارت درج کرتا ہوں جو حضرت صاحب نے الہام کی بنا پر لکھی ہے اور جس کا کوئی قادیانی انکار نہیں کر سکتا۔ یہ اس خط میں درج ہے جو آپ نے عبدالحکیم کے جواب میں لکھا ہے۔ وہو ہذا۔ اگر آپ کا یہ خیال ہے کہ ہزار ہا آدمی جو میری جماعت میں شامل نہیں کیا راست بازوں سے خالی ہیں تو ایسا ہی آپ کو یہ خیال کر لینا چاہئے کہ وہ ہزار ہا یہود و نصاریٰ جو اسلام نہیں لائے وہ راست بازوں سے خالی نہیں۔ بہر حال جب کہ خدا نے مجھے ظاہر کیا ہے کہ ہر ایک شخص جس کو میری دعوت پہنچی ہے اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا وہ مسلمان نہیں ہے اور خدا کے نزدیک قابل مواخذہ ہے۔''

چند سطروں کے بعد عبارت مذکورہ بالا کی شرح مرزا محمود مذکور الصدر یوں کرتا ہے کہ:

''اب اس عبارت سے مفصلہ ذیل باتیں نکلتی ہیں۔ اول تو یہ ہے کہ حضرت صاحب کو اس بات کا الہام ہوا ہے کہ جس کو آپ کی دعوت پہنچی اور اس نے آپ کو قبول نہیں کیا وہ مسلمان نہیں۔ دوسرے یہ کہ اس الزام کے نیچے وہی

لوگ نہیں ہیں کہ جنہوں نے تکفیر میں جدوجہد کی ہے۔ بلکہ ہر ایک شخص جس نے قبول نہیں کیا وہ مسلمان نہیں۔ اور تیسرے یہ کہ وہ خدا کے نزدیک قابل مواخذہ ہے اور سزا کے مستحق ہے۔ رسالہ تشحیذ الاذہان نمبر۴ ج ۶ ص ۱۳۵ بابت ماہ اپریل ۱۹۱۱ء میں یہ عبارت موجود ہے۔ میں ایک اور حوالہ درج کرتا ہوں جس میں آپ نے اس شخص کو بھی جو آپ کو سچا جانتا ہے مگر مزید اطمینان کے لئے ابھی بیعت میں توقف کرتا ہے کافر ٹھہرایا ہے۔ چنانچہ آپ ضمیمہ براہین احمدیہ میں صفحہ ۱۸۷ میں اس سوال کے جواب میں کہ چونکہ حضرت کی اب تک کوئی ایسی تاثیر روشن طور پر ظہور میں نہیں آئی ہے اور وہ تین لاکھ آدمی کا حضرت کے سلسلہ میں داخل ہونا گویا دریا میں ایک قطرہ ہے۔ پس اگر تاثیر بین کے ظہور تک کوئی بغیر انکار کے داخل سلسلہ ہونے میں توقف اور تاخیر کرے تو یہ جائز ہوگا یا نہیں۔ فرماتے ہیں کہ توقف اور تاخیر بھی ایک قسم انکار کی ہے۔ اب ہر ایک دانا اور عقلمند انسان دیکھ سکتا ہے کہ سائل نے اپنے سوال میں کس قدر شرائط لگائی ہیں کہ ایک شخص آپ کو جھوٹا بھی نہیں مانتا اور آپ کا انکار بھی نہیں کرتا اور محض اطمینان کے لئے بیعت میں توقف کرتا ہے تو اس کی نسبت کیا فتویٰ ہے۔ جس کے جواب میں آپ فرماتے ہیں کہ اس کا بھی وہی حال ہے جو منکر کا حال ہے اور منکر کا حال اوپر کے فتوے میں جو حقیقت الوحی سے نقل کیا گیا ہے درج ہے۔ یعنی اسے کافر قرار دیا گیا ہے اور وہی درجہ دیا گیا ہے جو اس شخص کو دیا گیا جو آپ کو کافر کہتا ہے۔ پس نہ صرف اس کو جو آپ کو کافر تو نہیں کہتا مگر آپ کے دعوے کو نہیں مانتا۔ کافر قرار دیا گیا ہے۔ بلکہ وہ بھی جو آپ کو دل میں سچا قرار دیتا ہے اور زبانی بھی آپ کا انکار نہیں کرتا۔ لیکن ابھی بیعت میں اسے توقف ہے۔ کافر قرار دیا گیا۔ پس سوچنے کا مقام ہے کہ حضرت صاحب نے اس معاملہ میں کس قدر تشدد سے کام لیا ہے اور عقل بھی چاہتی ہے۔ کیونکہ اگر ایک ہندو رسول اللہ ﷺ کو سچا مانے اور دل میں اقرار بھی کرے اور ظاہر طور سے انکار بھی نہ کرے۔ ہاں بعض واقعات کی وجہ سے ابھی کھلم کھلا اسلام لانے سے پرہیز کرے تو ہم اسے بھی مسلمان کبھی بھی نہیں سمجھتے اور شریعت اسلام کبھی اس کے ساتھ ناتے رشتے کو جائز نہیں رکھتی۔ یعنی اس کے ساتھ کسی مسلمان عورت کو بیاہ دینے کی اجازت نہیں دیتی۔ پس اسی طرح غیر قادیانی کا حال ہے۔ جو حضرت حضرت کو دل میں سچا بھی جانتا ہے۔ لیکن ابھی بیعت کرنے میں تردد ہے۔''
(رسالہ تشحیذ الاذہان نمبر۴ ج ۶ ص ۱۴۰، ۱۴۱ بابت ماہ اپریل ۱۹۱۱ء)

اسی تشحیذ الاذہان ص ۱۲۲ میں ہے: ''جب تبت اور سوئیزرلینڈ کے باشندے رسول اللہ ﷺ کے نہ ماننے پر کافر ہیں تو ہندوستان کے باشندے مسیح موعود کے نہ ماننے سے کیونکر مومن ٹھہر سکتے ہیں۔''

(تشحیذ الاذہان نمبر۴ ج ۶ ص ۱۲۲ بابت ماہ اپریل ۱۹۱۱ء)

''جب حضرت کی مخالفت کے باوجود انسان مسلمان کا مسلمان رہتا ہے تو پھر آپ کی بعثت کا فائدہ ہی کیا ہو۔''
(ایضاً) واضح ہو کہ رسالہ تشحیذ الاذہان مذکورہ حکیم نورالدین خلیفہ مرزا غلام احمد قادیانی مذکور کی اجازت سے چھپا ہے۔ اس کا ذکر اسی رسالہ میں موجود ہے جس کا جی چاہے دیکھ لے۔

اقوال مذکورہ بالا سے مفصلہ ذیل دعوے بخوبی ظاہر ہیں:

دعویٰ الوہیت، دعویٰ نبوت و رسالت۔ اپنی ذات کو موجب تخلیق عالم کہنا۔ رحمتہ للعالمین کا وصف اپنے لئے

ثابت کرنا۔ دعویٰ معصومیت۔ مقام محمود کا اپنے کو مستحق جاننا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جیسے اولوالعزم نبی سے اپنے کو تمام شان میں افضل کہنا۔ دشنام دہی نبی۔ تذلیل وتحقیر نبی۔ انکار معجزہ۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اظہار معجزہ میں نجار اور مسمریزم داں قرار دینا۔ اکثر انبیاء علیہم السلام سے اپنے معجزات کو زیادہ سمجھنا۔ اپنے الہام اور بزعم خود اپنے وحی کو قرآن مجید کی مثل قطعی اور یقینی سمجھنا۔ تحقیر احادیث نبویہ۔ احادیث کے ردوقبول میں خودمختار ہونا۔ اپنی ادعائی وحی کے مقابلہ میں احادیث نبویہ ﷺ کو معاذ اللہ ردی کی طرح پھینک دینا۔ سب صحابہؓ حضرت ابوبکر صدیقؓ وحضرت عمرؓ وحضرت عثمانؓ وحضرت علیؓ وحضرت فاطمہؓ وحضرت امام حسنؓ وحضرت امام حسینؓ ودیگر جمیع اصحاب وازواج واہل بیت رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین وجمیع آئمہ مجتہدین' امام ابوحنیفہؒ وامام مالکؒ وامام شافعیؒ وامام احمدؒ وامام بخاریؒ وغیرہم وجمیع فقہاء ومحدثین ومفسرین امت محمد ﷺ وجمیع آئمہ طریقت غوث الاعظم حضرت جیلانیؒ وحضرت خواجہ معین الدین اجمیریؒ وحضرت خواجہ بہاؤالدین نقشبندیؒ وحضرت شیخ شہاب الدین سہروردیؒ وغیرہم وجمیع ابدال واقطاب واولیاء اللہ واخیار امت محمد ﷺ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے اپنے کو افضل سمجھنا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لئے باپ ثابت کرنا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو مصلوب کہنا۔ اپنے غیر معتقد کو کافر کہنا۔ خواہ مکفر ہو یا مکذب' متردد ہو یا خاموش اور خالی الذہن بلکہ جو شخص دل میں معتقد ہو اور زبان سے انکار بھی نہ کرتا ہو صرف بیعت میں کسی مصلحت سے تاخیر کرتا ہے اس کو بھی دائرہ اسلام سے خارج سمجھنا۔ سوائے کل اہل اسلام سے بکلی قطعی تعلق صریح وشدید حکم دینا۔ اپنے غیر معتقدین کے پیچھے نماز پڑھنے کو حرام قطعی کہنا وغیرہ وغیرہ اس قسم کے اقوال مرزا قادیانی کی تمام تصانیف میں بکثرت موجود ہیں۔

جس شخص کے ایسے عقائد واقوال ہوں:

۱...... اس کے خارج احاطہ اہل سنت والجماعت اور احاطہ اسلام سے ہونے میں کسی مسلمان کو خواہ جاہل ہو یا عالم تردد نہیں ہوسکتا۔ لہٰذا مرزا قادیانی اور کے جملہ معتقدین درجہ بدرجہ مرتد' زندیق' ملحد' کافر اور فرقہ ضالہ میں یقیناً داخل ہیں۔

۲...... معتقدین مرزا قادیانی مذکور کے ساتھ کوئی اسلامی معاملہ شرعاً ہرگز درست نہیں ہے۔ مسلمانوں کو ضروری اور لازم ہے کہ مرزائیوں کو نہ اسلامی سلام کریں اور نہ ان سے رشتہ قرابت رکھیں۔ نہ ان کا ذبیحہ کھائیں۔ نہ ان سے محبت اور نہ الفت رکھیں اور نہ ان کو اپنے اسلامی مجمعوں میں شریک ہونے دیں اور نہ ان کی مجلسوں میں اہل اسلام شریک ہوں۔ جس طرح سے یہود' نصاریٰ ہندو سے اہل اسلام مذہباً علیحدہ رہتے ہیں۔ اس سے زیادہ مرزائیوں سے الگ رہیں۔ جس طرح سے بول وبراز سانپ اور بچھو سے پرہیز کیا جاتا ہے اس سے زیادہ مرزائیوں سے پرہیز کرنا شرعاً ضروری اور لازمی ہے۔

۳...... کسی مرزائی کے پیچھے نماز ہرگز ہرگز جائز نہیں۔ مرزائیوں کے پیچھے نماز پڑھنا ایسا ہے جیسا یہود ونصاریٰ اور ہندوؤں کے پیچھے۔

۴...... مرزائیوں کو نماز پڑھنے یا دیگر مذہبی احکام ادا کرنے کے لئے اہل سنت والجماعت اور اہل اسلام اپنی مسجدوں میں ہرگز نہ آنے دیں۔ مرزائیوں کو مسلمانوں کی مسجد میں اپنی عبادت کرنے کی اجازت دینی ایسا ہی ہے جیسے

ہندوؤں کو مسجد میں پوجا کرنے اور یہود و نصاریٰ کو فرائض مذہبی ادا کرنے کی اجازت دی جائے۔

مذکورہ بالا اقوال کفریہ کے ملاحظہ کے بعد کالشمس فی نصف النہار ظاہر ہو گیا کہ مرزائیوں کی تکفیر میں اب نہ کسی قسم کی تاویل کی گنجائش ہے نہ کوئی صورت ان سے اسلامی اور مذہبی تعلقات باقی رکھنے کی اور بھی وجہ ہے کہ ان کو مسجد میں نہ آنے دینے کا شرعاً حکم ہے: ''ومن اظلم من منع مساجد اللّٰہ ان یذکر فیھا اسمہ۔'' سے شاید کسی کو یہ شبہ ہو کہ مرزائیوں کو مسجدوں میں نہ آنے دینے کا حکم اس کے مخالف معلوم ہوتا ہے۔ لیکن اول تو تفسیر کی کتابوں پر نظر ڈالی جائے تو صاف معلوم ہوتا ہے کہ اس مبحث خاص سے اس کو زیادہ تعلق نہیں۔ تفسیر مدارک ج۱ ص۵۵ تحت قولہ: ''ومن اظلم ممن منع مساجد اللّٰہ ان یذکر فیھا اسمہ۔'' میں مذکور ہے: ''والسبب فیہ طرح النصاری فی بیت المقدس الاذی ومنعھم الناس ان یصلوا فیہ اومنع المشرکین رسول اللّٰہ ﷺ ان یدخل المسجد الحرام عام الحدیبیہ۔'' یعنی اس آیت کی شان نزول میں دو سبب بیان کئے جاتے ہیں۔ یا تو یہ کہ عیسائی دوسرے لوگوں کو بیت المقدس میں نماز پڑھنے سے روکتے تھے۔ یا یہ کہ عام حدیبیہ میں سرور کونین علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مسجد حرام سے روکا گیا تھا۔ تو چونکہ مسلمان مساجد سے روکے جاتے تھے اس آیت نے اس کو منع فرمایا اور یہاں اس کا بالکل عکس ہے۔ یعنی ان لوگوں کو مساجد میں عبادت کرنے سے روکتے ہیں جو کہ کافر ہیں۔ علاوہ اس کے یہ بھی قابل غور ہے کہ اس آیت کو اپنے عموم کامل پر رکھنا بھی صحیح ہے یا نہیں۔ کیونکہ ایک طرف تو منع عام ہے جس میں یہود و نصاریٰ، آتش پرست، بت پرست، پاک اور ناپاک سب ہی داخل ہیں۔ نہ کسی مذہب کی تخصیص، نہ کسی شخص کی خصوصیت۔ اس کے بعد: ''ان یذکر فیھا اسمہ۔'' موجود ہے جس میں ذکر مطلق ہے تو اگر سیاق سے قطع نظر کر کے اس آیت کا عموم علی حالہ رکھا بھی جائے تو معنے یہ ہوئے جاتے ہیں کہ کوئی شخص ہندو ہو یا آریہ، عیسائی ہو یا یہودی، جنب ہو یا طاہر مسجد میں ذکر خدا سے نہ روکا جائے۔ خواہ وہ سنکھ بجا کر رام رام کرے یا گھنٹہ بجا کر سری کرشن جی کی مورتی رکھ کر پوجا کرے یا سیتا جی کی۔ خدا کو عیسیٰ کا باپ کہہ کر یا عزیر کا۔ سرسری نظر میں بھی یہ معنے ایسے ہیں کہ ان کا بطلان محتاج دلیل نہیں۔ اس لئے یہ منقح ہو ہی گیا کہ اس آیت کے معنے ایسے عام نہیں ہو سکتے۔ جس میں کفار بھی داخل ہو جائیں۔ ورنہ پھر وجہ تخصیص کی کیا ہو سکتی ہے اور کیونکر کہا جا سکتا ہے کہ عیسائی اور یہود تو ہماری مسجدوں میں اپنے طور سے عبادت نہ کرنے پائیں۔ مگر مرزائی جو یقیناً مرتد ہیں (والمرتد اشد من الکافر) مستحق ہیں کہ ہماری مسجدوں میں عبادت کر سکیں۔ علاوہ ازیں دوسری آیت پر بھی غور کرنا چاہئے۔

ایک جگہ فرمایا جاتا ہے کہ: ''ماکان للمشرکین ان یعمروا مساجد اللّٰہ شاھدین علی انفسھم بالکفر۔ توبہ ۱۸'' (صاحب معالم التنزیل ج۲ ص۷۰) اس کے تحت فرماتے ہیں کہ: ''فمن کان کافراً باللّٰہ فلیس من شانہ ان یعمرھا۔'' یعنی جو شخص کافر ہو اس کو مسجدوں میں عبادت کا حق ہرگز حاصل نہیں۔ شاھدین علی انفسھم بالکفر! تو ایسی کھلی ہوئی دلالت کر رہا ہے کہ جس میں کوئی صورت ہی گنجائش کی نہیں۔ دوسری اور آیت صراحتاً حکم دیتی ہے کہ مسجد میں غیر مسلم لوگوں کو عبادت کا حق ہرگز حاصل نہیں ہے۔ وھو ہذہ: ''انما یعمروا مساجد اللّٰہ من آمن باللّٰہ والیوم الاخر۔'' ﴿مساجد کو بجز مومنین کے اور کوئی شخص آباد نہیں کر سکتا۔﴾ اب کونسا شبہ باقی رہ

سکتا ہے کہ غیر مسلم مسجد کے بالکل مستحق نہیں۔ احادیث میں مستقل طور سے اس شبہ کا ازالہ موجود ہے۔

طبرانی نے اوسط میں حضرت انسؓ سے روایت کی ہے:''قد سمعت رسول اللهﷺ ان عمار بيوت الله هم اهل الله عزوجل۰ طبرانی اوسط ج۲ ص۵۸ حديث نمبر۲۵۰۲ باب من اسمه ابراهيم۰ ''﴿مساجد کے آباد کرنے والے صرف مسلمان ہی ہو سکتے ہیں﴾ اس سے جس طرح مساجد میں عبادت کرنے والوں کی فضیلت معلوم ہوتی ہیں۔ اسی طرح یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ مساجد میں عبادت کرنے کا حق صرف مسلمانوں ہی کو حاصل ہے اور یہ بات محتاج اعادہ نہیں کہ مرزائی کسی صورت سے مسلمان کہلائے جانے کے مستحق نہیں۔ روایات حدیث کا اگر تفحص کیا جائے تو اس مضمون کی احادیث بکثرت ملیں گی جن سے اس حدیث سے زیادہ تصریح کے ساتھ ثابت ہوگا کہ غیر مسلم لوگوں کو مسجد میں عبادت کرنے کا حق بالکل حاصل نہیں۔ لیکن غور کیا جائے تو صاف معلوم ہو جائے گا کہ یہ کلیہ بھی قابل تسلیم نہیں ہے کہ مساجد سے کسی مسلمان کو روکنا منع ہے۔ اس واسطے کہ فقہ کی روایات احادیث کتب میں اس کلیہ کا خلاف صریح موجود ہے۔

مثلاً ایک حدیث کا مضمون ہے کہ:''من اكل هذه الشجرة يعنى الثوم فلا يقربن مسجدنا ۰بخاری ج۱ ص۱۱۸ باب ماجاء فى الثوم ''یعنی لہسن کھا کر مسجد میں نہ آنا چاہئے۔ دوسری روایت میں بایں الفاظ مروی ہے:''عن عمر بن الخطاب لقد رائيت رسول اللهﷺ اذا وجد ريحهما (البصل والثوم) من الرجل فى المسجد امربه فاخرج الى البقيع۰ مسلم ص۲۱۰ ج۱ باب نهى من اكل الثوما اوبصلاً...... نسائى ص۷۳ ج۱ باب من يمنع من المسجد ابن ماجه ص۷۱ باب من اكل الثوم فلايقربن المسجد۰''

خلاصہ اس روایت کا یہ ہے کہ جب آپﷺ کسی ایسے شخص کو موجود دیکھتے ہیں جو لہسن یا پیاز کھا کر آیا ہو تو اس کو مسجد سے نکلوا دیتے تھے۔ جب خود سرور کونین علیہ الصلوٰۃ والسلام کے امر سے بعض صحابہ ان باتوں پر بھی نکال دیئے جاتے تھے تو اس بنا پر جو لوگ نہ صحابہ، نہ تابعین، نہ تبع تابعین، نہ مسلمان، بلکہ یقیناً مرتد ہیں وہ کس طرح نہ نکال دیئے جائیں۔ فقہ کی روایات دیکھی جائیں تو معلوم ہوتا ہے کہ بہت سے مسلمان بھی مسجد سے نکال دیئے جاسکتے ہیں۔ شامی میں ہے:

''قال الامام العينى فى شرحه على صحيح البخارى قلت علة النهى اذى الملائكة واذى المسلمين ولا يختص بمسجده عليه الصلوٰة والسلام بل الكل سواء لرواية مساجد نابالجمع ويلحق بما نص عليه فى الحديث كل ماله رائحة كريهة ماكولاً اوغيره وانما خص الثوم هنا بالذكر وغيره ايضاً بالبصل والكراث لكثرة اكلهم لهاوكذالك الحق بعضهم بذالك من بقية بحرا وبه جرح له رائحة وكذاالقصاب والسماك والمجذوم والابرص اولى بالالحاق باب احكام المسجد ص٤٤٤ ''اسی کے دوسرے صفحہ پر ہے:''قال فى القنية وكذ الاهل المحلة ان يمنعوا من ليس منهم عن الصلوٰة فيه اذا ضاق بهم المسجد۰''

احادیث مذکورہ اور روایات مسطورہ سے بخوبی واضح ہوگیا کہ بعض امور کی بنا پر مسلمان متقی کو بھی مسجد سے روک سکتے ہیں۔ چہ جائیکہ کافر۔ جب یہ کلیہ ہر مسلمان کو مسجد میں نماز پڑھنے کا حق حاصل ہے غلط ہوا تو یہ کہنا کہ ہر شخص کو مسجد میں عبادت کا حق حاصل ہے کس قدر صریح غلطی ہے۔

۵...... مرزا غلام احمد قادیانی چونکہ قصبہ قادیان ضلع گورداسپورا حاطہ پنجاب کا باشندہ تھا۔ اس لئے اس کے معتقدین کو قادیانی کہا جاتا ہے۔ وہ لوگ اپنی جماعت کو احمدیہ جماعت کہتے ہیں۔ مگر اہل اسلام مرزائی اور قادیانی کہتے ہیں۔ اگر اہل سنت والجماعت فرقہ غلامیہ کہیں تو مناسب ہے اور اگر ان لوگوں کو جماعت شیطانیہ ابلیسیہ کہا جائے تو شرعاً درست ہے۔ محمد المدعو بالسہول غفرلہ مدرس دارالعلوم دیوبند ۱۲ صفر ۱۳۳۱ھ روز سہ شنبہ

(کل جوابات صحیح ہیں) مرزا علیہ ماسیتحقہ کے عقائد واقوال کا امور کفریہ ہونا ایسا بدیہی مضمون ہے کہ جس کا انکار کوئی منصف فہیم نہیں کرسکتا۔ جن کی تفصیل جواب میں موجود ہے۔ بندہ محمود عفی عنہ دیوبند صدر المدرسین دارالعلوم دیوبند

واقعی مرزا اور اس کے متبعین کے کفر والحاد میں کچھ تردد وشک نہیں۔ ان کی تکفیر علمائے حقانی پر ضروری ہے۔ تاکہ عوام ان کے مکائد سے محفوظ رہیں۔ تمام اہل اسلام پر یہ بات ضروری ہے کہ ان سے بالکل مجتنب رہیں۔ نہ ان کے پیچھے نماز پڑھیں اور نہ ان کو اپنی مساجد میں داخل ہونے دیں اور نہ ان کے جنازہ کی نماز پڑھیں اور نہ ان کو مقابر میں دفن کریں۔ غرض تمام امور میں ان سے علیحدہ رہیں۔ بندہ محمد حسن عفی عنہ مدرس مدرسہ عربی اسلامی دیوبند!

(الاجوبة کلها صحیحة)......شبیر احمد عفا اللہ عنہ۔ دارالعلوم دیوبند

بے شک مرزا قادیانی علیہ ماعلیہ نے اپنی جانب سے دین متین کے ہدم کرنے میں کوئی کسر باقی نہیں رکھی اور علانیہ ضروریات وقطعیات شریعت محمدیہ کا جحود اور انکار کیا ہے۔ ایسے شخص کے کفر میں اگر تردد کیا جائے تو کفر اور اسلام میں امتیاز باقی نہ رہے۔ واللّٰہ متم نورہ ولوکرہ الکافرون! محمد انور شاہ کشمیری عفا اللہ عنہ مدرس دارالعلوم دیوبند!

(الاجوبة کلها صحیحة) مرزا کی تحریرات سے ادعائے نبوت ظاہر ہے۔ مسیلمہ وغیرہ نے یہ دعوے بھونڈے طور سے کیا تھا۔ مرزا نے ایچ پیچ سے وہی فتنہ ہے۔ لیکن یہاں ذرا سانچے میں ڈھلتا ہے۔ دین فروشی کی بہت سی صورتیں ہیں۔ کوئی کسی کا تابع ہوکر دین سے پھرا۔ مرزا نے ایک نیا طریق نکالا اور خود نبی بنے۔ ارتداد کیا مگر پردہ سے مگر بالآخر چھپ نہ سکا۔ ہندوستان میں اور بھی مدعی نبوت ہوئے مگر مرزا نے سب کو مات کیا۔ علیہ ماعلیہ۔ خاکسار سراج احمد رشیدی عفی عنہ خادم دارالعلوم دیوبند!

جوابات بالکل حق ہیں۔ مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے جملہ معتقدین قطعی کافر ومرتد ہیں۔ اہل اسلام کو ان سے جملہ مراسم اسلامی کو ترک کرنا چاہئے۔ اس پر مرتدین کے جملہ احکام جاری ہونے چاہئیں۔ بندہ مرتضیٰ حسن عفی عنہ مدرس مدرسہ عربیہ دیوبند ضلع سہارنپور!

الاجوبة کلها صحیحة!......احقر الزماں گل محمد خان مدرس مدرسہ عالیہ عربیہ دیوبند!

هذه الجواب صحیح!......نور حسن شاہ اکی

ذالك حق صريح فماذالك بعد الحق الاالضلال !احقر محمد احسان اللہ خان عفی عنہ دارالعلوم دیوبند نجیب آباد مسکناً۔

الجواب حق صحیح۔ .... عبدالرحمٰن پورینوی

الجواب صحیح۔ .... نصیرالدین کوہاٹی عفی عنہ

الجواب صحیح من شك فيه فقد خطاء! .... محمد ادریس غفرلہ سکروڈی ضلع سہارنپور

جواب درست ہے .... عبدالسمیع مدرس مدرسہ دیوبند

الجواب صحیح۔ .... احمد امین عفی عنہ

جوابات کل حق وصحیح ہیں۔ .... احقر محمد علی اظہر عفی عنہ بلیاوی

جوابات حق وصحیح ہیں۔ .... بندہ عزیزالرحمٰن عفی عنہ مفتی مدرسہ اسلامیہ دارالعلوم دیوبند۱۲صفر۱۳۳۱ھ

جوابات حق وصحیح ہیں۔ .... محمد ابراہیم عفی عنہ بلیاوی مدرس دارالعلوم دیوبند

الاجوبة كلها صحيحة! .... باز محمد متوطن ڈیرہ اسماعیل خان

من قال سوا ذالك قد قال محالاً! .... محمد ادریس کمرلائی

الجواب صحیح۔ .... بندہ عزیزالرحمٰن نظام پورے

الجوابات صحيحة فماذابعد الحق الاالضلال! .... محمد شفیق پنجابی

الجواب صحیح۔ .... احقر محمد رئیس الحق بہاری عفی عنہ عظیم آبادی

الجواب صواب۔ .... بندہ نسیم الدین میمن سنگی

جوابات حق وصحیح ہیں۔ ایسے شخص کے کفروالحاد میں کیا تامل ہوسکتا ہے جس کو خدا کافر کہے۔ اس کا کفر کیونکر نہ تسلیم کیا جائے اور مسلمان اس سے پھر کیونکر تعلق ومراسم اسلامی باقی رکھنے جائز تسلیم کریں گے۔ خدا ایسے شخص کے اثر بد سے ہر مسلمان کو محفوظ مامون رکھے کہ جو نہ خود ہی خراب ہو بلکہ سینکڑوں بنی نوع انسان کو اپنے ساتھ لے کر ڈوبا ہو۔ مسلمانوں کو اس کے معتقدین وہواخواہوں سے پرہیز کرنا سخت ضروری اور لازمی ہے۔ جب ان کے ساتھ مراسم قائم کرنے ایسے ہیں جیسے اور ہندوؤں کے ساتھ تو بالکل ان کو اس کا مصداق سمجھنا چاہئے: ”ان الذين كفروا لوان لهم مافى الارض جميعا ومثله معه ليفتدوبه من عذاب يوم القيامة ماتقبل منهم ولهم عذاب اليم ۰ يريدون ان يخرجوا من النار وماهم بخارجين منها ولهم عذاب مقيم ۰ المائده ۳۷“ .... احقر الزمن بندہ سید حسن عفی عنہ حسینی چاندپوری مدرس دارالعلوم دیوبند!

الاجوبة كلها صحيحة بلامرتيه۔ فی الواقع مرزا اوران کے معتقدین ایسے ہی ہیں۔ ان سے پرہیز کرنا ضروری امر ہے۔ .... احقر الزمن نبیہ حسن!

بے شک مرزا غلام احمد کافر اور مرتد ہے۔ مسلمانوں کو اس سے اور اس کے تمام معتقدین سے ہر طرح پرہیز کرنا

چاہئے۔ وہ اور اس کے معتقد گمراہ اور دوزخی ہیں۔ مرزا وہ شخص ہے جس نے مسلمانوں میں اختلاف کی ایسی زبردست دیوار قائم کر دی کہ مسلمانوں کی ترقی نہ ہو سکے اور ان کا شیرازہ منتشر ہو گیا۔ مرزا مرتد ہے اور اس کے معتقدین بھی مرتد ہیں اور مرتد اور مرتدہ کا نکاح منعقد نہیں ہوتا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مرزائی سب ایسے ہیں جن کا نکاح صحیح نہیں ہوا۔......

......کتبہ احمد حسن غفرلہ ذوالمنن متوطن کیرانہ مدرس دارالعلوم دیوبند

لاریب مرزا غلام احمد کافر ہے۔ اس کے سارے متبعین گمراہ اور جہنمی ہیں۔ ان سے کسی قسم کا اسلامی برتاؤ کرنا جائز نہیں۔ اس کی چکنی چپڑی باتوں یا پیچ دار تحریروں میں جو لوگ گرفتار ہو گئے ان کے حال سے سمجھداروں کو عبرت حاصل کرنی زیبا ہے۔ بعض ان لوگوں میں سے ایسے بھی ہیں جو لکھے پڑھے کہلائے جاتے ہیں۔ ان کی حالت دیکھ کر قلب الانسان بین اصبعی الرحمٰن! کی پوری تصدیق کرنا پڑتی ہے۔ ایسے دلائل قاطعہ کے ہوتے ہوئے جب لوگوں نے مرزا مذکور کو نبی کہنے میں تامل نہ کیا تو اس میں کیا شبہ ہو سکتا ہے کہ دجال کو خدا کہنے میں بھی ایسے ہی لوگ سبقت کریں گے۔ لہذا یہی نہیں کہ مرزا مذکور کے جمیع متبعین سے اسلامی طریقہ کی شرعاً حرمت ثابت ہے۔ بلکہ ان کی حالت کو دیکھ کر خداوند عالم سے التجا کرنی ضروری ہے کہ وہ سارے مسلمانوں کا انجام بخیر کرے اور ایسے قعر ضلالت میں گرنے سے بچائے۔ آمین۔......

......خادم الطلب محمد اعزاز علی بریلوی غفرلہ مدرس مدرسہ اسلامیہ عربیہ دیوبند

مرزا غلام احمد قادیانی کے کفر اور ارتداد میں ذرا شک وشبہ نہیں۔ تمام مسلمانوں کو اس کے معتقدین اور خلفاء اور اس کی تمام تصانیف اور تحریرات سے پرہیز کرنا لازم ہے۔ ورنہ سخت مضرت پہنچنے کا اندیشہ ہے۔ اس سے مسلمانوں کو سخت مضرت پہنچی ہے۔......فقط! محمد شفیع بڈھانوی

مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے تمام متبعین بے شک مرتد کہے جانے کے قابل ہیں۔ پس جو احکام مرتد کے ہیں وہ بلاشبہ ان پر جاری کئے جائیں گے۔ یعنی حاکم اسلام جبر کرے گا اگر اپنے اقوال وعقائد سے وہ تائب ہو گئے تو فبہا۔ ورنہ بادشاہ اسلام پر ضروری ہے کہ انہیں سخت سزا دے اور ان کے ذبیحہ یا شکار کا کھانا یا معاملات مناکحت وقرابت بھی جائز نہیں اور علیٰ ہذا کسی معاملہ میں ان کی شہادت بھی لینی جائز نہیں اور اگر وہ مر جائے یا دوسری صورت پیش آئے تو مسلمان وارث اس کے اسلام کے زمانہ کا وارث ہو سکتا ہے اور ارتداد کے زمانہ کا نہیں۔ واللہ اعلم بالصواب!......کتبہ محمد عبدالماجد ہنگوے

اصاب المجیب۔......قاضی محمد غلام یحییٰ عفی عنہ متوطن عیسیٰ خیل ضلع میاں والی۔ (پنجاب)

هذه الاجوبة المذكورة صحيحة لاشك فيها!......عبدالوہاب ضلع کوہاٹ۔

الامر هكذا!......علی صغیر غفرلہ اعظم گڈھی۔

كل واحد من الاجوبة صحيح حق صريح لاريب فيه!......بندہ محمد اسماعیل عفا اللہ عنہ بارہ بنکی۔

لاشك فى كفرهم وارتدادهم ومرقوا من الدين كما يمرق السهم من الرمية لادعائهم خلاف المنصوص القاطعة التى هى قطعية الثبوت والدلالة!......العبد محمد جان الغزالی الروسی۔

الجواب حق۔.........محمد منیر چاٹگامی

الجواب ھوالصحیحۃ!......... بندہ یحییٰ دربھنگوی

اقوال المرزاء القادیان ومن تبعہ کافر بالا قوال المذکورۃ!.........محمد قربان بخاری

الجواب صحیح۔.........محمد رضا غفرلہ منی پورے

الجواب صحیح۔......... بندہ اسماعیل نواکھالی ثم الدولت پوری

المجیب مصیب۔.........طفیل احمد شیرکوٹی

الجواب صحیح۔......... محمد ابراہیم عفی عنہ بردوانے

الجواب صحیح۔.........محمد عبیداللہ سیالکوٹی مولوی فاضل

الجواب صحیح المجیب نجیح۔.........بندہ غلام رسول ملتانی عفی عنہ

الجواب صحیح۔......... بندہ عبدالحکیم نواکھالی

الجواب صحیح۔.........محمد ابراہیم ضلع میاں والی خاص چکڑالہ

الجواب حق صریح۔......... بندہ عزیز اللہ عفی عنہ نواکھالوی

الجواب صحیح۔......... نذیر حسین امروہوی

الجواب صحیح۔......... محمد رمضان ضلع شاہ پور

فرقہ قادیانی میں ادعائی نبوت ومسیحیت علانیہ طور سے کیا گیا ہے جو صریح نصوص کے مخالف ہے۔ صریح نص جیسے آیت ختم النبیین اور حدیث صحیح انا خاتم النبیین لا نبی بعدی موجود ہے اور نزول عیسیٰ علیہ السلام بھی صریح حدیث مسلم شریف وغیرہ سے ثابت ہے۔ ان نصوص میں تاویل کرنے والا ضال ومضل ہے اور جو شخص صریح نصوص کا منکر ہو وہ کافر ہے۔.........منصور علی عفی عنہ (مصنف فتح المبین)

الجوابات حق لافیہا شك!......... سید شریف ہزاروی

الجواب حق۔......... سعادت علی عفی عنہ نگینوی

الجواب ھوالصحیح۔......... محمد عبداللہ عفی عنہ بنوی

الجواب الصواب۔......... محمد بہرام ہزاروی

الاجوبۃ صحیحۃ۔......... محمد خالد البصری العربی

قد اصاب من اجاب۔......... احقر العلماء سلطان محمود ساکن کوٹھیالہ شیخان ضلع گجرات

المجیب مصیب لاریب فیہ۔......... غلام مصطفیٰ راولپنڈی

الجواب صحیح۔......... عیسیٰ خان پشاوری

الاجوبۃ کلہا صحیحۃ۔......... احقر محمد صدیق عفی عنہ شاہ پوری

الجواب صحیح۔......... محمد امیر احمد مظفرنگری عفی عنہ

الامر ھکذا۔......... محمد احمد اعظم گڈھی

الجواب صحیح۔......... محمد عبدالحفیظ دربھنگوی

الجواب صحیح۔......... حامد اللہ ملتانی

الجواب صحیح۔......... محمد عبدالمجید بریسالی

لقد اصاب من اجاب۔......... ابوالفضل محمد عبدالرحمٰن غفرلہ ولوالدیہ دربھنگوی

الاجوبۃ کلھا صحیحۃ۔......... محمد عتیق اللہ غفرلہ مظفرپوری

الجواب صحیح لاشک فیہ۔......... محمد عبدالحی میمن سنگی عفی عنہ

الجواب صحیح۔......... بندہ نور محمد میانوالی (پنجاب)

من ادعی بھذہ الدعاوی الباطلۃ فقد استحق الکفر بلاریب والجوابات المندرجۃ کلھا صحیحۃ عندی۔......... عبدالحمید پشاوری بقلم خود

المجیب مصیب۔مرزا فتح اللہ کی تکفیر میں جہاں تک سختی کی جائے کم ہے۔اس نے شریعت غراء کے قطعی الثبوت عقائد کو بدل ڈالا۔انبیاء وصحابہ کی توہین وتحقیر کی۔وکفی بذالک کفراً وارتداداً۔.........

.........شائق احمد عثمانی غفرلہ مدرس مدرس دیوبند

لاشک فی کفر ھذا الدجال ومن تبعہ۔.........محمد امتیاز احمد غفرلہ مدرس اول مدرسہ سعیدیہ شاہجہان پور

الجواب حق البتۃ۔.........امید علی غفرلہ مدرس دوم مدرسہ سعیدیہ جامع مسجد شاہجہان پور

ھذہ الاجوبۃ صحیحۃ۔......... عبدالمجید شاہجہان پوری

الاجوبۃ کلھا صحیحۃ۔......... فقیر محمد عبدالحمید پھانوی

صح الجواب۔......... عبدالخالق عفی عنہ مدرس مدرسہ عین العلم شاہجہان پوری

واقعی مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے جملہ متبعین دائرہ اسلام سے یقیناً خارج ہیں۔جناب رسالت مآب ﷺ پر نبوت ختم ہوچکی ہے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام جن کی نسبت فخر صادق علیہ السلام نے خبر دی ہے۔آپ کے تشریف فرما ہونے کا وقت ہنوز نہیں آیا۔قطع نظر دیگر ملفوظات کفریہ کے ایسے شخص اور اس کے متبعین کو خارج عن الاسلام ہونے کے لئے صرف یہی دو دعوے کافی ہیں۔جو صراحتاً نصوص شرعیہ کے خلاف ہیں۔فقط۔.........

.........کتبہ عبدالرؤف عفی اللہ عنہ مدرس اول مدرسہ عین العلم شاہجہان پوری!

بلاشبہ مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے متبعین کے عقائد اہل سنت والجماعت کے عقائد سے خارج ہیں اور منجر بکفر اور ان کے ساتھ خلط ملط بلاضرورت شرعیہ نہ چاہئے اور نہ ان کے پیچھے نماز پڑھنی چاہئے۔فقط۔.........

.........محمد ریاست علی عفی عنہ شاہجہان پوری

مرزا غلام احمد قادیانی کے دعاوی مشتہرہ کے بعد اس کے اور نیز اس کے معتقدین کے کفر وارتداد میں کسی مسلمان کو تردد نہ کرنا چاہئے۔ دجالان ماضیہ کا وہ سرغنہ اور پیش رو ہے۔ عامله الله بما یستحقه۔ .... کتبہ عبدالحکیم الامرتسری (مولوی فاضل منشی فاضل)

مرزا قادیانی کے عقائد مستحدثہ باطلہ جو اس کی تحریرات وتالیفات میں میری نظر سے گزرے وہ خلاف اصول شرعیہ نقلیہ ہیں۔ واقعی مورد حدیث سیاتی من امتی دجالون کذابون الحدیث کما رواہ السنن ہے۔ پس ایسے عقائد باطلہ کے پیروں ومعتقدین سے اجتناب ضروری ہے۔ ان کے پیچھے نماز ہرگز نہ پڑھنی چاہئے۔ کیونکہ وہ اہم ضروریات اسلام سے منکر ہیں۔ .... حررہ محمد آفاق لدھیانوی بیدہ

الجواب صحیح۔ .... ولی اللہ لدھیانوی

الجواب صحیح۔ .... عبدالواحد بقلم خود

الجواب صحیح۔ .... بندہ عبدالرشید عفی عنہ لدھیانوی حنفی

الجواب صحیح وصواب۔ .... بندہ محمد موسیٰ مدرس مدرسہ اسلامیہ لدھیانہ

الجواب صحیح۔ .... مسکین نظام الدین لدھیانوی

المجیب مصیب۔ مرزا قادیانی کے کفر اور الحاد میں کوئی شک اور شبہ نہیں ہے۔ اس کا قرآن شریف شاہد ہے۔ فقط! .... بقلم نظام اللہ عفی عنہ

جب مرزا قادیانی کسی زمانہ میں لدھیانہ جناب شہزادہ والا گوہر صاحب کے مکان میں بطور کرایہ کے قیام کرتے تھے میں نے خود مرزا قادیانی سے پوچھا تھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بموجب حدیث شریف قرب قیامت میں دوبارہ دنیا پر تشریف لائیں گے یا نہیں۔ مرزا قادیانی نے میرے اور چند صاحبان اہل مجلس کے روبرو تین دفعہ انکار کیا۔ میں نے روبرو اسی وقت اپنی زبان سے کہہ دیا کہ آپ کو میں ضرور کفر پر جانتا ہوں۔ جملہ علماء کے درباره کفر کے فتوے کی تصدیق کرتا ہوں۔ پھر ہم اتنا کہہ کر ان کے مکان سے چلے آئے۔ ..... العبد میاں جی رحمت اللہ امام مسجد جٹاں محلہ ڈھیولواں بقلم خود۔

الجواب صحیح۔ .... حبیب الرحمٰن لدھیانوی

اجاب واصاب۔ .... عبدالغفار عفی عنہ رام پوری

ھذا ھو الجواب لانه ادعی النبوة بعد ختم النبیین ومن ادعافھو دجال کذاب کما وردفی الحدیث فثبت کفرہ بلا تردد فلایجوز معھم المناکحة والمشارکة فی الصلوٰة وغیرھا من امور الدین والله اعلم بالصواب! .... حررہ محمد یوسف عفی عنہ مہتمم ومدرس مدرسہ انوار العلوم ریاست رام پور

مرزا قادیانی علیہ ماعلیہ کے عقائد واقوال اور اس کے متبعین کے احوال سے بخوبی ظاہر ہے کہ انہوں نے ملت بیضاء وشریعت غراء کی تحریف میں کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھا۔ بلکہ عقائد قطعیہ ومسائل مجمع علیہا سے صراحتاً انکار کیا اور جو شخص ضروریات دین کا منکر اور اس کے خلاف کا مدعی ہو بلا ریب کافر ہے۔ علمائے کرام نے اس کی تکفیر کی تصریح فرمائی۔ کما

ھومصرح فی الکتب المعتبرۃ جملہ اہل اسلام کو چاہئے کہ مرزا قادیانی کو مع اتباع اس کے اسلام سے خارج سمجھیں اور ان کے ساتھ مناکحت اور موالات کو حرام اور خلاف شریعت جانیں۔ھذاالجواب والموافق للسنة والکتاب !فقط:......

..........حررہ سید دیانت حسین غفرلہ مدرس مدرسہ انوار العلوم رام پور۔

بے شک مرزا قادیانی کے بہت سے دعاوی اور بکثرت ایسے اقوال موجود ہیں جو حد کفر تک پہنچاتے ہیں۔جیسا کہ ان کی کتابوں پر نظر رکھنے والوں سے پوشیدہ نہیں۔واللہ اعلم !.....محمد کفایت اللہ عفا عنہ مولاہ مدرس مدرسہ امینیہ دہلی۔

محمد قاسم۔..........مدرس مدرسہ امینیہ دہلی

ضیاء الحق۔..........مدرس مدرسہ امینیہ دہلی مہر مدرسہ امنیہ دہلی

انتظار حسین۔..........مدرس مدرسہ امینیہ دہلی

محمد امین۔..........مدرس مدرسہ امینیہ دہلی

محمد عبدالغفور۔.......دارالافتاء مدرس مدرسہ امینیہ اسلامیہ دہلی

المجیب مصیب۔..........محمد عبدالمنان مدرس مدرسہ فتح پوری

الجواب صحیح۔..........سیف الرحمن عفی عنہ مدرس مدرسہ فتح پوری دہلی

المجیب مصیب۔..........محمد عالم مدرس مدرسہ فتح پوری دہلی

المجیب مصیب۔..........قطب الدین مدرس مدرسہ فتح پوری دہلی

اصاب من اجاب ھوالمصوب۔..........محمد پر دل صدر مدرس مدرسہ اسلامیہ نعمانیہ دہلی

سوال خمسہ کے جواب میں مجیب مصیب نے جس قدر عبارتیں کتب مرزا قادیانی سے نقل کی ہیں وہ قطعاً سراسر ہذیانات ہیں۔ان کو دیکھ کر یہ یقین ہوتا ہے کہ مرزا قادیانی منجملہ ان کذابین کے ہے جو دجال موعود سے پہلے دعاۃ دجال بن کر نکلیں گے۔اس پر شہادت یہ ہے کہ خود مسیح موعود بن بیٹھا۔لیکن یہ نہ سوچا کہ کجا مسیح دجال کجا مسیح رسول ذوالجلال۔ھل یستوی اظلمات والنور!

اس کو مسیح بن کر مسلمانوں کو یہ دھوکہ دینا تھا کہ واقعات مسیح علیہ وعلیٰ نبینا الصلوٰۃ والسلام اور دجال کو بھول جائیں اور اس کا یہ شیطانی کید اور ولہانے مکر چل جائے جو کچھ بارگاہ صمدیت میں کفریات بکے ہیں اور حضرت مسیح علیہ السلام وحضرت امام حسین وصحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین اور احادیث نبویہ علی صاحبھا الصلوٰۃ والتحیة کے متعلق دریدہ دہنی اور سفا کی کی ہے۔اس کو دیکھتے مجیب مصیب کے حق میں نہایت خلوص قلب سے یہ جملہ دعائیہ بے اختیار زبان قلم سے نکلتا ہے کہ جزاہ عنی وعن جمیع المفتین!..........کتبہ ابوالفضل محمد حفیظ اللہ عفی عنہ مدرس اعلیٰ مدرسہ ڈھاکہ۔

مرزا غلام احمد قادیانی کے عقائد واقوال حسب نقل مجیب صاحب کچھ ایسے واقع ہوئے ہیں کہ ان کو دیکھتے چپ رہا نہیں جاتا ہے۔مجیب پر از حمیت نے تیغ قلم سے جو کچھ کام لیا ہے محض بہ تقاضائے حمیت اسلام ہے۔واللہ ینصرالدین ومن ینصر الدین!..........حررہ محمد صمصام الدین المدرس فی مدرسة ڈھاکہ۔

بسملة وحمدلة الحمد لاهله والصلوة لاهلها جواب المجيب مثاب ويقال جاء الحق وزحق الباطل وويل للقاديانى الغلمانى بالقول القائل الا انهم هم الكفرة الفجرة ولكن لايشعرون بالعقائد الفاسدة الفاسقة بئسما اخترعوا واهتلكوابه انفسهم ان يكفرو بما انزل الله وبما اخبربه رسول الله ﷺ الا انهم هم المصداق لقول رسول الله ﷺ يكون فى آخرالزمان دجالون كذابون ياتونكم من الاحاديث بمالم تسمعوا انتم ولا آباؤكم فاياكم واياهم لا يضلونكم ولا يفتنونكم رواه مسلم ص ٤ باب النهى عن الروايه عن الصنعناء والا حيتاط فى تحملها مروجه كتاب ص ١٠ مقدمه مسلم ج ١ وعن عبدالله بن عمروابن العاصؓ قال ان فى البحرشياطين مسجونة اوثقها سليمان بن داؤد يوشك ان تخرج فتقرأ على الناس قرآناً (وماهو بقرآن بل تغربه عوام الانسان) رواه مسلم حرره العاصى ابومحمود محمدالرحمن السنديپى مولداً اومسكناً الديوبندى تلمذا۰ المدرس الا علىٰ فى المدرسة الحمادية الدهاكه!

مجیب نے مرزا غلام احمد قادیانی کے جو عقائد واقوال نقل کئے ہیں اگر حقیقت میں اس کے عقائد ایسے ہی تھے تو اس کے احاطہ سنت والجماعت واسلام سے خارج ہونے میں کسی کو کچھ شک وتردد نہیں ہوسکتا اور مسلمانوں کو اس کے معتقدین اور تحریرات سے پرہیز کرنا لازم ہے۔ واللہ اعلم!........کتبہ محمد عبدالرحمٰن عفی عنہ مدرس مدرسہ ڈھاکہ۔

نعم الاجوبه صحيحة والقاديانى المذكورا ستحق الكفرودعاويه باطلة بلاريب!
حرره ابوجعفر اخترالدين المدرس فى مدرسة دهاكه۔

مرزا غلام احمد قادیانی کے عقائد واقوال کے بارہ میں مجیب صاحب نے جو عبارتیں تحریر کی ہیں۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ قادیانی مذکور بلاریب دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ مسلمانوں کو اس کے تمام متبعین اور تصانیف سے ہر طرح پرہیز کرنا لازم ہے۔........حررہ محمد عبدالغنی عفی عنہ مدرس مدرسہ ڈھاکہ۔

الجواب صحیح۔........ عبدالجبار قاضی کولوٹولہ کلکتہ۔

جوابات صحیح ہیں۔ اس لئے کہ اہل سنت میں داخل ہونے سے تو خود مرزا قادیانی کو انکار ہے۔ سنت کی بابت تو ان کا یہ خیال ہے کہ: هل النقل شئى بعد ايحاء ربنا۰ فاى حديث بعده نتخير! جماعت سے ان کا یہ خطاب: اخذنا من الحى الذى ليس مثله۰ وانتم عن الموتى رويتم ففكروا۰ اعجاز احمدی ص ٦٥ خزائن ج ١٩ ص ١٦٩! اب رہا ان کا مسلمان ہونا یا نہ ہونا۔ البتہ مسلمان ہونے کا وہ دعوے کرتے ہیں اور مسلمان ہی ہونے کا نہیں۔ بلکہ نبی ہونے کا اور نبی سے بڑھ کر دعوے ہے مگر اس دعوے میں وہ متردد ہیں کبھی اپنے کو مجدد کبھی خلیفہ کبھی امام کبھی کرشن، کبھی نبی اور کبھی مثیل نبی کہتے ہیں اور جو اپنی نبوت کے دعوے میں متردد ہو وہ کاذب ہے اور نبی کا ذب یقینی کافر ہے۔ واللہ اعلم!........ ابوالبرکات عبدالرؤف عفی عنہ داناپوری۔

مرزا غلام احمد متوفی کے بعض حواریین نے ایک اشتہاری برائے اتمام حجۃ ہم مدرسین مدرسہ عالیہ کلکتہ کے نام بھی

کچھ پہلے بھیجا تھا۔جس میں مرزا قادیانی کے دعوے مسیحیت ونبوۃ ورسالت کی تصریح تھی اور چونکہ ان دعاوی کا ماننا منجملہ ضروریات اسلام وایمان ظاہر کیا گیا تھا جس سے صاف ظاہر تھا کہ نبوت ورسالت مستقلہ کا مرزا قادیانی مدعی تھا۔لہذا اس کا اوراس کے جمیع امت کا' امت محمدی سے خارج ہونا یقینی معلوم ہوگیا تھا اور فاضل مجیب کے پرزور اور مدلل تحریر نے تو بالکل اس متنبی مردہ اوراس کے مومنین کی بے ایمانی کواظہر من الشمس کردیا ہے۔فجزاکم الله خیر الخیراء!............

............الراقم محمد یحییٰ سہسرامی مدرس مدرسہ عالیہ کلکتہ۔

الاجوبة صحیحة ۰ العقائد التی قد صرح بها المرزا فی کتبه غیر عقائد الاسلامیة لا شك فیها انها من الکفریات فلاریب فی کفر معتقدیها ۰ والله اعلم!............ خادم القوم المدعوبعبدالاحد عفا عنه(دربھنگوی)

ولله درالمجیب المصیب فقداتی بجوابات صحیحة بلاریب وشك!......

............محمد عمر مدرس اول انجمن حمایت اسلام مونگیر۔

الجواب صحیح۔............ محمد یعسوب ندوی

الجواب صحیح۔............ محمد عبدالشکور عفی عنہ گورکھپوری ساکن مونگیر

جاء الحق وزهق الباطل ان الباطل کان زهوقا!............ابوالرضوان محمد عبدالرحمٰن ہیڈ مولوی ضلع اسکول مونگیر۔

المجیب مصیب۔............ ابوالمعالی بندہ محمد محبوب علی عفی عنہ مدرس دوم ضلع اسکول مونگیر۔

۷۸۶' مرزا قادیانی کے اقوال مذکورہ رسالہ بعضے بدعت قبیحہ شنیعہ اور بعضے کفر ہیں جوسب کا یا کفریات کا معتقد ہو اس پر حکم کفر کا کیا جائے گا جو بدعیات کا معتقد ہو وہ مبتدع ضال ہے اور دونوں حالتوں میں اہل حق کو ان سے تجنب لازم ہے۔جیسا کہ رسالہ میں تفصیل مرقوم ہے۔............ اشرف علی تھانوی ۵ جمادی الاولیٰ ۱۳۱۹ھ!

الجواب صحیح۔............ بندہ محمد ضرغام الدین عفی عنہ مدرس مدرسہ احمدیہ فیض آباد۔

رسالہ ہذا کے صفحہ اول میں جو استفتاء مرقوم ہے اس کا جواب مجیب مصیب نے جس قدر بھی ارقام فرمایا ہے بلاشبہ وہ کل صحیح ہیں۔مرزا غلام احمد قادیانی علیہ ماعلیہ نے جس قدر کفر وزندقہ' ارتداد' والحاد کا جال روئے زمین پر پھیلایا اس کی نظیر گزشتہ صدیوں میں کم ملے گی۔عن ابی هریرةؓ عن النبی ﷺ قال لاتقوم الساعة حتی تقتتل فئتان فتکون بینهما مقتلة عظیمة دعوهما واحدة ولاتقوم الساعة حتیٰ یبعث دجالون کذابون قریبا من ثلثین کلهم یزعم انه رسول الله ۰ رواه البخاری ج۳ص۱۱۱۳ فی باب علامات النبوة فی الاسلام حدیث نمبر۳۶۰۹ نسخه مروجه ج۱ص۵۰۹ وفی غیره بطریق کثیرة ومثله فی صحیح المسلم ج۲ ص۳۹۰ کتاب الفتن وشرائط الساعة وروی الدار قطنی عن ابن مسعودؓ قال قال رسول اللهﷺ ان الله عزوجل اختارلی اصحابا فجعلهم

اصحابی واصھاری وانصاری وسیجی من بعدھم قوم ینقصوھم ویسبوھم فان ادرکتموھم فلاتناکحوھم ولا تواکلوھم ولا تشاربوھم ولا تصلوا معھم ولا تصلوا علیھم ۰ انتھی !پس مرزا قادیانی معہ اپنے تمام معتقدین کے یقیناً دائرہ اسلام سے خارج ہے اوران سب کے کفروارتداد میں کسی قسم کا شبہ نہیں ہے۔ لہذا جملہ اہل اسلام پرفرض ہے کہ ان سب کے ساتھ وہی برتاؤ ومعاملہ اعتقاداً وعملاً کریں اور رکھیں جو کافراور مرتد کے متعلق منصوص ومذکور ہیں۔........ فقیرابوالطاہرظہوراحمد بگوی کان اللہ تعالیٰ لہ مدرس جماعت سنیسیر مدرسہ عالیہ ہوگلی۔

الاجوبة کلھا صحیحة والعبارات المنقولة من کتبھم علی کفر القادیانی وارتداداتبا عہ وجنودہ صریحة واللّٰہ تعالیٰ سبحانہ اعلم ۰ حررہ الراجی عفوربہ الکریم المدعو بمحمد سلیم عفی اللّٰہ عنہ صدر المدرسین فی المدرسة الھا شمیة الواقعة فی مسجد زکریا بمبئی!

ایسے عقائد کے معتقداوراس کے اتباع کے کفروارتداد میں کچھ شک وشبہ نہیں۔مسلمانوں کوان سے احترازکرنا لازم ہے۔فقط!.............کتبہ:دین محمد عفی عنہ خادم مدرسہ ہاشمیہ واقع مسجدزکریا بمبئی۔

وللّٰہ درالمجیب اللبیب علی ماثبت من العقائد الباطلة لتابعی المسیح الفنجابی! وانا المسکین مھرالدین الخطیب الکورچوی مدرس المدرسة النظامیة عفااللّٰہ عنہ بمبئی!

لاشك ان المرزائین منحرفون عن الطریق المستقیم! احقرالعبید عبدالحمید بھوپالی سندیافتہ مدرسہ عالیہ دیوبندصدرالمدرسین للمدرسة النظامیہ حفظھا اللّٰہ!

باسمہ سبحانہ تعالیٰ شانہ ۰ حمداً لمن جعل لنا شعائر دیننا الحنیف ذرائع قویة الی سبیل الحق والھدی ونصلی ونسلم علی ھادی البرو الاحسان ۰ افضل الاساتذة الروحانیة واکمل المعجزات الباھرة فی الوریٰ وعلیٰ آلہ وصحبہ الا خیار ذوی البرکات والمعانم الرشد کما یتمنی اما بعد ماثبة العلماء الکرام من عبارات الضال المضل عن الصراط المستقیم مرزا غلام احمد قادیانی فھو دال علی انحرافہ عن الملة البیضاء التی قال اللّٰہ سبحانہ وتعالیٰ فی شانھا ان الدین عنداللّٰہ الاسلام وبتقدیر صحة ھذہ العبارات بانھا من معتقدات المسیح الفنجابی فلا شك فی ارتدادہ عن الطریق الحق واللّٰہ سبحانہ وتعالیٰ یحفظنا وجمیع المسلمین من مکائد ھذہ الفرقة الطاغیة بحرمة سید البریة علیہ افضل الصلوٰة واتم التحیة وانا العبد الراجی غفوربی ذی العرش المتین محمد سیف الدین عفااللّٰہ عنہ رب العالمین خادم المدرسة النظامیتالواقعة فی البمبائی!

ماکتب المجیب اللبیب فھو فیہ مثاب ومصیب! کتبہ: القاضی غلام احمد التھائی

المدرس فی المسجد الجامع فی بلدة بمبئی!

الجواب صحیح کتبه العبدمحمدعبد المنعم واعظ وخطیب المسجد الجامعه بمبئی!

مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے متبعین سب کے سب بے ایمان اور بد دین ہیں۔ کیونکہ اس کے اقوال مستلزم کفر ہیں۔ والله اعلم بالصواب!......... محمد ریاست حسین عفی عنہ رائے بریلی مہتمم مدرسہ رحمانیہ آلہ آباد۔

بے شک اقوال مرزا کے کفر والحاد کو پہنچتے ہیں۔ کسی سمجھدار کو ان پر کفر والحاد کے کسی لزوم میں تامل نہیں ہو سکتا۔ والله اعلم بالصواب!............ محمد دین احمد جعفری آلہ آبادی کان الله له!

جوابات صحیح ہیں۔........... ولی محمد آلہ آبادی مدرس مدرسہ سبحانیہ آلہ آباد۔

مرزا غلام احمد قادیانی کے اقوال کفر والحاد کے ہیں۔ لہذا اس کے ارتداد میں کوئی شبہ نہیں ہے۔.......... ....ابوسعید سید محمد عبدالحمید مدرس مدرسہ سبحانیہ شہر آلہ آباد۔

لله درالمجیب لاریب ان القادیانی واتباعه اخوان الشیاطین لاشك فی تکفیرهم اولئك اصحاب النار هم فیها خالدون۔ لاتجوزالصلوة خلفهم بل یجب علی المسلمین اخراجهم عن المساجد کتبه ابوالمکارم محمدعبدالرحمن المتخلص بقیس المدرس فی المدرسته السبحانیه آله آباد!

لقد اصاب من اجاب!............ سید محمد اعظم گڑھی کوٹہیاوی مدرسہ اسلامیہ۔

صح الجواب بلاارتیاب والله اعلم بالصواب!..... محمد حسین منڈاوری الہ آبادی مدرسہ اسلامیہ۔

جوابات صحیح ہیں۔......... عبدالمعبود مدرس مدرسہ اسلامیہ الہ آباد۔

لقد درینا بما ترشح بقلم المجیب معتمداً وواثقاً علی ماخذ المصیب نمقه السید نذیرا حمد وفق له الخیر مدرسه اسلامیه اله آباد۔

الجواب صحیح۔......... برکت الله الہ آبادی مدرسہ اسلامیہ۔

لاریب فی تکفیر القادیانی والحادهم وهم من الخاسرین والضالین لعنة الله علیهم اجمعین۔ حرره محمدمتین اعظم گڈھی کولیاوی تلمیذ مولانا حکیم سید نذیر احمد صاحب سکندر پوری بلیاوی مدرس اعلیٰ مدرسه اسلامیه اله آباد!

صح الجواب والیه المرجع والمآب!............ محمد عبدالمجید خان الہ آبادی مدرسہ اسلامیہ۔

لاشك فی کفر القادیانی واتباعه من شك فی کفرهم وعذابهم فقد کفرولهم عذاب الیم! محمدرضا خان اله آبادی مدرسه اسلامیه!

الجواب صحیح۔............ کتبہ عبدالغفور مظفر پوری موضع بھرونڈی وارد حال الہ آباد مدرسہ اسلامیہ۔

لاشك ان القادیانی واتباعه کفرة!............ حرره المفتقر الی الصمد مسیح الدین عفاعنه یحیی پوری اله آباد!

مرزا غلام احمد قادیانی کے کفر اور ارتداد میں کچھ شک اور شبہ نہیں ہے۔ اس کے تمام معتقدین اور خلفاء سے پرہیز کرنا لازم ہے۔ مرزا قادیانی مذکور کی تصانیف سے صاف طور پر دعوے نبوت معلوم ہوتا ہے کہ جو صریح حدیث لا نبی بعدی کے خلاف ہے اور نیز اس کی تصانیف سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی صریح تحقیر ثابت ہوتی ہے اور تحقیر انبیائے کرام علیہم السلام کفر ہے۔ بس بناء علیہ اس کی اور اس کے معتقدین کے کافر اور مرتد ہونے میں کچھ شک اور شبہ نہیں ہے۔ فقط!......

......احقر الزمن محمود حسن سہسوانی مدرس اول مدرسہ شاہی مسجد واقع شہر مراد آباد۔

مرزا غلام احمد قادیانی کا کلام سراسر کفر اور الحاد سے بھرا ہوا ہے۔ جا بجا دعوے نبوت اور انبیائے سابقین کی تحقیر اور ختم نبوت کا انکار نصوص قطعیہ کی تحریف وتبدیل وغیر ذالک من الکفریات سے مملو ہے۔ جس سے اس کا کفر وارتداد کالشمس فی رابعة النہار ظاہر ہے۔ وہ اور اس کے تمام ہم خیال کافر اور مرتد ملعون ہیں۔ ان سے ترک معاملات لازم اور واجب ہے۔ ان کو مسلمان سمجھنا اپنے کفر کا اقرار کرنا ہے۔ فقط! فخر الدین احمد غفرلہ مدرس دوم مدرسہ شاہی مسجد مراد آباد۔

مرزا قادیانی مذکور اور اس کے تمام مرید ہم خیال اور ہم عقیدہ کافر ومرتد ہیں۔ مرزا قادیانی کی تحریر سے توہین حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام وعلیٰ نبینا ظاہر ہوتی ہے اور توہین ادنیٰ نبی بھی کفر ہے۔ چہ جائیکہ اولوالعزم رسول کی توہین۔ عیاذ باللہ! علاوہ بریں دیگر عقائد باطلہ مثلاً زعم نبوت اس کے اور اس کے جملہ اتباع کے کفر کی بین دلیل ہیں۔ ان کے کفر میں کچھ شک نہیں۔............ بندہ ولایت احمد عفی عنہ سنبھلی مدرس مدرسہ شاہی مسجد مراد آباد۔

بے شک مرزا غلام احمد قادیانی علیہ کے اقوال سے اس کی صاف ردت ظاہر ہوتی ہے۔ اس کے جس قدر اقوال مذکورہ ہیں نصوص قطعیہ قرآنی واحادیث کے بالکل مخالف ہیں۔ ان اقوال کا معتقد منکر قرآن واحادیث کا ہے اور ان ہر دو کا یا ایک کا منکر قطعی کافر ہے اور چونکہ عقائد قادیانی وعقائد ایمانی کا اجتماع مثل آب وآتش کے وعلیٰ ہذا اہل اسلام وقادیانیین کا۔ لہٰذا نہایت ضروری ہے کہ ان میں باہم بالکل انقطاع ہونا چاہئے۔ خصوصاً مزاوجت اور صلوٰۃ کہ ان ہر دو میں بالکلیہ کوشش کر کے مفارقت وقطع تعلق کرنا چاہئے۔ اہل اسلام کو ہرگز ہرگز اپنی دختر نہ دینا چاہئے۔ ونیز اہل اسلام کو اپنی مساجد میں ان کو ہرگز داخلہ کی اجازت نہ دینا چاہئے اور جن اصحاب کو مساجد میں داخلہ کی اجازت ہو ان اصحاب کو ممانعت کر کے ان کے مرض متعدی سے اپنی مطہر مساجد کو صاف کرنا چاہئے۔ ونیز اہل اسلام ان اصحاب سے بوجہ اپنی لاعلمی کے اس وقت تک موانست کرتے رہے ہیں۔ ان کو چاہئے کہ مفارقت اختیار کر کے بمقتضائے للصحبة تاثر جو کچھ اس مرض متعدی کا اثر پیدا ہوا ہو اس کا استغفار کے ساتھ علاج کرنا چاہئے۔ فقط:......

..........وماعلینا الاالبلاغ !رضوان علی عفی عنہ مدرس مدرستہ الغرباء واقع مسجد شاہی مراد آباد۔

فی الواقع اس مہمل عقیدہ والاشخص قطعاً کافر ہے۔..........خادم العلماء والاطباء کبیر الدین عفی عنہ مراد آباد۔

جوابات صحیح ہیں۔..........احقر علی نظر غفرلہ۔

لاریب مدعی نبوت خصوصاً اہل اسلام سے بوجہ صریح تخالف وتحریف نصوص قطعیہ واحادیث نبویہ ﷺ کے کافر ومرتد ہے اور علیٰ ہذا اسی حکم میں اس کے امتی بھی ہیں۔ ان سے اجتناب وترک تعلقات اہم وضروری ہے۔..........

..........راقم بندہ ابوالمظفر عبدالرشید غفرلہ بلند شہری۔

الجوابات صحیح۔.......... احمد حسن غفرلہ مدرس دینیات مدرسہ ہیوٹ مسلم ہائی سکول مراد آباد۔

الجوابات صحیح۔.......... ابوحامد محمد نصر اللہ عفی عنہ مراد آباد۔

جوعقائد فاسدہ کہ اس رسالہ میں درج ہیں۔ اس کے قائل اور معتقد سے بیزار ہوں اور دونوں کو دائرہ اسلام سے خارج جانتا ہوں اور ایسا شخص پورا اس حدیث کا مصداق ہے کہ جس کی پیشین گوئی مخبر صادق ﷺ نے فرمائی تھی: ”عن ابی ہریرۃؓ قال قال رسول اللہ ﷺ یکون فی آخر الزمان دجالون کذابون یاتونکم من الاحادیث بمالم تسمعوا انتم ولا آباؤکم فایاکم وایاہم لایضلونکم ولا یفتنونکم ۰ مسلم ص۱۰ ج۱ مقدمہ “روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول خدا ﷺ نے ہوں گے آخر زمانہ میں فریب دینے والے جھوٹے لائیں گے تمہارے پاس حدیثیں کہ نہیں سنیں تم نے اور نہ تمہارے باپوں نے۔ پس بچو تم ان سے اور بچاؤ ان کو آپ سے۔ نہ گمراہ کریں وہ تم کو اور نہ فتنہ میں ڈالیں تم کو۔ پس مسلمانوں کو لازم ہے کہ ایسے بدینوں کی صحبت اور خلط ملط سے بچیں اور ان سے ہم کلام نہ ہوں اور نہ ان کی کتابیں دیکھیں۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو کید قادیانی اور اس کے متبعین سے بچائیں۔ بجاہ النبی وآلہ واصحابہ ﷺ !..........فرخ بیگ عفی عنہ مراد آبادی۔

کسی شخص کے کفر کا فتویٰ دینا کچھ آسان امر نہیں مگر جو شخص نصوص متواترہ قطعی الدلالۃ کا منکر ہو اس کے کفر کو مسلمانوں پر ظاہر کرنا حاملان شرع اسلام کا فرض قطعی ہے۔ اگر وہ ایسا نہ کریں تو خدا کے نزدیک ان سے بڑھ کر شاید ہی کوئی ملعون ثابت ہو۔ اسی مجبوری کی وجہ سے مرزا غلام احمد ساکن قادیان ضلع گورداسپور پنجاب کے کفر کا فتوے دیا جاتا ہے۔ میں نے خود اس سے سنا ہے کہ وہ بار بار تاکید سے کہتا تھا کہ میں خدا کا رسول ہوں۔ مجھ پر نزول وحی اسی طرح ہوتا ہے جیسے دیگر انبیاء پر۔ اس کے بعد مجھے اس کے کفر میں کوئی تامل نہ رہا۔ واللہ اعلم !..........

..........میر عبدالکریم قرشی العلوی ساکن ضلع ہزارہ فقیہ اول ندوہ لکھنؤ سابق صدر مدرس مدرسہ محبوبیہ حیدرآباد دکن۔

انا خاتم النبیین لا نبی بعدی

میں آخری نبی ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں

فتویٰ تکفیر قادیان

شائع کردہ!

کتب خانہ اعزازیہ دیوبند

نوٹ: بعد میں اس رسالہ کو حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ نے ''فسخ نکاح مرزائیاں'' کے نام سے بھی شائع کیا تھا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

ناظرین آپ کو معلوم ہے کہ پنجاب میں مرزائی جماعت نے ایک نئی نبوت کی بنیاد ڈال کر اہل اسلام میں نہ صرف اختلاف پیدا کر دیا ہے۔ بلکہ لین دین‘ عقائد‘ اصول اور عبادات ومعاملات میں بھی زمین آسمان کا فرق پڑ گیا ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنے آغاز مسیحیت میں کئی رنگ بدلے۔ سب سے پہلے اپنے کو صوفی منش ظاہر کیا‘ پھر مجدد بنے‘ پھر حکم‘ پھر نذیر۔ اس کے بعد مسیح ہونے کے مدعی ہوئے‘ پھر کرشن اوتار اور سب سے آخر میں نبوت کا دعویٰ شائع کیا اور بہت جلد دنیا سے رخصت ہوئے۔ مرزا قادیانی ابتداء دعاوی میں نرمی سے کام لیتے رہے۔ جب جماعت کثیر ہوگئی تو غیر احمدیوں کو کافر قرار دیا اور ان سے عبادات ومعاملات میں الگ رہنے کا حکم دیا۔ بہرحال مرزا قادیانی نے دنیا کے تمام کمالات کا مظہر اپنی ذات کو قرار دیا۔

مرزا قادیانی کے گدی کے جانشین

جب مرزا قادیانی مرے تو حکیم نورالدین نے حضرت ابوبکرؓ کا منصب سنبھالا۔ پھر جب وہ مرے تو حضرت عمرؓ کا زمانہ مرزا محمود دکھا رہے ہیں۔ مرزا محمود نے ہر چند اپنے ذاتی اسلام کی اشاعت میں کوشش کی مگر بجائے یگانگت کے مرزائی جماعت میں بیگانگت پیدا ہوگئی۔ مسٹر محمد علی نے لاہور میں بیعت (پیری‘ مریدی) کا سلسلہ شروع کر دیا۔ مولوی احمد حسن امروہی قادیان سے الگ ہو کر لاہوری جماعت میں شامل ہوگئے۔ گوجرانوالہ میں ظہیرالدین اروپی نے الگ جماعت قائم کر لی اور عبداللہ تیماپوری الگ بیعت لے رہا ہے۔ یہ چار مذاہب شاید اسلامی چار مذاہب کا نقشہ ہوں۔ مگر حضرات! اسلامی چار مذاہب تو ایک دوسرے کو حق پر سمجھتے ہیں۔ مرزائیوں میں تو باہمی کفر واسلام کا فرق ہے۔ لاہوری جماعت قادیانی جماعت کو مشرک بتاتی ہے۔ کیونکہ اس نے مرزا قادیانی کے مشرکانہ الہام کو صحیح تسلیم کیا اور قادیانی لاہوریوں کو مرتد یقین کرتے ہیں۔ کیونکہ انہوں نے مرزا قادیانی کے طریق مشرب سے انحراف کیا ہے کہ مرزا قادیانی نے کہا تھا کہ: ’’میرے بعد یوسف آئے گا۔ بس اس سے یوں ہی سمجھ لو کہ وہ خدا ہی اترا ہے۔‘‘ ظہیر اروپی کو مرزا قادیانی کی صحیح جانشینی کا دعویٰ ہے اور مرزا محمود کو غاصب اور ظالم قرار دیتا ہے اور کہتا ہے کہ قادیان کی طرف منہ کر کے عبادت کرنا افضل ہے۔ کیونکہ وہ مکہ ہے جہاں ایک رسول نے جنم لیا تھا۔ عبد تیماپوری کا دعویٰ ہے کہ اسے وہ انکشاف ہوا ہے کہ مرزا قادیانی کو بھی نصیب نہیں ہوا۔ اس کو اپنے بازو سے الہام ہوتا ہے اور اپنی کتاب تفسیر آسمانی میں حضرت آدم علیہ السلام کو حضرت حوا سے خلافت فطرت انسانی ملوث ہونے کا الزام لگاتا ہے۔ وزیرآباد کے پاس ہی سمبڑیال ایک گاؤں ہے۔ وہاں کے ایک مرزائی محمد سعید نامی کو یہ خبط سوجھا ہے کہ مرزا قادیانی نے تجدید اسلام کو شروع کیا تھا۔ مگر اخیر تک نہ پہنچا سکے۔

خداتعالیٰ نے مجھے ’’قمر الانبیاء‘‘ بنا کر مبعوث کیا ہے۔ اس کے یہ عقائد ہیں کہ:

’’شراب جائز ہے۔ اپنی رشتہ داری میں نکاح ناجائز ہے۔ حضرت مسیح یوسف نجار کے بیٹے تھے۔ ختنہ ناجائز ہے۔ وغیرہ وغیرہ!‘‘ بہرحال ان مرزائی چار جماعتوں کا اس پر اتفاق ہے کہ مسیح موعود مرزا قادیانی ہی تھے اور ان کا کلام وحی من اللہ ہے۔ اس کے مقابل اہل اسلام ان دونوں امور کے منکر ہیں۔ صرف منکر ہی نہیں۔ بلکہ مرزا قادیانی کو شروع سے آخر تک کافر ومرتد قرار دیتے ہیں اور لین دین معاملات اور عبادات میں ان سے الگ ہیں۔ اب مرزائی اور غیر مرزائی میں کفر واسلام کا فرق ہے۔ نہ ان کی ان کے ہاں شادی ہوسکتی ہے۔ نہ ان کے ہاں کفن‘ دفن‘ نماز‘ زکوٰۃ‘ جنازہ بھی

الگ الگ ہے۔ بالجملہ ایک استفتاء جس کے متعدد (بلکہ اس سے بھی زیادہ) جوابات مختلف حضرات علمائے اسلام کی جانب سے دیئے گئے ہیں۔ ناظرین کرام کی خدمت میں پیش کرتے ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ ہم میں اور مرزائیوں میں اصولی فرق ہے فروعی اختلاف نہیں اور ایسے بعید اختلافات کے ہوتے ہوئے ہم انہیں اسلام میں داخل نہیں سمجھ سکتے۔ کوئی عقلمند اتنا کہے بغیر نہیں رہ سکتا اور امید ہے کہ مرزائی بھی ہمیں یقین دلائیں گے کہ آج سے تیرہ سو سال پہلے مرزائی اعتقادیات کا نام ونشان کہاں تھا۔ انہوں نے اسلام کی پرانی چاردیواری کو مسمار کرنے میں کوئی کسر باقی نہیں رکھی۔ ناظرین خود فیصلہ کرلیں گے کہ مرزائیوں نے اسلامی عمارت کو کس طرح مسمار کردیا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

سوال (استفتاء)

بخدمت شریف جناب علمائے اسلام سلمکم اللہ الیٰ یوم القیام! کیا فرماتے ہیں علمائے دین متین ومفتیان شرع متین اس امر میں کہ مرزاغلام احمد قادیانی کے اقوال مندرجہ ذیل ہیں:

۱…… آیت:''مبشراً برسول یأتی من بعدی اسمه احمد · '' کا مصداق میں ہوں۔

(ازالہ اوہام طبع اول ص۶۷۳'خزائن ج۳ص۴۶۳)

۲…… مسیح موعود (جن کے آنے کی خبر احادیث میں آئی ہے) میں ہوں۔ (ازالہ اوہام طبع اول ص۶۶۵'خزائن ج۳ص۴۵۹)

۳…… میں مہدی مسعود اور بعض نبیوں سے افضل ہوں۔ (معیارالاخیار ص۱۱'مجموعہ اشتہارات ج۳ص۲۷۸)

۴…… ان قدمی هذه علی منارة ختم علیه کل رفعة میرا قدم اس منارہ پر ہے جہاں کل بلندیاں ختم ہوچکی ہیں۔

(خطبہ الہامیہ ص۷۰'خزائن ج۱۶ص ایضاً)

۵…… لا تقیسونی باحد ولا احدابی میرے مقابل کسی کو پیش نہ کرو۔ (خطبہ الہامیہ ص۵۲'خزائن ج۱۶ص ایضاً)

۶…… میں مسلمانوں کے لئے مسیح مہدی اور ہندوؤں کے لئے کرشن ہوں۔ (لیکچر سیالکوٹ ص۳۳'خزائن ج۲۰ص۲۲۸)

۷…… میں امام حسین (علیہ السلام) سے افضل ہوں۔ (دافع البلاء ص۱۳'خزائن ج۱۸ص۲۳۲)

۸…… وانی قتیل الحب لکن حسینکم …… قتیل العداء فالفرق اجلی واظہر

(میں عشق کا مقتول ہوں مگر تمہارا حسین دشمن کا مقتول ہے فرق بالکل ظاہر ہے۔) (اعجاز احمدی ص۸۱خزائن ج۱۹ص۱۹۳)

۹…… یسوع مسیح کی تین دادیاں اور تین نانیاں زناکار تھیں۔ معاذ اللہ! (ضمیمہ انجام آتھم حاشیہ ص۷'خزائن ج۱۱حاشیہ ص۲۹۱)

۱۰…… یسوع مسیح کو جھوٹ بولنے کی عادت تھی۔ (معاذ اللہ) (ضمیمہ انجام آتھم ص۵'خزائن ج۱۱حاشیہ ص۲۸۹)

۱۱…… یسوع مسیح کے معجزات مسمریزم تھے۔ اس کے پاس بجز دھوکہ کے اور کچھ نہ تھا۔

(ضمیمہ انجام آتھم حاشیہ ص۷خزائن ج۱۱حاشیہ ص۲۹۱)

۱۲…… میں نبی ہوں اس امت میں۔ نبی کا نام میرے لئے مخصوص ہے۔ (حقیقت الوحی ص۳۹۱'خزائن ج۲۲ص۴۰۶'۴۰۷)

۱۳…… مجھے الہام ہوا ہے۔ (یا ایها الناس انی رسول الله الیکم جمیعاً) (لوگو! میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہوکر آیا ہوں) (حقیقت الوحی ص۳۹۱'خزائن ج۲۲ص۴۰۷'مجموعہ اشتہارات ج۳'ص۲۷۰)

۱۴…… میرا منکر کافر ہے۔ (حقیقت الوحی ص۱۶۳'خزائن ج۲۲ص۱۶۷)

۱۵......میرے منکروں بلکہ متأملوں کے پیچھے بھی نماز جائز نہیں۔ (فتاویٰ احمدیہ جلد اول ص ۱۸)

۱۶......مجھے خدا نے کہا ہے۔(اسمع ولدی)(اے میرے بیٹے سن!) (البشریٰ ص ۴۹ حصہ اول)

۱۷......لولاک لما خلقت الا فلاک(اگر تو نہ ہوتا تو میں آسمان پیدا نہ کرتا) (حقیقت الوحی ص ۹۹ خزائن ج ۲۲ ص ۱۰۲)

۱۸......میرا الہام ہے وما ینطق عن لهوای یعنی میں بلا وحی نہیں بولتا۔ (اربعین نمبر ۳ ص ۳۶ خزائن ج ۱۷ ص ۴۲۶)

۱۹......مجھے خدا نے کہا ہے وما ارسلناك الا رحمة اللعلمین یعنی خدا نے تجھے رحمت بنا کر بھیجا۔

(حقیقت الوحی ص ۸۲ خزائن ج ۲۲ ص ۸۵)

۲۰......مجھے خدا نے کہا انك لمن المرسلین (خدا کہتا ہے کہ تو بلاشک رسول ہے۔)

(حقیقت الوحی ص ۱۰۷ خزائن ج ۲۲ ص ۱۱۰)

۲۱......اتانی مالم یعط احد من العالمین ۔ خدا نے مجھے وہ عزت دی جو کسی کو نہیں دی گئی۔

(حقیقت الوحی ص ۱۰۷ خزائن ج ۲۲ ص ۱۱۰)

۲۲......الله معك یقوم اینما قمت (خدا تیرے ساتھ ہوگا جہاں کہیں تو رہے۔)

(ضمیمہ انجام آتھم ص ۷۱ خزائن ج ۱۱ حاشیہ ص ۳۰۱)

۲۳......انا اعطیناك الکوثر خدا نے مجھے حوض کوثر دیا ہے۔ (انجام آتھم ص ۵۸ خزائن ج ۱۱ ص ایضاً)

۲۴......(رایت) فی المنام عین الله تیقنت انی هو فخلقت السموات والارض (میں نے اپنے آپ کو بعینہ خدا دیکھا اور میں یقیناً کہتا ہوں کہ میں وہی ہوں اور میں نے زمین آسمان بنائے۔)

(آئینہ کمالات ص ۵۶۴، ۵۶۵ خزائن ج ۵ ص ایضاً)

۲۵......میرے مرید کسی غیر مرید سے لڑکی نہ بیاہا کریں۔ (فتاویٰ احمدیہ جلد دوم ص ۷)

جو شخص مرزا قادیانی کا ان اقوال میں مصدق ہو اس کے ساتھ کسی مسلمان کا رشتہ زوجیت کرنا جائز ہے یا نہیں؟ اور تصدیق بعد نکاح موجب افتراق ہے یا نہیں؟۔

الجواب:(۱) سنی ازریاست بھوپال

مندرجہ سوال ہذا میں متعدد ایسے اقوال ہیں جن کے کلمہ کفر ہونے میں تاویل بھی نہیں ہو سکتی۔ لہذا جس شخص کے عقائد ایسے ہوں وہ بوجہ مخالفت اسلام کے جماعت اسلام سے جدا ہے اور مسلمان مرد و عورت کا نکاح ایسے خارج عن الاسلام سے درست نہیں۔ مہر دستخط محمد یحییٰ عفا اللہ عنہ مفتی بھوپال ۳ رجب ۱۳۳۶ھ

(۲) ازریاست رامپور

جو شخص مرزائے قادیانی کے اقوال مذکور میں تصدیق کرے وہ اعلیٰ درجہ کا ملحد اور کافر ہے۔ ایسے شخص کے یہاں نکاح کرنا مطلقاً حرام ہے۔ اور اگر کوئی شخص بعد نکاح اقوال مذکورہ میں مرزائے قادیانی کی تصدیق کرے گا تو اس سے افتراق لازم ہوگا۔ دستخط ظہور الحسن محلہ پہلوار۔ ''ذالك كذالك ۔ ''مظفر علی خان مقبرہ عالیہ'...... ''الامر كما حرره مولانا السید ظهور الحسن ''انصار حسین عفی عنہ'...... ''فان القول ماقالت خدام ۔ ''ذوالفقار حسین عفی عنہ'...... ''الامر كذالك ۔ ''فقیر سید تاثیر حسین عفی عنہ۔

(۳)از ریاست حیدرآباد

یہاں کے جوابات کی بجائے کتاب افادة الافهام بجواب ازالتہ الاوہام مصنفہ جناب مولانا مولوی محمد انوار اللہ خاں مرحوم ناظم امور مذہبیہ کا مطالعہ کرلینا کافی ہوگا۔

(۴)از دارالعلوم دیوبند ضلع سہارنپور(سنی)

اقوال مذکورہ کا کفروارتداد ہونا ظاہر ہے۔پس وہ شخص جوایسا کہتا اور عقیدہ رکھتا ہے اور جو اس کی پیروی اور تصدیق کرنے والے ہیں۔وہ کافر ومرتد اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔اہل اسلام کو ان سے مناکحت درست نہیں اوران کے ساتھ نکاح منعقد نہ ہوگا۔اگر کوئی مسلمان نکاح کے بعد مصدق قادیانی کا ہوجائے تو وہ فوراً مرتد ہوجائے گا اور نکاح اس کا فسخ ہوجائے گا اور تفریق لازم ہوگی۔(مہر ودستخط عزیز الرحمان عفی عنہ مفتی مدرسہ دیوبند ۱۲/رجب ۱۳۳۶ھ)

الجواب صحیح'گل محمد خاں مدرس مدرسہ عربیہ دیوبند......الجواب صحیح'غلام رسول عفی عنہ......الجواب صحیح'الحسن عفی عنہ......الجواب صحیح'محمد رسول خان عفی عنہ......الجواب صحیح'فقیر اصغر حسین عفی عنہ......اصاب المجیب'محمد اعزاز علی عفی عنہ......الجواب صحیح'محمد ادریس عفی عنہ......الجواب صحیح'احمد امین عفی عنہ......الجواب صواب'محمد تفضّل حسین عفی عنہ......الجواب صواب'عبدالوحید عفی عنہ۔

(۵)از تھانہ بھون ضلع سہارنپور(سنی)

جومسلمان ایسے عقائد اختیار کرے جن میں بعضے یقینی کفر ہیں۔بحکم مرتد ہے اور مرتد کا نکاح مسلمان عورت سے اوراسی طرح مرتدہ کا نکاح مسلمان مرد سے صحیح نہیں۔اور نکاح ہوجانے کے بعد اگر عقائد کفریہ اختیار کرلے تو نکاح فسخ ہوجائے گا۔(دستخط اشرف علی عفی عنہ'حکیم الامتہ مصنف تصانیف کثیرہ ۱۳۳۶ھ)

(۶)مدرسہ عربیہ مظاہر العلوم سہارنپور(سنی)

سوال مذکور الصدر میں اکثر ایسے امور ذکر کئے گئے ہیں جو مسلمانوں کے نزدیک متفق علیہ ناجائز اور موجب کفر و ارتداد قائل ہیں۔پس جو شخص ایسا عقیدہ رکھتا ہو اور ان اقوال کا مصدق ہو تو اس کے کفر میں کچھ کلام نہیں۔وہ شرعاً مرتد ہوگا جس کے ساتھ نکاح جائز نہیں اور جو پہلے سے اہل اسلام تھا بعد نکاح کے قادیانی عقائد کا ہوگیا۔اس کا نکاح فوراً شرعاً باطل ہوجائے گا۔قضاء قاضی اور حکم حاکم کی بھی شرعاً اس میں ضرورت نہیں:''ارتداد احدهما (الزوجين) فسخ عاجل بلا قضاء (شامی جلد۲ ص ٤٢٥)لا يجوزله ان تزوج مسلمة الخ ويحرم ذبيحته وصيده بالكلب والبازى والرمى . (عالمگیریہ ص۸۷۷)''حررہ عنایت الٰہی مہتمم مدرسہ مظاہر العلوم ۱۹اپریل ۱۹۱۸ء

الجواب صحیح'خلیل احمد......الجواب صحیح'ثابت علی ......الجواب صحیح'عبدالرحمٰن ......الجواب صحیح'عبداللطیف......الجواب صحیح بلاارتیاب'عبدالوحید سنبھلی......قد اصاب من اجاب'ممتاز میرٹھی......الجواب صحیح'منظور احمد......هذا هوالحق'محمد ادریس......الجواب صحیح'عبدالقوی......الجواب الحق'محمد فاضل......الجواب صحیح'بدر عالم میرٹھی

...... جواب المجیب صحیح، علم الدین حصاری ...... المجیب مصیب' غلام حبیب پشاوری ...... ھذا الجواب حق' عبدالکریم نوگانوی ...... ھذا جواب صحیح' فصیح الدین سہارنپوری ...... جواب المجیب صحیح' محمد روشن الدین محمد پوری ...... الجواب صحیح' نور محمد ...... الجواب صحیح' دلیل الرحمٰن ...... الجواب صحیح' محمد بلوچستانی ...... الجواب حق' ظریف احمد مظفر نگری ...... للہ در المجیب' محمد حبیب اللہ (عفی عنہم)

(۷) رائے پور ضلع سہارنپور (سنی)

جو شخص مسلمان ہو کر ان اقوال عقائد کا معتقد ہو وہ بلا تردد مرتد ہے۔ اس سے کوئی اسلامی معاملہ کرنا اور رشتہ ناطہ کرنا جائز نہیں اور جو ان کے عقائد تسلیم کر کے مرتد ہو جائے تو اس کی بیوی اس پر حرام ہے۔ حررہ نور محمد لدھیانوی مقیم رائے پور!

الجواب صحیح' عبدالقادر شاہ پوری ...... الجواب صحیح' مقبول سبحانی کشمیری ...... مصدق' عبدالرحیم رائے پوری ...... مصدق' خدا بخش فیروزی' مجھے اتفاق ہے' محمد سراج الحق ...... جواب درست ہے' محمد صادق شاہ پوری ...... ھذا الجواب صحیح' احمد شاہ امام مسجد بھٹ ...... الجواب صحیح' اللہ بخش بہاول نگر۔

(۸) از شہر کلکتہ (سنی)

ان باتوں کا ماننے والا اقسام کفر و شرک کا معجون مرکب ہے۔ پس ایسی حالت میں ان سے عقد مناکحت و مواخاۃ بالکل جائز نہیں اور یہ سب عقائد باعث ارتداد و موجب تفریق نکاح ماسبق ہیں۔ واللہ اعلم! کتبہ عبدالنور مدرس اولی مدرسہ دارالہدیٰ کلکتہ۔

الجواب صحیح' افاض الدین ...... الجواب صحیح' ابوالحسن محمد عباس ...... مہر' عبدالنور ...... الجواب صحیح' محمد سلیمان مدرس مدرسہ دارالکتاب والسنۃ ...... الجواب صحیح' شمس العلماء مفتی محمد عبداللہ صدر مدرس مدرسہ عالیہ کلکتہ ...... الجواب صحیح' احمد سعید انصاری سہارنپوری حال وارد کلکتہ ...... الجواب موافق الکتاب والسنۃ' عبدالرحیم ...... الجواب صحیح' محمد یحییٰ ...... الجواب صحیح' محمد اکرم خان سیکرٹری انجمن علماء بنگالہ ایڈیٹر اخبار محمدی کلکتہ ...... الجواب صحیح' محمد یحییٰ مدرس مدرسہ عالیہ کلکتہ ...... لاریب فی صحۃ الجواب' محمد مظہر علی ...... لاریب فی الجواب' عبدالصمد اسلام آبادی مدرس ...... لاریب فی الجواب' صفی اللہ شمس العلماء مدرس ...... الجواب صحیح' عبدالواحد مدرس دوم مدرسہ دارالہدیٰ ...... الجواب صحیح' محمد زبیر ...... الجواب صحیح' ضیاء الرحمٰن از کلکتہ کولوٹولہ نمبر ۶ مسجد اہل حدیث ۲۴ رجب ۳۶ھ

(۹) از شہر بنارس (سنی)

مرزا قادیانی مسائل اعتقادیہ منصوصہ کا منکر ہے۔ لہذا اس عقیدہ رکھنے والے کے ساتھ عقد مناکحت و استقرار نکاح ہرگز نہیں ہو سکتا اور تصدیق (مرزا قادیانی) بعد نکاح موجب افتراق و فسخ نکاح ہوگا۔ کتبہ محمد ابوالقاسم البنارسی مدرسہ عربیہ محلہ سعید نگر بنارس ۱۰ جمادی الاخری ۱۳۳۶ھ میں بھی اس تحریر کے موافق ہوں' محمد شیر خان مدرس کان اللہ لہ ...... ما کتب صحیح' حکیم محمد حسین خان ...... الجواب صحیح' محمد عبداللہ مدرس کانپوری ...... الجواب صحیح' محمد حیات احمد ...... جواب صحیح ہے' حکیم عبدالمجید عفی عنہ۔

Note:-
This page is missing

ہرگز ہرگز جائز نہیں۔ اگر نکاح پہلے ہو چکا تھا پھر زوجین میں سے کسی ایک نے ان کفریات کا ارتکاب کیا تو فوراً ہی نکاح ٹوٹ گیا۔ زن وشوہر کا جوتعلق ورشتہ تھا وہ منقطع ہوگیا۔ اب اگر صحبت ہوگی تو زنا ہوگا اور اولاد حرامی ! حرره العبد المسكين محمد عماد الدين سنبهلی السنی الحنفی القادری!

بے شک ایسے کفری قول کرنے والا اور ایسا عقیدہ رکھنے والا اسلام سے خارج ہے اور مرتد اور اس کا مسلمانوں سے نکاح جائز نہیں۔ محمد ابوالبرکات سید احمد الوری سلمه الله القوی !

(۱۳) از آگرہ (اکبر آباد) وبلند شہر (سنی)

الف...... جو ان اقوال کفریہ کا مصدق ہے وہ کافر ہے۔ اس کے ساتھ مسلم غیر مصدقہ کا رشتہ زوجیت جائز نہیں۔ اور زوجین میں سے کسی ایک کا بعد نکاح ان اقوال کی تصدیق کرنا موجب افتراق ہے۔ فقط محمد محمام امام مسجد جامع آگرہ۔

ب...... ان اقوال کے قائل اور معتقد کے ساتھ نکاح مطلق جائز نہیں اور ایسا نکاح موجب افتراق ہے۔ سید عبداللطیف مدرس عالیہ جامع آگرہ۔

ج...... قادیانی مرتد ہے اور قادیانیوں کے ساتھ نکاح مطلقاً جائز نہیں اور اگر کوئی مسلمان مرد یا عورت مرتد ہو جائے اس کا نکاح فسخ ہوگا۔ (انتهى مختصر فقط) حرره العبد الراجي رحمة ربه القوى ابومحمد ديدار علي الرضوى الحنفي المفتي في جامعه اكبر آباد۔

د...... عقائد مندرجہ سوال رکھنے والا قطعاً کافر ہے۔ عورت اس کے نکاح سے باہر ہے۔ اہل اسلام کو چاہئے کہ احکام ومعاملات میں ان سے احتراز رکھیں۔ هكذافي كتب الاسلام ! خادم الطلبا محمد مبارک حسین محمودی صدر مدرس مدرسہ قاسم العلوم ضلع بلند شہر۔

(۱۴) از مراد آباد (سنی)

غلام احمد قادیانی کے کفریات بدیہی ہیں کہ جن پر استدلال کی بھی ضرورت نہیں۔ اس لئے اس کے تابعین سے رشتہ اخوت سلسلہ مناکحت، تعلق محبت، ربط ضبط، شرعاً قطعی حرام ہے۔ ہرگز ہرگز ان اسلامی روپ کے کافروں سے مومنین کو کوئی دینی تعلق نہ رکھنا چاہئے۔ ان سے نکاح زنا ہوگا جو دین ودنیا میں وبال ونکال ہے۔ خادم العلما والفقراء غلام احمد حنفی قادری مراد آبادی، ۱۸ رجب ۳۶ھ

(۱۵) شہر لکھنو (از حضرات شیعہ)

(نوٹ) حضرات شیعہ کے فتوے اس لئے معدودے چند ہیں کہ ان میں سوائے مجتہد کے کوئی دوسرا فتویٰ نہیں دے سکتا اور مجتہد کا فتویٰ تمام افراد شیعہ کو ماننا پڑتا ہے:

الف...... الجواب ومن الله التوفيق عقد مسلم یا مسلمہ قادیانی یا قادیانیہ سے جائز نہیں۔ اور اگر کوئی

مسلم یا مسلمہ خدانخواستہ قادیانی مذہب اختیار کرے تو نکاح اس کا باطل ہو جائے گا۔ واللہ العاصم! ناصر علی عفی عنہ بقلمہ۔

ب…… باسمہ سبحانہ' جو شخص ان اقوال کا قائل اور ان معتقدات کا معتقد ہو۔ اس کا عقد ان مسلمین ومسلمات سے اور علی الخصوص مؤمنین وشیعیان اثنا عشرہ سے جو کہ ان معتقدات باطلہ کے قائل ومعتقد نہیں ہیں۔ حرام وباطل ہے اور تصدیق ان عقائد کے بعد عقد بھی موجب افتراق وبطلان عقد ہے۔ حررہ السید آقا حسن!

ج…… باسمہ سبحانہ جو شخص ان تمام امور مندرجہ استفتاء کا معتقد ہو۔ وہ کافر ہے۔ اس کے ساتھ زن مسلمہ کا عقد ناجائز وباطل ہے۔ اور جس زن مسلمہ کا شوہر بعد الاسلام ان عقائد کا معتقد ہو جائے۔ اس کا نکاح فسخ ہو جائے گا۔ بلکہ جمیع احکام کفر وارتداد ایسے اعتقاد والے جاری ہو جائیں گے۔ واللہ یعلم! سید نجم الحسن عفی عنہ بقلمہ!

(۱۶) شہر لکھنو ندوۃ العلماء (سنی)

جو شخص ان اقوال مندرجہ استفتاء کا مصدق ہو۔ اس کے ساتھ مسلمہ غیر مصدقہ کا رشتہ زوجیت کرنا ہرگز جائز نہیں اور جو شخص کہ نکاح کے بعد ان اقوال کا مصدق ہوا اس کی یہ تصدیق ضرور موجب افتراق ہے۔ قال تعالیٰ: ''فان علمتموھن مؤمنات فلا ترجعو ھن الی الکفار لا ھن حل لھم ولا ھم یحلون لھن۔'' خداتعالیٰ کا حکم ہے کہ اگر تم یقیناً معلوم کرلو کہ عورتیں مسلمان ہیں تو کبھی کفار کو واپس نہ دو۔ نہ یہ (عورتیں) ان کیلئے حلال ہیں اور نہ وہ (کافر) ان کے لئے حلال ہیں۔ واللہ اعلم! کتبہ محمد عبداللہ ۱۱ جمادی الاخریٰ ۳۶ھ

جو ان اقوال کا معتقد اور مصدق ہے وہ ہرگز مسلمان نہیں ہے اور نکاح وغیرہ ایسے لوگوں سے ناجائز ہے۔ حررہ الراجی رحمۃ ربہ القوی ابوالحماد محمد شبلی المدرس فی دارالعلوم لندوۃ العلماء عفی عنہ!

مذکورہ بالا جوابات بالکل صحیح ہیں' عبدالودود عفی عنہ مدرس دارالعلوم۔

ان اقوال مذکورہ استفتاء کا جو شخص قائل ہو وہ کافر ہے اور اسلام سے خارج ہے۔ مناکحت وغیرہ اس سے جائز نہیں۔ امیر علی عفا اللہ عنہ مہتمم دارالعلوم ندوۃ العلماء۔

معتقد ان اعتقادات کا مسلمان نہیں ہے۔ لہٰذا کسی مسلمہ کا نکاح ان سے جائز نہیں اور اگر نکاح کیا گیا ہو وہ عدم محض سمجھا جائے گا اور تفریق واجب ہوگی۔ حیدر شاہ فقیہ دوم دارالعلوم ندوۃ العلماء۔

واقعی بعض از معتقدات مذکورہ کفر است ومعتقد را بسرحد کفر رساند وکفر کہ بعد ایمان ارتداد است وبا مرتد ومرتدہ نکاح ایماندار درست نیست۔ (واللہ اعلم بالصواب! حررہ الراجی الی رحمۃ ربہ الباری محمد عبدالھادی الانصاری حفید العلامۃ ملا مبین شارح السلم والمسلم اسکنہ اللہ فی اعلیٰ علیین)

میں نے ایک عرصہ تک مرزا غلام احمد قادیانی کے حالات ودعاوی کی تحقیق کی۔ دوران تحقیق میں اس امر کا خاص لحاظ رکھا کہ ذرہ بھر نفسانیت کا دخل نہ ہو۔ لیکن خدا اس کا بہتر شاہد ہے کہ جس قدر میں تحقیق کرتا گیا۔ اسی قدر میرا یہ

اعتقاد پختہ ہوتا گیا کہ جو لوگ مرزا قادیانی کی تکفیر کرتے ہیں۔ یقیناً وہ حق پر ہیں۔ پس ایسی صورت میں مرزائیوں سے مناکحت وغیرہ ہرگز جائز نہیں۔ اگر نکاح ہو چکا ہے تو تفریق ضروری ہے۔ حررہ ابوالهدیٰ فتح الله اله اباد کان الله له حال مدرس اول انجمن اصلاح المسلمین لکھنو!

(۱۷) از شہر دہلی (سنی)

الف...... فرقہ قادیانی قطعاً منکر آیات قرآنی اور احادیث صحیحہ اور اجماع امت کا ہے۔ اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ ان سے مناکحت یقیناً ناجائز اور باطل ہے۔ حکیم ابراہیم مفتی دہلوی مدرسہ حسینیہ۔

ب...... مرزا غلام احمد قادیانی کے یہ اقوال مندرجہ سوال اکثر میرے دیکھے ہوئے ہیں۔ ان کے علاوہ اور بھی اقوال ایسے ہیں جو ایک مسلمان کو مرتد بنا دینے کیلئے کافی ہیں۔ پس مرزا قادیانی اور جو شخص ان کا ان کلمات کفریہ کا مصدق ہو سب کافر ہیں۔ تعجب ہے کہ مرزائی تو غیر احمدی کا جنازہ بھی حرام بتائیں اور غیر احمدی ان کے ساتھ رشتے ناطے کریں۔ آخر غیرت بھی کوئی چیز ہے۔ حررہ محمد کفایت اللہ غفرلہ مدرس مدرسہ امینیہ دہلی!

ج...... جو شخص مرزائے قادیاں کا ان اقوال مذکورہ میں مصدق ہو اس کے ساتھ مسلم غیر مصدق کا رشتہ مناکحت کرنا ہرگز جائز نہیں اور تصدیق کے بعد موجب افتراق ہے۔ حررہ السید ابوالحسن عفی عنہ' الجواب صحیح۔ احمد سلمه الصمد مدرس مدرسه مسجد حاجی علی جان مرحوم دہلی۔ مآاجاب المجیب فهو حق جری ان یعمل به' حرره ابومحمد عبیدالله مدرس مدرسه دارالهدیٰ کشنگنج دہلی۔:

مرزائی بوجہ اپنے کفر کے اس قابل نہیں ہیں کہ ان سے مسلمان رشتہ داری' مناکحت و مجالست کریں اور نہ ایسے لوگوں میں مسلمان عورت کا نکاح ہو سکتا ہے۔ حرہ الراجی رحمتہ الحنان عبدالرحمٰن مدرسہ دارالہدیٰ!

د...... مرزا غلام احمد قادیانی کافر ہے اور جتنے اس کے (اقوال مندرجہ سوال میں) معتقد ہیں سب کافر و مرتد ہیں۔ ان کے نکاح میں مسلمہ عورتیں دینا جائز نہیں۔ مسلمانو! بچو اور اپنے بھائیوں کو ان سے بچاؤ۔ حررہ احمد اللہ مدرس مسجد حاجی علی جان دہلی۔ الجواب صحیح' عبدالستار کلانوری نزیل دہلی مفتی مدرسہ دارالکتب والسنتہ ۱۰ جمادی الثانی ۳۶ھ۔ عبدالعزیز عفی عنہ' عبدالرحمٰن عفی عنہ' عبدالسلام خلف مولوی عبدالرحمٰن' ابوتراب عبدالوہاب عفی عنہ للہ در المجیب ابوزبیر محمد یونس پرتاپ گڈھی مدرسہ علی جان!

(۱۸) ہوشیار پور (سنی)

مرزائے قادیانی کے دعاوی کاذبہ کی جو تصدیق کرتا ہے۔ اس کا رشتہ و نکاح کسی مسلمان سے ہرگز ہرگز جائز نہیں۔ اور جو شخص اس کے عقائد باطلہ کی تصدیق بعد عقد زوجیت کرے تو اس کی یہ تصدیق موجب تفریق اور باعث فسخ نکاح ہے۔ خادم اراکین انتظامیہ ندوۃ العلماء غلام محمد ہوشیار پوری۔ هذا هو الجواب الحق! کتبہ مولوی احمد علی عفی عنہ نور محلے!

(۱۹) لودھیانہ (سنی)

الف...... ایسے عقائد مذکور کا شخص کافر بلکہ اکفر۔ ان سے رشتہ لینا دینا درست نہیں ہے۔ کتبہ العبدہ العاجز علی محمد عفا عنہ مدرس مدرس حسینیہ لدھیانہ

ب...... چونکہ یہ شخص نصوص قطعیہ کا منکر ہے اور یہ کفر وارتداد ہے۔ اس لئے ایسے کافر و مرتد سے نکاح منعقد نہیں ہوتا اور اگر قبل از ارتداد نکاح ہوا تو ارتداد سے فسخ ہو جاتا ہے۔ حررہ رحمت علی مدرس مدرسہ غزنویہ محلہ دھولیوال !الجواب صحیح محمد عبداللہ عفی عنہ مدرس مدرسہ غزنویہ' نور محمد از شہر لودھیانہ' عاجز حافظ محمد الدین مہتمم مدرسہ بستان الاسلام لدھیانہ محلّہ صوفیاں

(۲۰) لاہور (سنی وشیعہ صاحبان)

الف...... چونکہ مرزائے قادیانی اور اس کے پیروؤں کا کفر منجانب علمائے ہند و پنجاب قطعی ہے۔ لہذا ان کے ساتھ کسی مسلمہ عورت کا نکاح جائز نہیں اور بروقت ظہور مرزائیت نکاح فسخ ہو جائے گا۔ نور بخش (ایم اے) ناظم انجمن نعمانیہ لاہور!

ب...... صورت مرقومہ میں جس قدر عقائد بیان کئے گئے ہیں از روئے قرآن وحدیث کے وہ سب باطل اور کفر ہیں۔ بلکہ بعض تو حد شرک تک پہنچے ہوئے ہیں۔ ایسی صورت میں ان عقائد کا مدعی جس طرح دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ اس کے مرید اور معتقد بھی چونکہ لازماً اس حکم میں داخل ہیں۔ لہذا ان سے بہر طور معاشرت کرنا اور ان کو معابد ومساجد میں آنے دینا' ان پر نماز جنازہ پڑھنا' ان سے رشتہ وناطہ کرنا شرعاً سب ناجائز اور فعل حرام اور معصیت عظیم ہے۔ خاص کر ان کو لڑکی کا رشتہ دینے کی ممانعت تو نہایت ہی مؤکد اور اہم ہے (لان المرأۃ تاخذ من دین بعلها) کیونکہ عورت اپنے خاوند سے دین حاصل کرتی ہے۔ اس لئے کہ عورت ضعیف العقل ہونے سے سبب شوہر کے دین کو اختیار کر لیتی ہے: ''اعاذنا اللہ وجمیع المؤمنین من النفس الامارۃ باالسوء والضلالۃ بعد الهدیٰ (وھو العالم) من مبارک حویلی (لاہور) رقمه خادم الشریعۃ المطھرہ علی الحائری بقلمه

(۲۱) شہر پشاور معہ مضافات (سنی)

عقائد مرقومہ کا معتقد اور مصدق یقیناً اسلام سے خارج ہے اور کسی مسلمان عورت کا نکاح ایسے شخص سے جائز نہیں اور تصدیق بعد از نکاح موجب افتراق ہے۔ تمام کتب فقہ میں ہے (وارتد احدھما فسخ فی الحال) کہ بیوی' میاں سے کسی کا مرتد ہونا نکاح فوراً فسخ کرتا ہے۔ حررہ محمد عبدالرحمن ھزاروی' الجواب صحیح' بندہ محمود شہر پشاور۔ عبدالواحد از پشاور' عبدالرحمن بقلم خود مفتی عبدالرحیم پشاوری' محمد خان پوری' محمد رمضان پشاوری' مولوی عبدالکریم پشاوری' حافظ عبداللہ نقشبندی۔

(۲۲) راولپنڈی معہ مضافات (سنی)

جو الفاظ مرزا غلام احمد کے استفتاء میں ذکر ہوئے یہ تمام کفریہ ہیں۔ پس عورت مسلمان کا نکاح مرزائی کے ساتھ ہرگز جائز نہیں اور اگر پہلے وہ مسلمان تھا اور پیچھے وہ مرزائی ہوگیا اور عورت مسلمان ہے تو نکاح ٹوٹ جاتا ہے۔ کتبہ عبدالاحد خانپوری از راولپنڈی۔

الجواب صحیح، عبداللہ عفا عنہ از مدرسہ سنیہ راولپنڈی، سید اکبر علی شاہ متصل جامع مسجد، محمد کیچ مکرانی مقیم شہر راولپنڈی، محمد مجید امام راولپنڈی، محمد عصام الدین مدرس مدرسہ احیاء العلوم راولپنڈی، عبدالرحمٰن بن مولوی ہدایت اللہ صاحب مرحوم امام مسجد اہل حدیث صدر، پیر فقیر شاہ از راولپنڈی۔

(۲۳) شہر ملتان معہ مضافات (سنی)

بلا ارتیاب یہ تمام اعتقادات صریح کفر والحاد ہیں۔ قائل ومعتقدان کا خود بھی کافر ہے اور جو شخص اس کو باوجود ان اعتقادات کے مسلم یا مجدد یا نبی یا رسول مانے وہ بھی کافر اور مرتد ہے اور بحکم آیت: ’’لا هن حل لهم ولا هم يحلون لهن ‘‘ مناکحت مسلمہ بمرزائی وبالعکس نہ ابتداء صحیح ہے نہ بقاء۔ یعنی رشتہ مناکحت ہوسکتا ہے اور نہ قائم رہ سکتا۔ اسی طرح حقوق ارث سے بھی حرمان ہوجاتا ہے۔ حررہ ابو محمد عبدالحق ملتانی۔

الجواب صحیح، احقر العباد ابو عبید خدا بخش ملتانی عفی عنہ، خاکسار محمد عفی عنہ از ملتان

(۲۴) ضلع جہلم (سنی)

مرزائے قادیانی کے یہ دعاوی اور اسی قسم کے دوسرے دعاوی کفر وشرک تک پہنچ چکے ہیں۔ اس کا الہام ہے کہ: (الارض والسماء معك كما هو معي ۰ تذکرہ ص۶۵ طبع سوم) زمین آسمان جیسے خدا کے ماتحت ہیں ایسے مرزا کے بھی ماتحت ہیں۔ ایک اور الہام ہے کہ: (يتم اسمك ولا يتم اسمي ۰ تذکرہ ص۵۱ طبع سوم) خدا کہتا ہے کہ میرا نام تو ناقص رہے گا۔ مگر تیرا نام ضرور کامل ہوجائے گا۔ پہلے دعوے میں شرک جلی اور دوسرے میں وہ غرور دکھایا ہے کہ کسی فرعون نے بھی نہیں دکھایا۔ اس لئے جو ان اقوال کا مصدق ہو وہ بلاشبہ کافر ومشرک ہے اور کسی مسلم کو جائز نہیں کہ کسی مشرک سے تعلق زوجیت قائم رکھے اور رشتہ زوجیت قائم ہونے کے بعد ایسے عقائد کا مصدق ہونا موجب افتراق ہے۔ علاوہ ازیں مرزا (محمود) نے یہ فتویٰ دیا تھا کہ جو اس کی نبوت کا کلمہ نہیں پڑھتا۔ خواہ وہ مرزا کا مکفر نہ بھی ہو وہ کافر ہے اور اہل اسلام کو کافر کہنے والا خود کافر ہوتا ہے۔ پھر مرزا نے توہین انبیاء میں کچھ کمی نہیں چھوڑی: (لولاك لما خلقت الافلاك ۰ حقیقت الوحی ص۹۹، خزائن ج۲۲ ص۱۰۲) کے دعوے میں آنحضرت ﷺ کی ذات بابرکت پر سخت حملہ کیا ہے اور اپنے آپ کو علت تکوین عالم بتاتے ہوئے آنحضرت ﷺ کو بھی مستثنیٰ نہیں کیا۔ (پھر طرفہ یہ کہ دعویٰ غلامی ہے۔) انتہی مختصراً حررہ محمد کرم الدین از بھین ضلع جہلم تحصیل چکوال، نور حسین از بادشہانی، محمد فیض الحسن مولوی فاضل بھین ضلع جہلم۔

(۲۵)ضلع سیالکوٹ(سنی)

الف...... مرزا قادیانی کے عقائد کفر ہیں اور جو ایسے مذہب کا مصدق ہے۔اس کے ساتھ رشتہ زوجیت کرنا ہرگز جائز نہیں۔بلکہ تصدیق بعداز نکاح موجب افتراق ہے:(من بلفظ کفر یکفر وانا کل من ضحك عليه اواستحسنه اويرضى به يكفر (قواطع الاسلام) من حسّن كلام اهل الهوال وقال معنوى اوكلام له معنى صحيح ان كان ذالك كفر من القائل كفر الحسن (البحر الرائق) ايمارجل سب رسول الله ﷺ ادكذبه ادعابه اوتنقصه فقد كفر باالله و بانت منه امرئته (كتاب الخراج للامام ابى يوسفؒ)ابو یوسف محمد شریف عفی عنہ کوٹلی لوہاراں مغربی ضلع سیالکوٹ۔

ب...... مرزا کے عقائد کفریہ کا جو مصدق ہو وہ بھی کافر ہے۔لقولہ تعالیٰ:'' ومن يتولهم منكم فانه منهم . ''امام اعظم ابو حنیفہؒ کے زمانہ میں ایک شخص نے نبوت کا دعویٰ کیا تھا اور مقام استدلال پر علامت نبوت کیلئے کچھ مہلت مانگی تھی تو آپ نے یہ فتویٰ دیا تھا کہ جو شخص اس سے نبوت کی علامت طلب کرے گا۔وہ کافر ہوگا۔کیونکہ وہ آنحضرت ﷺ کے اس فرمان کا مکذب قرار دیا جائے گا کہ:(لا نبى بعدى) میرے بعد کوئی نبی نہیں۔(الخيرات الحسان لابن حجر المكى) پس مرزا کے مصدق سے رشتہ زوجیت جائز نہیں کوئی کرے بھی تو کالعدم ہوگا۔حررہ ابوالیاس محمد امام الدین قادری کوٹلی لوھاراں مغربی۔

ج...... ایسا شخص کافر ہے اور کافر سے نکاح درست نہیں جامع الفصولین وفتاویٰ ہندیہ میں ہے:'' قال انا رسول الله اوقال بالفارسية من پيغمبرم يريدبه من پيغامبر م يكفر ''علامہ یوسف اردبیلی شافعی کتاب الانوار میں لکھتے ہیں کہ:'' من ادعى النبوة فى زماننا اوصدق مدعيا لها اواعتقد نبيافى زمانه اوقبله من لم يكن نبيا كفر . ''جو شخص ہمارے زمانہ میں نبوت کا دعویٰ کرے یا مدعی نبوت کی تصدیق کرے یا یہ اعتقاد رکھے کہ آپ کے زمانہ میں یا آپ سے پہلے وہ شخص نبی تھا کہ جس کی نبوت کا ثبوت نہیں وہ کافر ہوگا۔رقمہ ابوعبدالقادر محمد عبدالله امام مسجد جامع کوٹلی مذکور'سید میر حسن از کوٹلی لوہاراں'الفقیر السید فتح علی شاہ حنفی قادری از کھروٹہ سیداں ضلع سیالکوٹ۔

(۲۶)ضلع ہوشیار پور(سنی)

جو شخص مرزا غلام احمد قادیانی کے دعاوی کاذبہ کی تصدیق کرتا ہے وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے۔اہل اسلام کے ساتھ ایسے شخص کا تعلق زوجیت جائز نہیں اور ازدواج کے بعد اس کے دعاوی کی تصدیق موجب فرقت ہے۔حررہ نور الحسن جھلملی مدرس مدرسہ خالقیہ کوٹ عبدالخالق'الجواب صحیح'اللہ بخش پٹیالوی مدرس عربی مدرسہ خالقیہ'محمد فاضل گجراتی مدرس مدرسہ خالقیہ'عبدالحمید جسری از کوٹ عبدالخالق۔

(۲۷)ضلع گورداسپور(سنی)

عورت اگر مرزائی عقیدہ کی ہو تو نکاح نہیں ہوگا۔چہ جائیکہ مرد اس عقیدہ کا ہو۔اگر بعد انعقاد نکاح یہ اعتقاد احد

الزوجین کا ہو جائے تو نکاح باطل ہوگا۔ واللہ اعلم بالصواب! بندہ عبدالحق دنیانگری مورخہ ۲۰ جمادی الثانیہ ۳۶ھ۔

(۲۸)ضلع گجرات پنجاب (سنی)

مرزا قادیانی کے مصدق سے اہل اسلام کا باہمی رابطہ ازدواج ہرگز درست نہیں۔فقہاء نے بعض بدعات بھی مکفرہ فرمائی ہیں۔ بھلا یہ تو صاف کفریات ہیں۔واللہ الھادی! حررہ العبدالاواہ الشیخ عبداللہ عفی عنہ از ملکہ الجواب صحیح، بندہ عبیداللہ از ملکہ۔

(۲۹)ضلع گوجرانوالہ (سنی)

الف...... جولوگ اعتقادات مذکورہ میں مرزا قادیانی کے معتقد ومصدق ہیں۔ان سے علاقہ زوجیت ہرگز نہ کرنا چاہئے۔حررہ حافظ محمد الدین مدرس مسجد حافظ عبدالمنان مرحوم۔

ب...... بے شک جن لوگوں کا ایسا عقیدہ ہے ان کے ساتھ مخالطت اور مناکحت جائز نہیں۔حررہ عبداللہ المعروف بہ غلام نبی از سوہدرہ، الجواب صحیح محی الدین نظام آبادی عفی عنہ، عمرالدین معلم وزیرآباد مسجد برنے والی۔خاکسار عبدالغنی!

ج...... بے شک مرزا کے کفر میں کوئی شبہ نہیں۔ کیونکہ وہ اپنے آپ کو خدا کا شریک ثابت کرتا ہے۔اس لئے مرزائیوں سے مناکحت ناجائز ہے۔حررہ احمد علی بن مولوی غلام حسن از چک بھٹی۔

(۳۰)شہر امرتسر (سنی)

(۱)...... مدعیان نبوت ورسالت کے ارتداد وکفر میں کوئی اہل ایمان وعلم متردد نہیں ہوسکتا۔اس قسم کے لوگوں سے رشتہ وناطہ کرنا بالکل حرام ہے اور اگر بیوی یا میاں اب مرزائی ہو جائے تو نکاح واجب الفسخ ہے اور مقننین اہل اسلام کا فرض ہے کہ گورنمنٹ سے ایسے قانون کے نفاذ کی اپیل کریں تا کہ ہمارے مذہب اور ضمیر کے خلاف کوئی ایسا فیصلہ نہ ہوسکے کہ جس سے ہمارے حقوق تلف ہوں۔کیونکہ مرزائی بجائے خود در ہے جو مرزائیوں کو مسلمان تصور کرے وہ بھی دائرہ اسلام سے خارج ہے۔وجہ یہ ہے کہ وہ لوگ ختم رسالت وغیرہ بدیہیات دین کو غیرضروری خیال کرتے ہیں۔ بلکہ دراصل منکر ہیں۔حررہ ابوالحسن غلام المصطفےٰ الحنفی القاسمی الامرتسری عفااللہ عنہ!

(۲)...... مرزا غلام احمد قادیانی کی تالیفات اس کے کفر پر معتبر گواہ (شاہد عدل) ہیں جن کے سامنے اس کا ایمان بالکل ثابت نہیں ہوسکتا۔بالخصوص کشتی نوح ضمیمہ انجام آتھم اور دافع البلاء کو دیکھنے والا اس کے کفر میں کبھی شک نہیں کرسکتا۔پس جولوگ اسے نبی مانتے ہیں ان سے محبت، دوستی، رابطہ، رشتہ پیدا کرنا یا قائم رکھنا جائز نہیں: ''لقولہ تعالی لاتتخذ والکفرین اولیاء من دون المئومنین ولقولہ تعالی لایتخذ المؤمنون الکفرین اولیاء من دون المئومنین ومن یفعل ذالک فلیس من اللہ فی شیئی '' امام ومتولی مسجد کوچہ سعی امرتسر۔

(۳)...... مرزا قادیانی نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے اور ہمارے نبیﷺ کے بعد نبوت کا دعویٰ کرنا بالاجماع کفر

ہے۔(دیکھو شرح فقہ اکبر ملا علی قاری) لہذا جماعت مرزائیہ خارج از اسلام ہے۔سب مسلمانوں کا اس پر اتفاق ہے اور شرعاً مرتد کا نکاح فسخ ہو جاتا ہے اور اس کی عورت اس پر حرام ہے اور اپنی عورت کے ساتھ جو صحبت کرے گا وہ زنا ہے اور ایسی حالت میں جو اولاد کہ پیدا ہوتی ہے ولد الزنا ہوگی اور مرتد جب بغیر توبہ کے مرجائے تو اس پر جنازہ پڑھنا اور مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا حرام ہے۔ بلکہ مانند کتے کے بغیر غسل وکفن کے گڑھے میں ڈالا جائے۔(ملاحظہ ہو کتاب الاشباہ والنظائر)''اللهم توفنا مسلمين والحقنا بالصالحين ولا تجعلنا من المرزائيين.'' حررہ عبدالغفور الغزنوی عفا اللہ عنہ' الجواب صحیح محمد حسین۔

(۴)...... مرزا قادیانی کا فتنہ اسلام میں آفات کبریٰ سے ہے۔اس کا کفر علماء ربانیین نے قديماً وحديثاً ثابت کیا ہوا ہے۔اہل اسلام کے اس باب میں کئی کتب ورسائل واشتہارات موجود ہیں اور وہ اسی عقیدہ کفریہ پر مرگیا ہے۔اب بھی جو کوئی اس کو نبی جانے اور اسی طرح کا عقیدہ رکھے وہ بھی بلا ریب بموجب شریعت محمدیہ علی صاحبها افضل الصلوٰة والتحيه کافر ہے اور مومنه سنيه سے اس کا نکاح فسخ ہے اور مومنه سنيه کا نکاح مرزائی سے باندھنا حرام ہے اور یہ نکاح باطل ہے:''قال اللہ عزوجل:''لا هن حل لهم ولا هم يحلون لهن.'' الاية هذا فقط والله اعلم! ابواسحاق نیک محمد عفی عنہ مدرس مدرسہ غزنویہ تقويته والاسلام امرتسر۔

(۵)...... بندہ کو مضامین بالا مذکورہ میں اتفاق ہے۔واقعی مرزا غلام احمد قادیانی کے عقائد باطلہ دائرہ اسلام سے اس کو خارج کرتے ہیں۔فقط محمد تاج الدین مدرس بی این ہائی سکول امرتسری۔

(۶)...... مرزا غلام احمد قادیانی نے علی الاعلان دعویٰ نبوت کیا اور دیگر انبیاء کی توہین کی۔بعض کو گالیاں دیں اور مذکورۃ الصدر سارے دعوے بھی کئے۔جن کی بنا پر وہ خود کافر ہو کر مرا۔اس کے ماننے والے بھی کافر۔ان سے ہر قسم کا قطع تعلق کر لیا جائے۔سید عطاء اللہ شاہ بخاری۔

(۷)...... اقوال مذکورہ اکثر کفریہ ہیں جن کی تاویل سے بھی مخلصی کی صورت پیدا نہیں ہوتی۔لہذا ان اقوال کا ماننے والا اور مصدق اس قابل ہرگز نہیں کہ اس کے ساتھ رشتہ زوجیت پیدا کیا جائے اور اگر نکاح پہلے ہو چکا ہے تو افتراق ضروری ہے۔مسکین سلطان محمد بقلم خود' جواب صحیح ہے' سلام الدین عفا اللہ عنہ۔

(۸)...... الجواب! جو شخص مرزا غلام احمد قادیانی کے اقوال مذکورہ بالا کا مصدق ہے اور ان کو صحیح مانتا ہے' وہ شرعاً کافر و مرتد ہے۔اور کافر و مرتد کا نکاح عورت مسلمہ سے ہرگز جائز نہیں اور اگر بعد از نکاح ناکح مرزائی ہو گیا تو فوراً نکاح فسخ ہو جاتا ہے۔لہذا اعلان کرنا چاہئے کہ کوئی شخص مسلمان مرزائیوں سے زوجیت کا تعلق پیدا نہ کرے۔حکیم ابوتراب محمد عبدالحق' الجواب صحیح' ابوالفقر محمد شمس الحق امرتسر۔

(۹)...... جو شخص مرزا قادیانی کا ان اقوال میں مصدق ہو۔اس کے ساتھ مسلم غیر مصدقہ کا رشتہ زوجیت کرنا جائز نہیں۔محمد داؤد غزنوی امرتسری۔

(۱۰)...... الجواب! قادیانی مدعی نبوت نے جو کچھ خارج از اسلام عقائد پھیلائے ہیں وہ صاف صاف اس

کے کافر ہونے پر بیّن ثبوت ہیں اور جس قدر اس نے اہل اسلام سے اظہار نفرت کیا ہے۔ اسی قدر ہم بھی اس کے ہم عقیدہ اور مریدوں سے نفرت کریں تو ہمارے مذہبی احساس کا نتیجہ ہوگا۔ اس لئے جملہ اہل اسلام کو ضروری ہے کہ ان سے قطع تعلق کریں اور بالخصوص مناکحت اور کفن دفن سے ضرور اجتناب کریں۔ نور احمد عفی عنہ پسروری ثم امرتسری ۲۵ شوال ۱۳۳۸ھ 'الجواب صحیح' غلام محمد مولوی فاضل منشی فاضل اول مدرس دینیات اسلامیہ ہائی سکول امرتسر' الجواب صحیح' محمد نور عالم' مولوی فاضل منشی فاضل مدرس عربی اسلامیہ ہائی سکول امرتسر۔

(۱۱)...... میری مدتوں کی تحقیق میں اچھی طرح سے ثابت ہو چکا ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کافر قطعی اور کذاب یقینی ہے اور جو لوگ دیدہ دانستہ اس کے تابعدار اور اس کے مذہب کے پابند ہیں۔ ان کے کفر میں کوئی شبہ نہیں ہے۔ پس مسلمہ عورت کے ساتھ مرزائی مرد کا نکاح فسخ ہے: (لا ھن حل لھم و لا ھم یحلون لھن ۰) بلا طلاق اور جگہ نکاح جائز ہے اور ان کو مسلمانوں کے قبرستان میں بھی دفن نہ ہونے دیں۔ ایسے کافر ہیں کہ پہلے زمانوں میں ان کی نظیر نہیں ملتی۔ والعلم عنداللہ! محمد علی عفا اللہ عنہ واعظ ۲۷ شوال ۱۳۳۸ھ

(۱۲)...... بحکم حدیث شریف: '' زوجوامن ترضون دینه '' مرزائی سے محمدی خاتون کا نکاح نہ ہونا چاہئے اور اگر ہو جائے تو فسخ کرالینا چاہئے۔ ابوالوفاء ثناء اللہ امرتسری۔

(۳۱) فتح گڑھ چوڑیاں ضلع گورداسپور (سنی)

امابعد! (۱)...... فنقول ان المرزا ادعی وفات المسیح (۲)...... القول بحیوة المسیح شرك (۳)...... الجنة والنار لاحقیقت لهما (٤)...... الله جسم غیرمتناه (٥)...... النصوص لیست علی ظواهرها (٦)...... فوقیة نفسه علی رسولنا صلی الله علیه وسلم علما (۷)...... النبوة لنفسه (۸)...... دوامها بعدختم الرسالة (۹)...... تحصیل النبوة بالاکتساب (۱۰)...... التمثل بعیسیٰ بل بجمیع الانبیاء (۱۱)...... فضیلة نفسه علی المسیح (۱۲)...... الاجراء الوحی (۱۳)...... ضرورة الایمان به (۱٤)...... المجالسة بالله (۱٥)...... المجانسة به (۱٦)...... کونه زوجة لله (۱۷)...... ولدالله (۱۸)...... کونه قیم الله فی کائناته (۱۹)...... واتحاد ذاته بذات الله (۲۰)...... شرکته فی صفته الخلق وقدرته ۰ فهذه عشرون امرا کله کفر یخالف الاسلام بل وتصدیق المرزافیه من الکفر اذکفی منها الرجل فی کفره واحد فکیف اذا اجتمعت جمیعها فی قائلها الاقوال ذلك وحدی بل صرح بکفره من الائمته المتقدمین القاضی عیاض فی الشفاوملا علی القاری فی شرح الفقه الاکبر وابن حجر واخرون فی مصنفاتهم ۰ '' (ملخصاً) عبدالحی بن مولانا عثمان عفا اللہ عنہ ۴ ذیقعدہ ۱۳۳۸ھ ولا یجوز لاهل الاسلام ان یعاملو المرزائیة فی امر دینیا کان اوغیردین 'انا العاجز محمد فاضل بن المولوی محمد اعظم مرحوم فتح گڑھی۔

مرزائیوں سے نکاح ہی درست نہیں۔ چہ جائیکہ افتراق کی حاجت ہو۔ محمد عبداللہ فتح گڑھی

تمت هذه الفتاقی فالمرجومن المسلمین ان یعملوا بها!

خاتم النبیین لا نبی بعدی

میں آخری نبی ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں

استنكاف المسلمين عن مخالطة المرزائيين!

یعنی

مرزائیوں سے ترک موالات

شائع کردہ!

انجمن حفظ المسلمین امرتسر

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

عن ابی سعید ومالک بن انس مرفوعا (یخرج) قوم یحسنون القیل و یسیئون الفعل یقرءِ وان القران ولا یجاوز تراقیھم یمرقون من الدین مروق السھم من الرمیۃ. (رواہ ابوداؤد صحیحہ)

حضرت ابوسعید اور مالک بن انسؓ سے مرفوع حدیث مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ آخری زمانہ میں ایک ایسی قوم پیدا ہوگی جو بہت اچھی اچھی باتیں کرے گی مگر کام بہت برے کرے گی۔ قرآن پڑھے گی مگر اس کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا۔ اسلام اور (اسلامی ہمدردی) سے اس طرح باہر نکل جاوے گی جیسا شکار (کے جسم) سے تیر نکل جاتا ہے۔

استنکاف المسلمین
عن
مخالطۃ المرزائیین

یعنی مرزائیوں سے ترکِ موالات

جس میں قرار پایا ہے کہ حسب فتاویٰ علمائے کرام (سنی وشیعہ) مرزائیوں سے میل جول اور شادی غمی میں شریک ہونا منع ہے اور یہ ثابت کیا گیا ہے کہ مرزائی جماعت کے عقائد اہل اسلام کے خلاف ہیں۔ وفات مسیح کا مسئلہ ثابت نہیں کر سکتے۔ حضرت مسیح کی قبر کشمیر میں نہیں اور یہ کہ مرزائی اور ایران کے بابی مذہب کے پیرو ہمارے نزدیک یکساں ہیں اور یہ کہ جو شخص مرزا غلام احمد کی نسبت حسن ظن رکھے یا اس کے کفر کا اظہار نہ کرے وہ بھی مرزائی فرقہ میں داخل ہے نہ اس کی امامت جائز ہے اور نہ جنازہ۔

Note:-
This page is missing

جواب...... اس سے علانیہ توبہ لینی چاہیے کیونکہ قرآن شریف میں ہے۔ **لا تصل علی احد منهم مات ابداً** (توبہ ۸۴) (کتبہ مفتی محمد عبداللہ ٹونکی لاہور حال وارد کلکتہ)

سوال...... جو مرزا غلام احمد قادیانی کو مسلمان جانے اس کا کیا حکم ہے؟

جواب...... مرزا انبیاء کی توہین کرتا ہے نصوص قطعیہ کا منکر ہے۔ مدعی نبوت ہے اس لیے اس کے کفر میں کسی کو شک نہیں ہو سکتا اب جو شخص شک کرے گا وہ یا تو درپردہ مرزائی ہوگا یا منافق۔

استنکاف جمیع المسلمین
عن المخالطة
بالمرزائیة المسیحین

الحمد لاهله والصلوٰة علی اهلها

ناظرین! آپ کو معلوم ہے کہ پنجاب میں مرزائی جماعت نے ایک نئی نبوت کی بنیاد ڈال کر اہل اسلام کو بظاہر دو مختلف فرقوں میں تقسیم کر دیا ہے۔ جس کی وجہ سے نہ صرف سنی شیعہ کے ساتھ ان کا اختلاف رائے پیدا ہو گیا ہے بلکہ لین دین، عقائد، اصول اور عبادات و معاملات میں بھی زمین و آسمان کا فرق پڑ گیا ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنے آغاز مسیحیت میں کئی رنگ بدلے۔ سب سے پہلے اپنے آپ کو صوفی منش ظاہر کیا۔ پھر مجدد بنے۔ پھر حکم، پھر نذیر، اس کے بعد مسیح ہونے کے مدعی ہوئے۔ پھر کرشن اوتار اور سب کے اخیر نبوت کا دعویٰ شائع کیا اور بہت جلد دنیا سے رخصت ہوئے۔ عام طور پر خیال کیا جاتا ہے کہ مرزا قادیانی نے اہل اسلام کے سامنے صرف مسیح موعود ہونے کا دعویٰ پیش کیا تھا جسے باخبر اور دقیقہ شناس اہل اسلام نے بڑے زور و شور سے رد کیا۔ مگر درحقیقت ان کا صرف ایک ہی دعویٰ نہ تھا۔ بلکہ ان کی کتاب ''آئینہ کمالات'' دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ حسب عقیدہ فلاسفہ یونان آپ کے متعدد دعوے تھے اور آپ اس امر کے معتقد تھے کہ حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر جناب رسالت مآب حضرت خاتم المرسلین ﷺ کے بابرکت عہد تک سلسلہ نبوت کا ایک دور ختم ہوا جس میں تمام انبیاء و رسل صلوات اللہ علیہم اجمعین اپنی جسمانی حالت میں دنیا میں آ کر اپنے اپنے مقررہ وقت پر تبلیغ رسالت کرتے رہے آنحضرت علیہ السلام کے بعد دوسرا دور شروع ہوا جس میں پھر وہی انبیاء اور رسول روحانی طور پر وقتاً فوقتاً فرداً فرداً تشریف لا کر امت محمدیہ کو مذہبی غلطیوں سے بچا کر راہ راست پر لاتے رہے۔ یہی بروز انبیاء کا معنی ہے جو ظہور مہدویت کے مترادف ثابت ہوتا ہے۔ گویا ہر ایک صدی کا مجدد کسی نہ کسی نبی یا رسول کا مظہر رہا۔ اب چونکہ پنجاب میں نئی روشنی نے اسلام میں بہت سی رخنہ اندازیاں ڈال دیں۔ اور مجموعی طور پر تھا۔ اسلامی دنیا میں وہ نقص پیدا ہو گئے تھے کہ جو گذشتہ انبیاء کے اپنے اپنے زمانہ میں ایک ایک ہو کر پیدا ہوئے تھے۔ اور انبیاء فرداً فرداً مبعوث ہو کر ان نقائص کو رفع کرتے رہے اس لیے چودھویں صدی کے آغاز میں یہ ضرورت محسوس ہوئی کہ آنحضرت علیہ السلام کے ماتحت خدمت گذار ہونے کی حیثیت میں وہ تمام پاک روحیں مرزا غلام احمد قادیانی میں ظاہر ہو کر مسیح موعود کی صورت اختیار کریں۔ اب ثابت ہوا کہ مسیح موعود وہ مسیح نہیں ہے کہ جس کی نسبت سنی شیعہ کا متفقہ اعتقاد ہے کہ وہ بجسدہ العنصری آسمان پر زندہ اٹھایا گیا اور پھر آسمان سے اترے گا بلکہ یہ مسیح محمدی ہے جو اس مسیح ناصری سے (معاذ اللہ) بہتر ہے اور یہ مسیح درحقیقت تمام انبیاء علیہم السلام کا مظہر ہے۔ پھر مرزا قادیانی اپنی کتاب

نزول المسیح میں لکھتے ہیں کہ اسی بنا پر خدا تعالیٰ نے مجھے ان تمام نبیوں کے نام سے پکارا جو حضرت آدم علیہ السلام سے تا ایندم مبعوث ہوئے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ جو کمالات مسیح محمدی میں ظہور پذیر ہوئے ہیں آج تک کسی میں نہ ظاہر ہوئے اور نہ ظاہر ہونے کی امید ہوسکتی ہے۔ مرزا قادیانی نے اسی اصول پر اپنے عقیدت مندوں میں تمام وہ اپنے شطحیات درست اور مطابق واقع کر دکھلائے جو اہل سنت اور شیعہ کے نزدیک کفریات کی حد سے بھی بڑھے ہوئے ہیں۔ دنیا کے موجودہ مذاہب پر نظر ڈالنے والے اس نکتہ خیال تک بخوبی پہنچ سکتے ہیں کہ مرزا قادیانی نے جو کچھ بھی کیا ہے زیادہ تر مرزا محمد علی باب کی تعلیم سے حاصل کیا ہے اگر چہ مہدی جونپوری یا سرسیّد کی تقلید بھی کی ہے) اس نے ہی اپنی کتابوں میں روح اور روحانی کا لفظ کثرت سے استعمال کیا تھا اور بتایا کہ نبی مظہر الٰہی ہوا کرتا ہے جو وہ بولتا یا کہتا ہے وہ خدا کا فعل یا قول ہوتا ہے۔ نہ فرشتہ کی ضرورت اور نہ وحی کا تحقق اور نبوت کا دروازہ بند نہیں ہوا۔ قیامت تک کھلا رہے گا۔ ختم رسالت کا بھی منکر تھا اور زمانہ حال کے مطابق نئی شریعت کا مدعی تھا۔ چنانچہ قرآن مجید کو منسوخ قرار دے کر اپنی طرف سے ایک الہامی کتاب (ایقان) کا دعویدار ہوا۔ شروع شروع میں مغلوب رہا۔ پھر زور پکڑا۔ سلطنت نے کچھ توجہ نہ کی۔ اس کی جانباز معتقد قرۃ العین عورت نے اس کا ہاتھ بٹایا اور جب اس کے قریبی رشتہ دار اور اساتذہ مزاحم ہوئے تو اپنے ہمرازوں کے ہاتھ انھیں قتل کرا دیا۔ پھر قرۃ العین کا فتنہ ایران میں یہاں تک بڑھتا گیا کہ جہاں وہ تبلیغ کے لیے جاتی اپنے مخالفین پر تلوار چلانے کا حکم دیتی۔ آخر الامر سلطنت نے تنگ آ کر اسے اور اس کے پیر محمد علی کو قتل کرا دیا۔ مگر مرتے مرتے اپنی جماعت میں یہ عقیدہ مستحکم کر گیا کہ جو بابی مذہب میں داخل نہیں وہ کافر ہے۔ بعینہٖ یہی چال مرزا قادیانی بھی چلے۔ آغاز دعاوی میں نرمی سے کام لیتے رہے۔ جب جماعت کثیر التعداد ہوگئی تو غیر احمدیوں کو (خواہ سنی تھے یا شیعہ) کافر قرار دیا اور ان سے عبادات اور معاملات میں الگ رہنے کا حکم دیا اس سے بڑھ کر مرزا محمد علی کے ساتھ اور کیا مشابہت ہوسکتی ہے کہ جیسے اس نے حدیث (انا مدینة العلم الاعلی بابھا) (مجمع الزوائد طبع بیروت ج ۹ ص ۱۱۷ باب فی علمؓ) میں تصرف کر کے خود ہی علی اور خود ہی باب العلم بن بیٹھا۔ اسی طرح مرزا قادیانی نے آیہ (یَاْتِیْ مِنْ بَعْدِی اسْمُهٗ اَحْمَدُ) (الصف ۶) کے ماتحت خواہ مخواہ داخل ہونے کے بعد غلام کا لفظ اڑا کر مجسم احمد بن کر دکھلا دیا۔ اسی طرح دونوں کی تعلیم پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ دونوں ایک ہی اصول کے پابند تھے بلکہ یوں کہا جا سکتا ہے کہ جس قدر آج تک مدعی مہدویت گزرے ہیں سب کا نصب العین ایک ہی رہا ہے اور بستان مذاہب اور کتاب العلل والنحل جن کی نظروں سے گزری ہیں ان سے پوشیدہ نہیں کہ آج سے پہلے کئی مہدی گزر چکے ہیں جن میں سے سلطان جلال الدین اکبر کا نام خصوصیت سے لیا جا سکتا ہے کہ جس نے دین الٰہی کی بنیاد رکھی تھی لیکن دعویٰ مسیحیت میں مرزا محمد علی بابی اور مرزا غلام احمد قادیانی اپنی نظیر نہیں رکھتے۔ ایرانی مسیح اور پنجابی مسیح کا گو دعویٰ متحد ہے مگر فرق اتنا ہے کہ ایرانی مسیح شیعہ مذہب میں پیدا ہوا اور پنجابی مسیح اہلسنّت کا ایک فرد تھا۔ پھر وہ ایرانی مسیح ایک سید مہدی کا قائل ہوا جو اس سے پہلے دس سال مدعی مہدویت بن کر مر گیا اور پنجابی مسیح کل دعاوی کا خود ذمہ دار بنا۔ ایرانی مسیح کا مرنا ہی تھا کہ پنجابی مسیح اس سے بڑھ کر چار قدم آگے بڑھا اور روایاتِ مذہبی کو توڑ توڑ کر ایسا سیدھا کیا جو ایرانی مسیح کے خواب وخیال تک بھی نہیں آتا تھا۔ بہرحال مرزا قادیانی نے دنیا کے تمام کمالات کا مظہر اپنی ذات کو قرار دیا اور جب خود سب کچھ بن بیٹھے تو جن جن پیغمبروں اور بزرگوں کے الگ الگ مشہور اور متبرک مقامات تھے یہ ضرور تھا کہ مرزا قادیانی کا مسکن اور مولد بھی ان سے موسوم ہوتا اس لیے مرزا قادیانی نے قادیاں کی نسبت حسب ذیل دعاوی شائع کیے۔

اوّل یہ کہ...... قادیاں کادیاں نہیں کیونکہ قدعہ جو ظہور مہدی کا مسکن ہے قادیاں سے ملتا جلتا ہے۔ بڑی کوشش اور زرکثیر خرچ کرنے سے سرکاری کاغذات میں کاف کو قاف سے تبدیل کرایا۔ حالانکہ یہ ایک ادبی غلطی تھی کیونکہ کادی کیوڑے کو کہتے ہیں یہاں کیوڑہ فروش ارائیوں کی آبادی ہوگی جیسے بٹالہ میں کادی قوم کے افراد موجود ہیں۔ مرزا قادیانی نے یہ بھی لکھا ہے کہ قادیاں قاضیان تھا۔ ان کے باپ دادا قاضی تھے۔مگر یہ تحقیق دوطرح سے مخدوش ہے اوّل یہ کہ مسیحیت پیدا کرنے میں اسے کچھ دخل نہیں۔ دوم یہ کہ اس وقت اس قصبہ کا نام قاضیاں والا چاہیے تھا نہ قاضیان مگر مرزا قادیانی کے اس خیال سے ممکن ہوسکتا ہے کہ کادی (کیوڑہ فروش) کی جمع کادیان ہوگی نہ کہ قاضی کی۔

دوم یہ کہ...... قادیاں دارالامان ہے کیونکہ جب لولاک لما خلقت الا فلاک کا مصداق (معاذ اللہ) مرزا وہاں موجود ہو تو کوئی وجہ نہیں کہ اس کو دارالامان یعنی مکہ نہ کہا جائے۔ مرزا قادیانی نے اس دعویٰ میں جناب خاتم المرسلین کا مظہر ہونے کی طرف اشارہ کیا ہے اور مَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا کے تحت میں قادیاں کو داخل کیا۔

سوم یہ کہ...... وہ مدینۃ النبی ہے کیوں؟ جب (معاذ اللہ) مرزا قادیانی نبی ہیں تو قادیاں کو مدینۃ النبی کہنے میں کیا مضائقہ ہے۔ قادیاں ہی مکہ ہے اور قادیاں ہی مدینہ منورہ۔ آپ نے اس سے بھی ختم رسالت کا مظہر بن کر دکھایا ہے۔

چہارم یہ کہ...... قادیاں میں جنۃ البقیع ہے کیونکہ جب اس کو مدینہ منورہ کا خطاب دیا گیا تو جس جگہ ایسے نبی کا مقبرہ ہوگا۔ کس لیے وہ جنۃ البقیع نہیں ہوسکتا۔

پنجم یہ کہ...... مسجد حرام قادیاں میں ہے درحقیقت یہ وہ مسجد ہے جو بیت اللہ شریف کے اردگرد موجود ہے لیکن جب قادیاں بروزی طور پر مکہ بن گیا تو اس کی مسجد کو مسجد حرام بننے میں کیا دقت ہے؟

ششم یہ کہ...... مسجد اقصیٰ بھی یہاں موجود ہے۔ جب قادیاں میں مسیح پیدا ہوا اور مسیح کا معبد مسجد اقصیٰ (بیت المقدس) تھا۔ اس لیے قادیاں کی دوسری مسجد مسجد اقصیٰ ہوئی۔

ہفتم یہ کہ...... قادیاں ہی منارہ بیضاء شرقی دمشق ہے کیونکہ منارہ نور کی جگہ ہوتی ہے اور یہاں نبوت کا نور ظاہر ہوا اور دمشق ایک معزز خاندان ہوسکتا ہے۔ مرزائی خاندان ایشیائی اقوام میں بزرگ ترین قوم ہے اس لیے دمشق سے مراد خاص شہر نہیں۔ مرزا قادیانی یہاں بھی ادبی غلطی کر گئے ہیں آج کل منارہ لائٹ ہاؤس کو کہتے ہیں اور آپ نے وہاں منارۃ المسیح قائم کرتے ہوئے لائٹ کا کوئی انتظام نہیں کیا۔ اور اہل اسلام میں سب سے بڑھ کر قوم سادات تسلیم کی گئی ہے۔ مرزائی اور مغلوں کو ان کے مقابلہ میں کچھ وقعت نہیں دی جاتی۔

ہشتم یہ کہ...... وہ مہدی آباد ہے کیونکہ یہاں مہدی پیدا ہوا تھا۔ جو کچھ دنوں بعد خود بخود بے اختیار مسیح بنا اور پھر کرشن اوتار کا پیراہن بدل کر اس جہان سے رخصت ہوا۔ لیکن ناظرین! پنجاب کے دوسرے علاقوں میں بھی بعض دیہات کا نام مہدی آباد پایا جاتا ہے۔ ممکن ہے کہ وہاں بھی ایسے مہدی پیدا ہو کر مر چکے ہوں۔

نہم یہ کہ...... وہ باب لُد ہے۔ لدھیانہ اسی سمت میں واقع ہے۔ اور یہ لدھیانہ کا دروازہ ہے جہاں حضرت مسیح کا نزول ہوگا۔ یہ تاویل ایسی گھڑی ہے کہ جیسے کسی نے کہا تھا کہ ”صوم وصلوٰۃ آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں دو

معزز آدمی تھے حضورﷺ نے ان کے سامنے توقیر کے ساتھ پیش آنے کا حکم دیا ہوا تھا۔ مگر بعد میں لوگوں نے نماز روزہ گھڑ لیا۔'' غرضیکہ اس قسم کی بے سروپا تاویلیں کی ہیں کہ جن کا کچھ ٹھکانہ نہیں۔

مذکورۃ الصدر وجوہات سے وہاں کے باشندے کچھ مشرکین میں داخل ہوئے اور کچھ مہاجرین و انصار میں۔ مرزا قادیانی مرے تو حکیم نور الدین نے حضرت ابوبکر کا منصب سنبھالا۔ پھر جب وہ مرے تو آج کل حضرت عمر کا زمانہ مرزا محمود قادیانی دکھا رہے ہیں۔ اور مرسل یزدانی کا خطاب حاصل کر رہے ہیں کچھ عرصہ کے بعد آپ بھی مدعی نبوت ہونے کو ہیں۔ مرزا محمود قادیانی نے ہر چند اپنی ذاتی اسلام کی اشاعت میں کوشش کی مگر بجائے یگانگت کے مرزائی جماعت میں بیگانگت پیدا ہو گئی۔ مسٹر محمد علی نے لاہور میں بیعت (پیری مریدی) کا سلسلہ شروع کر دیا۔ مولوی احسن امروہی قادیاں سے الگ ہو کر لاہوری جماعت میں شامل ہو گئے۔ گوجرانوالہ میں ظہیر الدین اروپی نے الگ جماعت قائم کر لی اور عبداللہ تیماپوری الگ بیعت لے رہا ہے۔ یہ چار مذاہب شائد اسلامی چار مذاہب کا نقشہ ہوں۔ مگر حضرات! اسلامی چار مذہب ایک دوسرے کو حق پر سمجھتے ہیں مگر مرزائیوں ہونے میں تو باہمی کفر و اسلام کا فرق ہے۔ لاہوری جماعت قادیانی جماعت کو مشرک بتاتی ہے کیونکہ اس نے مرزا قادیانی کے مشرکانہ الہام کو صحیح تسلیم کیا ہے اور قادیانی لاہوریوں کو مرتد یقین کرتے ہیں کیونکہ انھوں نے مرزا قادیانی کے طریق مشرب سے انحراف کیا ہے اور ان کو نبی تسلیم نہیں کیا۔ ظہیر الدین اروپی خدائی مظہر کا مدعی ہے اس کا دعویٰ ہے کہ مرزا قادیانی نے کہا تھا کہ ''میرے بعد یوسف آئے گا بس اسے یوں ہی سمجھ لو کہ وہ خدا ہی اترا ہے۔ اسے مرزا قادیانی کی صحیح جانشینی کا دعویٰ ہے اور مرزا محمود کو غاصب اور ظالم قرار دیتا ہے اور کہتا ہے کہ قادیاں کی طرف منہ کر کے عبادت کرنا افضل ہے کیونکہ وہ مکہ ہے جہاں ایک رسول نے جنم لیا تھا۔ عبداللہ تیماپوری کا دعویٰ ہے کہ اسے وہ انکشاف ہوا ہے کہ مرزا قادیانی کو بھی نصیب نہیں ہوا۔ اس کو اپنے بازو سے الہام ہوتا ہے اور اپنی کتاب تفسیر آسمانی میں حضرت آدم علیہ السلام کو حضرت حوا سے خلاف فطرت انسانی سے ملوث ہونے کا الزام لگاتا ہے۔ وزیر آباد کے پاس ہی سمبڑیال ایک گاؤں ہے وہاں کے ایک (محمد سعید نامی) مرزائی کو یہ خبط سوجھا ہے کہ مرزا نے تجدید اسلام کو شروع کیا تھا۔ مگر اخیر تک نہ پہنچا سکے۔ خدا تعالیٰ نے مجھے قمر الانبیاء بنا کر مبعوث کیا ہے اس کے یہ عقائد ہیں۔ شراب جائز ہے، اپنی رشتہ داری میں نکاح ناجائز ہے، حضرت مسیح یوسف نجار کے بیٹے تھے، ختنہ ناجائز ہے وغیرہ وغیرہ۔

بہر حال ان مرزائی چار جماعتوں کا اس پر اتفاق ہے کہ مسیح موعود مرزا قادیانی ہی تھے اور ان کا کلام وحی من اللہ ہے اس کے مقابل اہل اسلام کی جماعتیں ان دونوں امور کی منکر ہیں۔ صرف منکر ہی نہیں بلکہ مرزا قادیانی کو شروع سے اخیر تک کافر اور مرتد قرار دیتی ہیں اور لین دین معاملات اور عبادات میں ان سے الگ رہی ہیں۔ اور آج کل مرزا محمود کے زمانہ میں وہ بھی اہل اسلام سے الگ ہو گئے ہیں۔ سنی شیعہ، تمام مرزائی جماعتوں کو مرتد خارج از اسلام یقین کرتے ہیں اور مرزائی جماعتیں سنی شیعہ کو کافر یہود و نصاریٰ اہل کتاب کے مساوی جانتے ہیں۔ اب مرزائی اور غیر مرزائی میں کفر و اسلام کا فرق ہے۔ نہ ان کی ان کے ہاں شادی ہو سکتی ہے اور نہ ان کی ان کے ہاں کفن دفن، نماز، زکوٰۃ، جنازہ بھی الگ الگ ہے اور یہ امر بالکل روز روشن کی طرح ظاہر ہے اس میں کسی قسم کا خفا نہیں۔ مگر باوجودیکہ اہل سنت شروع سے ہی الگ رہے ہیں آج کل ایسے واقعات پیش آتے ہیں کہ اہلسنت کی لڑکیاں جبراً مرزائی جماعت کے عقد نکاح میں دی جاتی ہیں۔ یہ صاف ان کی حق تلفی ہے۔ اہلسنت اور

شیعہ اسلام میں قدیمی دو فرقے چلے آئے ہیں اور مرزائی جماعت آج ہم سے الگ ہوتی ہے اور اپنے لیے الگ نبی مانتی ہے مگر یہ ظلم ہے کہ گورنمنٹ کے نزدیک وہ تو اسلام میں داخل شمار کیے جاتے ہیں اور ہم (سنی وشیعہ) اہل کتاب یہود اور نصاریٰ تصور ہونے لگے ہیں۔ ہم ان کی لڑکی سے سرکاری طور پر نکاح نہیں کر سکتے اور وہ اہلسنّت کی لڑکی سے باقاعدہ نکاح کر سکتے ہیں۔ جب گورنمنٹ مذہبی معاملات میں اپنے قواعد کی رو سے دخل اندازی نہیں کرتی تو کیا وجہ ہے کہ مردم شماری کے قانون سے مرزائی جماعت کو ہم میں شامل کیا جاتا ہے۔ جب ایک ہندو یا سکھ اپنے مذہبی عقائد چھوڑنے سے قانوناً اپنی قوم اور مذہب سے الگ کر دیا جاتا ہے سخت حیرت ہے کہ اہل اسلام میں جب ایک جماعت ایک نئے نبی کی پیرو بن جاتی ہے تو کیوں اس کو قدیمی اسلام سے خارج تصور نہیں کیا جاتا؟ بلکہ کجرو جماعت کو اصل قرار دے کر قدیم الاصول مسلمانوں کو خارج از اسلام قرار دیا جاتا ہے اس لیے ہم گورنمنٹ کی خدمت میں استدعا کرتے ہیں کہ اوّلاً جب وہ ہم سے متنفر ہیں اور ہم ان سے متنفر ہیں تو کس لیے ان کے ساتھ باہمی نکاح و طلاق کا سلسلہ قائم رکھا جاتا ہے؟ اور ثانیاً جب اہلسنّت قدیمی مسلمان ہیں اور مرزائی جماعت کل پیدا ہوئی ہے تو ہمارے حقوق کی پاسداری کیوں نہیں کی جاتی؟ کیونکہ وہ ہم سے خارج ہوئے ہیں نہ کہ ہم ان سے اور انھوں نے نیا نبی تسلیم کیا ہے نہ کہ ہم نے۔

شائد یہ خیال ہوگا کہ مرزائی اور غیر مرزائی میں فروعی اختلاف ہے اس لیے درحقیقت دونو فریق ایک دوسرے کے نزدیک اسلام میں داخل ہیں۔ یا کم از کم گورنمنٹ کے نزدیک ان میں کچھ فرق نہیں۔ اس لیے یہ بتا دینا ضروری ہے کہ فریقین میں اصولی اختلاف ہے نہ فروعی اور ایک دوسرے کو خارج از مذہب ہی نہیں سمجھتے بلکہ خارج از اسلام یقین کرتے ہیں۔ ذیل میں چند امور پیش کیے جاتے ہیں۔ جن سے یہ امر بالکل صاف اور مدلل ہو جاتا ہے کہ مرزائی اور غیر مرزائی (فریقین) ہیں اعتقادی اور اصولی اختلاف ہے جس کا انجام کفر و اسلام کا فرق قرار پاتا ہے۔

اوّل...... (وفات مسیح) اس کے متعلق سنی شیعہ دونوں متفق الاعتقاد ہیں کہ وفات مسیح کی کوئی اصلیت نہیں تیرہ سو سال سے تمام فرق اسلامیہ میں یہ مسئلہ تسلیم ہو چکا ہے روایات میں صاف بیان ہے کہ **ان عیسی لم یمت انہ راجع الیکم۔** (تفسیر طبری ج ۳ ص ۲۸۹ تفسیر ابن کثیر ج ۱ ص ۴۶۶ زیر آیت یعیسٰی انی متوفیک رافعک الی)

والذی نفس ابی القاسم (محمد) بیدہ لینزلن عیسی بن مریم۔

(مجمع الزوائد ج ۸ ص ۲۱۴ باب ذکر الانبیاء علیہم السلام)

عیسیٰ علیہ السلام کی نسبت عدم موت کا ذکر ہے موت کا ثبوت مذکور نہیں۔ مرزا قادیانی کے نزدیک حضرت مسیح مر گئے۔ یہودیوں نے صلیب پر چڑھایا تھا۔ مگر وہاں سے بچ کر کشمیر سری نگر میں آ کر مرے۔ قرآن شریف میں توفی کا لفظ مذکور ہے۔ مگر ہم کہتے ہیں کہ یہ عقیدہ آیات قرآنیہ کے خلاف ہے اور صرف وہمیات پر مبنی ہے۔ صاف لکھا ہے کہ **مَاقَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ** سری نگر میں اگر مسیح کی قبر ہے تو عیسائی سلطنتوں کو کیوں یقین نہیں دلایا جاتا۔ بھلا یہ کیوں کر ہو سکتا ہے کہ ایک نبی کی قوم برسر ترقی ہو اور ابھی تک اپنے نبی کی قبر سے بھی ناواقف رہی ہو۔ باقی رہا توفی کا لفظ سو وہ موت کا مرادف نہیں۔ اسی طرح کے اور بھی مرزا قادیانی نے استدلال پیش کیے ہیں کہ جن میں حضرت مسیح کی نسبت صریح موت کا لفظ پیش نہیں کر سکے اور نہ آئندہ مرزائی جماعت پیش کر سکے گی۔ ادھر ادھر کے وہمی استدلال پیش کیے ہیں کہ جن کی اسلام میں کچھ وقعت نہیں۔

وفات مسیح پر مرزائیوں نے تقریباً تمیں آیتیں پیش کی ہیں کہ جن میں سے کچھ تو ایسی ہیں کہ جن سے عام انسانی فطرت کے متعلق کوئی حکم ثابت کیا جاتا ہے خصوصیت کا کوئی ذکر نہیں۔ جیسے کھانا پینا۔ نطفہ سے پیدا ہونا۔ زمین پر مرنا جینا وغیرہ سو جیسے حضرت مسیح اپنی ولادت میں ایک نشان قدرت بن کر دنیا میں آئے اور عام قانون قدرت سے مستثنیٰ ہیں اسی طرح کچھ بعید نہیں کہ اس جہان سے رخصت ہوتے ہوئے بھی کسی انوکھی صورت سے اٹھا لیے گئے ہوں۔ جیسے وَمَکَرُوْا وَمَکَرَ اللّٰہِ (سباء۵۴) سے ثابت ہوتا ہے ورنہ صلیب سے زندہ اتارا جانا اور کشمیر میں جا کر مرنا اور پھر کسی مخالف کو خبر تک نہ ہونا، ایک تو شان نبوت اور منصب تبلیغ کے خلاف ہے۔ پھر اس میں نشان قدرت اور مقابلہ کی کارگزاری نہیں پائی جاتی کہ جس کا مدعی خود قرآن ہے۔ ان کے ہاں بعض دلائل ایسے ہیں کہ جن سے ضمنی طور پر وفات مسیح ثابت کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ جیسے آیۃ التخاطب، آیت الوفاۃ آج کل آیت تخاطب پر بڑا زور دیا جاتا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اس کا جواب نہیں ہوسکتا۔ دراصل یہ دلیل ایسی کمزور ثابت ہوئی ہے کہ آج تک اس کے پاؤں ایک سطح پر قائم ہی نہیں رہے۔ شروع شروع میں جب عیسائیوں نے اسلام پر یہ اعتراض کیا تھا کہ انجیل حضرت مسیح کو مصلوب قرار دیتی ہے اور قرآن غیر مصلوب بتاتا ہے اب یہ انجیل کا مصداق کیسے ہوا؟ تو محمد احسن امروہی قادیانی نے جواب شائع کیا تھا کہ ہمارے مفسر آج تک غلطی پر قائم رہے ہیں۔ قرآن حضرت مسیح کو غیر مصلوب اس مفہوم سے قرار دیتا ہے کہ ان کی صلب کی ہڈی توڑ کر ان کو مردہ نہیں کیا گیا بلکہ انجیل کے مطابق قرآن بھی یہ تسلیم کرتا ہے کہ حضرت مسیح صلیب پر کھینچے گئے ہیں۔ چند سطور کے بعد آپ لکھتے ہیں کہ لما توفیتنی اور متوفیک دونوں لفظ وفات پر صراحۃً دلالت کرتے ہیں۔ مرزا قادیانی نے یہی دونوں دلائل اپنی کتابوں میں پیش کر دیے مگر جب اہل اسلام کی طرف سے یہ جواب دیا گیا کہ متوفی میں ماضی کا زمانہ کہاں ہے؟ واو میں ترتیب کیسے؟ توفیت میں زمان ماضی کا مذکور کہاں؟ یہ تو قیامت کو سوال ہوگا۔ اور حضرت مسیح جواب دیں گے اور اس سے پہلے حضرت مسیح کی وفات ہو چکی ہوگی تو مرزا قادیانی نے خود یا احسن قادیانی کے ایماء سے اس دلیل کا اور رخ تبدیل کیا۔ وہ یہ کہ کنت انت الرقیب علیھم (المائدۃ ۱۱۷) میں نفی علم کرتے ہیں دوبارہ آئیں گے تو نفی علم کیسے کرسکیں گے؟ مگر اس کا جواب یوں دیا گیا کہ نفی رقابت اور شے ہے اور نفی علم اور شے۔ یہ ضروری نہیں کہ جو کسی چیز کا ذمہ دار نہ ہو وہ اس چیز کو جانتا بھی نہیں۔ پھر جب رقابت اور علم کو لازم ملزوم قرار دے کر دلیل پیش کی گئی تو یوں جواب دیا گیا کہ ان میں مساوات کا تلازم نہیں بلکہ عام خاص ہیں۔ غرضیکہ اس دلیل کا یہ پہلو بھی بودا نکلا پھر کنت علیھم شھیدا (المائدۃ ۱۱۷) کا جزو منشاء استدلال قائم کیا گیا کہ یہاں علم کا صاف انکار ہے۔ اگر اتریں گے تو وجود تثلیث سے اپنی لاعلمی کیوں ظاہر کریں گے لیکن اس کا جواب دو طرح سے دیا گیا ہے ایک الزامی دوسرا تحقیقی۔ الزامی پہلو یہ تھا کہ اس سے پہلے ایک لاعلمی کی آیت ہے کہ جس میں صاف مذکور ہے کہ (یوم یجمع اللّٰہ الرسل فیقول ماذا اجبتم قالوا لا علم لنا) (المائدہ ۱۰۹) ''خدا تعالیٰ انبیاء سے سوال کرے گا کہ تمہاری قبولیت کیسے ہوئی؟ تو وہ کہیں گے کہ ہمیں معلوم نہیں۔'' اب جس جگہ صراحۃً تمام انبیاء اپنی خاص ڈیوٹی سے لاعلمی ظاہر کرتے ہیں تو حضرت مسیح اگر ضمناً لاعلمی ظاہر کریں گے تو کون سی بڑی بات ہوگی۔ اور تحقیقی پہلو یہ تھا کہ شہید اور عالم یا معائن آپس میں مرادف نہیں۔ ورنہ امت محمدیہ کو شھداء علی الناس کا خطاب کیسے عطا ہوسکتا ہے۔ مان لیا کہ امت محمدیہ کو علم بطریق مشاہدہ نہ سہی بطریق اخبار یا انباء عن اللّٰہ تعالیٰ ہوگا۔ مگر حضرت مسیح بھی اسی طریق سے مخبر من اللّٰہ ہو کر عالم اشاعت عقیدۂ تثلیث ہوں گے نہ ذاتی مشاہدہ سے ان کو علم ہوگا اور اپنے

چشم دید حالات سے انھیں کچھ خبر ہوگی۔ خود مرزا قادیانی کا بیان ہے کہ ستاسی سال تک کشمیر میں رہے۔ اب بتاؤ **کنت علیھم شھیدا** کیسے صادق آتا ہے؟ اصل حقیقت یہ ہے کہ شہادت وخواہ کسی معنی میں مراد ہو وہ آپ کی تمام عمر کے ایام کو محیط نہیں ہوتی۔ یہ جواب دیکھ کر اس دلیل کے اور بھی پاؤں اکھڑے۔ پھر سارے لفظ چھوڑ کر **مادمت فیھم** استدلال میں پیش کیا گیا۔ جس میں یہ دعویٰ کیا گیا کہ حضرت مسیح اپنا علم مشاہدہ اپنی مدت العمر میں منحصر کرتے ہیں جس سے ثابت ہوتا ہے کہ **مادمت فیھم** کے علاوہ **کنت علیھم شھیدا** کا وجود نہیں۔ اس کا جواب صاف ظاہر ہے کہ **مادام المسیح فی المسلمین** کا زمانہ بیشک اس میں مذکور نہیں اور ہم بھی یہی کہتے۔ **مادمت فیھم** میں **مادام المسیح فی بنی اسرائیل** مراد ہے۔ مگر غور سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک زمانہ کے ذکر کرنے سے دوسرے زمانہ کی نفی نہیں ہوسکتی جب تک ذکر میں حرف حصر بیان نہ کیا جائے اور حرف حصر میں بھی یہ شرط ہے کہ نفی عن الغیر پر مشتمل ہو۔ ورنہ معمولی ذکر یا سرسری حصر مفید مطلب نہیں ہوسکتا۔ وہ کون عقل کا دشمن ہے کہ **لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ** پڑھتا ہے اور یہ سمجھتا ہے کہ حضورﷺ کے سوا معاذ اللہ کوئی اور نبی نہیں ہوا۔ اب جب سارے استدلال کے پہلو نکمے ثابت ہوئے ہیں تو پھر وہی توفی کا سہارا لیتے ہوئے یہ دلیل یوں پیش کی جاتی ہے کہ عقیدہ تثلیث آنحضرتﷺ کے زمانہ میں بھی موجود تھا ظاہر ہے کہ توفی سے پہلے نہ تھا بلکہ بعد میں پیدا ہوا ہے۔ جس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ توفی اور عقیدۂ تثلیث میں تقدم وتاخر زمانی ہے۔ اب اس زمانہ میں بلکہ آنحضرتﷺ کے زمانہ میں بھی وجود عقیدہ تثلیث تسلیم کیا گیا ہے تو توفی کے ماننے سے کیوں انکار کیا جاتا ہے مگر ہم کہتے ہیں کہ ہم بھی یوں ہی کہتے ہیں کہ توفی پہلے ہوئی اور وجود عقیدۂ تثلیث بعد میں ہوا۔ مگر توفی کے معنی میں ذرا سا اشتباہ ہے۔ کیا توفی بمعنی موت ہے؟ کیا جس طرح مرزائی توفی بمعنی موت اس آیت میں لیتے ہیں اسی طرز پر کسی امام یا مجتہد یا کسی مستند عالم باعمل نے لیے ہیں؟ ہرگز نہیں۔ وفات مسیح کا قول یہود ونصاریٰ اور معتزلہ نے کیا ہے۔ اہلسنّت میں سے کوئی بھی اس کا قائل نہیں مگر قابل توضیح یہ امر ہے کہ کیا وفات مسیح اب بھی ہے؟ اس وقت بھی حضرت مسیح مردہ ہیں؟ یا تھوڑی دیر مر کر حسب روایت انجیل زندہ ہو کر آسمان پر چڑھ گئے ہیں؟ یہ سب احتمال ہیں۔ پہلے دونوں احتمال اہل اسلام میں سے کسی نے معتبر نہیں سمجھے۔ ہاں تیسرے احتمال کے بعض لوگ قائل ہیں مگر وہ پہلے دو احتمالوں کے قائل نہیں۔ مرزا قادیانی نے توفی پر خود یا کسی کے مشورہ سے ایک حاشیہ لگایا ہے کہ اس کا فاعل اللہ اور مفعول انسان ہو تو موت کے معنی میں صریح ہے۔ ورنہ وہ وصولیت یا قبض مطلق کے معنی میں بھی آتا ہے۔ اس حاشیہ سے ثابت ہوتا ہے کہ مرزا قادیانی کے نزدیک بھی توفی کا لفظ نص علی الموت نہیں۔ ورنہ شرائط لگانا بے فائدہ تھا۔ شرائط کا وجود صاف ظاہر کرتا ہے کہ مرزا قادیانی توفی کے لفظ کو مشتبہ المعانی سمجھتے ہیں کہ جس کے بعض جگہ کچھ معنی ہیں اور کسی جگہ کچھ۔ ورنہ ایزادی شرائط کی کوئی ضرورت نہ تھی۔ مگر باایں ہمہ جب آیت النوم (**یتوفی الانفس**) (زمر۴۲) پیش کی جاتی ہے تو قبض روح ناقص کی تاویل کر لیتے ہیں۔ یہ تاویل بھی توفی کے مشتبہ الدلالۃ پر خود کافی دلیل ہے۔ مگر جب ہم توفی میں قبض بالاستیعاب وغیرہ یا واو بغیر ترتیب پیش کرتے ہیں تو صاف کہا جاتا ہے کہ یہ ''قرآن وحدیث کے مخالف ہے اور لغت بھی اس کی تائید نہیں کرتی۔'' مگر حیرت ہے کہ مرزا قادیانی کا توفی کو قیود سے مقید کرنا اور آیت النوم میں اپنے شرائط کی موجودگی میں انعامی روپیہ دینے سے گریز کرنا صاف زبردستی اور تحکم نہیں تو اور کیا ہے؟ وہ کونسی لغت ہے کہ جس میں مرزائی قیود مذکور ہیں؟ وہ کونسی کتاب ہے کہ جس میں توفی کا لفظ باوجود اتنی قیود کے صریح الدلالۃ علی الموت لکھا ہے؟

خلاصہ یہ ہے کہ ان کی بھاری دلیل آیت تخاطب تھی کہ جس کا خاکہ آپ کے سامنے کھینچا جا چکا ہے۔
اب رہا احادیث سے استدلال سو اس کی نسبت مرزائیوں کا عام خیال ہے کہ سوائے چند احادیث کے کہ جن کی تصدیق مرزا قادیانی نے کی ہے باقی تمام غیر معتبر ہیں۔ کچھ قصہ کہانیاں ہیں اور کچھ بناوٹی باتیں۔ بہرحال دونوں قسم کی احادیث معتبر نہیں۔ ہاں الزامی طور پر احادیث سے بھی استدلال کیا کرتے ہیں چنانچہ ان کی طرف سے پہلی حدیث یوں بیان کی جاتی ہے کہ **الیواقیت والجواھر** میں یوں ہے کہ **(لوکان موسیٰ و عیسیٰ حیین)** (الیواقیت والجواہر ج ۲ ص ۲۱، ۲۲) ''اگر موسیٰ وعیسیٰ زندہ ہوتے۔'' جس سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ اب زندہ نہیں ہیں۔
جواباً پیش کیا جاتا ہے کہ غیر مستند حدیث کیوں پیش کی جاتی ہے؟ اس کا راوی کون ہے؟ احادیث مستندہ صحیحہ کے خلاف ایک منکر حدیث کو پیش کرنا کونسا اسلام ہے؟ **الیواقیت والجواھر** نے فتوحات کا حوالہ دیا ہے اور فتوحات میں صرف **لوکان موسی حیا** مذکور ہے تصحیح نقل کون کرے گا؟ اس حدیث پر اس قدر سوال پیش کیے گئے ہیں کہ کوئی انتہا نہیں مگر مرزائیوں کی طرف سے ایک بھی جواب نہیں۔ دوسری حدیث کا مضمون یوں ہے کہ ''عیسیٰ علیہ السلام ایک سو بیس سال کی عمر پا کر مر چکے ہیں اور یہ کہ نبی اپنے بھائی متقدم الرسالۃ نبی کی نصف عمر پاتا ہے۔ جیسے کہ حضور علیہ السلام نے تقریباً ساٹھ سال عمر پائی ہے۔ مگر یہ حدیث بھی موضوع ہے۔ کسی مستند کتاب میں صحیح روایت سے نقل نہیں ہوئی۔ اگر صحیح مانا جائے تو مرزا قادیانی کی عمر تیس سال کی ماننی پڑتی ہے کیونکہ انھوں نے بھی نبی ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ یا ان کی نبوت مشکوک ہے۔ علاوہ بریں جب دوسرے انبیاء کی عمروں پر یہ حدیث منطبق کی جاتی ہے تو صاف معلوم ہوتا ہے کہ اس کی اصلیت کچھ نہیں۔ تیسری حدیث ذکر الوفاۃ ہے کہ آنحضرت ﷺ کی وفات میں جب تک شک پیدا ہوا تھا۔ **تو قد خلت من قبله الرسل** (ال عمران ۱۴۴) سے وفات محمدیہ پر استدلال کیا گیا تھا سو اس کا جواب بھی یوں ہی دیا جاتا ہے کہ اوّلاً اس حدیث میں صاف مات محمد کا لفظ موجود ہے ثانیاً **خلت من قبله الرسل خلو** عہد رسالت انبیاء ثابت ہوتا ہے کہ جس سے موت انبیاء کی طرف بطریق کفایۃً ذہن منتقل ہو سکتا ہے اس میں موت کی صراحت نہیں۔ ورنہ **قد خلت سنة الاولین** میں **ماتت سنة الاولین** کہنا پڑے گا۔ جو صریح عقل ونقل کے خلاف ہے ثالثاً الرسل میں جملہ رسل بحیثیت مجموعی مراد ہیں۔ افرادی جماعت مراد نہیں۔ ورنہ اس کے بعد **کلهم اجمعین** کا لفظ بھی شامل ہوتا۔ اب بحالت مشتبہ تمام انبیاء کی موت ثابت کرنا بہت مشکل ہے۔
ہمیں خوف ہے کہ ایسے عموم سے احکام یا اخبار کے مثبت کہیں یہ نہ کہہ دیں کہ انسان ازقسم نباتات ہے جاندار نہیں کیونکہ **انبتکم من الارض نباتا** (نوح ۱۷) قرآن میں موجود ہے۔ اور یہ بھی نہ کہہ دیں کہ تمام انسان دوزخی ہیں کیونکہ قرآن شریف میں صاف صراحۃً مذکور ہے۔ **لا ملئن جھنم من الجنة والناس اجمعین** (سجدہ ۱۳) خدا تعالیٰ ایسے مجتہدین سے پناہ بخشے کہ جن کا مبلغ علم صرف خطابات مرزا ہوں یا توہمات نفسانیہ یا حدیث النفس۔
چوتھی حدیث میں بیان کیا جاتا ہے کہ جب حضور علیہ السلام قیامت کے روز **اصیحابی اصیحابی** پکاریں گے تو جواب ملے گا کہ جو کچھ انھوں نے آپ کے بعد میں کیا آپ نہیں جانتے۔ پھر حضور علیہ السلام فرماتے ہیں کہ میں بھی وہی عذر پیش کروں گا جو حضرت مسیح پیش کریں گے کہ **کنت علیهم شهیدا الایة** طریق استدلال یوں بیان کیا جاتا ہے کہ آنحضرت علیہ السلام نے اپنی توفی کو مسیحی توفی سے تشبیہ دی ہے مگر جب محمدی توفی بمعنی موت ہے تو مسیحی توفی بھی بمعنی موت ہوگی اور ہماری طرف سے یوں کہا جا سکتا ہے کہ حرف تشبیہ کہاں؟ وجہ شبہ کیا چیز ہے؟ کما کا لفظ قول کے درمیان مذکور ہے توفی کے درمیان کیسے مذکور ہوا ہے؟ علاوہ بریں جبکہ توفی بمعنی رفع جسمانی بھی مراد لے کر معنٰ

صحیح ہو سکتے ہیں تو خواہ مخواہ کیا ضرورت ہے کہ توفی سے وفات مسیح مراد لیں؟ پانچویں حدیث میں حضرت امام حسن کا خطبہ پیش کیا جاتا ہے کہ ''حضرت علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ ۲۷ رمضان کو شہید ہوئے۔ یہ وہ رات ہے کہ جس میں حضرت مسیح کی روح قبض ہوئی۔'' اب اس پر چند سوالات پیدا ہوتے ہیں جب تک ان کا جواب نہ دیا جائے یہ قابل استدلال نہیں ہو سکتی۔ کیا تاریخی عبارتیں احادیث صحیحہ کا مقابلہ کر سکتی ہیں؟ کیا اس عبارت سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ حضرت مسیح اب بھی مردہ ہیں؟ کیا یہ ممکن نہیں کہ شائد راوی کا مذہب اناجیل کے مطابق حضرت مسیح کے چند گھنٹے تک موت کا ہو۔ کیا کوئی صحیح روایت واقعہ صلیب کے خلاف نہیں کہ جس میں موت کی نفی ہو؟ کیا واقعہ صلیب رات کو ہوا تھا؟ اسم موصول سے بیان کرنا مخاطب کے علم کا ثبوت دیتا ہے۔ مگر تعجب ہے کہ حضرت مسیح کی وفات ۲۷ رمضان شریف کی رات کو نہ کسی اسلامی تاریخ نے بیان کی ہے اور نہ عیسائی تاریخیں اس کی تائید کرتی ہیں۔ کیا ہر ایک روایت کو صحیح تسلیم کرنا خصوصاً روایات صحیحہ کے مقابلہ میں خارج از تدین نہیں؟

دوم...... (مسیح کی نوعیت) اسلام میں مسیح شخص واحد کا نام ہے مگر مرزا قادیانی کے نزدیک مسیح دو ہیں ایک مسیح ناصری جو یسوع کے نام سے مشہور ہے۔ دوم مسیح محمدی جس کے خود دعویدار ہیں۔ دلیل یوں ہے کہ روایات میں مسیح کے دو حلیے بیان ہوئے ہیں مگر ہم کہتے ہیں کہ مختلف اوقات میں مشتبہ وضع قطع دو مختلف اور جزوی فرق سے بیان ہو سکتی ہے ورنہ حضرت موسیٰ علیہ السلام بھی دو ہوں گے۔

سوم...... (مسیح کی عصمت) اہل اسلام میں آپ کی عصمت میں اتفاق ہے۔ مگر مرزائی جماعت آپ پر مسمریزم اور جھوٹ وغیرہ کا الزام لگاتی ہے۔ پھر طرفہ یہ کہ یہ الزام خدا کی طرف منسوب کیا جاتا ہے۔ (شرم)

چہارم...... ہمارے نزدیک مسیح بن مریم الگ ہیں اور امام مہدی کا ظہور الگ۔ مگر مرزائیوں نے دونوں کو ایک تسلیم کیا ہے دلیل یہ ہے کہ **لامهدی الا عیسی** مگر ہم کہتے ہیں کہ بعد تسلیم صحت حدیث کے بموجب قرب زمانہ مراد ہے کیونکہ دوسری روایات میں تصریح ہے کہ مہدی کا زمانہ دس سال پہلے ہوگا۔

پنجم...... (بروز مسیح) مرزا قادیانی کا عقیدہ ہے کہ مسیح میں دوسرے نبیوں کی روحیں ظہور پذیر ہوتی ہیں۔ مگر اسلام میں یہ عقیدہ مردود ہے کیونکہ بروز اور تناسخ آپس میں تقریباً مترادف ہیں بلکہ یہ ہندوؤں کا عقیدہ ہے اس لیے قابل تسلیم نہیں ہو سکتا۔

ششم...... مرزا قادیانی کے نزدیک تمام انبیاء کے نام ایک قسم کی ڈگریاں تصور کی گئی ہیں اور جب ظاہری علوم میں ایک شخص واحد مختلف اور بیشمار ڈگریاں حاصل کر سکتا ہے تو نبوت کے میدان میں ایک غلام احمد ترقی پا کر مختلف ڈگریاں کیوں نہ حاصل کر سکے گا۔ یہی وجہ ہے کہ مرزا قادیانی کا پہلا قدم تصوف پر ہے اور آخری قدم کرشن اوتار پر۔ درمیان میں کبھی مہدی، مریم، ابراہیم، داؤد، سلیمان بنتے ہیں اور کبھی غلام اہل بیت اور خادم سلسلہ نبوت۔ پھر کبھی رنگت بدلتی ہیں تو پکار اٹھتے ہیں کہ

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو
اس سے بہتر غلام احمد ہے

(دافع البلاء ص ۲۰ خزائن ج ۱۸ ص ۲۴۰)

لیکن اہل اسلام کے نزدیک یہ سب کچھ خرافات میں داخل ہے۔ اس کی تائید نہ قرآن سے ملتی ہے اور

نہ حدیث سے بلکہ یہ توہم صرف غیر متشرع صوفیاء کی شطحیات سے ملتا جلتا ہے جس سے خود صوفی بھی دست بردار ہوئے ہیں۔

ہفتم...... (ختم رسالت) مرزا قادیانی کے نزدیک ختم رسالت کے صرف یہی معنی ہیں کہ جیسے ایک افسر کے پاس مہر ہوتی ہے اسی طرح یہ بھی ہے جس قدر نبی آئیں گے ان کی منظوری اور ماتحتی سے آئیں گے جب تک مہر محمدی (وہ بھی خیالی) ان پر نہ ہوگی۔ وہ امتی نبی نہیں بن سکیں گے۔ اہل اسلام کے نزدیک یہ عقیدہ بالکل خلاف عقل ونقل ہے۔ ختم کے لفظ میں جو تصرف کیا ہے وہ صرف پنجابی محاورات کو ملحوظ رکھتے ہوئے کیا ہے۔ پنجاب میں عام طور پر کہا جاتا ہے کہ فلاں کے پاس ذیلداری یا نمبرداری کی مہر ہے یعنی وہ افسر ہے اور اہل موضع اس کے ماتحت ہیں۔ مگر یہ پنجابی محاورہ عرب کے الفاظ میں داخل کرنا محض لاعلمی اور جہالت ہے عرب کے محاورے میں خاتم کل شئ اخرہ (بحرالمحیط ج ۷ص ۲۱۴ مطبع بیروت) کے لکھے ہیں یعنی آخری جزو کو کہتے ہیں اور یہی مفہوم چودہ سو سال سے تسلیم کیا گیا ہے نئے نئے تخیلات کے معانی قابل وثوق نہیں۔

ہشتم...... (امکان نبوت) مرزا قادیانی کے نزدیک آنحضرت ﷺ کے بعد دوسرے نبیوں کا آنا ممکن بلکہ ضروری ہے استدلال میں لفظ واخرین منھم پیش کیا جاتا ہے اور کبھی یہ حدیث پیش کرتے ہیں۔ **لو کان ابراھیم حیا لکان نبیا** (روح المعانی ج ۸ص ۳۱) مگر ہم کہتے ہیں کہ یہ حدیث موضوع ہے اور اگر تسلیم کر لی جائے تو چونکہ جملہ شرطیہ ہے اس لیے اس کے اطراف (شرط و جزا) سے کوئی حکم پیدا نہیں ہوسکتا۔ اور آیت پیش کردہ میں منھم کا قرینہ مرزا قادیانی کے خلاف ثابت ہے علاوہ ازیں اہلسنت میں یہ قاعدہ مسلم ہے کہ جو حکم صریح نصوص قطعیہ کے برخلاف استنباط کیا جائے وہ مردود ہوتا ہے۔ جب خاتم النبیین اور لانبی بعدی. **لو کان بعدی نبی لکان عمر** (ترمذی ج ۲ص ۲۰۹) وغیرہ جیسے الفاظ صریح موجود ہیں تو مرزا قادیانی کی دماغ سوزی کب اور کہاں تک تسلیم ہوسکتی ہے۔ لفظ بعد میں بعدیہ متصلہ لینا مرزائیوں کو کچھ فائدہ نہیں دیتا۔ کیونکہ بعدیت منفصلہ کے معنی بھی تیرہ سو سال کہیں سے ثابت نہیں ہوئے جس پر وہ اتنا اتراتے پھرتے ہیں۔

نہم...... (بروز) ہمارے نزدیک بروز عقائد اسلام میں کہیں تسلیم نہیں کیا گیا۔ ہم اس کو تناسخ کے مساوی سمجھتے ہیں۔ جیسے تناسخ کا مسئلہ اہل اسلام میں مردہ ہے ایسے بروز کی آڑ بھی دام تزویر سے کہیں دور نہیں۔ ممکن ہے کہ مرزا قادیانی نے کرشن اوتار بننے کے لیے یہ مسئلہ ہندوؤں سے حاصل کیا ہو۔ مگر افسوس کہ ہندو ایک بھی معتقد نہ ہوا۔

دہم...... (منصب نبوت) اہل اسلام کے نزدیک منصب نبوت صرف خداداد نعمت ہے کسی کے اداب اور اخلاق کو اس میں دخل نہیں۔ اگرچہ حکمت الٰہی ہمیشہ سے منصب نبوت عطا کرنے میں بظاہر اعمال و افعال کو علت تامہ ظاہر کرتی رہی ہے مگر درحقیقت یہ علت تامہ نہیں۔ فلاسفہ یونان کے نزدیک (کہ مرزا قادیانی جن کے دلدادہ ہیں) تخلی عن الرزائل وتحلی بالفضائل تحصیل منصب نبوت کے لیے علت تامہ ہے۔ اسی بنا پر فلاسفہ یونان کسی نبی کے ماتحت نہیں رہے۔ مرزا قادیانی کے نزدیک یہ امر مسلم ہے کہ انسان آہستہ آہستہ ترقی کے مرتبہ رسالت تک پہنچ سکتا ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ **اھدنا الصراط المستقیم** میں منصب نبوت مراد ہے اور حقیقۃ الوحی میں صراحۃً بیان کیا ہے کہ اسلام نے ہمارے سامنے ایک ایسا پاکیزہ کورس پیش کیا ہے کہ جس پر کاربند رہنے سے ہر ایک انسان منصب نبوت تک پہنچ سکتا ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ مرزا قادیانی کے نزدیک منصب نبوت کسبی ہے اور اسلام

میں وہبی اور محض فضل ربی ہے۔ دلائل کے لیے ہزاروں آیات پیش کی جاسکتی ہیں۔

یازدہم...... (وجود مجدد) اہل اسلام میں مجدد کے یہ معنی ہیں کہ اہل اسلام میں مرور زمان اور دواعی ضلالت کے بروقت موجود ہونے سے جو جو اصول اسلام میں یا فروعات میں اگر کچھ شدت وضعف یا اولویۃ واولیۃ اور کمیۃ وکیفیۃ کا فرق آ گیا ہو تو مجدد آ کر رفع کرے۔ جس کی نسبت ہر صدی کے اخیر پر آنے کی خبر دی گئی ہے۔ اب اس میں اختلاف ہے کہ ہر ایک صدی کے اخیر پر یا شروع پر کون کون مجدد ہو گزرے ہیں۔ اہلسنّت والجماعت کا یہ فیصلہ ہے کہ مجدد سے مراد جماعت علماء ہے جو ہر ایک صدی میں لوگوں کو راہ راست کی طرف بلاتی رہتی ہے۔ مجدد کی شخصیت غیر متقین ہے یہی وجہ ہے کہ اہل اسلام کے ہر ایک مذہب نے اپنے اپنے مجدد الگ شمار کیے ہیں۔ یہ ضروری نہیں کہ مجدد خود مدعی بھی ہو کر اشاعت کرے۔ مگر مرزا قادیانی کے نزدیک مجدد کے افراد شخصیت گزرے ہیں۔ افراد کلیۃ نہیں اسی واسطے عام طور پر ہم پر سوال کیا کرتے ہیں کہ اگر مرزا قادیانی مجدد نہیں تو اس صدی کا امام اور مجدد کون ہے؟ اگرچہ ہم اس کے جواب میں کہہ سکتے ہیں (کہ زمانہ حال میں بہت سے ایسے علماء نامور موجود ہیں کہ جن کے عقیدت مند ان کو مجدد کہتے ہیں اور تھوڑی دیر ہی گزری ہے کہ مولانا محمد قاسم مرحوم اور مولانا رحمت اللہ مرحوم مہاجر مکی اپنے وقت کے مجدد کہے جاسکتے ہیں۔ جن کے خوشہ چین مناظرین اہل اسلام عموماً اور مرزا قادیانی خصوصاً ثابت ہوئے ہیں مگر تاہم یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ زمانہ حال میں علماء نامور تجدید دین میں کوشاں ہیں۔ شاید مرزا قادیانی کے نزدیک شائد تجدید کے یہ معنی ہوں کہ اہل اسلام کے متفقہ قدیمی اور مسلمہ اصول کی بیخ و بن نکال کر ان کی بجائے نئے تخیلات اور نئے عقائد اور اصول قائم کیے جائیں اور ان کا نام اصلی اسلام رکھا جائے۔ سو اگر یہی معنی ہیں تو ہمیں مجبوراً تسلیم کرنا پڑے گا کہ بیشک مرزا قادیانی سے پہلے مرزا محمد علی ایرانی مجدد ہو گزرے ہیں اور پھر خود مرزا قادیانی ان کے جانشین اور نعم البدل ثابت ہوئے ہیں۔

دوازدہم...... (وجود امام وقت) مرزا قادیانی کے نزدیک امام سے مراد خود ان کی ذات ہے یا وہ شخص مراد ہو سکتا ہے جو مدعی مہدویت یا مسیحیت ہو یا کم از کم اس کا قائم مقام ہو۔ مگر اہل اسلام کے نزدیک سلطان وقت مراد ہے انتظامی امور میں جو اس کی اطاعت نہ کرے گا وہ باغی تصور ہوگا اور حرام موت مرے گا۔

سیزدہم...... (آیاتِ قرآنی) ہمارے نزدیک سب سے بڑھ کر آیاتِ قرآنی ہیں۔ مرزائیوں اور خود مرزا قادیانی کے نزدیک الہامات مرزا آیات قرآنی سے بڑھ کر ہیں۔ آیات متشابہات اور آیات محکمات کے الفاظ ہمارے نزدیک غیر قرآن میں اطلاق نہیں ہو سکتے مگر مرزا قادیانی اپنے الہامات میں بھی یہ دونوں لفظ اطلاق کر لیتے ہیں۔

چہاردہم...... اہل اسلام میں آیات قرآنی کا اصل مطلب وہی معتبر ہے جو صحابہ اور ائمہ کے اقوال اور آنحضرتﷺ کی احادیث سے تائید پائے ہوئے ہو۔ اپنے من گھڑت خیالات کے مسائل کی اسلام میں کوئی وقعت نہیں۔ مگر مرزائی صاحبان سب سے بڑھ کر وہ مطلب معتبر سمجھتے ہیں جو مرزا قادیانی نے اختراع کیا ہے یا جو ان کے عقیدت مندوں نے بعد میں دماغ سوزی کی ہے۔ پھر وہ طریق معتبر ہے کہ جس کی تائید کسی عیسائی مورخ یا انجیل اور تو[illegible] [illegible] سے ہو چنانچہ ان کی تمام تفاسیر کے ورق جا بجا احادیث کی بجائے انجیل وتورات وغیرہ کی [illegible] ہیں۔

پانزدہم...... یہ کہ ان کے ہاں اہل اسلام کے مسلمہ قصص (معراج جسمانی، اصحاب کہف، جنۃ آدم، قصہ بقر، ناقہ صالح، ذبح عظیم، شق قمر وغیرہ) تمام جھوٹے ہیں کیونکہ عیسائیوں نے ایسے امور سچے تسلیم نہیں کیے۔

بالجملہ یہ مختصر پندرہ امور پیش کیے گئے ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ ہم میں اور مرزائیوں میں اصولی فرق ہے صرف فروعی نہیں اور ایسے دور دراز کے اختلافات کے ہوتے ہوئے ہم انھیں اسلام میں داخل نہیں سمجھتے کیونکہ ان کی کوئی بات اہل اسلام کے ائمہ اور صحابہ میں سے کسی ایک کے موافق نہیں جو مسائل انھوں نے اپنے دستور العمل بنائے ہیں، ن میں سے کچھ فلسفہ قدیم پر مبنی ہیں اور کچھ تخیلات جدید کا مجموعہ ہے۔ ہر ایک عقلمند اتنا کہے بغیر نہیں رہ سکتا اور امید ہے کہ خود مرزائی بھی ہمیں یقین دلائیں گے کہ آج سے تیرہ سو سال پہلے مرزائی اعتقادیات کا نام ونشان تک نہ تھا۔ انھوں نے اسلام کی پرانی چار دیواری کو مسمار کر کے ڈیڑھ اینٹ کی الگ مسجد بنانی تجویز کی ہے۔ ان کی اس نئی بنیاد پر شروع سے ہی اہل اسلام کی طرف سے رد وقدح ہوتا رہا۔ مگر اس قوم نے ہمت نہ ہاری۔ مرزا قادیانی پر مختلف عنوانات سے اہل اسلام کی طرف سے تکفیر جاری ہوتی رہی (کبھی نبوت کے دعویدار ہونے سے اور کبھی مسیح موعود بننے سے اور کبھی نصوص قطعیہ کے انکار کرنے سے) اور اہل اسلام کو جو جو ضرورتیں اور مجبوریاں پیش آتی رہیں ان کے رفع کرنے کے واسطے مختلف کوششیں اور فتاوے عمل میں آئے۔ لیکن اس وقت چونکہ اہل اسلام کو حکام کی طرف سے یہ دقت پیش آئی کہ اہلسنّت والجماعت کی لڑکی جبراً مرزائی جماعت کے سپرد کر دی جاتی ہے اور ہمیں غیر مسلم اور ان کو مسلم قرار دیا جاتا ہے اور خواہ مخواہ ہماری حق تلفی کی جاتی ہے اس لیے اب مرزائی جماعت کی نسبت اس قسم کے فتاوے علمائے سنی شیعہ سے حاصل کیے گئے ہیں کہ جن میں مرزا قادیانی کی تکفیر کے ضمن میں مذکورہ بالا مسئلہ کا پورا تصفیہ ہو گیا ہے۔

پیشتر اس کے کہ ہم ان فتوؤں کی مختصر نقلیں درج کریں ہم یہ ظاہر کر دینا ضروری سمجھتے ہیں کہ اس حق تلفی کے لیے صدائے احتجاج بلند کرنے میں ہم دونوں فریق (سنی شیعہ) متفق ہیں اور ذرہ بھر بھی اختلاف نہیں۔ نیز یہ کہ جس قدر اسلامی ریاستیں یا اسلامی انجمنیں یا مدارس مذہبی امور اسلام میں اپنا دخل دینا فرض منصبی سمجھتی ہیں۔ اس پر ان سب نے بھی اتفاق کر لیا ہے۔ چنانچہ وہ فتاوے ملکی تقسیم کے لحاظ سے پنجاب و ہندوستان کے چیدہ چیدہ اور معتبر مقامات کو ملحوظ رکھتے ہوئے ترتیب وار درج کیے جاتے ہیں۔ ناظرین دیکھ کر خود فیصلہ کر لیں کہ مرزائیوں نے اسلامی عمارت کو کس طرح مسمار کر دیا ہے۔ انجمن حفظ المسلمین کی طرف سے اس مسئلہ میں جو سوال چھپوا کر اہل علم کی خدمت میں روانہ کیا گیا تھا۔ وہ ذیل میں درج ہے جس کے نیچے سب کے جوابات علی حسب المدارج درج کیے جاتے ہیں۔

استفتاء

سوال...... کیا فرماتے ہیں علمائے دین متین ومفتیان شرع مبین اس امر میں کہ مرزا غلام احمد قادیانی کے اقوال مندرجہ ذیل ہیں۔

اوّل...... آیۃ مبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد کا مصداق میں ہوں۔

(ازالہ اوہام طبع اول ص ۶۷۳ خزائن ج ۳ ص ۴۶۳)

دوم...... مسیح موعود (جن کے آنے کی خبر احادیث میں آئی ہے) میں ہوں۔

(ازالہ اوہام طبع اوّل ص ۶۶۵ خزائن ج ۳ ص ۴۵۹)

سوم ...... میں مہدی مسعود اور بعض نبیوں سے افضل ہوں۔ (معیار الاخیار ص ۱۱ ملفوظات ج ۳ ص ۲۷۸)

چہارم ...... ان قدمی علی منارة ختم علیا کل رفعة (میرا قدم اس بنیاد پر ہے جہاں کل بلندیاں ختم ہو چکی ہیں) (خطبہ الہامیہ ص ۷۰ خزائن ج ۱۶ ص ۷۰)

پنجم لا تقسیز نی باحد و لا احدابی. میرے مقابل کسی کو پیش نہ کرو۔
(خطبہ الہامیہ ص ۵۲ خزائن ج ۱۶ ص ۵۲)

ششم ... میں مسلمانوں کے لیے مسیح مہدی اور ہندوؤں کے لیے کرشن ہوں۔
(لیکچر سیالکوٹ ص ۳۳ خزائن ج ۲۰ ص ۲۲۸)

ہفتم ... میں امام حسین سے افضل ہوں۔ (دافع البلاء ص ۱۳ خزائن ج ۱۸ ص ۲۳۳)

ہشتم وانی قتیل الحب لکن حسینکم. قتیل ابعدی فالفرق اجلی واظهر. ''میں عشق کا مقتول ہوں مگر تمہارا حسین دشمن کا مقتول ہے فرق بالکل ظاہر ہے۔'' (اعجاز احمدی ص ۸۱ خزائن ج ۱۹ ص ۱۹۳)

نہم ... ''یسوع مسیح کی تین دادیاں اور تین نانیاں زنا کار تھیں۔ (معاذ اللہ)
(ضمیمہ انجام آتھم ص ۷ خزائن ج ۱۱ ص ۲۹۱)

دہم ... یسوع مسیح کو جھوٹ بولنے کی عادت تھی۔ (معاذ اللہ) (ضمیمہ انجام آتھم ص ۵ خزائن ج ۱۱ ص ۲۸۹)

یازدہم ... یسوع مسیح کے معجزات مسمریزم تھے اس کے پاس بجز دھوکہ کے اور کچھ نہ تھا۔
(ازالہ ص ۳۰۳ و ۳۲۲ خزائن ج ۳ ص ۲۵۴ تا ۲۶۳ ضمیمہ انجام ص ۷ خزائن ج ۱۱ ص ۲۹۱)

دوازدہم ... میں نبی ہوں۔ اس امت میں نبی کا نام میرے لیے مخصوص ہے۔
(حقیقۃ الوحی ص ۳۹۱ خزائن ج ۲۲ ص ۴۰۶)

سیزدہم مجھے الہام ہوا ہے۔ قل یایها الناس انی رسول الله الیکم جمیعا. (لوگو! میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہو کر آیا ہوں۔ (تذکرہ ص ۳۵۲)

چہاردہم میرا منکر کافر ہے۔ (حقیقۃ الوحی ص ۱۶۳ خزائن ج ۲۲ ص ۱۶۷)

پانزدہم ... میرے منکروں بلکہ متاملوں کے پیچھے بھی نماز جائز نہیں۔ (فتاویٰ احمدیہ ج ۱ ص ۲۷۶)

(۱۶) مجھے خدا نے کہا ہے اسمع ولدی (اے میرے بیٹے سن!) (البشریٰ ج ۱ ص ۴۹)

(۱۷) ... لولاک لما خلقت الافلاک (اگر تو نہ ہوتا تو میں آسمان پیدا نہ کرتا۔
(حقیقۃ الوحی ص ۹۹ خزائن ج ۲۲ ص ۱۰۲)

(۱۸) ... میرا الہام ہے۔ وما ینطق عن الھویٰ یعنی میں بلا وحی نہیں بولتا۔ (اربعین نمبر ۳ ص ۳۶ خزائن ج ۱۷ ص ۴۲۶)

(۱۹) ... مجھے خدا نے کہا ہے۔ وما ارسلناک الا رحمة اللعالمیں (یعنی خدا نے تجھے رحمت بنا کر بھیجا)
(حقیقۃ الوحی ص ۸ خزائن ج ۲۲ ص ۸۵)

(۲۰) ... مجھے خدا نے کہا۔ انک لمن المرسلین (خدا کہتا ہے کہ تو بلا شک رسول ہے)
(حقیقۃ الوحی ص ۱۰۷ خزائن ج ۲۲ ص ۱۱۰)

(۲۱) اتانی مالم یؤتی احد من العالمین (خدا نے مجھے وہ عزت دی جو کسی کو نہیں دی گئی)
(حقیقۃ الوحی ص ۱۰۷ خزائن ج ۲۲ ص ۱۱۰)

(۲۲) ان اللہ معک ان اللّٰہ یقوم اینما قمت (خدا تیرے ساتھ ہوگا جہاں کہیں تو رہے)
(ضمیمہ انجام آتھم ص ۱۷ خزائن ج ۱۱ ص ۳۰۱ حاشیہ)

(۲۳)...... انا اعطیناک الکوثر (خدا نے مجھے حوض کوثر دیا ہے) (انجام آتھم ص ۵۸ خزائن ج ۱۱ ص ۵۸)

(۲۴)...... رایته فی المنام عین اللّٰه و تیقنت اننی هو فخلقت السموت والارض. میں نے اپنے آپ کو بعینہٖ خدا دیکھا اور میں یقیناً کہتا ہوں کہ میں وہی ہوں اور میں نے زمین آسمان بنائے۔

(آئینہ کمالات ص ۵۶۴، ۵۶۵ خزائن ج ۵ ص ایضاً)

(۲۵)...... میرے مرید کسی غیر مرید سے لڑکی نہ بیاہا کریں۔ (نہج المصلی فتاویٰ احمدیہ ج ۲ ص ۷)

جو شخص مرزا قادیانی کا ان اقوال میں مصدق ہو۔ اس کے ساتھ مسلم غیر مصدقہ کا رشتہ زوجیت کرنا جائز ہے یا نہیں؟ اور تصدیق بعد نکاح موجب افتراق ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا.

الجواب

(۱) سنی از ریاست بھوپال

مندرجہ سوال ہذا میں متعدد ایسے اقوال ہیں جن کے کلمہ کفر ہونے میں تاویل بھی نہیں ہوسکتی لہٰذا جس شخص کے عقائد ایسے ہوں وہ بوجہ مخالفت اسلام کے جماعت اسلام سے جدا ہے اور مسلمان مرد و عورت کا نکاح ایسے خارج عن الاسلام سے درست نہیں۔ ۳ رجب ۱۳۳۶ھ۔ مہر و دستخط:۔ محمد یحییٰ عفا اللہ عنہ مفتی بھوپال

(۲) از ریاست رام پور (خلد اللّٰه ملکها)

جو شخص کہ مرزائے قادیانی کے اقوال مذکورہ میں تصدیق کرے وہ اعلیٰ درجہ کا ملحد اور کافر ہے۔ ایسے شخص کے یہاں نکاح کرنا مطلقاً حرام ہے۔ اور اگر کوئی شخص بعد نکاح اقوال مذکورہ میں مرزائے قادیانی کی تصدیق کرے گا تو اس سے افتراق لازم ہوگا۔ دستخط:۔ ظہور الحسن محلہ پہلوار

ذلک کذالک. مظفر علی خاں مقبرہ عالیہ۔ الامر کما حرره مولانا السید ظهور الحسن. انصار حسین عفی عنہ۔ فان القول ماقالت حذام. ذوالفقار حسین عفی عنہ۔ الامر کذالک۔ فقیر سید تاثیر حسین

(۳) از ریاست حیدر آباد (خلد اللّٰه ملکها)

(یہاں کے جوابات کی بجائے کتاب افادۃ الافہام بجواب ازالۃ الاوہام مصنفہ جناب مولانا مولوی محمد انوار اللہ خان صاحب مرحوم ناظم امور مذہبیہ کا مطالعہ کر لینا کافی ہوگا۔

(۴) از مدرسہ عالیہ دیوبند ضلع سہارنپور (سنی)

اقوال مذکورہ کا کفر و ارتداد ہونا ظاہر ہے۔ پس وہ شخص جو ایسا کہتا اور عقیدہ رکھتا ہے اور جو اس کی پیروی اور تصدیق کرنے والے ہیں وہ کافر و مرتد اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ اہل اسلام کو ان سے مناکحت درست نہیں اور ان کے ساتھ نکاح منعقد نہ ہوگا۔ اگر کوئی مسلمان نکاح کے بعد مصدق قادیانی کا ہو جائے تو وہ فوراً مرتد ہو جائے گا اور نکاح اس کا فسخ ہو جائے گا اور تفریق لازم ہوگی۔

مہر و دستخط: عزیز الرحمٰن عفی عنہ مفتی مدرسہ دیوبند ۱۲ رجب ۱۳۳۶ھ

الجواب صحیح گل محمد خان مدرس مدرسہ عربیہ دیوبند۔ الجواب صحیح غلام رسول عفی عنہ۔ الجواب صواب الحسن عفی عنہ۔

الجواب صواب عبدالوحید عفی عنہ۔

الجواب صحیح محمد رسول خان عفی عنہ۔ الجواب صحیح فقیر اصغر حسین عفی عنہ۔ الجواب صحیح محمد اعزاز علی عفی عنہ۔

اصاب المجیب محمد ادریس عفی عنہ۔ الجواب صحیح احمد امین عفی عنہ۔ الجواب صواب محمد تفضل حسین عفی عنہ۔

(۵) از تھانہ بھون ضلع سہارنپور (سنی)

جو مسلمان ایسے عقائد اختیار کر لے جن میں بعضے یقینی کفر ہیں بحکم مرتد ہے اور مرتد کا نکاح مسلمان عورت سے اور اسی طرح مرتدہ کا نکاح مسلمان مرد سے صحیح نہیں اور نکاح ہو جانے کے بعد اگر عقائد کفریہ اختیار کر لے تو نکاح فسخ ہو جائے گا۔ دستخط اشرف علی عفی عنہ (حکیم الامت مصنف تصانیف کثیرہ) ۱۳۳۶ھ

(۶) مدرسہ عربیہ مظاہر العلوم سہارنپور (سنی)

سوال مذکور الصدر میں اکثر ایسے امور ذکر کیے گئے ہیں جو مسلمانوں کے نزدیک متفق علیہ ناجائز اور موجب کفر و ارتداد قائل ہیں۔ پس جو شخص ایسا عقیدہ رکھتا ہو اور ان اقوال کا مصدق ہو تو اس کے کفر میں کچھ کلام نہیں۔ وہ شرعاً مرتد ہوگا۔ جس کے ساتھ نکاح جائز نہیں اور جو پہلے سے اہل اسلام تھا۔ بعد نکاح کے قادیانی عقائد کا ہو گیا۔ اس کا نکاح فوراً شرعاً باطل ہو جائے گا۔ قضاء قاضی اور حکم حاکم کی بھی شرعاً اس میں ضرورت نہیں **ارتداد احدهما (الزوجین) فسخ عاجل بلا قضاء** (شامی جلد ثانی ص ۴۲۵) **لا یجوزله ان یتزوج مسلمة الخ و یحرم ذبیحة وصیده بالکلب والبازی والرمی.** (عالمگیریہ ج ۲ ص ۲۵۵)

حررہ عنایت الٰہی مہتمم مدرسہ مظاہر العلوم ۹ اپریل ۱۸ء

الجواب صحیح خلیل احمد۔ صحیح ثابت علی۔ الجواب صحیح عبدالرحمان۔
الجواب صحیح عبداللطیف۔ الجواب صحیح بلا ارتیاب عبدالوحید سنبھلی۔ قد اصاب من اجاب ممتاز میرٹھی۔
الجواب صحیح منظور احمد۔ ھذا ھوالحق محمد ادریس۔ الجواب صحیح عبدالقوی۔
الجواب حق محمد فاضل۔ الجواب صحیح بدر عالم میرٹھی۔ جواب المجیب صحیح علم الدین حصاری۔
الجواب مصیب غلام حبیب پشاوری۔ ھذا الجواب حق عبدالکریم نوگانوی۔ ھذا الجواب صحیح فصیح الدین سہارنپوری۔
جواب المجیب اصح محمد روشن الدین محمد پوری۔ الجواب صحیح نور محمد۔ الجواب صحیح دلیل الرحمان۔
الجواب صحیح محمد بلوچستانی۔ الجواب حق ظریف احمد مظفرنگری۔ للہ در المجیب محمد حبیب اللہ عفی عنہم

(۷) رائے پور ضلع سہارنپور (سنی)

جو شخص مسلمان ہو کر ان اقوال اور عقائد کا معتقد ہو وہ بلا تردد مرتد ہے۔ اس سے کوئی اسلامی معاملہ کرنا اور رشتہ ناطہ کرنا جائز نہیں اور جو ان کے عقائد تسلیم کر کے مرتد ہو جائے تو اس کی بیوی اس پر حرام ہے۔

حررہ نور محمد لدھیانوی مقیم رائے پور

الجواب صحیح عبدالقادر شاہ رائے پوری۔ الجواب صحیح مقبول سبحانی کشمیری۔ مصدق عبدالرحیم رائے پوری۔
مصدق خدا بخش فیروز پوری۔ مجھے اتفاق ہے محمد سراج الحق۔ جواب درست ہے محمد صادق شاہ پوری۔
ھذا الجواب صحیح احمد شاہ امام جامع مسجد بھت۔ الجواب صحیح آلہ بخش از بہاول نگر۔

(۸) از شہر کلکتہ (سنی)

ان باتوں کا ماننے والا اقسام کفر و شرک کا معجون مرکب ہے۔ پس ایسی حالت میں ان سے عقد مناکحت و مواخاۃ بالکل جائز نہیں اور یہ سب عقائد باعث ارتداد و موجب تفریق نکاح ہتی ہیں۔ واللہ اعلم

کتبہ عبدالنور مدرس اول مدرسہ دارالہدیٰ کلکتہ

الجواب صحیح افاض الدین۔ الجواب صحیح ابوالحسن محمد عباس۔ مہر عبدالنور۔

الجواب صحیح محمد سلیمان مدرس مدرسہ دارالکتاب والسنۃ۔ الجواب صحیح شمس العلماء مفتی محمد عبداللہ صدر مدرس مدرسہ عالیہ کلکتہ۔ الجواب صحیح احمد سعید انصاری سہارنپوری حالوارد کلکتہ۔

الجواب موافق الکتاب والسنۃ عبدالرحیم۔ الجواب صحیح محمد یحیٰ۔ الجواب صحیح محمد اکرم خاں سیکرٹری انجمن علمائے بنگالہ۔

اڈیٹر اخبار محمدی کلکتہ۔ الجواب صحیح محمد یحیٰ مدرس مدرسہ عالیہ کلکتہ۔ لاریب فی صحۃ الجواب محمد مظہر علی۔

لاریب فی الجواب عبدالصمد اسلام آبادی مدرس صفی اللہ شمس العلماء مدرس۔ الجواب صحیح عبدالواحد مدرس دوم مدرسہ دارالہدیٰ۔ الجواب صحیح محمد زبیر۔

الجواب صحیح ضیاء الرحمان از کلکتہ کولوٹولہ نمبر ۲ مسجد اہلحدیث ۲۴ رجب ۳۶ھ۔

(۹) از شہر بنارس (سنی)

مرزا مسائل اعتقادیہ منصوصہ کا منکر ہے لہٰذا اس عقیدہ رکھنے والے کے ساتھ عقد مناکحت و استقرار نکاح ہرگز نہیں ہوسکتا اور تصدیق (مرزا) بعد نکاح موجب افتراق و فسخ نکاح ہوگا۔

کتبہ محمد ابوالقاسم البنارسی مدرسہ عربیہ محلہ سعید نگر بنارس ۱۰ جمادی الاخریٰ ۱۳۳۶ھ

میں بھی اس تحریر کے موافق ہوں محمد شیر خاں مدرس کان اللہ لہ۔ ماکتب صحیح حکیم محمد حسین خاں۔ الجواب صحیح محمد عبداللہ مدرس کانپوری۔

الجواب صحیح محمد حیات احمد۔ جواب صحیح ہے حکیم عبدالمجید عفی عنہ

(۱۰) شہر آرہ (سنی)

اقوال مندرجہ سوال مرزا قادیانی کا حد کفر تک پہنچنا ظاہر ہے۔ بلکہ اس کے بعض اقوال سے شرک ثابت ہوتا ہے اور مشرکین میں وارد ہے۔ **ولا تنکحو المشرکین حتّٰی یؤمنوا الایۃ** اور مرزا کے منکر رسالت ہونے میں کوئی کلام نہیں بلکہ وہ خود مدعی نبوت والوہیت ہے۔ (اعاذنا اللہ منہ) پس جو لوگ ان اقوال کے قائل و مصدق و معتقد ہیں ہرگز وہ مومن نہیں ہیں۔ ان کے ساتھ مخالطت و مجالست و مناکحت قطعاً جائز نہیں۔ **قال تعالیٰ ولا ترکنوا الی الذین ظلموا فتمسکم النار ای لا تمیلوا الیھم بمودۃ و مخالطۃ و جالسۃ و مناکحۃ و مداھنۃ و رمنی باعمالکم فتصیبکم النار کما صرح بہ المفسرون المحققون من المتقدمین منھم والمتاخرین رضوان اللہ علیھم اجمعین** بالجملہ قادیانیوں کے ساتھ کسی مسلمہ کا نکاح ہرگز جائز نہیں اور اگر نکاح ہوگیا تو تفریق کرا دینی چاہیے اور اگر کوئی مسلمان قادیانی ہوگیا تو اس کا نکاح بلا طلاق فسخ ہوگیا اس کی عورت کسی مسلمان صالح سے نکاح کر سکتی ہے۔ واللہ اعلم بالصواب

کتبہ ابو طاہر البہاری عفا عنہ عفا عنہ الباری المدرس الاول فی المدرسۃ الاحمدیہ

قد صح الجواب محمد طاہر ابن حضرت مولانا ابو طاہر دام فیضکم۔

قد اصاب من اجاب محمد مجیب الرحمان دربھنگوی۔

(۱۱) بدایون (سنی)

مرزائیوں سے رشتہ زوجیت قائم کرنا حرام ہے۔ اگر لاعلمی سے ایسا ہوگیا تو شرعاً نکاح ہی نہ ہوا کیونکہ مسلمان عورت کا نکاح کافر کے ساتھ قطعاً حرام ہے۔ (**ھکذا فی کتب الفقہ**) اور اگر بعد نکاح کوئی مسلمان باغوائے شیطان عقائد کفریہ مرزائیہ کا معتقد ہوگیا تو اس کی عورت اس کے نکاح سے نکل جائے گی اور اگر عورت معتقد ہوگئی تو اس کا نکاح قائم نہ رہے گا۔ حکم مثل مرتدین کے ہو جائے گا۔

مہر محمد ابراہیم قادری بدایونی۔ مہر محمد قدیر الحسن حنفی قادری۔ الجواب صحیح محمد حافظ الحسن مدرس مدرسہ محمدیہ۔

الجواب صواب احمد الدین مدرسہ شمس العلوم۔ ذلک کذالک شمس الدین قادری فرید پوری۔ مہر محمد عبدالحمید۔ حسین احمد۔ واحد حسین مدرس مدرسہ اسلامیہ فضل الرحمان ولایتی۔

عبدالرحیم قادری عبدالستار عفی عنہ۔ محمد عبدالماجد منظور حق مہتمم مدرسہ شمس العلوم۔

(۱۲) شہر الور، و سنبھل (سنی)

مرزا کافر مرتد ملعون خارج از اسلام ہے اور ایک ہے ان تیس میں کا جن کی خبر آنحضرت ﷺ نے دی ہے کہ میرے بعد تیس دجال کذاب پیدا ہوں گے جو اپنی نبوت باطلہ کا دعویٰ کریں گے حالانکہ میرے بعد کوئی نبی نہیں اور جو شخص غلام احمد قادیانی کا ہم عقیدہ ہے۔ وہ بھی کافر ہے۔ مسلمان عورت اور مردوں کا نکاح ان مرتدین کے رجال ونسا سے ہرگز ہرگز جائز نہیں۔ اگر نکاح پہلے ہو چکا تھا۔ پھر زوجین میں سے کسی ایک نے ان کفریات کا ارتکاب کیا تو فوراً ہی نکاح ٹوٹ گیا۔ زن وشوہر کا جو تعلق ورشتہ تھا وہ منقطع ہوگیا۔ اب اگر صحبت ہوگی تو زنا ہوگا اور اولاد حرامی۔ **حررہ العبد المسکین محمد عماد الدین السنبھلی السنی الحنفی القادری**

بے شک ایسے کفری قول کرنے والا اور ایسا عقیدہ رکھنے والا اسلام سے خارج ہے اور مرتد اور اس کا نکاح مسلمانوں سے جائز نہیں۔ محمد ابوالبرکات سید احمد الوری سلمہ اللہ القوی

(۱۳) از آگرہ (اکبر آباد) و بلند شہر (سنی)

(الف)...... جو ان اقوال کفریہ کا مصدق ہے وہ کافر ہے۔ اس کے ساتھ مسلم غیر مصدق کا رشتہ زوجیت جائز نہیں اور زوجین میں سے کسی ایک کا بعد نکاح ان اقوال کی تصدیق کرنا۔ موجب افتراق ہے۔

فقط محمد محام امام مسجد جامع آگرہ

(ب)...... ان اقوال کے قائل اور معتقد کے ساتھ نکاح مطلق جائز نہیں ہے اور ایسا نکاح موجب افتراق ہے۔

سید عبداللطیف مدرس مدرسہ حالیہ جامع مسجد آگرہ

(ج)...... قادیانی مرتد ہے اور قادیانیوں کے ساتھ نکاح مطلقاً جائز نہیں۔ اور اگر کوئی مسلمان مرد یا عورت مرتد ہو

جائے تو ان کا نکاح فسخ ہوگا۔ انتہی مختصراً فقط

حررہ العبد الراجی رحمۃ ربہ القوی ابو محمد محمد دیدار علی الرضوی الحنفی المفتی فی جامع اکبر آباد.

(د)...... عقائد مندرجہ سوال رکھنے والا قطعاً کافر ہے۔ عورت اس کے نکاح سے باہر ہے۔ اہل اسلام کو چاہیے کہ احکام و معاملات میں ان سے احتراز رکھیں۔ ھکذا فی کتب الاسلام

خادم الطلبا محمد مبارک حسین محمودی صدر مدرس مدرسہ قاسم العلوم ضلع بلند شہر

(۱۴) از مراد آباد (سنی)

غلام احمد قادیانی کے کفریات بدیہی ہیں کہ جن پر استدلال کی بھی ضرورت نہیں۔ اس لیے اس کے تابعین سے رشتہ اخوت، سلسلہ مناکحت، تعلق محبت، ربط، ضبط، شرعاً قطعی حرام ہے۔ ہرگز ہرگز ان اسلامی روپ کے کافروں سے مومنین کو کوئی دینی تعلق نہ رکھنا چاہیے۔ ان سے نکاح زنا ہوگا۔ جو دین و دنیا میں وبال و نکال ہے۔

خادم العلماء والفقراء غلام احمد حنفی قادری مراد آبادی ۱۸ رجب ۳۶ھ۔

(۱۵) شہر لکھنؤ (از حضرات شیعہ)

(نوٹ)...... حضرات شیعہ کے فتوے اس لیے معدودے چند ہیں کہ انھیں سوائے مجتہد کے کوئی دوسرا فتویٰ نہیں دے سکتا۔ اور مجتہد کا فتویٰ تمام افراد شیعہ کو ماننا پڑتا ہے۔

(الف)...... الجواب ومن اللہ التوفیق۔ عقد مسلم یا مسلمہ قادیانی یا قادیانیہ سے جائز نہیں اور اگر کوئی مسلم یا مسلمہ خدانخواستہ قادیانی مذہب اختیار کرے تو نکاح اس کا باطل ہو جائے گا۔ واللہ العاصم۔ ناصر علی

(ب)...... باسمہ سبحانہ۔ جو شخص ان اقوال کا قائل اور ان معتقدات کا معتقد ہو اس کا عقد ان مسلمین و مسلمان سے اور علی الخصوص مومنین و شیعیان اثناعشر سے جو کہ ان معتقدات باطلہ کے قائل و معتقد نہیں ہیں حرام و باطل ہے اور تصدیق ان عقائد کے بعد عقد بھی موجب افتراق و بطلان عقد ہے۔ حررہ السید آقا حسن

(ج)...... باسمہ سبحانہ۔ جو شخص ان تمام امور مندرجہ استفتاء کا معتقد ہو۔ وہ کافر ہے۔ اس کے ساتھ زن مسلمہ کا عقد ناجائز و باطل ہے اور جس زن مسلمہ کا شوہر بعد الاسلام ان عقائد کا معتقد ہو جائے۔ اس کا نکاح فسخ ہو جائے گا بلکہ جمیع احکام کفر و ارتداد ایسے اعتقاد والے پر جاری ہو جائیں گے۔ واللہ اعلم۔ سید نجم الحسن عفی عنہ بقلم

(۱۶) شہر لکھنؤ۔ ندوۃ العلماء (سنی)

جو شخص ان اقوال مندرجہ استفتاء کا مصدق ہو۔ اس کے ساتھ مسلمہ غیر مصدقہ کا رشتہ زوجیت کرنا ہرگز جائز نہیں اور جو شخص کہ نکاح کے بعد ان اقوال کا مصدق اس کی یہ تصدیق ضرور موجب افتراق ہے۔ قال تعالیٰ **فان علمتموھن مومنات فلا ترجعوھن الی الکفار لا ھن حل لھم ولا ھم یحلون لھن** خدا تعالیٰ کا حکم ہے کہ اگر تم یقیناً معلوم کر لو کہ عورتیں مسلمان ہیں تو کبھی کفار کو واپس نہ دو۔ نہ یہ (عورتیں) ان کے لیے حلال ہیں اور نہ وہ (کافر) ان کے لیے حلال ہیں۔ واللہ اعلم کتبہ محمد عبداللہ ۱۱ جمادی الاخری ۳۶ھ

جو ان اقوال کا معتقد اور مصدق ہے وہ ہرگز مسلمان نہیں ہے اور نکاح وغیرہ ایسے لوگوں سے ناجائز ہے۔

حررہ الراجی رحمتہ ربہ القوی ابو العماد محمد شبلی المدرس فی دار العلوم الندوۃ العلماء عفی عنہ

مذکورہ بالا جوابات بالکل صحیح ہیں۔ عبدالودود عفی عنہ مدرس دار العلوم

ان اقوال مذکورہ استفتاء کا جو شخص قائل ہو وہ کافر ہے اور اسلام سے خارج ہے مناکحت وغیرہ اس سے جائز نہیں۔ امیر علی عفا اللہ عنہ مہتمم دارالعلوم ندوۃ العلماء صدر مدرس

معتقد ان اعتقادات کا مسلمان نہیں ہے۔ لہٰذا کسی مسلمہ کا نکاح ان سے جائز نہیں اور اگر نکاح کیا گیا ہو وہ عدم محض سمجھا جائے گا اور تفریق واجب ہوئی۔ حیدر شاہ، فقیہ دوم دارالعلوم، ندوۃ العلماء

واقعی بعض از معتقدات مذکورہ کفر است و معتقد را بسر حد کفر رساند و کفر کہ بعد ایمان ارتداد است و با مرتد و مرتدہ نکاح ایماندار درست نیست واللہ اعلم بالصواب۔

حررہ الراجی الی رحمۃ ربا البارے محمد عبدالهادی الانصاری

حفید العلامۃ ملامبین شارح السلم والمسلم اسکنہ اللہ فی اعلی علیین.

میں نے ایک عرصہ تک مرزا غلام احمد قادیانی کے حالات و دعاوی کی تحقیق کی۔ دوران تحقیق میں اس امر کا خاص لحاظ رکھا کہ ذرہ بھر نفسانیت کا دخل نہ ہو لیکن خدا اس کا بہتر شاہد ہے کہ جس قدر میں تحقیق کرتا گیا۔ اسی قدر میرا یہ اعتقاد پختہ ہوتا گیا کہ جو لوگ مرزا قادیانی کی تکفیر کرتے ہیں۔ یقیناً وہ حق پر ہیں۔ پس ایسی صورت میں مرزائیوں سے مناکحت وغیرہ ہرگز جائز نہیں۔ اگر نکاح ہو چکا ہے تو تفریق ضروری ہے۔

حررہ ابوالهدی فتح اللہ الہ آباد کان اللہ لہ حال مدرس اول انجمن اصلاح المسلمین لکھنؤ

(۱۷) از شہر دہلی (دارالخلافہ پنجاب) (سنی)

(الف)...... فرقہ قادیانی قطعاً منکر آیات قرآنی اور احادیث صحیحہ اور اجماع امت کا ہے اور دائرہ اسلام سے خارج ہے ان سے مناکحت یقیناً ناجائز اور باطل ہے۔ حکیم ابراہیم مفتی دہلوی مدرسہ حسینیہ

(ب)...... مرزا غلام احمد قادیانی کے یہ اقوال مندرجہ سوال اکثر میرے دیکھے ہوئے ہیں ان کے علاوہ اور بھی اقوال ایسے ہیں جو ایک مسلمان کو مرتد بنا دینے کے لیے کافی ہیں۔ پس مرزا قادیانی اور جو شخص ان کا ان کلمات کفریہ کا مصدق ہو سب کافر ہیں۔ تعجب ہے کہ مرزائی تو غیر احمدی کا جنازہ بھی حرام بتائیں اور غیر احمدی ان کے ساتھ رشتے ناطے کریں۔ آخر غیرت بھی کوئی چیز ہے۔ حررہ محمد کفایت اللہ غفرلہ مدرس و مفتی مدرسہ امینیہ دہلی

(ج)...... جو شخص مرزائے قادیاں کا ان اقوال مذکورہ میں مصدق ہو اس کے ساتھ مسلم غیر مصدق کا رشتہ مناکحت کرنا ہرگز جائز نہیں اور تصدیق کے بعد موجب افتراق ہے۔ حررہ السید ابوالحسن عفی عنہ. الجواب صحیح. احمد سلمہ الصمد مدرس مدرسہ مسجد حاجی علی جان مرحوم دهلی ما اجاب المجیب فھو حق حریٰ ان یعمل بہ. حرہ ابو محمد عبیداللہ مدرس مدرسہ دارالهدی کشف گنج دهلی

مرزائی بوجہ اپنے کفر کے اس قابل نہیں ہیں کہ ان سے مسلمان رشتہ داری، مناکحت و مواکلت و مجالست کریں اور نہ ایسے لوگوں میں مسلمان عورت کا نکاح ہو سکتا ہے۔ حررہ الراجی عبدالرحمٰن مدرسہ دارالہدی

(د)...... مرزا غلام احمد قادیانی کافر ہے اور جتنے اس کے (اقوال مندرجہ سوال ہیں) معتقد ہیں۔ سب کافر و مرتد ہیں۔ ان کے نکاح میں مسلمہ عورتیں دینا جائز نہیں۔ مسلمانو! بچو اور اپنے بھائیوں کو ان سے بچاؤ۔

حررہ احمد اللہ مدرس مسجد حاجی علی جان دہلی

الجواب صحیح۔ عبدالستار کلانوری نزیل دہلی مفتی مدرسہ دارالکتب والسنۃ ۱۰ جمادی الثانی ۳۶ء۔

عبدالعزیز عفی عنہ۔ عبدالرحمان عفی عنہ۔ عبدالسلام خلف مولوی عبدالرحمان۔

ابوتراب عبدالوہاب عفی عنہ۔ للہ دار المجیب۔ ابوزبیر محمد یونس پرتاب گڑھی۔
مدرسہ علی جان مرحوم

(۱۸) ہوشیار پور (سنی)

مرزائے قادیانی کے دعاوی کاذبہ کی جو تصدیق کرتا ہے اس کا رشتہ و نکاح کسی مسلمان سے ہرگز ہرگز جائز نہیں اور جو شخص اس کے عقائد باطلہ کی تصدیق بعد عقد زوجیت کرے تو اس کی یہ تصدیق موجب تفریق اور باعث فسخ نکاح ہے۔ خادم اراکین انتظامیہ ندوۃ العلماء غلام محمد ہوشیار پوری۔ **هذا هو الجواب الحق.**

کتبہ مولوی احمد علی عفی عنہ نور محلی.

(۱۹) لودھیانہ (سنی)

(الف)...... ایسے عقائد مذکور کا شخص کافر ہے بلکہ اکفر۔ ان سے رشتہ لینا دینا درست نہیں ہے۔ **کتبہ العبد العاجز علی محمد عفا عنہ مدرس مدرسہ حسینیہ لدھیانہ.**

(ب)...... چونکہ یہ شخص نصوص قطعیہ کا منکر ہے اور یہ کفر و ارتداد ہے۔ اس لیے ایسے کافر و مرتد سے نکاح منعقد نہیں ہوتا اور اگر قبل از ارتداد نکاح ہوا تو ارتداد سے فسخ ہو جاتا ہے۔

حررہ رحمت العلی مدرس مدرسہ غزنویہ محلہ ڈھولیوال
الجواب صحیح محمد عبداللہ عفی عنہ مدرس مدرسہ غزنویہ۔ نور محمد از شہر لودھیانہ
عاجز حافظ محمد الدین مہتمم مدرسہ بستان الاسلام لدھیانہ محلّہ صوفیاں

(۲۰) لاہور (سنی و شیعہ صاحبان)

(الف)...... چونکہ مرزائے قادیانی اور اس کے پیروؤں کا کفر منجاب علمائے ہندو پنجاب قطعی ہے۔ لہٰذا ان کے ساتھ کسی مسلمہ عورت کا نکاح جائز نہیں اور بروقت ظہور مرزائیت نکاح فسخ ہو جائے گا۔
العبد نور بخش (ایم اے) ناظم انجمن نعمانیہ لاہور

(ب)......صورت مرقومہ میں جس قدر عقائد بیان کیے گئے ہیں از روئے قرآن و حدیث کے وہ سب باطل اور کفر ہیں۔ بلکہ بعض تو حد شرک تک پہنچے ہوئے ہیں۔ ایسی صورت میں ان عقائد کا مدعی جس طرح دائرہ اسلام سے خارج ہے اس کے مرید اور معتقد بھی چونکہ لازماً اس حکم میں داخل ہیں۔ لہٰذا ان سے بارطوبت معاشرت کرنا اور ان کو معابد و مساجد میں آنے دینا، ان پر نماز جنازہ پڑھنا، ان سے رشتہ و ناطہ کرنا شرعاً سب ناجائز اور فعل حرام۔ معصیت عظیم ہے۔ خاص کر ان کو لڑکی کا رشتہ دینے کی ممانعت تو نہایت ہی موکد اور اہم ہے۔ **(لان المرءة تاخذ من دین بعلها)** کیونکہ عورت اپنے خاوند سے دین حاصل کرتی ہے اس لیے کہ عورت ضعیف العقل ہونے کے سبب شوہر کے دین کو اختیار کر لیتی ہے۔ **اعاذنا اللّٰه و جمیع المؤمنین من النفس الامارة بالسوء والضلالة بعد الهدی (وهو العالم) من مبارک حویلی (لاهور) خادم الشریعة المطهره علی الحائری بقلمه.**

(۲۱) شہر پشاور معہ مضافات (سنی)

عقائد مرقومہ کا معتقد اور مصدق یقیناً اسلام سے خارج ہے اور کسی مسلمان عورت کا نکاح ایسے شخص سے جائز نہیں اور تصدیق بعد از نکاح موجب افتراق ہے تمام کتب فقہ میں ہے **(وارتداد احدهما فسخ فی**

الحال) کہ بیوی میاں میں سے کسی کا مرتد ہونا نکاح فوراً فسخ کرتا ہے۔ حررہ محمد عبدالرحمٰن ہزاروی

الجواب صحیح بندہ محمود شہر پشاور۔ عبدالواحد از پشاور۔ عبدالرحمان بقلم خود۔

مفتی عبدالرحیم پشاوری۔ محمد خان پوری۔ محمد رمضان پشاوری۔

مولوی عبدالکریم پشاوری۔ حافظ عبداللہ نقشبندی۔

(۲۲) راولپنڈی معہ مضافات (سنی)

جو الفاظ مرزا غلام احمد قادیانی کے استفتاء میں ذکر ہوئے یہ تمام کفریہ ہیں۔ پس عورت مسلمان کا نکاح مرزائی کے ساتھ ہرگز جائز نہیں اور اگر پہلے وہ مسلمان تھا اور پیچھے وہ مرزائی ہوگیا اور عورت مسلمان ہے تو نکاح ٹوٹ جاتا ہے۔ کتبہ عبدالاحد خانپوری از راولپنڈی

محمد مجید امام الجمعہ راولپنڈی۔ سید اکبر علی شاہ متصل جامع مسجد۔ محمد کیچ مکرانی مقیم شہر راولپنڈی۔

الجواب صحیح عبداللہ عفا عنہ از مدرسہ سنیہ راولپنڈی۔ محمد عصام الدین مدرس مدرسہ احیاء العلوم راولپنڈی۔ عبدالرحمان بن مولوی ہدایت اللہ صاحب مرحوم امام مسجد اہلحدیث

صدر پیر فقیر شاہ از راولپنڈی

(۲۳) شہر ملتان معہ مضافات (سنی)

بلا ارتیاب یہ تمام اعتقادات صریح کفر و الحاد ہیں۔ قائل و معتقد ان کا خود بھی کافر ہے اور جو شخص اس کو باوجود ان اعتقادات کے مسلم یا مجدد یا نبی یا رسول مانے وہ بھی کافر اور مرتد ہے۔ اور بحکم آیت **لاھن حل لھم ولا ھم یحلون لھن** مناکحت مسلمہ بمرزائی و بالعکس نہ ابتداءً صحیح ہے نہ بقاءً یعنی نہ رشتہ مناکحت ہوسکتا ہے اور نہ قائم رہ سکتا ہے اسی طرح حقوق ارث سے بھی حرمان ہو جاتا ہے۔ حررہ ابو محمد عبدالحق ملتانی

الجواب صحیح احقر العباد ابو عبید خدا بخش ملتانی عفی عنہ۔ خاکسار محمد عفی عنہ از ملتان۔

(۲۴) ضلع جہلم (سنی)

باسمہ سبحانہ۔ مرزائے قادیانی کے یہ دعاوی اور اسی قسم کے دوسرے دعاوی کفر و شرک تک پہنچ چکے ہیں۔ اس کا الہام ہے کہ (**الارض والسماء معک کما ھو معی**) زمین آسمان جیسے خدا کے ماتحت ہیں ایسے مرزا کے بھی ماتحت ہیں ایک اور الہام ہے کہ (**یتم اسمک ولا یتم اسمی**) خدا کہتا ہے کہ میرا نام تو ناقص رہے گا مگر تیرا نام ضرور کامل ہو جائے گا۔ پہلے دعویٰ میں شرک جلی ہے اور دوسرے میں وہ غرور دکھایا ہے کہ کسی فرعون نے بھی نہیں دکھایا۔ اس لیے جو ان اقوال کا مصدق ہو وہ بلاشبہ کافر و مشرک ہے اور کسی مسلم کو جائز نہیں کہ کسی مشرک سے تعلق زوجیت قائم رکھے اور رشتہ زوجیت قائم ہونے کے بعد ایسے عقائد کا مصدق ہونا موجب افتراق ہے۔ علاوہ ازیں مرزا نے یہ فتویٰ دیا تھا کہ جو اس کی نبوت کا کلمہ نہیں پڑھتا خواہ وہ مرزا کا مکفر نہ بھی ہو وہ کافر ہے اور اہل اسلام کو کافر کہنے والا خود کافر ہوتا ہے۔ پھر مرزا نے توہین انبیاء میں کچھ کمی نہیں چھوڑی **لولاک لما خلقت الافلاک** کے دعویٰ میں آنحضرت ﷺ کی ذات بابرکات پر سخت حملہ کیا ہے اور اپنے آپ کو علت تکوین عالم بتاتے ہوئے آنحضرت ﷺ کو بھی مستثنیٰ نہیں کیا (پھر طرفہ یہ کہ دعویٰ غلامی ہے) انتہی مختصراً۔

حررہ محمد کرم الدین از بھیں ضلع جہلم تحصیل چکوال

الجواب صحیح۔ نور حسین از بادشہانی۔ محمد فیض الحسن مولوی فاضل بھیں ضلع جہلم

(۲۵) ضلع سیالکوٹ (سنی)

(الف)...... مرزا کے عقائد کفر ہیں اور جو ایسے مذہب کا مصدق ہے اس کے ساتھ رشتہ زوجیت کرنا ہرگز جائز نہیں بلکہ تصدیق بعد از نکاح موجب افتراق ہے۔ **من تلفظ بلفظ کفر کفر کانا کل من ضحک علیه او استحسنه او یرضی به یکفر (قواطع الاسلام) من حسن کلام اهل الهول وقال معنوی او کلام له معنی صحیح ان کان ذلک کفرا من القائل کفر المحسن (البحر الرائق) ایماا رجل سب رسول الله ﷺ او کذبه او عابه او تنقصه فقد کفر بالله و بانت منه امرء ته** (کتاب الخراج للامام ابی یوسفؒ)

ابو یوسف محمد شریف عفی عنہ کوٹلی لوہاراں مغربی ضلع سیالکوٹ

(ب)...... مرزا کے عقائد کفریہ کا جو مصدق ہو وہ بھی کافر ہے **لقوله تعالٰی ومن یتولهم منکم فانه منهم**. امام اعظم ابو حنیفہؒ کے زمانہ میں ایک شخص نے نبوت کا دعویٰ کیا تھا اور مقام استدلال پر علامت نبوت کے لیے کچھ مہلت مانگی تھی تو آپ نے یہ فتویٰ دیا تھا کہ جو شخص اس سے نبوت کی علامت کرے گا۔ وہ کافر ہوگا کیونکہ وہ آنحضرت ﷺ کے اس فرمان کا مکذب قرار دیا جائے گا کہ (**لانبی بعدی**) میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ (**الخیرات الحسان لابن حجر المکی**) پس مرزا کے مصدق سے رشتہ زوجیت جائز نہیں۔ کوئی کرے بھی تو کالعدم ہوگا۔

حررہ ابوالیاس محمد امام الدین قادری کوٹلی لوہاراں مغربی

(ج)...... ایسا شخص کافر ہے اور کافر سے نکاح درست نہیں۔ فتاویٰ ہندیہ میں ہے۔ **قال انا رسول الله او قال بالفارسیة من پیغمبرم یرید به.** من پیغامبرم یکفر علامہ یوسف اردبیلی شافعی کتاب الانوار میں لکھتے ہیں کہ **من ادعی النبوة فی زماننا او صدق مدعیا لها او اعتقد نبیا فی زمانه ﷺ او قبله من لم یکن نبیا کفرا** جو شخص ہمارے زمانہ میں نبوت کا دعویٰ کرے یا مدعی نبوت کی تصدیق کرے یا یہ اعتقاد رکھے کہ آپ کے زمانہ میں یا آپ سے پہلے وہ شخص نبی تھا کہ جس کی نبوت کا ثبوت نہیں وہ کافر ہوگا۔ فقہ ابو عبدالقادر محمد عبداللہ امام مسجد جامع کوٹلی مذکور۔ الجواب صحیح سید میر حسن عفی عنہ کوٹلی لوہاراں۔ الفقیر السید فتح علی شاہ حنفی قادری از کھروٹہ سیداں ضلع سیالکوٹ۔

(۲۶) ضلع ہوشیار پور (سنی)

جو شخص مرزا غلام احمد قادیانی کے دعاوی کاذبہ کی تصدیق کرتا ہے وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے اہل اسلام کے ساتھ ایسے شخص کا تعلق زوجیت جائز نہیں اور ازدواج کے بعد اس کے دعاوی کی تصدیق موجب فرقت ہے۔ حررہ نور الحسن جہلمی مدرس مدرسہ خالقیہ کوٹ عبدالخالق۔ الجواب صحیح اللہ بخش پٹیالوی مدرس عربی مدرسہ خالقیہ محمد فاضل گجراتی مدرس مدرسہ خالقیہ۔ عبدالحمید جسری از کوٹ عبدالخالق۔

(۲۷) ضلع گورداسپور (سنی)

عورت اگر مرزائی عقیدہ کی ہو تو نکاح نہیں ہوگا۔ چہ جائیکہ مرد اس عقیدہ کا ہو۔ اگر بعد انعقاد نکاح یہ اعتقاد احدالزوجین کا ہو جائے تو نکاح باطل ہوگا۔ واللہ اعلم بالصواب۔

حررہ بندہ عبدالحق دینانگری

مورخہ ۲۰ جمادی الثانیہ ۳۶ھ

(۲۸) ضلع گجرات پنجاب (سنی)

مرزا کے مصدق سے اہل اسلام کا باہمی رابطہ ازواج ہرگز درست نہیں۔ فقہاء نے بعض بدعات بھی مکفرہ فرمائی ہیں۔ بھلا یہ تو صاف کفریات ہیں۔ واللہ الہادی

حررہ العبد الاواہ الشیخ عبداللہ عفی عنہ از ملکہ

الجواب صحیح بندہ عبیداللہ از ملکہ

(۲۹) ضلع گوجرانوالہ (سنی)

(الف)...... جولوگ اعتقادات مذکورہ میں مرزا کے معتقد و مصدق ہیں ان سے علاقہ زوجیت ہرگز نہ کرنا چاہیے۔

حررہ حافظ محمد الدین مدرس مسجد حافظ عبدالمنان مرحوم

(ب)...... بیشک جن لوگوں کا ایسا عقیدہ ہے ان کے ساتھ مخالطت اور مناکحت جائز نہیں۔

حررہ عبداللہ المعروف بغلام نبی از سوہدرہ

الجواب صحیح محی الدین نظام آبادی عفی عنہ۔ عمر الدین معلم از وزیر آباد مسجد برنے والی۔ خاکسار عبدالغنی۔

(ج)...... بیشک مرزا کے کفر میں کوئی شبہ نہیں کیونکہ وہ اپنے آپ کو خدا کا شریک ثابت کرتا ہے۔ اس لیے مرزائیوں سے مناکحت ناجائز ہے۔ حررہ احمد علی بن مولوی غلام حسن از چک بھٹی

(۳۰) شہر امرت سر (سنی)

(۱)...... مدعیان نبوت و رسالت کے ارتداد و کفر میں کوئی اہل ایمان وعلم متردد نہیں ہوسکتا۔ اس قسم کے لوگوں سے رشتہ و ناطہ کرنا بالکل حرام ہے اور اگر بیوی یا میاں اب مرزائی ہو جائے تو نکاح واجب الفسخ ہے اور مقننین اہل اسلام کا فرض ہے کہ گورنمنٹ سے ایسے قانون کے نفاذ کی اپیل کریں تاکہ ہمارے مذہب اور ضمیر کے خلاف کوئی ایسا فیصلہ نہ ہو سکے کہ جس سے ہمارے حقوق تلف ہوں کیونکہ مرزائی بجائے خود رہے جو مرزائیوں کو مسلمان تصور کرے وہ بھی دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ وجہ یہ ہے کہ وہ لوگ ختم رسالت وغیرہ بدیہیات دین کو غیر ضروری خیال کرتے ہیں بلکہ دراصل منکر ہیں۔ حررہ ابوالحسن غلام المصطفیٰ الحنفی القاسمی الامرتسری عفا اللہ عنہ

(۲)...... مرزا غلام احمد قادیانی کی تالیفات اس کے کفر پر معتبر گواہ (شاہد عدل) ہیں جن کے سامنے اس کا ایمان بالکل ثابت نہیں ہوسکتا۔ بالخصوص کشتی نوح ضمیمہ انجام آتھم اور دافع البلاء کو دیکھنے والا اس کے کفر میں کبھی شک نہیں کرسکتا۔ پس جولوگ اسے نبی مانتے ہیں ان سے محبت، دوستی، رابطہ رشتہ پیدا کرنا یا قائم رکھنا جائز نہیں۔ **لقولہ تعالیٰ لا تتخذوا الکفرین اولیاء من دون المؤمنین. و لقولہ تعالیٰ لا یتخذ المؤمنون الکفرین اولیاء من دون المؤمنین ومن یفعل ذلک فلیس من اللّٰہ فی شئ.** حررہ محمد جمال امام ومتولی مسجد کوچہ سعی امرت سر

(۳)...... مرزا نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے اور ہمارے نبی ﷺ کے بعد نبوت کا دعویٰ کرنا بالاجماع کفر ہے۔ (دیکھو شرح فقہ اکبر ملا علی قاریؒ) لہٰذا جماعت مرزائیہ مرتد خارج از اسلام ہے۔ سب مسلمانوں کا اس پر اتفاق ہے اور شرعاً مرتد کا نکاح فسخ ہو جاتا ہے اور اس کی عورت اس پر حرام ہے اور اپنی عورت کے ساتھ جو صحبت کرے گا وہ زنا ہے اور ایسی حالت میں جو اولاد کہ پیدا ہوتی ہے ولد الزنا ہوگی اور مرتد جب بغیر توبہ کے مرجائے تو اس پر جنازہ پڑھنا اور مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا حرام ہے۔ بلکہ مانند کتے کے بغیر غسل وکفن کے گڑھے میں ڈالا جائے۔ (ملاحظہ ہو کتاب اشباہ والنظائر) **اللھم توفنا مسلمین والحقنا بالصالحین ولا تجعلنا من المرزائیین.**

حررہ عبدالغفور الغزنوی عفا اللہ عنہ. الجواب صحیح محمد حسین مدرس مدرسہ سلفیہ غزنویہ.

(۴)...... مرزا قادیانی کا فتنہ اسلام میں آفات کبریٰ سے ہے۔ اس کا کفر علماء ربانیین نے قدیماً وحدیثاً ثابت کیا ہوا ہے۔ اہل اسلام کے اس باب میں کئی کتب و رسائل و اشتہارات موجود ہیں اور وہ اسی عقیدہ کفریہ پر مر گیا ہے۔ اب بھی جو کوئی اس کو نبی جانے اور اسی طرح کا عقیدہ رکھے وہ بھی بلاریب بموجب شریعت محمدیہ علیٰ صاحبہا افضل الصلوٰت کافر ہے اور مومنہ سنیہ سے اس کا نکاح فسخ ہے اور مومنہ سنیہ کا نکاح مرزائی سے باندھنا حرام ہے اور یہ نکاح باطل ہے۔ قال اللہ عزوجل **لاھن حل لھم ولاھم یحلون لھن الایۃ ھذا فقط واللہ اعلم**

(ابو اسحاق نیک محمد عفی عنہ مدرس مدرسہ غزنویہ تقویۃ الاسلام امرت سر۔

(۵)...... بندہ کو مضامین بالا مذکورہ میں اتفاق ہے۔ واقعی مرزا غلام احمد قادیانی کے عقائد باطلہ دائرہ اسلام سے اس کو خارج کرتے ہیں۔ فقط محمد تاج الدین مدرس بی این ہائی سکول امرت سر

(۶)...... مرزا غلام احمد قادیانی نے علی الاعلان دعویٰ نبوت کیا۔ اور دیگر انبیاء کی توہین کی بعض کو گالیاں دیں اور مذکورۃ الصدر سارے دعویٰ بھی کیے جن کی بنا پر وہ خود کافر ہو کر مرا۔ اس کے ماننے والے بھی کافر۔ ان سے ہر قسم کا قطع تعلق کر لیا جائے۔ (سید عطاء اللہ بخاری)

(۷)...... اقوال مذکورہ میں اکثر کفریہ ہیں جن کی تاویل سے بھی مخلصی کی صورت پیدا نہیں ہوتی۔ لہٰذا ان اقوال کا ماننے والا اور مصدق اس قابل ہرگز نہیں کہ اس کے ساتھ رشتہ زوجیت پیدا کیا جائے اور اگر نکاح پہلے ہو چکا ہے تو افتراق ضروری ہے۔ مسکین سلطان محمد بقلم خود جواب صحیح ہے۔ سلام الدین عفا اللہ عنہ

(۸)...... الجواب۔ جو شخص مرزا غلام احمد قادیانی کے اقوال مذکورہ بالا کا مصدق ہے اور ان کو صحیح مانتا ہے وہ شرعاً کافر و مرتد ہے اور کافر و مرتد کا نکاح عورت مسلمہ سے ہرگز جائز نہیں اور اگر بعد از نکاح ناکح مرزائی ہو گیا تو فوراً نکاح فسخ ہو جاتا ہے۔ لہٰذا اعلان کرنا چاہیے کہ کوئی شخص مسلمان، مرزائیوں سے زوجیت کا تعلق پیدا نہ کرے۔

حکیم ابو تراب محمد عبدالحق۔ الجواب صحیح ابو الفقر محمد شمس الحق

(۹)...... جو شخص مرزا قادیانی کا ان اقوال میں مصدق ہو۔ اس کے ساتھ مسلم غیر مصدقہ کا رشتہ زوجیت کرنا جائز نہیں۔

(محمد داؤد غزنوی)

(۱۰)...... الجواب قادیانی مدعی نبوت نے جو کچھ خارج از اسلام عقائد پھیلائے ہیں وہ صاف صاف اس کے کافر ہونے پر بین ثبوت ہیں اور جس قدر اس نے اہل اسلام سے اظہار نفرت کیا ہے۔ اسی قدر ہم بھی اس کے ہم عقیدہ اور مریدوں سے نفرت کریں تو ہمارے مذہبی احساس کا نتیجہ ہوگا۔ اس لیے جملہ اہل اسلام کو ضروری ہے کہ ان سے قطع تعلق کریں اور بالخصوص مناکحت اور کفن دفن سے ضرور اجتناب کریں۔

نور احمد عفی عنہ پسروری ثم امرت سری۔ ۲۵ شوال ۱۳۳۸ھ۔

الجواب صحیح غلام محمد مولوی فاضل منشی فاضل اوّل مدرس دینیات اسلامیہ ہائی سکول امرت سر۔

الجواب صحیح محمد نور عالم۔ مولوی فاضل منشی فاضل مدرس عربی اسلامیہ ہائی سکول امرت سر۔

(۱۱)...... میری مدتوں کی تحقیق میں اچھی طرح سے ثابت ہو چکا ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کافر قطعی اور کذاب یقینی ہے اور جو لوگ دیدہ دانستہ اس کے تابعدار اور اس کے مذہب کے پابند ہیں ان کے کفر میں بھی کوئی شبہ نہیں ہے پس مسلمہ عورت کے ساتھ مرزائی مرد کا نکاح فسخ ہے۔ (**لاھن حل لھم ولاھم یحلون لھن**) بلا طلاق اور جگہ نکاح جائز ہے اور ان کو مسلمانوں کے قبرستان میں بھی دفن نہ ہونے دیں ایسے کافر ہیں کہ پہلے زمانوں میں ان

کی نظیر نہیں ملتی۔ والعلم عند اللہ محمد علی عفا اللہ عنہ ۲۷ شوال ۱۳۳۸ھ

(۱۲)..... بحکم حدیث شریف زوجوا من ترضون دینه مرزائی سے محمدی خاتون کا نکاح نہ ہونا چاہیے اور اگر ہو جائے تو فسخ کرالینا چاہیے۔ (ابوالوفاء ثناء اللہ)

(۳۱) فتح گڑھ چوڑیاں ضلع گورداسپور (سنی)

قال المرزا ما تعريبه و تلخيصه كنت اعتقدان المسيح فى فزل الوحى بانه قدمات فثبت به ان القول بحيوته من الشرك والكشف على ان الجنة والنار لذات والآم روحانية وان ربنا اج (ناب الفيل) وهو قيوم و وجودله من الايدى والاقدام والجوارح والقوى مالا يدركه مدرك و كك له من الاعصاب والعروق مالا يحيط به محيط بهاتتم ارادته فى العالم هذه الاعضاء والعروق هى المسماة مالعالم. وان الاخبار بنزول المسيح واشراط الساعة ليست على ظواهرها ولما معان كانت مخزونة لم يطلع عليها احدالى يومنا هذا بل ولم ينكشف محمد ﷺ الامور الخمسة الدجال دوابته ودابة الارض واين مريم وياجوج ماجوج فنزل الوحى بان دابة الارض علماء هذ الزمان وياجوج ماجوج اقوام ادروبا الدجال علماء البرطانيه ودابتها مركب الدخان واين مريم الافى تحصيل سفاته الذاتيه ولما جرت سنة الله ببغته الانبياء اذ غلبت داعية الشر لم يكن بدمن نبى فى هذه الايام وقد كان الله وعدانه يبعث فى امته محمد نبيا كابراهيم اذا متفرق على فرق كثيرة فلن ينجو الامن تبعه. فسمانى الله اسماء الانبياء من آدم الى محمد ﷺ ومن قل كنت احسب ان المسيح نبى عين انا منه فى مرتبته وكنت اذ ظهر لى فضل ما احسبه انها فضيلة جزوية ولكن لما اخذت تنزل على من الوحى الامطار الموصلة الدر فلم يدعى الله عليه فاعطيت منه النبوة وانما اعطيتها اذ فنسيت فانى فى اتباع محمد ﷺ فنسبوتى لاتنافى ختم الرسالة. والذى نفسى بيده انه هو سمانى مسيحا موعود اوجعلنى نبياً صدقنى بالآيات فانا آخر الخلفاء على قدم عيسٰى وما كان لمومن ان يكفر بى فانه كفر بكتاب الله ولا يفلح الكافر حيث اتى. ولم يختص احد باسم النبوة سواحتى فى هذا الزمان فما اوحى الى فهوء منز وعن الخطاء والنسيان فما ايها المسلمون ما اعلمكم فهو ملاك النجاة من النارو. أعلموا انه ما يخالفنى من الاحاديث رميته كمز جاة من البضاعة فلما آمنت بما اوحى الى كما آمنت بالقرآن اعتقدته قطعيا فكيف يرىٰ ان آمن باحاديث ظنية او موضوعة تخالفه و فضلنى الله على المسيح الناصرى والله لوكان المسيح اليوم لما ظهر له من الآيات ماظهرت لى بل ولم يظهرها الله لنبى قبلى مثل ما اظهرها لى ما خلا محمدا ﷺ بل انما ظهرت له ثلث آلاف و ظهرت لى ثلثهماية آلاف ولم يخل منها شهر فلما ثبت عند الله وعند جميع المرسلين ان المسيح الموعود فى هذا. الزمان افضل من المسيح الناصرى فلم يشق على الناس افضل كنفسى عليه اذ كان المسيح ليتاد الكذب و يشرب الخمر و من جداته بَغايا و يحيى افضل منه اذ لم يكن يشرب الخمر ولولم استنكف عن عمل الترب لما زادنى المسيح فى المعجزات وقد غلط اربعماية نبى فى اخبار هم بالغيب لكن لم يغلط احدمنهم ماغلط المسيح فيه. وقال لى الله لولاك لما خلقت الافلاك وكم من سرير قد تسفل و سريرك فوق

السرر كلها وانت من مائنا وهم من فشل وانت منى بمنزلة اولادى وانت منى وانامنک وفضلنی الله بخسو القمرين وفضل محمد ﷺ بخسف القمر و مرة جعلنى الله امرة اظهر عليها قوة الرجولية فيريدون ان يرو مرة جالست الله وكتبت انا بيدى من الواقعات والحوادث كيف اريدها وقبله الله و كتب التصديق بقلمه و قتطاير رشحات بقلمه على خادمى ولما غلب على الالوهية خلقت السماء والارض و خلقت آدم. انتهى ما قال وله مثله هفوات لا تحصے وما ذكرنا فيه كفاية لما نريد ان نقول.

فتقول ان المرزا ادعى فيما ذكرنا وفات المسيح، القول بحيوة المسيح شرک، الجنة والنار لاحقيقته لهما، الله جسم غير متناه، النصوص ليست على ظواهرها، فوقية نفسه علىٰ رسولنا ﷺ علماً، النبوة لنفسه، دوامها بعد ختم الرسالة، تحصيل النبوة بالاكتساب، التمثل بعيسى بل بجميع الانبياء، فضيلة نفسه على المسيح، الازراء، الوحى، ضرورة الايمان به، المجالسة بالله، المجانسته به، كونه زوجة الله، ولدا اللهْ، كونه قيم الله فى كائناته، واتحاد ذاته بذات الله، شركته فى صفة الخلق و قدرته فهذه عشرون امرا كله كفر يخالف الاسلام بل و تصديق المرزافيه من الكفر وكفى منها الرجل فى كفره واحد فكيف اذا اجتمعت جميعا فى فائلها لا اقول ذلک وحدى بل صرح بكفره من الائمة المتقدمين القاضى عياض فى الشفاء والملا على القارى فى شرح الفقه الاكبر وابن حجر وآخرون فى مصنفاتهم، و نحن تذكر نبذة مما قالوا قال على القارى، دعوى النبوة بعد نبينا كفر بالاجماع قال ابن حجر فى فتاوىٰ من اعتقد وحيا بعد محمد رسول الله ﷺ كان كافرا باجماع المسلمين. قال الشيخ الاكبر فى الفتوحات اسم النبى زال بعد محمد ﷺ قال القاضى عياض من ادعى نبوة احد مع نبيناﷺ او بعده كالعيسوية من اليهود القائلين بتخصيص رسالة الىٰ العرب وكالخرمية القائلين بتواتر الرسل وكالبربغية والبيانيه منهم القائلين بنبوة بزيغ وبيان واشباه هولا واومن ادعى النبوة لنفسه اوجوز اكتسابها والبلوغ بصفاء القلب الى مرتبتها كالفلاسفه وغلاة المتصوفة وكذلک من ادعى منهم انه يوحى اليه وان لم يدع النبوة وانه يصعد الى السماء او يدخل الجنة و ياكل من اثما رها و يعانق الحور العين فهو لا وكلهم مكذبون للنبى ﷺ لانه اخبر انهﷺ خاتم النبيين وانه لانبى بعدهٗ و اخبر عن الله انه خاتم النبيين و انه ارسل كافة للناس و اجتمعت الامة على حمل هذا الكلام على الظاهر وان مفهور المراد به دون تاويل و تخصيص فلاشک فى كفر هولاء الطوائف كلها قطعاً اجماعًا سمعًا ومن اعتقدان الله جسم او المسيح او بعض من يلقاه فى الطريق فليس بعارف به فهو كافر و كذلک من ادعى مجالسة الله والعروج اليه و مكالمة و حلوله فى الاشخاص او استخف بمحمد ﷺ او باحد من الانبياء او آذا هم او قتل نبيا اوحار به اوزرى بالانبياء فهو كافر باجماع المسلمين و كک من جوز على الانبياء الكذب فيما اتوابه وادعى فى ذلک المصلحة اولم يدعها فهو كافر بالاجماع و كذلک من قال ان المراد بالجنة والنار والحشر والنشر والثواب والعقاب معانى غير ظاهرة وانها لذات روحانية ومعانى باطنة وكک تقطع بتكفير كل قائل قولا يتوصل به الى تضليل الامة او

تکفیر جمیع الصحابة وقال محمد من تنباء یستتاب اسر ذلک او اعلنه وهو کالمرتد قاله سخنون وغیره۔

فان قیل ان لکلام المرزا تاویلات کالصوفیة قلنا من قال بکلمة الکفر من الصوفیة کفر و استیب اور جع مما قال علا ان للتاویل مجالا لمن آمن بنبوته ومن لا یخسن الظن به فیکفره قطعا وان قیل ان المرزائیة من اهل القبله قلنا انهم انکروا نصوصا قطعیته عند جمیع المسلمین و اولوها لم یول به احد من الائمة فلا ریب فی کفرهم وان کانوا من أهل القیلة ونحن لم نکفرهم مالم یاتوا الصریح الکفر ولم یخالفوا القطعیات الاتری الی قوله علیه السلام لا یقبل اللّٰه لصاحب بدعة صوما ولا صلوة ولا حجا ولا عمرة ولا جهادًا او لاصرفا ولا عدلا یخرج من الاسلام کما تخرج الشعرة من العجین. یخرج فی آخر الزمان قوم یقولون من خیر قول الناس یقرؤن القرآن لا یجاوز تراقیهم یمرقون من الاسلام کما یمرق السهم من الرمیة وعن ابی سعید ومالک بن انس مرفوعًا قوم یحسنون القیل و یسیؤن الفعل فثلت ان المرزائیة وان کانوا من اهل القبلة کفار لانهم انکرو، بدیهیات الاسلام و مسلماته قال علی القاری فی شرح الفقه الاکبر ثم اعلم لان المراد باهل القبلة الذین اتفقوا علی ماهو من ضروریات الدین کحدوث العالم فمن واظب طول عمره علی الطاعات مع اعتقاد قدم العالم او نسی الحشر لایکون من اهل القبلة.

فلما ثبت کفر المرزائیة و شرکهم لم یکونوا کفو اللمسلمین فلا یجوز التناکح بهم لقوله تعالٰی و لا تنکحو المشرکات حتی یومن ولامته مومنته خیر من مشرکة ولو اعجبتکم ولا تنکحوا المشرکین حتی یومنوا و لعبد مومن خیر من مشرک ولو اعجبکم اولئک یدعون الی التار واللّٰه یدعوا الی لجنة والمغفرة باذنه فان علمتموهن مومنات فلا ترجعوهن الی الکفار لاهن حل لهم ولاهم یحلون لهن ولا تمسکو ابعصم الکوافر.

رقمه عبدالحی عفا اللّٰه عنه ۴ ذیقعدة ۱۳۳۸ھ ولا یجوز لاهل الاسلام ان یعاملو المرزائیة فی امر دینًا کان او غیر دین انا العاجز محمد فاضل بن المولوی محمد اعظم مرحوم فتح گڑھی. *مرزائیوں سے نکاح ہی درست نہیں چہ جائے کہ افتراق محمد عبداللہ فتح گڑھی۔*

تمت هذه الفتاویٰ فالمرجو عن المسلمین ان یعملوابها

اوائل ذی الحجة ۱۳۳۸ هجریة مقدسة

انا خاتم النبیین لا نبی بعدی

میں آخری نبی ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں

مرزائی کا جنازہ اور مسلمان

ایک لمحہ فکریہ

از

حضرت مولانا احمد سعید گوجرانوالہ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡم

الحمد للّٰہ و کفی و سلام علٰی عبادہ الذین اصطفٰی خصوصًا علی خاتم الانبیاء سیّدنا و شفیعنا محمد و الہ و اصحابہ اجمعین.

برادرانِ اسلام! تمام مسلمان خواہ وہ کسی مکتب فکر اور کسی بھی نظریہ سیاست سے تعلق رکھتے ہوں اس بات کو بخوبی جانتے اور اس پر ایمان رکھتے ہیں کہ کائنات کا خالق و مالک صرف اللہ تعالیٰ ہے اور انسان کی ہدایت و رہنمائی کے لیے سچا یقینی مذہب اور دین صرف اسلام ہی ہے۔ **اِنَّ الدِّیۡنَ عِنۡدَ اللّٰهِ الۡاِسۡلَام** اس کے سوا تمام مذاہب اور ادیان باطل غلط اور بے بنیاد ہیں۔ اس دین اسلام کی شمع روشن کرنے والے اور جن و انس کو راہِ راست بتانے والے ہادی حضرت نبی کریم ﷺ اللہ تعالیٰ کے آخری رسول نبی برحق رحمت للعلمین ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی ہدایت و رہنمائی کے لیے حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضور خاتم النبیین ﷺ کے مبارک زمانہ تک مختلف اوقات میں انبیاء و رسول مبعوث فرمائے سب سے آخری حضور نبی کریم ﷺ کو ختم نبوت کا مبارک تاج عطا فرما کر نبوت و رسالت کا سلسلہ ختم و بند کر دیا اس پر سب مسلمانوں کا ایمان ہے کہ آپ ﷺ کے بعد کسی دور و زمانہ میں کسی قسم کا کوئی نبی و رسول نہیں ہوسکتا۔ نہ حقیقی نبی اور نہ ہی عکسی ظلی و بروزی وغیرہ جیسا کہ متعدد آیات قرآنی میں اس کا ذکر ہے۔

مَاكَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنۡ رِّجَالِكُمۡ وَلٰكِنۡ رَّسُوۡلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَىۡءٍ عَلِيۡمًا۝ (احزاب ۴۰) ''حضرت محمد ﷺ تمھارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں لیکن وہ اللہ کے رسول اور تمام نبیوں کے ختم کرنے والے ہیں (یعنی تمام نبیوں سے آخر میں آنے والے ہیں)''

یہ بات فیصلہ کن ہے کہ حضور علیہ السلام کی نبوت ہمیشہ ہمیشہ کے لیے تمام ممالک اور اقوام عالم جن و انس کے لیے ہے۔

اِنَّمَا اَنۡتَ مُنۡذِرٌ وَّلِكُلِّ قَوۡمٍ هَادٍ۝ (رعد ۷) ''بے شک آپ اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈرانے والے ہیں اور ہر ایک قوم کی رہنمائی کرنے والے ہیں۔''

اسی طرح اللہ تعالیٰ سورہ اعراف میں آپ کی نبوت عام کا اعلان فرماتے ہیں۔

قُلۡ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّىۡ رَسُوۡلُ اللّٰهِ اِلَيۡكُمۡ جَمِيۡعًا. (اعراف ۱۵۸) ''اے لوگو میں تم سب کی طرف اللہ تعالیٰ کا بھیجا ہوا رسول ہوں۔''

اور احادیث صحیحہ میں نبی کریم ﷺ کے صاف ارشادات موجود ہیں جو قرآن کریم کی تفسیر ہیں۔ جیسا کہ آپ ﷺ نے فرمایا ہے۔

''خُتِمَ بِیَ النَّبِیُّوۡنُ'' میرے اوپر اللہ تعالیٰ نے نبوۃ کا سلسلہ ہی ختم کر دیا۔

''اَنَا خَاتَمُ النَّبِیِّیۡنَ لَا نَبِیَّ بَعۡدِیۡ.'' میں نبیوں کے آخر میں آنے والا ہوں میرے بعد کسی قسم کا کوئی نبی نہیں ہوگا۔'' اور نہ ہی کسی قسم کی نبوت کسی کو مل سکتی ہے بلکہ آپ کی نبوت ابدی ہمیشہ کے لیے قائم و دائم ہر زمانہ

، یکساں مساوی ہے۔ تمام دنیا کے مسلمانوں کا یہ اجتماعی و اتفاقی فیصلہ کن عقیدہ ہے کہ نبی کریم ﷺ کے بعد
س کسی زمانہ میں کسی قسم کی نبوت یا رسالت کا دعویٰ کرے تو وہ از روئے قرآن وسنت اور اجماع امت
ن کافر مرتد اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ حضور ﷺ کی مبارک زندگی میں جب مسیلمہ کذاب اور اسود عنسی
۔ بدبختوں نے نبوت کا دعویٰ کیا تو صحابہ کرامؓ نے ان پر ارتداد اور کفر کا قطعی حکم لگایا اور ان کی سرکوبی کی۔ اس
ے بعد وقت بوقت ایسے خبیث بد باطن قسم کے انسان نبوت کا جھوٹا دعویٰ کرتے رہے اور ساتھ ساتھ ان کی سرکوبی
وتی رہی۔ پھر جب برصغیر پاک و ہند میں مرزائے قادیانی نے انگریز کے زیر سایہ اور اس کے حکم (خود کاشتہ پودا
ہونے) سے دعویٰ نبوت کیا تو علماء امت نے ابتداءً دہلی میں جون ۱۸۹۱ء کے اجتماع عظیم میں اور پھر تمام دنیا کے
مسلمانوں نے بالاتفاق اس کے مرتد اور کافر ہونے کا فتویٰ دیا۔ اور مرزا کو کسی قسم کا پیشوا ماننے والے کو بھی اسی
طرح مرتد و کافر کہا اور مسلمانوں کو ہمیشہ لگاتار اس کی گمراہی سے بچانے کے لیے پوری جدوجہد اور کوشش کی۔ اس
ملک کے باشندے اس جدوجہد سے بخوبی واقف ہیں ۵۳ء کی "تحریک ختم نبوت" اور لاہور کا مارشل لاء جنرل اعظم
خان کا فدایان ختم نبوت پر فائرنگ اور مسلمانوں کا بخوشی جام شہادت نوش کرنا پھر منیر انکوائری رپورٹ اس کا ایک
بین ثبوت اور سرکاری شہادت ہے تمام دنیا کے مسلمانوں کا یہ اتفاقی عقیدہ ہے کہ مرزائے قادیاں کو کسی قسم کا پیشوا
ماننے والے مرزائی قطعاً مسلمان نہیں اور نہ ہی مسلمانوں کے کسی گروہ و فرقہ میں شمار ہو سکتے ہیں۔ ن کا مذہب ان
کا فرقہ اسلام اور مسلمانوں سے بالکل جدا ہے۔ ان کا نکاح، جنازہ، مرگ وخوشی مسلمانوں سے الگ ہیں۔ کوئی
مرزائی اپنی لڑکی کسی مسلمان کے نکاح میں نہیں دیتا اور نہ کسی مسلمان کو کسی مرزائی سے نکاح جائز ہے۔ اگر خاوند
بیوی میں سے کوئی العیاذ باللہ مرزائی ہو جائے تو اس کا نکاح ٹوٹ جاتا ہے اور کسی مسلمان کے لیے یہ جائز نہیں کہ
وہ کسی مرزائی کا جنازہ پڑھے یا اس کے لیے دعا مغفرت کرے اور اس کی قبر پر جائے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ کا
صاف ارشاد موجود ہے کہ کافر مشرک اور منافق کے لیے استغفار کرنا اور اس پر نماز جنازہ پڑھنا قطعاً حرام ہے۔

وَلَا تُصَلِّ عَلٰٓی اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا وَّ لَا تَقُمْ عَلٰی قَبْرِهٖ ط اِنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ. وَمَاتُوْا وَهُمْ فٰسِقُوْنَo (توبہ ۸۴) "اے نبی ﷺ اور نماز جنازہ نہ پڑھیں ان میں سے کسی پر جو مر جائے کبھی بھی اور نہ کھڑے ہوں اس کی قبر پر وہ منکر (کفر کرنے والے) ہوئے اللہ تعالیٰ سے اور اس کے رسول سے اور وہ مر گئے نافرمان۔"

اللہ تعالیٰ مزید دوبارہ حضور نبی کریم ﷺ اور تمام ایمان والوں کو خطاب فرما کر منع کر رہے ہیں۔

مَا كَانَ لِلنَّبِیِّ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ یَّسْتَغْفِرُوْا لِلْمُشْرِكِیْنَ وَلَوْ كَانُوْٓا اُولِیْ قُرْبٰی مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَیَّنَ لَهُمْ اَنَّهُمْ اَصْحٰبُ الْجَحِیْمِ. (توبہ ۱۱۳) "لائق نہیں نبی ﷺ کو اور مسلمانوں کو کہ بخشش چاہیں (اللہ سے) مشرکوں کے لیے اور اگر چہ وہ ہوں قرابت والے جبکہ صاف ظاہر ہو چکا ان پر کہ وہ ہیں دوزخ والے۔"

اور مرزائی تو کافر مرتد ہیں۔ مرتد کا درجہ مشرک اور منافق سے زیادہ بدتر ہے۔ ان پر نماز جنازہ پڑھنا اور دعا مغفرت کرنا اللہ تعالیٰ اور حضور نبی کریم ﷺ کی صریح نافرمانی اور بغاوت ہے۔

مرزائی مسلمانوں سے بالکل الگ ہیں یہودیوں اور عیسائیوں کی طرح بلکہ اسلام اور مسلمانوں کے حق میں ان سے زیادہ خطرناک گروہ کوئی نہیں۔ ان کی سازشوں کا جال بیرون ملک تک پھیلا ہوا ہے۔ صرف ایک تازہ واقعہ کی طرف آپ کو توجہ دلائی جاتی ہے کہ مرزائیوں نے تمام ممالک اسلامیہ کے دشمن اسرائیل (یہودی) جیسے

مکار خبیث ملک میں اپنی تبلیغی مشنری وہاں کے عرب مسلمانوں کو مرتد کرنے کے لیے قائم کر رکھی ہے، جبکہ حکومت پاکستان اور اکثر اسلامی ممالک کے اسرائیل سے سفارتی تعلقات بھی نہیں ہیں۔

’’گوجرانوالہ کی میونسپل کمیٹی کے ذمہ دار مسلمان افسران سے‘‘

جس طرح مسلمانوں کو مرزائیوں کا جنازہ پڑھنا جائز نہیں اسی طرح مرزائیوں کا مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا بھی از روئے شریعت جائز نہیں ان کا قبرستان بھی عیسائیوں، یہودیوں کی طرح بالکل الگ ہونا چاہیے۔ مسلمانانِ گوجرانوالہ کے لیے یہ بات کس قدر شرمناک ہے کہ ان کے قدیم قبرستان میں ان کے اموات کے ساتھ ساتھ مرزائی بھی دفن کیے جاتے ہیں۔ اس سلسلہ میں میونسپل کمیٹی کے مسلمان ممبران ارباب بست وکشاد افسران اور ذمہ دار حضرات کا فرض ہے کہ وہ مسلمانوں کے جذبات احساسات اور مذہبی عقیدہ کا لحاظ کرتے ہوئے مسلمانوں کے قبرستان سے الگ اور جدا مرزائیوں کے لیے قبرستان متعین اور مقرر کریں۔ مرزائیوں کو مسلم قبرستان میں دفن ہونے کی ہرگز اجازت نہ دیں اور قانوناً ان کو روک دیں کیونکہ اس سے دین و مذہب کی روح مجروح ہوتی ہے اور عقیدہ ختم نبوت پر ایمان رکھنے والے مسلمانوں کے دل زخمی ہوتے ہیں۔ افسران بااختیار کی اس چشم پوشی کی وجہ سے مرزائی بعض سادہ لوح مسلمانوں کو یہ دھوکہ دے دیتے ہیں کہ جب ہمارا قبرستان ایک ہے تو ہم سب مسلمان ہیں تو وہ مسلمان ان کے جنازہ میں بھی شریک ہو جاتے ہیں اس کی تمام ذمہ داری میونسپل کمیٹی کے بااختیار حضرات پر ہے۔

ہم امید کرتے ہیں کہ میونسپل کمیٹی کے افسران اور ذمہ دار حضرات اپنے اسلامی جذبات کے پیش نظر قریبی اجلاس میں اس مسئلہ پر غور وفکر فرما کر ہماری اس گذارش کو منظور کر کے اسلام اور مسلمانوں پر احسانِ عظیم اور ایک بہترین مثال قائم کریں گے۔

قادیانیوں کے نزدیک تمام دنیا کے مسلمان کافر ہیں

یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہے کہ مرزائی مسلمانوں کو اپنے عقیدہ کے مطابق مسلمان نہیں سمجھتے بلکہ ہر وہ انسان جو مرزا آنجہانی کی نبوت کا قائل نہ ہو اس کو کافر اور دائرہ اسلام سے خارج یقین کرتے ہیں۔ مندرجہ ذیل حوالجات بطور نمونہ ملاحظہ کریں۔

۱...... ’’مجھے خدا کا الہام ہے جو شخص تیری پیروی نہ کرے گا اور تیری بیعت میں داخل نہ ہوگا اور تیرا مخالف رہے گا وہ خدا اور رسول (مرزا غلام احمد قادیانی) کی نافرمانی کرنے والا جہنمی ہے۔‘‘ (اشتہار معیار الاخیار مجموعہ اشتہارات ج ۳ ص ۲۷۵)

۲...... ’’اب ظاہر ہے کہ ان الہامات میں میری نسبت بار بار بیان کیا گیا ہے کہ یہ خدا کا فرستادہ، خدا کا مامور، خدا کا امین، اور خدا کی طرف سے آیا ہے، جو کچھ کہتا ہے اس پر ایمان لاؤ اور اس کا دشمن جہنمی ہے۔‘‘
(انجام آتھم ص ۶۲ خزائن ج ۱۱ ص ایضاً)

۳...... ’’خدا تعالیٰ نے میرے پر ظاہر کیا ہے کہ ہر ایک شخص جس کو میری دعوت پہنچی ہے اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا ہے وہ مسلمان نہیں ہے۔‘‘ (مکتوب بنام ڈاکٹر عبدالحکیم تذکرہ ص ۶۰۷)

۴...... ’’ہر ایک ایسا شخص جو موسیٰ کو تو مانتا ہے۔ مگر عیسیٰ کو نہیں مانتا یا عیسیٰ کو مانتا ہے مگر محمد کو نہیں مانتا یا محمد کو مانتا ہے مگر مسیح موعود (مرزا قادیانی) کو نہیں مانتا وہ نہ صرف کافر بلکہ پکا کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔‘‘
(کلمۃ الفصل ص ۱۱۰)

۵..... ''ہمارا یہ فرض ہے کہ غیر احمدیوں کو مسلمان نہ سمجھیں اور ان کے پیچھے نماز نہ پڑھیں کیونکہ ہمارے نزدیک وہ خدا تعالیٰ کے ایک نبی (مرزائے قادیاں) کے منکر ہیں، یہ دین کا معاملہ ہے اور اس میں کسی کا اپنا اختیار نہیں کہ کچھ کر سکے۔'' (انوار خلافت ص ۹۰)

۶..... ''کل مسلمان جو حضرت مسیح موعود کی بیعت میں شامل نہیں ہوتے خواہ انھوں نے حضرت مسیح موعود کا نام بھی نہیں سنا وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ میں تسلیم کرتا ہوں کہ یہ میرے عقائد ہیں۔ (آئینہ صداقت ص ۳۵)

۷..... ''پس یاد رکھو جیسا کہ خدا نے مجھے اطلاع دی ہے کہ تمھارے اوپر حرام اور قطعی حرام ہے کہ کسی مکفر اور مکذب یا متردد کے پیچھے نماز پڑھو بلکہ چاہیے کہ تمہارا امام وہی ہو جو تم میں سے ہو۔''

(اربعین ص ۲۸ حاشیہ نمبر۳ خزائن ج ۱۷ص ۴۱۷)

''قادیانی مذہب میں مسلمان کو مرحوم کہنا اور معصوم بچے تک کا جنازہ پڑھنا جائز نہیں''

۸..... ''سوال:۔ کیا کسی شخص کی وفات پر جو سلسلہ احمدیہ میں شامل نہ ہو یہ کہنا جائز ہے کہ خدا مرحوم کو جنت نصیب کرے اور مغفرت کرے۔''

جواب:۔ غیر احمدیوں (مسلمانوں) کا کفر بینات سے ثابت ہے اور کفار کے لیے دعائے مغفرت کرنا جائز نہیں۔'' (اخبار الفضل قادیان ۷ فروری ۱۹۲۱ء جلد ۸ نمبر ۵۹)

۹..... ''ایک صاحب نے عرض کیا کہ غیر مبائع (لاہوری پارٹی کے مرزائی) کہتے ہیں کہ غیر احمدی کے بچے کا جنازہ کیوں نہ پڑھا جائے وہ تو معصوم ہوتا ہے اور کیا یہ ممکن نہیں کہ وہ بچہ جوان ہو کر احمدی ہوتا۔ اس کے متعلق (میاں بشیر الدین محمود احمد خلیفہ قادیان) نے فرمایا جس طرح عیسائی بچے کا جنازہ نہیں پڑھا جا سکتا اگرچہ وہ معصوم ہی ہوتا ہے۔ اسی طرح ایک غیر احمدی کے بچے کا بھی جنازہ نہیں پڑھا جا سکتا۔''

(ڈائری مرزا محمود احمد خلیفہ قادیان مندرجہ اخبار الفضل قادیان ۲۳ اکتوبر ۱۹۲۲ء ج ۱۰ نمبر ۳۲ ص ۶)

۱۰..... ''غیر احمدی تو حضرت مسیح موعود کے منکر ہوئے اس لیے ان کا جنازہ نہیں پڑھنا چاہیے لیکن اگر کسی غیر احمدی کا چھوٹا بچہ مر جائے تو اس کا جنازہ کیوں نہ پڑھا جائے وہ تو مسیح موعود کا مکفر نہیں۔ میں سوال کرنے والے سے پوچھتا ہوں کہ اگر یہ بات درست ہے تو پھر ہندو اور عیسائیوں کے بچوں کا جنازہ کیوں نہیں پڑھا جاتا اور کتنے لوگ ہیں جو ان کا جنازہ پڑھتے ہیں۔'' (انوار خلافت ص ۹۳)

مرزائی مذہب میں مسلمانوں کو لڑکیاں دینا حرام ہیں

۱۱..... ''حضرت مسیح موعود کا حکم اور زبردست حکم ہے کہ کوئی احمدی غیر احمدی کو اپنی لڑکی نہ دے اس کی تعمیل کرنا بھی ہر ایک احمدی کا فرض ہے۔'' (برکات خلافت ص ۷۵ از مرزا محمود قادیانی)

۱۲..... ''غیر احمدیوں کو لڑکی دینے سے بڑا نقصان پہنچتا ہے اور علاوہ اس کے وہ نکاح جائز ہی نہیں۔''

(برکات خلافت ص ۷۳ از مرزا محمود قادیانی)

۱۳..... ''جو شخص غیر احمدی کو رشتہ دیتا ہے وہ یقیناً حضرت مسیح موعود کو نہیں سمجھتا اور نہ یہ جانتا ہے کہ احمدیت کیا چیز ہے؟ کیا کوئی غیر احمدیوں میں سے ایسا بے دین ہے جو کسی ہندو یا کسی عیسائی کو اپنی لڑکی دے دے۔ ان لوگوں کو تم کافر کہتے ہو، مگر وہ تم سے اچھے رہے کہ کافر ہو کر بھی کسی کافر کو لڑکی نہیں دیتے مگر تم احمدی کہلا کر کافر کو دیتے ہو۔''

(ملائکۃ اللہ ص ۴۶ از مرزا محمود قادیانی)

Note:-
This page is missing

Note:-
This page is missing

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم

جوابات

ا...... محقق العصر حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدر کا جواب

الحمد للّٰہ و کفی و سلام علٰی عبادہٖ الذین اصطفٰی خصوصًا علٰی سیّد الرسل والانبیاء الذی لا رسول بعدہٗ ولا نبی ومن ادعٰی فقد شقی وھویٰ.

اما بعد! دینی طور سے دنیا میں بڑے بڑے فتنے رونما ہوئے ہیں جن کے قلع قمع کرنے کے لیے علماء امت اور صلحاء ملت نے اپنی استطاعت کے مطابق کوئی کسر نہیں اٹھا رکھی اور باطل پرستوں کے شکوک و شبہات کو دلائل و براہین کے بے خطا ہتھیاروں سے چکنا چور کر کے رکھ دیا اور فضائے آسمانی میں ان کی دھجیاں بکھیر دیں اور ان کے بخیئے ایسے اُدھیڑے کہ دنیا بھر کے رفوگر بھی ان کو ملا نہ سکے، ان فتنوں میں سے اس دور کا ایک عظیم فتنہ قادیانیت ہے جس کے بانی آنجہانی مرزا غلام احمد قادیانی تھے جن کے کفر پر تمام علماء اسلام متفق اور یک زبان ہیں۔

مرزا آنجہانی کی تکفیر کے تین اصول ہیں

(۱)...... حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی ختم نبوت کا انکار اور ختم نبوت کے مسلم معنی میں بے جا تاویل اور اپنی مصنوعی اور خود ساختہ نبوت کے لیے چور دروازہ کی گنجائش۔

(۲)...... حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات اور ان کے نزول کا انکار اور اس کی دور از کار اور لایعنی تاویلات۔

(۳)...... حضرات انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی توہین۔

یہ تین اصول ہیں جن کی وجہ سے علماء ملت نے مرزا غلام احمد قادیانی اور ان کے پیروکاروں کی تکفیر کی ہے اور اس میں وہ سو فیصدی حق بجانب ہیں اور اس میں ایک رتی بھر شک و شبہ کی مطلقاً کوئی گنجائش نہیں ہے۔

اصل اوّل...... مرزا قادیانی نے کھلے لفظوں میں نبوت کا دعویٰ کیا ہے، چند حوالے ملاحظہ ہوں۔

۱...... ''حق یہ ہے کہ خدائے تعالیٰ کی وہ پاک وحی جو میرے اوپر نازل ہوتی ہے اس میں ایسے لفظ رسول اور مرسل اور نبی کے موجود ہیں نہ ایک دفعہ بلکہ صدہا دفعہ۔'' (ایک غلطی کا ازالہ ص ۲ خزائن ج ۱۸ ص ۲۰۶)

۲...... ''مگر میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں ان الہامات پر اسی طرح ایمان لاتا ہوں جیسا کہ خدا کی قرآن شریف اور دوسری کتابوں پر اور جس طرح میں قرآن شریف کو یقینی طور پر خدا کا کلام جانتا ہوں اسی طرح اس کلام کو بھی جو میرے اوپر نازل ہوتا ہے خدا کا کلام یقین کرتا ہوں۔'' (روحانی خزائن جلد ۲۲ ص ۲۲۰، حقیقۃ الوحی ص ۲۱۱)

۳...... الہامات میں میری نسبت بار بار بیان کیا گیا ہے کہ یہ خدا کا فرستادہ خدا کا مامور خدا کا امین اور خدا کی طرف سے آیا ہے جو کچھ کہتا ہے اس پر ایمان لاؤ اور اس کا دشمن جہنمی ہے۔ (روحانی خزائن ج ۱۱ ص ایضاً انجام آتھم ص ۶۲)

۴...... اور میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اس نے مجھے بھیجا ہے اور میرا نام نبی رکھا ہے اور اس نے مجھے مسیح موعود کے نام سے پکارا ہے اور اس نے میری تصدیق کے لیے بڑے بڑے

نشانات ظاہر کیے ہیں جو تین لاکھ تک پہنچتے ہیں۔ (روحانی خزائن ج ۲۲ ص ۵۰۳، تتمہ حقیقۃ الوحی ص ۶۸)

۵..... خدا وہی خدا ہے جس نے اپنے رسول یعنی اس عاجز کو ہدایت دین حق اور تہذیب اخلاق کے ساتھ بھیجا۔
(روحانی خزائن ج ۱۷، ص اربعین نمبر ۳ ص ۳۶)

۶..... اور اگر کہو کہ صاحب شریعت افتراء کر کے ہلاک ہوتا ہے نہ کہ ہر مفتری تو اوّل تو یہ دعویٰ بلا دلیل ہے خدا نے افترا کے ساتھ شریعت کی کوئی قید نہیں لگائی ماسوا اس کے یہ بھی تو سمجھو کہ شریعت کیا چیز ہے جس نے اپنی وحی کے ذریعہ چند امر نہی بیان کیے اور اپنی امت کے لیے قانون مقرر کیا وہی صاحب شریعت ہو گیا پس اس تعریف کی وجہ سے بھی ہمارے مخالف ملزم ہیں کیونکہ میری وحی میں امر بھی ہے اور نہی بھی مثلاً یہ الہام قُلْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ یہ براہین احمدیہ میں درج ہے اور اس میں امر بھی ہے اور نہی بھی۔ (روحانی خزائن ج ۱۷ اص اربعین نمبر ۴ ص ۶)

اس عبارت سے صاف طور پر یہ بات ثابت ہو گئی کہ مرزا غلام احمد قادیانی کا دعویٰ تشریعی نبوت کا بھی تھا اس لیے ان کے اتباع و اذناب کی یہ تاویل کہ وہ غیر تشریعی نبی تھے سراسر باطل ہے اور اسی طرح ظلی اور بروزی کا دعویٰ بھی قطعاً مردود ہے کیونکہ سایہ ذی سایہ کے تابع ہوتا ہے اگر اصل اور ذی سایہ مثلاً تین دفعہ اٹھتا بیٹھتا اور حرکت کرتا ہے تو سایہ بھی اتنی دفعہ اٹھے بیٹھے گا اور حرکت کرے گا یہ نہیں کہ ذی سایہ تو تین دفعہ حرکت کرے اور سایہ دس دفعہ۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے تحفہ گولڑویہ ص ۴۰ خزائن ج ۱۷ ص ۱۵۳ میں حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے معجزات کی تعیین تین ہزار لکھی ہے اور اپنے معجزات اور نشانات کی تعداد دس لاکھ بتلائی ہے۔ (براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۵۶ خزائن ج ۲۱ ص ۷۲) گویا سایہ ذی سایہ اور اصل سے بڑھ گیا۔ **نعوذ باللہ من ھذہ الخرافات.**

ان صریح حوالوں سے یہ ثابت ہو گیا کہ مرزا غلام احمد تشریعی اور غیر تشریعی دونوں نبوتوں کا اپنے لیے مدعی تھا حالانکہ قرآن کریم کی نصوص قطعیہ کے علاوہ احادیث متواترہ اور اجماع قطعی اس امر پر دال ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے بعد جو شخص نبوت و رسالت کا دعویٰ کرے اس کا دعویٰ یقیناً مردود ہے۔ قرآن کریم کے اس مضمون کو ادنیٰ سے ادنیٰ مسلمان بھی اجمالاً یا تفصیلاً جانتا ہے۔

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًاo (احزاب ۴۰) ''حضرت محمد ﷺ تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں اور لیکن اللہ تعالیٰ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کو بخوبی جانتا ہے۔''

اور حضرت انسؓ بن مالک سے روایت ہے کہ

قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ان الرسالة والنبوة قد انقطعت فلا رسول بعدی ولانبی وقال ھذا حدیث صحیح غریب. (ترمذی ج ۲ ص ۵۳ باب الرؤیا) ''آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ رسالت (تشریعی نبوت) اور نبوت (غیر تشریعی نبوت) دونوں بند ہو چکی ہیں سو میرے بعد نہ تو کوئی شرعی نبی آ سکتا ہے اور نہ غیر شرعی۔''

اور ایک روایت میں یہ الفاظ وارد ہیں آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ

لا نہ لانبی بعدی ولا رسول. (مستدرک ج ۵ ص ۵۵۷ باب لا یبقی من النبوة الا الرویا الصالحة)

''کہ میرے بعد نہ تو غیر شرعی نبی آ سکتا ہے اور نہ شرعی۔''

حضرت ملا علی القاریؒ فرماتے ہیں کہ

ودعوی النبوۃ بعد نبینا ﷺ کفر بالاجماع. (شرح فقہ اکبر ص۲۰۲ طبع مجتبائی)

''آنحضرت ﷺ کے بعد نبوت کا دعویٰ کرنا بالاجماع کفر ہے۔''

اس سے معلوم ہوا کہ جو شخص آنحضرت ﷺ کے بعد نبوت ملنے کا مدعی ہو تو وہ کافر ہے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آپ سے پہلے نبوت مل چکی ہے اس لیے ان کے تشریف لانے سے ختم نبوت پر کوئی زد نہیں پڑتی چنانچہ علامہ الشہاب الخفاجیؒ لکھتے ہیں کہ

لانبی بعدی ای لاینباء احد بعد نبوتی. (خفاجی شرح شفا ج ۴ ص ۳۹۳) یعنی **لانبی بعدی** کا مطلب یہ ہے کہ میری نبوت کے بعد کسی کو نبوت مل نہیں سکتی۔

سراج الامت حضرت امام اعظم ابوحنیفہؒ کا فتویٰ

حضرت امام ابوحنیفہؒ کے زمانہ میں ایک شخص نے نبوت کا دعویٰ کیا اور ایک شخص (الہلونی ؒ) نے کہا کہ میں جا کر اس سے کوئی نشانی اور معجزہ طلب کرتا ہوں تا کہ اس کا صدق و کذب عیاں ہو اس پر حضرت امام ابوحنیفہؒ نے فرمایا کہ

من طلب منہ علامۃ فقد کفر لقول النبی ﷺ لانبی بعدی.

(مناقب صدر الائمہ المکیؒ ج ۱ ص ۱۶۱ طبع دائرۃ المعارف حیدرآباد دکن)

''جو شخص اس سے علامت طلب کرے گا تو وہ کافر ہو جائے گا کیونکہ آنحضرت ﷺ نے صاف فرما دیا ہے کہ میرے بعد کسی کو نبوت نہیں مل سکتی۔''

غرضیکہ ختم نبوت کا مسئلہ اس قدر واضح ایسا روشن اور اتنا بے غبار ہے کہ اس میں تامل کرنا بھی خالص کفر ہے۔

حجۃ الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی قدس سرہٗ کا عقیدہ

چنانچہ حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی بانی دارالعلوم دیوبند قدس سرہٗ لکھتے ہیں کہ

اپنا دین و ایمان ہے بعد رسول اللہ ﷺ کسی اور نبی کے ہونے کا احتمال نہیں جو اس میں تامل کرے اس کو کافر سمجھتا ہوں۔ (مناظرہ عجیبہ ص ۱۰۳ مطبوعہ سہارن پور)

اصل دوئم...... مرزا آنجہانی نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کا دعویٰ اور ان کے زمین پر نزول کا صاف الفاظ میں انکار کیا ہے جو بجائے خود کفر ہے، چند عبارات ملاحظہ ہوں۔

۱...... ''حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے رفع کو رفع جسمانی ٹھہرانا سراسر ہٹ دھرمی اور حماقت ہے۔''

(براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۴۳ خزائن ج ۲۱ ص ۵۵)

۲...... ''حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا وفات پانا کوئی مشتبہ امر نہ تھا۔'' (تتمہ حقیقۃ الوحی ص ۲۴ خزائن ج ۲۲ ص ۴۵۶)

۳...... **فمن سوء الادب ان یقال ان عیسیٰ علیہ السلام مامات وان ھو الاشرک عظیم.** (الاستفتاء ص ۳۹ خزائن ج ۲۲ ص ۶۶۰) ''یہ بے ادبی کی بات ہے کہ یوں کہا جائے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات نہیں ہوئی اور ان کی وفات کا اقرار نہ کرنا بہت بڑا شرک ہے۔

۴...... ''اور ایک بڑا بھاری معجزہ میرا یہ ہے کہ میں نے حسّی طور پر اور بدیہی ثبوتوں کے ذریعہ سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کو ثابت کر دیا ہے اور ان کی جائے وفات اور قبر کا پتہ دے دیا ہے۔'' (تریاق القلوب ص ۹ خزائن ج ۱۵ ص ۱۴۵)

۵...... اما صعود عیسٰیؑ ونزول فھو امر یکذبہ العقل و کتاب اللّٰہ القرآن. (الاستفتاء ص ۲ خزائن ج ۲۲ ص ۶۲۲) ’’بہرحال حضرت عیسٰیؑ کے رفع اور نزول کا معاملہ تو عقل اور اللہ تعالیٰ کی کتاب قرآن کریم اس کی تکذیب کرتی ہے۔‘‘

۶...... واللّٰہ قد کنت اعلم من ایام مدیدۃ اننی جعلت المسیح بن مریم وانی نازل فی منزلہ ولکنی اخفیۃ نظراً الٰی تاویلہ. (آئینہ کمالات اسلام ص ۵۵۱ خزائن ج ۵ ص ایضاً) ’’بخدا میں کافی عرصہ سے جانتا تھا کہ بلاشک میں مسیح بن مریم بنادیا گیا ہوں لیکن میں اسے چھپاتا رہا اس کی تاویل کی طرف نظر کرتے ہوئے۔‘‘

۷...... خدا نے اس امت میں سے مسیح موعود بھیجا جو اس پہلے مسیح سے اپنی تمام شان میں بہت بڑھ کر ہے مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اگر مسیح ابن مریم میرے زمانہ میں ہوتا تو جو کام میں کرسکتا ہوں وہ وہ ہرگز نہ کرسکتا اور وہ نشان جو مجھ سے ظاہر ہوئے ہیں وہ ہرگز دکھلا نہ سکتا۔‘‘

(حقیقۃ الوحی ص ۱۴۸ خزائن ج ۲۲ ص ۱۵۲)

۸...... ’’پھر جب کہ خدا نے اور اس کے رسول نے اور تمام نبیوں نے آخری زمانہ کے مسیح کو اس کے کارناموں کی وجہ سے افضل قرار دیا ہو تو پھر یہ شیطانی وسوسہ ہے کہ یہ کہا جائے کہ کیوں تم مسیح ابن مریم سے اپنے تئیں افضل قرار دیتے ہو۔‘‘ (حقیقۃ الوحی ص ۱۵۵ خزائن ج ۲۲ ص ۱۵۹)

ان تمام عبارات سے یہ امر واضح ہوگیا کہ مرزا قادیانی نے حضرت عیسٰیؑ کی حیات ان کے رفع الی السماء اور پھر نزول کا صاف انکار کیا ہے اور خود مسیحؑ بنے بلکہ ان سے افضل ہونے کا دعویٰ کیا ہے معاذ اللہ۔ حالانکہ نصوص قطعیہ صریحہ سے حضرت عیسٰیؑ کا رفع ان کی حیات اور پھر نزول ثابت ہے۔

قرآن کریم کا یہ حکم کس مسلمان سے مخفی ہے۔

بَلْ رَفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ. (النساء ۱۵۸) ’’بلکہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسٰیؑ کو اپنی طرف اٹھالیا ہے۔‘‘

حضرت امام رازیؒ فرماتے ہیں کہ

رفع عیسٰیؑ الی السماء ثابت بھذہ الایۃ. (تفسیر کبیر ج ۱۱ ص ۱۰۳ زیر آیت بل رفعہ اللہ الیہ)

’’حضرت عیسٰیؑ کا رفع الی السماء اس آیت کریمہ سے ثابت ہے۔‘‘

حضرت عبداللہ بن عباسؓ اس آیت کریمہ کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ

لما اراد اللّٰہ ان یرفع عیسٰی الی السماء خرج الٰی اصحابہ وقال ابن کثیر وھذا اسناد (صحیح ج ۲ ص ۳۹۸ زیر آیت بل رفعہ اللہ الیہ) ’’جب اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسٰیؑ کو آسمان کی طرف اٹھانے کا ارادہ فرمایا تو حضرت عیسٰیؑ اپنے صحابہ کی طرف نکلے۔ اس حدیث کی سند بالکل صحیح ہے۔ اور امام اہل السنّت ابوالحسن الاشعریؒ فرماتے ہیں کہ

واجمعت الامۃ علٰی ان اللّٰہ عزوجل رفع عیسٰی الی السماء.

(کتاب الدیانۃ عن اصول الدیانۃ ص ۵۳ ذکر الاستواء علی العرش)

’’تمام امت اس بات پر متفق ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسٰیؑ کو آسمان کی طرف اٹھالیا ہے۔‘‘

علامہ ابوحیان اندلسیؒ لکھتے ہیں۔

واجمعت الامۃ علٰی ان عیسٰیؑ حی فی السماء و ینزل الٰی الارض. (تفسیر نہر الماد ج ۲ ص ۴۷۳) ’’تمام امت کا اس امر پر اجماع ہے کہ حضرت عیسٰیؑ آسمان پر زندہ ہیں اور زمین پر نازل ہوں گے۔‘‘

علامہ ابن عطیہؒ فرماتے ہیں کہ

واجمعت الامة علی ما تضمنه الحديث المتواتر من ان عيسیٰؑ حی فی السماء و انه ينزل فی آخر الزمان. (بحر محیط ج ۲ ص ۴۷۳ زیر آیت مکروا و مکر اللہ) ''حدیث متواتر کے پیش نظر تمام امت اس بات پر متفق ہے کہ حضرت عیسیٰؑ آسمان پر زندہ ہیں اور آخری زمانہ میں نازل ہوں گے۔''

علامہ سفارینیؒ فرماتے ہیں کہ

فقد اجمعت الامة علی نزوله ولم يخالف فيه احد من اهل الشريعة. (شرح عقیدۃ السفارینی ج ۲ ص ۹۰) ''بیشک ساری امت حضرت عیسیٰؑ کے نزول پر متفق ہے اور اہل اسلام میں سے کوئی شخص اس کا مخالف نہیں ہے۔

علامہ ابن حزمؒ المتوفی ۴۵۶ھ لکھتے ہیں کہ

واما من قال ان الله عزوجل هو فلان لانسان بعينه الان الله تعالیٰ يحل فی جسم من اجسام خلقه او ان بعد محمد صلی الله عليه وسلم نبياً غير عيسیٰ بن مريم فانه لا يختلف اثنان فی تكفيره لصحة قيام الحجة بكل هذا علی كل احد. (الفصل والنحل ج ۲ ص ۲۶۹) ''جو شخص یہ کہے کہ اللہ تعالیٰ فلاں شخص کے روپ میں ہے یا یہ کہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی کسی مخلوق کے جسم میں حلول کرتا ہے یا یہ کہے کہ حضرت محمد ﷺ کے بعد بجز حضرت عیسیٰؑ کے کوئی اور نبی آ سکتا ہے تو (اہل اسلام میں) دو آدمی بھی اس کے کفر میں مختلف نہیں کیونکہ ان میں سے ہر ایک کی صحت ہر ایک پر قائم ہو چکی ہے۔ اور دوسرے مقام پر لکھتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آ سکتا۔

الا ان عيسیٰ بن مريمؑ سينزل (محلی ج ۱ ص ۹۴ توحید) ''ہاں مگر عیسیٰؑ ضرور نازل ہوں گے۔''

اور خود مرزا قادیانی نے جب مسیح موعود ہونے کا دعویٰ نہیں کیا تھا تو صاف لکھا ہے کہ ''یہ بات پوشیدہ نہیں کہ مسیح بن مریم کے آنے کی پیش گوئی ایک اوّل درجے کی پیشگوئی ہے جس کو سب نے بالاتفاق قبول کر لیا ہے..... تواتر کا درجہ اس کو حاصل ہے۔'' (ازالہ اوہام ص ۵۵۷ خزائن ج ۳ ص ۴۰۰)

گویا مرزا قادیانی حضرت عیسیٰؑ کی حیات اور آمد کو تسلیم کر کے اپنے سابق فتویٰ کے رُو سے ہٹ دھرم، احمق، بے ادب اور بڑا مشرک بھی رہے۔ نہ معلوم وہی احمق اور بڑا مشرک مسیح موعود کیسے بن گیا؟ اور اس کو نبوت کیونکر مل گئی؟ کیا مشرک کو بھی نبوت مل سکتی ہے؟ اور حضرت عیسیٰؑ کا یہ نزول آسمان سے ہوگا۔

چنانچہ حضرت ابوہریرہؓ سے صحیح سند کے ساتھ یہ روایت مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ **كيف انتم اذا نزل ابن مريم من السماء فيكم و امامكم منكم.** (کتاب الاسماء والصفات للبیہقی ص ۴۲۴ باب انی متوفیک و رافعک الی) ''تم کیسی اچھی حالت میں ہو گے جب کہ تم میں حضرت عیسیٰ بن مریم آسمان سے نازل ہوں گے اور تمہارا امام (مہدی۔ علی التفسیر) تم میں سے ہوگا۔ اور ان کی ایک روایت میں یوں آتا ہے کہ

ثم ينزل عيسیٰ بن مريم عليهم السلام من السماء فيوم الناس (الحديث) (مجمع الزوائد ج ۷ ص ۳۵۲ باب ماجاء فی الدجال) ''پھر حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام آسمان سے نازل ہوں گے سو لوگوں کو امامت کرائیں گے۔''

اور حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے، آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ **فعند ذلك ينزل اخی عيسیٰ**

ابن مریم من السماء (الحدیث) (کنزالعمال ج ۱۴ ص ۶۱۹ حدیث ۳۹۷۲۶ باب نزول عیسیٰ علیہ السلام) ''تو اس وقت میرے بھائی حضرت عیسیٰ بن مریم آسمان سے نازل ہوں گے۔''

اور حضرت ابوہریرہؓ کی ایک روایت میں اس طرح آتا ہے، آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ **یمکث عیسیٰ علیہ السلام فی الارض بعد ما ینزل اربعین سنة ثم یموت و یصلی علیه المسلمون و ید فنونهٗ** (مسند طیالسی ج ۴ ص ۲۷۴۔۲۷۳) ''حضرت عیسیٰ علیہ السلام زمین پر نازل ہونے کے بعد چالیس سال قیام فرمائیں گے اس کے بعد ان کی وفات ہوگی اور مسلمان ان کا جنازہ پڑھائیں گے اور ان کو دفن کریں گے۔'' اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام آنحضرت ﷺ کے روضۂ اقدس کے اندر دفن کیے جائیں گے چنانچہ حضرت عبداللہ بن عمروؓ کی روایت میں یہ جملہ بھی مذکور ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ **ثم یموت فیدفن معی فی قبری** (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۴۸۰ باب قصہ الصیاد) ''پھر ان کی وفات ہوگی اور میرے مقبرہ اور روضہ میں میری قبر مبارک کے ساتھ ہی وہ دفن کیے جائیں گے۔''

اور خود مرزا قادیانی لکھتا ہے کہ

الا یعلمون ان المسیح ینزل من السماء بجمیع علومه و لا یأخذ شیئًا من الارض مالهم لا یشعرون. (آئینہ کمالات اسلام ص ۴۰۹ خزائن ج ۵ ص ایضا) ''کیا یہ لوگ نہیں جانتے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے اپنے تمام علوم کے ساتھ نازل ہوں گے اور زمین سے کوئی شے (علم) حاصل نہ کریں گے یہ لوگ کیوں نہیں سمجھتے؟''

اور دوسرے مقام پر لکھتے ہیں کہ حج الکرامۃ ص ۴۱۸ میں ابن واطیل وغیرہ سے روایت لکھی ہے کہ حضرت مسیح عصر کے وقت (صحیح روایت میں فجر کا وقت ہے (مستدرک ج ۴ ص ۴۷۸) صفدر) آسمان پر سے نازل ہوگا۔
(تحفہ گولڑویہ ص ۱۸۴ خزائن ج ۱۷ ص)

اور ایک اور مقام پر لکھتے ہیں کہ

مثلاً صحیح مسلم کی حدیث میں یہ لفظ موجود ہے کہ حضرت مسیح جب آسمان سے اتریں گے تو ان کا لباس زرد رنگ کا ہوگا۔ (ازالہ اوہام ص ۸۱ خزائن ج ۳ ص ۱۴۲) ہمارے پاس مسلم شریف کے جو نسخے ہیں ان میں آسمان کا لفظ موجود نہیں ہے لیکن مرزا قادیانی کے نسخہ میں آسمان کا لفظ ضرور موجود ہوگا، اور آسمان پر اٹھائے جانے کا مرزا قادیانی کو بھی اقرار ہے چنانچہ وہ لکھتے ہیں کہ:

''اس لیے وہ ایک خوش اعتقاد اور نیک آدمی کی حمایت سے بچ گیا اور بقیہ ایام زندگی بسر کر کے آسمان کی طرف اٹھالیا گیا۔'' (فتح الاسلام حاشیہ ص ۲۵ خزائن ج ۳ ص ۱۵)

غرضیکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات ان کا رفع الی السماء اور پھر ان کا آسمان سے نزول قرآن و حدیث اور اجماع امت سے ثابت ہے اور اس کا انکار اور تاویل سراسر کفر ہے۔

اصل سوم...... حضرات انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی تعظیم توقیر اور ان کا ادب واحترام ایمان کی بنیادی شرط ہے اور ان کی توہین وتحقیر اور بے ادبی خالص کفر ہے جس میں ادنیٰ برابر شک نہیں ہے قرآن و حدیث اور اجماع امت کے واضح دلائل اس پر موجود ہیں اور یہ ایک ایسی واضح اور روشن حقیقت ہے کہ اس کے اثبات کے لیے دلائل اور براہین کا ذکر کرنا غیر ضروری ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے حضرات انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی توہین کا ارتکاب کر کے اپنے کفر پر مہر تصدیق ثبت کی اور آتش دوزخ مول خریدی ہے، صرف بطور نمونہ چند عبارات ملاحظہ کریں۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین

۱..... ''عیسائیوں نے بہت سے آپ کے معجزات لکھے ہیں مگر حق بات یہ ہے کہ آپ سے کوئی معجزہ نہیں ہوا۔''
(حاشیہ ضمیمہ انجام آتھم ص ۶ خزائن ج ۱۱ص ۲۹۰)

۲..... ''آپ کا خاندان بھی نہایت پاک اور مطہر ہے تین دادیاں اور نانیاں آپ کی زنا کار، کسبی عورتیں تھیں جن کے خون سے آپ کا وجود ظہور پذیر ہوا۔'' (حاشیہ ضمیمہ انجام آتھم ص ۷ خزائن ج ۱۱ص ۲۹۱)

۳..... ''آپ کا کنجریوں سے میلان اور صحبت بھی شاید اسی وجہ سے ہو کہ جدی مناسبت درمیان ہے ورنہ کوئی پرہیزگار انسان ایک کنجری (کسبی) کو یہ موقع نہیں دے سکتا کہ وہ اسکے سر پر اپنے ناپاک ہاتھ لگا دے اور زنا کاری کی کمائی کا پلید عطر اس کے سر پر ملے اور اپنے بالوں کو اس کے پیروں پر ملے۔''
(حاشیہ ضمیمہ انجام آتھم ص ۷ خزائن ج ۱۱ص ۲۹۱)

۴..... ''ہائے کس کے سامنے یہ ماتم لے جائیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تین پیشگوئیاں صاف طور پر جھوٹی نکلیں اور آج کون زمین پر ہے جو اس عقدہ کو حل کرے۔ (اعجاز احمدی ص ۱۴ خزائن ج ۱۹ص ۱۲۱)

۵..... یہ تو وہی بات ہوئی کہ جیسا کہ ایک شریر مکار نے جس میں سراسر یسوع کی روح تھی..... آپ کو کسی قدر جھوٹ بولنے کی بھی عادت تھی..... آپ کو گالیاں دینی اور بدزبانی کی اکثر عادت تھی۔''
(حاشیہ ضمیمہ انجام آتھم ص ۵ خزائن ج ۱۱ص ۲۸۹)

حضرت یوسف علیہ السلام کی توہین

''پس اس امت کا یوسف یعنی یہ عاجز (غلام احمد قادیانی) اسرائیلی یوسف علیہ السلام سے بڑھ کر ہے کیونکہ یہ عاجز قید کی دعا کر کے بھی قید سے بچایا گیا مگر یوسف بن یعقوب علیہما السلام قید میں ڈالا گیا۔''
(براہین حصہ پنجم ص ۷۶ خزائن ج ۲۱ص ۹۹)

آنحضرت ﷺ کی توہین

۱..... ''چنانچہ ہمارے نبی ﷺ کی تمام استغفار اسی بناء پر ہے کہ آپ بہت ڈرتے تھے کہ جو خدمت مجھے سپرد کی گئی ہے یعنی تبلیغ کی خدمت اور خدا کی راہ میں جانفشانی کی خدمت اس کو جیسا کہ اس کا حق تھا میں ادا نہیں کر سکا۔''
(حاشیہ ضمیمہ براہین حصہ پنجم ص ۱۰۶ خزائن ج ۲۱ص ۲۶۹)

۲..... اس وقت ہمارے قلم رسول اللہ ﷺ کی تلواروں کے برابر ہیں۔ (ملفوظات احمدیہ ج ۱ص ۳۴۶ طبع لاہوری)

اور مرزا آنجہانی کے یہ اشعار تو زبان زد خلائق ہیں۔

ابن مریم کے ذر کو چھوڑو
اس سے بہتر غلام احمد ہے

(دافع البلاء ص ۲۰ خزائن ج ۱۸ص ۲۴۰)

منم مسیح زمان و منم کلیم خدا
منم محمد احمد کہ مجتبیٰ باشد

(نزول مسیح ص ۶ خزائن ج ۱۵ص ۱۳۴)

الحاصل کہاں تک ان خرافات کو نقل کیا جائے، مرزا آنجہانی کی بیشتر کتابیں ایسی خرافات سے بھری پڑی

ہیں اندریں حالات ان کو یا ان کے اتباع کو مسلمان سمجھنا قرآن و حدیث اور امت مسلمہ کے اجماع کا قطعاً انکار ہے اور ان کے ساتھ مذہبی امور میں مسلمانوں کا سا سلوک اور برتاؤ کرنا اور ان میں سے کسی کا یہ جانتے ہوئے کہ وہ قادیانی ہے) جنازہ پڑھنا پڑھانا حرام ہے اور بجز اس کے اس کی اور کیا صورت ہوسکتی ہے کہ ان کو مسلمان سمجھا گیا ہے اور ان کو مسلمان سمجھنے والا دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے اور اس کا نکاح ٹوٹ جاتا ہے اور ایسے شخص کو جو قادیانیوں کو مسلمان سمجھے تجدید ایمان اور تجدید نکاح کرنا شرعاً ضروری ہے اور ایمانی غیرت کا تقاضا بھی یہی ہے کہ قادیانیوں کے جنازہ میں مسلمانوں کو ہرگز شرکت نہیں کرنی چاہیے۔ مرزا آنجہانی کے ذیل کے حوالوں کی موجودگی میں بھلا کسی مسلمان کا ضمیر کس طرح اس کو گوارا کرسکتا ہے کہ ان کا جنازہ پڑھے۔ مرزا آنجہانی کا فتویٰ ملاحظہ ہو۔

ا...... ''پس یاد رکھو کہ خدا نے مجھے اطلاع دی ہے کہ تمھارے اوپر حرام ہے اور قطعی حرام ہے کہ کسی مکفر اور مکذب یا متردد کے پیچھے نماز پڑھو بلکہ چاہیے کہ تمہارا وہی امام ہو جو تم میں سے ہو۔''

(اربعین نمبر۴ ص ۲۸ حاشیہ خزائن ج ۱۷ ص ۴۱۷)

۲...... سوال ہوا کہ اگر کسی جگہ امام نماز حضور کے حالات سے واقف نہیں تو اس کے پیچھے نماز پڑھیں یا نہ پڑھیں؟ فرمایا پہلے تمہارا فرض ہے کہ اسے واقف کرو پھر اگر تصدیق کرے تو بہتر ورنہ اس کے پیچھے اپنی نماز ضائع نہ کرو اور اگر کوئی خاموش رہے نہ تصدیق کرے اور نہ تکذیب تو وہ بھی منافق ہے اس کے پیچھے نماز نہ پڑھو۔

(نہج المعلی مجموعہ فتاویٰ احمدیہ ج ۱ ص ۸۳)

مسلمانوں کو اپنے ایمان پر مضبوط رہنا چاہیے اور ایمانی غیرت کو ہاتھ سے نہیں چھوڑنا چاہیے علماء گوجرانوالہ نے بروقت حق اور صحیح فتویٰ دیا ہے اللہ تعالیٰ اہل حق کو جزائے خیر عطا فرمائے آمین۔ **واللہ اعلم بالصواب و علمہ اتم واحکم۔**

احقر الناس ابوالزاہد محمد سرفراز،
خطیب جامع گکھڑ و مدرس مدرسہ نصرت العلوم گوجرانوالہ
۲۴ ربیع الاول ۱۳۸۶ھ۔ ۴ جولائی ۱۹۶۶ء

حضرت مولانا صوفی عبدالحمید خان صاحب سواتی

باسمہٖ سبحانہٗ وتعالیٰ

علماء امت اور جملہ مسلمانانِ عالم اور تمام طبقات امت کے نزدیک مرزائے قادیانی کو نبی یا مجدد ماننے والے مرتد اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ لہٰذا کسی مرتد کا جنازہ پڑھنا یا اس کے لیے دعا و استغفار کرنا قرآن و سنت اور اجماع امت سے حرام ہے اور دیدہ و دانستہ ایسا کرنے والا شخص خود کافر دائرہ اسلام سے خارج ہو جائے گا۔ لہٰذا تجدید اسلام اور نکاح ضروری ہے۔

علماء نے جو فتاویٰ صادر کیے ہیں۔ صحیح اور درست ہیں۔ واللہ اعلم

احقر عبدالحمید سواتی
خطیب جامع مسجد نور و مہتمم مدرسہ نصرۃ العلوم نزد گھنٹہ گھر گوجرانوالہ

استاذ العلماء حضرت مولانا قاضی شمس الدین کا جواب

الجواب...... قرآن کریم میں ارشاد ہے کہ **ولا تصل علٰی احدٍ منھم مات ابداً ولا تقم علٰی قبرہ۔** لہٰذا یہ جنازہ پڑھانے والے سب اس نہی صریح کے خلاف مرتکب ہوئے اور انھوں نے حدود شرعیہ سے تجاوز کیا جو امام ہے اسے امامت سے علیحدہ کر دیا جائے اور جو عوام ہیں، ان سے ترک موالات کر دی جائے اب رہا تجدید نکاح کا معاملہ اس کے متعلق فیصلہ شرعی یہ ہے کہ اگر انھوں نے یہ جنازہ جائز اور حلال سمجھ کر پڑھایا ہے اور کسی اشتباہ میں مبتلا نہیں ہوئے تو پھر ان کے نکاح ٹوٹ گئے اور توبہ کے بعد تجدید نکاح ضروری ہے۔ ورنہ حرام کاری میں مبتلا رہیں گے اور اگر کوئی اشتباہ تھا جس کی بنا پر انھوں نے پڑھا تو پھر بھی تجدید نکاح بہتر ہے اور جب توبہ کر لیں تو پھر ان سے برتاؤ بھی کر سکتے ہیں اور وہ امامت بھی کرا سکتے ہیں کہ **اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ کَمَنْ لَّا ذَنْبَ لَهٗ وَمَنْ تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ۔**

العبد شمس الدین عفی عنہ
ناظم جامعہ صدیقیہ گوجرانوالہ ۶۶/۶/۳

حضرت مولانا محمد چراغ مہتمم مدرسہ عربیہ گوجرانوالہ کا جواب

"جواب درست ہے۔" محمد چراغ مہتمم مدرسہ عربیہ

حضرت مولانا محمد اسمٰعیل جامع مسجد اہلحدیث گوجرانوالہ

مرزا غلام احمد اور اس کے متعلق علماء امت نے صراحۃً تکفیر فرمائی ہے خود قادیانی بھی دوسرے مسلمانوں کو کافر سمجھتے اور ان کی نماز جنازہ نہیں پڑھتے پھر ایک مسلمان امام نے معلوم نہیں یہ جرأت کیوں کی اندریں حالات امام مذکور امامت کے قابل نہیں اگر اسے اپنے فعل پر اصرار ہو تو یقیناً ارتداد ہے اسے توبہ کر کے ایمان کی تجدید کرنا چاہیے۔ عامۃ المسلمین کو اسی طرح فعل توبہ اور استغفار کرنا چاہیے۔ (محمد اسمٰعیل کان اللہ مسجد اہلحدیث گوجرانوالہ ۶۶/۴/۶)

حضرت مولانا عبدالقیوم مدرسہ نصرۃ العلوم

الحمد للّٰہ وحدہٗ والصلوٰۃ علٰی من لا نبی بعدہٗ اما بعد. سارے دین اسلام کا دار و مدار کلمہ کے دو جزوں پر ہے پہلی جز ہے۔ **لا الٰہ الاّ اللّٰہ** دوسری جز محمد رسول اللہ پہلی جز میں توحید خالص ہے کہ جو کام بھی کرنا ہے وہ صرف خداوند قدوس کے لیے ہوگا اور دوسری جز میں حضور اکرم ﷺ کی رسالت کا اقرار ہے کہ ہر کام کی شکل وصورت وہی ہوگی جو آنحضرت ﷺ نے بتائی ہے خداوند تعالیٰ کی ذات و صفات اگر کوئی شخص مانتا ہے مگر اس طریقہ سے نہیں مانتا جیسا کہ آنحضرت ﷺ نے بتایا ہے تو ایسا خدا کا ماننا بھی اللہ تعالیٰ کے ہاں معتبر نہیں معلوم ہوا کہ تمام دین کا مدار کلمہ کے دوسرے جز محمد رسول اللہ پر ہے اگر محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات بدل جائے تو تمام دین بدل جائے گا۔

مرزا غلام احمد قادیانی ایک غلطی کے ازالہ میں لکھتا ہے کہ **محمد رسول اللّٰہ والذین معہ اشداً الخ** "اس وحی الٰہی میں میرا نام محمد بھی رکھا گیا اور رسول اللہ بھی اب جو لوگ مرزا کو مانیں گے تو ضرور اس کو محمد رسول اللہ تسلیم کریں گے۔" (معاذ اللہ) کیونکہ وہ کہتا ہے کہ مجھے خدا نے محمد رسول اللہ کہا ہے۔ اس کے بعد بھی مرزائیوں کے کلمہ کے بدلنے میں کوئی شک وشبہ باقی رہ جاتا ہے۔ اب مرزائی احکام اسلام قرآن کی تلاوت اس لیے کریں گے کہ ان کو مرزا رسول قادیانی نے کہا ہے اور مسلمان اعمال صالحہ اس لیے کریں گے کہ ان کو حضرت محمد رسول

اللہ ﷺ مکی مدنی ہاشمی نے ارشاد فرمایا ہے۔ اس کے بعد مرزائیوں اور مسلمانوں کے درمیان ایک مکمل حد فاصل علیحدگی اور جدائی خود بخود قائم ہو جاتی ہے اور دو امتوں کے دو مذہب الگ الگ ہو جاتے ہیں۔ مرزائیوں کا دائرہ اسلام سے خارج اور کافر ہونا اظہر من الشمس ہے۔ پھر بھی کوئی امام کسی مرزائی کا قادیانی ہو یا لاہوری نماز جنازہ عمداً پڑھائے اور مسلمان مقتدی جنازہ عمداً پڑھیں تو اس امام اور ان مقتدیوں کے کفر میں کیا شک رہ جاتا ہے ان تمام جنازہ پڑھنے پڑھانے والوں کو نئے سرے سے مسلمان ہونا چاہیے اور نکاح میں بھی تجدید کرانی چاہیے۔ (احقر العباد عبدالقیوم صدر مجلس احرار اسلام گوجرانوالہ)

حضرت مولانا عزیز الرحمٰن نائب مفتی جامعہ اشرفیہ نیلا گنبد لاہور

الجواب مبسملاً و محمدلاً و مصلیاً و مسلمًا. اس مولوی صاحب اور مسلمانوں نے اگر اس مرزائی کو کافر سمجھ کر جنازہ پڑھا ہے تو انھوں نے ایک امر حرام کا ارتکاب کیا ہے جو کفر ہے کیونکہ کافر کا جنازہ پڑھنا اور اس کے حق میں دعاء مغفرت کرنا حرام ہے گناہ ہے۔ عینی بخاری ج ۴ ص ۲۱۵ **ولا تصل علیٰ احد منهم مات ابداً الخ وذکر عن الصبری انهٗ یجب ترک الصلوٰة علیٰ معلن الکفر و مسره بهذا قال. ثم فرض علیٰ جمیع الامة ان لا یدعو المشرک ولا یستغفرله اذا ما توا علیٰ شرکهم الخ** تاوقت توبہ نہ کرے امام بنانا مکروہ تحریمی ہے۔

چونکہ مرزائی عقائد نصوص شرعیہ قطعیہ کے خلاف ہیں اس لیے ان عقائد والا قطعاً کافر ہے۔ ان عقائد والے کو کافر نہ سمجھنا بلکہ مسلمان سمجھنا گویا کہ ان عقائد کو صحیح اور اسلام کے موافق سمجھنا ہے۔ لہٰذا اگر انھوں نے اس مرزائی میت کو مسلمان سمجھ کر جنازہ پڑھا ہے تو یہ سب کے سب کافر ہو گئے۔ اسلام سے خارج ہو گئے۔ نہ ان کا نکاح باقی رہا اور نہ ان کو امام بنانا صحیح ہے۔ واللہ اعلم کتبہ عزیز الرحمٰن

نائب مفتی جامعہ اشرفیہ نیلا گنبد لاہور ۲۳ ربیع الاوّل ۸۶ھ

حضرت مولانا محمد سعید مسجد لانگریاں گوجرانوالہ

مرزا قادیانی اور اس کے متبعین از روئے شرع مرتد اور کافر ہیں اور میں کہتا ہوں کہ مرزائی کا جنازہ پڑھنے پڑھانے والے بھی کافر اور مرتد ہیں۔ لہٰذا ان کو توبہ اور تجدید ایمان اور نکاح دوبارہ کرنا فرض ہے۔

(محمد سعید خطیب جامع مسجد گلی لانگریانوالی گوجرانوالہ)

حضرت مولانا قاضی عبدالسلام مدرسہ انوار العلوم گوجرانوالہ

الجواب...... چونکہ کافر کا نماز جنازہ نصوص قطعی الثبوت والمعنیٰ سے ممنوع ہے اور قادیانی عقیدہ والے باجماع الامت ازروئے کتاب اللہ والسنة کافر ہیں۔ لہٰذا قادیانی مذہب والے کا جنازہ پڑھنا ممنوع حرام و کفر ہے اور محرمات قطعیہ جو قبیح لعینہ ہوں اس کا حلال سمجھنا ارتداد و کفر ہے اور خروج ہے دائرہ اسلام سے اور کافر نہ قابل امامت ہے اور نہ نکاح سابق بحال رہ سکتا ہے اور غیر امام (مقتدیوں) کا بھی یہی حال ہے جو محرمات مذکورہ کو حلال سمجھے۔ لہٰذا تجدید نکاح و ایمان عندالتوبہ ضروری ہے۔ قاضی عبدالسلام

مدرسہ انوار العلوم جامع مسجد گوجرانوالہ

حضرت مولانا مفتی محمد خلیل مدرسہ اشرف العلوم گوجرانوالہ

الجواب...... نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم و علیٰ الہ و اصحابہٖ اجمیعن. جن لوگوں نے مرزائی میت کا جنازہ پڑھایا ہے۔ انھوں نے سخت ترین جرم کا ارتکاب کیا ہے جو کفر ہے ان کا بائیکاٹ کرنا چاہیے تا آنکہ توبہ کریں اور تجدید ایمان کریں اور نکاح کی بھی تجدید کریں اور عام لوگوں کے سامنے معافی مانگیں اور ناک سے لکیریں نکالیں، منہ کالا کر کے گدھے پر چڑھا کر پھرایا جائے۔ واللہ اعلم

(محمد خلیل مدرسہ اشرف العلوم باغبانپورہ گوجرانوالہ۔ ۱۵ ربیع الثانی ۸۶ھ)

مولانا مفتی بشیر حسین جامع مسجد محلّہ قبرستان گوجرانوالہ

الجواب...... وهو الموفق للصواب. صورت مسئولہ میں تمام مکاتب فکر علماء کا متفقہ فیصلہ ہے کہ تمام مرزائی جو کہ مرزا غلام احمد قادیانی کو ماننے والے ہیں دائرہ اسلام سے خارج ہیں اور مرتد ہیں ایسے آدمیوں کے لیے نہ نماز جنازہ ہے اور نہ دعا مغفرت ہے۔ جب قرآن مجید کی نصوص قطعیات میں منافقین اور مشرکین کے لیے دعاء مغفرت نہیں ہے۔ مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَنْ يَّسْتَغْفِرُوْا لِلْمُشْرِكِيْنَ وَلَوْ كَانُوْا اُولِيْ قُرْبٰى الخ منافقین کے لیے اللہ تعالیٰ حکم فرماتا ہے، اے نبی اگر تو ان کے لیے ستر مرتبہ بھی دعائے مغفرت کرے گا اللہ تعالیٰ ان کو ہرگز نہیں بخشے گا۔ مرتد کا درجہ مشرک اور منافق سے زیادہ ہے ان پر نماز جنازہ پڑھنا اور دعائے مغفرت کرنا اللہ تعالیٰ اور حضور ﷺ کی صریح نافرمانی ہے۔ بلکہ بغاوت ہے جن مسلمانوں نے اور امام صاحب نے عمداً نماز جنازہ پڑھی ہے وہ اپنے ایمان کی فکر کریں تجدید ایمان کی کریں اور اپنے نکاح بھی از سر نو پڑھائیں۔ ایسا امام امامت کے فرائض کا اہل نہیں ہے۔ اس کو معزول کیا جائے تاکہ آئندہ کوئی امام ایسے کام کی جسارت نہ کرے۔ **هذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب.** مفتی بشیر حسین فاضل دیوبند

خطیب جامع مسجد محلّہ قبرستان گوجرانوالہ ۳/۶/۶۶

مولانا محمد صادق زینۃ المساجد محلّہ روڈا گوجرانوالہ

الجواب...... مرزائی چونکہ مرزا غلام احمد قادیانی کے پیروکار اور اس کو نبی و مجدد مان کر اس کی طرح ختم نبوت کے منکر اور توہین شان رسالت کے مرتکب ہیں۔ اس لیے علماء عرب و عجم کے فتویٰ کی رو سے کافر و دائرہ اسلام سے خارج ہیں اور جو شخص انھیں ختم نبوت کا منکر و مرزائی جاننے کے باوجود انھیں مسلمان سمجھے اور ان کے لیے دعائے مغفرت کرے وہ بھی ان کی طرح کافر و دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ لہٰذا بصورتِ مسئولہ جس مولوی نے مرزائی کو مسلمان ہو کر اس کا جنازہ پڑھایا اور اس کے لیے دعائے مغفرت کی ہے مسلمانوں کے لیے اس کو امام بنانا اور اپنی مسجد میں رکھنا ہرگز جائز نہیں۔ اس کے پیچھے نماز محض باطل ہے۔

(۲)......جس امام اور اس کے مقتدی نے مرزائی کو مسلمان سمجھ کر اس کا جنازہ پڑھا اور اس کے لیے دعاء مغفرت کی ان کا نہ اسلام رہا نہ نکاح۔ ان پر فرض ہے کہ نئے سرے سے کلمہ پڑھ کر مسلمان ہوں۔ صدق دل سے توبہ کریں اور ان کا نکاح دوبارہ پڑھیں۔ ورنہ مسلمان ان سے قطع تعلق کریں۔ واللہ ورسولہ اعلم ابوداؤد محمد صادق غفرلہٗ

زینۃ المساجد گوجرانوالہ

مولانا احسان الحق مسجد حاجی مہتاب دین گوجرانوالہ

غلام احمد قادیانی اور اس کو نبی یا مجدد ماننے والے سب کے سب دائرہ اسلام سے خارج ہیں اور مرتدین ہیں۔ انھیں مسلمان جاننا یا مرنے کے بعد دعا مغفرت کرنا نماز جنازہ پڑھنا یا پڑھانا کفر و ارتداد ہے ایسوں پر تجدید اسلام و تجدید نکاح لازم وضروری ہے۔ ورنہ اہل اسلام پر فرض ہے کہ ان سے قطع تعلق کریں۔

حضرت مجیب مسئول کا جواب بالکل درست ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ و رسولہ اعلم

ابو شعیب محمد احسان الحق قادری رضوی غفرلہ

جامعہ رضویہ منظر الاسلام مسجد حاجی مہتاب دین گوجرانوالہ

غلطی کا اقرار اور توبہ

علماء کرام کے فتویٰ کے بعد جنازہ پڑھنے والے مسلمانوں نے اپنے جرم کا احساس کیا اور بعض نے مسجدوں اور عام مجمع میں اپنی غلطی کا اقرار اور توبہ کی کلمہ شہادت پڑھ کر نئے سرے سے اسلام و ایمان کی تجدید کی اور اپنے اپنے نکاح بھی دوبارہ پڑھوائے چنانچہ مولوی گل حسن شاہ صاحب بریلوی امام و خطیب مسجد حنیفہ باغبان پورہ نے اپنی غلطی کا اقرار کرتے ہوئے بعد از نماز مسجد کے عام مجمع میں سب لوگوں کے سامنے توبہ کی کلمہ پڑھ کر تجدید ایمان کیا اور اسی مجمع عام میں اپنا نکاح بھی دوبارہ پڑھوایا اور اسی مجلس میں ایک توبہ نامہ (بدست حاجی صوفی عبدالعزیز صاحب) پیش کیا۔ جس پر پڑھ کر مولوی صاحب مذکور نے دستخط کیے جو درج ذیل ہے۔

مولوی صاحب کا توبہ نامہ

میں مولوی گل حسن شاہ امام و خطیب جامع مسجد باغبان پورہ گوجرانوالہ اقرار کرتا ہوں کہ مرزا غلام احمد قادیانی تمام امت مسلمہ کے نزدیک کافر دائرہ اسلام سے خارج ہے اور جو اس کو نبی یا کسی قسم کا پیشوا تسلیم کرے وہ بھی کافر دائرہ اسلام سے خارج ہے چونکہ میں نے ایک مرزائی میت کا نماز جنازہ پڑھا پڑھایا جو صریح غلطی کی ہے جس سے میرا اسلام و ایمان جاتا رہا۔ اب اس عام مجمع میں روبروان مسلمانوں کے توبہ و تجدید ایمان کرتا ہوں اور اقرار کرتا ہوں کہ نبی کریم ﷺ آخری نبی ہیں، ان کے بعد کسی قسم کی نبوتِ نہیں ہوسکتی جو اقرار کرے گا کافر ہوگا اور روبرو گواہان کے اپنے نکاح کی بھی تجدید کرتے ہوئے پوری توبہ کر رہا ہوں تاکہ احکام اسلام کی پوری پابندی نصیب ہو جائے۔ خداوند کریم مجھے استقامت نصیب فرمائے اور دین اسلام پر قائم رکھے۔ آمین

دستخط: گل حسن شاہ بقلم خود

گواہ (۱) صوفی عبدالعزیز (۲) چودھری غلام محمد کشمیری غیرہ

اسلامیان پاکستان سے اپیل

حضرات! ملک کے حالات آپ کے سامنے ہیں۔ آئین اسلام اور دین قیم کے ساتھ جو برتاؤ ہو رہا ہے وہ کسی باشعور سے مخفی و پوشیدہ نہیں۔ الحاد و بے دینی فسق و فجور کا دور دورہ ہے فحاشی بے حیائی عام ہے۔ اسلام اور آئین اسلام کی برسرعام توہین کی جا رہی ہے، ملک میں اسلامی کلچر ثقافت کے نام پر رقص و سرود ننگے ناچ اور ڈانس کیے جاتے ہیں، خاندانی منصوبہ بندی اور عائلی قوانین جیسے صریح خلاف اسلام قوانین قرآن و سنت کے

مقابلہ میں مسلمانوں پر جبراً مسلط کیے گئے ہیں۔ ایک طرف حج پر پابندی ہے تو دوسری طرف اوراوقاف کے نام سے مساجد پر قبضہ علماء کرام پر ناجائز پابندیاں زبان بندی اوران کو برطرف کیا جارہا ہے ادھر زکوٰۃ کی مقرر کردہ اسلامی شرح میں تبدیلی کی جارہی ہے اور زکوٰۃ کو حکومتی ٹیکس کا نام دیا جارہا ہے اور یہ سب کچھ مظلوم اسلام کے نام پر ہورہا ہے۔ عہد حاضر کے گمراہ زکوٰۃ، حج، نماز اور روزے کی شرعی حیثیت اور اہمیت کو نگاہوں سے اوجھل کرنے میں مصروف ہیں الغرض ترمیم و تنسیخ کا ملک گیر سلسلہ شروع ہے۔

دینی اقدار کو مسخ کرنے اور مٹانے کی کوششیں پورے زور سے ہو رہی ہیں اور آپ میں سے اکثر حضرات یہ سب کچھ دیکھتے اور سمجھتے ہوئے بھی اس کے مقابلہ کے لیے میدان عمل میں آنے سے تامل کررہے ہیں، آپ کی حمیت دینی سے توقع رکھتے ہوئے اپیل کرتا ہوں کہ آپ دین اور صرف دین اسلام کی سربلندی آئین اسلام کے نفاذ، توحید باری تعالیٰ اور عقیدۂ ختم نبوت کی حفاظت کے لیے تمام دین پسند جماعتوں اور علماء حق کا ساتھ دیں اور خصوصیت سے علماء حق کی جماعت ''جمعیت علماء اسلام پاکستان'' سے پورہ پورہ تعاون کریں جو پاکستان میں دینی اقدار کی بحالی اور اسلامی آئین کے نفاذ کے لیے کوشش کررہی ہے اور یہی اس کا مقصد وحید ہے۔ ہمارے اسلاف کرام جس طرح مساجد مدرسوں اور خانقاہوں کے منتظم خدمت گزار تھے اسی طرح وہ میدانِ جہاد کے شہسوار بھی تھے۔ اگر وہ دارالعلوم دیوبند کے منظم اور مدرس ہیں تو شاملی کے میدان جہاد میں مجاہد و سپاہی بھی ہیں اگر وہ خانقاہ امدادیہ کے بانی گوشہ نشین ہیں تو شاملی کے میدان جہاد میں بذات خود مسلمان فوج کے جرنیل و سپہ سالار بھی ہیں، اگر ایک طرف وہ دارالعلوم دیوبند اور مسجد نبوی کے شیخ الحدیث ہیں تو ساتھ ہی وہ جزیرہ مالٹا (کالے پانی) میں قید فرنگ اور ہندوستان کی جنگ آزادی کے قائد بھی ہیں۔ خداوند قدوس ہم کو دین کی حفاظت کرنے والے بزرگانِ اسلاف کرام کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمین

اس مختصر رسالہ میں انتہائی اختصار کے ساتھ چند معروضاف پیش کر دی ہیں اور یہ ناچیز کوشش آپ حضرات کے سامنے ہے کہاں تک اس میں کامیابی ہوئی اس کا اندازہ آپ ہی لگا سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے دین کی خدمت اور رضاء کے لیے قبول فرمائے، آمین فقط و اخر دعوانا ان الحمد للّٰہ رب العٰلمین، و صلی اللّٰہ تعالیٰ علیٰ رسول خیر خلقہٖ محمد و الہٖ و اصحابہ اجمعین.

*

انا خاتم النبیین لا نبی بعدی

میں آخری نبی ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں

مرزائی کا جنازہ اور اس کے نہ پڑھنے کا فتویٰ

ناشر!

حافظ عبدالحق سیال کوٹ

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

استفتاء

الحمدلله رب العالمین والصلوٰة والسلام علیٰ رسوله محمد وآله واصحابه اجمعین ۰ امابعد!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین وہادیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ مرزا غلام احمد قادیانی جس کے دعویٰ نبوت اور جھوٹے الہامات وخرافات سے علمائے دین بخوبی واقف ہیں۔اس کا ایک مخلص مرید جو شرک فی الرسالت کے علاوہ انبیاء علیہم السلام اور خصوصاً حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کی والدہ ماجدہ مریم صدیقہ کی شان میں اور ان کے علاوہ علمائے اسلام کی شان میں گستاخیاں کر کے ان سب کی توہین اور بے ادبی کیا کرتا تھا۔لیکن جب وہ بغیر توبہ کے فوت ہوگیا تو مسلمانوں اور خصوصاً آئمہ مساجد میں سے ایک مسجد کے امام نے مرزا مذکور کے اس مرید کو خود غسل وکفن دے کر اس کا نماز جنازہ پڑھ دیا ہے۔کیا اب حنفی اور اہل حدیث مسلمان اس امام مذکور کی اقتداء میں نماز باجماعت ادا کر سکتے ہیں اور اس کو اپنا امام ومقتداء تسلیم کر کے اس کے ساتھ ہر قسم کا تعاون کر سکتے ہیں یا نہیں؟۔اور اگر نفی میں جواب ہے تو جو مسلمان اس امام مذکور کی اقتداء میں نماز ادا کرے گا اور اس کے ساتھ تعاون کرے گا۔اس مسلمان کے ساتھ باقی مسلمانوں کو کیا سلوک کرنا چاہئے؟۔ بیّنوا توجروا!

۱......عبدالحق امام مسجد یتیم شاہ محلّہ اٹاری سیالکوٹ بقلم خود۔۲......مستری ولی محمد جنرل سیکرٹری مجلس احرار محلّہ میانہ پورہ سیالکوٹ بقلم خود۔۳...... جعفر علی جنرل سیکرٹری مجلس احرار سیالکوٹ بقلم خود۔۴......عبدالرحیم گاہندی پریذیڈنٹ انجمن فدایان اسلام ونائب صدر مجلس احرار اسلام سیالکوٹ بقلم خود۔ ۵......حکیم محمد عبداللطیف انجمن اصلاح المسلمین، نائب صدر مجلس احرار سیالکوٹ۔۶......محمدالدین ولد پیرو حجام محلّہ اٹاری سیالکوٹ۔ ۷......محمدالدین ولد فضل دین شیخ محلّہ کھٹیکاں شہر سیالکوٹ بقلم خود۔۸......محمد حسین محلّہ شاہ کا کاولی رنگ پورہ سیالکوٹ بقلم خود۔۹......مہر ہیرا ولد فدا ارائیں محلّہ اٹاری سیالکوٹ۔۱۰......مہر بڈھا ولد فضل الدین ارائیں محلّہ اٹاری سیالکوٹ۔۱۱......سائیں گھدو تکیہ یتیم شاہ محلّہ اٹاری سیالکوٹ۔۱۲......مہر علم الدین ولد کریم بخش آرائیں محلّہ اٹاری سیالکوٹ۔۱۳......مستری امام الدین ولد بلند محلّہ اٹاری سیالکوٹ۔۱۴......مہر چراغ الدین ولد فضل الدین آرائیں محلّہ اٹاری سیالکوٹ

الجواب !حامداً ومصلیاً!مرنے والا چونکہ حالت کفر میں مرا ہے۔اس لئے اس پر نماز ودعا شرعاً ناجائز وحرام ہے۔ماکان للنبی والذین آمنوا ان یستغفروا للمشرکین !سے صریح ممانعت ہے۔عملاً ایسا کرنے والا سخت گنہگار ہے۔جب تک تائب نہ ہو اس کی اقتداء میں مسلمانوں کو نماز پڑھنے سے احتراز لازم ہے۔یہ قوم فروشی اور ایمان ریزی کی بین دلیل ہے۔ایسے قوم فروش انسانوں سے تعاون بھی نہ کرنا چاہئے۔فلا تقعد بعد الذکری مع القوم الظالمین ۰ انعام ۶۸!اور:ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان ۰ مائدہ ۲ !میں ایسے ہی مجرموں کی سزا ہے۔والله اعلم وعلم اتم واحکم!......محمد علی کاندھلویؒ مدرس مدرسہ فلاح دین ودنیا سیالکوٹ ۱۸ فروری ۱۹۳۵ء

الجواب صحیح!......... حافظ سید نور شاہ بمہر خود۔ جواب صحیح!......... محمد ابراہیم میر بقلم خود۔
الجواب صحیح!......... محمد عبدالحنان بقلم خود عفی عنہ۔

الجواب وباللہ التوفیق !مرزا قادیانی کا دعویٰ باطل اور باطل کی مریدی کرنے والا بھی باطل ہے۔اس کا ایمان بھی باطل، باطل کا غسل کفن وتجہیز تکفین کرنے والا اپنے ایمان کو خطرے میں ڈالتا ہے اور تمام اہل سنت کا مذہب اس حدیث کے مطابق ہے کہ:''لانبی بعدی ''نبی علیہ السلام کے بعد کوئی ماں ایسا بیٹا نہ جنے گی جو حضور علیہ السلام کے بعد نبی ہو سکے۔ مرزا قادیانی نے اس حدیث کے خلاف اپنے آپ کو دعویدار نبوت کا ثابت کیا۔ پس ایسے آدمی کے مرید کو ایک سنی مسلمان ہرگز غسل نہیں دے سکتا اور ایسا کرنے والا ایک مومنین کی جماعت میں اگر توبہ نہ کرے تو اس کی اقتداء اہل سنت ہرگز نہیں کر سکتے۔ فقط!......... محمد الدین امام مسجد شیخاں محلّہ کھٹیکاں سیالکوٹ۔

باسمہ سبحانہ !مرزا قادیانی نے نبوت کا دعویٰ کر کے نص قرآنی:خاتم النبیین !کا برملا انکار کرتے ہوئے جمہور کے نزدیک صریح کفر کا ارتکاب کیا ہے اور اس نے متعدد ایسی احادیث صحیحہ کی تکذیب کی ہے جن سے ثابت ہوتا ہے کہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے باب نبوت کو مفتاح خاتمی سے تا نفخ صور اسرافیلی مقفل کر دیا ہے اور قصر نبوت ورسالت میں خشت آخریں ثبت فرما کر تعمیر کو تا قیامت اکمل کر دیا ہے۔ پس اگر متوفی مقر نبوت مرزا قادیانی تھا تو بے شبہ وہ بھی مرتد اور کافر ہوا۔ ایسے مرتد کا غاسل طائفہ مومنین میں توبہ کرے۔ ورنہ اس کی اقتداء سے مسلمان بالضرور مجتنب رہیں۔......... حکیم محمد صادق، صادق المرقوم ۱۷ ذیقعدہ ۱۳۵۳ھ

الجواب صحیح !......... عبدہ غلام مصطفیٰ عفی عنہ خطیب مسجد گھماراں محلّہ وہاروواں سیالکوٹ
الجواب صحیح !......... محمد علی خطیب امام مسجد پٹھاناں عفی عنہ موری دروازہ سیالکوٹ
الجواب صحیح!......... محمد یوسف خطیب محلّہ خراسیاں سیالکوٹ
الجواب صحیح!......... امام الدین رائے پوری خطیب جامع مسجد صدر بازار سیالکوٹ

باسمہ سبحانہ! واقعی مرزا قادیانی اور اس کے ماننے والے باتفاق علمائے اہل سنت والجماعت بوجہ دعویٰ نبوت وتوہین انبیاء علیہم السلام دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ جو شخص ان کی نماز جنازہ پڑھے وہ بھی ملحد، بے دین گمراہ ہے۔ جب تک توبہ نہ کرے مسلمانوں کو اس کے ساتھ کسی قسم کا برتاؤ وغیرہ نہیں چاہئے۔!......... ابو محمود محمد مسعود الٰہڑ ضلع سیالکوٹ
جواب صحیح ہے!......... المسکین اللہ فتح علی شاہ الحنفی از کھروٹہ سیداں

واقعی مرزائیوں کے دفن کفن اور جنازہ میں شامل ہونا اپنے آپ کو ایمان سے خارج کرنا ہے۔ کیونکہ وہ صریح قرآن وحدیث کے مخالف ہیں۔ مرزا قادیانی نے اپنی شان میں وہ تمام آئتیں پیش کیں ہیں جو نبی اکرمﷺ کی شان میں ہیں اور قرآن کریم کا فیصلہ ہے کہ:''فمن اظلم ممن افتریٰ علی اللّٰہ الکذب وھو یدعیٰ الی الاسلام واللّٰہ لایھدی القوم الظالمین ۰ الصف ۷ ''پس مرزا قادیانی کو اللہ تعالیٰ نے خود ظالم واظلم کا فتویٰ دیا ہوا ہے اور ظالموں کی نسبت صاف فرمایا کہ:''ولا ترکنوا الی الذین ظلموا فتمسکم النار ۰ ھود ۱۱۳ ''یعنی ظالموں سے میل

جول نہ کرو۔ ورنہ تم بھی جہنمی ہو جاؤ گے۔ لہٰذا جو شخص مسلمان ہو کر مرزائی کے کفن دفن اور جنازہ میں شریک ہوتا ہے وہ بھی انہی میں سے ایک ہے۔ اس کی امامت اور اس کے ساتھ میل جول کرنا اور مسلمانوں کا برتاؤ کرنا قطعاً ناجائز ہے۔ فقط: واللہ اعلم!......... حررہ بندہ ذوالمنن ابو یوسف نور الحسن عفا اللہ عنہ خطیب جامع مسجد کلاں تحصیل بازار سیالکوٹ۔

الجواب هو الموفق للصواب! مرزا غلام احمد قادیانی اصل دین منصوص علیہ متفق علیہ ختم نبوت کا جاحد ومنکر ہے اور نیز وہ متعدد دعاوی کفریہ کا مرتکب ہے۔ اس لئے وہ اور اس کے تمام پیروکار جمیع کفار سے اشنع واقبح اکفر ہیں۔ تمام اہل علم واہل اسلام اور جملہ مذاہب اسلام نے ان کو اور جو ان کو کافر نہ سمجھے کافر قرار دیا ہے۔ ایسوں کا تجہیز وتکفین کرنے والا دو حالت سے خالی نہ ہوگا۔ یا حلال سمجھ کر کرے گا۔ یا حرام سمجھ کر کرے گا۔ صورت اولیٰ میں کافر ہے اور اس کے اعمال سابقہ سب حبط ہو گئے اور اس کا نکاح فسخ ہو گیا ہے۔ توبہ صریحہ ظاہرہ اور تجدید اسلام ونکاح لازم۔ ورنہ سب اولاد حرام کی ہوگی۔ دائماً ابداً جہنمی ہوگا۔ صورت ثانیہ میں پرلے درجے کا فاسق ہے۔ اشباہ والنظائر کا فتویٰ ہے کہ فاسق کو امام بنانا ناجائز ہے اور نماز واجب الاعادہ ہے۔ اللہ واحدہ لاشریک فرماتا ہے کہ:''من یتولهم منكم فانه منهم ۰ المائده ۵۱ ''تم میں سے جو ان سے دوستی وموالات کرے گا وہ انہیں کا ہی ہوگا۔ اور فرماتا ہے کہ:''ولا تصل علیٰ احد منهم مات ابداً ولا تقم علی قبره ۰ توبه ۸۴ ''ان میں سے جو مر جائے۔ اس کا نماز جنازہ مت پڑھے اور اس کی قبر پر مت کھڑے ہو۔ اس مضمون کی آیات واحادیث بکثرت ہیں۔ بخوف طوالت ان پر ہی اکتفاء کی جاتی ہے!......... کتبہ محمد عبدالغنی عفا عنہ مہتمم جامعہ حنفیہ واقعہ کالج روڈ سیالکوٹ ۱۹/ اپریل ۱۹۳۵ء

ہم نے جہاں تک اقوال مرزا قادیانی کے دیکھے اور سنے ان اقوال کی رو سے قادیانی احاطہ اسلام سے خارج ہے جو مسلمان ہو اور مولوی کہلائے اور ان کا جنازہ پڑھائے وہ بھی احاطہ اسلام سے خارج ہے!......... خاکسار سید محمد نور اللہ خطیب جامع مسجد قصاباں محلہ کشمیری سیالکوٹ

توبہ نامہ! بسم اللہ الرحمن الرحیم! منکہ قاضی حبیب اللہ ولد قاضی عطاء اللہ صاحب امام مسجد موچیاں محلہ بوچڑ خانہ شہر سیالکوٹ کا ہوں۔ مظہر نے پچھلے دنوں مسمی محمد الدین مرزائی فوت شدہ کو غسل دیا اور اس کا جنازہ پڑھا۔ یہ مظہر کا فعل عام مسلمانان کے نزدیک ایک بڑا شرعی جرم تھا۔ جس کے ارتکاب کے سبب عام مسلمانوں نے مجھ سے عدم تعاون کر لیا۔ لہٰذا مظہر اپنے اس برے فعل سے پشیمان ہو کر مجلس عام مسلمانان میں تائب ہوتا ہوا تجدید اسلام کرتا ہے اور آئندہ اقرار کرتا ہوں کہ ایسے برے فعل کا کبھی مرتکب نہ ہوں گا اور جو کچھ میرے اس قصور کے متعلق تعزیر شرعی بروئے شرع محمدی ہوگی اس کی ادائیگی میں مجھے کسی قسم کا کوئی عذر نہ ہوگا اور میں مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے متبعین کو جیسا کہ مسلمان کافر سمجھتے ہیں کافر سمجھتا رہوں گا!......... العبد بقلم خود حبیب اللہ احقر العباد اللہ راجی الی اللہ المدعو حبیب اللہ!

گواہان حاضرین مجلس:.... ۱غلام یاسین ولد غلام حسین قوم قریشی سکنہ سیالکوٹ محلہ اٹاری۔ ۲عبدالغفور ولد عبدالصمد بٹ محلہ اٹاری سیالکوٹ۔ ۳محمد الدین ولد کرم الٰہی ارائیں محلہ اٹاری سیالکوٹ۔ ۴میاں عبدالحق امام مسجد یتیم شاہ سیالکوٹ۔ ۵میاں محمد علی امام مسجد پٹھاناں سیالکوٹ۔ ۶اللہ دتا ولد مولا داد باشندہ محلہ اٹاری سیالکوٹ۔ ۷عمر خاں بقلم خود۔

انا خاتم النبیین لا نبی بعدی

میں آخری نبی ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں

عرب و عجم کے دیوبندی بریلوی اہل حدیث اور شیعہ علمائے کرام کا متفقہ فتویٰ

اہلیان علاقہ مانسہرہ ضلع مانسہرہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

سوال نمبر۱...... کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ضلع ہزارہ تحصیل مانسہرہ میں ایک گاؤں کے رہنے والے ایک صاحب اثر شخص نے اپنی لڑکی ایک قادیانی مرزائی کو یہ کہہ کر نکاح کر کے دے دی کہ یہ لڑکا مرزائیت سے توبہ کر کے مسلمان ہو چکا ہے۔ چنانچہ ساری برادری کو اس کی توبہ کا ذکر کر کے بوقت شادی بٹھالیا اور دعوت ولیمہ میں بھی شریک کر لیا۔ اس ہنگامی صورت حال کے بعد خود اس لڑکے سے پوچھا گیا اور اسے مسلمان ہونے کی مبارک باد دی گئی تو اس نے غصہ میں آ کر کہا کہ بیوی کی خاطر اپنا مذہب چھوڑنا (گالی دے کر کہا کہ) بڑے ایسے ویسوں کا کام ہے۔ میں نے اپنا مذہب ہرگز نہیں چھوڑا۔ آیا از روئے شریعت مطہرہ یہ نکاح ہوا یا نہیں۔ بیّنوا توجروا!

سوال نمبر۲...... انہی بااثر صاحب نے پھر اپنے ایک لڑکے کی منگنی بھی مذکورہ لڑکے کے بڑے بھائی مرزائی عقیدے والے کی لڑکی سے اعلانیہ کی ہے۔ کچھ دنوں تک شادی ہونے والی ہے۔ اس کے متعلق واضح فرمائیں کہ اس شادی میں برادری کے اہل سنت والجماعت عقیدہ رکھنے والے مسلمان از روئے شریعت پاک شریک ہو سکتے ہیں یا کہ نہیں۔ بیّنوا توجروا!

سوال نمبر۳...... انہی بااثر صاحب کے زیر اثر اس گاؤں کی جامع مسجد کے سابق امام وخطیب کا تعلق بھی مرزائیوں سے ہے۔ اس نے صاف کہا ہے کہ میں مرزائیوں کو کافر نہیں کہتا۔ کسی کی مرضی ہو میرے پیچھے نماز پڑھے۔ نہ ہو۔ نہ پڑھے۔ کسی کے ڈر سے اپنے تعلقات ان سے قطع کرنے کے لئے تیار نہیں ہوں۔ چنانچہ اپنے اس عقیدے کا مظاہرہ عملی طور پر اس نے اس طرح سے کیا ہے کہ شہر داتہ میں رہنے والے ایک قادیانی مبلغ کے خالص قادیانی عقیدے والے لڑکے کی شادی میں یہ امام صاحب مذکور اپنے کنبے کے سارے افراد سمیت شریک ہوئے اور اس شادی میں ضرورت سے زیادہ خوشی کا مظاہرہ بھی کیا۔ نیز اپنے حقیقی بھائی کو اس مذکور قادیانی لڑکے کا شادی والا دوست بھی[۱] بنا دیا۔ اسی پر بس نہیں۔ بلکہ سنا ہے کہ یہی امام صاحب اپنی حقیقی بھانجی کا رشتہ اس قادیانی لڑکے کے بڑے بھائی قادیانی مرزائی کو اور اس کی حقیقی بھانجی جو مرزائی کی لڑکی ہے کا رشتہ اپنے حقیقی بھانجے کے لئے کرنے کا مصمم ارادہ کر چکے ہیں۔ بات چیت تقریباً ہو چکی ہے۔ شاید معمولی سی کسر رہ گئی ہو۔ رضائے الٰہی کے لئے اس مسئلہ کو وضاحت سے بیان فرمائیں کہ آیا یہ شخص مسلمانوں کی نماز پنجگانہ کا امام۔ نیز مسلمانوں کی نماز جنازہ کا امام بن سکتا ہے یا نہیں۔ نیز خطبہ جمعہ ونکاح کے لئے بھی کسی اور شخص کا مستقل طور پر انتظام کرنا چاہئے کہ نہیں۔ بیّنوا توجروا!

---

[۱] چنانچہ اسی مسجد میں مدرسہ تجوید القرآن کے اساتذہ کرام کو خطیب صاحب کی اس مرزائیت نوازی پر اعتراض کرنے کی بناء پر اس صاحب اثر شخص نے پہلے ان کو ذلت آمیز الفاظ میں سخت سست کہا۔ پھر انہیں مدرسہ سے جواب دے کر تعلیم قرآن کے ہرے بھرے باغ کو اجاڑنا اس لئے پسند کر لیا کہ خطیب صاحب کی دل شکنی کیوں کی گئی۔ وہ اساتذہ کرام آج بھی بہت دور نہیں بلکہ مانسہرہ لوہار بانڈہ میں قیام پذیر ہیں۔ (مزید لطف کہانی صرف انہی کی زبانی)

سوال نمبر۴...... نیز انہی باثر صاحب اور خطیب صاحب کو اس خطرناک مرزائیت نواز' بلکہ مرزائیت ساز پالیسی کی وجہ سے شہر کے اکثر عوام مرد وزن کو مرزائیوں کے کافر یا مسلمان ہونے کا کوئی علم ہی نہیں رہا۔ بلکہ ان دونوں نے مرزائیوں سے رشتوں کے لین دین والے اپنے خطرناک طرز عمل سے مرزائی اور مسلمانوں کے امتیاز کو اس حد تک ختم کر دیا ہے کہ اس گاؤں کے عوام مرد وزن مرزائیوں کے کفر وارتداد سے بالکل بے خبر ہوتے جا رہے ہیں۔ بلکہ ان ہی دونوں کے نقش قدم پر چل کر دوسرے مسلمانوں نے بھی مرزائیوں سے رشتے کرنے شروع کر دیئے ہیں۔ چنانچہ ابھی چند روز ہوئے کہ ایک واقعہ ہو چکا ہے۔ اسی طرح مرزائی میت کی نماز جنازہ اور دعا میں شریک ہونے شروع ہو گئے ہیں۔ اس لئے راہ للہ یہ مسئلہ روشن فرمائیں کہ آیا مرزائی قادیانی ہوں یا لاہوری۔ دائرہ اسلام سے خارج ہیں یا کہ نہیں۔ ان سے نکاح اور ان کی نماز جنازہ اور دعا میں شریک ہونا از روئے دین حق وشریعت مطہرہ درست ہے یا نہیں۔ نیز قادیانی یا لاہوری مرزائی کا ذبح کردہ جانور حلال ہے یا حرام۔ بیّنوا توجروا!

سوال نمبر۵...... ہماری آخری دردمندانہ گزارش ہے کہ یہ دونوں مذکورہ بالا شخص۔ نمبر۱...... باثر صاحب جو وقتاً فوقتاً علمائے کرام کو برا بھلا کہتے ہوئے کہ یہ مولوی مرزائیوں کو کافر کہہ کر پھوٹ ڈالتے ہیں اور اپنے موجودہ طرز عمل کی تعریف وتحسین کرتے اور اپنے طرز عمل پر فخر کرتے ہوئے اسے محبوب ومرغوب سمجھتے ہیں۔ نمبر۲...... امام وخطیب صاحب نے اللہ کے گھر جامع مسجد مذکور میں مرزائیوں کو کافر نہ کہنے کا اقرار اور ان سے تعلق جاری رکھنے کا اصرار کیا ہے اور اس پر قائم ہیں۔ چنانچہ مرزائیوں کی شادی میں اپنے طرز عمل کو واضح بھی کر دیا ہے۔ یہ دو شخص جن کی خطرناک مرزائیت نواز ومرزائیت ساز پالیسی کی وجہ سے اس وقت سارے کا سارا گاؤں کفر وارتداد کی لپیٹ میں ہے۔ از روئے شرع متین ودین مبین اور قرآن وحدیث ومذہب حنفیہ کی معتبر کتابوں سے ان دونوں کا حکم بھی بیان فرمائیں کہ جب تک یہ اعلانیہ توبہ نہ کریں۔ عوام مسلمانوں کو ان سے کیسا تعلق رکھنا چاہئے۔ بیّنوا توجروا!

ان سوالات کا جواب از روئے قرآن وحدیث وکتب معتبرہ وحنفیہ وضاحت سے بیان فرما کر عنداللہ ماجور ہوں اور اس گاؤں کے بے بس مسلمانوں کے ایمان کو ارتداد والی خطرناک لعنت سے بچانے میں امداد فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو دنیا وآخرت میں اجر عظیم عطا فرمائیں اور علمائے کرام کے وجود کو تاقیامت سلامت باکرامت رکھے اور کفر وارتداد کے لئے تباہی کا باعث بنائے۔ آمین! وآخر دعوانا ان الحمدللہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ سید المرسلین وآلہ واصحابہ اجمعین!

الجواب:

مرزا غلام احمد قادیانی کا کافر ہونا اور مرتد ہونا اور ان کے اقوال وکلمات غیر محصورہ کا غیر متحمل للتاویل ہونا اظہر من الشمس ہو چکا ہے۔ اس لئے جمہور علمائے امت کے نزدیک وہ کافر ومرتد ہے اور اس طرح وہ لوگ جو اس کو باوجود ان اقوال وعقائد کے معلوم ہونے کے مسلمان سمجھیں خواہ نبی کہیں یا مسیح یا جو کچھ بھی کہیں کافر ومرتد ہیں۔ اگر اس کی مفصل

ومدلل تحقیق کرنا ہوتو مستقل رسائل مثل (۱) اشد العذاب ۔(۲) القول الصحیح فی مکائد المسیح (۳) مطبوعہ فتاویٰ علمائے ہند در بارہ تکفیر قادیانی۔ جس میں ہر ضلع اور صوبے کے علماء کے سینکڑوں دستخط ہیں ملاحظہ فرما۔ جائیں۔ اس لئے قادیانیوں ومرزائیوں سے عام مسلمانوں کا اختلاط اوران کی باتیں سننا' جلسوں میں ان کو شریک کرنا یا خود ان کے جلسوں میں شریک ہونا یا شادی وغمی اور کھانے پینے میں ان کو شریک کرنا یا ان کے شریک ہونا یا نماز جنازہ میں ان کے شریک ہونا یا شریک کرنا سخت گناہ ہے اور مناکحت قطعاً حرام ہے اور جو نکاح پڑھ بھی دیا جائے تو نکاح منعقد نہیں ہوتا۔ بلکہ اگر بعد انعقاد نکاح مرزائی یا قادیانی ہو جائے تو نکاح فوراً فسخ ہو جاتا ہے۔

۱...... نکاح منعقد ہی نہیں ہوا۔ اگر ہوا بھی تھا تو اس لڑکے کے اس کہنے سے کہ میں نے اپنا مذہب ہرگز نہیں چھوڑا۔ فوراً فسخ ہو گیا۔

۲...... اس شادی میں برادری اور اہل سنت والجماعت عقیدہ رکھنے والے مسلمانوں کو ہرگز شریک ہونا جائز نہیں۔ اگر شریک ہوئے تو سخت گنہگار ہوں گے۔

۳...... صورت مذکورہ میں جامع مسجد کا امام وخطیب بھی خارج از اسلام ہے۔ لہذا وہ مسلمانوں کی نماز پنجگانہ' جمعہ' عیدین اور نماز جنازہ کا امام نہیں ہوسکتا۔ اس کے پیچھے مسلمانوں کا نماز پڑھنا جائز نہیں۔ اگر پڑھ لی تو نماز نہ ہوگی۔ اعادہ نماز کا واجب ہوگا۔ خطبہ جمعہ اور نکاح اس سے نہ پڑھوایا جائے۔ امام اور نکاح خواں کسی دوسرے شخص کو مقرر کیا جائے۔

۴...... مرزائیوں کے دونوں فرقے قادیانی اور لاہوری اتنی بات پر متفق ہیں کہ وہ (مرزا قادیانی) اعلیٰ درجے کا مسلمان بلکہ مجدد ومحدث اور مسیح موعود تھا۔ اور ظاہر ہے کہ کسی کافر ومرتد کے متعلق بعد اس کے عقائد معلوم ہو جانے کے ایسا عقیدہ رکھنا خود کفر وارتداد ہے۔ اس لئے بلاشبہ دونوں فرقے کافر ومرتد ہیں۔ اور اب تو لاہوری تحریف قرآن اور ضروریات دین کا خاص طور سے بیڑا اٹھانے سے اپنے کفر وارتداد میں مرزا قادیانی کے تابع ہو جانے سے مستغنی ہو کر خود بالذات ارتداد کے علمبردار ہیں۔ ان سے نکاح یا ان کے نماز جنازہ میں شریک ہونا جائز نہیں۔ سخت گناہ ہے۔

۵...... عام مسلمانوں کو ان سے بالکل تعلقات منقطع کر لینے چاہئیں۔ فقط: واللہ اعلم ......!

احقر العباد محمد صابر' نائب مفتی دارالعلوم کراچی نمبر۱' نانک واڑہ ۹/۱/۱۳۸۳/

الجواب صحیح .... بندہ محمد شفیع عفی اللہ عنہ' ۹/۱/۱۳۸۳/

جواب صحیح اور درست ہے۔............ بندہ محمد حیات ۱۲/۱/۱۳۸۳/ فاتح قادیان!

المجیب مصیب .... عبدالحق عفی عنہ مہتمم دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک پشاور

جواب صحیح اور درست ہے۔............ سید گل بادشاہ غفرلہ مردان امیر جمعیت علمائے اسلام سرحد

حضرت مولانا لال حسین اختر" صدر المبلغین عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت' علمائے پاک وہند کے علاوہ پاکستان کے

فاضل جج صاحبان بھی ان پر مہر تصدیق ثبت کر چکے ہیں۔ کیمبل پور اور راولپنڈی کا فیصلہ ملاحظہ فرمایا جائے۔ احقر منظور احمد عفا اللہ عنہ' صدر مدرس جامعہ عربیہ چنیوٹ ۱۹۶۳/۶/۱۱

مجھے داتا کے ایک امام نے خط لکھا کہ میں اور پیر صاحب مسلمان ہیں۔ لوگ جھوٹا پروپیگنڈہ ہمارے متعلق کرتے ہیں۔ جس پر میں نے خوشی ظاہر کی اور کہا بلکہ جواب لکھا کہ لوگوں کے کہنے سے آپ مرزائی نہیں ہو سکتے۔ لیکن جو واقعات اس استفتاء میں بتائے گئے ہیں وہ خطرناک ہیں۔ مرزا غلام احمد قادیانی کو مسلمان کہنے والا کافر ہے۔ جو شخص اس کو مسلمان کہے یا قادیانی یا لاہوری مرزائیوں سے رشتے کرے وہ کیسے مسلمان ہو سکتا ہے؟۔ ایسے آدمی کو امام بنانا حرام ہے۔ اس کے پیچھے نماز پڑھنی ناجائز ہے۔ حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب کراچی کا فتویٰ بالکل صحیح ہے۔.......... فقط! غلام غوث ساکن بفہ ہزارہ حال لاہور بقلم خود۔

المجیب ھو المصیب ....ناچیز عبداللطیف غفرلہ خطیب و مہتمم مدرسہ تعلیم الاسلام جامع مسجد گنبد والی جہلم ۲۲ ربیع الاول ۱۳۸۳ھ/۱۲ اگست ۱۹۶۳ء

مفتی اعظم مصر کا فتویٰ

''ولذا افتینا بکفر طائفة القادیانیة اتباع المفتون غلام احمد القادیانی الزاعم ھو واتباعه انه نبی یوحیٰ الیه وانه لاتجوز مناکحتھم ولاد فنھم فی مقابر المسلمین۔ '' ﴿اسی لئے ہم (علمائے حق) نے مرزا غلام احمد قادیانی کی متبع تمام جماعت کے کافر ہونے کا فتویٰ دیا ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کی جماعت کا یہ دعویٰ ہے کہ وہ نبی ہے اور اس کی طرف وحی کی جاتی ہے اور ہم یہ بھی فتویٰ دیتے ہیں کہ نہ ان سے رشتہ ناطہ کیا جائے اور نہ انہیں مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کیا جائے۔ صفوۃ البیان لبیان القرآن نمبر ۱۸۶﴾

علمائے مصر کے اس فتویٰ کے بعد حکومت شام اور مصر نے ان کو غیر مسلم اقلیت قرار دے کر ان کی املاک ضبط کر لیں۔

الجواب صحیح والمجیب مصیب..........محمد عرفان عفی عنہ از ڈہانگری

المجیب المصیب..........محمد عبداللہ خالد عفی عنہ خطیب جامع مسجد مانسہرہ

المجیب مصیب..........عبدالحیٰ بقلم خود امام مسجد محلہ ناڑی مانسہرہ

الجواب:

۱...... مرزائی قادیانی ہو یا لاہوری' دونوں اسلام سے خارج ہیں اور مرتد ہیں۔

۲...... جو شخص ہر دو فرقہ کو مسلمان تصور کرے۔ وہ بھی اسلام سے خارج ہے۔

۳...... جو شخص ہر دو فرقہ کو رشتہ دیوے یا لیوے۔ (بشرط کہ وہ مرزا قادیانی کے کفر کا اقرار کرے اور

مرزائیت سے توبہ کرے تو ایسا شخص باعث عزت وفخر ہے اور اس کو ثواب ملے گا۔) اس نے بسبب رشتہ کے ارتداد سے نکال کر اسلام میں داخل کیا۔

۴...... اگر بالا ثبوت ہونے کے ہر دو فرقہ کو رشتہ دیوے یا کرلے وہ بھی ہر دو فرقہ سے ہوگا۔

۵...... اگر امام مسجد کا تعلق مرزائیوں سے اس حیثیت سے ہے کہ وہ ان کو مسلمان تصور کرتا ہے تو وہ امام بھی مسلمان نہیں رہتا۔ واللہ اعلم بالصواب......... محمد اسحق عفی عنہ خطیب جامع مسجد ایبٹ آباد

جواب بالا بالکل صحیح ہے

۱...... ہر مسلمان کو اسلام اور کفر میں امتیاز کرنا ضروری ہے۔ کسی کافر کے لئے دعا نماز جنازہ گناہ ہے۔ ان سے کسی مسلمان کا نکاح مرد ہو یا عورت حرام کاری ہے۔ وہ نکاح نہیں ہوسکتا۔

۲...... ایسے کافروں کو مسلمان سمجھنا اسلام کی توہین ہے۔ کیونکہ ان کی کفریہ باتوں کو اسلام قرار دینا ہے۔

۳...... لوگوں کی یہ مصلحت اندیشی کہ مسلمانوں کی تعداد میں اضافہ ہونا چاہئے۔ اس لئے ہم ان کو اسلام سے خارج نہیں قرار دینا چاہتے سخت دھوکہ ہے۔ یہ مسلمان کی تعداد میں اضافہ نہیں۔ غیر مسلمان کو اسلام کی تعداد میں داخل کرنا ہے اور مسلمانوں کو ان کے میل جول سے غیر مسلم بنانے کی سبیل کرنا ہے۔ جو خود مسلمانوں کی تعداد میں روز بروز کمی پیدا کرنے کا ذریعہ ہے۔

۴...... یہ عذر لنگ بھی غلط ہے کہ مسلمانوں میں تفریق پیدا ہوتی ہے۔ یہ ایسا عذر ہے جیسے حضور ﷺ اور تمام انبیاء کی تشریف آوری کے وقت کفار نے پیش کیا تھا کہ تفریق پیدا ہو جائے گی کہ کچھ مسلمان ہوں گے، کچھ نہیں۔ تو جس طرح وہاں حق کے اتباع کے لئے ان سے الگ ہونا ضروری تھا یہاں بھی حق کے اتباع کے لئے اپنے رسول اور دین کی توہین سے بچنے کے لئے اپنے کو ان سے الگ اور ان کو اپنے سے الگ الگ کرنا ضروری ہے۔ اگر ایسا نہ کیا تو آپ نے خود تمام اسلام کی جڑوں پر کلہاڑی چلادی اور اس غلط طریقہ کو اسلام قرار دے کر اسلام کو تباہ کر دیا ہے۔ یہ امر ایک اسلام دشمنی ہے۔ گو شیطان نے بہکا کر اسلام دوستی کا عنوان رکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب مسلمانوں کو مسلمان نام کے غیر مسلموں بلکہ دشمنان اسلام سے محفوظ رکھیں۔ واللہ ولی التوفیق!...... جمیل احمد تھانوی مفتی جامعہ اشرفیہ نیلا گنبد لاہور ۱۶ صفر ۱۳۸۳ھ

الجواب وھو الموفق للصواب!

۱...... صورت مسئولہ میں جبکہ اس قادیانی لڑکے سے دریافت کیا گیا اور اسے مسلمان ہونے کی مبارک باد دی گئی تو اس نے صاف لفظوں میں انکار کر دیا کہ میں نے اپنا مذہب نہیں چھوڑا تو اس صورت میں یہ نکاح نہیں ہوا۔ کیونکہ قادیانی مرزائی مرتد ہے اور مرتد کا نکاح تو کسی مرتدہ عورت سے ہوسکتا ہے اور نہ ہی کسی مسلمان عورت سے۔ شریعت اسلامیہ نے مرتد کا کوئی دین تسلیم نہیں کیا۔ (ردالمختار ج۳ ص۳۳۲ کتاب المرتدین) اور جو لوگ نکاح میں شریک ہوئے۔

اگرانہوں نے پیر صاحب کے کہنے پر سمجھ لیا کہ اس لڑکے نے توبہ کر لی ہے اور اپنا مذہب چھوڑ دیا ہے۔اس صورت میں تو وہ گنہگار نہیں اور وہ جانتے تھے کہ اس نے اپنے مذہب سے توبہ نہیں کی اور وہ مرزائی ہے۔ یہ بات سمجھتے ہوئے پھر اس کو مسلمان تصور کیا۔اس صورت میں یہ لوگ کافر ہو گئے۔ان پر لازم ہے کہ تجدید اسلام ونکاح کریں اور توبہ کریں اور اگر اس کو کافر مرزائی ہی سمجھتے ہوئے نکاح میں شرکت کی اور دنیاوی رو و رعایت کو مدنظر رکھا۔اس صورت میں وہ لوگ سخت گنہگار ہیں۔ان پر لازم وواجب ہے کہ توبہ واستغفار کریں اور باا ثر صاحب کے لئے بھی یہی حکم ہے۔جس کی تینوں صورتیں بیان کردی گئی ہیں اور ان کے احکام بھی بیان کر دیئے گئے ہیں۔

۲...... اگر باا ثر صاحب نے اپنے لڑکے کی منگنی مرزائیوں کے ہاں کی ہے اور وہ انہیں مسلمان سمجھتا ہے۔ اس صورت میں وہ کافر ہو گیا۔اس پر تجدید اسلام ونکاح لازم ہے۔ کیونکہ کافر کو مسلمان ماننا کفر ہے۔(درالمختار) اور اگر دنیاوی لالچ میں پھنس کر کر رہا ہے تو سخت گنہگار و مستحق عذاب نار ہے۔اس کو توبہ واستغفار کرنا چاہئے اور اپنے لڑکے کی شادی مرزائیوں کے ہاں کرنے سے باز آنا چاہئے اور اس شادی میں برادری کے اہل سنت والجماعت کے لوگوں کو ہرگز شریک نہیں ہونا چاہئے اور پھر اگر یہ لوگ شریک ہوں تو اگر مرزائیوں کو مسلمان سمجھتے ہیں تو اس صورت میں وہ کافر ہو گئے۔ ان پر تجدید اسلام ونکاح لازم ہے اور اگر انہیں کافر ہی سمجھتے ہیں۔پھر لالچ اور رو رعایت کی وجہ سے شامل ہوں گے تو سخت عذاب اخروی کے مستحق ہوں گے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ:''ولا ترکنوا الی الذین ظلموا۔ ھود ۱۱۳'' ﴿جن لوگوں نے گناہ کئے ہیں ان سے میل جول مت رکھو۔﴾ لہذا ایسے شخص اگر پہلی صورت میں تجدید اسلام ونکاح اور دوسری صورت میں توبہ واستغفار نہ کریں تو مرزائیوں کو مسلمان سمجھنے کی صورت میں ان سے سلام' کلام' رشتہ ناطہ بالکل قطع کر دینا چاہئے اور اگر اعلانیہ توبہ کئے بغیر مر جائیں تو ان کی نماز جنازہ نہ پڑھی جائے اور نہ ہی ان کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کیا جائے اور جو لوگ مرزائیوں کو مسلمان تو نہیں سمجھتے تھے۔پھر وہ شادی میں شرکت کریں اور اس کے بعد وہ توبہ واستغفار نہ کریں۔ان سے بھی سلام وکلام اور رشتے ناطے بند کئے جائیں۔حتیٰ کہ توبہ واستغفار کریں۔

۳...... سابق امام مسجد کا یہ کہنا کہ مرزائیوں کو میں کافر نہیں کہتا۔اس کا یہ قول بھی کفر ہے۔مکہ ومدینہ زاداللہ شرفاً وتعظیماً کے علمائے کرام کا متفقہ فتویٰ کتاب حسام الحرمین میں ہے کہ جو شخص مرزا قادیانی کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔یعنی اس کے کفر پر مطلع ہونے کے بعد من شک فی کفرہ وعذابہ فقد کفر !اور اس مبلغ قادیانی کے لڑکے کی شادی میں مولوی سابق امام مسجد کا اپنے سارے خاندان کو شامل کرانا' کافروں سے موالات (دوستی) کرنے کی زبردست دلیل ہے۔اور نیز اپنی حقیقی بھانجی کا رشتہ قادیانی مرزائی سے اور قادیانی مرزائی کی سگی بھانجی کا رشتہ اپنے حقیقی بھائی سے کرنا چاہتا ہے۔اس کا یہ ارادہ بالکل شریعت مطہرہ کے خلاف ہے۔لہذا یہ مولوی سابق امام صاحب مسلمانوں کی نماز پنجگانہ اور نماز جنازہ کا امام نہیں بن سکتا۔کیونکہ کافر وفاسق ہے اور اس کو مسلمانوں کی نکاح خوانی کے لئے بھی نہ بلایا جائے۔مسلمان اس کا بائیکاٹ کریں۔ (ملخص ملفوظات اعلیٰ حضرت حصہ اول ص ۴۴)

۴..... مرزائی قادیانی ہو یا لاہوری ہر دو کافر ہیں۔ کیونکہ قادیانی تو اس (مرزا قادیانی) کو نبی مانتے ہیں اور لاہوری مرزائی اس کو مجدد اور مسلمان مانتے ہیں۔ حالانکہ وہ اپنے دعویٰ نبوت اور دیگر عقائد کفریہ کی وجہ سے کافر و مرتد ہے اور جو شخص اس کے عقائد پر مطلع ہو کر اس کو نبی یا مجدد اور مسلمان مانے وہ شخص بھی کافر ہے۔ لہٰذا لاہوری مرزائی بھی کافر ہیں۔ لہٰذا ان سے بیاہ شادی کرنا اور ان کی نماز جنازہ اور دعا میں شریک ہونا ازروئے شریعت مطہرہ ہرگز جائز نہیں۔ نبی علیہ السلام نے بدعقیدہ لوگوں کے حق میں فرمایا: ''ولا تصلوا علیهم ولا تصلوا معهم۔'' ﴿ان پر نماز جنازہ مت پڑھو اور ان کے ساتھ مل کر نماز مت پڑھو۔﴾ اور مرزائی کی میت مسلمانوں کے قبرستان میں دفن نہ کی جائے اور جو لوگ شریعت مطہرہ کی خلاف ورزی کر کے ان کے نکاح اور جنازہ میں اگر ان کو مسلمان سمجھ کر شریک ہوں تو اس صورت میں شرکت کرنے والے کافر ہو گئے اور ان کے نکاح ٹوٹ گئے۔ ان کو تجدید اسلام و نکاح کرنا چاہئے اور اگر ان کو کافر ہی جانتے ہوئے ان معاملات میں ان کی شرکت کریں۔ اس صورت میں وہ سخت گنہگار ہیں۔ ان سے بھی سلام و کلام بند کیا جائے۔ مرزائی خواہ قادیانی ہو یا لاہوری ان کا ذبیحہ بھی حرام ہے۔ کیونکہ مرتد کا ذبح کردہ جانور مردار ہے۔..... احقر العباد مولوی محمد رمضان نائب مفتی و فاضل دارالعلوم حزب الاحناف لاہور مورخہ ۲۳ جون ۱۹۶۳ء

ذالك كذالك وانى مصدق لذلك !......... فقیر قادری ابوالبرکات سید احمد غفرلہٗ ناظم و مفتی دارالعلوم مرکزی انجمن حزب الاحناف لاہور

الجواب هو الجواب!......... فقیر قادری محمد اعجاز الرضوی عفی عنہٗ مہتمم مرکزی دارالعلوم جامعہ گنج بخش لاہور

الجواب وهو الموفق للصواب ! مرزائی لوگ چونکہ قطعاً مرتد اور خارج از اسلام ہیں۔ اس لئے ان سے نکاح وغیرہ کرنا' ان سے میل جول' سلام و کلام' رشتہ داری کے تعلقات رکھنا حرام قطعی ہے۔ جو شخص دانستہ ان سے یہ تعلقات نکاح وغیرہ قائم کرے گا وہ بھی اسلام سے خارج ہو جائے گا۔ بندہ کو جواب مذکورہ سے لفظ بہ لفظ اتفاق ہے۔ واللہ اعلم !......... حررہ العبد الضعیف محمد سعید احمد عفی عنہ مفتی جامعہ نعمانیہ ٹکسالی گیٹ لاہور پاکستان ۹ جولائی ۱۹۶۳ء

بسم الله الرحمن الرحيم ! علمائے کرام کے جوابات بالکل صحیح اور درست ہیں۔ مرزائیوں کو کافر نہ سمجھنا بھی کفر ہے!......... حافظ عبدالقادر روپڑی جامع مسجد قدس لاہور۔ ۱۰ ستمبر ۱۹۶۳ء

مرزائی قادیانی ہوں یا لاہوری۔ ان کو مسلمان سمجھنے والے سب کافر ہیں۔ ان سے رشتہ ناطہ کرنے والے سب انہی کے حکم میں ہیں۔ قرآن میں ہے انکم اذا مثلهم!......... عبداللہ امرتسری روپڑی!

مذہب شیعہ اثنا عشری کی رو سے نکاح طرفین میں اسلام شرط ہے۔ ختم نبوت کا منکر مسلمان نہیں۔ غیر مشروع عقد کا ممد و موجد عادل نہیں رہ سکتا اور امام جماعت میں مذہب شیعہ اثنا عشری کی رو سے عدالت شرط ہے۔ غیر مسلم سے میل جول جس سے مسلمانوں کے اسلام میں ضعف واقع ہو شرعاً جائز قرار نہیں دیا جا سکتا!......... اختر عباس اللہ مدرس جامع منتظر لاہور محمد علی رضوان مدرس مدرسہ امامیہ دارالتجوید پاکستان!

خاتم النبیین لا نبی بعدی

میں آخری نبی ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں

علمائے اسلام کا متفقہ فیصلہ

قادیانیوں کی طرح لاہوری مرزائی بھی کافر ہیں

اراکین مسجد ووکنگ انگلینڈ

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

مسجد ووکنگ کی مختصر تاریخ

یہ مسجد تقریباً ۱۸۸۶ء میں بیگم شاہ جہاں والئی بھوپال ریاست کے زر کثیر عطیے سے ایک انگریز ڈاکٹر لائٹز ریٹائرڈ پرنسپل اورنٹیل کالج لاہور نے بنوائی تھی اور اس کے ساتھ رہائشی مکانات بھی تعمیر کرادیئے گئے تھے۔ مگر بدقسمتی سے ۱۹۱۲ء میں مرزا کمال الدین لاہوری مرزائی نے چند دوسرے مرزائیوں کی ہمراہی میں اس مسجد پر غاصبانہ قبضہ کرلیا اور جو امام اہل سنت والجماعت کا یہاں تعینات تھا اس کو زبردستی نکال باہر کیا۔ پولیس وغیرہ آئی مگر دادرسی نہ ہوسکی۔ کیونکہ انگریز کے ہی تو یہ پروردہ تھے۔ ہندوپاک کی آزادی کے بعد مسجد ہذا کا انتظام وانصرام سفارت خانہ پاکستان کے تحت چلا گیا۔ مگر عملی طور پر مرزائی اس پر قابض رہے اور اپنے باطل فرقے کی نشرواشاعت اور تبلیغ کرتے رہے اور ان کی طرف سے ہی یہاں امام متعین رہا۔ اور طرہ یہ کہ ایک اچھی خاصی رقم پاکستان سے زرمبادلہ کی شکل میں حاصل کر کے اس کے مصرف میں لائی جاتی رہی۔

۱۹۶۴ء میں جب مسلمانوں کی تعداد اس شہر میں بڑھنی شروع ہوئی تو اس وقت کے مرزائی امام محمد طفیل نے عجیب وغریب ہتھکنڈے مسلمانوں کو اس شہر سے بھگانے کے لئے استعمال کئے۔ سرکاری دفاتر میں رپورٹیں کیں کہ یہ گندے رہتے ہیں۔ ایک مکان میں زیادہ تعداد میں رہائش پذیر ہیں۔ اس طرح محکمہ حفظان صحت کے چھاپے پڑے۔ مگر یہ ملعون کامیاب نہ ہوسکا۔ اسکے بعد دوسرا امام بشیر احمد مصری کو مرزائیوں نے اس منصب پر مامور کیا۔ ادھر علمائے حق مثلاً حضرت مولانا لال حسین اختر صاحب مرحوم اور علامہ خالد محمود صاحب جیسے علماء حق اہل السنت والجماعت بھی میدان عمل میں اترے اور اس فرقہ باطلہ کی خوب خبر لی اور مسلمانوں میں مسئلہ ختم نبوت کی تڑپ پیدا کی اور توجہ دلائی کہ یہ مسجد درحقیقت صحیح العقیدہ مسلمانوں کی میراث ہے اور مرزائیوں نے اس پر اپنی جعلسازی اور سازشوں کی وجہ سے قبضہ کر رکھا ہے۔ یہ تحریک آخر ایک دن رنگ لائی اور مسجد ہذا مسلمانوں کے قبضہ میں آ گئی۔ مگر کرنا یہ ہوا کہ امام کو مسلمانوں نے امامت کے فرائض پر مامور کیا۔ لیکن پھر مسجد سفارت خانہ پاکستان کی مداخلت سے عجیب وغریب کیفیات کا شکار ہوگئی اور سفارت خانہ کی طرف سے ایک کلرک بنام خواجہ قمرالدین صاحب جس کا تعلق حیدرآباد دکن (انڈیا) سے ہے بطور امام مقرر کیا گیا اور کہا گیا یہ عارضی امام ہے۔ بعد میں ایک مستند عالم دین کی تقرری عمل میں لائی جائے گی جو کہ آج تک شرمندہ تعبیر نہ ہوسکی۔ یہ امام انتہائی درجہ کا نااہل' فرقہ باز اور مسجد کی لائبریری کو اس نے جماعت اسلامی یعنی مودودی جماعت کی نشرواشاعت کا اڈہ بنا رکھا۔ مسجد کا دیگر انتظام وانصرام

انتہائی ناگفتہ بہ ہے۔ سڑک اپنی زبوں حالی کا رونا رو رہی ہے۔ بچوں کی دینی تعلیم وتدریس کا انتظام نہ ہونے کے برابر ہے۔ نیز اس امام کا میل جول لاہوری مرزائیوں کے ساتھ ہے اور اس نے چند دن ہوئے ایک نئی مذموم حرکت کا ارتکاب کیا ہے جو انتہائی دلخراش اور مسلمانوں کے لئے یقیناً ناقابل برداشت ہے۔

اس کے متعلق حضرات علمائے کرام ومفتیان شرع متین کی طرف رجوع کیا گیا اور ان کی خدمت میں ایک استفتاء پیش کرتے ہوئے شرعی فتویٰ کی استدعا کی گئی۔ ہم جانتے ہیں کہ اس واقعہ کو سن کر مسلمانان عالم اضطراب محسوس فرمائیں گے۔ اور شاید یہ واقعہ ان کے دلوں پر نمک پاشی کا کام کرے۔ لیکن چونکہ ہم ممبران واراکین مسجد ووکنگ اپنے مسلمان بھائیوں کو صحیح صورت حال سے آگاہ کرنا اپنا مذہبی فریضہ سمجھتے ہیں۔ لہذا ان چند سطور کو مع فتاویٰ شائع کرنے پر مجبور ہیں۔ تاکہ مسلمان کم از کم اپنی نمازیں تو نہ خراب کریں۔ وما علینا الا البلاغ۔ وماتوفیقی الا باللہ! اراکین مسجد ووکنگ انگلینڈ ۷۳/۹/۸

استفتاء......!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین بیچ اس مسئلہ کے کہ کل مورخہ ۸ ستمبر ۱۹۷۳ء بوقت ساڑھے چار بجے دن سابق امام ووکنگ مسجد محمد طفیل متعلقہ مرزائی فرقہ لاہوری کی ساس کا جنازہ مسجد ہذا میں لایا گیا اور یہاں کے سرکاری امام نے محمد طفیل کی اقتداء میں نماز جنازہ ادا کی۔ جبکہ چند معززین نے اس حرکت کا محاسبہ کیا تو خواجہ قمرالدین سرکاری امام ووکنگ مسجد نے یہ دلیل پیش کی کہ میں نے اس لئے جنازہ میں شرکت کی ہے۔ کیونکہ مرزا محمد طفیل بسا اوقات میرے پیچھے نماز پڑھ لیا کرتے ہیں اور دوسری دلیل یہ پیش کی کہ میں لاہوری مرزائیوں کو کافر نہیں سمجھتا۔ کیونکہ وہ مرزا غلام احمد قادیانی کو صرف مجدد تسلیم کرتے ہیں اور ہم کو کافر نہیں کہتے۔ لہذا آپ مہربانی فرما کر قرآن وحدیث کی روشنی میں ایسے شخص کے متعلق شرعی فتویٰ سے کماحقہ مطلع فرمائیں۔

عینی شاہدوں کے دستخط مندرجہ ذیل ہیں:

دستخط: صابر حسین........ محمد شریف........ عبدالرحمٰن........ ملک احمد خان........

حضرت مولانا قاضی مظہر حسین فاضل دیوبند امیر خدام اہل السنّت والجماعت

خلیفہ مجاز حضرت سید حسین احمد مدنی صاحبؒ کا جواب

کتاب اللہ، احادیث رسول اللہ ﷺ اور تعامل خلفائے راشدین حضرت ابوبکر صدیقؓ، حضرت عمرؓ فاروق، حضرت عثمان ذوالنورینؓ اور حضرت علی المرتضیٰؓ اور اصحاب رسول اللہ ﷺ کی روشنی میں امت محمدیہ کے تمام علمائے کرام کا یہ اجماعی فیصلہ ہے کہ نبی کریم رحمت للعالمین خاتم النبیین حضرت محمد رسول اللہ ﷺ آخری نبی ہیں۔ یعنی حضور

اکرم ﷺ کے بعد کوئی نبی پیدا نہیں ہوگا اور اگر اس آخری امت میں سے کوئی شخص نبوت و رسالت کا دعویٰ کرے تو وہ کافر' مرتد' دجال اور کذاب ہے۔ اسی بناء پر ملت اسلامیہ کے نزدیک مرزا غلام احمد قادیانی بوجہ دعویٰ نبوت کے خارج از اسلام اور کافر ہے اور اس کو نبی یا مجدد ماننے والے بھی قطعی کافر ہیں اور مسئلہ ختم نبوت اسلام کا ایسا بنیادی عقیدہ ہے کہ اسلامی جمہوریہ پاکستان کے نئے آئین میں بھی اس کو تسلیم کرلیا گیا ہے۔ چنانچہ صدر اور وزیر اعظم پاکستان کے حلف نامہ کی عبارت حسب ذیل ہے:

''میں قسم کھاتا ہوں کہ میں مسلمان ہوں اور خدا پر میرا یقین کامل ہے اور اس کی کتاب قرآن پاک پر جو کہ آخری کتاب ہے آخری نبی محمد ﷺ پر (جن پر خدا کی رحمت ہو) جن کے بعد کوئی رسول نہیں آئے گا۔ قیامت کے دن پر۔ رسول کی سنت و حدیث پر۔ قرآن کے احکام پر۔'' (آئین پاکستان' تیسری شیڈول حلف صدر دفعہ ۴۲)

سوال نامہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ووکنگ مسجد کا امام خواجہ قمر الدین لاہوری مرزائیوں کو اس وجہ سے کافر نہیں کہتا کہ وہ مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی نہیں مانتے۔ بلکہ مجدد مانتے ہیں اور اسی بناء پر ہی اس نے ایک لاہوری مرزائی محمد طفیل کی اقتداء میں ایک مرزائی عورت کا جنازہ بھی پڑھ لیا ہے۔ لیکن خواجہ قمر الدین مذکور کی یہ تاویل صحیح نہیں۔ کیونکہ جب شریعت کی رو سے مدعی نبوت مرزا غلام احمد قادیانی قطعی کافر ہے تو جس شخص کو شرعاً کافر ماننا ضروری ہے۔ اس کو ولی اور مجدد ماننے کا کیا جواز ہوسکتا ہے؟ کیا کوئی کافر بھی مجدد ہوسکتا ہے؟۔ علاوہ ازیں یہ بھی ملحوظ رہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کی زندگی میں لاہوری پارٹی کا بانی مولوی محمد علی لاہوری' مرزا قادیانی کو نبی ہی مانتا رہا ہے اور اس کی تحریرات سے یہی ثابت ہے۔ مثلاً محمد علی لاہوری نے لکھا ہے کہ:

''ہم اس بات کو مانتے ہیں کہ آخری زمانے میں ایک اوتار کے ظہور کے متعلق جو وعدہ انہیں دیا گیا تھا وہ خدا کی طرف سے تھا اور اس کو ہندوستان کے مقدس نبی مرزا غلام احمد قادیانی کے وجود میں خدا تعالیٰ نے پورا کردکھایا۔'' (ریویو آف ریلیجنز ج ۳ نمبر ۱۱ ص ۴۱۱)

دراصل قادیانی مرزائیوں کی طرح لاہوری مرزائی بھی مرزا غلام احمد قادیانی کے مشن کو ہی پھیلانے میں مصروف ہیں۔ دونوں کی دعوت مرزا قادیانی کی شخصیت کی طرف ہے۔ ان دونوں پارٹیوں کا مقصد یہی ہے کہ العیاذ باللہ ناواقف مسلمان مرزا قادیانی کے پیروکار بن جائیں۔ خواجہ قمر الدین نے لاہوری مرزائی محمد طفیل کی اقتداء میں نماز جنازہ پڑھ کے حضور خاتم النبیین ﷺ کے ساتھ غداری کی ہے۔ اب وہ مسلمانوں کی امامت کا مستحق نہیں رہا۔ اس کے پیچھے مسلمانان اہل السنت والجماعت کی نماز صحیح نہیں۔ اس کو امام نماز بنانا حرام ہے۔ ایسے شخص کو فوراً معزول کر کے کسی صحیح العقیدہ سنی عالم کو امام بنانا چاہئے۔ لاہوری مرزائی کے پیچھے نماز جنازہ پڑھنے کے بعد جن مسلمانوں نے غلط فہمی سے اس کی

اقتداء میں نمازیں پڑھی ہیں۔ ان پر ان نمازوں کی قضا لازم ہے۔ اللہ تعالیٰ اہل السنّت والجماعت کو ہر فتنہ سے محفوظ رکھیں۔ آمین بجاہ النبی الکریم ﷺ! خادم اہل السنّت الاحقر مظہر حسین غفرلہٗ خطیب مدنی جامع مسجد چکوال امیر تحریک خدام اہل السنّت والجماعت صوبہ پنجاب (پاکستان) ۲۷ رمضان المبارک ۱۳۹۳ھ ۲۵ اکتوبر ۱۹۷۳ء

شیخ الحدیث حضرت مولانا علامہ محمد سرفراز خان صفدر کا جواب

الجواب ھو المصوب! لاہوری مرزائی بھی اسی طرح کافر ہیں جس طرح قادیانی کافر ہیں اور ان کے کافر ہونے کے کئی وجوہ ہیں۔

۱...... کہنے کو تو یہ گروہ مرزا قادیانی کو مجدد کہتا اور مانتا ہے۔ مگر محمد علی لاہوری نے مرزا قادیانی کو نبی بھی کہا اور تسلیم کیا ہے۔ اس کے چند حوالے ملاحظہ ہوں:

الف...... ''ہم اس بات کو مانتے ہیں کہ آخری زمانہ میں ایک اوتار کے ظہور کے متعلق جو وعدہ انہیں دیا گیا تھا وہ خدا کی طرف سے تھا اور اس کو ہندوستان کے مقدس نبی مرزا غلام احمد قادیانی کے وجود میں خدا تعالیٰ نے پورا کر دکھایا۔'' (ریویو آف ریلیجنز ج ۳ ش ۱۱ ص ۴۱۱)

ب...... ''اس آخری زمانہ کے لئے تجدید دین کے واسطے بھی اللہ تعالیٰ نے یہ وعدہ کیا تھا کہ وہ عظیم الشان ضلالت کے وقت میں جو اخیر زمانہ میں ظہور میں آنے والی ہے۔ اپنے ایک نبی کو دنیا کی اصلاح کے لئے مامور کرے گا اور اس کا نام مسیح موعود ہوگا۔ سو ایسا ہی ہوا۔'' (ریویو آف ریلیجنز ج ۵ نمبر ۶ ص ۲۱۴)

ج...... ''ہر ایک نبی نے جو خدا کی طرف سے آیا ہے دو باتوں پر زور دیا ہے۔ اول یہ کہ لوگ خدا پر ایمان لائیں اور دوسرا یہ کہ اس کی نبوت کو اور اس کے من جانب اللہ ہونے کو تسلیم کریں۔ بعینہٖ اس قدیم سنت الٰہی کے مطابق اللہ تعالیٰ نے حضرت مرزا صاحب کو بھی مبعوث فرمایا۔'' (ریویو آف ریلیجنز ج ۴ نمبر ۱۲ ص ۴۶۵)

ان صاف اور صریح عبارات سے معلوم ہوا کہ لاہوری پارٹی کا سربراہ اور سراسر گمراہ محمد علی بھی قادیانی کو (معاذ اللہ تعالیٰ) نبی تسلیم کرتا ہے اور ختم نبوت کے ایک بنیادی عقیدہ کی خلاف ورزی کی وجہ سے وہ کافر ہے اور اس پر امت کا اجماع اور اتفاق ہے۔ مودودی صاحب اور ان کی جماعت کے سامنے یہ صاف اور صریح حوالے پیش کر دینے چاہئیں۔ اگر سمجھنے کے بعد وہ لاہوری مرزائیوں کو کافر نہ کہیں تو وہ بھی پکے کافر ہیں۔ لاشك فيه ولا ارتياب!

۲...... ''محمد علی لاہوری حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کا قائل ہے۔'' (تفسیر بیان القرآن ج ۱ ص ۲۲۵ محمد علی لاہوری)

اور حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حیات کا انکار بالاجماع کفر ہے۔

۳...... حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بغیر باپ کے پیدا ہونا نصوص قطعیہ اور اجماع امت سے ثابت ہے۔ مگر محمد علی لاہوری لکھتا ہے کہ حضرت مسیح کی بن باپ پیدائش اسلامی عقائد میں نہیں۔ عیسائیت کا اصول ہے۔ (تفسیر بیان القرآن ج اص۲۱۳) اور اسی صفحہ پر تصریح کرتا ہے کہ: ''حضرت مریم علیہ السلام کے ساتھ یوسف (نجار) کا تعلق زوجیت کا تھا۔'' اور یہ اس کے کافر ہونے کی ایک مستقل وجہ ہے۔

۴...... ''محمد علی لاہوری دوزخ کے دوام کا قائل نہیں۔'' (ملاحظہ ہو تفسیر بیان القرآن ج اص ۶۶۸)

حالانکہ قرآن کریم کی نصوص قطعیہ اور احادیث متواترہ اور اجماع امت سے دوزخ کا خلود اور دوام ثابت ہے اور اس کا انکار کرنا کفر ہے۔

۵...... محمد علی لاہوری حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور اسی طرح دوسرے تمام پیغمبروں کے معجزات کی جو قرآن کریم میں صراحت سے مذکور ہیں تاویل کرتا ہے جو خالص تحریف ہے اور نصوص قطعیہ کی یہ تاویل بجائے خود کفر ہے۔

اس کے علاوہ اور بھی کئی وجوہ ہیں والعاقل تکفیه الاشاره! جب لاہوری مرزائیوں کے یہ نظریات ہیں تو امت میں کون بدبخت ان کو مسلمان سمجھے گا؟۔ مودودیوں کے سامنے یہ حوالے پیش کر دیئے جائیں۔ اگر وہ ان کو سمجھ اور جان کر بھی لاہوری مرزائیوں کی تکفیر نہیں کرتے تو یقیناً وہ بھی کافر ہیں۔

جب لاہوری مرزائی کافر ہیں تو ان کا جنازہ کیونکر درست ہوسکتا ہے اور ان کے ایسے عقائد پر اطلاع پانے کے بعد بھی ان کو مسلمان سمجھنے والا اور ان کے جنازے میں شرکت کرنے والا یقیناً کافر ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب! احقر ابوالزاہد محمد سرفراز خطیب جامع مسجد گکھڑ، صدر مدرس مدرسہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ ۲۶ شعبان ۱۳۹۳ھ، ۲۵ ستمبر ۱۹۷۳ء

حضرت مولانا مفتی جمیل احمد تھانویؒ کا جواب

مبسلاً محمداً ومصلیاً ومسلماً! تمام اہل حق علمائے پاک وہند کا متفقہ فتویٰ ہے کہ مدعی نبوت اور اس کو سچا سمجھنے والے خواہ نبی نہ کہیں سچا قرار دیں۔ بزرگ، نیک یا مجدد وغیرہ مانیں۔ سب کافر ہیں، مرتد ہیں اور ظاہر ہے کہ نیک بزرگ سمجھنا سچا کہنا ہے اور مدعی نبوت اور تمام انبیاء کی تحقیر کرنے والے کو سچا قرار دینا خود نبوت وتوہین انبیاء کو سچا قرار دینا کفر ہے۔ اب ان لوگوں کے عقیدے اور نظریات ایسے نہیں رہے کہ کسی سے چھپے ہوئے ہوں۔ یا کسی کو شبہ بھی ہوسکے۔ ان سے مسلمانوں کا سا کوئی معاملہ درست نہیں۔ ان سے میل جول بھی کفر پھیلانے کی مدد ہوکر گناہ ہے۔

اسلام کے بعد مرتد ہونے والا کفر عظیم کے ساتھ توہین اسلام کا بھی علی الاعلان مرتکب ہوتا ہے۔ اس لئے اس کا درجہ دوسرے اصلی کافروں سے بھی بدتر ہے۔ نہ ان کا ذبح کیا ہوا حلال، نہ ان کے کسی مرد عورت کا نکاح ان سے درست، نہ

کسی مسلمان سے میراث کا حق' نہ جنازہ میں شرکت جائز۔ منافق لوگ بھی مسلمانوں کی سی باتیں کیا کرتے تھے۔ مگر اللہ نے ان کو کافر ہی قرار دیا ہے۔ اس لئے تاویلیں کرنے والے خود غلطی پر ہیں۔ حق تعالیٰ فرماتے ہیں۔ ولا تصل علیٰ احد منھم مات ابدا ولاتقم علی قبرہ ۰ انھم کفروا باللہ ورسولہ وماتوا وھم فاسقون ! ﴿اور مت نماز پڑھو تم ان میں کسی پر جو مر جائے کبھی بھی اور نہ کھڑے رہو اس کی قبر پر' بے شک ان لوگوں نے اللہ و رسول کے ساتھ کفر کیا ہے اور اطاعت خدا سے نکلتے ہوئے مرے ہیں۔ توبہ ۸۴﴾

ایسے صاف حکم کے بعد یہ تاویل کہ وہ میرے پیچھے نماز پڑھ لیتا تھا بالکل غلط ہے۔ منافقین بھی حضور ﷺ کے پیچھے نماز پڑھ لیتے تھے اور دھوکہ دینے کے لئے بہت سی اسلامی باتیں بگھار لیتے تھے۔ تو کیا وہ مسلمان شمار ہو سکتے ہیں.......... الخ۔ جمیل احمد تھانوی' مفتی جامعہ اشرفیہ مسلم ٹاؤن لاہور ۲۶ شعبان ۱۳۹۳ھ

حضرت مولانا حافظ محمد الیاسؒ جامع مسجد ٹپولیاں کا جواب

بلا شک وشبہ مدعی نبوت کو مجدد یا مسلمان سمجھنے والا کافر و مرتد ہو جاتا ہے۔ اس کے ساتھ مسلمانوں کا سا سلوک روا رکھنا کسی صورت جائز نہیں ہے جو امام مسجد لاہوری مرزائیوں کو کافر نہیں سمجھتا اس کے پیچھے ہرگز نماز درست نہیں ہے۔ اس کو منصب امامت سے الگ کرنا ضروری ہے۔ ھذا ماعندی' واللہ اعلم بالصواب! احقر خادم اہل سنت محمد الیاس غفرلہ مدرسہ رشیدیہ چوک لوہاری منڈی لاہور ۵ رمضان المبارک ۱۳۹۳ھ

حضرت مولانا محمد حسین نعیمی دارالعلوم نعیمیہ لاہور کا جواب

الجواب ھو الموفق للصواب! مرزا غلام احمد قادیانی نے نبوت کا دعویٰ کیا جو اس کی ۱۹۰۱ء سے لے کر ۱۹۰۸ء تک کی تصانیف سے ظاہر ہے۔ اس کے علاوہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شان میں توہین آمیز کلمات کہے۔ اپنے آپ کو کئی انبیاء سے افضل قرار دیا۔ قرآن کریم کی تحریف معنوی کی۔ یہ تمام امور کھلے کھلے کفر ہیں۔ ایسے شخص کو مسلمان ماننا بھی کفر ہے۔ چہ جائیکہ اس کو مجدد یا محدث مانا جائے۔ اس لئے تمام اہل اسلام کے نزدیک مرزا قادیانی کے تمام متبعین کافر ہیں۔ خواہ لاہوری ہوں یا غیر لاہوری اور مرزا قادیانی کے متبعین کی تکفیر نہ کرنا بھی کفر ہے۔ اس لئے صورت مسئولہ میں امام مذکور کو جب تک مرزا قادیانی اور اس کے تمام متبعین کا کفر تسلیم نہ کرے اس وقت تک وہ خود کفر سے باہر نہیں ہے۔ نہ اس کا ایمان صحیح رہا' نہ نکاح' نہ اس کی اقتداء میں نمازیں صحیح ہوں گی۔ تاوقتیکہ وہ اس عقیدہ کفریہ سے برات کا اظہار کرے۔ الجواب ھو الموفق للصواب! محمد حسین صاحب نعیمی جامعہ نعیمیہ لاہور غلام رسول سعیدی مدرس جامعہ نعیمیہ لاہور ۲۴ ستمبر ۱۹۷۳ء مطابق ۲۵ شعبان ۱۳۹۳ھ

الجواب صحیح۔ محمد عبدالقادر صاحب آزاد خطیب شاہی جامع مسجد لاہور

حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدرس دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک پشاور

محترم المقام زید مجدکم! السلام علیکم ورحمتہ اللہ برکاتہ' جواباً عرض ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی بوجہ اپنے دعاوی باطلہ کے قرآن وسنت کی نصوص قطعیہ اور اجماع امت کے بموجب قطعی کافر ہے اور مرتد ہے اور انہی وجوہات کی وجہ سے مرزا غلام احمد قادیانی کے ایسے معتقدات کو اپنانے والے یا اس کا اتباع کرنے والے یا اس کی تصدیق وتائید یا تاویل کرنے والے بھی قطعی کافر' مرتد اور خارج از اسلام ہیں۔ متنبیٔ کذاب قادیانی کے مرنے کے بعد اس کے متبعین کی ایک جماعت نے جو لاہوری جماعت کہلاتی ہے مرزا قادیانی کے واضح اور قطعی دعاوی (نبوت تشریعی وغیر تشریعی بلکہ سارے انبیائے کرام بشمول حضور خاتم النبیین ﷺ پر اپنی فضیلت' انبیاء کی توہین وغیرہ) کے باوجود اس کی تکفیر کرنے کے بجائے جو ہر مسلمان کا لازمی عقیدہ ہونا چاہئے اسے مصلح' مجدد اور مسیح موعود کہنا شروع کر دیا۔ نفاق' فریب اور مسلمانوں کو دھوکہ دینے کی یہ روش جان بوجھ کر اختیار کی گئی اور اسی بناء پر مرزا قادیانی کے کفریات اور خرافات پر مبنی دعوؤں کی تاویل وتوجیہہ شروع کی۔ مگر برصغیر کے محقق علماء خصوصاً علامہ انور شاہ کشمیریؒ اور دیگر حضرات نے اس فریب ونفاق کا پردہ قطعی دلائل سے چاک کیا اور لاہوریوں کی تکفیر میں ''اکفار الملحدین فی ضروریات الدین'' نام سے مستقل کتاب لکھی۔ جس میں واضح کیا کہ قطعی یقینی اور متواتر معتقدات اور ضروریات دین میں تاویل وتحریف اور انکار وگریز قطعی کفر ہے۔ گو ایسا کرنے والا اپنے آپ کو مسلمان کہے اور مسلمانوں کی ساری عبادات نماز وغیرہ میں شرکت کیوں نہ کرے۔

الغرض مسلمانوں کے لئے مرزائیوں کا لاہوری فرقہ دوسرے فرقہ قادیانی جماعت سے بھی بڑھ کر خطرناک ہے کہ عام مسلمان انہیں نمازوں وغیرہ میں شرکت کرتے دیکھ کر ان کے دام فریب میں آجاتے ہیں۔ الحاصل لاہوری مرزائی بھی قطعی کافر ہیں۔ لاہوری مرزائی کا کسی مسلمان کے پیچھے نماز پڑھنا اس کے مسلمان ہونے کی دلیل نہیں بن سکتا اور اب تو قادیانی فرقہ (جماعت ربوہ) نے بھی مسلمانوں کو دھوکہ اور فریب دینے کی خاطر اپنے متبعین کو مسلمانوں کے ساتھ نماز وغیرہ پڑھنے کی اجازت از راہ تقیہ دیدی ہے۔ کیا اس طرح نماز پڑھنے سے وہ بھی مسلمان کہلاسکیں گے؟۔

لاہوری مرزائی امام کی اقتداء میں مذکورہ شخص نے اگر غلط فہمی اور لاعلمی کی وجہ سے نماز پڑھی تو اسے نادم اور تائب ہوکر اپنے موقف سے رجوع کرنا چاہئے اور اگر اب بھی وہ لاہوری مرزائیوں کے بارہ میں اپنی سابقہ رائے پر قائم اور مصر ہے تو ایسے شخص کو منصب امامت سے ہٹانا اور معزول کرانا ضروری ہے۔ واللہ اعلم! سمیع الحق مدرس دارالعلوم الحقانیہ مدیر ماہنامہ الحق اکوڑہ خٹک ضلع پشاور (پاکستان) ۱۱رمضان المبارک ۱۳۹۳ھ/فتویٰ ۴۶۸۴ھ

خاتم النبیین لا نبی بعدی

میں آخری نبی ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں

القادیانیة فی نظرعلماء الامة الاسلامیة!

از

علمائے حرمین وشام

القاديانية

فى نظر علماء الامة الاسلامية

فتوى علماء الحرمين الشريفين و غيرهم من علماء الامة

الاسلامية بكفر الفرقة الضالة المسماة به "القاديانية"

بسم اللّٰه الرحمٰن الرحيم

الجواب من رئيس الاشراف الدينى بالمسجد الحرام والجواب من علماء الحرمين الشريفين و توقيعاتهم والجواب من علماء دمشق وديار الشام المحروسة.

تمهيد

الاستفتاء

الحمد للّٰه الذى انزل القرآن الكريم خاتم الكتب السماوية، وجعل دين سيدنا محمد خاتم الاديان الالهية كل ذلك بالآيات القرآنية والاحاديث النبويه. ثم باجماع الامة المحمدية فختم الكتب (السماوية) بالقرآن الكريم، و ختم النبوة والرسالة بسيدنا محمد الرسول العظيم فاشهد ان لا اله الا اللّٰه وحده واشهد ان سيدنا محمداً عبده و رسوله من لانبى بعده...... صلى اللّٰه عليه وعلى آلہٖ وصحبه و بارک و سلم الٰى يوم الدين.

اما بعد...... فان من اعظم الفتن فى آخر هذه العهود الاسلامية الفتنة القاديانية المرزائية التى قام بها رئيس اهل الضلال الميرزا غلام احمد القاديانى الهندى، فادعى دعاوى من المجددية والمهدوية والمسيحية حتى انتهى الى دعوى النبوة وفضل نفسه على سائر الانبياء و فضل معجزاته على معجزات سيدنا محمد ﷺ واهان سيدنا المسيح عليه السلام، بما تنشق منه الاكباد والقلوب...... واعلن بنسخ الجهاد مع الكفار وحج البيت الحرام...... و حرف عدة من آيات التنزيل العزيز واولها بوجوده......

واثنى ثناء بديعا على الحكومة البريطانية وجعلها ظل اللّٰه فى الارض واتبع البابية والبهائية فى تحريف آيات القرآن و ادعاء نزول الوحى و نزول الملک عليه وكانت الحكومة البريطانية قد تعهدت هذه الحركة بالحماية والرعاية والتائيد حتى تحقق للجميع ان غلام احمد القاديانى و حركته انما هى تحرر بريطانى ووليد سياستها الفاجرة الكافرة تلبيسا على المسلمين.

فقام علماء الاسلام فى بلاد الهند للقضاء عليها و ابداء كفر هذا المدعى المتنبئ الكاذب القاديانى ، و كشفوا دور بريطانيا فى اتخاذ وسيلة للقضاء على دين الاسلام و ادخال هذه الاكاذيب الفاجرة فى صميم قلبها واخذوا يردون عليها منذستين عاماً و اكثر فى مؤلفات ورسائل و مجلات و صحف ومحافل...... وصرحوا بان اتباع هذا المتنبئ مرتدون عن دين الاسلام و ان حكم الاسلام فيهم القتل...... ولم يختلف من علماء الاسلام فى بلاد الهند وباكستان والافغان عن الحكم بكفره و ارتداده و بكفر كل من اعتنق مذهبه.

والحكومة البريطانية لها تدابير دقيقة فى ترسيخ هذه الفتنة و تائيدها وادخالها الى البلاد العربية والاسلامية بشتى الوسائل باسماء المهندسين والاطباء والمستخدمين وانه لمن الثابت ان القاديانيين انما هم جواسيس و عمالاً لبريطانيا واسرائيل وقد سمحت لهم اسرائيل تقديرا لخدماتهم تحقيقا لاهدافها الخبيثة فى تشوه معالم الاسلام، سمحت لهم بفتح مركز ضخم فى الاراضى العربية المحتلة وسهلت امامهم كل الامور لمزاولة نشاطهم الهدام ضد القضية الاسلامية......

فكان من اللازم فى مثل هذه الظروف ان ينتبه زعماء المسلمين و ملوک العرب و علماء البلاد العربية ان ينتبهوا لعواقب هذه الفرقة الضالة المرتدة وما لها صلة بعدو الاسلام والمسلمين طاغية بريطانيا...... فبدأنا باخذ فتاوى علماء الحرمين الشريفين وعلماء البلاد العربية، لكى نظهر ان كفر هذه الفئة المارقة عن دين الاسلام كلمة اتفاق واجماع فى الامة المحمدية والملة الاسلامية لم يتلخف احد ممن وقف على عقائده...... فقد حان لنا ان نقدم الاستفتاء ات عن علماء الحرمين الشريفين وغيرهم و اجوبتهم و فتاواهم فى ذلک، لكى يتم حجة الله رب العالمين على الاغمار والغافلين، والله سبحانه هو الموفق لكل خير و سعادة وهو مولى بامره عليه توكلنا واليه تسيب ولا حول ولا قوة الا بالله العلى العظيم.

"مجلس تحفظ ختم النبوة فى ملتان باكستان"

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فتویٰ الشیخ عبداللہ بن حمید

الرئیس العام للاشراف الدینی بالمسجد الحرام المکۃ المکرمۃ

الحمد للّٰہ رب العالمین، والصلاۃ والسلام علی اشرف المرسلین و خاتم النبیین سیدنا محمد و علی آلہٖ و صحبہ اجمعین والتابعین الی یوم الدین.

اما بعد. فیا علماء الامۃ المحمدیۃ افذاذ الامۃ الاسلامیۃ خصوصا منکم اعلام البلاد العربیۃ، و بالاخص علماء الحرمین الشریفین والملکۃ السعودیۃ: ماحکم الاسلام والشریعۃ الاسلامیۃ فی رجل ظھر فی بلاد الھند فی بقعۃ تسمی قادیان وھی فی بلاد مقاطعۃ البنجاب الھندیۃ الیوم؟ ادعی اولا انہ المھدی ثم انہ مثیل المسیح الموعود ثم ادعی النبوۃ الغیر التشریعیۃ ثم ادعی انہ یوحی الیہ بالامر والنھی وان وحیہ کوحی سائر الانبیاء معصوم من الخطاء والغلط وان من أنکر وحیہ فھو ملعون ومن أنکر من اتباعہ واقتدائہ فھو جھنمی وان بیعتی کسفینۃ نوح (أی من رکبھا نجا) وادعی ان الجھاد مع الکفار منسوخ، وتاوّل فی خاتم النبیین تاویلات تجحد الفکر الصحیح والعلم الصحیح کل ذلک فی ظل الحکومۃ البریطانیۃ وفی حمایتھا واعلن فی کتبہ ان بریطانیا ظل اللّٰہ فی العالم و ان طاعتھا مفترضۃ واعلن ان کل من لا یؤمن بنبوتہ فھو کافر ومن ذریۃ البغایا ولا ینکح احد من اتباعہ بنتہ، نعم ینکح منھم کاھل الکتاب، یجوز بالکتابیۃ نکاح المسلم. ثم ادعی ان المسیح ابن مریم قتل وصلب ولکنہ لم یمت بالصلب و بقی حیا وفر الی کشمیر وھناک مات و دفن، و جاء فی حق سیدنا المسیح ابن مریم بطامات تشق الاکباد من اھانۃ ولعن وانہ ابن یوسف النجار وما الی ذلک من کفریات وھذیانات، وانہ قد اوحی الیہ: (محمد رسول اللّٰہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینھم)...... ھذا فی حقی وقد سمانی اللّٰہ محمداً فی ھذا الوحی.

وقال: لا یصلی احد من اتباعی الاحمدیۃ صلاۃ خلف غیرالاحمدی لان ھؤلاء الغیر الاحمدیین لم یؤمنون بالنبوۃ ای بنبوتی وقال ان معجزات محمد ﷺ بلغست الی ثلاثۃ الاف معجزۃ و معجزاتی بلغت الی ملیون.

وقال انی اخاف الکفر علیٰ من یأتی مکۃ والمدینۃ، الی کم تسترضعون ثدیی مکۃ والمدینۃ وقد انجمد اللبن فیھما. فمن لم یأت قادیان یقطع عن الاسلام صلتہ وان من خالفنی کان من خنازیر الفلاۃ والصحرا، وان نسائھم احط من الکلاب والکلبات، ویدعی ان اکثر حیاتہ انقضت فی نصرۃ الحکومۃ البریطانیۃ وانہ قد الف فی منع الجھاد واطاعۃ الحکومۃ البریطانیۃ کتبا

ورسائل ومجلات و جرائد لوجمعت لملأت خمسين دولابا...... وقد ارسلت كمية منها الى بلاد العرب و مصر والشام وبلاد الافغان و كابل و قال: الٰی متی انتم وراء تلک الروايات و الخرافات فی حق المهدی والمسيح الذين يسفكان الدماء التی تغری قلوب المسلمين بالجهاد الفت ذلک لتمحو عن قلوب هؤلاء الحمقاء تلک الآثار.

وهذه الافكار والمعتقدات كالنموذج والمثال من جملة ماادعاه منالاباطيل، وهذه الاقاويل فی كتبه التالية:

(۱) البراهين الاحمدية (۲) حقيقة الوحی (۳) نزول المسيح (۴) الاربعين (۵) ایک غلطی کا ازالة (۶) آئينه کمالات (۷) آئينه صداقت (۸) انوار خلافت (۹) ملائكة الله (۱۰) كلمة الفصل ج ۱ رقم ۴. ص ۱۶۹) من تاليف ابنه بشير احمد (۱۱) مكتوبات احمدية (۱۲) ضميمة انجام آتهم وغيرها من التاليف وسمی اتباعه الاحمدية حيث ان اسمعه كان المرزا غلام احمد، والمسلمون يسمونهم المرزائية او القاديانية...... ثم بعد موته اذنابه افترقت فرقتين فرقة تسمی بالقاديانية او المرزائية يعتقدون انه نبی و فرقة اخری تسمی باللاهورية تدعی انه مجدد ولكن مع هذا يعتقدون انه افضل من سائر الانبياء غير سيدنا الرسول ﷺ فمع كونه مجددا يزعمونه افضل من كل نبی ورسول غير رسولنا ﷺ.

فيا علماء الاسلام ماذا حكم هذا المدعی وحكم اتباعه فی الاسلام...... وقد اشتد الخطر اليوم فی بلاد المسلمين و خصوصا فی بلاد افريقيا الشرقية والغربية للاعتناق بهذا المذهب حيث يصرف وراء ابلاغ هذه الدعوة فی النشأة الجديدة وفی حيل الجديد فی تلک البلاد ملايين الجنيهات والدولارات وان سيطرتها فی البلاد اعادة لمجد بريطانية الزائل ومكر عظيم للاسلام والمسلمين و تفصيل ذلک يطول......

فافتونا ماجورين والله سبحانه و تعالٰی يجزل لكم الاجر بصيانة سياج الاسلام و يبقيكم ذخرا للمسلمين.

والسلام عليكم و رحمة الله وبركاته......

المستفتی: احد علماء مجلس تحفظ ختم النبوة فی باكستان

(۱)

فتویٰ علمائے حرم

الجواب

وعليكم السلام و رحمة الله و بركاته. وبعد: القاديانيه فرقة ضالة لهم مذهب خبيث و معتقد فاسد خرجوا به عن دائرة المسلمين وهدی سيدالمرسلين باعترافهم الصريح بان ليس هناک من شئ يجمع بينهم و بين المسلمين، فربهم كما زعموا غير رب المسلمين واسلامهم غير اسلامهم، و قرآنهم غير قرآنهم، و صلاتهم غير صلاتهم، و صومهم غير صومهم، قاتلهم الله انی يؤفكون فغلبت عليهم الشقاوة والجهل والتعصب والخذلان الی هذا لقوله الشنعاء والاعتقاد

الفاسد، و معلوم انه ليس لاحد ان يضع للناس عقيدة ولا عبادة من عنده بل عليه ان يتبع ولا يبتدع ويقتدى ولا يبتدى فان الله سبحانه و تعالى بعث محمدا ﷺ بالهدى و دين الحق فعلم العباد جميع ما يحتاجون اليه فى دينهم من العبادات والاعتقادات فاقام الحجة وانار السبيل وقال: تركتكم على الحجة البيضاء ليلها كنهارها لا يزيغ عنها بعدى الا هالك. ويقول صلوات الله و سلامه عليه: من احدث فى امرنا هذا ماليس منه فهورد، لقد حرص الاستعمار على تكوين القاديانية وايجادها ونصرة اهلها ومدهم بالاموال الطائلة والمناصب العالية و حمو دعوتهم وايدوا طريقتهم فشنوا الحرب على الاسلام والمسلمين وادعوا الاستقلال الكلى بالدين والنبوة والاعتقاد فلم يرضوا بالله ربا ولا بالاسلام دينا ولا بمحمد ﷺ نبيا و تجراوا على الله سبحانه و تعالى بكلام ساقط سخيف لا يقدر المرء ان ينطق به لولا الحاجة الى بيان ماهم عليه من كفر و ضلال تكاد السموات يتفطرن منه و تنشق الارض و تخر الجبال هدا...... فزعموا ان الله يصوم ويصلى وينام و يصحو و يكتب...... و يوقع و يصيب و يخطى و يجامع ويولد. تعالى الله عما يقول الجاحدون الظالمون علوا كبيرا.

ومثل قول زعيمهم: انا رأيت فى الكشف بانى قدمت اوراقا كثيرة الى الله تعالى ليوقع عليها و يصدق الطلبات التى اقترحتها فرايت ان الله وقع على الاوراق بحبر احمر و كان عندى وقت الكشف رجل من مريدى يقال له عبدالله ثم نفض الرب القلم و سقطت من قطرات الحبر الاحمر على اثوابى و اثواب مريدى عبدالله ولما انتهى الكشف رايت بالفعل ان اثوابى و اثواب عبدالله لطخت بهذه الحمرة مع انه لم يكن عندنا شئ من اللون الاحمر.

ويقول بعضهم: ان المسيح الموعود (اى الغلام) بين مرة حالة فقال: انه رأى نفسه كان امرأة وان الله اظهر فيه قوته الرجولية.

كما انتقصوا مقام الرسالة فيدعى زعيمهم: ان معجزاته تفوق معجزات سيد الاولين والاخرين صاحب المقام المحمود والحوض المورود والشفاعة العظمٰى و ينكرون ختم الرسالة و يكذبون القرآن و يتاولونه بتاويلات باطلة فاسدة. فيجب على جميع المسلمين وخاصة العلماء والحكام مجاهدة هذه الفرقةالضالة بالحجة والبيان والسيف والسنان حتى تهتك استارهم و تفضح احوالهم و ينكشف للناس فساد معتقداتهم لانهم باعوا ضمائرهم و حاربوا الاسلام وايدوا المستعمرين واظهروا لهم الطاعة والولاء والاخلاص والمودة. وقد الف العلماء الكثير من الكتب فى الرد على مذهبهم و بيان كفرهم و فساد معتقداتهم. وبالجملة فمجرد تصور مذهبهم وما يدعون اليه كاف فى الرد عليهم وان القوم فى ضلال مبين. واعتقد ان كفرهم لا يشك فيه مسلم سبر حالهم و عرف مذهبهم. والله اعلم.

املاه الفقير الى الله عز شانه. عبدالله بن محمد بن حميد
الرئيس العام للاشراف الدينى على المسجد الحرام
و كتبه من املائه صالح بن عبدالعزيز الغصن. وصلى الله على محمد و آله و صحبه وسلم.

(۲)

فتویٰ علمائے حرمین

بتوفیق اللّٰہ سبحانه و هو الملهم للصواب

الجواب

ان هذا الرجل الذى ادعى هذه الدعاوى هى بينات مكشوفة على كفره البواح لا يشك فى كفره مؤمن عاقل و كيف بعالم فضلا عن محقق و ذلك لوجوه واضحة فى الشريعة المحمدية:

اما اولا: فعقيدة ختم النبوة وان سيدنا محمدا ﷺ خاتم النبيين و انه لانبى بعده عقيدة مقطوعة فى الاسلام اصبح على هذه العقيدة مدار دين الاسلام فهى عقيدة اساسية من ضروريات الدين فانكارها كفر والتاويل فيها كفر كما حقق المسئلة الكلامية هذه الامام حجة الاسلام الغزالى فى كتابه: (فيصل التفرقة بين الاسلام والزندقة) وهو اول من افرد هذه المسالة بتاليف مستقل وآخر من حقق هذه المسالة بما لامزيد عليه امام العصر مولانا محمد انور شاه الكشميرى فى كتابه: (اكفار الملحدين فى ضروريات الدين) واستوفى فيه غرر النقول من اقدم العصور الى عهده. فالعقيدة قطعية واضحة ثابتة بالكتاب الكريم بدلالة قطعية ثم بالاحاديث المتواترة المقطوعة ثم باجماع الامة المحمدية قديمها و حديثها فى كل عصر وزمان فهى كلمة اتفاق واجماع لم يتخلف عنها احد من المسلمين.

واما ثانيا: فتاريخ الاسلام شاهد صدق على ان كل من تنبأ بعد نبينا ﷺ قاتلوه و قتلوه فاول من تنبأ مسيلمة الكذاب نبى اليمامة ثم الاسود العنسى نبى اليمن وهكذا كل من ظهر مدعيا للنبوة قتل بكفره الصريح.

واما ثالثا: فهذا المتنبى، المدعى الكاذب لم يترك مما يكفر الا واتى به. فالسيد المسيح عيسى بن مريم عليه السلام بنص القرآن الكريم نبى معصوم وقد اهانه بما تفتتت القلوب والاكباد فهذا كفر. ثم انه رفع الى السماء و ينزل حيا من السماء على ماتواترت به الاحاديث النبوية الكريمة فالقول بموته وانه لا ينزل ابدا كفر. ثم ادعاء ان الدولة البريطانية وظل اللّٰه فى الارض كفر ثم نصرها و تاييدها كفر ثم ادعاء نسخ الجهاد كفر ثم اهانة مكة المكرمة وفيها الكعبة الالهية والقبلة الربانية واهانة المدينة وفيها حضرة سيدنا الرسول محمد ﷺ مدفون كفر، وما الى ذلك من الوجوه المذكورة كلها واضحة صريحة ادناها يكفى للحكم بانه كافر مرتد مباح الدم لو لم يكن فى عهد الحكومة البريطانية لما تخلفت حكومة اسلامية عن قتله. ولا شك ان اذنابه من القاديانية واللاهورية كلها كافرون. اما القائلون بكونه نبيا ظاهر. واما القائلون بكونه مجددا ايضا لا شك فى كفر هم حيث انه كافر مرتد ليس بمؤمن. فالقول بكون الكافر مجددا كفر فضلا عن ان هولاء يفضلونه على كل نبى غير نبينا ﷺ فهذا ايضا كفر صريح فلا ينجيهم

القول بالتجديد عن كفرهم. و بالجملة هذه الطائفة الملعونة كافرة مثيل البابية و البهائية الفرقتين اللتين ظهرتا بايران. ومن جملة وجوه كفره انه يتلقف آيات القرآن وكلماته و يطبقها على نفسه ومنها انه يفضل معجزاته على معجزات نبينا ﷺ و حاشا لمثله ان يكون له معجزات الا ان يكون معجزات كفره وارتداده والحاده وزيغه و ضلاله و تسويلات شيطانه و نفسه و منها تكفيره كل من لم يؤمن بنبوته وانه جهنمي و منها قوله بان المهدى عليه السلام سفاک الدماء وان المسيح عليه السلام سفاک الدماء كله كفر وما الى ذلک من وجوه الكفر التي لوكان فى رجل شئ منها لكان كافرا فكيف بمن جمع من كفره طامات و طامات. وبالجملة فالقول بكفر هذا المدعى حكم شرعي و كذا القول بكفر اتباعه واذنابه نسال الله سبحانه السلامة من كل كفر والحاد وزيغ و ضلال و نساله التوفيق لكل هداية وارشاد وسداد و نرجو من علماء الاسلام فى اقطار الارض مشارقها ومغاربها ان ينبهوا الامة الاسلامية عن كيد هذه الفئة الملعونة ونحذر الحكومات الاسلامية و العربية والافريقية عن مكائد هذه الطائفة وعن تدخل افرادهم فى البلاد باسماء مختلفة وصيغ شتى باسم خدمة الاسلام. والله سبحانه ولى التوفيق والنعمة وبيده التسديد والمنة وهو حسبنا و نعم الوكيل ولاحول ولا قوة الا بالله العلى العظيم.

وانا العبد المفتقر الى رحمة الله. خادم العلم الشريف بمكة المكرمة بالمسجد الحرام

حسن محمد المشاط

توقيعات علماء الحرمين

محمد بن علوى المالكى خادم العلم الشريف بالبلد الحرام

قارى عبدالقادر مدرس تحفيظ القرآن الكريم

قارى عباس مدرس تحفيظ القرآن الكريم

محمود نذير الطرازى خادم العلم الشريف بالمسجد النبوى اسماعيل عثمان زين المدرس بالمسجد الرام والمدرسة الصولتية

عبدالله سعيد اللحجى المدرس

بالمدرسة الصولتية والمسجد الحرام

محمد على الصابونى

المدرس بجامعة الملک عبدالعزيز كلية الشريعة والدراسات الاسلامية

محمد امين المصرى مدرس كلية الشريعة بمكة المكرمة

محمد نور بن سيف بن هلال المدرس بالمسجد الحرام

ابراهيم داؤد قطانى المدرس بالمسجد الحرام المكى

محمد خير الباكستانى المدرس بالمسجد الحرام المكى

طه بن عبدالواسع البركاتى مراقب التدريس بالمسجد الحرام

(۳)

و فتویٰ آخری

ذلک حق صریح و کفر القادیانیة لا خلاف فیه بین المسلمین فلیحذرهم کل مسلم وقد افتیت بذلک مرارا. کتبه حسنین محمد مخلوف. مفتی الدیار المصریة السابق و عضو جماعة کبار العلماء بالازهر و عضو المجلس التاسیسی للرابطة.

اعتقد ان هذا القادیانی یهودی لقیط جاسوس انجلیزی حقیر لاحظ له فی الدین فعلیه لعنة اللّٰه و ملائکته و رسله والناس اجمعین و کل من یعتقد اسلامه بعد هذا الذی صرح به کتبه فضلا عن من اعتقد نبوته و هو کافر مرتد حلال الدم.

قال هذا بلسانه و کتبه و بقلمه من وجد الان فی مهمة اسلامیة فی ثلاثة عشر دولة من دول الشرق الاقصی: محمد المنتصر الکتانی

الاستاذ بالجامعات السعودیة بمکة المکرمة والمدینة المنورة والظهران والمدرس للتفسیر والحدیث فی الحرمین الشریفین کراتشی ۱۹ جمادی الثانیة ۱۳۹۳ھ.

توقیع حضرة قاضی القضاة شمال نایجیریا و عضو رابطة العالم الاسلامی

الشیخ ابوبکر محمود جومی.

توقیع الشیخ احمد عمر بالعید المدرس بالمسجد الحرام

محمد امین کتبی عفا اللّٰه عنه المدرس بالمسجد الحرام

(۴)

فتویٰ علمائے شام

بکفر الفرقة الضالة المضلة المسماة بالقادیانیة

نحن علماء المسلمین بحلب اطلعنا فیما نشرته الفرقة الضالة المضلة المسماة بالقادیانیة فی کتبها و فیما نشرته المجلات الاسلامیة عنها، و عن عقائدها و عن زعیمها الخامر و حامل لوائها المنکوس (المرزا غلام احمد) و دعواه انه المهدی المنتظر، ثم انه عیسی، ثم انه نبی مشرع اطلعنا فی هذا کله علی کفر هذا الرجل، و ضلال ماجاء به.

وقد ظهر ان غرضه من ذلک تضلیل المسلمین عن دینهم، و خدمة الاستعمار البغیض فی البلاد الاسلامیة، صانها اللّٰه تعالیٰ.

من اجل هذا نفتی المسلمین فی بقاع الارض بکفر هذا المدعی الکاذب، و کفر من یعتقد بشئ مما جاء به و یخالف الاسلام الحنیف، و کفر من یتبعه و یروج دعوته الضالة. و ننصح المسلمین فی بقاع الارض ان یلتفوا حول علماء هم العاملین، الاتقیاء الناصحین لیعتصموا بکتاب ربهم عزوجل، و سنة نبیهم ﷺ و لیسلموا من النزعات والنزغات الضالة المضلة، والاهواء المفرقة.

ونسال اللّٰه تعالیٰ للمسلمین هدی و رحمة و سلامة مصیر فی ۲۳ من جمادی الاولی

۱۳۹۳ و ۲۲.۳.۱۹۷۳ء۔

توقيعات

اسم الموقع وصفه
محمد ابو الفتح البيانونی مدرس فی كلية الشريعة
ظاهر خير اللّٰه خطيب جامع الروضة
احمد القلاش خطيب جامع الميدانی
عبداللّٰه خيرات مفتی جبل سمحان
احمد عز الدين البيانونی خطيب جامع العثمانية
محمد السلقينی مدرس فی محافظه حلب
عبداللّٰه علوان مدرس العلوم الشرعية فی الثانويات
دكتور نور الدين استاذ التفسير والحديث فی كلية الشريعة
محمد عوانة مدرس فی التعليم الشرعی
الشيخ عبدالمجيد المدرس فی التعليم الشرعی
الشيخ عبدالقادر علی مدرس و خطيب و امام جامع الصادلية
محمد الحجار مدرس و خطيب و امام جامع الزكی
زهير الناصر مدرس فی جمعية التعليم الشرعی
عبدالمجيد معاذ مدرس فی جمعية التعليم
حامد غريب امام جامع المرعش و خطيب جامع
محمد عبدالمحسن حداد مدرس الوعظ فی حلب
محمد ناجی ابو صالح مدرس فی الجامع الاموی الكبير
محمد اديب خسون مدرس و امام و خطيب

(۷)

فتویٰ علمائے شام

الحمد للّٰه رب العالمين والصلاة والسلام علی خاتم الانبياء والمرسلين محمد نبی الرحمة الذی انزل اللّٰه عليه القرآن العظيم و بعد فقد و صلنا صورة من الاستفتاء الموجه لعلماء المسلمين فی بلاد الاسلام من جمهرة من الاخوة المسلمين فی باكستان حول القاديانية و معتقداتها الباطلة۔

وقد نظرنا فيما نسب الی هذه الفرقة من معتقدات باطلة و افكار شاذة زائغة، و قرأنا كثيرا مما كتب عنها، و بعد النظر فيها و محاكمتها وفق اصول العقيدة الاسلامية التی هی معلومة من الدين بالضرورة اصدرنا الفتوی التالية:

كل من اعتقد ان النبوة لم تختم بمحمد ﷺ وان جهاد الكفار منسوخ و ان المسيح قتل و صلب. وان احدا يملك حق التشريع على الله بعد خاتم النبيين و المرسلين او يملك نسخ احكام الاسلام و تبديلها فقد اعتقد عقائد تخالف عناصر اساسية من عناصر اركان الايمان المعلومة من الدين بالضرورة، وهو بذلك يخرج عن دائرة الملة الاسلامية التى كلف الله الناس جميعا بالايمان بها، و جعل من يجحدها او ينكر شيئا من اصولها المعلومة من الدين بالضرورة كافرا.

والله نسأل ان يسلمنا من الزيغ والضلالة، و يرينا الحق حقا و يرزقنا اتباعه، والباطل باطلا و يرزقنا اجتنابه، وان يهدى المفتونين بالباطل الى صراط الله المستقيم والاستمساک بدين الله الحق عقيدة و عملاء، و صلى الله وسلم على خاتم انبيائه ورسله محمد و على آله و صحبه و من تبعهم باحسان الى يوم الدين.

دمشق فی غرة رجب سنة ١٣٩٣ هجرية
اقر هذه الفتوى عدد من علماء الشام
فى مجلس الشيخ منهم شيخ القراء الشيخ حسين خطاب حسن حنبكة الميدانى
عنه بالامر منه ولده عبدالرحمن



انا خاتم النبیین لا نبی بعدی

میں آخری نبی ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں

قادیانیوں کا مکمل بائیکاٹ

(اسلامی عدل وانصاف کے عین مطابق ہے)

از

حضرت مولانا مفتی ولی حسن ٹونکیؒ

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

7 ستمبر 1974ء کو اس وقت کی حکومت نے قادیانیوں کے خلاف علماء اور عوام کے دباؤ سے مجبور ہو کر فیصلہ کیا۔ اس زمانہ میں محدث العصر حضرت مولانا محمد یوسف بنوری قدس اللہ سرہ العزیز نے ایک استفتا مرتب فرمایا تھا اور اس کا جواب ارباب فتویٰ سے طلب فرمایا۔ اس سلسلہ میں یہ جواب تحریر کیا گیا تھا۔ حضرت مولانا کی کوششیں بار آور ہوئیں۔ لیکن............ قادیانی ابھی تک خود کو اقلیت تسلیم نہیں کرتے۔ اسلام اور مسلمانوں کے خلاف ان کی ریشہ دوانیاں برابر جاری ہیں۔ کئی ایک علمائے کرام کو اغوا کیا گیا۔ جن کا حال ابھی تک معلوم نہیں۔ ساہیوال میں دو مسلمانوں کو شہید کیا گیا۔ سکھر میں دوران نماز ''منزل گاہ کی مسجد'' پر بم سے حملہ کیا گیا۔ جس سے بہت سے مسلمان شدید زخمی ہوئے اور دو مسلمان شہید ہوئے۔ لیکن آج اس کا علاج یہی ہے کہ قادیانیوں کو کافر حربی سمجھ کر ان سے مکمل بائیکاٹ کیا جائے۔ حضرت بنوری قدس اللہ سرہ العزیز نے اس جواب کو پسند فرمایا تھا۔ مولاناؒ کے تبرکات میں اس کو فی الجملہ سمجھا جاسکتا ہے۔ اس لئے لائق مطالعہ ہے۔ (مرتب)

کیا فرماتے ہیں علماء دین متین وفقہم اللہ للصواب حسب ذیل مسئلہ میں کوئی شخص یا جماعت کسی مدعی نبوت کا ذبہ پر ایمان لانے کی وجہ سے جو باتفاق امت دائرہ اسلام سے خارج ہو اور ان کا کفر یقینی اور شک وشبہ سے بالاتر ہو۔ اس کے علاوہ ان میں حسب ذیل وجوہ بھی موجود ہوں۔

۱...... وہ اسلام کا لبادہ اوڑھ کر مسلمانوں کے ایمان پر ڈاکہ ڈالتے ہوں اور تمام عالم اسلام اور ملت اسلامیہ کے خلاف ریشہ دوانیوں میں مصروف ہوں۔

۲...... مسلمانوں کو جانی و مالی ہر طرح کی ایذا پہنچانے میں تا مقدور کوتاہی نہ کرتے ہوں۔

۳...... ان کی مادی قوت اور مالی وسائل میں روز افزوں ترقی کا تمام تر انحصار مسلمانوں کے استحصال پر ہو۔ اور وہ سیاسی واقتصادی وسائل پر قابض ہونے کی کوششیں کر رہے ہوں۔

۴...... ان کی سیاسی وعسکری تنظیمیں موجود ہوں۔ اور ان کی زیر زمین سرگرمیاں تمام ملت اسلامیہ کے لئے بین الاقوامی سطح پر عظیم خطرہ ہوں۔

۵...... دشمن اسلام بیرونی طاقتوں، یہودی اور مسیحی حکومتوں اور ہندوستان کی اسلام دشمن قوت سے ان کے قوی روابط ہوں۔ الغرض مسلمانوں کے لئے دینی، سیاسی، معاشی، اقتصادی اور معاشرتی اعتبار سے ان کا طرز عمل سنگین خطرات کا باعث ہو۔ بلکہ ان کی وجہ سے ایک اسلامی مملکت کو بغاوت وانقلاب کے خطرات تک لاحق ہوں۔

۶...... حکومت یا حکومت کی سطح پر یہ توقع نہ ہو کہ اس فتنہ سے ملک وملت کو بچانے کی کوئی تدبیر کی جائے گی اور یہ امید نہ ہو کہ جس شرعی سزا کے وہ مستحق ہیں۔ وہ ان پر جاری ہو سکے گی۔ اندریں حالات بے بس مسلمانوں کو اس فتنہ کی روک تھام کیلئے کیا کرنا چاہئے؟۔ اس سلسلہ میں شرعی طور پر ان پر کیا فریضہ عائد ہوتا ہے؟۔ کیا ان حالات میں اس جماعت یا فرد کی بڑھتی ہوئی جارحیت پر قدغن لگانے کے لئے حسب ذیل امور کے جواز یا وجوب کی شرعاً کوئی صورت ہے کہ:

الف...... امت اسلامیہ اس فرد یا جماعت کے ساتھ برادرانہ تعلقات منقطع کرے۔

ب...... ان سے سلام وکلام، میل وجول، نشست وبرخاست، شادی وغمی میں شرکت نہ کی جائے۔ بلکہ معاشرتی سطح پر ان سے مکمل طور پر قطع تعلق کر لیا جائے۔

ج...... ان سے تجارت، لین دین اور خرید وفروخت کی جائے یا نہیں؟۔

د...... ان کے کارخانوں اور فیکٹریوں سے مال خریدا جائے۔ یا ان کا مکمل اقتصادی مقاطعہ (بائیکاٹ) کیا جائے۔

ہ...... ان کی تعلیم گاہوں، ہوٹلوں، ریستورانوں میں جانا جائز ہے یا نہیں؟۔

ر...... ان سے رواداری برتی جائے یا نہیں؟۔

ز...... ان کے کارخانوں اور فیکٹریوں کی مصنوعات استعمال کی جائیں یا نہیں؟۔ غرض ان سے مکمل بائیکاٹ یا مقاطعہ کرنے کی اجازت ہے یا نہیں؟۔ کیا تمام مسلمانوں کو بھی یہ حق حاصل ہے کہ انہیں راہ راست پر لانے کے لئے ان کا بائیکاٹ کریں۔ جبکہ اس کے سوا اور کوئی چارہ اصلاح موجود نہ ہو؟۔

افتونا ماجورین۰ واللہ سبحانہ یجزل لکم الاجر والثواب۰

وھوالمسئول الملھم للحق والثواب!

المستفتی!

مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کراچی

الجواب واللہ الهادی للصواب!

بلاشبہ قرآن کریم کی وحی قطعی جناب رسول اللہ ﷺ کی احادیث متواترہ قطعیہ۔ اور امت محمدیہ کے قطعی اجماع سے ثابت ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ آخری نبی ہیں۔ آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آ سکتا۔ اس لئے حضرت نبی کریم ﷺ کے بعد نبوت کا مدعی کافر اور دائرہ اسلام سے قطعاً خارج ہے اور جو شخص اس مدعی نبوت کی تصدیق کرے اور اسے مقتداء و پیشوا مانے وہ بھی کافر اور مرتد اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ اس کفر اور ارتداد کے ساتھ اگر اس میں وجوہ مذکور فی السوال میں سے ایک وجہ بھی موجود ہو تو قرآن کریم اور احادیث نبویہ ﷺ اور فقہ اسلامی کے مطابق وہ اسلامی اخوت اور اسلامی ہمدردی کا ہرگز مستحق نہیں۔ مسلمانوں پر واجب ہے کہ اس کے ساتھ سلام وکلام، نشست و برخاست اور لین دین وغیرہ تمام تعلقات ختم کردیں۔ کوئی ایسا تعلق یا رابطہ اس سے قائم کرنا جس سے اس کی عزت واحترام کا پہلو نکلتا ہو۔ یا اس کو قوت و آسائش حاصل ہوتی ہو جائز نہیں۔ کفار محاربین اور اعداء اسلام سے ترک موالات کے بارے میں قرآن حکیم کی بے شمار آیات موجود ہیں۔ اسی طرح احادیث نبویہ اور فقہ میں اس کی تفصیلات موجود ہیں۔

یہ واضح رہے کہ کفار محاربین جو مسلمانوں سے برسر پیکار ہوں۔ انہیں ایذا پہنچاتے ہوں۔ اسلامی اصلاحات کو مسخ کر کے اسلام کا مذاق اڑاتے ہوں اور مار آستین بن کر مسلمانوں کی اجتماعی قوت کو منتشر کرنے کے درپے ہوں۔ اسلام ان کے ساتھ سختی سے سخت معاملہ کرنے کا حکم دیتا ہے۔ رواداری کی ان کافروں سے اجازت دی گئی ہے جو محارب اور موذی نہ ہوں۔ ورنہ کفار محاربین سے سخت معاملہ کرنے کا حکم ہے۔ علاوہ ازیں بسا اوقات اگر مسلمانوں سے کوئی قابل نفرت گناہ سرزد ہو جائے تو بطور تعزیر و تادیب ان کے ساتھ ترک تعلق اور سلام وکلام و نشست و برخاست ترک کرنے کا حکم شریعت مطہرہ اور سنت نبوی میں موجود ہے۔ چہ جائیکہ کفار محاربین کے ساتھ۔ اس سلسلہ میں سب سے پہلے تو اسلامی حکومت پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ وہ ان فتنہ پرداز مرتدین پر ''من بدل دینه فاقتلوه '' کی شرعی تعزیر نافذ کر کے اس فتنہ کا قلع قمع کرے اور اسلام اور ملت اسلامیہ کو اس فتنہ کی یورش سے بچائے۔

چنانچہ رسول اللہ ﷺ اور خلفاء راشدینؓ نے فتنہ پرداز موذیوں اور مرتدوں سے جو سلوک کیا وہ کسی سے مخفی نہیں اور بعد کے خلفاء اور سلاطین اسلام نے بھی کبھی اس فریضہ سے غفلت اور تساہل پسندی کا مظاہرہ نہیں کیا۔ لیکن اگر مسلمان حکومت اس قسم کے لوگوں کو سزا دینے میں کوتاہی کرے یا اس سے توقع نہ ہو تو خود مسلمانوں پر یہ فرض عائد ہوتا ہے۔ تاکہ وہ بحیثیت جماعت اس قسم کی سزا کا فیصلہ کریں جو اس کے دائرہ اختیار میں ہو۔ الغرض ارتداد، محاربت، بغاوت، شرارت، نفاق، ایذاء، مسلمانوں کے ساتھ سازش، یہود و نصاریٰ و ہنود کے ساتھ ساز باز، ان سب وجوہ کے جمع ہو جانے سے بلاشبہ مذکورہ فی السوال فرد یا جماعت کے ساتھ مقاطعہ یا بائیکاٹ نہ صرف جائز ہے۔ بلکہ واجب ہے۔ اگر مسلمانوں کی جماعت بہیئت اجتماعی اس فتنہ کی سرکوبی کے لئے مقاطعہ یا بائیکاٹ جیسے ہلکے سے اقدام سے بھی کوتاہی کرے گی تو

وہ عنداللہ مسئول ہوگی۔

یہ مقاطعہ یا بائیکاٹ ظلم نہیں بلکہ اسلامی عدل و انصاف کے عین مطابق ہے۔ کیونکہ اس کا مقصد یہ ہے کہ مسلمانوں کو ان کی محاربت اور ایذاء رسانی سے محفوظ کیا جائے۔ اور ان کی اجتماعیت کو ارتداد و نفاق کے دستبرد سے بچایا جائے۔ اس کے ساتھ ہی ساتھ خود ان محاربین کے لئے بھی اس میں یہ حکمت مضمر ہے کہ وہ اس سزا یا تادیب سے متاثر ہو کر اصلاح پذیر ہوں اور کفر و نفاق کو چھوڑ کر ایمان و اسلام قبول کریں۔ اس طرح آخرت کے عذاب اور ابدی جہنم سے ان کو نجات مل جائے۔ ورنہ اگر مسلمانوں کی ہیئت اجتماعیہ ان کے خلاف کوئی تادیبی اقدام نہ کرے تو وہ اپنی موجودہ حالت کو مستحسن سمجھ کر اس پر مصر رہیں گے۔ اور اس طرح ابدی عذاب کے مستحق ہوں گے۔

رسول اکرم ﷺ نے مدینہ پہنچ کر ابتداءً یہی طریقہ اختیار فرمایا تھا کہ کفار مکہ کے قافلوں پر حملہ کر کے ان کے اموال پر قبضہ کیا جائے۔ تاکہ مال اور ثروت سے ان کو جو طاقت اور شوکت حاصل ہے وہ ختم ہو جائے۔ جس کے بل بوتے پر وہ مسلمانون کو ایذاء پہنچاتے ہیں اور مقابلہ کرتے ہیں اور مختلف سازشیں کرتے ہیں۔ قتل النفس اور جہاد بالسیف کے حکم سے پہلے مقاطعہ اور دشمنوں کو اقتصادی طور پر مفلوج کرنے کی یہ تدبیر اس لئے اختیار کی گئی تھی۔ تاکہ اس سے ان کی جنگی صلاحیت ختم ہو جائے اور وہ اسلام کے مقابلہ میں آ کر کفر کی موت نہ مریں۔ گویا اس اقدام کا مقصد یہ تھا کہ ان کے اموال پر قبضہ کر کے ان کی جانوں کو بچایا جائے۔ کیونکہ اموال پر قبضہ ان کی جان لینے سے زیادہ بہتر تھا۔

علاوہ ازیں اس تدبیر میں یہ حکمت و مصلحت بھی تھی کہ کفار مکہ کے لئے غور و فکر کا ایک اور موقع فراہم کیا جائے۔ تاکہ وہ ایمان کی نعمت سے سرفراز ہو کر ابدی نعمتوں کے مستحق بن سکیں اور عذاب اخروی سے نجات پا سکیں۔ لیکن جب اس تدبیر سے کفار و مشرکین کے عناد کی اصلاح نہ ہوئی تو ان کے شر و فساد سے زمین کو پاک کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کی جانب سے جہاد بالسیف کا حکم بھیج دیا گیا اور اللہ تعالیٰ نے قریش کے تجارتی قافلہ کے بجائے ان کی عسکری تنظیم سے مسلمانوں کا مقابلہ کرا دیا۔ رسول اکرم ﷺ کی ابتدائی تدبیر سے امت مسلمہ کو یہ ہدایت ضرور ملتی ہے کہ خاص قسم کے حالات میں جہاد بالسیف پر عمل نہ ہو سکے تو اس سے اقل درجہ کا اقدام یہ ہے کہ کفار محاربین سے نہ صرف اقتصادی بائیکاٹ کیا جائے۔ بلکہ ان کے اموال پر قبضہ تک کیا جا سکتا ہے۔ مگر ظاہر ہے کہ عام مسلمان نہ تو جہاد بالسیف پر قادر ہیں نہ انہیں اموال پر قبضہ کی اجازت ہے۔ اندریں صورت ان کے اختیار میں جو چیز ہے وہ یہ ہے کہ ان موذی کافروں سے ہر قسم کے تعلقات ختم کر کے ان کو معاشرہ سے جدا کر دیا جائے۔

بدن انسانی کا جو حصہ اس درجہ سڑ گل جائے کہ اس کی وجہ سے تمام بدن کو نقصان کا خطرہ لاحق ہو اور جان خطرہ میں ہو تو اس ناسور کو جسم سے پیوستہ رکھنا دانش مندی نہیں۔ بلکہ اسے کاٹ دینا ہی عین مصلحت و حکمت ہے۔ تمام عقلاء اور حکماء و اطباء کا اسی پر عمل و اتفاق ہے اور پھر جب یہ موذی کفار مسلمانوں کا خون چوس چوس کر پل رہے ہوں اور طاقتور بن کر مسلمانوں ہی کو صفحہ ہستی سے مٹانے کی کوشش کر رہے ہوں تو ان سے خرید و فروخت اور لین دین میں مکمل مقاطعہ کرنا

اسلام اور ملت اسلامیہ کے وجود و بقاء کے لئے ایک ناگزیر ملی فریضہ بن جاتا ہے۔ آج بھی اس متمدن دنیا میں مقاطعہ یا اقتصادی ناکہ بندی کو ایک اہم دفاعی مورچہ سمجھا جاتا ہے اور اس کو سیاسی حربہ کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ مگر مسلمانوں کے لئے یہ کوئی سیاسی حربہ نہیں۔ بلکہ اسوہ نبی، سنت رسول اور ایک مقدس مذہبی فریضہ ہے۔ اسلام کی غیرت ایک لمحہ کے لئے یہ برداشت نہیں کرتی کہ اسلام اور ملت اسلامیہ کے دشمنوں سے کسی نوعیت کا کوئی تعلق اور رابطہ باقی رکھا جائے۔

اب ہم آیات قرآنیہ، احادیث نبویہ اور فقہاء امت اسلامیہ کے وہ نقول پیش کرتے ہیں جن سے اس مقاطعہ کا حکم واضح ہوتا ہے۔

۱...... ''واذا سمعتم آيات الله يكفر بها ويستهزاء بها فلا تقعدوا معهم · سورة نساء آيـت ۱۳۹ ''ترجمہ:......''اور جب سنو تم کہ اللہ کی آیتوں کا انکار کیا جا رہا ہے اور ان کا مذاق اُڑایا جا رہا ہے تو ان کے ساتھ نشست و برخاست ترک کردو''

۲...... ''واذا رايت الذين يخوضون فى آياتنا فاعرض عنهم · سورة انعام آيت ۱۸ ''ترجمہ:......''اور جب تم دیکھو ان لوگوں کو جو مذاق اڑاتے ہیں ہماری آیتوں کا تو ان سے کنارہ کشی اختیار کرلو۔''

اس آیت کے ذیل میں حافظ الحدیث امام ابوبکر الجصاص الرازی لکھتے ہیں کہ:

''وهذا يدل على ان علينا ترك مجالسة الملحدين وسائرالكفار لاظهارهم الكفر والشرك ومالا يجوز على الله تعالى اذا لم يكن انكاره.......... الخ ''ترجمہ:......''یہ آیت اس امر پر دلالت کرتی ہے کہ ہم (مسلمانوں) پر ضروری ہے کہ ملاحدہ اور سارے کافروں سے ان کے کفر و شرکت اور اللہ تعالیٰ پر ناجائز باتیں کہنے کی روک نہ کرسکیں تو ان کے ساتھ نشست و برخاست ترک کردیں۔''

۳...... ''يـاايهاالذين آمنوا لا تتخذوا اليهود والنصارىٰ اولياء · سوره مائده آيت ۵۱ ''ترجمہ:......''اے ایمان والو تم یہود و نصاریٰ کو اپنا دوست مت بناؤ۔''

امام ابوبکر الجصاص لکھتے ہیں کہ:

''وفى هذه الآية دلالة علىٰ ان الكافر لايكون وليا للمسلمين لا فى التصرف ولا فى النصرة · وتدل على وجوب البراة عن الكفار والعداوة بهم · لان الولاية ضدالعداوةفاذا امرنا بمعادات اليهود والنصارىٰ لكفرهم فغيرهم من الكفار بمنزلتهم والكفر ملة واحدة · احكام القرآن ۲'۴۴۴ ''ترجمہ:......''اس آیت میں اس امر پر دلالت ہے کہ کافر مسلمانوں کا ولی (دوست) نہیں ہوسکتا۔ نہ تو معاملات میں اور نہ امداد و تعاون میں۔ اور اس سے یہ امر بھی واضح ہوتا ہے کہ کافروں سے برات اختیار کرنا اور ان سے عداوت رکھنا واجب ہے۔ کیونکہ ولایت عداوت کی ضد ہے اور جب ہم کو یہود و نصاریٰ سے ان کے کفر کی وجہ سے عداوت رکھنے کا حکم ہے۔ دوسرے کافر بھی انہی کے حکم میں ہیں سارے کافر ایک ہی ملت ہیں۔''

۴...... سورۃ ممتحنہ کا موضوع ہی کفار سے قطع تعلق کی تاکید ہے۔اس سورۃ میں بہت سختی کے ساتھ کفار کی دوستی اور تعلق سے ممانعت کی گئی ہے۔اگر چہ رشتہ دار قرابت دار ہوں اور فرمایا کہ قیامت کے دن تمہارے یہ رشتے کام نہیں آئیں گے۔اور یہ کہ جو لوگ آئندہ کفار سے دوستی اور تعلق رکھیں گے وہ راہ حق سے بھٹکے ہوئے اور ظالم شمار ہوں گے۔

۵...... ''لا تجد قوماً یؤمنون باللّٰه والیوم الآخر یوادون من حاداللّٰه ورسوله ولو کانوا آباأهم اوابناء هم واخوانهم او عشیرتهم ۰ سورۃ مجادله آیت ۲۲ ''ترجمہ:...... ''تم نہ پاؤ گے کسی قوم کو جو یقین رکھتے ہوں۔اللہ پر اور آخرت پر کہ دوستی کریں ایسوں سے جو مخالف ہیں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے۔خواہ ان کے باپ ہوں، بیٹے ہوں، بھائی ہوں یا خاندان والے ہوں۔''

آگے چل کر اس آیت کریمہ میں ان مسلمانوں کو جو باوجود قرابت داری کے محارب کافروں سے دوستانہ تعلقات ختم کر دیتے ہیں۔سچا مومن کہا گیا ہے۔انہیں جنت اور رضوان الٰہی کی بشارت سنادی گئی ہے اور ان کو ''حزب اللہ'' کے لقب سے سرفراز فرمایا گیا ہے۔جس سے واضح ہو جاتا ہے کہ خدا اور رسول ﷺ کے دشمنوں سے دوستی رکھنا کسی مومن کا کام نہیں ہوسکتا۔

بطور مثال ان چند آیات کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ورنہ بے شمار آیات کریمہ اس مضمون کی موجود ہیں۔اب چند احادیث نبویہ ﷺ ملاحظہ ہوں:

۱...... جامع ترمذی کی ایک حدیث میں سمرۃؓ بن جندب سے مروی ہے کہ حکم دیا گیا ہے کہ:

''مشرکوں اور کافروں کے ساتھ ایک جگہ سکونت بھی اختیار نہ کریں۔ورنہ مسلمان بھی کافروں جیسے ہوں گے۔ (باب فی کراہیہ المقام بین اظہر المشرکین ج۱ص۱۹۴)

۲...... نیز ترمذی کی ایک حدیث میں جو جریر بن عبداللہ البجلیؓ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ:''انا وبری من کل مسلم یقیم بین اظهر المشرکین ''ترجمہ:...... ''یعنی آپ ﷺ نے اظہار برات فرمایا ہر اس مسلمان سے جو محارب کافروں میں سکونت پذیر ہو۔'' (حوالہ مذکورہ بالا)

۳...... صحیح بخاری کی ایک حدیث میں قبیلہ عکل اور عرنیہ کے آٹھ نو اشخاص کا ذکر ہے جو مرتد ہو گئے تھے۔ان کے گرفتار ہونے کے بعد حضور اکرم ﷺ نے حکم دیا کہ ان کے ہاتھ پاؤں کاٹ دیئے جائیں اور ان کی آنکھوں میں گرم کر کے لوہے کی کیلیں پھیر دی جائیں اور ان کو مدینہ طیبہ کے کالے کالے پتھروں پر ڈال دیا جائے۔چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔یہ لوگ پانی مانگتے تھے۔لیکن پانی نہیں دیا جاتا تھا۔صحیح بخاری کی روایت کے الفاظ ہیں:''یستسقون فلا یسقون ''اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ:''حتی ان احدهم یکدم بفیه الارض '' ترجمہ:...... ''وہ پیاس کے مارے زمین چاٹتے تھے۔مگر انہیں پانی دینے کی اجازت نہ تھی۔''

امام نوویؒ اس حدیث کے ذیل میں لکھتے ہیں کہ:"ان المحارب المرتد لاحرمة له فی سقی الماء ولا غیره ۰ ویدل علیه ان من لیس معه ماء الا للطهارة لیس له ان یسقیه المرتد و یتیم بل یستعمله ولومات المرتد عطشا ۰ فتح الباری ۱'۳۹۳ "ترجمہ:......"اس سے یہ معلوم ہوا کہ محارب مرتد کا پانی وغیرہ پلانے میں کوئی احترام نہیں۔ چنانچہ جس شخص کے پاس صرف وضو کے لئے پانی ہوتو اس کو اجازت نہیں ہے کہ پانی مرتد کو پلا کر تیمم کرے۔ بلکہ اس کے لئے حکم ہے کہ پانی مرتد کو نہ پلائے۔ اگر چہ وہ پیاس سے مرجائے۔ بلکہ وضو کر کے نماز پڑھے۔"

۴...... غزوہ تبوک میں تین کبار صحابہ، کعب بن مالکؓ، ہلال بن امیہؓ، واقفی بدری اور مرارہؓ بن ربیع، بدری عمریؓ کو غزوہ میں شریک نہ ہونے کی وجہ سے سخت سزا دی گئی۔ آسمانی فیصلہ ہوا کہ ان تینوں سے تعلقات ختم کر لئے جائیں۔ ان سے مکمل مقاطعہ کیا جائے۔ کوئی شخص ان سے سلام و کلام نہ کرے۔ حتیٰ کہ ان کی بیویوں کو بھی حکم دیا گیا کہ وہ بھی ان سے علیحدہ ہو جائیں اور ان کے لئے کھانا بھی نہ پکائیں۔ یہ حضرات روتے روتے نڈھال ہو گئے اور حق تعالیٰ کی وسیع زمین ان پر تنگ ہو گئی۔ وحی قرآنی کے الفاظ ملاحظہ ہوں:

"وعلى الثلاثة الذين خلفوا حتى اذا ضاقت عليهم الارض بما رحبت وضاقت عليهم انفسهم وظنوا ان لا ملجاء من الله الا اليه ۰ سورة توبه آیت ۱۱۸ "ترجمہ:......"اور ان تینوں پر بھی (توجہ فرمائی) جن کا معاملہ ملتوی چھوڑ دیا گیا تھا۔ یہاں تک زمین ان پر باوجود اپنی فراخی کے تنگ ہو گئی اور وہ خود اپنی جانوں سے تنگ آ گئے اور انہوں نے سمجھ لیا کہ اللہ سے کہیں پناہ نہیں مل سکتی۔ بجز اسی کی طرف۔"

پورے پچاس دن تک یہ سلسلہ جاری رہا۔ آخر کار اللہ تعالیٰ نے ان کی یہ توبہ قبول فرمائی اور معافی ہو گئی۔

قاضی ابوبکر بن العربی لکھتے ہیں کہ:

"وفيه دليل على ان للامام ان يعاقب المذنب بتحريم كلامه على الناس ادباً له وعلى تحريم اهله عليه ۰ احكام القرآن لا بن العربى ۳'۱۱٤ "ترجمہ:......"اس قصہ میں اس امر کی دلیل ہے کہ امام کو حق حاصل ہے کہ کسی گنہگار کی تادیب کے لئے لوگوں کو اس سے بول چال کی ممانعت کر دے۔ اور اس کی بیوی کو بھی اس کے لئے ممنوع ٹھہرا دے۔"

حافظ ابن حجرؒ فتح الباری میں لکھتے ہیں کہ:

"وفيه ترك السلام على من اذنب وجواز هجره اكثر من ثلاث ۰ "ترجمہ:......"اس سے ثابت ہوا کہ گنہگار کو سلام نہ کیا جائے اور یہ کہ اس سے قطع تعلق تین روز سے زیادہ بھی جائز ہے۔"

بہر حال کعب بن مالک اور ان کے رفقاء کا یہ واقعہ قرآن کریم کی سورۃ توبہ میں مذکور ہے اور اس کی تفصیل صحیح بخاری، صحیح مسلم اور تمام صحاح ستہ میں موجود ہے۔

امام ابوداؤد نے اپنی کتاب سنن ابی داؤد میں کتاب السنۃ کے عنوان کے تحت متعدد ابواب قائم کیے ہیں۔

الف...... باب مجانبة اهل الاهواء وبغضهم! اهل اهواء باطل پرستوں سے کنارہ کشی کرنے اور بغض رکھنے کا بیان۔

ب...... باب ترك السلام على اهل الاهواء! (اهل اهواء سے ترک سلام وکلام کا بیان)

سنن ابی داؤد میں حدیث ہے کہ عمارؓ بن یاسر نے ''خلوق'' (زعفران) لگایا تھا۔ آپ ﷺ نے ان کو سلام کا جواب نہیں دیا۔ غور فرمایئے کہ معمولی خلاف سنت بات پر جب یہ سزا دی گئی تو ایک مرتد موذی اور کافر محارب سے بات چیت سلام وکلام اور لین دین کی اجازت کب ہوسکتی ہے؟۔

امام خطابیؒ ''معالم السنن ج۴ص ۲۹۶'' میں حدیث کعب کے سلسلے میں تصریح فرماتے ہیں کہ: ''مسلمانوں کے ساتھ بھی ترک تعلق اگر دین کی وجہ سے ہو تو بلا قید ایام کیا جاسکتا ہے۔ جب تک توبہ نہ کریں۔''

۵...... مسند احمد و سنن ابی داؤد میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''القدرية مجوس هذه الامة، ان مرضوا فلا تعودوهم، وان ماتوا فلا تشهدوهم'' ترجمہ:...... ''تقدیر کا انکار کرنے والے اس امت کے مجوسی ہیں۔ اگر بیمار ہوں تو عیادت نہ کرو اور اگر مرجائیں تو جنازہ پر نہ جاؤ۔''

۶...... ایک اور حدیث میں ہے کہ: ''لا تجالسوا اهل القدر ولا تفاتحوهم'' ترجمہ:...... ''منکرین تقدیر کے ساتھ نہ نشست و برخاست رکھو اور نہ ان سے گفتگو کرو۔''

بہر حال یہ تو حضرت نبی کریم ﷺ کے ارشادات ہیں۔ عہد نبوت کے بعد عہد خلافت راشدہ میں بھی اسی طرز عمل کا ثبوت ملتا ہے۔ مانعین زکوٰۃ کے ساتھ صدیق اکبر کا اعلان جہاد کرنا بخاری ومسلم میں موجود ہے۔ مسیلمہ کذاب، اسود عنسی، طلیحہ اسدی اور ان کے پیروؤں کے ساتھ جو سلوک کیا گیا۔ اس سے حدیث وسیر کا معمولی طالب علم بھی واقف ہے۔ عہد فاروقی میں ایک شخص صبیغ عراقی قرآن کریم کی آیات کے ایسے معانی بیان کرنے لگا جن میں ھواء نفس کو دخل تھا۔ اور ان سے مسلمانوں کے عقائد میں تشکیک کا راستہ کھلتا تھا۔ یہ شخص فوج میں تھا جب عراق سے مصر گیا اور حضرت عمرو بن عاصؓ گورنر مصر کو اس کی اطلاع ہوئی تو انہوں نے اس کو حضرت عمر فاروقؓ کے پاس مدینہ بھیجا اور صورت حال لکھی۔ حضرت عمرؓ نے نہ اس کا موقف سنا نہ دلائل۔ اس سے بحث ومباحثہ میں وقت ضائع کیے بغیر اس کا ''علاج بالجرید'' ضروری سمجھا۔ فوراً کھجور کی تازہ ترین شاخیں منگوائیں اور اپنے ہاتھ سے اس کے سر پر بے تحاشا مارنے لگے اتنا مارا کہ خون بہنے لگا۔ وہ چیخ اٹھا کہ: ''اے امیر المومنین آپ مجھے قتل ہی کرنا چاہتے ہیں تو مہربانی کیجئے۔ تلوار لے کر میرا قصہ پاک کردیجئے اور اگر صرف میرے دماغ کا خناس نکالنا مقصود ہے تو آپ کو اطمینان دلاتا ہوں کہ اب وہ بھوت نکل چکا ہے۔'' اس پر حضرت عمرؓ نے اسے چھوڑ دیا اور چند دن مدینہ رکھ کر واپس عراق بھیج دیا اور حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ کو لکھا کہ:

''ان لا يجالسه احد من المسلين'' ترجمہ:...... ''کوئی مسلمان اس کے پاس نہ بیٹھے۔''

اس مقاطعہ سے اس شخص پر عرصہ حیات تنگ ہوگیا تو حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ نے حضرت عمرؓ کو لکھا کہ اس کی حالت ٹھیک ہوگئی ہے۔ تب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو اس کے پاس بیٹھنے کی اجازت دی۔

۷...... سنن کبریٰ البیہقی ج۹ص۸۵ میں حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ: ''امرنی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ان اغور ماء آبار بدر'' ترجمہ:...... ''جنگ بدر میں رسول اللہ ﷺ نے مجھے حکم فرمایا کہ بدر کے کنوؤں کا پانی خشک کر دوں۔''

اور ایک روایت میں ہے کہ: ''ان یغور المیاہ کلھا غیر ماء واحد تلقی القوم علیہ'' ترجمہ:...... ''سوائے ایک کنوئیں کے جو بوقت جنگ ہمارے کام آئے گا باقی سب کنوئیں خشک کر دیئے جائیں۔''

۸...... صحیح بخاری ج۲ص۱۰۲۳ میں ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے پاس چند بددین زندیق لائے گئے تو آپ نے انہیں آگ میں جلا دیا۔ حضرت ابن عباسؓ کو اس کی اطلاع پہنچی تو فرمایا: ''اگر میں ہوتا تو انہیں جلاتا نہیں۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے عذاب کی سزا مت دو۔ بلکہ میں انہیں قتل کرتا۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے:

''من بدل دینہ فاقتلوہ'' ترجمہ:...... ''جو شخص مرتد ہوجائے اسے قتل کر دو۔''

۹...... صحیح بخاری ج۱ص۴۲۳ میں صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا کہ: ''رات کی تاریکی میں مشرکین پر حملہ ہوتا ہے تو عورتیں اور بچے بھی زد میں آجاتے ہیں فرمایا وہ بھی انہی میں شامل ہیں۔''

اب فقہ کی چند تصریحات ملاحظہ ہوں:

۱...... علامہ دردیر مالکی شرح کبیر میں باغیوں کے احکام میں لکھتے ہیں کہ:

''وقطع المیرۃ والماء عنھم الا ان یکون فیھم نسوۃ وزراری ٤'٢٩٩'' ترجمہ:...... ''ان کا کھانا پانی بند کر دیا جائے۔ الا یہ کہ ان میں عورتیں اور بچے ہوں۔

۲...... کوئی قاتل اگر حرم مکہ میں پناہ گزین ہوجائے۔ اس سلسلہ میں ابوبکر الجصاص لکھتے ہیں کہ:

''قال ابو حنیفۃ وابویوسف ومحمد وزفروالحسن بن زیاد۰ اذا قتل فی غیرالحرم ثم دخل الحرم لم یقتص منہ مادام فیہ ولکنہ لا یبایع ولا یواکل الی ان یخرج من الحرم۰ احکام القرآن ٢'٢١'' ترجمہ:...... ''امام ابوحنیفہ، ابویوسف، محمد، زفر اور حسن بن زیاد کا قول ہے کہ جب کوئی حرم سے باہر قتل کر کے حرم میں داخل ہو تو جب تک حرم میں ہے اس سے قصاص نہیں لیا جائے گا۔ مگر نہ اس کے ہاتھ کوئی چیز فروخت کی جائے۔ نہ اس کو کھانا دیا جائے۔ یہاں تک کہ وہ حرم سے نکلنے پر مجبور ہوجائے۔

۳...... درمختار میں ہے کہ:

’’وافتی الناصحی بوجوب قتل کل موز وفی شرح الوهبانیه ویکون بالنفی عن البلد وبالهجوم علی بیت المفسدین بالاخراج عن الدار وبهد مها ‘‘ترجمہ:...... ’’ناصحی نے فتویٰ دیا ہے کہ ہر موذی کا قتل واجب ہے اور’’شرح وہبانیہ‘‘ میں ہے کہ تعزیر یوں بھی ہوسکتی ہے کہ شہر بدر کردیا جائے اوران کے مکان کا گھیراؤ کیا جائے۔ انہیں مکان سے نکال باہر کیا جائے اورمکان ڈھادیا جائے۔‘‘

۴...... ابن عابدین الشامی درمختار ج ۳ص ۲۷۲ میں لکھتے ہیں کہ:

’’قال فی احکام السیاسة وفی "المنتقی" واذا سمع فی داره صوت المزامیر فادخل علیه لانه لما اسمع الصوت فقد اسقط حرمة الدار ، وفی حدود "البزازیة" وغصب "النهایة" وجنایة الدرایة" ذکر صدر الشهید عن اصحابنا انه یهدم البیت علی من اعتاد الفسوق وانواع الفساد فی داره حتی لا باس بالهجوم علی بیت المفسدین وهجم عمر علی نائحة فی منزلها وضربها بالدرة حتی سقط خمارها ، فقیل له فیه فقال لا حرمة لها بعد اشتغالها بالمحرم والتحقت بالاماء...... وعن عمر رضی الله عنه انه احرق بیت الخمار وعن الصفار الزاهدالامر بتخریب دارالفاسق ‘‘ترجمہ:...... ’’احکام السیاستہ میں’’المنتقی‘‘ سے نقل کیا ہے کہ جب کسی کے گھر سے گانے بجانے کی آواز سنائی دے تو اس میں داخل ہوجاؤ۔ کیونکہ جب اس نے یہ آواز سنائی تو اپنے گھر کی حرمت کو خود ساقط کردیا ہے اور بزازیہ کے کتاب الحدود نہایہ کے باب الغصب اور درایہ کے کتاب الجنایات میں لکھا ہے کہ صدرالشہید نے ہمارے اصحاب سے نقل کیا ہے کہ جو شخص فسق وبدکاری اور مختلف قسم کے فساد کا عادی ہو ایسے شخص پر اس کا مکان گرادیا جائے۔ حتیٰ کہ مفسدوں کے گھر میں گھس جانے میں بھی مضائقہ نہیں۔ حضرت عمرؓ ایک نوحہ گر عورت کے گھر میں گھس آئے اوراس کے ایسا درّہ مارا کہ اس کے سر سے چادر اتر گئی اوراپنے طرزعمل کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا کہ حرام میں مشغول ہونے کے بعد اس کی کوئی حرمت نہیں رہی اور یہ لونڈیوں کی صف میں شامل ہوگئی۔ حضرت عمرؓ سے یہ بھی مروی ہے کہ آپ نے ایک شرابی کے مکان کو آگ لگادی تھی۔ صفار زاہد کہتے ہیں کہ فاسق کا مکان گرادینے کا حکم ہے۔‘‘

۵...... ملاعلی قاری مرقاۃ شرح مشکوٰۃ ج ۴ص ۱۰۷ باب التعزیر میں لکھتے ہیں کہ:

’’وهذا تنصیص علی ان الضرب تعزیر یملکه الانسان وان لم یکن محتسبا وصرح فی "المنتقی" بذالك ‘‘ترجمہ:...... ’’اور یہ کہ اس امر کی تصریح ہے کہ مارنا ایسی تعزیر ہے جس کا انسان اختیار رکھتا ہے خواہ محتسب نہ ہو’’المنتقی‘‘ میں اس کی تصریح کی گئی۔‘‘

یاد رہے کہ اس قسم کے مقاطعہ کا تعلق درحقیقت بغض فی اللہ سے ہے۔ جس کو حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے احب الاعمال الی الله! فرمایا ہے (کما فی روایت ابی ذر فی کتاب السنة عند ابی داؤد)

بغض فی اللہ کے ذیل میں امام غزالیؒ احیاء العلوم ج ۲ص ۱۶۷ میں بطور کلیہ لکھتے ہیں کہ:

''الاول ۔ الكافر ۔ فالكافران كان محارباً فهو يستحق القتل والارقاق ۔ وليس بعد هذين اهانة ۔ الثاني المبتدع الذى يدعوا لى بدعته فان كانت البدعة بحيث يكفر بها فامره اشد من الذى لانه لايقر بجزية ولا يسامح بعقد ذمة ۔ وان كان ممن لا يكفر به فامره بينه وبين الله اخف من امرالكافر لا محالة ۔ ولكن الانكار عليه اشد منه على الكافر ۔ لان شرالكافر غير متعد فان المسلمين اعتقدوا كفره فلا يلتفتون الى قوله............ الخ''

ترجمہ:...... ''اوّل کافر، پس کافر اگر حربی ہو تو اس بات کا مستحق ہے کہ قتل کیا جائے یا غلام بنالیا جائے اور یہ ذلت واہانت کی آخری حد ہے۔ دوم صاحب بدعت جو اپنی بدعت کی دعوت دیتا ہے۔ پس اگر بدعت حد کفر تک پہنچی ہوئی ہو تو اس کی حالت کافر ذمی سے بھی سخت تر ہے۔ کیونکہ نہ اس سے جزیہ لیا جا سکتا ہے اور نہ اس کو ذمی کی حیثیت دی جا سکتی ہے۔ اور اگر بدعت ایسی نہیں جس کی وجہ سے اس کو کافر قرار دیا جائے تو عنداللہ تو اس کا معاملہ کافر سے لامحالہ اخف (ہلکا) ہے۔ مگر کافر کی بہ نسبت اس پر نکیر زیادہ کی جائے گی۔ کیونکہ کافر کا شر متعدی نہیں۔ اس لئے کہ مسلمان کافر کو ٹھیٹ کافر سمجھتے ہیں۔ لہٰذا اس کے قول کو لائق التفات ہی نہیں سمجھیں گے.......... الخ''

ردالمحتار ج۳ ص۲۹۸ میں قرامطہ کے بارے میں لکھا ہے کہ:

''نقل عن المذاهب الاربعة انه لا يحل اقرارهم فى ديار الاسلام بجزية ولا غيرها ۔ ولا تحل مناكحتهم ولا ذبائحهم .... والحاصل انهم يصدق عليهم اسم الزنديق والمنافق والملحد ۔ ولا يخفى ان اقرارهم بالشهادتين مع هذا الاعتقاد الخبيث لا يجلعهم فى حكم المرتد لعدم التصديق ولا يصح اسلام احدهم ظاهراً الا بشرط التبرى عن جميع ما يخالف دين الاسلام ۔ لانهم يدعون الاسلام ويقرؤن بالشهادتين وبعد الظفر بهم لا تقبل توبتهم اصلاً .... الخ''

ترجمہ:...... ''مذاہب اربعہ سے منقول ہے کہ انہیں اسلامی ممالک میں ٹھہرانا جائز نہیں۔ نہ جزیہ لے کر نہ بغیر جزیہ کے۔ نہ ان سے شادی بیاہ جائز ہے۔ نہ ہی اُن کا ذبیحہ حلال ہے......... حاصل یہ ہے کہ ان پر زندیق منافق اور ملحد کا مفہوم پوری طرح صادق آتا ہے۔ اور ظاہر ہے کہ اس خبیث عقیدہ کے باوجود ان کا کلمہ پڑھنا انہیں مرتد کا حکم نہیں دیتا۔ کیونکہ وہ تصدیق نہیں رکھتے اور ان کا ظاہری اسلام غیر معتبر ہے۔ جب تک کہ ان تمام امور سے جو دین اسلام کے خلاف ہیں۔ برات کا اظہار نہ کریں۔ کیونکہ وہ اسلام کا دعویٰ اور شہادتین کا اقرار تو پہلے سے کرتے ہیں (مگر اس کے باوجود پکے بے ایمان اور کافر ہیں) اور ایسے لوگ گرفت میں آ جائیں تو ان کی توبہ اصلاً قابل قبول نہیں۔''

فقہ حنفی کی معتبر کتاب معین الحکام بسلسلہ تعزیر ایک مستقل فصل میں لکھا ہے کہ:

''والتعزير لا يختص بفعل معين ولا قول معين ۔ فقد عزر رسول الله صلى الله

عليهو سلم الهجر وذالك فى حق الثلاثته الذين ذكرهم الله تعالىٰ فى القرآن العظيم فهجروا خمسين يوما، لا يكلمهم احد، وقصتهم مشهورة فى الصحاح، وعزررسول الله صلى الله عليه وسلم بالنفى فامر باخراج المخنثين بالمدينة ونفاهم، وكذالك الصحابة من بعده، ونذكر من ذالك بعض ماوردت به السنة مما قال ببعضه اصحابنا، وبعضه خارج المذهب، فمنها امر عمر بهجر صبيغ الذى كان يسئال عن الذاريا وغيرها، ويامرالناس بالتفقه فى المشكلات من القرآن فضربه ضرباً وجيعاً ونفاه الى البصرة اوالكوفة وامر بهجره، فكان لا يكلمه احد حتى تاب وكتب عامل البلدان عمر بن الخطاب رضى الله عنه يخبره بتوبته فاذن للناس فى كلامه، ومنها ان عمر رضى الله عنه حلق راس نصير بن الحجاج ونفاه من المدينة لما شبهت النساء به فى الاشعار وخشى الفتنة، ومنهاء ما فعله عليه الصلوة والسلام بالعرنيين، ومنها ان اباب بكر استشار الصحابة فى رجل ينكح كما تنكح المراة، فاشاروا بحرقه بالنار فكتب ابوبكر بذالك الى خالد بن الوليد، ثم حرقهم عبدالله بن الزبير فى خلافته، ثم حرقم هشام بن عبدالملك، ومنها ان ابابكر رضى الله عنه حرق جماعة من الردة، ومنها امره صلى الله عليه وسلم بكسر دنان الخمروشق ظروفها، ومنها امره صلى الله عليه وسلم يوم خيبر بكسر القدورالتى طبخ فيها لحم الحمر الا هلية، ثم استاذنوه فى غسلها، فاذن لهم فدل علىٰ جواز الامرين لان العقوبة بالكسر لم تكن واجبة، ومنها تحريق عمر المكان الذى يباع فيه الخمر، ومنها تحريق عمر قصر سعد بن ابى وقاص لما احتجب فيه عن الرعية وصار يحكم فى داره، ومنها مصادرة عمر عماله باخذ شطر اموالهم وقسمتها بينهم وبين المسلمين، ومنها انه ضرب الذى زور على نقش خاتمه واخذ شيئاً من بيت المال مائة، ثم ضربه فى اليوم الثانى مائةً ثم ضربه فى اليوم الثالث مائةً، وبه آخذ مالك لان مذهبه التعزير يزاد على الحد، ومنها ان عمر رضى الله عنه لما وجد مع السائل من الطعام فوق كفايته وهو يسئال، اخذ ما معه واطعمه ابل الصدقة، وغير ذالك ممايكثر تعداده وهذه قضايا صحيحة معروفة.......... الخ (ج٣ ص٧٥) ولا باس بان بيبع المسلمون من المشركين من الطعام والثياب وغير ذالك الا السلاح والكراع والسبى، سوواء دخلوا اليهم بامان اوبغير امان، لانهم يتقون بذالك على قتال المسلمين ولا يحل للمسلمين اكتساب سبب تقويتهم على قتال المسلمين، وهذا المعنى لا يوجد فى سائر الامتعة ثم هذا الحكم اذا لم يحاصروا حصناً من حصونهم فلا ينبغى لهم ان يبيعوا من اهل الحصن طعاماً ولا شراباً ولا سبباً يقويهم على المقام، لانهم ان ما خاصروهم

لینفد طعامهم وشرابهم ، حتی یعطوا بایدیهم ویخرجوا علی حکم الله ، ففی بیع الطعام وغیره منهم اکتساب سبب تقویتهم علی المقام فی حصنهم ، بخلاف ما سبق فان اهل الحرب فی دارهم یتمکنون من اکتساب ما یتقوون به علی المقام لا بطریق الشراء من المسلمین ، واما اهل الحصن لا یتمکنون ذالك بعد ما احاط المسلمون بهم فلا یحل لاحد من المسلمین ان یبعیهم شیئا من ذالك ، فمن فعله فعلم به الامام ادبه علی ذالك لا رتکابه مالا یحل''

ترجمہ:...... ''اور تعزیر کسی معین فعل یا معین قول کے ساتھ مختص نہیں۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے ان تین حضرات کو (جو غزوہ تبوک میں پیچھے رہ گئے تھے اور) جن کا واقعہ اللہ تعالیٰ نے قرآن عظیم میں ذکر فرمایا ہے۔ مقاطعہ کی سزا دی تھی۔ چنانچہ پچاس دن تک ان سے مقاطعہ رہا۔ کوئی شخص ان سے بات تک نہیں کر سکتا تھا۔ ان کا مشہور قصہ صحاح ستہ میں موجود ہے۔ نیز رسول اللہ ﷺ نے جلاوطنی کی سزا بھی دی۔ چنانچہ مخنثوں کو مدینہ سے نکالنے کا حکم دیا اور انہیں شہر بدر کر دیا۔ اسی طرح آپ ﷺ کے بعد صحابہ کرامؓ نے بھی مختلف تعزیرات جاری کیں۔ ہم ان میں سے بعض کو جو احادیث کی کتابوں میں وارد ہیں۔ یہاں ذکر کرتے ہیں۔ ان میں سے بعض کے ہمارے اصحاب قائل ہیں اور بعض پر دیگر ائمہ نے عمل کیا۔ حضرت عمرؓ نے صبیغ نامی ایک شخص کو مقاطعہ کی سزا دی یہ شخص ''الذاریات'' وغیرہ کی تفسیر پوچھا کرتا تھا۔ اور لوگوں کو فہمائش کیا کرتا تھا کہ وہ مشکلات قرآن میں تفقہ پیدا کریں۔ حضرت عمرؓ نے اس کی سخت پٹائی کی۔ اور اسے بصرہ یا کوفہ جلاوطن کر دیا اور اس سے مقاطعہ کا حکم فرمایا۔ چنانچہ کوئی شخص اس سے بات .... تک نہیں کرتا تھا۔ یہاں تک کہ وہ تائب ہوا اور وہاں کے گورنر نے حضرت عمرؓ کو اس کے تائب ہونے کی خبر لکھ بھیجی۔ تب آپ نے لوگوں کو اجازت دی کہ اس سے بات چیت کر سکتے ہیں۔ حضرت عمرؓ نے نصیر بن حجاج کا سر منڈوا کر اسے مدینہ سے نکال دیا تھا جب کہ عورتوں نے اشعار میں اس کی تشبیب شروع کر دی تھی اور فتنہ کا اندیشہ لاحق ہو گیا تھا۔ آنحضرت ﷺ نے قبیلہ عرنیہ کے افراد کو جو سزا دی (اس کا قصہ صحاح میں موجود ہے) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ایک ایسے شخص کے بارے میں جو بدفعلی کراتا تھا صحابہ سے مشورہ کیا۔ صحابہؓ نے مشورہ دیا کہ اسے آگ میں جلا دیا جائے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے خالد بن ولیدؓ کو یہ حکم لکھ بھیجا۔ بعد ازاں حضرت عبداللہ بن زبیرؓ اور ہشام بن عبدالملکؒ نے بھی اپنے اپنے دور خلافت میں اس قماش کے لوگوں کو آگ میں ڈالا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مرتدین کی ایک جماعت کو آگ میں جلایا۔ آنحضرت ﷺ نے شراب کے مٹکے توڑنے اور اس کے مشکیزے پھاڑ دینے کا حکم فرمایا۔ آنحضرت ﷺ نے خیبر کے دن ان ہانڈیوں کو توڑنے کا حکم فرمایا جن میں گدھوں کا گوشت پکایا گیا تھا۔ پھر صحابہ کرامؓ نے آپ ﷺ سے اجازت چاہی کہ انہیں دھو کر استعمال کر لیا جائے تو آپ ﷺ نے اجازت دیدی۔ یہ واقعہ دونوں باتوں کے جواز پر دلالت کرتا ہے۔ کیونکہ ہانڈیوں کو توڑ ڈالنے کی سزا واجب نہیں تھی۔ حضرت عمرؓ نے اس مکان کو جلا دینے کا حکم فرمایا جس میں شراب کی خرید و فروخت ہوتی تھی۔ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ نے جب رعیت سے الگ تھلگ اپنے گھر ہی میں فیصلہ کرنا شروع کیا

تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کا مکان جلا ڈالا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے عمال کے مال کا ایک حصہ ضبط کر کے مسلمانوں میں تقسیم کر دیا۔ ایک شخص نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی مہر پر جعلی مہر بنوالی تھی اور بیت المال سے کوئی چیز لے لی تھی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے سو درے لگائے۔ دوسرے دن پھر سو درے لگائے اور تیسرے دن بھی سو درے لگائے۔ امام مالکؒ نے اسی کو لیا ہے۔ چنانچہ ان کا مسلک ہے کہ تعزیر مقدار ''حد'' سے زائد بھی ہو سکتی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جب ایک سائل ایسا دیکھا جس کے پاس قدر کفایت سے زائد غلہ موجود تھا چھین کر صدقہ کے اونٹوں کو کھلا دیا۔ ان کے علاوہ اس نوعیت کے اور بھی بہت سے واقعات ہیں اور صحیح اور معروف فیصلے ہیں۔ اور شرح سیر کبیر ج ۳ ص ۵۷ میں ہے۔ اور کوئی مضائقہ نہیں کہ مسلمان کافروں کے ہاتھ غلہ اور کپڑا وغیرہ فروخت کریں۔ مگر جنگی سامان اور گھوڑے اور قیدی فروخت کرنے کی اجازت نہیں۔ خواہ وہ امن لے کر ان کے پاس آئے ہوں یا بغیر امان کے۔ کیونکہ ان چیزوں کے ذریعہ مسلمانوں کے مقابلے میں ان کو جنگی قوت حاصل ہوگی۔ اور مسلمانوں کے لئے ایسی کوئی چیز حلال نہیں جو مسلمانوں کے مقابلہ میں کافروں کو تقویت پہنچانے کا سبب بنے اور یہ علت دیگر سامان میں نہیں پائی جاتی۔ پھر یہ حکم جب ہے جب کہ مسلمانوں نے ان کے کسی قلعہ کا محاصرہ نہ کیا ہوا ہو۔ لیکن جب انہوں نے ان کے کسی قلعہ کا محاصرہ کیا ہوا ہو تو ان کے لئے مناسب نہیں کہ اہل قلعہ کے ہاتھ غلہ یا پانی یا کوئی ایسی چیز فروخت کریں جو ان کے قلعہ بند رہنے میں مدد و معاون ثابت ہو۔ کیونکہ مسلمانوں نے ان کا محاصرہ اسی لئے تو کیا ہے کہ ان کا رسد اور پانی ختم ہو جائے۔ اور وہ اپنے کو مسلمانوں کے سپرد کر دیں اور اللہ تعالیٰ کے حکم پر باہر نکل آئیں۔ پس ان کے ہاتھ غلہ وغیرہ بیچنا۔ ان کے قلعہ بند رہنے میں تقویت کا موجب ہوگا۔ بخلاف گزشتہ بالا صورت کے کیونکہ اہل حرب اپنے ملک میں ایسی چیزیں حاصل کر سکتے ہیں جن کے ذریعہ وہاں قیام پذیر رہ سکیں۔ انہیں مسلمانوں سے خریدنے کی ضرورت نہیں۔ لیکن جو کافر کہ قلعہ بند ہوں۔ اور مسلمانوں نے ان کا محاصرہ کر رکھا ہو وہ مسلمانوں کے کسی فرد سے ضروریات زندگی نہیں خرید سکتے۔ لہذا کسی بھی مسلمان کو حلال نہیں کہ ان کے ہاتھ کسی قسم کی کوئی چیز فروخت کرے۔ جو شخص ایسی حرکت کرے اور امام کو اس کا علم ہو جائے تو امام اسے تادیب اور سرزنش کرے۔ کیونکہ اس نے غیر حلال فعل کا ارتکاب کیا ہے۔

مذکورہ بالا نصوص اور فقہاء اسلام کی تصریحات سے حسب ذیل اصول و نتائج منقح ہو کر سامنے آجاتے ہیں:

۱...... کفار محاربین سے دوستانہ تعلقات ناجائز اور حرام ہیں جو شخص ان سے ایسے روابط رکھے۔ وہ گمراہ اور ظالم اور مستحق عذاب الیم ہے۔

۲...... جو کافر مسلمانوں کے دین کا مذاق اڑاتے ہیں۔ ان کے ساتھ معاشرتی تعلقات نشست و برخاست وغیرہ بھی حرام ہے۔

۳...... جو کافر مسلمانوں سے برسرپیکار ہوں۔ ان کے محلے میں ان کے ساتھ رہنا بھی ناجائز ہے۔

۴...... مرتد کو سخت سے سخت سزا دینا ضروری ہے۔ اس کی کوئی انسانی حرمت نہیں۔ یہاں تک کہ اگر پیاس

سے جان بلب ہوکر تڑپ رہا ہو تب بھی اسے پانی نہ پلایا جائے۔

۵..... جو کافر مرتد اور باغی مسلمانوں کے خلاف ریشہ دوانیوں میں مصروف ہوں۔ ان سے خرید وفروخت اور لین دین ناجائز ہے۔ جبکہ اس سے ان کو تقویت حاصل ہوتی ہو۔ بلکہ ان کی اقتصادی ناکہ بندی کر کے ان کی جارحانہ قوت کو مفلوج کر دینا واجب ہے۔

۶..... مفسدوں سے اقتصادی مقاطعہ کرنا ظلم نہیں۔ بلکہ شریعت اسلامیہ کا اہم ترین حکم اور اسوۂ رسول ﷺ ہے۔

۷..... اقتصادی اور معاشرتی مقاطعہ کے علاوہ مرتدوں، موذیوں اور مفسدوں کو یہ سزائیں بھی دی جاسکتی ہیں۔ قتل کرنا، شہر بدر کرنا، ان کے گھروں کو ویران کرنا، ان پر ہجوم کرنا وغیرہ۔

۸..... اگر محارب کافروں اور مفسدوں کے خلاف کاروائی کرتے ہوئے ان کی عورتیں اور بچے بھی تبعاً اس کی زد میں آجائیں تو اس کی پروا نہیں کی جائے گی۔ ہاں! اصالتہً عورتوں اور بچوں پر ہاتھ اٹھانا جائز نہیں۔

۹..... ان لوگوں کے خلاف مذکورہ بالا اقدامات کرنا دراصل اسلامی حکومت کا فرض ہے۔ لیکن اگر حکومت اس میں کوتاہی کرے تو خود مسلمان بھی ایسے اقدامات کر سکتے ہیں جو ان کے دائرہ اختیار کے اندر ہوں۔ مگر انہیں کسی ایسے اقدام کی اجازت نہیں۔ جس سے ملکی امن میں خلل وفساد کا اندیشہ ہو۔

۱۰..... مکمل مقاطعہ صرف کافروں اور مفسدوں سے ہی جائز نہیں۔ بلکہ کسی سنگین نوعیت کے معاملہ میں ایک مسلمان کو بھی یہ سزا دی جاسکتی ہے۔

۱۱..... زندیق اور ملحد جو بظاہر اسلام کا کلمہ پڑھتا ہو مگر اندرونی طور پر خبیث عقائد رکھتا ہو اور غلط تاویلات کے ذریعہ اسلامی نصوص کو اپنے عقائد خبیثہ پر چسپاں کرتا ہو۔ اس کی حالت کافر اور مرتد سے بھی بدتر ہے کہ کافر اور مرتد کی توبہ بالاتفاق قابل قبول ہے۔ مگر بقول شامی زندیق کا نہ اسلام معتبر ہے نہ کلمہ۔ نہ اس کی توبہ قابل التفات ہے۔ الا یہ کہ وہ اپنے تمام عقائد خبیثہ سے برات کا اعلان کرے۔

ان اصول کی روشنی میں زیر بحث فرد یا جماعت کی حیثیت اور ان سے اقتصادی ومعاشی، اور معاشرتی وسیاسی مقاطعہ یا مکمل سوشل بائیکاٹ کا شرعی حکم بالکل واضح ہوجاتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم!

کتبہ: ولی حسن ٹونکی غفر اللہ لہ

دارالافتاء مدرسہ عربیہ اسلامیہ نیوٹاؤن کراچی!

انا خاتم النبیین لا نبی بعدی

میں آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں

استفسارات حول الطائفة القاديانية!

تقدیم

حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی

بسم اللّٰه الرحمٰن الرحيم

استفسارات حول الطائفة القاديانية

مقدمة من

فضيلة القاضى محمد تقى العثمانى

الى فضيلة العلامة المحقق الشيخ حبيب بلخوجه، حفظه اللّٰه تعالىٰ ورعاه الامين العام لمجمع الفقه الاسلامى.

السلام عليكم و رحمة اللّٰه و بركاته:

فان الطائفة القاديانية، كما تعرفون، من الفرق الزائغة المنحرفة التى لا تألوا المسلمين خبالا. وقد صدرت من معظم البلاد الاسلامية فتاوى العلماء فى تكفيرهم، وفى الاخير أدخلت حكومت باكستان تعديلا فى دستورها، قررت فيه أن هذه الطائفة من الأقليات غير المسلمة، و ذالک فى سنة ۱۹۷۴م، ثم اتبعته فى العام الماضى بقانون يمنعهم من استعمال المصطلحات الاسلامية، كالمسجد، و "الأذان" و "الخلفاء الراشدين" و "الصحابة" و "أمهات المومنين" وما الى ذالک، كما قررت رابطة العالم الاسلامى فى قرارها الصادر سنة ۱۹۷۳م أنها فرقة كافرة منحرفة.

وبعد هذا كله، فان هذه الطائفة قد رفعت الى المحكمة العالية بكيب تائون من جنوب افريقيا، قضية ضد المسلمين، أن المسلمين يحكمون عليهم بالكفر، و يمنعونهم من الصلاة فى مساجدهم وعن دفن موتاهم فى مقابرهم، و طلبوا من المحكمة أن يصدر حكما ينهى المسلمين عن كل ذالک و يقررأنهم مسلمون.

وكانت المحكمة قد أصدرت فى مبدأ الأمر حكما على المسلمين بأن لايمنعوا القاديانيين من دخول مساجدهم الى أن تبلغ القضية نهايتها، فرفع المسلمون طلباء الى المحكمة بالغاء هذا الحكم، وأن لا يمنع المسلمون من وضعهما السابق الى أن تبت المحكمة بالحكم فى القضية، فسافرنا من باكستان...... ونحن عشرة رجال...... الى جنوب أفريقيا، لنساعد اخواننا المسلمين هناک، والحمد للّٰه الذى رزقنا النجاح فى هذه المرحلة الابتدائية وقد الفت المحكمة حكمها السابق.

سماع دلائل الفريقين، وكانت القاضية اذ ذاک امرأة نصرانية سمعت دلائلنا بكل عناية و اصفا.

ثم رفع المسلمون طلبا آخر، أن الحكم بكفر القاديانيين والاسلامهم، انما هوأمر دينى بحت، لاينبغى لمحكمة علمانية ان يتدخل فيها، بعد ما أجمع سائر المسلمين فى بقاع الأرض أن

اتباع مرزا غلام أحمد كلهم خارجون عن ملة الاسلام، ولم يبق هذا الأمر بعد ذالك موضوع نقاش او جدال.

وان هذا الطلب رفع الى قاض يهودى، وانكم تعرفون أن القاديانيين لهم مركز فى اسرائيل، ولهم مع اليهود صلات قوية، وزاد الضغث على الابالة أن هذا القاضى اليهودى بعد من فرقهم المبتدعة التى أخرجها الا رتوركسيون عن دائرتهم، فبطبعه كان ميّالا الى مواساة القاديانيين، فحكم فى جواب هذا الطلب خلاف المسلمين، وقال فى حكمه: ان المحكمة العلمانية هى المصدر الوحيد الذى يستطيع أن يحكم فى هذه المسئلة الدينية حكما لا يتأثر بعواطف العصبية المذهبية، فيجب عليها أن تتدخل فى هذا الامر ويبت فيه برأى غير منحاز.

فاضطر المسلمون بعد هذا الحكم أن يعرضوا أمام المحكمة دلائل تكفير القاديانيين من الكتاب والسنة، و اجماع الامة.

وقد طلب القاديانيون من المسلمين اثبات أن علماء المسلمين فى جميع البلاد الاسلامية يعتبرون القاديانية كفرا، وذكروا للمحكمة انه ليس هناك فى العالم الاسلامى مجلس يمثل علماء، جميع الدول الاسلامية، حتى يقال: ان المسلمين أجمعوا على ذالك.

وفى هذا الصدر يحتاج المسلمون فى هذه القضية الى فتوى من مجلس دولى للعلماء، يسئل جميع البلاد الاسلامية، ولاشك أن مجمع الفقه الاسلامى هو أعظم ماوجد حتى الآن من المجالس فى هذا الشأن، فيريد المسلمون فى جنوب أفريقيا أن يصدر المجمع فتوى يصرح بتكفير أتباع مرزا أحمد القاديانى، ليكون سندا لهم عند دعواهم الاجماع على ذالك.

وان هذه القضية ستشرع المحكمة فى سماعها للخامس من شهر نوفبر هذا العام، ونرجو انعقاد مجلس المجمع قبله، فمن المناسب جدا أن يصدر المجمع فتوى من قبل مجلسه العام فى جلسة القادمة.

وانى، نظرا الى أهمية الموضوع، قد سودت هذه الفتوى، لتكون ورقة عمل لشعبة لافتاء أولا، وللمجلس ثانيا.

فالمرجو أن ترسلوا هذه الفتوى الى جميع الاخوةالأعضا، كورقة عمل للجلسة القادمة، وارجو أن الاخوة الاعضاء نظرا الى أهمية الموضوع، يسامحون عن عدم دخول هذا الموضوع فى الائحة التى أعدتها شعبة التخطيط.

وأرجوأيضا أن تخبرونى عن وصول هذه الرسالة، واد خال الموضوع فى لائحة الجلسة القادمه.

والسلام عليكم و رحمة الله وبركاته

(محمد تقى العثمانى)

استفتاء

الحمد للّٰه وكفٰى، و سلام على عباده الذين اصطفٰى.

ان الطائفة القاديانية التى تسمّى نفسها "الأحمدية" تتبع فى أمور دينها رجلا اسمه مرزا غلام احمد القاديانى، وان مرزا غلام أحمد القاديانى رجل ولد فى قاديان، قرية من قرى الهند، وادعى انه نبى مرسل من اللّٰه سبحانه، و أنه بروز لسيدنا محمد رسول اللّٰه ﷺ ولذالک فأن نبوته لا تنافى كون رسول اللّٰه ﷺ خاتم النبيين، ثم ان هذا الرجل لم يكتف بادعاء النبوة، بل ادعى أنه أفضل من سائر الانبياء، السابقين، وأنه هو المسيح الموعود الذى أخبر النبى ﷺ بنزوله فى آخر الزمان، وان كتاباته سلينة بمثل هذه الدعاوى، وباهانة عدة من الأنبياء، عليهم السلام، وصحابة الرسول ﷺ وان عدة مقتبسات مترجمة من كتبه مجموعة على سبيل المثال فى ضميمة "ألف" من هذا الاستفتاء.

وان أتباع مرزا غلام أحمد القاديانى ينقسون الى فرقتين:

۱..... الفرقة القاديانية: وهى التى تؤمن بنبوة مرزا غلام أحمد القاديانى، بكل معنى الكلمة، و تكفر كل من لم يؤمن بنبوته، و تسمٰى زوجته أم المؤمنين، وأتباعه الذين بايعوا على يده "صحابة و خلفاء" و "الخلفاء الراشدين."

۲..... الفرقةاللاهورية: وهى التى تؤمن بأن مرزا غلام أحمد القاديانى هوالمسيح الموعود وأنه المجدد للقرن الرابع عشر، وأن جميع ما كتبه فى مؤلفاته حق يجب اتباعه وأنه كان ينزل عليه وحيى يجب تصديقه و اتباعه، وأن كل من يكذب مرزا غلام أحمد أو يكفره فهو كافر.

غير أنهم يقولون: ان مرزا غلام أحمد لم يكن نبيا بمعناه الحقيقى، وانما كانت نبوته ظلية أو مجازية، وكان وحيه وحى ولاية، دون وحى نبوة، وأن مجرد عدم الايمان بمرزا غلام أحمد القاديانى لا يكفر الانسان، ولكن يكفره الاعتقاد بكذبه، أو كفره.

وان كلتا الفرقتين من أتباع مرزا غلام أحمد القاديانى متفقتان فى أمور:

۱..... ان مرزا غلام أحمد القاديانى هو المسيح الموعود الذى أخبر النبى ﷺ بنزوله فى آخر الزمان.

۲..... أنه كان ينزل عليه وحى يجب على جميع الناس تصديقه و اتباعه.

۳..... أنه كان ظلا و بروزا للنبى ﷺ نفسه فى آخرالزمان.

۴..... أنه كان محقا فى جميع دعاويه، وفى كل ماتكلم به، أو كتبه فى مؤلفاته.

۵..... كل من كذبه فى دعاويه، أو كفره فهو كافر.

ولذالک اتفق علماء الهند و باكستان على كفر مرزا غلام أحمد القاديانى، و كلتا الفرقتين من اتباعه منذنحو خمسين عاما، ووافقهم على ذالک علماء البلاد الاسلامية الأخرى،

حتى صدر قرار من رابطة العالم الاسلامى فى مكة المكرمة سنة ۱۹۷۳م بتكفيرهم باجماع ۱۴۴ منظمة من المنتظما الاسلامية فى سائر بقاع الارض، ثم صدر فى باكستان تقنين دستورى أعلن بكفر كلتا الفرقتين من القاديانين، وبذالک حکمت المحكمة العالية فى باكستان، وحدث مثل ذالک فى ماليزيا، وقد رد هولاء القاديانيون الان قضية ضد المسلمين فى المحكمة العالية من كيب تائون، جنوب أفريقا وطلبوا منها أن تعلن باسلامهم و بتخطئة من يكفرهم.

فنرجو من أصحاب الفضيلة أعضاء مجمع الفقه الاسلامى الاجابة عن الأسئلة التالية:

۱..... هل يعد مرزا غلام أحمد القاديانى بعد ادعاء نبوته من المسلمين أويحكم بكفره وبارتداده.

۲..... هل الفرقة القاديانية من أتباعه مسلمة، أو كافرة؟

۳..... هل الفرقة اللاهورية من أتباعه مسلمة، أو كافرة؟

۴..... هل يجوز لمحكمة علمانية أن تحكم باسلام رجل أو كفره؟ ولئن حكمت فى ذالک هل ينفذ حكمها على المسلمين؟

وندعوا الله سبحانه أن يصدر خدماتكم فى سبيل نشر الدعوة الاسلامية، يوفقكم لما فيه خيرالاسلام والمسلمين. نظيم محمد رئيس مسلم جوڈیشنل كونسل

ضمیمہ الف

دعوى النبوة

۱..... يقول فى "دافع البلاء" هو الا له الحق الذى أرسل رسوله فى قاديان. (۱)

۲..... يقول فى "نزول المسيح" أنا رسول و نبى، أى أننى باعتبار الظلية الكاملة مرآة فيها انعكاس كامل لصورة المحمدية والنبوة المحمدية. (۲)

۳..... وقال فى تتمة "حقيقة الوحى": "والذى نفسى بيده أنه أرسلنى وسمانى نبيا." (۳)

۴..... وقال فى "ایک غلطی کا ازاله" "ان زها مائة وخمسين بشارة من الله وجدتها صادقة الى وقتنا هذا، فلما زا أنكر اسمى نبيا و رسولا، وبما أن الله هوالذى سمانى بهذه الأسما، فلما زا أردها، أولما زا أخاف غيره؟" (۴)

۵..... وقال فى هامش "حقيقة الوحى": "ان الله تعالى جعلنى مظهرا لجميع الأنبياء، ونسب الى أسمائهم، أنا آدم، أنا شيث، أنا نوح، أنا ابراهيم، أنا اسحاق، أنا اسماعيل، أنا يعقوب، أنا يوسف، أنا عيسى، أنا موسى، أنا داؤد، وأنا مظهر كامل لمحمد ﷺ أى أنا محمد و أحمد ظليا. (۵)

---

(۱) ص ۱۱ .. الطبعة الثالثة، قاديان ۱۹۴۶م.

(۲) فى الهامش (ص ۳) الطبعة الاولى، قاديان ۱۹۰۹م.

(۳) (ص ۶۸) طبعة قاديان سنة ۱۹۳۴م.

(۴) (ص ۸) طبعة قاديان سنة ۱۹۰۱م.

(۵) (ص ۷۲) طبعة قاديان سنة ۱۹۳۴م.

٦...... وقال في صحيفة "بدر": "دعواى أنني رسول ونبى." (١)
٧...... وقال في "نزول المسيح": "ان الأنبياء و ان كثروا الا أننى لست أقل منهم فى المعرفة." (٢)
٨...... وكذالك كان اعتقادى أولاً: "أين أنا من المسيح ابن مريم؟ فانه نبى ومن المقربين فلو ظهر أمر دل على فضلى اعتبرته فضيلة جزئية، ثم تتابع على الوحى كالمطر، فجعلنى أستقر على هذه العقيدة، و خاطبى بالنبى صراحةً بحيث أننى نبى من ناحية ومن امته من ناحية أخرى...... و اؤمن بوحيه الطاهر كما أؤمن بجميع وحى الله الذى جاء قبلى وأنا مطيع لوحى الله تعالىٰ، وما دام لم يأتنى منه علم كنت أقول كما قلت فى الأوّل، ولما جاء منه علم قلت خلاف ذالك. (٣)
٩...... لاشك أن عقيدة المرزا متنبئ التى مات عليها: أنه نبى، وقد جاء ذالك فى الخطاب الأخير الذى نشر فى يوم وفاته في جريدة "أخبار عام" وصرح فيه مايلى: "أنا نبى بحكم الله ولو جحدته أكون آثما، واذ سمانى الله نبيا فكيف يمكن لى جحوده، وأنا على هذه العقيدة حتى أرحل من هذه الدنيا. (٤) كتب هذا الخطاب فى ٢٣ مايو ١٩٠٨ ء نشر فى ٢٦ مايو ١٩٠٨ فى "أخبار عام" وفى ذالك اليوم مات المرزا المتنبئ.
١٠...... أنا هوالنبى خاتم الانبياء بروزيهبموجب آية: "وآخرين منهم لما يلحقوا بهم وسمانى الله محمدا وأحمد، فى "براهين احمدية" قبل عشرين عاما، واعتبرنى وجود محمد ﷺ نفسه، ولذالم يتزلزل ختم نبوة محمد ﷺ بنبوتى، ولاالظل لا ينفصل عن أصله، ولأننى محمد ظليا، ولذالم ينفک ختم النبوة، لأن نبوة محمد ﷺ لم تزل محدودة على محمد، اى بقى محمد ﷺ نبيا لاغير. أنه لما كنت محمدا ﷺ بروزيا، وانعكست الكمالات المحمدية مع النبوة المحمدية فى اللون البروزى فى مرآتى الظلية، فأى انسان منفرد ادعى النبوة على حياله. (٥)
١١...... يقول ابن المتنبى الأوسط...... مرزا بشير أحمد القاديانى: هذا النظرية بعض الناس أن النبوة الظلية والبروزية من أدنى أنواع النبوة وانما هو خداع النفس ولا حقيقت له، لأنه لابد للنبوة الظلية أن يستغرق صاحبها فى اتباع النبى ﷺ حتى ينال درجة: "صرت أنا أنت وأنت أنا" وفى هذه الحالة يرى هو أن الكمالات المحمدية تنزل على نفسه فى صورتها العكسية، ثم يزداد هذا القرب حتى يلبس رداء النبوة المحمدية، و عندئذ يقال النبى الظلى، واذا كان الظل يقتضى أن يكون صورة كاملة لأصله و عليه اجماع جميع الأنبياء هوالاحمق الذء يرء نبوة المسيح الموعود الظالية من أدنى أنواع النبوة أن ينتبه و يكفر فى أمرا لأنه هجم على شأن النبوة هى تاج سائر النبوات، ولا أفهم لما ذا يتعثر الناس فى نبوة المسيح الموعود؟ ولما ذا يراه الناس نبوة ناقصة؟ فانى أرى أنه كان نبيا ظليا لبروزه للنبى ﷺ ومكانة هذه النبوة الظلية العاليه.

---

(١) ٥ مارس ١٩٠٨ م و "حقيقة النبوة" (١...... ٢٧٢) ذيل رقم٣.
(٢) (ص ٩٧) الطبعة الأولى، قاديان سنة ١٩٠٩ م.
(٣) "حقيقة الوحى" (ص ١٤٩ و ١٥٠) طبعة قاديان سنة ١٩٣٤ م.
(٤) "اخبار عام" ٢٦ مايو ١٩٠٨ م و "حقيقة النبوة" (ص ٢٧١) لمرزا محمود و "مباحثة راولبندى" (ص ١٣٦)
(٥) (ايک غلطى كا ازاله ص ١٠ و ١١) طبع ربوة.

ومن الواضح أن الأنبياء في العصور الماضية لم يكونوا يجمعون. بالضرورة. كل الكمالات التي جمعت في محمد ﷺ بل كل نبي كان يعطى من الكمالات حسب عمله و استعداده قلة وكثرة الا أن المسيح الموعود أعطي النبوة عند ما اكتسب جميع الكمالات المحمدية واستحق أن يقال: "النبي الظلي" فالنبوة الظلية لم توخر قدم المسيح الموعود بل قدمتها الى الامام الى أن أقامته جنبا الى جنب مع النبي ﷺ. (۱)

مسودة الجواب المقترح

عن

الاستفتاء القاديانيين

محمد تقي عثماني. عضو القسم الشرعي لمحكمة العلياء باكستان.

الحمد لله رب العالمين، والصلاة والسلام على رسوله خاتم النبيين، و على من تبعهم باحسان الى يوم الدين.

ا و ۲...... ان نصوص القرآن والسنة مطبقة على أن النبوة والرسالة قد انقطعت بعد بعثة النبي الكريم سيدنا محمد ﷺ وأن كل من ادعى النبوة بعده ﷺ فهو كاذب خارج عن ملة الاسلام، وان هذه العقيدة من المبادى الأساسية التي لاتقبل اى تاويل أو تخصيص، فانها ثابتة بنصوص القرآن الكريم الواضحة البينة المراد، والحديث النبوية المتواترة القطعية، يقول الله سبحانه و تعالى:

"ماكان محمد أبا أحد من رجالكم، ولكن رسول الله و خاتم النبيين." (الاحزاب ۴۰)

وهناك أحاديث متواترة أكثر من مائة تثبت هذه العقيدة القطعية، نذكر منها على سبيل المثال مايلي:

(الف)...... "عن أبي هريرةؓ أن رسول الله ﷺ قال: ان مثلي و مثل الأنبياء من قبلي كمثل رجل بنى بيتا فأحسنه و أجمله الا موضع لبنة من زاوية، فجعل الناس يطوفون به و يعجبون له، ويقولون: هلا وضعت هذه اللبنة، وأنا خاتم النبيين." (۲)

(ب)...... "عن أبي حازم قال قاعدت أباهريرةؓ خمس سنين فسمعته يحدث عن النبي ﷺ قال: كانت بنو أسرائيل تسوسهم الأنبياء، كلما هلك نبي خلفه نبي، وأنه لانبي بعدى، و سيكون خلفاء، قالوا: فما تأمرنا؟ قال: فوابيعة الأول فالأول. (المسلم ج ۲ ص ۲۴۸)

(ج)...... "عن أبي هريرةؓ عن النبي ﷺ قال: لاتقوم الساعة حتى يقتل فتتان، فيكون بينهما مقتلة عظيمة دعواهما واحدة، ولا تقوم الساعة حتى يبعث دجالون كذابون قريبا من ثلاثين، كلهم يزعم أنه رسول الله. (رواه البخاري و مسلم و أحمد)

وعلى أساس هذه النصوص القطعية قد اجتمعت الأمة الاسلامية على أن كل من ادعى

(۱) "كلمة الفصل" و "ريويو آف ريليجنز" مارس و ابريل ۱۹۱۵م.

(۲) رواه البخاري في كتاب الانبياء.

النبوة والرسالة أوبأنه ينزل عليه وحي يجب اتباعه كحجة شرعية، فانه كافر خارج عن الملة. يقول القاضي عياض رحمه الله تعالى في الشفاء. (ص ٣٦٢ طبع الهند)

"لأنه أخبر أنه ﷺ خاتم النبيين، ولانبي بعده و أخبر عن الله تعالى أنه خاتم النبيين، وأجمعت الأمة على حمل هذه الكلام على ظاهره أن مفهومه المراد به دون تأويل ولا تخصيص، ولا شك في كفر هولاء الطوائف كلها قطعا أجماعا و سمعًا."

يقول الشيخ على القارى في شرح الفقه الأكبر ص ٢٠٢:

"ودعوى النبوة بعد نبينا ﷺ كفر بالاجماع."

ولم تفرق هذه النصوص القطعية ولا الاجماع المنعقد على هذه العقيدة بين دعوى النبوة التشريعية و غير التشريعية، فكل منهما كفر، لامجال له في الاسلام.

وبما أن مرزا غلام أحمد القادياني قد ادعى لنفسه النبوة والرسالة كما هو ظاهر من مقتبسات كتبه المذكورة في ضميمة "الف" من الاستفتاء، فانه كافر خارج عن الاسلام، و أما ما تاؤل به من أن نبوته ظل النبوة سيدنا محمد ﷺ فان هذا التأويل لايفيد في هذا الصدر شيئا وذالك لوجهين:

الأول: انا قد ذكرنا أن عقيدة ختم النبوة لاتقبل أوّى تأويل أو تخصيص، ولذالك كما ظهر في المسلمين من يدعي لنفسه النبوة، فان الامة الاسلامية عبرالقرون لم تسئله ابداً عن تأويل يتأول به، ولا دليل يعتمد عليه، وانما حكمت بكفره و خروجه عن الاسلام بمجرر ادعائه النبوة، ولذالك قاتل الصحابة رضى الله عنهم مسيلمة الكذاب والأسود العنسي وطليحة بن خويلد المتنبئين الذين كان عندهم تأويل ما يدعونه من النبوة والرسالة.

والوجه الثاني: النبوة الظلية أو البروزية التي تاؤل بها المتنبئ القادياني ليست في زعمه نبوة دون نبوة الأنبياء الأخرين، وانما هي نبوة تفوق درجة على نبوة جميع أنبياء بني اسرائيل فان هذه النبوة كما يزعمه المتنبئ القادياني لايعطل ها أحد من الناس، حتى يجوز جميع فضائل سيدنا محمد رسول الله ﷺ ويجمع بين جميع أوصاف كماله، بحيث يصبح ظهورا ثانيا لسيدنا محمد ﷺ نفسه، ولذالك ادعى هذا المتنبئ الكذاب في كتابه "ايک غلطى كا ازاله" (ص ١٠ و ١١)

"وسماني الله محمدا و أحمد في "براهين أحمديه" قبل عشرين عاما، و اعتبرني وحود محمد ﷺ نفسه، ولذا لم يتزلزل ختم نبوة محمد صلى الله عليه وسلم بنبوتي، لأن الظل لا ينفصل عن أصله، ولأنني محمد ظليا، ولذالم ينقض ختم النبوة، لأن نبوة محمد ﷺ لم تزل محدودة على محمد، أي بقي محمد ﷺ نبيا لاغير، أعني لما كنت محمدا ﷺ بروزيا وانعكست الكمالات المحمدية مع النبوة المحمدية في اللون البروزي في مرآتي الظلية، فأي انسان منفرد ادعى النبوة على حياله؟"

ويقول ابنه مرزا بشير أحمد القادياني في كتابه "كلمة الفصل" وريويو آف ريليجنز مارس و أبريل ١٩١٥م:

"ومن الواضح أن الأنبياء، في العصور الماضية لم يكونوا يجمعون بالضرورة ... كل الكمالات التي جمعت في محمد ﷺ بل كل نبي كان يعطى من الكمالات حسب عمله و استعداده قلة و كثرة الا أن المسيح الموعود (يعني "مرزا غلام أحمد القادياني) اعطيي النبوة عند ما اكتسب جميع الكمالات المحمدية، و استحق أن يقال له "النبي الظلي" فالنبوة الظلية لم تؤخر قدم المسيح الموعود (يعني المتنبئ القادياني) بل قد متها الى الامام الى أن اقامته جنبا الى حنب مع النبي ﷺ.

ويقول ابنه و خليفته الثاني مرزا بشير الدين محمود:

"فالنبوة الظلية والبروزية ليست نبوة بسيطة، لأنها لوكانت كذالك لما قال المسيح الموعود (يعني المتنبئ القادياني) في أحد أنبياء بني اسرائيل: أتركوا ذكر ابن مريم فغلام أحمد خير منه. ("القول الفصل" ص ١٦، مطبع ضياء الاسلام قاديان ١٩١٥م)

وصرح بذالك القاضي ظهور الحق أكمل، وكان مدير المجلة القاديانية "ريويو آف ريليجنز" في أبيات التي نشرت في صحيفة "بدر" ٢٥ اكتوبر ١٩١٦م:

"ان محمدا قد نزل فينا ثانيا، وهو أعلى شانا من الأول، من كان يريد رؤية محمد، فلينظر غلام أحمد في قاديان."

وقد أعان هذا الرجل نفسه في مجلة "الفضل" القاديانية المعروفة (٢٢ اغطس ١٩١٦م) أنه عرض هذه الأبيات على مرزا غلام أحمد القادياني، فأثنى عليه بقوله جزاك الله، و أخذها إلى بيته، وذكر هذا الرجل انه قد استلهم مفهوم هذه الأبيات من 'الخطبة الالهامية" للقادياني التي قال فيها:

"الحق روحانية عليه السلام في آخر الألف السادس...... أعني في هذه الأيام...... أشد وأقوىٰ وأكمل من تلك الأعوام، ولذالك لاتحتاج الى الحسام ولا الى حزب المحاربين، ولذالك اختار الله سبحانه المسيح الموعود (يعني به القادياني نفسه) عدة من المئات كعدة ليلة البدر من هجرة سيدنا خير الكائنات لتدل تلك العدة على مرتبة كمال تام من مراتب الترقيات، وهي أربع مائة بعد الألف من خاتم النبيين. (الخطبة الاهامية ص ٢٧ طبع الجمعية الاحمدية لاهور)

فتبين من هذه المقتبسات أن النبوة الظلية، كما يزعمها القادياني وأتباعه، نوع من النبوة يفوق نبوة سائر أنبياء بني اسرائيل، بل هو أقوىٰ و أكمل من نبوة سيدنا محمد ﷺ والعياذ بالله العظيم. فادعائه مثل هذه النبوة كفر صريح لاشبهة في كونه منافيا للنصوص القطعية الدالة على انه لانبي بعد رسول الله ﷺ فثبت أن مرزا غلام احمد القادياني وأتباعه القاديانيين خارجون عن ملة الاسلام دون أي شك و تردد.

٣..... لما ثبت ان مرزا غلام احمد القادياني كافر خارج عن ملة الاسلام بسبب ادعائه النبوة، فان كل من يصدقه في دعاويه و يعتبره اماما في الدين يجب اطاعته و اتباعه، فانه كافر أيضا، فضلا عن اعتباره المسيح الموعود والمهدي والمجدد، وبما أن الطائفة اللاهورية من أتباع مرزا غلام احمد

المتنبئ تعتبره المسيح الموعود والمهدى والمجدد، وأنه كان ينزل عليه وحى يجب اتباعه، فحكمها فى الخروج عن الاسلام كحكم الطائفة القاديانية سواء بسواء وان الدراسة الدقيقة لمعتقدات هذه الطائفة اللاهورية، تدل على أنه ليست هناك فرق أساسى بين معتقدات الطائفتين، وانما هو فرق لفظى انما نشأ لأسباب سياسية.

وتوضيح ذالك أنه لم يكن هناك أى فرق بين الطائفتين فى حياة مرزا غلام احمد لافى عهد خليفته الاول حكيم نور الدين، وكان جميع أتباع مرزا غلام احمد خلال هذه المدة الطويلة يلقبونه نبيا و رسولا، و بقى محمد على اللاهورى (رئيس الطائفة اللاهورية) برهة من الزمن رئيس تحرير لمجلة ريويو آف ريليجنز، ولم يزل فى كتاباته فى تلك المجلة يلقب مرزا غلام احمد نبيا و رسولا، و يعترف له بجميع صفات النبوة دون أى فرق بينه وبين أتباع مرزا الآخرين، فيقول مثلا:

"مهما يفسر المخالف، الا أننا قائلون: ان الله قادر على أن يخلق نبيا و يختار صديقا...... والذى بايعناه (اى المرزا) كان صادقا، وكان رسول الله المختار المقدس." (مجلة "الفرقان" يناير ١٩٤٢م نقلا عن جريدة "الحكم" ١١ جوليو ١٩٠٨م)

وقد نشرت صحيفة الجماعة اللاهورية "بيغام صلح" بيانا عن الجماعة اللاهورية كلها وهذا نصيه.

"نحن نرى حضرة المسيح الموعود والمهدى المعهود نبى هذا العصر ورسوله و منقذه."

ولكن عند ما توفى خليفته الاول حكيم نور الدين ، و اختار كثير من الناس مرزا بشير الدين خليفته الثانى، حدث هناك نزاع سياسيى بين محمد على اللاهورى ومرزا بشير الدين محمود، واعتزل محمد على اللاهورى عن الجماعة القاديانية، وأسس هناك جماعته، وأصدر من قبلها قرارا، وهذا نصيه:

"انا نجيز اختيار مرزا بشير الدين محمود كأمير لمجرد أن يبايع غير الأحمد يين باسم أحمد، و يدخله فى السلسلة الأحمدية، ولكن لانرى الحاجة الى أن يبايعه الأحمديون ثانيا...... وليس للأمير ان يتصرف فى حقوق رئيس الجمعية الأحمدية و امتيازاته التى منحها له حضرة المسيح الموعود، و اختاره لنفسه ثانيا." (الفرقان ينابر ١٩٤٢م نقلا عن "بيغام صلح" ٢٤ مارس ١٩١٤م)

قد تبين من هذا القرار أن الجماعة اللاهورية لم يكن لها أى اعتراض على الجماعة القاديانية ولم يرم مرزا بشير الدين غير أهل للخلافة، وانما كان النزاع فى أن تفوض كل الاختيارات الى الجماعة اللاهورية لا الى الخليفة.

وبناء على هذا الخلاف السياسيى لما بدأت الجماعة القاديانية تضطهد الجماعة اللاهورية فى مجالات الحياة، اضطرت الجماعة اللاهورية الى اكتساب عطف المسلمين، وبدأوا يقولون انهم لايرون مرزا غلام أحمد نبيا، بل يعتبرونه المسيح الموعود والمهدى والمجدد من غير أن يعلن برجوعه من كتاباته السابقة.

والحق أن تقولهم هذا ليس الا حيلة لفظية، فان الجماعة اللاهورية تقصد من لفظ

المسيح الموعود والمهدى والمجدد، عين ماتقصده الجماعة القاديانية من لفظ "النبى الظلى" و" البروزي"، وهذا محمد على اللاهورى يقول فى كتابه، "النبوة فى الاسلام" وقد الفه بعد انفصال جماعته عن الجماعة القاديانية:

"ان المسيح الموعود فى كتاباته السابقة واللاحقة قرر أصلا واحدا، وهو أن باب النبوة مسدود، غير أن نوعا من النبوة يمكن الحصول عليه، ولا نقول: ان باب النبوة مفتوح، بل نقول: ان باب النبوة مسدود، غير أن ولا نقول: انه يمكن لشخص ان يصير نبيا، بل نقول: ان نوعا من النبوة يمكن الحصول عليه عن طريق اتباع النبى ﷺ وهو الذى سمى بالمبشرات فى مكان، وبالنبوة الجزئية فى مكان آخر، وبالمحدثية فى موضع، و بكثرة المكالمة فى موضع آخر، مومها تغيرت الأسما، فقد تقررت علامته، وهى أنه يحصل باتباع الانسان الكامل محمد ﷺ وبالفنا، فى الرسول وهو مستفاض من النبوة المحمدية، وهو نور المصباح النبوى، و ليس شيئا مستقلا بل هو ظل."

(النبوة فى الاسلام ص ١٥٨)

أليس هذا تلاعب بالالفاظ لبيان فلسفة الظل والبروز التى سبق ذكرها فى عبارات الجماعة القاديانية، فان كان الامر كذالک...... وهو كذالک...... فهل يبقى هناک فرق بين الجماعة القاديانية والجماعة اللاهورية؟ ثم ان هذا ليست عقيدة محمد على فحسب، بل هى عقيدة الجماعة اللاهورية كلها، فقد صرح مندوب الجماعة اللاهورية فى المناقشة التى جرت بين الفريقين فى راولبندى، وقد نشرها الفريقان على نفقتهما قائلا:

"ان حضرته...... المرزا...... ظل كامل من ظلال النبى ﷺ ولذالک سميت زوجته...... "بأم المومنين"...... وهذا ايضا مرتبة ظلية."

واعترف ايضا قائلا:

"ان حضرة المسيح الموعود ليس نبيا، غير ان نبوة محمد ﷺ انعكست عليه."

(مباحثة راولبندى ص ١٩٦)

وكل هذه العقائد يؤمن بها الجماعة اللاهورية حتى اليوم، وقد تبين من هذا أن الخلاف بين الجماعتين هو خلاف لفظى فقط، فالجماعة اللاهورية وان كانت تسمى المرزا بلقب "المسيح الموعود" و "المجدد" غير أنها تعنى من هذه الكلمات نفس المعنى الذى تعنيه الجماعة القاديانية من الفاظ "النبى الظلى" و "البروزى" و "النبى غير التشريعى" او "النبى من الامة."

ولا فرق بين الطائفتين من حيث أن كلتيهما تعتقد ان أن مرزا غلام احمد القاديانى المتنبئ كان ينزل عليه وحى يجب اتباعه على سائر الناس، وأن جميع ماكتبه او ادعاه فى كتاباته حق، يجب اطاعته على كل مسلم، بل يصرح محمد على اللاهورى، فى مقدمة كتابه "النبوة فى الاسلام" أن الطائفة اللاهورية أشد ايمانا بالمرزا غلام احمد بالنسبة الى الطائفة القاديانية. فيقول مخاطبا الطائفة القاديانية:

"انكم بجعله (اى المرزا) نبيا كاملا، لا تعترفون له برتبة أعلى مما نعترف به نحن، بجعل نبوته جزئيا، والحق أننا نؤمن بوجوب اتباع وحيه الى حد مساوٍ لما تؤمنون، بل اننا نؤمن به عملا،

أكثر مما تؤمنون به." (النبوة فى الاسلام، ص ۲۳ طبع لاهور ۱۹۱۵م)

واما المسئلة الثانية التى تدعى الطائفة اللاهورية انها تمتاز فيها عن الطائفة القاديانية هى مسئلة تكفير المسلمين، فتدعى الطائفة اللاهورية أنها لا تكفر مسلما لا يؤمن بمرزا غلام احمد القاديانى، بينما الطائفة القاديانية تكفر جميع المسلمين الذين لايؤمنون به.

والحقيقة انه لا فرق بين الطائفتين عملا من هذا الجهة ايضا، لأن الطائفة اللاهورية تقول: لا نكفر من لم يؤمن بمرزا، ولكن نكفر من "كذبه" او "كفرّه" وظاهر أن كل من لايؤمن بمرزا غلام احمد فانه يكذبه فى دعاويه، ولا يوجد على وجه الارض من لا يؤمن بمرزا بعد علم بدعاويه ثم يزعمه صادقا ولا يكذبه، فهناک بين العارفين بمرزا غلام احمد قسمان لا ثالث لهما، اما المؤمنون به، واما المكذبون اياه، وكل من يكذب بمرزا غلام احمد فهو كافر عند الطائفة اللاهورية، فيقول محمد على اللاهورى فى كتابه "رد تكفير اهل القبلة."

"ان حضرة المسيح الموعود لم يعتبر انكاره أو انكار دعواه سببا للكفر وانما جعل سبب التكفير هو انه كفره مفتريا، فعاد عليه الكفر بناء على الحديث الذى يرد الكفر على المكفر اذا لم يكن هو كافرا."

ويضيف الى ذالک قائلا:

"لأن المكفر والمكذب متساويان معنى، اى من يكفر المدعى ... المرزا ...... ومن يكذبه متساويان معنى اى كلاهما يكفرانه فلذالک كلاهما داخلان فى الكفر فى ضوء هذا الحديث."

(رد تكفير اهل القبلة ص ۲۹ و ۳۰ طبع ۱۹۲۲م)

ومن هذه الجهة فانه لا فرق بين الطائفتين من أتباع المرزا فى مسئلة التكفير أيضا.

وبعد اثبات ماذكرنا فانه يوجد فى الطائفة اللاهورية أسباب تالية يكفى كل واحد منها فى تكفيرهم.

(۱)...... لقد ثبت قطعا أن مرزا غلام احمد ليس هو المسيح الذى وعد به عند قرب الساعة، وأن الاعتراف بكونه ذالک المسيح الموعود تكذيب للقرآن الكريم، والسنة المتواتر واجماع الامة، ولما كانت الطائفة اللاهورية تؤمن بان المرزا هوالمسيح الموعود فانها كافرة خارجة عن الاسلام.

(۲) ..... قد ثبت قطعا أن مرزا غلام احمد ادعى النبوة فى تقولاته وكتاباته، وأهان الأنبياء عليهم الاسلام وفضل نفسه على جميع الانبياء فلا يبقى مسلما من اعتبره اماما فى دينه.

(۳)...... سبق ان ذكرنا أن الجماعة اللاهورية تعتقد أن مرزا غلام أحمد ظل و بروز للنبى ﷺ والعياذ بالله وان نبوة محمد ﷺ قد انعكست فيه، و بهذا الاعتبار يصح اطلاق النبوة عليه، وان هذه العقيدة لاتسعها دائرة الاسلام أبدا.

(۴)...... وعلاوة على دعوى النبوة، فان مؤلفات مرزا غلام احمد مليئة بالكفريات الاخرىٰ وان الجماعة اللاهورية تؤمن بجميع هذه الكفريات و تعتبر كتب هذا المتنبئ حجة واجب الاطاعة، فتشارک مرزا غلام احمد القاديانى فى جميع كفرياته.

۴. السئوال الرابع:.

ان كون رجلا مسلما أو كافرا يتوقف على عقائده و افكاره، وان هذه المسئلة و مسئلة عقيدية و كلامية بحتة، ولا يجوز أن يتدخل فيها رجل ليس له معرفة بعلوم القرآن والسنة، ولا يجوز "لمحكمة علمانية" أن تحكم فى هذه المسئلة الدينية الخالصة، ولاسيما بعد ما بت المسلمون فى مسئلة اسلام القاديانيين برأى انعقد الاجماع عليه، فلو حكم محكمة علمانية بحكم مضاز لما اجمعت عليه الأمة الاسلامية لن يقبل حكمها فى ذالک شرعا، وان رأيها فى ذالک لا توازى حبة خردل. والله سبحانه و تعالىٰ اعلم وعلمه احكم و اتم.

وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمين.

قرارات الفتوى

الصادرة

عن الدورة الثانية لمجلس مجمع الفقه الاسلامى

بجدة من ۱۰ .۱۶ ربيع الثانى ۱۴۰۶ه/۲۲ .۲۸ ديسمبر ۱۹۸۵ء

الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على سيدنا محمد خاتم النبيين و على آله و صحبه.

قرار رقم (۴)

بشان...... القاديانية

امابعد:

فان مجلس مجمع الفقه الاسلامى المنبثق عن منظمة المؤتمر الاسلامى فى دورة انعقاد مؤتمره الثانى بجدة عن ۱۰ .۱۶ ربيع الثانى ۱۴۰۶ه/۲۲ .۲۸ ديسمبر ۱۹۸۵ء.

بعد ان نظر فى الاستفتاء المعروض عليه من "مجلس الفقه الاسلامى فى كيتاون بجنوب افريقيا، بشان الحكم فى كل من (القاديانية) والفئة المتفرعة عنها التى تدعى (اللاهورية) من حيث اعتبارهما فى عداد المسلمين او عدمه و بشان صلاحية غير المسلم للنظر فى مثل هذه القضية.

وفى ضوء ما قدم لاعضاء المجمع من أبحاث و مستندات فى هذا الموضوع عن (ميرزا غلام احمد القاديانى) الذى ظهر فى الهند فى القرن الماضى واليه تنسب نحلة القاديانية واللاهورية.

وبعد التأمل فيما ذكر من معلومات عن هاتين النحلتين وبعد التأكد من أن (ميرزا غلام احمد) قد ادعى انه نبى مرسل يوحى اليه و ثبت عنه هذا فى مؤلفاته التى ادعى ان بعضها وحيى انزل عليه وظل طيلة حياته ينشر هذه الدعوى. و يطلب من الناس فى كتبه و اقواله الاعتقاد بنبوته ورسالته، كما ثبت عنه انكسر كثير مما علم من الدين بالضرورة كالجهاد ضد الكفار واعداء المسلمين المستعمرين لبلاده.

وبعد ان اطلع المجمع (ايضاً) على ما صدر عن (المجمع الفقهى بمكة المكرمة) فى الموضوع نفسه.

قرر مايلي:

۱ ...... ان ما ادعا (ميرزا غلام احمد) من النبوة والرسالة ونزول الوحي عليه انكار صريح لما ثبت من الدين بالضرورة ثبوتا قطعيا يقينيا من ختم الرسالة والنبوة بسيدنا محمد ﷺ وانه لا ينزل وحي على أحد بعده وهذه الدعوى من (ميرزا غلام احمد) تجعله و سائر من يوافقونه عليها مرتدين خارجين عن الاسلام. واما (اللاهورية) فانهم كالقاديانية في الحكم عليهم بالردة، بالرغم من وصفهم (ميرزا غلام احمد) بانه ظل و بروز لنبينا محمد ﷺ.

۲ ...... ليس لمحكمة غير اسلامية، او قاضي غير مسلم، أن يصدر الحكم بالاسلام او الردة، ولا سيما فيما يخالف ما أجمعت عليه الامة الاسلامية من خلال مجامعها و علمائها، وذلک لان الحكم بالاسلام او الردة، لا يقبل الا اذا صدر عن مسلم عالم بكل ما يتحقق به الدخول في الاسلام، أو الخروج منه بالردة، و مدرک لحقيقة الاسلام أو الكفر، و محيط بما ثبت في الكتاب والسنة والاجماع: فحكم مثل هذه المحكمة مردود لعدم الاختصاص. والله اعلم.

حکیم العصر مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کے ارشادات

☆...... اگر بہروپے کے طور پر بھی کسی کو نبی بنانا تھا تو نقل مطابق اصل تو ہوتی۔ شکل دیکھو، فہم دیکھو، فراست دیکھو مرزا غلام احمد قادیانی نبیوں کا مقابلہ کرتا ہے۔

☆...... ہماری غیرت کا اصل تقاضا تو یہ ہے کہ دنیا میں ایک قادیانی بھی زندہ نہ بچے۔ حکومت کو چاہیئے کہ پکڑ پکڑ کر ان خبیثوں کو مار دے۔

☆...... عقیدہ نزول عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان لانا فرض ہے۔ اس کا انکار کفر ہے۔ اور اس کی تاویل کرنا زیغ وضلال اور کفر والحاد ہے۔

☆......☆......☆

انا خاتم النبیین لا نبی بعدی

میں آخری نبی ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں

مسلمانوں کے قبرستان میں قادیانیوں کو دفن کرنا جائز نہیں

حضرت مولانا عبداللہ کلام

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

سوال..... اگر کوئی امام کسی مرزائی کا جنازہ پڑھادے اور امام کو یہ علم بھی نہیں تھا کہ وہ مرزائی ہے۔ جب کہ محلے کے مسلمانوں کو معلوم تھا کہ یہ مرزائی ہے اور کفن دفن کا انتظام بھی محلے والے مسلمانوں نے کیا ہے اور مسلمانوں کے قبرستان میں اس کو دفنا دیا ہے۔ مسلمانوں کا مذکورہ مرزائی کے ساتھ یہ معاملہ کرنا کیسا ہے؟۔ نیز امام کے نماز جنازہ پڑھانے سے اس کا نکاح باقی ہے یا ٹوٹ گیا؟ اور اسی طرح سے ان مسلمانوں کا نکاح (جنہوں نے اس کے پیچھے نماز جنازہ پڑھی مرزائی کا علم ہونے کے باوجود) باقی ہے یا ٹوٹ گیا؟۔ براہ کرم دلائل سے جواب عنایت فرمائیں۔ مستفتی غوث بخش سکھر

الجواب باسمه تعالیٰ!

صورت مسئولہ میں اولاً یہ بات سمجھنی چاہئے کہ مرزائی باتفاق علمائے امت' کافر' محارب' زندیق اور مرتد ہیں۔ ان کو کسی بھی اعتبار سے عزت اور شان کا مرتبہ نہیں دینا چاہئے اور اسلام کی غیرت ایک لحہ کے لئے یہ برداشت نہیں کرتی کہ اسلام اور ملت اسلامیہ کے دشمنوں سے کسی نوعیت کا کوئی تعلق اور رابطہ رکھا جائے۔ قرآن کریم میں ایسے لوگوں کے ساتھ کلیتاً قطع تعلق کا حکم دیا گیا ہے۔ چنانچہ سورۃ مائدہ میں ارشاد ہے کہ:

''یاایها الذین آمنو لاتتخذوا الیهود والنصاریٰ اولیاء بعضهم اولیاء بعض ۰ ومن یتولهم منکم فانه منهم ۰ ان الله لایهدی القوم الضالمین ۰ مائده:۵۱ '' ﴿اے ایمان والو! مت بناؤ یہود اور نصاریٰ کو دوست۔ وہ آپس میں دوست ہیں ایک دوسرے کے' اور جو کوئی تم میں سے دوستی کرے ان سے تو وہ انہی میں ہے۔ اللہ ہدایت نہیں کرتا ظالم لوگوں کو۔﴾

اس آیت کے تحت امام ابوبکر جصاص رازیؒ تفسیر احکام القرآن میں لکھتے ہیں کہ:

''وفی هذه الآیة دلالة علی ان الکفار لایکون ولیاً للمسلمین لافی التصرف ولا فی النصرة وتدل علی وجوب البرائة عن الکفار والعداوة بهم لان الولایة ضد العداوة فاذا امرنا بمعادات الیهود والنصاریٰ لکفرهم فغیرهم من الکفار بمنزلتهم والکفرملة واحد ۰ ص۴۴۴ ج۲ '' ﴿اس آیت میں اس امر پر دلالت ہے کہ کافر مسلمانوں کا ولی (دوست) نہیں ہوسکتا۔ نہ تو معاملات میں اور نہ امداد وتعاون میں اور اس سے یہ امر بھی واضح ہوجاتا ہے کہ کافروں سے برأت اختیار کرنا اور اس سے عداوت رکھنا واجب ہے۔ کیونکہ ولایت عداوت کی ضد ہے اور جب ہم کو یہود ونصاریٰ سے ان کے کفر کی وجہ سے عداوت رکھنے کا حکم ہے تو دوسرے کافر بھی انہی کے حکم میں ہیں۔ کیونکہ سارے کافر ایک ہی ملت کے حکم میں ہیں۔﴾

نیز دوسری جگہ سورۃ انعام میں حق تعالیٰ شانہ کا ارشاد ہے کہ:

''واذا رائیت الذین یخوضون فی آیاتنا فاعرض عنهم حتیٰ یخضوا فی حدیث

غیرہ ۰ واما ینسینك الشیطان فلا تقعد بعد الذکریٰ مع القوم الضالمین ۰ انعام ٦٨ ’’﴿اور جب تو دیکھے ان لوگوں کو کہ جھگڑتے ہیں ہماری آیتوں میں تو ان سے کنارہ کر۔ یہاں تک کہ مشغول ہو جائیں کسی اور بات میں اور اگر بھلا دے تجھ کو شیطان تو مت بیٹھ یاد آ جانے کے بعد ظالموں کے ساتھ﴾

اس آیت کے ذیل میں امام ابوبکر جصاص رازیؒ رقمطراز ہیں کہ:

’’وهذا ایدل علی ان علینا ترك مجالسة الملحدین وسائر الکفار عنداظهارهم الکفروالشرك وما لایجوز علی الله تعالیٰ اذا لم یمکنا انکاره ۰ ص۲ ج۳ ’’﴿یہ آیت اس امر پر دلالت کرتی ہے کہ ہم (مسلمانوں) پر ضروری ہے کہ ملاحدہ اور تمام کفار سے جب ان کے کفر و شرک اور اللہ تعالیٰ پر ناجائز باتیں کہنے کی روک تھام نہ کر سکیں تو ان کے ساتھ نشست و برخاست ترک کر دیں۔﴾

مندرجہ ذیل عبارات کی رو سے معلوم ہوا کہ قادیانیوں کے ساتھ مکمل قطع تعلق کرنا چاہئے۔ رہا یہ سوال کہ اگر کسی کا کوئی رشتہ دار قادیانی ہو اور وہ مر جائے تو اس کی تجہیز و تکفین کی کیا صورت ہوگی؟۔ اور اسلامی نقطہ نظر سے ایسے شخص کے بارہ میں کیا رویہ اختیار کرنا چاہئے؟۔

چونکہ یہ سوال بہت سارے ذہنوں کی خلش کا ذریعہ ہے۔ اس لئے ذیل میں ہم مختصراً ان کو بیان کر دیتے ہیں:

اول...... اگر اس کافر و مرتد قادیانی کے ہم مذہب موجود ہوں تو اس مردار کو انہی کے سپرد کر دیا جائے۔ اس صورت میں کسی مسلمان کو اس کی تجہیز و تکفین میں شرکت کرنا درست نہیں۔

دوم...... اگر اس کا کوئی ہم مذہب موجود نہیں تو ایسی مجبوری کی صورت میں ایسے شخص کو غسل اس طرح دیا جائے جیسے ایک ناپاک کپڑے کو دھویا جاتا ہے اور اسے ایک کپڑے میں لپیٹ دیا جائے۔ مگر ان میں سے کسی کام میں بھی سنت کی رعایت نہ کی جائے۔ بلکہ یہ سارے کام سر سے بوجھ کو اتارنے کے لئے انجام دیئے جائیں۔ چنانچہ درمختار علی ہامش ردالمختار میں ہے کہ:

’’فیغسله غسل الثوب النجس ویلفه فی خرقة ۰ ص٦٥٧ ج۱ ’’﴿اسے اس طرح (کراہت سے) غسل دیا جائے جیسے ناپاک کپڑے کو دھویا جاتا ہے اور اسے کسی کپڑے میں لپیٹ دیا جائے۔﴾

اسی وجہ سے فقہاء نے لکھا ہے کہ مرتد کو مسنون طریقے سے غسل و کفن دینا ممنوع اور گناہ ہے۔ چنانچہ فتاویٰ خیریہ میں ہے کہ:

’’فان راعی مانصت العلماء علیه فی غسل المسلم وتکفینه ودفنه فقدار تکب محظورا بلاشك لانه ممنوع عنه شرعاً ۰ علیٰ حامش الفتاویٰ الحامدیه ۰ مکتبه حبیبه کوئٹه ۰ فتاویٰ خیریه ج۱ ص۲٥ ’’﴿اگر کسی شخص نے کسی غیر مسلم کی تجہیز و تکفین اور دفن میں علماء کے ذکر کردہ ان امور مسنونہ کی رعایت کی جو مسلمانوں کے لئے ہیں تو وہ گناہ کا مرتکب ہوا۔ کیونکہ بلاشبہ ان تمام امور کی

رعایت کفار کے حق میں ممنوع ہے۔﴾

سوم...... جس طرح کافر کو سنت کے مطابق غسل وکفن دینا جائز نہیں۔اسی طرح کسی کافر کی نماز جنازہ پڑھنا بھی جائز نہیں۔جیسا کہ سورۃ توبہ میں ارشاد باری ہے کہ:

''ولاتصل علیٰ احد منهم مات ابداً ولاتقم علیٰ قبره۰ انهم كفروا بالله ورسوله وماتوا وهم فاسقون۰ توبه ۸٤ ''﴿اور نماز نہ پڑھوان میں سے کسی پر جو مر جائے کبھی اور نہ کھڑا ہو اس کی قبر پر وہ منکر ہوئے اللہ اور اس کے رسول سے اور وہ مر گئے نافرمان۔﴾

اس آیت کے تحت امام جصاص رازیؒ تفسیر احکام القرآن میں لکھتے ہیں کہ:

''وحظرها (ای الصلوٰة) علیٰ موتی الكفار...... الخ۰ ص ١٤٤ ج٣ ''﴿اور اس میں کفار کے موتٰی پر جنازہ پڑھنے کی ممانعت ہے۔﴾

پس جن مسلمانوں نے مرزائی مرتد کا جنازہ پڑھا ہے۔اگر وہ اس کے عقائد سے واقف تھے کہ یہ شخص مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی مانتا ہے۔اس کی وحی پر ایمان رکھتا ہے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نازل ہونے کا منکر ہے۔ اس علم کے باوجود اگر انہوں نے اس کو مسلمان سمجھا اور مسلمان سمجھ کر اس کا جنازہ پڑھا تو ان تمام لوگوں کو جو جنازے میں شریک تھے اپنے ایمان اور نکاح کی تجدید کرنی چاہئے۔کیونکہ ایک مرتد کے عقائد کو اسلام سمجھنا کفر ہے۔اس لئے ان کا ایمان بھی جاتا رہا اور نکاح بھی باطل ہو گیا۔ان میں سے کسی نے اگر حج کیا تھا تو اس پر دوبارہ حج کرنا بھی لازم ہے۔چنانچہ بحر الرائق میں ہے کہ:

''والاصل ان من اعتقد الحرام حلالاً فان كان حراماً لغيره كمال الغير لايكفرو ان كان لعينه فان كان دليلة قطعيا كفرو الا فلا وقيل التفصيل فى العالم اما الجاهل فلا يفرق بين الحلال والحرام لعينه ولغيره وانما الفرق فى حقه انما كان قطعياً كفر به والا فلا يكفر اذا قال الخمرليس بحرام...... الخ۰ ص١٢٢'١٢٣ ج٥' هكذافى ردالمختار ص ٣١١'ج٣' والهنديه ص ٢٧٢ ج٢ ''﴿(تکفیر کے باب میں) قاعدہ کلیہ یہ ہے کہ جو شخص کسی حرام چیز کے حلال ہونے کا اعتقاد رکھتا ہو اور وہ شے فی نفسہ حرام نہیں (جیسے غیر کا مال) تو اسے کافر نہیں کہا جائے گا اور اگر وہ چیز فی نفسہ حرام ہے تو اس کے حلال ماننے والے کو کافر کہا جائے گا۔بشرطیکہ اس کی حرمت قطعی دلیل سے ثابت ہو (جیسے شراب' خنزیر وغیرہ) ورنہ نہیں۔حضرات علماء میں سے بعض کی رائے یہ ہے کہ یہ تفصیل اس شخص کے لئے ہے جو حرام بعینہ اور حرام لغیرہ کے فرق کو سمجھتا ہو۔اس کے لئے اصول یہ ہے کہ اگر کسی امر قطعی کی حرمت کا انکار کرے تو کافر ہو جائے گا۔ورنہ نہیں۔جیسے اگر کوئی کہے کہ شراب حرام نہیں۔ تو اس کو کافر کہا جائے گا۔﴾

البتہ اگر امام صاحب کو میت کا مرزائی' کافر اور مرتد ہونا معلوم نہ تھا اور لاعلمی میں مسلمان سمجھ کر نماز جنازہ

پڑھادی تو ان کو تجدید ایمان وتجدید نکاح کی ضرورت نہ ہوگی۔ یہی حکم ہر شخص کا ہوگا جس نے لاعلمی میں اس جنازے میں شرکت کی۔ البتہ بے احتیاطی ہوئی۔ کیونکہ تحقیق نہیں کی گئی۔ اس لئے توبہ واستغفار کریں۔

چہارم...... مسنون طریقے سے کافر کو دفن کرنا بھی جائز نہیں ہے۔ بلکہ ایسے شخص کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا ہی جائز نہیں۔ چنانچہ درمختار علی ہامش ردالمختار میں ہے کہ:

''واما المرتد فیلقی فی حفرة کالکلب هکذا فی الهندیة، ص۲۰۷ ج۱ ص۱۶۰ ج۱ ''
﴿اور (مرتد کی میت) کو کتے کی طرح ایک گڑھے میں پھینک دیا جائے۔﴾

مزید علامہ ابن عابدینؒ شامی میں لکھتے ہیں کہ:

''ویکره ان یدخل الکافرفی قبر قریبه المسلم لیدفنه، حوالهمذکوره بالا'' ﴿کسی کافر کو اپنے قریبی رشتہ دار مسلمان کی قبر میں (دفن کرنے کی غرض سے) اترنا بھی ممنوع ہے۔﴾

کفایہ شرح ہدایہ میں ہے کہ:

''لان الموضع الذی فیه الکافر ینزل فیه اللعن والسخط والمسلم یحتاج الیٰ نزول الرحمة فی کل ساعة فینزقبره من ذالك، ص۹۵ ج۲ '' ﴿چونکہ کافر کی قبر پر اللہ تعالیٰ کی ناراضگی اور لعنت برستی رہتی ہے اور مسلمانوں کو تو ہر لحہ رحمت الٰہی کے نزول کی ضرورت ہے۔ اس لئے مسلمانوں کے قبرستان کو اس کافروں کے دفن سے پاک رکھا جائے۔﴾

فتح القدیر میں بھی ہے کہ اگر کوئی مسلمان مرجائے اور اس کا قریبی رشتہ دار کافر ہو۔ پھر وہ کافر اپنے رشتہ دار کی میت کو لے کر قبر میں نہ اترے۔ بلکہ عام مسلمان یہ کام انجام دیں۔ چنانچہ لکھتے ہیں کہ:

''وینبغی ان لایلی ذالك منه بل یفعله المسلمون صؔ۹۵ ج۲ هکذا فی الهندیة، ص۱۶۰ ج۱ والبحر الرائق ص۱۹۱ ج۲ وبدائع الصنائع ص۳۱۹ ج۱ '' ﴿اور وہ (کافر) اس کے دفن کا متولّی نہیں بن سکتا۔ بلکہ اس کے بجائے عام مسلمان ہی اس کو دفن کریں۔﴾

اسی لئے فقہاء نے تصریح کی ہے کہ کافروں کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن ہی نہیں کیا جائے گا۔ بلکہ ان کو علیحدہ دفن کیا جائے گا۔ چنانچہ فتاویٰ خیریہ میں ہے کہ:

''وقال عقبة بن عامرو واثلة بن الاسقع یتخذ لها قبر علحدة وهو احوط، فتاوی خریه علیٰ حامش فتاوی حامدیه ج۱ ص۲۶ '' ﴿عقبہ بن عامر اور واثلہ بن اسقع کہتے ہیں کہ ان کے دفن کی جگہ علیحدہ ہونی چاہئے۔﴾

ان عبارات سے واضح ہوجاتا ہے کہ کافر و مسلمان کا ایک ساتھ دفن کرنا قطعاً جائز نہیں ہے۔ اب صورت مسئولہ

میں چونکہ ایک کافر کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کردیا ہے اور کافروں پر لعنت برستی ہے جس سے مسلمانوں کو تکلیف ہوتی ہے۔ جس کا ذکر مندرجہ بالا سطور میں آچکا ہے۔ اس لئے اس نعش کو مسلمانوں کے قبرستان سے نکال دینا چاہئے۔

چنانچہ امام بخاریؒ نے اپنی جامع بخاری میں نبش قبور مشرکین کے متعلق ایک ترجمۃ الباب قائم کیا ہے۔ اس کے تحت متعدد احادیث لائے ہیں۔ ملاحظہ ہو بخاری ص ۶۱ ج ا۔ ان احادیث کے تحت فقیہ العصر حضرت امام ابوحنیفہؒ وقت حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی نور اللہ مرقدہ و برد مضجعہ رقمطراز ہیں:

''قوله نبش قبور المشركين اى دون غيرها من قبور الانبياء واتباعهم لمافى ذالك من الاهانة لهم بخلاف المشركين فانه لاحرمة لهم. لامع الدرادى ص ۳۹۵ ج ۲ '' ﴿مشرکین کی قبریں اکھاڑ دی جائیں۔ اس لئے کہ (اسلام میں) ان کا کوئی احترام نہیں۔ بخلاف انبیائے کرام اور ان کے متبعین کے کہ اس میں ان کی توہین ہے۔﴾

دوسری جگہ ارقام فرماتے ہیں:

''واما الكفرة فانه لاحرج فى نبش قبور هم اذلا حرج فى اهانتهم. '' ﴿البتہ کفار کی قبریں اکھاڑنے میں کوئی حرج نہیں۔ کیونکہ ان کی توہین کرنے میں کوئی قباحت نہیں۔﴾

مزید آگے لکھتے ہیں کہ:

''وان كانت قبور المشركين فينبغى ان ينبش لانها محل العذاب. ص ۳۹۶ ج ۲ '' ﴿اور اگر مشرکین کی قبریں ہوں تو ان کو اکھاڑ دینا چاہئے۔ کیونکہ وہ محل عذاب ہے۔﴾

اس طرح کی عبارات فتح الباری ص ۴۳۷ ج ا' اور عمدہ القاری ص ۳۵۰ ج ۲ میں بھی مذکور ہیں۔ فقہ کی مشہور کتاب مراقی الفلاح میں ہے:

''واما اهل الحرب فلابأس بنبشهم احتيج اليه ص ۳۷۱' هكذا فى عمدة الفقه ص ۵۳۶ ج ۳ '' ﴿اگر ضرورت ہو تو حربی کفار کی قبریں اکھاڑ دی جائیں۔﴾

مندرجہ بالا تمام عبارات کی روشنی میں یہ بات واضح ہوجاتی ہے کہ اس مرزائی مرتد کی نعش کا مسلمانوں کے قبرستان سے نکالنا ضروری ہے۔

فقط: واللّٰه اعلم! کتبہ عبداللہ کلام عفی عنہ

دارالافتاء' جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی نمبر ۵

بشکریہ بینات کراچی اپریل ۱۹۸۶ء

انا خاتم النبیین لا نبی بعدی

میں آخری نبی ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

فتویٰ حیات مسیح علیہ السلام

شائع کردہ!

حضرت مولانا منظور احمد چنیوٹیؒ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حیات حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام اور ان کے قیامت کے قریب دوبارہ دنیا میں تشریف لانے کے بارہ میں زعمائے ملت کے اہم ترین فتوے جو حضرت مولانا منظور احمد چنیوٹی مرحوم نے عرب وعجم کے علماء کرام سے محنت شاقہ سے حاصل کیے اور اگست ۱۹۹۴ء میں کتابی شکل میں ان کو شائع کیا۔ کتابی شکل میں شائع کرتے وقت اس کا نام ''فتاویٰ حیات مسیح علیہ السلام'' رکھا گیا پیش خدمت ہے۔ اس میں چودہ ملکوں کے ۲۹۱ علماء کرام کے فتویٰ جات ہیں۔ (مرتب)

وائس چانسلر اسلامی یونیورسٹی مدینہ منورہ، رئیس ریاستہ البحوث العلمیہ
والافتاء والدعوۃ والارشاد الریاض، ممبر مجلس شوریٰ سعودی عرب
جناب فضیلت مآب الشیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز کا فتویٰ

ا...... حیات مسیح علیہ السلام کا منکر کافر ہے

الحمد اللّٰہ رب العالمین والعاقبۃ للمتقین والصلوۃ والسلام علی عبدہ و رسولہ و خیرتہ من خلقہ محمد بن عبداللّٰہ و علی آلہٖ و صحبہ و من سار سیرتہ واھتدی بھداہ الی یوم الدین.

اما بعد: فقد وردنا سوال من باکستان بافضاء الاخ فی اللّٰہ الشیخ منظور احمد رئیس الجامعۃ العربیہ والناظم الاعلیٰ للادارۃ المرکزیتہ للدعوۃ والارشاد جنیوت باکستان الغربیۃ وھذا نص السوال.

السوال!

ماقول السادۃ العلماء الکرام فی حیاۃ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام و رفعہ الی السماء بجسدہ العنصری الشریف، ثم نزولہ من السماء الی الارض قرب یوم القیامۃ وان ذلک النزول من اشراط الساعۃ. وما حکم من انکر نزولہ یوم القیامۃ وادعی انہ صلب ولکنہ لم یمت بذلک بل ھاجر الی کشمیر و عاش فیھا طویل ومات فیھا بموت طبعی وانہ لا ینزل قبل الساعۃ افتونا ماجورین. (انتھی)

سوال

ہمارے مخلص بھائی مولانا منظور احمد چنیوٹی پرنسپل جامعہ عربیہ و ناظم اعلیٰ ادارہ مرکزیہ دعوت و ارشاد چنیوٹ مغربی پاکستان کی طرف سے ہمیں ایک سوال پہنچا ہے جس کا اصل متن یہ ہے۔

علماء کرام کا کیا فتویٰ ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات اور جسم مبارک کے ساتھ آسمان پر تشریف لے جانے اور قیامت کے قریب دوبارہ دنیا میں تشریف لانے کے متعلق، نیز کیا آپ کا آسمان سے دنیا میں تشریف لانا واقعی قیامت کی نشانیوں میں سے ہے؟ اور جو ان کے قیامت کے قریب نزول کا منکر ہو اس کا کیا حکم ہے، نیز جو شخص یہ دعویٰ کرے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو سولی پر لٹکایا گیا تھا لیکن اس سے تو آپ کی موت واقع نہ ہوئی البتہ آپ وادی کشمیر کی طرف ہجرت کر کے چلے گئے اور وہاں پر کافی زندگی گزاری اور وہیں اپنی طبعی موت سے وفات پا گئے اور یہ کہ اب وہ قیامت کے قریب آسمان سے نہیں اتریں گے، ہمیں اس بارے میں فتویٰ عنایت فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطاء فرمائیں۔

الجواب!

وباللّٰہ الستعان و علیہ التکلان ولاحول ولا قوۃ الا باللّٰہ.

قد تظاهرت الادلة من الكتاب والسنة على ان سيدنا عيسى بن مريم عبده و رسوله قد رفع الى السماء بجسده الشريف و روحه وانه لم يمت ولم يقتل لم يصلب وانه ينزل فی آخر الزمان فیقتل الدجال، و یکسر الصلیب و یقتل الخنزیر و یصنع الجزیة ولا یقبل الا الاسلام.

وثبت ان ذلک النزول من اشراط الساعة وقد اجمع علماء الاسلام الذین یعتد باقوالهم علی ماذکرنا، و انما اختلفوا فی التوفی المذکور فی قول اللّٰه عزوجل اذ قال اللّٰه یا عیسی انی متوفیک و رافعک الی. (ال عمران ۵۵)

علی اقوال

احدها ان المراد بذلک وفاة الموت لانه الاظاهر من الایة بانسبة الی من لم یتامل بقیة الادلة ولان ذلک قد تکرر فی القرآن الکریم بهذا المعنی مثل قوله تعالی قل یتوفکم ملک الموت الذی و کل بکم. (سجدة ۱۱) و قوله سبحانه و تعالٰی.

ولو تری اذیتو فی الذین کفروا الملئکة (انفال ۵۰) و آیات اخری قد ذکر فیها التوفی بمعنی الموت و علی هذا المعنی یکون فی الایات تقدیم و تاخیر.

القول الثانی

معناه القبض، نقل ذلک ابن جریر فی تفسیره عن جماعة من السلف، و اختاره و رحجه علی ماسواه و علیه فیکون معنی الایة انی قابضک من عالم الارض الی عالم السماء وانت حیی و افعک الی، ومن هذا المعنی قول العرب "توفیت مالی من فلان ای قبضة کله وافیا."

القول الثالث

ان المراد بذلک وفاة النوم لان النوم یسمی وفاة.

وقد دلت الادلة علی عدم موت علیه السلام فوجب حمل الایة علی وفاة النوم جمعا بین الادلة کقوله سبحانه.

وهو الذی یتوفکم بالیل (انعام ۶۰) وقوله عزوجل.

اللّٰه یتوفی الانفس حین موتها والتی لم تمت فی منامها فیمسک التی قضی علیها الموت ویرسل الاخری الی اجل مسمی. (زمر ۴۲)

والقولان الاخیران ارجح من القول الاول، وبکل حال فالحق الذی دلت علیه الادله البینة و تظاهرت علیه البراهین انه علیه الصلٰوة والسلام رفع الی السماء حیا وانه لم یمت بل لم یزل علیه السلام حیا فی السماء الی ان ینزل فی آخر الزمان و یقوم بادا المهمة التی اسندت الیه، المبینة فی الحادیث الصحیحة الثابتة عن محمد رسول اللّٰه ﷺ ثم یموت بعد ذلک الموته التی کتبها اللّٰه علیه ومن هنا یعلم ان تفسیر التوفی بالموت قول ضعیف مرجوح.

واما من زعم انه قد قتل او صلب فصریح القرآن یرد قوله و یبطله و هکذا قول من قال انه لم یرفع الی السماء و انما هاجر الی کشمیر و عاش بها طویلا ومات فیها بموت طبعی وانه لا ینزل

قبل الساعة و انما یاتی مثله فقوله ظاهر البطلان بل هو من اعظم الفدية على الله والكذب عليه و على رسوله ﷺ و هكذا قول من قال انى آت واودى هذه المهمة كالقاديانى فقوله من اوضح الكذب فان المسيح عليه الصلوٰة والسلام لم ينزل الى وقتنا هذا وسوف ينزل فى مستقبل الزمان كما اخبر بذلک رسول الله ﷺ و مما تقدم يعلم السائل و غيره ان من قال ان المسيح قد قتل او صلب او قال انه هاجر الى کشمیر ومات بها موتا طبعيا ولم يرفع الى السماء او قال انه آت او یاتی مثیله وانه ليس هناک مسيح ينزل من السماء فقد اعظم على الله الفدية.

بل هو مكذب لله و رسوله ﷺ ومن كذب الله ورسوله فقد كفر.

والواجب ان يستتاب من قال مثل هذه الاقوال و ان توضح له الادله من الكتاب والسنة فان تاب و رجع الى الحق والاقتل كافرا.

والادلة على ذلک كثيرة معلومة منها قوله سبحانه فى نشان عيسى عليه الصلوٰة والسلام فى سورة النساء.

وما قتلوه وما صلبوه ولكن شبه لهم وان الذين اختلفوا فيه لفى شک منه ط مالهم به من علم الا اتباع الظن ج وما قتلوه يقيناه بل رفعه الله اليه وكان الله عزيزاً حكيمًا. (نساء ۱۵۷)

ومنها ما تواترت به الاحاديث عن رسول الله ﷺ منها.

"انه عليه الصلوة والسلام ينزل فى اخر الزمان حكما مقسطا فيتقل مسيح الضلالة و يكسر الصليب و يقتل الخنزير و يضع الجزية ولا يقبل الا الاسلام.

وهى احاديث متواترة مقطوعة بصحتها عن رسول الله ﷺ وقد اجمع علماء اسلام على تلقيها بالقبول والايمان بمادلت.

عليه و ذكروا ذلک فى كتب العقائد، فمن انكسرها متعلقا بانها اخبار احاد لا تفيد القطع او تاولها على ان المراد بذلک تمسک الناس فى آخر الزمان باخلاق المسيح عليه السلام من الرحمة و العطف واخذ الناس بروح الشريعة و مقاصدها ولبابها. لا بظواهرها فقوله ظاهر البطلان، مخالف لما عليه آئمة الاسلام بل هو صريح فى رد النصوص الثابتة المتواترة و جناية على الشريعة الغراء.

وجراة شنيعه على الاسلام و اخبار المعصوم عليه الصلوة والسلام و تحكيم للظن والهوى و خروج عن جادة الحق والهدى لا يقدم عليه من له قدم راسخ فى علم الشريعة و ايمان صادق بمن جاء بها و تعظيم لا حكامها و نصوصها، والقول بان احاديث المسيح اخبار احاد لا تفيد القطع قول ظاهر الفساد لانها احاديث كثيرة مخرجة فى الصحاح، والسنن، والمسانيد، متنوعة الا سانيد والطرق متعددة المخارج، وقد توفرت فيها مشروط التواتر، فكيف يجوز لمن له ادنى بصيرة فى الشريعة ان يقول باطراحها و عدم الاعتماد عليها ولو سلما انها اخبار احاد فليس كل الاخبار الا حاد لا تفيد القطع بل الصحيح الذى عليه اهل التحقيق من اهل العلم.

ان الاخبار الا حاد اذا تعددت طرقها و استقامت اسانيدها و سلمت من المعارض

المقاوم تفيد القطع، والاحاديث فى هذا الباب بهذا المعنى فانها احاديث مقطوعة بصحتها متعددة الطرق والخارج و ليس فى الباب مايعارضها فهى مفيدة للقطع، سواء قلنا انها متواترة او اخبار احاد، وبذلک يعلم السائل و غيره بطلان هذه الشبهة وانحراف قائلها عن جادة الحق والصواب واشنع من ذلک واعظم فى البطلان والجراة على اللّٰه سبحانه و تعالٰى و على رسوله ﷺ قول من تاولها علٰى غير مادلت عليه الادلة، فانه قد جمع بين تكذيب النصوص وابطالها و عدم الايمان بما دلت عليه السنة من نزول عيسى عليه السلام.

وحكمه بين الناس بالقسط و قتله الدجال و غير ذلک مما جاء فى الاحاديث وبين نسبه الرسول ﷺ الذى هو انصح الناس واعلمهم بشريعة اللّٰه الى التموية والتلبيس وارادة غير مايظهر من كلامه و تدل عليه الفاظه يجب ان ينزه عنه مقام رسول اللّٰه ﷺ وهذا القول يشبه قول الملاحدة الذين نسبوا الرسل عليهم الصلاة والسلام الى التخييل والتلبيس لمصلحة الجمهود وانهم ما ارادوا مما قالوا الحقيقة و قدرد عليهم اهل العلم والايمان و ابطلوا مقالتهم بواضح الحجة و ساطع البرهان فنعوذ باللّٰه من زيغ القلوب والتباس الامور و معضلات الفتن و نزعات الشيطان.

ونساله عزوجل ان يعصمنا والمسلمين من طاعة الهوس والشيطان انه على كل شئ قدير. ولا حول ولا قوة الا باللّٰه العلى العظيم و نرجو ان يكون فيما ذكرناه مقنع للسائل وايضاح الحق والحمد للّٰه رب العالمين و صلى اللّٰه وسلم على عبده و رسوله محمد و آلہ واصحابه اجمعين.

(عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز وائس چانسلر اسلامی یونیورسٹی مدینہ منورہ)

اس اہم سوال کا جواب اللہ کے بھروسہ اور اس کے توکل پر شروع کیا جاتا ہے اس لیے کہ اس کی توفیق کے بغیر نہ تو کسی معصیت سے بچا جا سکتا ہے اور نہ ہی کوئی کام کیا جا سکتا ہے۔

قرآن وحدیث سے اس چیز پر دلائل واضح ہو چکے ہیں کہ حضرت عیسٰی بن مریم علیہ الصلوٰۃ والسلام، اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں، اور یہ کہ آپ اپنے جسم عنصری اور روح دونوں کے ساتھ آسمان پر اٹھائے گئے ہیں، نیز یہ کہ آپ نے نہ وفات پائی ہے نہ ہی قتل کیے گئے ہیں، نہ ہی آپ کو سولی پر چڑھایا گیا ہے، بلکہ آپ آخری زمانہ میں اتریں گے اور دجال کو قتل کریں گے صلیب کو توڑ دیں گے اور خنزیر کو قتل کر دیں گے، جزیہ کو ختم کر دیں گے اور صرف مذہب اسلام کو ہی قبول کریں گے اور حدیث سے یہ بھی ثابت ہے کہ آپ کا آسمان سے نازل ہونا علامات قیامت میں سے ہے۔

اور جن علماء کے اقوال کا اعتبار کیا جاتا ہے جو کچھ ہم نے ذکر کیا ہے انھوں نے اس پر اجماع کیا ہے۔
البتہ لفظ ''توفی'' کے معنی میں اختلاف کیا گیا ہے، جو اللہ تعالیٰ کے اس قول میں مذکور ہے۔ ''جس وقت کہا اللہ نے اے عیسٰی میں لے لوں گا تجھ کو'' اس کے متعلق چند اقوال ہیں۔

<u>پہلا قول</u>...... اس سے مراد ''موت'' ہے اس لیے کہ آیت کا ظاہری معنی یہی معلوم ہوتا ہے، یہ اس کے نزدیک ہے جس نے بقیہ دلائل میں غور نہ کیا ہو، اس لیے کہ قرآن کریم میں یہ لفظ اسی معنی میں کئی جگہ استعمال ہوا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

''تو کہہ قبض کر لیتا ہے تم کو فرشتہ موت کا جو تم پر مقرر ہے۔'' ایسے ہی اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ ''اگر تو

دیکھے جس وقت جان قبض کرتے ہیں کافروں کی فرشتے'' ایسے ہی دیگر آیات ہیں ان میں توفی بمعنی موت ہی لیا گیا ہے، تو اس صورت میں آیات میں تقدیم و تاخیر ماننی ہوگی۔

دوسرا قول ''توفی'' کا معنی ''قبض'' کرنا ہے، ابن جریرؒ نے اپنی تفسیر میں سلف صالحین کی ایک جماعت سے یہی معنی نقل کیا ہے اور اسی قول کو پسند کرتے ہوئے اس کو تمام اقوال پر ترجیح دی ہے، اس صورت میں آیت کا معنی یہ بنا ''ضرور ضرور میں آپ کو قبض کر (کھینچ) لوں گا اپنی طرف، اور اسی قبیل سے عرب کا مقولہ ہے ''توفیت مالی من فلان'' کہ میں نے اس سے اپنا مال پورا پورا لے لیا کہ اس کے ذمہ اس مال میں سے کچھ بھی باقی نہ رہا۔

تیسرا قول یہ ہے کہ اس سے مراد نیند والی وفات ہے اس لیے کہ نیند کا نام بھی وفات رکھا جاتا ہے۔

اور چونکہ ابھی تک آپ کی وفات نہ ہونے پر دلائل بالکل واضح ہو چکے ہیں اس لیے آیت کو نیند والی وفات کے معنی پر محمول کرنا ضروری ہوگیا، تاکہ دلائل کے درمیان اتحاد و یگانگت پیدا ہو سکے، جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔

اور ''وہی ہے کہ قبضہ میں لے لیتا ہے تم کو رات میں'' ایسے ہی اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

''اللہ کھینچ لیتا ہے جانیں جب وقت ہو ان کے مرنے کا، جو نہیں مریں ان کو کھینچ لیتا ہے ان کی نیند میں پھر رکھ چھوڑتا ہے جن پر مرنا ٹھہرا دیا ہے اور بھیج دیتا ہے اوروں کو ایک وعدہ مقرر تک۔''

اور آخری دونوں قول پہلے قول کی بہ نسبت زیادہ راجح ہیں، بہر صورت درست چیز جس پر واضح دلائل آشکارہ اور قائم ہو چکے ہیں وہ یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام آسمان پر زندہ اٹھائے گئے ہیں اور وہ مرے نہیں ہیں بلکہ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام آسمان پر زندہ موجود ہیں، یہاں تک کہ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام آخر زمانہ میں اتریں گے، اور حضور ﷺ سے ثابت شدہ احادیث صحیحہ ہیں جو فریضہ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذمہ سونپا گیا ہے اس کو نبھائیں گے، اس کے بعد آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی طبعی موت سے وفات پائیں گے جو اللہ تعالیٰ نے آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لیے لکھی ہوئی ہے۔ یہاں سے یہ بات واضح ہو گئی کہ ''توفی'' کا معنی موت سے کرنا مرجوع اور ضعیف قول ہے۔

اور جس نے یہ گمان کیا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قتل کر دیا گیا ہے اور انھیں سولی پر چڑھا کر مار دیا گیا ہے، تو قرآن مجید کی واضح آیات اس کے قول کی تردید کرتی ہیں، اسی طرح جس نے یہ کہا کہ آپ کو آسمانوں پر نہیں اٹھایا گیا بلکہ وہ ہجرت کر کے کشمیر چلے گئے تھے اور وہیں کافی مدت گزارنے کے بعد اپنی طبعی موت سے وفات پا گئے ہیں اور یہ کہ آپ قیامت کے قریب نازل نہیں ہوں گے بلکہ آپ کا کوئی مثیل آئے گا تو اس کے قول کا بطلان بھی باطل ظاہر ہے اور یہ تو اللہ تعالیٰ پر بہت بڑا بہتان باندھا گیا ہے اور اس کے رسول ﷺ پر ایک جھوٹ کسا گیا ہے۔ اسی طرح جس نے یہ کہا کہ آنے والا میں ہی ہوں اور یہ فریضہ میں سرانجام دوں گا، جیسا کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے کہا ہے تو اس کا قول بھی بالکل واضح طور پر باطل ہے اس لیے کہ حضرت مسیح علیہ السلام ابھی نازل نہیں ہوئے اور آپ زمانہ مستقبل میں ضرور نازل ہوں گے۔ جیسا کہ اس حقیقت کی خبر رسول اللہ ﷺ نے دی ہے اور ہماری اس گذشتہ وضاحت سے سائل اور دوسرے احباب کو یہ بات بالکل کھل کر معلوم ہو چکی ہوگی کہ جس نے یہ دعویٰ کیا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام قتل کر دیے گئے ہیں، یا آپ سولی پر چڑھا دیے گئے ہیں یا یہ کہ آپ ہجرت کر کے کشمیر چلے گئے ہیں اور وہیں آپ اپنی طبعی موت سے وفات پا گئے ہیں اور آپ آسمانوں پر نہیں

اٹھائے گئے، یا جس نے کہا کہ مسیح تو آ چکے ہیں یا ان کا مثیل آئے گا اور یہ کہ ایسا کوئی مسیح نہیں ہے جو آسمان سے نازل ہو، تو اس نے اللہ پر بہت بڑا بہتان باندھا ہے۔

بلکہ وہ تو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی تکذیب کرنے والا ہے اور جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی تکذیب کرے تو تحقیق وہ کافر ہو گیا۔

اور ضروری ہے کہ اس قسم کے دعویٰ کرنے والے سے توبہ کرائی جائے، اور اس پر کتاب و سنت سے دلائل واضح کیے جائیں۔ پس اگر وہ توبہ کر لے اور اپنے قول سے رجوع کر کے حق کی طرف آ جائے تو بہتر ہے ورنہ اسے کافر گردانتے ہوئے قتل کر دیا جائے گا۔

باقی حیات عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام پر دلائل بکثرت موجود ہیں، ان میں سے چند ایک تحریر کیے جاتے ہیں۔ سورۃ نساء میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق ارشاد باری ہے:۔

''اور انھوں نے نہ اس کو مارا اور نہ سولی پر چڑھایا ولیکن وہی صورت بن گئی ان کے آگے، اور جو لوگ اس میں مختلف باتیں کرتے ہیں تو وہ لوگ اس جگہ شبہ میں پڑے ہوئے ہیں، کچھ نہیں ان کو اس کی خبر، صرف اٹکل پر چل رہے ہیں اور اس کو قتل نہیں کیا۔ بیشک، بلکہ اس کو اٹھا لیا اللہ نے اپنی طرف اور اللہ زبردست حکمت والا ہے۔''

اسی طرح حضور ﷺ کی وہ احادیث جو تواتر کے ساتھ آپ سے ثابت ہیں، ان میں سے آپ ﷺ کا فرمان ہے۔

''کہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام آخر زمانہ میں عادل حاکم بن کر نازل ہوں گے۔ پس آپ مسیح دجال کو قتل کر دیں گے اور صلیب کو توڑ ڈالیں گے اور خنزیر کو مار دیں گے، جزیہ ختم کر دیں گے اور صرف مذہب اسلام ہی قبول کریں گے۔''

یہ متواتر احادیث ہیں اور ان کے رسول اللہ ﷺ کا صحیح کلام ہونے پر پختہ یقین کیا گیا ہے اور علمائے امت نے ان احادیث کے مفہومات کے قابل یقین ہونے اور ان کے اوپر ایمان لانے پر اجماع کیا ہے۔

پس جس نے یہ بہانہ بناتے ہوئے ان احادیث کا انکار کیا ہے کہ یہ احادیث خبر واحد کا درجہ رکھتی ہیں۔ جو یقین کا فائدہ نہیں دے دیتیں یا ان کی تاویل یہ کرے کہ ان سے مراد یہ ہے کہ لوگ آخری زمانہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے شفقت اور نرم دلی والے اخلاق کو مضبوطی سے پکڑ لیں گے، اور ان پر عمل پیرا ہوں گے، اور لوگ شریعت کی روح اور اس کے اصل مقصود کو پا لیں گے اور یہ کہے کہ ان کے ظاہری معنی پر اڑے رہنا درست نہیں، تو اس کا یہ قول بالکل باطل اور ائمہ دین کے مذہب کے کلیتہً خلاف ہے بلکہ یہ تو نصوص قطعیہ متواترہ جو اس ضمن میں وارد ہوئی ہیں ان کی کھلی تردید کی جسارت ہے اور صاف بے داغ شریعت کے ساتھ بہت بڑی زیادتی ہے۔

اور اسلام اور نبی معصوم ﷺ کی احادیث کے خلاف ایک گھناؤنی قسم کی سازش ہے۔ یہ تو اپنے وہم اور خواہش نفس کے مطابق اپنی مرضی کا فیصلہ کرنا اور حق و ہدایت کے راستے سے نکلنا ہے اور جس شخص کو علم شریعت میں دسترس حاصل ہو اور اس کے لانے والے نبی ﷺ پر سچا ایمان ہو اور شریعت کی نصوص اور اس کے احکام کی تعظیم کرتا ہو تو وہ اس قسم کے دعوے کرنے کی جرأت نہیں کر سکتا اور یہ کہنا کہ وہ احادیث جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق

نازل ہوئی ہیں وہ اخبار احاد کا درجہ رکھتی ہیں، یقین کا فائدہ نہیں دیتیں تو اس قول کا فساد بالکل ظاہر ہے، اس لیے کہ یہ متعدد احادیث ہیں جو صحاح ستہ، سنن اور مسانید میں موجود ہیں جو مختلف سندوں اور واسطوں سے آئی ہیں اور ان کے طرق بھی متعدد ہیں اور تواتر کی تمام شرطیں بھی ان میں موجود ہیں، تو جس آدمی کو شریعت کی تھوڑی سی بھی سمجھ بوجھ ہو وہ کبھی بھی یہ نہیں کہہ سکتا کہ ان احادیث کو چھوڑ دیا جائے اور ان پر اعتماد نہ کیا جائے اور اگر ہم مان بھی لیں کہ یہ اخبار احاد ہیں تو سب اخبار احاد ایسی نہیں ہوتیں کہ جو یقین کا فائدہ نہ دیتی ہوں بلکہ صحیح قول جس پر محققین اہل علم کا اتفاق ہے۔

وہ یہ ہے کہ اخبار احاد کے نقل کرنے کے راستے اگر متعدد ہوں اور ان کی سندیں بھی درست ہوں اور ان کی معارض احادیث بھی موجود نہ ہوں تو یہ خبریں یقین کا فائدہ دیتی ہیں، اور اس باب میں جو حدیثیں آئی ہیں وہ اسی معیار کے مطابق ہیں، اس لیے کہ یہ ایسی حدیثیں ہیں کہ ان کی صحت یقینی ہے اور ان کے مخارج اور راستے بھی ایک سے زائد ہیں اس باب میں ایسی کوئی حدیث نہیں ہے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کو ثابت کرنے والی احادیث سے متصادم ہو تو یہ تمام احادیث یقین کا فائدہ دیتی ہیں۔ چاہے یہ متواتر ہوں یا خبر واحد، اس تحقیق سے سوال کرنے والے صاحب اور دوسرے لوگوں کے لیے بھی واضح ہو گیا کہ ان احادیث پر خبر واحد ہونے کی وجہ سے جو شبہ کیا جا رہا تھا وہ بالکل باطل ہے اور اس طرح کا دعویٰ کرنے والا حق اور صحیح راستے سے بھٹکا ہوا ہے۔

اور اس سے زیادہ گھناؤنی اور بری حرکت اس آدمی کی ہے جس نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ پر جھوٹ باندھا اور قرآن و حدیث کی غلط تاویلیں کیں، اس لیے کہ اس نے ایک طرف تو ان دلائل کو جھٹلایا اور تردید کی اور دوسری طرف اس نے نزول عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق وارد حدیثوں کو ماننے سے ہی انکار کر دیا جن میں آپ کے دوبارہ نازل ہونے اور لوگوں کے درمیان حق و انصاف کے مطابق فیصلے کرنے، اور دجال کو قتل کرنے اور دیگر امور کی خبر دی گئی ہے اور ساتھ ہی اس نے حضور ﷺ کو جو سب سے بڑھ کر نصیحت کرنے والے اور شریعت کو زیادہ جاننے والے ہیں ملمع سازی کرنے اور واقعات کو خلط ملط کرنے کے ساتھ منسوب کیا ہے اور آپ ﷺ کے الفاظ سے جو واضح معانی معلوم ہوتے ہیں اور جن پر یہ الفاظ دلالت کرتے تھے ان کے علاوہ اور معانی مراد لیے ہیں اور یہ انتہائی قسم کا جھوٹ اور بہتان ہے اور ایسی دھوکہ بازی ہے کہ جس سے حضور ﷺ کے بلند مقام کو بچانا ضروری ہے اور یہ قول تو ان ملحدوں کے قول کے بالکل مشابہ ہے، جنھوں نے صرف عوام کی مصلحتوں کی خاطر انبیاء علیہم السلام کو پاگل پن اور حقیقت چھپانے والوں کے ساتھ منسوب کیا، ان کا کلام حقیقت کی بالکل عکاسی نہیں کرتا، اہل علم اور ایمان والوں نے ان کی خوب تردید کی ہے ان کے اس مقولہ کو بڑے واضح اور روشن دلائل سے باطل کیا ہے۔ ہم اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے ہیں دلوں کے حق سے پھرنے سے اور مسائل پر شک میں پڑنے سے اور شیطان کے وسوسوں سے۔

اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ ہمیں اور تمام مسلمانوں کو خواہشات اور شیطان کی پیروی کرنے سے محفوظ فرمائے، بیشک وہ ہر چیز پر قادر ہے اور ہمیں امید ہے کہ جو کچھ ہم نے بیان کیا ہے اس سے سائل کی تشفی ہو گئی ہو گی اور حقیقت کی وضاحت بھی، تمام تعریفیں اللہ رب العالمین کے لیے ہیں اللہ تعالیٰ رحمت نازل فرمائے اپنے بندے اور رسول محمد ﷺ اور آپ کی آل اور تمام صحابہ پر۔

حرمین کے جید عالم دین علوی ابن عباس المالکی الحسنی کا فتویٰ

۲...... حیات مسیح علیہ السلام کا منکر مسلمان نہیں ہوسکتا

سوال...... اس بارے میں علمائے کرام کیا فرماتے ہیں کہ سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ ہیں۔ انھیں آسمان پر جسد عنصری سمیت اٹھایا گیا ہے اور وہ قیامت کے قریب آسمان سے زمین پر نازل ہوں گے، ان کا یہ نزول قیامت کی علامتوں میں سے ایک علامت ہے اور ایسے شخص کا کیا حکم ہے جو قیامت کے قریب ان کے نزول کا انکار کرتا ہے اور کہتا ہے کہ وہ سولی پر چڑھائے گئے تھے مگر اس سے وہ فوت تو نہیں ہوئے، بلکہ ہجرت کر کے کشمیر چلے گئے جہاں وہ طویل عرصہ زندہ رہ کر اپنی طبعی موت سے فوت ہوئے، اب وہ قیامت کے قریب نازل نہیں ہوں گے بلکہ ان کا مثیل آئے گا، ان سوالات کا جواب مرحمت فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔
(المستفتی منظور احمد پرنسپل جامعہ عربیہ چنیوٹ مغربی پاکستان)

جواب...... **الحمد لله اعلم بالصواب والصلوة والسلام علی سیدنا محمد و علی الأل والاصحاب والتابعين باحسان الی یوم الحساب.**

امابعد! جمہور اہل سنت والجماعت کا مذہب یہ ہے کہ یہ اعتقاد رکھنا شرعاً ضروری اور واجب ہے کہ سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام اب تک زندہ ہیں۔ وہ آخری زمانے میں نازل ہو کر شریعت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کا نفاذ کریں گے اور راہ حق میں جہاد کریں گے جیسا کہ یہ بات صادق و مصدوق حضرت محمد ﷺ سے باتواتر ثابت ہے۔

یہ عقیدہ رکھنا اس لیے واجب ہے کہ کتاب وسنت کے دلائل اس بات کی وضاحت کے لیے موجود ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب عزیز میں جو ہر قسم کے شک وشبہات سے بالا ہے فرمایا ہے کہ یہودیوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نہ قتل کیا ہے اور نہ سولی دی ہے، بلکہ اللہ تعالیٰ نے انھیں اپنی طرف (آسمان پر) اٹھا لیا ہے (**وما قتلوه يقيناً بل رفعه الله اليه**) (نساء ۱۵۷) ''اور اس کو قتل نہیں کیا بیشک، بلکہ اس کو اٹھا لیا اللہ نے اپنی طرف۔''

اور یہ متواتر احادیث سے ثابت ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام آخری زمانہ میں نازل ہو کر عدل وانصاف پر مبنی نظام عدالت قائم فرمائیں گے۔ صلیب کو توڑ دیں گے، خنزیر کو قتل کر دیں گے اور جزیہ کا خاتمہ کر دیں گے اس وقت دولت اس کثرت سے ہوگی کہ اسے لینے والا کوئی نہ ملے گا۔

اس قسم کی دوسری تصریحات بھی احادیث سے ثابت ہیں، جن میں ان کی زندگی، نزول اور نزول کے بعد زمین میں قیام وغیرہ کی تفصیلات مذکور ہیں یہ احادیث درجہ تواتر تک پہنچ چکی ہیں، دوسری طرف کوئی ایسی صحیح حدیث موجود نہیں جس میں آپ کی موت کا ذکر ہو، اور جس میں آخری زمانہ میں نازل ہونے کے خلاف کوئی تصریح موجود ہو، جب قرآن مجید نے صاف صاف بتا دیا ہے کہ عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اٹھایا گیا ہے، وہ قتل نہیں

ہوئے اور اللہ کے رسول ﷺ نے وضاحت سے فرما دیا کہ وہ آخری زمانہ میں نازل ہوں گے اور غیر مبہم الفاظ میں نزول کے بعد کے مفصل حالات بیان کر دیے، اب ہر مسلمان پر لازم اور واجب ہے کہ وہ اس بات کو اپنا عقیدہ بنائے، اس میں شک کرنے والا اجماع امت کی رو سے کافر قرار پائے گا، کیونکہ یہ عقیدہ اب بلا اختلاف ضروریات دین میں شمار ہوتا ہے۔ اس بارے میں گمراہ اور جاہل لوگوں کے سارے اعتراضات بے بنیاد ہیں اہل علم کو ان بے بنیاد بے ہودہ باتوں کی پرواہ نہ کرتے ہوئے صحیح مذہب پر قائم رہنا چاہیے۔

یہ کہنا سراسر باطل ہے کہ آیت: **انی متوفیک و رافعک الی.** (ال عمران ۵۵)

''میں لے لوں گا تجھ کو اور اٹھا لوں گا اپنی طرف۔''

کا مفہوم یہ ہے کہ پہلے وہ فوت ہوئے پھر موت کی حالت میں اٹھائے گئے۔ یہ مطلب و مفہوم علماء اہل سنت والجماعت کے خلاف ہے، اس کا صحیح مفہوم یہ ہے کہ رفع اور آخری زمانہ میں زمین پر نزول کے بعد تجھے وفات دوں گا یا تیری عمر پوری ہونے پر وفات دوں گا اس صورت میں یہ ایک اطلاع ہوگی جس میں اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ علیہ السلام کو بتایا ہے کہ یہودی آپ کو قتل نہیں کریں گے، جیسا کہ آیت: **ومطهرک من الذین کفروا.** (ایضاً)

''اور پاک کر دوں گا تجھ کو کافروں سے۔''

کے مفہوم سے ثابت ہوتا ہے، رسول ﷺ خدا کی نازل فرمودہ کلام کے شارح و ترجمان تھے، اللہ کا ارشاد ہے: **لتبین للناس مانزل الیهم.** (نحل ۴۴)

''کہ تو کھول دے لوگوں کے سامنے وہ چیز جو اتری ان کے واسطے۔''

آپ ﷺ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں جو تشریح فرمائی ہے۔ اسی میں آپ ﷺ نے فرمایا ہے کہ وہ آخری زمانہ میں نازل ہوں گے، راہ حق میں جہاد کریں گے، دجال کو قتل کریں گے اور شادی کریں گے ان کے ہاں اولاد بھی پیدا ہوگی وغیرہ۔

اس تفصیل سے ہر ایسے شک و شبہ کا ازالہ ہو جاتا ہے جو ان کی موت کے بارے میں کیا جاتا ہے۔ اس آیت کے اس مفہوم کی صحت کی اس سے بھی تقویت ہوتی ہے کہ آیت میں واؤ کا حرف استعمال ہوا ہے، جو درحقیقت مطلق جمع کے لیے ہوتا ہے نہ کہ ترتیب کے لیے جیسا کہ یہ آیت **(واسجدی وارکعی)** ''سجدہ کر اور رکوع کر'' میں ہے۔

کیونکہ رکوع سجود سے پہلے ہوتا ہے رہی یہ آیت: **"واذ قال الله یعیسی ابن مریم، انت قلت للناس اتخذونی وامی الهین من دون الله. الی قوله ذلک الفوز العظیم."** (مائدہ ۱۱۶ تا ۱۱۹)

''اور جب کہے گا اللہ اے عیسیٰ مریم کے بیٹے تو نے کہا لوگوں کو کہ ٹھہرا لو مجھ کو اور میری ماں کو دو معبود سوا اللہ کے۔''

اس حصہ کو اللہ کے قول **ذلک الفوز العظیم** تک پڑھو۔

جس میں عیسیٰ علیہ السلام کا جواب اللہ کے اس قول میں مذکور ہے:

فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیهم وانت علی کل شئی شهید. (مائدہ ۱۱۷)

پھر جب تو نے مجھ کو اٹھا لیا تو، تو ہی تھا خبر رکھنے والا ان کی اور تو ہر چیز سے خبردار ہے۔

تو اس میں توفی کا حقیقی معنی میں استعمال ہونے سے کوئی حرج نہیں ہے کیونکہ عیسیٰ علیہ السلام کو بھی نزول کے

بعد وفات آئے گی، اللہ تعالیٰ کی ذات اقدس کے سوا ہر چیز فنا ہو جائے گی، ہر نفس کو موت کا پیالہ پینا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ”کل نفس ذائقه الموت.“ (عنکبوت ۵۷)

”ہر جی کو چکھنی ہے موت۔“ درحقیقت یہ آیت قیامت کے اسی منظر کا بیان ہے جس میں عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام اس بات کا اعتراف کریں گے کہ میرا رب اللہ تعالیٰ ہے، میں اسی کا بندہ ہوں۔ نہ کہ شریک و سہیم، جیسا کہ عیسیٰ علیہ السلام کے زمانہ کے گمراہ پجاریوں کا خیال تھا، اس لیے اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت محمد ﷺ کی بعثت سے پہلے وفات پا چکے ہیں، اور آیت ”واذ قال الله يعيسى ابن مريم“ مستقبل کے معنی میں استعمال ہوئی ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کا قول: قال الله هذا يوم ينفع الصادقين صدقهم. (مائدہ ۱۱۹)

”فرمایا اللہ نے یہ دن ہے کہ کام آئے گا سچوں کے ان کا سچ۔“

یہ بھی مستقبل کے لیے ہے نہ کہ ماضی کے لیے اور قرآن مجید کی آنے والی آیت: اتی امر الله۔ ”آ پہنچا حکم اللہ کا۔“

ماضی کے صیغے میں مستقبل کے مفہوم کی بہترین دلیل ہے، جیسا کہ تفسیر کے ائمہ ابن عباس اور امام سیوطی وغیرہما نے اس کی تصریح کی ہے، علاوہ ازیں قرآن مجید اور عربی زبان میں اس کی مثالیں بہ کثرت موجود ہیں، اس میں جیسا کہ فن نحو کے علماء کی تحقیق ہے کسی واقعہ یا بات کی تاکید مقصود ہوتی ہے، الجوہر المکنون کے مؤلف اسی طرف اشارہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

وصيغة الماضى لات اوردوا
وقلبوا النكة وافددوا

یہ بھی بڑا عجیب دعویٰ ہے کہ عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو سولی دی گئی لیکن انھیں موت نہیں آئی، جب وہ بقید حیات رہے تو پھر سولی چہ معنی دارد؟

اس پر عربی زبان میں صلب کا لفظ نہیں بولا جاتا بلکہ بے فائدہ تعلیق کہا جا سکتا ہے، قرآن کی نص قطعی کی بناء پر عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق سولی دیے جانے کا عقیدہ رکھنا کفر ہے، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: وماقتلوه وما صلبوه. (نساء ۱۵۷)

”اور انھوں نے نہ اس کو مارا اور نہ سولی پر چڑھایا۔“ آپ کے ہجرت کر کے کشمیر جانے اور طبعی موت سے وفات پانے کا دعویٰ سرتاپا بے اصل و باطل ہے اس کی تاریخ کے کسی واقعہ سے کوئی تائید نہیں ہوتی، ایسے فاسد خیالات ایک گمراہ کن گروہ قادیانی کے عقائد باطلہ میں پائے جاتے ہیں، درحقیقت قادیانیت اسلام کے خلاف ایک بغاوت ہے، جس کی تائید وحمایت میں استعماری طاقت کا ہاتھ ہے۔

ان شاء اللہ یہ فتنہ جلد ہی اپنی ہلاکت و بربادی کو دیکھ لے گا اور اپنی موت آپ مر جائے گا۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

حررہ علوی ابن عباس مالکی

۳...... الشیخ ابوالیسیر عابدین مفتی اعظم جمہوریہ شام کا فتویٰ

الحمد لله وحده والصلوٰة والسلام على من لانبى بعدهٗ.

چونکہ فرقہ قادیانیہ سیدنا محمد ﷺ کو آخری نبی نہیں تسلیم کرتا۔ جس سے اللہ تعالیٰ کے ارشاد خاتم النبیین کی مخالفت لازم آتی ہے۔ نیز دین اسلام کے بیشتر عقائد کا منکر ہے۔

لہٰذا جو شخص بھی ان کے عقائد اختیار کرے گا میں اس کے کفر کا فتویٰ دیتا ہوں۔ واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم
مفتی اعظم جمہوریہ شام، دمشق

۴...... امام کعبہ فضیلۃ الشیخ محمد بن عبداللہ السبیّل کا مدلل فتویٰ

الحمد للّٰہ وحدہ والصلوٰۃ والسلام علی خیر خلقہ محمد ﷺ.

وبعد فقد اطلعت علی ما کتبہ العلماء الافاضل فی الرد و تکفیر من انکر نزول عیسی بن مریم ولا شک انہ من انکر نزول عیسی بن مریم علیہما الصلوٰۃ والسلام بعد ما علم ماورد فیہ من الاحادیث فانہ کافر، لانہ مکذب للّٰہ ورسولہ ومن کذب اللّٰہ ورسولہ فقد کفر. وفد اشتہرت ھذہ العقیدۃ التی ھی انکار نزول عیسی علیہ السلام عند القادیانین الفرقۃ الضالۃ التی کفرت بما انزل علی محمد حیث انہ من عقیدتھم انکار نزول عیسی و زعمھم انہ مات ای موت حقیقی (طبعی) ولا شک ان ھذا کفر و ضلال.

وتکذیب لکتاب اللّٰہ، فاللّٰہ عزوجل یقول. وما قتلوہ وما صلبوہ ولکن شبہ لھم. (نساء ۱۵۷) ومن مذھب ھذہ الطائفۃ الذائغۃ ایضاً انکار ھم ان محمداً خاتم النبیین وھذا ایضاً کفر، لانہ تکذیب لقولہ عزوجل. ماکان محمداً با احد من رجالکم ولکن رسول اللّٰہ و خاتم النبیین. (احزاب ۴۰) حیث انہ فضیلۃ الشیخ منظور احمد جنیوتی الباکستانی طلب منی المشارکۃ فی الکتابۃ فی ھذا الموضوع فقد اجبتہ بما اعتقدہ علی سبیل الارشاد. نسالہ سبحانہ ان یعز الاسلام والمسلمین وان لایضیغ قلوبنا بعداذ ھدانا.

حمد وثناء کے بعد! تحقیق جید علماء کرام نے حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کے نزول کے انکار کرنے والے کی تردید اور اس کے کفر کے متعلق جو کچھ لکھا ہے میں نے اس کا مطالعہ کیا ہے، اس میں کوئی شک نہیں کہ اس مسئلہ کے متعلق جتنی احادیث وارد ہوئی ہیں ان کے ہوتے ہوئے جو حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما الصلوٰۃ والسلام کے نزول کا انکار کرے وہ بالکل پکا کافر ہے اس لیے کہ اس نے اللہ اور اس کے رسول کی تکذیب کی ہے اور جو خدا اور اس کے رسول کی تکذیب کا مرتکب ہو وہ کافر ہو جاتا ہے۔ اور نزول عیسیٰ علیہ السلام کے انکار کا عقیدہ قادیانی گمراہ فرقہ کے ہاں بہت مشہور ہو چکا ہے، اس فرقہ نے حضور ﷺ پر نازل ہونے والی وحی کا انکار کیا ہے، کیونکہ منجملہ ان کے عقائد فاسدہ کے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے انکار کا عقیدہ بھی ہے اور ان کا یہ بھی گمان ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام اپنی طبعی موت سے وفات پا چکے ہیں اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ تو بالکل کھلا کفر اور گمراہی ہے۔

اور اللہ تعالیٰ کی مقدس کتاب کو جھٹلانا ہے اس لیے کہ اللہ عزوجل کا پاک ارشاد ہے: ”اور انھوں نے نہ اس کو مارا اور نہ سولی پر چڑھایا، لیکن وہی صورت بن گئی ان کے آگے، اور اس گمراہ فرقے کے مذہب میں حضور ﷺ کی ختم نبوت کا انکار بھی شامل ہے یہ بھی کفر ہے اس لیے کہ یہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد گرامی کی تکذیب ہے۔ محمد باپ نہیں کسی کا تمھارے مردوں میں سے لیکن رسول اللہ کا اور مہر سب نبیوں پر۔“ چونکہ پاکستان کے مشہور عالم حضرت مولانا منظور احمد چنیوٹی نے مجھ سے مطالبہ کیا کہ میں بھی اس فتویٰ کی تحریر میں شرکت کروں لہٰذا میں نے اپنے عقیدہ کے مطابق خیر خواہی کے لیے جواب دے دیا ہے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے دعا ہے کہ اسلام اور مسلمانوں کو غلبہ عطا فرمائے اور ہدایت دینے کے بعد ہمارے دلوں کو پھر گمراہ نہ کر دے۔ (آمین)

وصلی اللہ علی محمد و آلہ و صحبہ اجمعین والحمد للہ رب العالمین۔ (محمد بن عبداللہ السبیل)
(امام الحرم المکی ورئیس المدرسین والراکبین بالمسجد الحرام ۲۲/۱۰/۱۳۸۹ھ)

مذکورہ بالا فتویٰ کی تصدیق سعودی عرب کے مندرجہ ذیل حضرات نے بھی فرمائی۔

۴...... محمد ناصر الدین الالبانی
۵...... عھسل عمر محمد خلالی مدیر دارالحدیث، مدینہ منورہ
۶...... محمد الدین احمد شیخ التفسیر اسلامی یونیورسٹی مدینہ منورہ
۷...... عبدالقادر بن شیبہ الحمد فاضل ازہر یونیورسٹی مصر۔ استاذ اسلامی یونیورسٹی، مدینہ منورہ و استاذ التفسیر واصول الفقہ مسجد نبوی شریف
۸...... محمد ناظم الندوی استاذ اسلامی یونیورسٹی مدینہ منورہ
۹...... ابوبکر سکیتی مدینہ منورہ
۱۰...... یوسف محمد سلفی اساذ دارالحدیث، ومسجد نبوی مدینہ منورہ
۱۱...... محمد بدر عالم میرٹھی مہاجر مدنی، مدینہ منورہ
۱۲...... عبدالکریم حموار پروفیسر اسلامی یونیورسٹی مدینہ منورہ
۱۳...... عبدالغفور العباسی مہاجر مدنی، مدینہ منورہ
۱۴...... محمد شریف استاذ اسلامی یونیورسٹی مدینہ منورہ و استاذ مسجد نبوی شریف
۱۵...... جواب درست ہے۔ حبیب اللہ (برائے) حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا مہاجر مدنی
۱۶...... قضاء کالج دمشق ومجلس علماء دمشق کے رکن

فضیلۃ الشیخ جناب محمد بدرالدین فلاییلینی کا فتویٰ

الحمد للہ والصلوٰۃ والسلام علی سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی وآلہ و اصحابہ اجمعین ومن تبعھم باحسان الی یوم الدین.

وبعد فانی قد اطلعت علی فتوی الشیخ عبدالعزیز بن باز، فوجدتها قد قدرت الحق الصراح، والذی نومن به و نقرره فعلی المسلمین ان لایفتروا بما یفتر به اتباع الدجال القادیانی الذی حذر النبی ﷺ منه، ومن امثاله الذین یخرجون فی آخر الزمان و یدعون النبوة وهم کذابون دجالون.

وعقیدة المسلم الصحیحه ان سیدنا عیسی علیه و علی نبینا افضل الصلوة والسلام لا یزال فی السماء مرفوعا. مکرماً لما ینزل بعد. فهذا الذی اقرره و نؤمن به والله یهدی الی سواء السبیل.
(خادم العلم الشریف محمد بدرالدین الفلاییلینی استاذ قضا دمشق کالج ورکن مجلس علماء دمشق)
(۸/ شعبان المعظم ۱۳۸۹ھ۔ الموافق ۲۰ تشرین الثانی ۱۹۶۹ء)

حمد وثنا کے بعد! میں نے فضیلۃ الشیخ عبدالعزیز بن باز کے مفصل فتویٰ کا مطالعہ کیا، تو میں نے یہ ایسا فتویٰ پایا جس نے خالص حق کو ثابت کر دیا ہے اور یہ وہی عقیدہ ہے جس پر ہم ایمان رکھتے ہیں اور اسی کا اقرار بھی کرتے ہیں، اور مسلمانوں پر لازم ہے کہ جس طرح قادیانی دجال کے پیروکاروں نے بہتان باندھنے کا سلسلہ شروع کر رکھا ہے اس طرح کی بہتان بازی نہ کریں، اس طرح کے دجالوں سے بچ کر رہنے کا حکم حضور ﷺ نے فرمایا ہے جو دجال آخری زمانہ میں نکلیں گے اور نبوت کا دعویٰ کریں گے حالانکہ وہ کذاب اور بڑے جھوٹے ہوں گے۔

اور مسلمان کا اس بارے میں صحیح عقیدہ یہی ہونا چاہیے کہ سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر زندہ اٹھائے گئے ہیں اور عزت کے ساتھ آپ وہیں موجود ہیں۔ ابھی تک آپ دوبارہ نازل نہیں ہوئے پس اسی عقیدہ کا ہم اقرار کرتے ہیں اور اسی پر ایمان لاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ہی سیدھا راستہ دکھانے والے ہیں۔

۱۷...... فضیلۃ الشیخ عبدالرحمٰن بن ابی شعیب البرکاتی مراکشی کا فتویٰ

الحمد للّٰہ لقد اطلعت علی ماکتبه علماء الاسلام من الرد علی الطریقة القادیانیة وانی لا أید جمیع ماکتبه العلماء فی رد هذه الدعوة المناقضة للکتاب والسنة وکل من کذب بنزول المسیح فی آخر الزمان و انه سیحکم بشریعه محمد ﷺ وکذب فی انه ماقتل ولا صلب ولکن رفعه اللّٰه الیه فهو مرتد عن الاسلام.

(کتبہ عبدالرحمٰن بن ابی شیبہ سامح اللہ)

(۱۲/ ذی القعدہ ۱۳۸۷ھ، ۱۲ فروری سنہ ۱۹۶۸ء)

الحمد للہ کہ قادیانی مذہب کے متعلق جو کچھ علماء اسلام نے لکھا ہے میں نے اس کا مطالعہ کیا ہے اور میں علماء کرام کی ان تمام عبارات کی تائید کرتا ہوں جو انھوں نے مرزا قادیانی کی قرآن وسنت سے متصادم دعوت کے رد میں لکھی ہیں اور جو شخص حضرت عیسیٰ کے آخری زمانہ میں نزول اور شریعت محمدی کے مطابق آپ کے فیصلے کرنے کا انکار کرے یا قرآن کریم کی اس آیت پر یقین نہ رکھے جس میں فرمایا گیا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام نہ قتل ہوئے ہیں نہ سولی پر چڑھائے گئے بلکہ اللہ نے اپنی طرف انھیں بلالیا ہے، تو وہ مرتد اور اسلام سے خارج ہوگیا۔

۱۸...... فضیلۃ الشیخ مصطفیٰ کمال التازری رئیس الشؤون الدینیہ تیونس کا فتویٰ

انی احمد اللّٰه علی هذه الجهود الموفقة التی یقوم بها نخبة من ابناء باکستان لانکار المزاعم الباطلة والاکاذیب التی تقوم بها و تروجها الفرقة القادیانیة بهذه البلاد و بقیٔ بلدان العالم الاسلامی اعانهم اللّٰه علی الاسلام.

(مصطفیٰ کمال التازری تیونس)

پاکستان کے جید علماء نے قادیانی فرقہ کے کفریہ عقائد کی تردید کے لیے جو کامیاب کوششیں کی ہیں میں اس پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں یہ فرقہ پاکستان اور دیگر اسلامی ممالک میں اپنے غلط خیالات اور جھوٹے دعوے پھیلا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان علماء کرام کی اسلام کی حفاظت کے لیے کی جانے والی کوششوں میں مدد فرمائیں۔

۱۹...... فضیلۃ الشیخ یوسف السید ہاشم الرفاعی وزیر دولۃ الکویت کا فتویٰ

الجواب هو ما قاله فضیلة الشیخ عبدالعزیز بن عبداللّٰه بن باز واخر انه علماء الملة المخلصون.

(یوسف السید ہاشم الرفاعی وزیر دولۃ الکویت)

جو فتویٰ فضیلۃ الشیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز اور ان کے رفقاء مخلص علماء نے دیا ہے وہی صحیح ہے۔

۲۰...... فضیلۃ الشیخ حسنین محمد مخلوف مفتی اعظم مصر وممبر مجلس تاسیسی رابطہ عالم اسلامی مکہ مکرمہ کا فتویٰ

فضیلۃ الشیخ حسنین محمد مخلوف ازہر یونیورسٹی سے فراغت کے بعد اپنے ملک کے مناصب جلیلہ پر فائز ہوئے، جلالت شان کی بناء پر رابطہ عالم اسلامی مکہ مکرمہ کی مجلس تاسیسی کے رکن منتخب کیے گئے، آپ مکہ مکرمہ کے ایک ہوٹل میں قیام پذیر تھے کہ اس دوران مؤلف کتاب ''فتویٰ حیات مسیح'' مولانا منظور احمد چنیوٹیؒ نے موصوف سے مندرجہ ذیل فتویٰ تحریر کرایا۔ جناب مخلوف نے فتویٰ تحریر کرنے سے پہلے خود اپنا مختصر تعارف بھی کرا دیا جو کہ الحمد

للہ ان کی تاریخ کا ایک حصہ بن گیا ہے۔ ذیل میں موصوف کا تعارف اورفتویٰ کی عبارت نقل کی جاتی ہے۔

الحمد لله رب العالمين و الصلوٰة والاسلام على اشرف الانبياء والمرسلين و على آلهٖ و صحبه اجمعين و بعد.

مختصر ترجمة فضيلة الشيخ حسنين محمد مخلوف صاحب الفتاوى الشرعيه والفتوى بكفر القاديانية مولده و حياته العلميه هوالشيخ حسنين محمد حسنين مخلوف الحنفى الازهرى المولود فى يوم السبت ٦ مايو ١٨٨٠ م بالقاهرة، و والده شيخ من شيوخ الازهر، فضيلة الشيخ محمد حسنين مخلوف العدوى، المالكى الازهرى، تلقى المترجم علومه بالازهرى الشريف، بعد ان حفظ به القرآن الكريم وجوده فى الحادية عشر من عمره، ونال شهادة العالمية الازهريه بتفوق فى ١٩١٦م و عين قاضيا بالمحاكم الشرعية فى عام ١٩١٦م ما زال برقى حتى عين رئيسا بحكمة الا سكندريه الشرعيه فى عام ١٩٤١م، ثم رئيسا للتفتيش الشرعى فى عام ١٩٤٢م ثم عين نائبا للمحكمة العليا الشرعية فى عام ١٩٤٤م، ثم مفتيا للديار المصرية فى عام ١٩٤٥م وعين عضوا فى جماعة كبار العلماء عام ١٩٤٧م، وانتهت مرة خدمة ببلوغه السنين سنة فى ٥ مايو سنة ١٩٥٠م ثم اعيد للافتاء بعد سنه و نصف لمدة سنتين ثم.

بانثها تها ترك وظيفة الافتاء، واشتغل بالتدريس والتاليف والازال كذلك للاٰن، وكان تعيينه بالافتاء فى المرة الاولىٰ، والثانيه فى عهد الملك فاروق.

وآية فى طائفة القاديانيه

كتب سماحة الاستاذ الشيخ حسنين مخلوف، مفتى ديار المصرية السابق، و عضو جماعة و عضو جماعة كبار العلماء بالازهر الشريف و عضو المجلس التاسيسى لرابطه العالم الاسلامى بمكة المكرمه و عضو مجمع البحوث الاسلاميه بالا زهر الشريف فى فتاويه.

مانصه!

الطائفة القاديانية من الفرق الزائعة المنشقة عن الاسلام اسسها الميرزا غلام احمد فى القرن التاسع عشر فى الهند، وقد ذكر المترجم تاريخه او مما قاله انه قدا صيب فى شبابه بمرض هستيريا و نوبات عصبية عنيفة، وكان يتداوى من هذا المرض ببعض المشروبات المسكرة وقد زعم فى كتابه براهين احمديه انه مكلف من اللّٰه تعالىٰ باصلاح الخلق على نهج المسيح عيسى ابن مريم عليه السلام وان له الهامات و مكاشفات وان من يحضر الى قاديان يدى الأيات السماويه الخوارق.

ودعا الجمعيات الاسلامية بالهند الى المناداة بفضل الانجليز.

وان الجهاد ضدهم حرام و انهم نعمة عظيمة على البشر من اللّٰه.

وقال انه نشر خمسين الف كتاب و رسائه فى اعلان فضلهم وانهم منه على المسلمين، وانه يجب طاعتهم بل صرح بانه من خدامهم.

وطلب منهم ان يعاملوا اسرته بالهند بالعطف والرعاية ماداموا من غرس الانجليز الى آخر هذه العبارات الدنيئة، و تدرج فى الدعوى الى ان زعم ان روح المسيح عليه السلام قد حلت

فیه وان ما یتحدث به هو کلام اللّٰه کالقرآن الکریم والتوراة.

وان دمشق التی ینزل فیها المسیح عیسی علیه السلام فی آخر الزمان هی فی القادیان المکنی عنها بالمسجد الاقصی.

وهی الثالثة بعد مکة والمدینة و یسمیها (الربوة) وان الحج الیها فریضة.

وانه مما قد اوحی اللّٰه الیه بما یربو علی عشرة الاف آیة وان من یکذبه کافر، وقد شهد له القرآن بالنبوة وکذلک الرسول ﷺ وقد صرح بموت المسیح عیسی علیه السلام و دفنه فی کشمیر و عین قبره فیها تلک هی عقیدته و عقیدة اتباعه الضالین المنحرفین.

ویقولون ان من لایدخل فی بیعته فهو کافر وکذلک امتنع ظفر اللّٰه خان (القادیانی وزیر الخارجیة من اتباعه عن الصلاة علی جثمان محمد علی جناح مؤسس باکستان) الکفر والضلال بل زعم انه مقدم علی سائر الانبیاء وان اللّٰه اوحی الیه فقوله.

یاقمر، یاشمس انت منی وانا منک.

انت منی وانا منک ظهورک ظهوری یحمد اللّٰه من عرشه و یمشی الیک الی آخر اکاذیبه الصارخه و ضلالاته الفاحشة وقد فضحه شاعر الهند العظیم العلامة الدکتور محمد اقبال ورد علی جواهر لال نهرو رئیس وزراء الهند الذی (کان) یعطف علی القادیانیة فی بلاده وفی باکستان لغلوهم فی مناهضة الاسلام والنبوة المحدیه و محاربتها.

وکذلک صدیقنا العلامه السید ابو الحسن علی الندوی والعلامة السید ابو الاعلی المودودی والاستاذ الاکبر الشیخ الخضر شیخ الازهر فی ثلاث رسائل صدر تاها برسالة هامة فی تاریخ و تعالیم هذا المارق یمن الاسلام هو و کل من یتبعه فی مزاعمه و ضلالاته، وقد اطلعنا علی کتابه التبلیغ ومافیه من کفر و ضلال و کذب علی اللّٰه والانبیاء.

وقد اطلعنا ایضا علی مافی کتابه من تزلف ونفاق للانجلیز و حکام الهند آن ذاک الی ابعد حدو لقد عرفنا کل المعرفة اخاسیسه و رذائله فی هذا الکتاب، ولما هلک المیرزا غلام احمد القادیانی فی ۲۶ مایوسنه ۱۹۰۸م و خلفه صدیقه الحمیهم فی الضلال.

(حکیم نور الدین صاحب تصدیق براہین احمدیہ)

فی دعاویه و مفتریاته ثم توفی فی ۱۳ مارس سنه ۱۹۱۴م و استخلف قبل موته (بشیر الدین محمود) اکبر ابناء موسس الطائفة الضالة، وللقادیانیه فرع اللاهوری یتزعمه الضال محمد علی صاحب ترجمة القرآن باللغه الانجلیز به وله مؤلفات کثیرة وهو بلقب غلام احمد بالمسیح الموعود وله الحاد فی ترجمة القرآن وهی ترجمة کاذبة ضالة، نحذر المسلمین منها عامة، فانها تحریف والحاد و کذب و تضلیل وقد اعتمد علیها اعداء الاسلام من الطوائق المنشقة عن الاسلام و من المستشرقین و بعض المبشرین الکاذبین الجانین علی الاسلام، ومن هذا یعلم کفر الطائفة القادیانیة و کفر زعیمها الضال.

رائی القادیانی فی المسیح والفتوی الشرعیة الاسلامیة بکفر القادیانی.

لقد كتبت جريدة مبنى الشرق بمصر مـــــن مايأتى.

لقد استغلت الجماعة الاحمدية بالهند راء با لاحد الشيوخ الازهريين زعم فيه وفاة المسيح عيسى عليه السلام فاذا عت ان علماء الازهر افتوا بالاجماع بموت المسيح عيسى عليه السلام يريدون بذلک تأييد الميرزا غلام احمد القاديانى بانه هوالمسيح المنتظر لان المسيح قدمات و حلت روحه فى غلام احمد ولما هال الامر علماء الاسلام طلبوا بيانا من مبعوث المؤتمر الاسلامى والازهر هناک فبادر بارساله اليهم و ترجموه الى الارديه ونشر فى صحف الهند الاسلامية وهو بالطبع يخالف راى ذلک الشيخ وجماعة المسلمين بالاجماع واحالت الجريدة علينا هذا السوال فكتبنا الجواب عليه.

بما ياتى بالحرف راجع فى فتاوانا ج ۱ ص ۹۰ وما بعدها.

ان مما تظاهرت عليه اوله العقل والنقل واجمعت عليه الرسالات السماوية ان اللّٰه تعالىٰ واحد لا شريک له له الكمال والقدرة الشاملة والعلم المحيط والحكمة البالغة والتدبير المحكم لكل شئى خلقاً وايجادا و بقاء وافناءً "له ما فى السموات والارض كل له قانتون، بديع السموات والارض."

واذا قضى امراً فانما يقول له كن فيكون، ابتدع خلقه الاول من غير مادة وهى منه خلقه الذى ابتدعه، وابتدع النوع الانسانى على غير مثال سبق بخلق آدم من المادة الطينية ثم خلق زوجته من فكان خلق آدم من غير ابوى.

اول سطر فى لوح الوجود الانسانى ناطق بكمال قدرة الخالق الاعظم وبدائع صنعه وكان فى السطر الثانى خلق عيسى ابن مريم من غير اب. خلقهما اللّٰه تعالىٰ بيد قدرته و اوجد هما بكلمه ولا تيعاظِم شئى على قدرته.

وابدع على غير مثال عالم الروح فخلق الارواح و نفخها فى الاجسام وهى من امره تعالىٰ استاثر بايجادها و بعثها و تصريفها ولم يستطع اشد الناس جحودا للا لهيات ان ينسب لانسان خلق روح و بعثها فى جسد و ترتب اثر الحياة عليها.

وانما ذلک للّٰه وحده وقد خلق اللّٰه لكل جسد روحاً يتصل به عند تكوينه و ينفصل عنه عند موته اذا انقضى اجده المقدر له و تبقى بعد انفصاله طليقه فى عالمها الروحى تسبح حيث يشاء اللّٰه حتى يامرها اللّٰه يوم البعث والنشورا يوم يبعث من فى القبور بالعودة الى جسدها الذى انشاه اللّٰه للنشاة الاخرىٰ و مما لاخفاء فيه ان الانبياء احياء فى قبورهم حياة برزخية خاصة اقوى من حياة الشهداء وان ذلک لاينا فى وجود ارواحهم فى السماء اذان الارواح فى عالمها لاتحدها الابعاد ولا تقيدها القيود، وقد لقى المصطفىٰ ﷺ ارواح الانبياء فى بيت المقدس ليلة الاسراء.

وصلى بالانبياء امامافيه، ولقى موسى عليه السلام فى السماء ليلة المعراج بعد الصعود من بيت المقدس و تقاولا بما جاء فى الحديث الصحيح بشان فريضة الصلاة كما لقى غيره من الانبياء، وثبت ان المصطفى ﷺ يرد السلام من يسلم عليه وانه تعرض عليه اعمال امته.

ولايمكن ان تنتقل اى روح فضلا عن ارواح الانبياء الى جسم آخر تحل فيه و تصرفه

كما يزعم القائلون بتناسخ الارواح وهم اضل الخلق عن الاسلام وغيره من الديانات السماوية وما رقون عن الشرائع،

فقول القادیانی ان روح المسيح عيسى عليه السلام حلت فيه باطل و زور فی القول و کفر صریح.

اما المسيح عيسى عليه السلام فالمجمع عليه عند المسلمين فی شانه مادل عليه القرآن الكريم، انه لم يقتل ولم يصلب وانه رفع الى السماء بجسمه و روحه دون موت و انه لايزال حيا فی السماء حتی یاذن الله سبحانه و تعالیٰ مما يأذن به اواخر الزمان وان الله كف عنه بنی اسرائیل حین دبروا قتله، ومن عادتهم قتل انبيائهم كما اخبر الله عنهم بذلک، فالقى شبهه على ذلک المنافق الذی دلهم علیه فکان جزأوه القتل، وجزاء عيسى عليه السلام الاكرام بالرفع الى السماء.

قال الله تعالیٰ وما قتلوه وما صلوبه ولکن شبه لهم. (نساء۱۵۷)

وما قتلوه یقیناً بل رفعه الله اليه. (ایضا)

انی متوفیک (ای مستوفیک و قابضک الّی بجسمک و روحک) و رافعک الّی و مطهرک من الذین کفروا) (آل عمران ۵۵)

و رفع عیسی علیه السلام الى السماء كرفع محمد ﷺ الى السماء ليلة المعراج بروحه و جسده يقظة لامناما ولاغرابه فی ذلک فانها معجزات خارقة لاتوزن بموازين العادات ولاتقاس بمقاييسها وهی شان الخالق جل و علابقدرته الباهرة علی ان یحدث فی الجسم البشری مايعده و يهيشه لهذه الرحلة السماويه.

ويحول ما يحيط به الي ماينا سبه فی هذه الحالة كما حول النار المحرقة برداً وسلاماً على ابراهيم عليه السلام، وحول جبريل من الصورة الملكية الى الصورة البشرية فی لمح البصر حتی كان يلقى الرسول ﷺ الوحی فی صورة دحية الكلبی و حين التقى بابراهيم عليه السلام فی بيته ضيفا، مع، الملائكة قبيل انزال العذاب بقوم لوط.

وما دام ذلک فی نطاق القدرة الالهية وقد وقع فعلا وجاء به المخبر الصادق، كما جاء بسائر معجزات الانبياء، عليهم السلام و خوارقهم التی لاتحيط به العقول، فای غرابة فی ذلک، لاجرم ان استغرابه او استبعداه انما ينشاء عن دخل فی الصدور و شک.

فی الاخبار و تحديد القدرة الله بقدرة البشر العاجزين، والا فمن آمن بقدرة الله على كل ممکن و آمن بالرسالات وان للرسل معجزات و ان المعجزات امور ممكنة فی ذاتها هينة جداً على خالقها خارقة لعادات البشر معجزة لهم و حدهم ايقن بان ذلک كل هين يسير على الخالق جل وعلا.

وغنى عن البيان ان شان عیسی علیه السلام من مبداء خلقه الى طور شبابه الى طور قيامه بالدعوة فی بنی اسرائیل الى طور عداوتهم له الى طور تدبيرهم اغتباله كان شانا عجيباً وكل ذلک كان ابتلاء لبنی اسرائیل و کان اللافتراء والكذب عليه و نسب اليه مالم يقله شان اعجب.

وحسبنا ماحکاه الله عنه و هو فی المهد قال انی عبدالله اتنی الكتٰب و جعلنی نبیاه و

جعلنی مبارکاً این ماکنت (ای قدر لی ذلک فی علمه) و اوصانی بالصلوٰة والزکوٰة مادمت حیاo وبرا بوالدتی ولم یجعلنی جباراً شقیاo والسلٰم علّی یوم ولدت و یوم اموت (ای بعد النزول من السماء آخر الزمان والحکم بشریعة الاسلام و کسر الصلیب و قتل الخنزیر) و یوم ابعث حیا فی الیوم الاخر) علیه و علی نبینا افضل الصلوٰة والسلام.

هذا ما کتبناه اذ ذاک و نشر فی الصحف والکتب تکذیبا للقادیانیة الضالة المارقة الکافرة و بیانا لخطاء ذلک الشیخ الازهری الذی ضل السبیل و نشر مانشره عن جهل او عناد والله ولی الصالحین.

کتبہ حسنین محمد مخلوف

(سابق مفتی اعظم مصر وممبر جماعت کبار علماء مکة المکرمہ۔ مورخہ ۵ ربیع الاول ۱۳۹۴ھ)

شیخ حسنین محمد مخلوف کا تعارف، آپ کی پیدائش اور تعلیمی زندگی

آپ کا نام حسنین بن محمد حسنین مخلوف ہے آپ حنفی المسلک اور ازھر کے رہنے والے ہیں۔ آپ ۶ مئی ۱۸۸۰ء کو قاہرہ میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد محمد حسنین مخلوف ازہر کے شیوخ میں سے تھے اور فقہ مالکی کے پیروکار عدوی قبیلہ سے تعلق رکھتے تھے۔ جناب حسنین مخلوف نے ازہر میں گیارہ سال کی عمر میں قرآن مجید با تجوید حفظ کرنے کے بعد تمام علوم وہیں حاصل کیے اور جامعہ ازہر کی شہادۃ العالمیہ ۱۹۱۴م میں اعلیٰ نمبروں کے ساتھ حاصل کی اور ۱۹۱۶م میں شرعی عدالت کے جج مقرر ہوئے۔ پھر آپ کی برابر ترقی ہوتی رہی یہاں تک ۱۹۴۱م میں آپ اسکندریہ کی شرعی عدالت کے چیف جسٹس مقرر ہو گئے۔ پھر ۱۹۴۲ء میں محکمہ سی آئی ڈی شرعی کے ڈائریکٹر مقرر ہوئے اس کے بعد پھر آپ ۱۹۴۴ء میں سپریم کورٹ کے قائم مقام چیف جسٹس مقرر ہو گئے۔ پھر ۱۹۴۵ء میں آپ مصر کے مفتی اعظم منتخب ہو گئے۔ پھر ۱۹۴۸م میں مجلس شیوخ کے ممبر مقرر ہوئے اور آپ کی مدت ملازمت ۶۰ سال کی عمر میں ۵ مئی ۱۹۵۰ء کو ختم ہو گئی۔

پھر ڈیڑھ سال بعد دوبارہ دو سال کے لیے دارالفتاء کا محکمہ آپ کے سپرد کر دیا گیا، دو سال گزرنے پر آپ نے افتاء کی ملازمت چھوڑ دی اور درس و تدریس اور کتب کی تالیف میں مشغول ہو گئے، یہ سلسلہ برابر اب تک جاری ہے افتاء کے شعبہ میں آپ کی تقرری دونوں مرتبہ صدر فاروق کے زمانہ میں ہوئی۔

قادیانی گروہ

فضیلۃ الشیخ مخلوف مفتی اعظم جمہوریہ مصر اور جامعہ ازہر کی مجلس شیوخ کے ممبر رابطہ عالم اسلامی مکہ مکرمہ کی مجلس تاسیسی کے رکن اور مجلس تحقیقات اسلامی ازہر یونیورسٹی کے ممبر نے اپنے فتویٰ میں قادیانی گروہ کے متعلق فرمایا۔

فتویٰ کی اصل عبارت یہ ہے:۔

''قادیانی فتنہ گمراہ فرقوں میں سے ایک فرقہ ہے، جو اسلام سے نکلا ہوا ہے۔ اس کی بنیاد مرزا غلام احمد قادیانی نے انیسویں صدی عیسوی میں ہندوستان میں رکھی تھی۔ مرزا قادیانی کے حالات لکھنے والے نے اس کی تاریخ بیان کی ہے، اس تفصیل میں یہ بھی درج ہے کہ مرزا قادیانی جوانی میں ہسٹیریا اور سخت اعصابی دردوں کا شکار ہو گیا تھا اور اس مرض کے علاج کے لیے بعض نشہ آور سیرپ استعمال کرتا تھا اس نے اپنی کتاب براہین احمدیہ میں دعویٰ کیا ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کی طرف سے عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے طریقہ کے مطابق مخلوق کی اصلاح پر مامور ہے اور یہ دعویٰ بھی کیا ہے کہ اس کو بہت سے الہامات اور مکاشفات ہوئے ہیں اور جو آدمی قادیان شہر میں حاضر ہوگا وہ

بہت سی آسمانی نشانیاں اور خارق عادت چیزیں پائے گا۔

بلکہ ہندوستان کی اسلامی تنظیموں کو دعوت دی کہ وہ استعمار کے فضل و کمال کا اعلان کریں۔

اور یہ کہ انگریز کے خلاف جہاد کرنا حرام ہے اور انگریز سرکار انسانیت کے لیے اللہ کی رحمت ہے۔

مرزا قادیانی نے کہا کہ میں نے انگریز کی تعریف میں پچاس ہزار کتابیں اور رسالے تحریر کیے ہیں اور انگریز مسلمانوں پر احسان بن کر اترے ہیں اور ان کی اطاعت گزاری واجب ہے، بلکہ یہ اقرار کیا کہ وہ انگریزوں کا نوکر ہے۔

اور ان سے درخواست کی کہ ہندوستان میں اس کے خاندان کے ساتھ نرمی اور مہربانی والا معاملہ کیا جائے کیونکہ وہ ان کا خود کاشتہ پودا ہے۔ اسی طرح اور کمینگی کی عبارتیں موجود ہیں، پھر وہ اپنے دعویٰ میں ترقی کرتا گیا یہاں تک کہ اس نے دعویٰ کیا کہ مجھ میں مسیح موعود حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی روح حلول کر گئی ہے اور جو وہ گفتگو کرتا ہے وہ اللہ کا کلام ہے جیسا کہ قرآن کریم اور توراۃ ہے۔

اور یہ کہ وہ دمشق جس میں مسیح موعود حضرت عیسیٰ علیہ السلام آخر زمانہ میں نازل ہوں گے وہ قادیان ہے جسے قادیانیوں کے ہاں مسجد اقصیٰ کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔

اور مکہ مدینہ کے بعد اس کا تیسرا مرتبہ ہے اس بستی کا نام ربوہ رکھا اور کہا کہ اس کا حج کرنا فرض کا درجہ رکھتا ہے۔

اور یہ دعویٰ کیا کہ اللہ نے اس کی طرف وحی کی ہے جو دس ہزار آیتوں سے بھی بڑھ جاتی ہے اور یہ کہ جو کوئی اس کی تکذیب کرے وہ کافر ہے اور قرآن نے اس کی نبوت کی گواہی دی ہے ایسے ہی حضور ﷺ نے بھی تصدیق کی ہے، اور حضرت مسیح عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی موت اور کشمیر میں آپ کے دفن ہونے کا بڑے زوردار الفاظ میں اظہار کیا ہے اور کشمیر میں آپ کی قبر کی نشاندہی بھی کر دی ہے۔ یہ ہے مرزا قادیانی اور اس کے ماننے والے گمراہ مرتدین پیروکاروں کا عقیدہ۔

اور کہتے ہیں جو مرزا قادیانی کی بیعت میں شامل نہیں ہوا وہ کافر ہے۔ ایسے ہی پاکستان کے قادیانی وزیر خارجہ سر ظفر اللہ خان نے جو کہ مرزا قادیانی کا پیروکار تھا اس نے بانی پاکستان مسٹر محمد علی جناح کی میت پر جنازہ نہیں پڑھا تھا اس لیے کہ وہ قادیانی فرقہ کی تکفیر کرتا تھا، مرزا قادیانی نے انہی کفریہ اور گمراہ کن نظریات پر اکتفاء نہیں کیا۔ بلکہ اس نے یہ بھی دعویٰ کیا کہ وہ تمام انبیاء پر فضیلت رکھتا ہے اور یہ کہ اللہ نے اس کو اپنے ان الفاظ میں وحی کی ہے۔

''اے چاند اے سورج تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہوں''

''تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہوں تیرا ظہور میرا ظہور ہے۔ اللہ تیری تعریف عرش سے کرتے ہیں اور تیری طرف چل کر آتے ہیں۔ اسی طرح اس کے کھلے جھوٹ اور غلیظ ترین گمراہ توہمات ہیں اور شاعر مشرق فلاسفر علامہ محمد اقبالؒ نے مرزا کو خوب رسوا کیا اور ہندوستان کے وزیراعظم جواہر لال نہرو کی بھی خوب تردید کی ہے جو کہ قادیانی گروہ کے ساتھ اپنے ملک اور پاکستان میں بڑی دلچسپی لیتا تھا اس وجہ سے کہ یہ لوگ اسلام اور حضور ﷺ کی نبوت کے ساتھ ٹکر لیتے تھے اور ان کے مقابلے پر اترے ہوئے تھے۔''

اسی طرح ہمارے دوست علامہ سید ابوالحسن علی ندوی اور فاضل دوست جناب ابوالاعلیٰ مودودی اور امام

اکبر شیخ الخضر شیخ الازہر نے تین رسالے اس بارے میں تحریر فرمائے ہیں جو ہم نے دائرہ اسلام سے خارج مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کی توہمات اور گمراہیوں کی پیروی کرنے والے گروہ کی تاریخ اور تعلیمات پر مبنی کتاب میں درج کر دیے ہیں۔ میں نے مرزا قادیانی کی کتاب ''تبلیغ'' جو کفر و ضلال اور اس کے رسولوں کی تکذیب سے بھری ہوئی ہے کا مطالعہ کیا۔

اور انگریز اور اس زمانہ کے ہندوستان کے حکمرانوں کا قرب حاصل کرنے کے لیے جو حیلے اور نفاق کے انتہائی خطرناک راستے اختیار کیے گئے۔ ان کا بھی مطالعہ کیا، اس کتاب میں مرزا قادیانی کی کمینگی اور رذیل خصلتیں خوب کھل کر سامنے آ گئیں، پھر جب آنجہانی مرزا غلام احمد قادیانی ۲۶ مئی ۱۹۰۸ام کو مرگیا تو گمراہی میں شریک اس کا دوست کتاب تصدیق براہین احمد کا مصنف حکیم نور الدین، مرزا قادیانی کے دعویٰ اور بہتان تراشیوں میں اس کا خلیفہ بن گیا۔

پھر وہ ۱۳ مارچ ۱۹۱۴ء میں مرگیا موت سے پہلے اس نے قادیانیت کے شجرہ خبیثہ کی بنیاد رکھنے والے مرزا قادیانی کے پہلے بیٹے مرزا بشیر الدین محمود کو خلیفہ چنا۔ قادیانی فرقے کی ایک شاخ لاہوری کہلواتی ہے اس کا خود ساختہ سربراہ محمد علی ہوا جس نے قرآن مجید کا انگریزی میں ترجمہ کیا ہے اور اس کی متعدد تصانیف بھی ہیں۔ یہ مرزا غلام احمد کو صرف مسیح موعود کا لقب دیتا ہے۔ اس نے قرآن کے ترجمہ میں بہت سی ملحدانہ رائیں قائم کی ہیں بلکہ یہ غلط اور گمراہ کن ترجمہ ہے۔ ہم تمام مسلمانوں کو اس سے بچنے کی تلقین کرتے ہیں۔ کیونکہ یہ تو تحریف، کذب بیانی اور گمراہی کا مجموعہ ہے اور دین سے منحرف اسلام دشمن لوگوں نے ایسے ہی مستشرقین اور مذہب پر حملہ آور ہونے والے جھوٹے عیسائی مبشرین نے اس پر بھرپور اعتماد کیا ہے، ان مشترکہ خلاف اسلام کوششوں سے قادیانی گروہ اور اس کے گمراہ سردار کا کفر بالکل آشکارہ ہوگیا۔

مرزا قادیانی کی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق رائے اور اس کے کفر کے متعلق صحیح اسلامی فتویٰ۔

مصر کے اخبار منی الشرق نے کئی سال قبل ایک خبر شائع کی جس کا متن یہ ہے:۔

احمدی جماعت جامعہ ازھر کے ایک شیخ کی رائے لینے میں کامیاب ہوگئی جس نے حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات کا دعویٰ کیا، پھر یہ مشہور کر دیا کہ علماء ازہر نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی موت کا متفقہ فتویٰ دے دیا ہے، مقصد اس فتویٰ کے حصول سے مرزا قادیانی کے مسیح منتظر ہونے کے دعویٰ کی تائید کرنا تھا۔ اس لیے کہ ان کا دعویٰ ہے کہ مسیح علیہ السلام فوت ہو گئے ہیں اور ان کی روح مرزا قادیانی میں حلول کر گئی ہے جب اس معاملہ نے علماء اسلام کو اضطراب میں ڈالا تو انھوں نے مؤتمر عالم اسلامی اور وہاں کے ازہر کے مندوب سے وضاحتی بیان طلب کیا انھوں نے جلد ہی اس کا جواب بھیج دیا چنانچہ علماء نے اس کا اردو ترجمہ کرا کے ہندوستان کے اسلامی رسالوں میں چھپوا دیا، یہ بیان بھی اس شیخ کی رائے اور امت کے اجماعی عقیدہ سے مختلف تھا اس لیے اخبار نے یہ سوال ہم سے کر دیا تو ہم نے اس کا جواب اس طرح لکھا۔

جو حرف بحرف نقل کیا جاتا ہے۔ ہمارے فتاویٰ کی جلد نمبر اصفحہ نمبر ۹۰ اور بعد کے صفحات کا مطالعہ کیجئے۔

دلائل عقلی اور نقلی اس پر متفق ہیں اور کتب سماویہ کا اس پر اتفاق ہے کہ اللہ تعالیٰ ایک ہیں اور ان کا کوئی شریک نہیں ہے سارا کمال اور قدرت کاملہ بھی انھیں ہی حاصل ہے اور ہر چیز پر علم محیط اور اس کی تخلیق کی حکمت بالغہ اسے پیدا کرنے، نئے سرے سے ایجاد کرنے اسے اپنی مقررہ مدت تک باقی رکھنے اور وقت ختم ہونے پر اس کو فنا

کرنے کی ٹھوس تدبیر کے مالک ہیں۔ ’’اسی کا ہے جو کچھ ہے آسمان اور زمین میں سب اسی کے تابعدار ہیں۔‘‘
’’نیا پیدا کرنے والا ہے آسمان اور زمین کا اور جب حکم کرتا ہے کسی کام کو تو یہی فرماتا ہے اس کو ہو جا بس وہ ہو جاتا ہے۔‘‘ اللہ نے پہلی مرتبہ مخلوق کو بغیر مادہ کے پیدا فرمایا اور یہی اللہ کی پہلی مخلوق ہے جسے اس نے ایجاد کیا، ور بنی نوع انسان کو ایسی صورت میں پیدا کیا کہ جس کی پہلے کوئی مثال نہیں تھی اور یہ عجوبہ آدم علیہ السلام کو مٹی کے اجزاء سے پیدا کرنے سے ہوا تو آدم علیہ السلام کی تخلیق بغیر ماں باپ کے ہوئی پھر ان کی زوجہ حوا کو ان سے پیدا کیا۔
انسانی وجود کی لوح میں پہلی سطر یہ درج ہے کہ انسان کو خالق اعظم کی کمال قدرت اور عجائبات تخلیق سے گویائی ملی، اور دوسری سطر میں درج ہے کہ عیسیٰ بیٹے مریم کو بغیر باپ کے پیدا کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت ٓدم اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام کو اپنی کمال قدرت سے پیدا فرمایا اور کلمہ کن سے انھیں کر دکھایا۔ اس لیے کہ اللہ خالی کی دسترس سے تو کوئی چیز باہر نہیں۔
اور عالم ارواح کو اچھوتے انداز میں وجود بخشا اور روحوں کو پیدا فرمایا اور انھیں جسموں میں پھونک دیا ور روح تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہے اس کو ایجاد کرنے، پھر دوبارہ اسے وجود دینے اور اس میں انقلاب پیدا کرنے اور جاری رکھنے کا سارا اختیار اللہ نے اپنے لیے خاص فرما رکھا ہے، خدا کی ذات اور صفات کا سخت ترین منکر بھی یہ طاقت نہیں رکھتا کہ روح کے پیدا کرنے اور اس کے جسموں میں پھیلانے اور پھر اس پر زندگی کے آثار مرتب کرنے کا اختیار کسی انسان کے لیے ثابت کر سکے۔
بلکہ اس کا تو سارا کا سارا اختیار صرف اللہ تعالیٰ کو ہی حاصل ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے ہر جسم کے لیے ایک روح پیدا فرمائی ہے جو جسم کے ساتھ اس کی پیدائش کے وقت سے لگ جاتی ہے اور پھر جب اس کی مقرر شدہ زندگی ختم ہو جاتی ہے تو موت کے وقت وہ اس سے جدا ہو کر عالم ارواح میں آزاد ہو جاتی ہے اور اللہ کی مرضی کے مطابق جہاں چاہے وہ گھومتی رہتی ہے یہاں تک کہ حساب و کتاب کا دن آ جائے گا جبکہ تمام مرے ہوئے انسان اپنی قبروں سے اٹھا لیے جائیں گے تو جن جسموں کو اللہ نے دوبارہ زندہ کرنے کے لیے پیدا فرمایا ہے روح کو ان کی طرف لوٹ جانے کا حکم ہو جائے گا اور اس حقیقت میں تو شک کی کوئی گنجائش نہیں کہ انبیاء علیہم السلام کو اپنی قبروں میں خاص قسم کی برزخی زندگی حاصل ہے جو کہ شہداء کی برزخی زندگی سے بھی زیادہ طاقت والی ہے اور یہ اعتقاد رکھنا روحوں کے آسمانوں میں موجود ہونے کے بالکل منافی نہیں ہے اس لیے کہ عالم ارواح میں روحوں کو نہ تو کسی دوری سے محدود کیا جا سکتا ہے نہ ہی کوئی قید انھیں کسی جگہ بند کر سکتی ہے یہ امر تو بالکل مسلم ہے کہ حضور ﷺ نے اسراء کی رات بیت المقدس میں انبیاء کی روحوں سے ملاقات کی ہے۔
اور آپ ﷺ نے سارے انبیاء کا امام بن کر بیت المقدس میں نماز پڑھائی پھر شب معراج میں ہی جب بیت المقدس سے آسمانوں کی طرف تشریف لے گئے تو موسیٰ علیہ السلام سے وہاں آپ ﷺ کی ملاقات ہوئی اور نماز کی فرضیت کے متعلق گفتگو بھی ہوئی جس کا ذکر صحیح روایت میں موجود ہے۔ ایسے ہی اور انبیاء علیہم السلام سے بھی ملاقاتیں ہوئیں اور روایات حدیث سے یہ بھی ثابت ہے کہ جو شخص حضور ﷺ پر سلام بھیجتا ہے تو آپ ﷺ اسے جواب دیتے ہیں اور امت کے اعمال آپ ﷺ کے سامنے پیش کیے جاتے ہیں۔
باقی انبیاء علیہم السلام کی روحیں تو کجا کوئی روح بھی ایک جسم سے منتقل ہو کر دوسرے کے جسم میں نہیں اتی کہ اس میں حلول کر جائے اور اس میں اپنا تصرف کرنے لگے جیسا کہ روحوں کے تناسخ کے قائل لوگوں کا نظریہ

ہے۔ یہ لوگ اسلام بلکہ تمام مذاہب سماویہ سے ہٹ کر بہت دور کی گمراہی میں جا پڑے ہیں۔ اسلام چھوڑ، تمام مذاہب سے خارج ہو چکے ہیں۔

تو مرزا قادیانی کا یہ دعویٰ کہ مسیح موعود حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی روح اس میں حلول کر گئی ہے بالکل باطل کذب بیانی اور واضح کفر ہے۔

باقی مسیح موعود حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق مسلمانوں کے ہاں تو بالکل اجماع ہے اور قرآن کریم کی آیات اس پر شاہد ہیں کہ آپ کو نہ تو قتل کیا گیا نہ ہی سولی پر چڑھایا گیا بلکہ انھیں اپنے جسم اور روح دونوں کے ساتھ موت سے پہلے آسمان کی طرف اٹھا لیا گیا ہے اور آپ زندہ ہیں زندہ رہیں گے یہاں تک کہ آخر زمانہ میں ان کے لیے اللہ نے جو دن مقدر فرمایا ہے وہ ہو جائے گا اور اللہ نے بنی اسرائیل کے شر کو آپ سے روکے رکھا جبکہ وہ آپ کے قتل کا پروگرام بنا چکے تھے اور بنی اسرائیل کی تو یہ پرانی عادت تھی کہ وہ انبیاء کو قتل کر دیتے تھے اللہ نے ان کی اس عادت قبیحہ کے متعلق خبر بھی دی ہے، تو جس منافق نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی مخبری کی تھی اللہ نے آپ کی شبیہ اس پر ڈال دی تھی اس کی سزا قتل تھی وہ تو سولی چڑھ گیا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا پورا پورا احترام واکرام کیا گیا اس طرح کہ آپ کو آسمان پر اٹھا لیا گیا۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:۔ ''اور انھوں نے نہ اس کو مارا اور نہ سولی پر چڑھایا ولیکن وہی صورت بن گئی ان کے آگے۔''

''اس کو قتل نہیں کیا بیشک، بلکہ اس کو اٹھا لیا اللہ نے اپنی طرف۔''

''میں لے لوں گا تجھ کو (یعنی پورا پورا لے لوں گا اور اپنی طرف لوں گا آپ کو جسم اور روح دونوں کے ساتھ اور اٹھا لوں گا اپنی طرف اور پاک کر دوں گا تجھ کو کافروں سے۔''

اور عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان پر اٹھایا جانا ایسے ہی ممکن ہے جیسا کہ حضرت محمد ﷺ کو معراج کی رات جسم اور روح دونوں کے ساتھ حالت بیداری میں آسمان پر بلایا گیا تھا نہ کہ نیند میں اور یہ کوئی انہونی چیز نہیں ہے کیونکہ معجزات خارق عادت چیز ہوتے ہیں ان کا موازنہ نہ تو مادی پیمانوں سے کیا جا سکتا ہے نہ ہی مادی قوانین سے انھیں پرکھا جا سکتا ہے یہ تو کارساز جہاں کی اپنی کمال قدرت ہے کہ جسم میں آسمانی سفر کی صلاحیت پیدا کر دے۔

پھر اللہ تعالیٰ اس کے اردگرد کے ماحول کو اس ضرورت کے موافق بھی بنا دیتے ہیں جیسا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لیے جلا دینے والی آگ کو ٹھنڈک اور آرام دہ چیز بنا دیا تھا اور جیسے ایک ہی لحہ میں جبریل علیہ السلام کے ملکی چہرے پر بشری لباس پہنا دیا کرتے ہیں چنانچہ حضور ﷺ کے پاس پیغام وحی لانے کے لیے آپ حضرت وحیہ کلبی رضی اللہ عنہ کی صورت میں تشریف لاتے تھے، ایسے ہی جبریل امین قوم لوط پر اللہ تعالیٰ کا عذاب لانے سے تھوڑی دیر پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس اپنے ساتھیوں کے ہمراہ انسانی شکل میں مہمان بن کر آئے تھے۔

اور جب یہ سارے امور قدرت الٰہی کے دائرہ اختیار میں ہیں اور عملی طور پر یہ چیزیں واقع بھی ہو چکی ہیں اور ان کی خبر صادق وامین رسول نے دی ہے جیسا کہ دیگر انبیاء علیہم السلام سے ایسے معجزات رونما ہوئے ہیں جن کا عقل انسانی احاطہ نہیں کر سکتی تو پھر ان کے ماننے میں کون سی مشکل چیز مانع ہے۔ حقیقت بات یہ ہے کہ ان معجزات کو مشکل تصور کرنا یا ان کا بعید از عقل ہونا صرف اس وجہ سے معلوم ہوتا ہے کہ یا تو دل میں کچھ کجی ہوتی ہے۔

یا حضور ﷺ کی دی ہوئی خبروں میں شک کرنے سے اور اللہ کی طاقت کو عاجز انسانوں کی طاقت پر

قیاس کرنے سے ہوتا ہے، ورنہ جو شخص ہر ممکن چیز پر اللہ کی قدرت کا قائل ہو اور سلسلہ نبوت پر یقین رکھتا ہو اور انبیاء سے معجزات کے صادر ہونے اور فی الحقیقت ان کا ممکن ہونا تسلیم کرتا ہو تو وہ مان جائے گا کہ یہ چیزیں اللہ کے سامنے بالکل آسان ہیں اگر یہ خارق عادت ہیں تو صرف انسانی ذہن کے لیے ہیں اور یہ بھی مان جائے گا کہ یہ سب کام پروردگار عالم کے آگے نہایت معمولی ہیں۔

اور اس کا تو قصہ ہی نہ چھیڑیئے کہ عیسیٰ علیہ السلام کی عجیب وغریب پیدائش پھر آپ کا جوان ہونا پھر بنی اسرائیل میں پیغام رسالت لے کر پہنچنا پھر ان کا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی مخالفت پر اتر آنا یہیں پر بس نہیں بلکہ خفیہ طریقہ سے آپ کے قتل کرنے کا ناپاک منصوبہ بنانا (مگر خدا کا آپ کو ان تمام تدبیروں کے باوجود محفوظ رکھنا) واقعی عجیب امر ہے یہ تو بنی اسرائیل کا امتحان لینا تھا، لیکن حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر انہونی بات کہہ دینا اور جھوٹ کا ان کی طرف منسوب کرنا اس سے بھی زیادہ حیران کن ہے۔

کیا آپ کی شان عجیب کے لیے وہ کافی نہیں ہے جو خود اللہ نے آپ کی زبانی نقل فرمایا ہے، ''وہ بولا میں بندہ ہوں اللہ کا مجھ کو اس نے کتاب دی ہے اور مجھ کو اس نے نبی کیا، اور بنایا مجھ کو برکت والا جس جگہ میں ہوں (یعنی یہ ہونے والی چیزیں اللہ نے اپنے علم میں میرے لیے مقدر کر دی تھیں) اور تاکید کی مجھ کو نماز کی اور زکوٰۃ کی جب تک میں رہوں زندہ، اور سلوک کرنے والا اپنی ماں سے اور نہیں بنایا مجھ کو زبردست بدبخت، اور سلام ہے مجھ پر جس دن میں پیدا ہوا اور جس دن مروں (یعنی آخر زمانہ میں آسمان سے نازل ہونے کے بعد اور شریعت اسلام کے مطابق فیصلہ کرنے صلیب توڑنے اور خنزیر کو قتل کرنے کے بعد) اور جس دن اٹھ کھڑا ہوں زندہ ہو کر (قیامت کے دن)'' اللہ کی کروڑوں پر رحمتیں نازل ہوں۔ حضرت عیسیٰ اور ہمارے نبی علیہما الصلوٰۃ والسلام پر۔

یہ وہ ساری تفصیل ہے جو ہم نے اس وقت سلسلہ گمراہ مرتد کافر گروہ قادیانی کی تکذیب اور ازہری شیخ کی غلطی کی وضاحت کرنے کے لیے لکھا تھا جو اخباروں اور کتابوں میں شائع بھی ہوا تھا۔ اس گمراہ ازہری شیخ نے جو کچھ اپنی جہالت یا عناد کی وجہ سے لکھا سو لکھا لیکن ہم نے تو حقیقت حال بالکل واضح کر کے لکھ دی ہے۔

۲۱...... جواب درست ہے۔ اسرار بن عبدالمولیٰ تاشقندی

۲۲......حضرت مولانا مفتی دین محمد خان ڈھاکہ مشرقی پاکستان (بنگلہ دیش) کا فتویٰ

الجواب صحیح بلا ارتباب! قال النبی ﷺ ان عیسی لم یمت وانه راجع الیکم قبل یوم القیامه. (درمنثور ص ۳۶ ج ۲)

واعلم ان اصحاب عیسی علیه السلام هم تفرقوا ثلاث فرق، فقالت فرقة کان الله تعالیٰ فینا فصعد الی السماءِ وقالت فرقة آخری کان فینا ابن الله عزوجل ثم رفعه الله سبحانه الیه.

وقالت فرقة اخری منهم کان فینا عبدالله.

ورسوله ماشاء ثم رفعه الیه وهو لاء هم المسلمون فتظاهرت الکافر ان فرقان علی المسلمة فقتلوهم فلم یزل الاسلام طامسا حتی ان بعث الله محمداً ﷺ.

فالمسلمون یعتقدون ان عیسی علیه السلام مرفوع حیا الی السماء ثم راجع الینا قبل یوم القیامة هذه عقیدة اسلامیة اعتقد بها المسلمون من اول الاسلام الی ان تقوم القیامة کما فی قوله تعالیٰ.

''یا عیسی انی متوفیک ورافعک الّی (ال عمران ۵۵) ای رافعک الّی و متوفیک کما

خرج ابن ابی حاتم عن قتادةً. (روح المعانی)

وما ماجاء فی سورة النساء "وما قتلوه وما صلبوه الی آخر الایة." (نساء۱۵۶)

الضمیر لعیسی علیه السلام کما هو الظاهر.

ای ماقتلوه قتلا یقینا بل رفعه سبحانه الیه یقیناً هذا هورد و انکار لقتله و اثبات لرفعه علیه السلام. هذا ماظهرلی. واللہ تعالیٰ اعلم (مفتی دین محمد خان ڈھاکہ مشرقی پاکستان (بنگلہ دیش)

جواب بلاشبہ درست ہے! حضورﷺ کا ارشاد ہے۔ ''تحقیق عیسیٰ علیہ السلام فوت نہیں ہوئے اور بے شک قیامت سے پہلے تمہاری طرف لوٹ کر آئیں گے۔''

جان لیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق تین گروہ بن گئے ہیں۔ پہلا گروہ تو یہ کہتا ہے کہ:۔ خدا ہم میں رہتا تھا، پھر وہ آسمان کی طرف چڑھ گیا۔ دوسرے فرقہ نے کہا کہ:۔ ہم میں اللہ رب العزت کا بیٹا رہتا تھا، پھر اللہ نے اسے اپنی طرف اٹھالیا۔

تیسرے گروہ نے کہا کہ ہم میں تو اللہ کا بندہ اور رسول رہتا تھا۔

جتنا اللہ کو منظور تھا رہا، پھر اللہ نے اپنی طرف اوپر اٹھا لیا، یہی مسلمان فرقہ ہے پھر پہلے دونوں کافر گروہوں نے مسلمان فرقہ پر چڑھائی کر دی اور انھیں قتل کر دیا سو اسلام محو رہا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے حضورﷺ کو مبعوث فرمایا۔

تو مسلمان یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر زندہ اٹھا لیے گئے ہیں اور پھر ہماری طرف قیامت سے پہلے لوٹ کر آئیں گے۔ یہی اسلامی عقیدہ ہے جس پر مسلمانوں نے اوّل دن سے آج تک ایمان قائم رکھا ہوا ہے اور قیامت قائم ہونے تک یہی عقیدہ رہے گا جیسا کہ اللہ کا ارشاد ہے۔

''اے عیسیٰ میں لے لوں گا تجھ کو اور اٹھا لوں گا اپنی طرف۔'' آیت میں تقدیم تاخیر ہے یعنی رافعک الیّ و متوفیک کہ تجھ کو اٹھالوں گا اور لے لوں گا، جیسا کہ ابن ابی حاتم نے قتادہ سے نقل کیا ہے۔ (بحوالہ روح المعانی)

باقی سورۃ نساء میں جو آیا ہے: ''اور انھوں نے نہ اس کو مارا اور نہ سولی پر چڑھایا۔''

تو اس آیت میں ضمیر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف لوٹتی ہے جیسا کہ آیت کے ظاہر سے معلوم ہوتا ہے۔

معنی یہ ہے کہ انھوں نے بالکل قتل نہیں کیا بلکہ اللہ سبحانہ نے اسے اپنی طرف اٹھا لیا ہے، تو یہ آیت جہاں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے قتل ہو جانے کے قول کی تردید کرتی ہے وہاں ان کے آسمان کی طرف اٹھائے جانے کو بھی ثابت کرتی ہے یہی کچھ مجھے اس بارے میں علم ہے۔

۲۳...... الجواب صحیح! جواب درست ہے۔ ولا شک ان نزول عیسی بن مریم حق کائن و ثابت بالکتاب والسنة المتواترة واجماع الامتة. (عبداللہ تعالیٰ۔ محمود احمد ظفر سیالکوٹی کان اللہ لہ)

اور اس میں کوئی شک نہیں کہ حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام کا نزول بالکل حق ہے اور قرآن مجید احادیث متواترہ اور اجماع امت سے ثابت ہے۔

۲۴...... سیکرٹری اسلامک سنٹر چٹاگانگ مشرقی پاکستان (بنگلہ دیش)

ماکتبه العلماء من اوله کله حق، لاشک فیه کما ثبت بالاحادیث الصحیح فما ذا بعد

الحق الا الضلال. (عبدہ محمد اسماعیل عفا اللہ عنہ)

(مہتمم مدرسہ مظاہر العلوم چرچکتائی چاٹگام ۲۷/شوال المکرم ۱۳۸۵ھ)

اول سے علماء نے جو اس سلسلہ میں لکھا ہے وہ بالکل حق ہے اور اس میں کوئی شبہ نہیں ہے جیسا کہ احادیث صحیحہ سے ثابت ہے اور حق کے ورے تو گمراہی ہی ہے۔

۲۵......مفتی اعظم مشرقی پاکستان (بنگلہ دیش) مولانا فیض اللہ مہتمم مدرسہ معین الاسلام آٹھ ہزاری چاٹگام کا فتویٰ

اقول بتوفیق اللّٰہ تعالٰی و تائیدہٖ ان المیرزا غلام احمد القادیانی و معتقدیہ کافرون مرتدون خارجون عن الاسلام یقیناً وھم منکرون لکثیر من ضروریات الدین کمسئلة ختم النبوۃ و حیاۃ عیسی بن مریم علیھما السلام و رفعه الی السماء و نزوله فی آخر الزمان و ظاھر ان منکر ضروریات الدین ولو کان بتاویل، کافر مرتد یقیناً فان ضروریات الدین لاتقبل التاویل کما ھو مجمع علیه عند جمیع اھل الحق وایضاً قد صدرت منه اھانة عیسیٰ بن مریم علیھما الصلوٰۃ والسلام المفضیة الی الکفر، واکبر منه انه ادعی النبوۃ بل ادعی التفوق علی سائر الانبیاء الکرام.

حتی علی نبینا علیه الصلوٰۃ والسلام کما لایخفی علی من طالع کتبه واللّٰہ اعلم فقط.

(کتبہ فیض اللہ عفا اللہ عنہ)

(مفتی اعظم مشرقی پاکستان (بنگلہ دیش) ۲۵ شوال المکرم ۱۳۸۵ھ)

تحقیق مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے ماننے والے سب کافر مرتد اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ یہ لوگ بہت سی ضروریات دین کے منکر ہیں جیسا کہ عقیدہ ختم نبوت حیاۃ عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آسمان کی طرف آپ کے رفع اور پھر آخر زمانہ میں آپ کے نزول کا مسئلہ ہے اور یہ تو بالکل ظاہر بات ہے کہ ضروریات دین کا منکر پکا کافر اور مرتد ہوتا ہے۔ چاہے اس کا انکار کسی تاویل کی وجہ سے ہی ہو، اس لیے کہ ضروریات دین میں تاویل قبول نہیں کی جا سکتی، جیسا کہ اہل حق کا اس پر اجماع ہے۔ اور مرزا قادیانی سے تو حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی توہین بھی صادر ہوتی ہے جو کہ انسان کو کفر تک پہنچانے والی ہے اور اس سے بڑا جرم یہ ہے کہ اس نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے بلکہ تمام انبیاء علیہم السلام۔

حتیٰ کہ ہمارے نبی حضرت محمد ﷺ سے بھی بلند مرتبہ ہونے کا دعویٰ کیا اور جس نے مرزا قادیانی کی کتب کا مطالعہ کیا اس پر یہ امر بالکل مخفی نہیں ہے۔

۲۶......مولانا محمد حامد نائب مہتمم مدرسہ معین الاسلام چاٹگام کا فتویٰ

قدتبین الرشد من الغی من ھذہ التصدیقات کالشمس فی کبد السماء فمن شک او تردد فقد ضل وغوی و اتباع ھوا. (فقط محمد حامد غفرلہ)

(نائب مہتمم مدرسہ معین الاسلام آٹھ ہزاروی چاٹگام ۲۶ شوال المکرم ۱۳۸۵ھ)

ان تصدیقات سے حق گمراہی سے بالکل کھل کر علیحدہ ہو چکا ہے جیسا کہ آسمان کے سینے پر سورج روشن ہوتا ہے پس جس نے شک یا تردد کیا وہ گمراہ ہو گیا اور راستے سے بھٹک گیا، اور اس نے اپنی خواہشات کی تابعداری کی۔

۲۷...... میں اس فتویٰ کی تصدیق کرتا ہوں۔ احقر الانام تاج الاسلام

مہتمم جامعہ اسلامیہ برہمن باڑیہ بنگلہ دیش ۲۹ شوال ۱۳۸۵ھ

۲۸......مولانا محمد الطاف الرحمٰن چاٹگام کا فتویٰ

الحمد للّٰه والصلٰوة والسلام علی نبیه الذی لانبی بعده، اما بعد، فلا جوبه کلها صحیحة والفرقة القادیانیة فرقة باطلة خارجة عن اهل السنة والجماعة و عن دائرة الاسلام.

(حررہ احقر الناس محمد الطاف الرحمٰن عفی عنہ)

حمد و ثناء کے بعد! تمام جوابات درست ہیں اور قادیانی فرقہ باطل فرقہ ہے یہ اہل سنت والجماعت اور دائرہ اسلام سے بھی خارج ہے۔

۲۹...... **الجواب حق والحق احق ان یتبع وما ذا بعد الحق الا الضلال.**

جواب بالکل درست اور حق ہے اور حق بات اس کے زیادہ لائق ہے کہ اس کی تابعداری کی جائے اور حق کے بعد تو پھر گمراہی ہی ہے۔ محمد عبدالمعز دارالافتاء جامعہ فرقانیہ لال باغ، ڈھاکہ

۳۰...... جواب صحیح ہے۔ شمس الحق عفا اللہ عنہ جامعہ قرانیہ عربیہ لال باغ ڈھاکہ

۳۱...... جواب درست ہے۔ احقر محمد ریاست علی غفرلہ مدرس راناپنک مدرسہ ضلع سلہٹ بنگلہ دیش

۳۲...... جواب صحیح ہے۔ محمد عبدالحکیم سلہٹی مدرس جامعہ قرآنیہ لال باغ، ڈھاکہ

۳۳...... جواب حق ہے۔ احقر محمد مدرس مدرسہ ڈھاکہ دکھن

۳۴...... جواب صحیح ہے۔ مہتمم مدرسہ امداد العلوم فرید آباد ڈھاکہ

۳۵......مولانا محی الدین مفتی مدرسہ اشرف العلوم ڈھاکہ کا فتویٰ

اقول وباللّٰه التوفیق. من انکر حیاة عیسی علیه السلام و رفعه الی السماء ثم نزوله قرب قیام الساعة او ادعی انه افضل من عیسی علیه الصلٰوة والسلام او انکر ختم النبوة، و ادعی انه نبی بعد نبینا محمد ﷺ مستقلا کان او ظلیا او بروزیا و انکر ما کان من ضروریات الدین فهو کافر و مرتدخارج عن الاسلام بنص الکتاب و تواتر السنه و اجماع الامة.

والمیرزا غلام احمد القادیانی متصف بتلک الاوصاف فهو کافر و مرتد و خارج عن دین الاسلام والمترددون فی کفره و متبعوه حکمه، فلعنه اللّٰه علیه والملائکة والناس اجمعین. واللّٰه تعالٰی اعلم.

کتبہ عبدہ محی الدین غفر اللہ لہ

مدرس مدرسہ اشرف العلوم بڑا کٹڑہ، ڈھاکہ

جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات اور ان کے آسمان پر تشریف لے جانے پھر قیامت کے قریب ان کے دوبارہ تشریف لانے کا انکار کرے، یا وہ یہ دعویٰ کرے کہ وہ عیسیٰ علیہ السلام سے افضل ہے یا وہ جو ختم نبوت کا انکار کرے، یا حضور ﷺ کے بعد نبوت کا دعویٰ کر بیٹھے، چاہے اس کا دعویٰ مستقل نبی ہونے کا ہو یا ظلی یا بروزی نبی ہونے کا، یا وہ ضروریات دین کا انکار کر دے، پس وہ بنص قرآن احادیث متواترہ اور اجماع امت کی رو سے کافر مرتد اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

مرزا غلام احمد قادیانی نے بھی چونکہ ان سب چیزوں کا ارتکاب کیا ہے لہٰذا وہ بھی کافر مرتد اور دین اسلام

ـــ خارج ہے اور اس کے کفر میں شک کرنے والے اور اس کی اتباع کرنے والے بھی اسی کے حکم میں ہیں اللہ تعالیٰ، فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت ہو۔ مرزا قادیانی پر۔

۳۶...... جواب صحیح ہے۔ احقر محمد صفی اللہ عفی عنہ

صدر المدرسین مدرسہ امداد العلوم فرید آباد ڈھاکہ ۴ جامع مسجد بہادر شاہ پارک، ڈھاکہ

۳۷...... جواب دینے والا حق کو پہنچا ہے۔ عبدالکریم غفرلہ

خلیفہ خاص شیخ الاسلام حضرت مدنی ؒ امیر جمعیت علماء اسلام مشرقی پاکستان (بنگلہ دیش)

۳۸...... مفتی صاحب نے درست فتویٰ دیا ہے۔ احقر شمس الدین غفرلہ

ناظم اعلیٰ جمعیت علمائے اسلام، مشرقی پاکستان (بنگلہ دیش)

۳۹...... فتویٰ دینے والے نے درست جواب دیا ہے۔ احقر ابو محمود ہدایت حسین غفرلہ

مدرس مدرسہ امداد العلوم، ڈھاکہ

۴۰...... جواب صحیح ہے۔ محی الدین خان عفی عنہ

ممتاز الحدیث، ممتاز الفقہاء مدرسہ عالیہ مدیر ماہنامہ مدینہ ڈھاکہ، سیکرٹری سیرت کمیٹی ڈھاکہ
جوائنٹ سیکرٹری مؤتمر عالم اسلامی مشرقی پاکستان (بنگلہ دیش)

۴۱...... مولانا محمد ہارون ناظم ادارۃ المعارف ڈھاکہ کا فتویٰ

قد تواترت عقیدۃ حیاۃ عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام و رفعہ الی السماء، ثم نزولہ قرب الساعۃ فمن انکرھا فقد انکر الامر المتواتر و قد کفر من غیر ریب وشک.

(محمد ہارون فاضل مدرسہ ضمیریہ چاٹگام و جامعہ اشرفیہ، لاہور)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات اور آسمان کی طرف آپ کے رفع پھر قیامت کے قریب آپ کے نزول کا عقیدہ بالکل متواتر ہے جس نے اس کا انکار کیا پس اس نے امر متواتر کا انکار کیا تو وہ بلاشک وشبہ کافر ہوگیا۔

۴۲...... جواب صحیح ہے۔ محمد عبدالجبار ناظم عمومی جمعیت علماء اسلام ڈھاکہ شہر

۴۳...... جواب صحیح ہے اور اس کا انکار کرنا بہت بڑا قبیح فعل ہے۔ محمد عبیدالحق

پرنسپل عالیہ مدرسہ نواکھالی و ناظم جمعیت المدرسین، مشرقی پاکستان (بنگلہ دیش) ۲۳ فروری ۱۹۶۸ء

۴۴...... جواب صحیح ہے اور فتویٰ دینے والا اپنی محنت میں کامیاب ہے۔ الاحقر ظفر الدین

ناظم الجامعہ الاسلامیہ، کانپور انڈیا ۱۹ ذی الحجہ ۱۳۸۸ھ بمطابق ۸ مارچ ۱۹۶۸ء

۴۵...... جواب صحیح ہے۔ عبدالرزاق نائب قاضی دار القضاء ریاست بھوپال انڈیا ۲۸ ذی الحجہ ۱۳۸۸ھ

۴۶...... جواب صحیح ہے۔ اسعد المدنی ۷ امحرم الحرام ۱۳۹۰ھ

علمائے بلوچستان کے فتویٰ جات

۴۷...... جواب صحیح ہے اور فتویٰ دینے والا کامیاب ہے۔ احقر غلام حیدر

مہتمم مدرسہ عربیہ ناصر العلوم لورالائی نائب امیر جمعیت علمائے اسلام لورالائی بلوچستان۔ ۱۵ رجب المرجب ۱۳۸۹ھ

۴۸...... جواب درست ہے۔ احقر قاضی عبدالعزیز بارنی قلات بلوچستان

۴۹...... جواب درست ہے۔ بندہ عرض محمد مہتمم مطلع العلوم کوئٹہ بلوچستان

۵۰...... جواب دینے والا حق کو پہنچا ہے۔ بندہ عبدالشکور خطیب جامع مسجد کوئٹہ، بلوچستان

علمائے پنجاب کے فتویٰ جات

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علی رسولہ خاتم الانبیاء والمرسلین و علی آلہٖ و اصحابہ اجمعین. امابعد!

۵۱...... راقم نے حضرت مولانا منظور احمد صاحب چنیوٹی، پرنسپل جامعہ عربیہ و ناظم اعلیٰ ادارہ مرکزیہ دعوت و ارشاد چنیوٹ (ضلع جھنگ) کے مرتب کردہ رسالہ وائس چانسلر مدینہ یونیورسٹی کا اہم ترین فتویٰ ''حیات عیسیٰ علیہ السلام کا منکر کافر ہے۔'' کا مطالعہ کیا، جس میں مرزا قادیانی اور مصر کے ایک ملحد شلتوت کا باطل نظریہ دلائل کے ساتھ رد کیا گیا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام جسد عنصری کے ساتھ آسمان کی طرف نہیں اٹھائے گئے اور یہ کہ اب وہ نازل نہ ہوں گے۔ (معاذ اللہ ثم معاذ اللہ)

قرآن کریم کی نصوص قطعیہ، احادیث متواترہ اور امت مسلمہ کے قطعی اجماع سے یہ بات ثابت ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام زندہ آسمان پر اٹھائے گئے ہیں اور تاہنوز وہ زندہ ہیں اور قیامت کے قریب نازل ہوں گے اور نزول کے بعد دجال لعین کو قتل کریں گے اور چالیس سال تک حکومت کر کے پھر وفات پائیں گے اور مدینہ طیبہ میں مسلمان ان کی تجہیز و تکفین کریں گے اور ان کو دفن کریں گے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بارے میں یہ ارشاد فرمایا ہے۔ **بل رفعہ اللّٰہ الیہ.** (نساء ۱۵۷)

''بلکہ اللہ تعالیٰ نے (حضرت) عیسیٰ علیہ السلام کو اپنی طرف اٹھالیا ہے۔''

دوسرے مقام پر ارشاد ہوتا ہے: **وانہ لعلم للساعۃ فلاتمترن بھا.** (زخرف ۶۰)

''اور بے شک وہ (عیسیٰ علیہ السلام) قیامت کی نشانی اور علم ہیں سو ہرگز اس کے بارے میں شک نہ کرنا۔''

اور حضرت نواسؓ بن سمعان کلابی کی طویل حدیث میں یہ بھی ہے کہ: آنحضرت ﷺ نے فرمایا: **اذ بعث اللّٰہ المسیح بن مریم علیہ فینزل عند المنارۃ البیضاء مشرقی دمشق.** (مسلم ص ۴۰۰ تا ۴۰۱ ج ۲)

جب اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کو بھیجیں گے تو وہ جامع مسجد دمشق کے سفید مشرقی مینار پر اتریں گے۔''

اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا یہ نزول آسمان سے ہوگا، چنانچہ حضرت ابوہریرہؓ کی روایت ہے جس کی سند بالکل صحیح ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا: **کیف انتم اذا نزل ابن مریم (من السماء) فیکم امامکم منکم.** (بخاری ص ۴۹۰ ج ۱)

''تمہاری کیا ہی بھلی حالت ہوگی جبکہ عیسیٰ بن مریم علیہما السلام تم میں آسمان سے نازل ہوں گے اور تمہارا امام تم میں سے ہوگا۔''

یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے وقت تمہارا امام مہدی تم میں سے ہی ہوگا، اور پہلی نماز فجر کی حضرت عیسیٰ علیہ السلام ان کی اقتداء ہی میں پڑھیں گے، جیسا کہ روایات سے ثابت ہے اور حضرت ابوہریرہؓ کی ایک اور روایت میں یوں آتا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: **ثم ینزل عیسٰی بن مریم من السماء.** (قرطبی ج ۱۶ ص ۱۰۶۔ مرقاۃ ج ۵ ص ۱۶۰ مطبوعہ مصر)

''پھر حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام آسمان سے نازل ہوں گے۔''

اور حضرت عبداللہ بن عباس کی روایت میں ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

لعند ذلک ینزل اخی عیسی بن مریم من السماء علی جبل افیق. (کنزالعمال ج۱۴ص ۶۱۸)
''پس اس موقع پر میرے بھائی عیسیٰ بن مریم علیہما السلام آسمان سے افیق کی پہاڑی پر نازل ہوں گے۔''
ان تمام صحیح روایات سے معلوم ہوا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نازل ہوں گے۔ پہلے تو مرزا قادیانی کو بھی اس کا اقرار تھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نازل ہوں گے چنانچہ وہ لکھتا ہے:
''مثلاً صحیح مسلم کی حدیث میں یہ لفظ موجود ہیں کہ حضرت مسیح علیہ السلام جب آسمان سے اتریں گے تو ان کا لباس زرد رنگ کا ہوگا۔'' (ازالہ اوہام ص ۸۱ خزائن ج ۳ ص ۱۴۲)
اور دوسرے مقام پر لکھتا ہے:
الا یعلمون ان المسیح ینزل من السماء بجمیع علومه لا یاخذ شیئا من الارض مالهم لا یشعرون. (آئینہ کمالات اسلام ص ۴۰۹)
''کیا یہ لوگ نہیں جانتے کہ مسیح بن مریم علیہما السلام اپنے تمام علوم کے ساتھ آسمان سے نازل ہوں گے، اور زمین پر کوئی علم حاصل نہیں کریں گے، ان لوگوں کو کیا ہوگیا کہ نہیں سمجھتے۔''
حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ کی ایک روایت میں ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:
یمکث عیسی علیه السلام فی الارض بعد ماینزل اربعین سنه ثم یموت صلی علیه المسلمون و یدفنونه.
''حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہونے کے بعد زمین میں چالیس سال رہیں گے پھر ان کی وفات ہوگی اور مسلمان ان کا جنازہ پڑھیں گے اور ان کو دفن کریں گے، اور ان کی ایک روایت میں آتا ہے۔ **''ثم یتوفی فیصلی علیه المسلمون.''** (ابوداؤد ص ۱۳۵ ج ۲)
''جو ان کی وفات ہوگی پس مسلمان ان کی نماز جنازہ پڑھیں گے۔''
اور حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے یہ بھی فرمایا۔ **''ثم یموت فیدفن معی فی قبری.''** (مشکوٰۃ کتاب الفتن ص ۴۸۰)
''پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات ہوگی سو وہ میرے ساتھ میری قبر میں دفن ہوں گے۔''
حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات اور رفع الی السماء پر متواتر حدیثیں دلالت کرتی ہیں، علامہ ابن عطیہ فرماتے ہیں: **واجمعت الامه علی ماتضمنه الحدیث المتواتر من ان عیسی علیه السلام فی السماء حیی وانه ینزل فی آخر الزمان.**
''حدیث متواتر کے پیش نظر ساری امت کا اس پر اجماع اور اتفاق ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر زندہ ہیں اور آخر زمانہ میں اتریں گے۔'' ان کے رفع الی السماء پر تمام امت مسلمہ کا اجماع و اتفاق ہے، چنانچہ امام اہلسنت والجماعت ابوالحسن الاشعریؒ متوفی ۳۳۰ھ فرماتے ہیں:۔
واجمعت الامة علی ان الله عزوجل رفع عیسی علیه السلام الی السماء.
''امت کا اس مسئلہ پر اتفاق ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان کی طرف اٹھا لیا ہے۔''
اور خود مرزا قادیانی اس پیشگوئی کو متواتر اور درجہ اوّل کی پیشگوئی تسلیم کرتا ہے چنانچہ وہ لکھتا ہے:

''یہ امر پوشیدہ نہیں کہ مسیح بن مریم کے آنے کی پیشگوئی اول درجے کی پیشگوئی ہے۔ جس کو سب نے بالاتفاق قبول کرلیا تواتر کا اول درجہ اس کو حاصل ہے۔'' (ازالہ اوہام ص ۵۵۷ خزائن ج ۳ ص ۴۰۰)

چونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات اور رفع الی السماء اور پھر آسمان سے نزول تواتر سے ثابت ہے لہٰذا اس کا انکار کرنا کفر ہے، چنانچہ علامہ ابن حزم رحمہ اللہ متوفی ۴۵۶ھ لکھتے ہیں:

واما من قال ان اللّٰه عزوجل هو فلان لانسان بعينه او ان اللّٰه يحل في جسم من اجسام خلقه او ان بعد محمد ﷺ نبياً غير عيسى بن مريم فانه لا يختلف اثنان في تكفيره لصحة قيام الحجة بكل هذا على كل احداً.

''بہر حال جو شخص یہ کہے کہ اللہ تعالیٰ فلاں شخص (کے روپ میں) ہے یا اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق میں سے کسی کے جسم میں حلول کرتا ہے، یا یہ کہ حضرت محمد ﷺ کے بعد بجز حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے کوئی اور نبی آئے گا تو مسلمانوں میں سے کوئی دو شخص بھی اس کے کفر میں اختلاف نہیں رکھتے کیونکہ ان جملہ امور میں سے ہر ایک پر ہر کسی کے لیے حجت قائم ہو چکی ہے۔''

اس عبارت سے جس طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آمد کا عقیدہ معلوم ہوا اسی طرح ختم نبوت کا مسئلہ بھی واضح ہو چکا ہے۔

اور امام جلال الدین سیوطی متوفی ۹۱۱ھ لکھتے ہیں:

"اما نفي نزول عيسى عليه السلام او نفي النبوة عنه فكلاهما كفراً."

''بہر حال حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول اور ان کی نبوت دونوں کا انکار کفر ہے۔''

ان صریح اور صحیح اور ٹھوس حوالوں کے پیش نظر یہ بات بالکل قطعی اور حتمی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات اور نزول کا انکار خالص کفر ہے، اس فتویٰ کی رو سے مرزا قادیانی ہو یا مصر کا شیخ شلتوت ہو یا خطۂ ارضی کا کوئی ملحد جو بھی اس عقیدہ کا منکر ہو وہ پکا کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے اور اتمام حجت کے بعد ایسے شخص کو مسلمان سمجھنے والا بھی کافر ہے۔

شیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز وائس چانسلر مدینہ یونیورسٹی اور دیگر علمائے مصر کا یہ فتویٰ برموقع بالکل سو فیصدی درست اور صحیح ہے، اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو اس صحیح عقیدہ پر قائم و دائم رکھے، اور اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائے فاتح ربوہ حضرت مولانا منظور احمد چنیوٹی صاحب کو جنھوں نے اس فتویٰ کی نشر و اشاعت کی سعی فرمائی اور مسلمانوں کو ایک عظیم فتنہ سے بچانے کی کوشش کی ہے، اللہ تعالیٰ انھیں اور تمام مسلمانوں کو جملہ مصائب سے محفوظ رکھے اور راہ راست پر چلنے کی توفیق مرحمت فرمائے۔ (آمین)

خدا محفوظ رکھے ہر بلا سے
خصوصاً آج کل کے انبیاء سے

وصلی اللہ تعالیٰ علی خاتم الانبیاء والمرسلین وعلی آلہ واصحابہ اجمعین وحشرنا معھم یوم الدین۔ آمین

احقر الناس ابوالزاہد محمد سرفراز

خطیب جامع مسجد گکھڑ وصدر المدرسین مدرسہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ، ۲۹ رجب ۱۳۸۶ھ/۱۴/نومبر ۱۹۶۶ء

۵۲...... جواب درست ہے اور فتویٰ دینے والے حق کو پہنچے ہیں۔ العبد شمس الدین استاذ الحدیث جامعہ صدیقیہ گوجرانوالہ

۵۳...... جواب درست ہے۔ مولوی عبدالقادر امام مسجد گوجرانوالہ

۵۴..... جواب درست ہے۔ مفتی بشیر حسین قادری نوشاہی فاضل دیوبند خطیب جامع مسجد گوجرانوالہ

۵۵..... جواب درست ہے۔ بشیر احمد مہتمم مدرسہ مظہر العلوم سلطانی (رجسٹرڈ) خانقاہ سلطان عبدالکریم رحمۃ اللہ علیہ

۵۶..... جواب صحیح ہے۔ احقر عبدالرحیم مہتمم مدرسہ عربیہ اسلامیہ، بوریوالہ

۵۷..... **الجواب صواب بلا ارتیاب ولاشک ان مسیلمة الفنجاب حکمه حکم مسیلمة الکذاب لا فرق بینهما اصلا عند اولی الالباب و ان حیاة سیدنا عیسی علیه السلام و رفعه الی السماء ثم نزوله من السماء الی الارض عند قرب الساعة مسئلة منصوصة بالکتاب والسنة المتواترة واجماع الامة من انکرها فقد کفر و ارتد عن الاسلام و حکمه حکم المرتد. واللّٰہ اعلم.**

(محمد ادریس کان اللہ لہ وکان ھو للہ جامعہ اشرفیہ لاہور)

جواب بلاشبہ درست ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ مسیلمۂ پنجاب کا حکم بھی وہی ہے جو مسیلمہ کذاب کا ہے اور اہل عقل کے نزدیک تو ان دونوں میں کوئی فرق نہیں ہے۔ باقی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات اور آپ کے آسمان پر اٹھائے جانے پھر قیامت کے قریب آسمان سے زمین پر تشریف لانے کا مسئلہ تو کتاب اللہ، متواتر احادیث اور اجماع امت سے ثابت ہے جو بھی اس کا انکار کرے گا وہ کافر ہو جائے گا اور دائرہ اسلام سے خارج ہوگا اور اس کا حکم مرتد والا حکم ہوگا۔

۵۸..... جواب صحیح ہے۔ جمیل احمد تھانوی رئیس دارالافتاء جامعہ اشرفیہ، لاہور

۵۹..... جس نے فتویٰ دیا وہ بالکل حق کو پہنچا ہے۔ محمد عبیداللہ مہتمم جامعہ اشرفیہ لاہور

۶۰..... جواب درست ہے۔ عبدالرحمٰن نائب مہتمم جامعہ اشرفیہ لاہور

۶۱..... جواب درست ہے۔ حامد میاں مہتمم جامعہ مدنیہ کریم پارک لاہور

۶۲..... جس نے فتویٰ دیا ہے وہ بالکل حق کو پہنچا ہے۔ ظہور الحق استاد جامعہ مدنیہ لاہور

۶۳..... جواب درست ہے۔ عبدالحمید استاد جامعہ مدنیہ لاہور

۶۴..... جواب درست ہے۔ نذیر احمد استاد جامعہ مدنیہ لاہور

۶۵..... جواب صحیح ہے۔ احقر محمد کریم اللہ استاد جامعہ مدنیہ لاہور

۶۶..... جواب بالکل حق ہے۔ احقر عبیداللہ انور انجمن خدام الدین لاہور

۶۷..... جواب درست ہے۔ محمد اجمل خان خطیب جامعہ رحمانیہ قلعہ گوجر سنگھ وصدر تنظیم اہلسنت لاہور

۶۸..... جواب درست ہے۔ گلزار احمد مظاہری جامعہ علوم اسلامیہ لاہور ۱۳۸۵/۱۲/۲۹ھ

۶۹..... جواب بالکل حق ہے۔ سید احمد شاہ بخاری صدر المدرسین مدرسہ دارالہدیٰ چوکیرہ سرگودھا

۷۰..... جواب بالکل صحیح ہے اور حق بات اس کے لائق ہے کہ اس کی پیروی کی جائے۔ (علامہ) خالد محمود ڈائریکٹر اسلامک اکیڈمی مانچسٹر انگلینڈ

۷۱..... جواب بالکل درست ہے۔ محمود عفا اللہ عنہ
مفتی وصدر المدرسین مدرسہ قاسم العلوم ملتان ممبر قومی اسمبلی آف پاکستان وسابق وزیر اعلیٰ صوبہ سرحد

۷۲..... جواب درست ہے۔ احقر مفتی محمد شفیع مہتمم مدرسہ سراج العلوم بلاک نمبر ۱ سرگودھا

۷۳..... جواب دینے والے نے بالکل صحیح فتویٰ دیا ہے۔ محمد امیر کان اللہ لہ مہتمم جامعہ ضیاء العلوم بلاک نمبر ۱۸ سرگودھا

۷۴..... جواب بلاشک وشبہ درست ہے۔ احقر الثقلین محمد حسین صین عن الشین

سابق مدرس مدرسہ امینیہ اسلامیہ دہلی نزیل مدرسہ دارالہدیٰ چوہیرہ سن مضافات سرگودھا

۷۵...... بلاشبہ جواب درست ہے۔ محمد امین صدر المدرسین دارالعلوم تعلیم الاسلام اتر اُئرز د قائد آباد

۷۶...... جواب بالکل حق ہے۔ احقر الانام حمید اللہ

۷۷...... جواب درست ہے اور ہمارے اوپر لازم ہے کہ ہم اس کی پیروی کریں۔ امین الحق خطیب جامع مسجد شیخوپورہ

۷۸...... بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات جسمانی، رفع الی السماء بجسدہ اور پھر قرب قیامت میں نزول من السماء الی الارض نصوص قرآن مجید، احادیث متواترہ اور اجماع امت مسلمہ ثابت ہے اس لیے اس اجماعی مسئلے کا منکر اور خود حضرت مسیح علیہ السلام کی بجائے مسیح موعود بننے والا دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

جامعہ اسلامیہ مدینہ طیبہ کے وائس چانسلر شیخ عبدالعزیز بن باز زید مجدہم نے اس مسئلہ کے بارے میں جو مفصل فتویٰ دیا ہے میں اس کی تائید و تصدیق کرتا ہوں۔ احقر سید سیاح الدین کاکاخیل، ۱۸ شوال ۱۳۸۴ھ

۷۹...... جواب درست ہے۔ خان محمد عفی عنہ خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف۔ میانوالی

۸۰...... جواب صحیح ہے۔ محمد امیر الدین مبلغ اسلام حویلی لکھا ضلع منٹگمری (ساہیوال)

۸۱...... جواب درست ہے۔ عبدالحمید لدھیانوی ٹوبہ ٹیک سنگھ ۵ ربیع الاوّل ۱۳۸۵ھ

۸۲...... جواب درست ہے۔ عبدالرحمٰن جامی خطیب محمدی جامع مسجد گوجرانوالہ، ۵ ربیع الاوّل ۱۳۸۵ھ

۸۳...... جواب درست ہے۔ قاری نذیر احمد مہتمم مدرسہ عربیہ اشرف المدارس رحیم یار خان

۸۴...... جواب درست ہے۔ احقر عبدالعزیز خطیب جامع مسجد زراعتی فارم منٹگمری

۸۵...... جواب درست ہے۔ احقر (قاری) محمد یوسف شورکوٹ شہر ضلع جھنگ

۸۶...... جواب درست ہے۔ عبدالواسع لدھیانوی

فاضل جامعہ اسلامیہ ڈابھیل، ضلع سورت انڈیا ناظم نشر و اشاعت دارالعلوم نعمانیہ رجسٹرڈ گوجرانوالہ، ۵ ربیع الاوّل ۱۳۸۵ھ

۸۷...... جواب درست ہے۔ عبدالصمد شورکوٹ، ضلع جھنگ

۸۸...... تحقیق جواب دینے والا بالکل حق کو پہنچا ہے۔ محمد چراغ مہتمم مدرسہ عربیہ گوجرانوالہ

۸۹...... جواب بالکل حق ہے اور حق بات اس کے لائق ہے کہ اس کی اتباع کی جائے۔ مجاہد الحسینی

سابق مدیر روزنامہ آزاد و نوائے پاکستان لاہور

۹۰...... فتویٰ درست ہے اور جواب دینے والا بالکل حق کو پہنچا ہے۔

انا عبدہ الضعیف غلام یاسین شاہ پوری، سرگودھا، ۳ شوال ۱۳۸۵ھ

۹۱...... **نحمدهٗ و نصلی علی رسوله الکریم و بعد.**

فان مسئله حیاة سیدنا عیسٰی علٰی نبینا و علیه الصلوة والسلام بجسده الشریف الی السماء من ضروریات الدین اجمعت علیها الامة المحمدیة و انکرها الملاحدة فانانؤ من بها و نتبرّاء من منکریها ونحکم بان المنکر ملحد خارج عن دین الاسلام. جزی اللّٰه مولانا منظور احمد جنیوتی و شکر مساعیه فی اشاعه هذه المسئلة و تقبل عمله فی ردالملاحدة القادیانین. فالمجیب مصیب والجواب صحیح واللّٰه اعلم و علمه اتم. (محتاج بندہ (مفتی) عبداللہ جامعہ خیر المدارس ملتان)

حیات عیسیٰ علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کے اپنے جسد عنصری کے ساتھ آسمان پر تشریف لے

جانے کا مسئلہ ضروریات دین میں سے ہے اور اس پر تمام امت محمدیہ نے اجماع کیا ہے۔ مگر ملحدوں نے اس عقیدہ کا انکار کر دیا، ہم امت محمدیہ اس متفق علیہ مسئلہ پر ایمان لاتے ہیں اس کے انکار کرنے والے سے اپنی برائت ظاہر کرتے ہیں، اور یہ فیصلہ دیتے ہیں کہ اس عقیدہ کا منکر ملحد اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائیں مولانا منظور احمد چنیوٹی کو، اس فتویٰ کے نشر کرنے پر اور ملحد قادیانیوں کی تردید کے لیے ان کی مساعی جمیلہ کو شرف قبولیت بخشیں۔ (آمین) جواب دینے والا حق کو پہنچا ہے اور فتویٰ درست ہے۔

۹۲...... جواب درست ہے۔ بندہ عبدالستار مفتی جامعہ خیر المدارس ملتان

۹۳...... جواب درست ہے۔ محمد علی جالندھری امیر مجلس تحفظ ختم نبوت۔ ملتان

۹۴...... بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یہ فتویٰ بالکل سچ اور حقیقت کے مطابق ہے، حیات مسیح علیہ السلام اور آپ کے رفع جسمانی اور نزول کا عقیدہ جزو ایمان ہے اس کا انکار صریح آیات اور احادیث متواترہ کا انکار ہے اور یہ انکار موجب کفر ہے، اس میں شک کرنا بھی کفر ہے میرے نزدیک تو یہی تحقیق ہے۔ وانا العبد الفقیر عبداللہ فیصل آباد

۹۵...... جواب دینے والا حق کو پہنچا ہے۔ محمد امین خطیب سنہری مسجد ماڈل ٹاؤن بی۔ لائلپور (فیصل آباد) ۳۰ رجب ۱۳۸۶ھ

۹۶...... جواب بالکل صحیح ہے اور حق کے بعد تو بھٹکنا ہی رہ جاتا ہے۔

خاکسار اسلاف عبدالعلیم جالندھری ناظم تعلیمات مدرسہ اشرف المدارس وصدر مجلس تحفظ ختم نبوت، فیصل آباد

۹۷...... جواب درست ہے۔ غلام محمد صدر المدرسین مدرسہ اشرف المدارس لائلپور

۹۸...... جواب صحیح ہے۔ فضل محمد مدرسہ عربیہ قاسم العلوم فقیر والی ضلع بہاولنگر ۳۰ رجب المرجب ۱۳۸۶ھ

۹۹...... جواب درست ہے۔ احقر لال حسین اختر صدر المبلغین مجلس مرکزیہ تحفظ ختم نبوت ملتان

۱۰۰...... حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات اور ان کا رفع الی السماء الجسد نصوص کتاب اللہ احادیث متواترہ اور اجماع امت سے ثابت ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات اور رفع جسمانی کا منکر۔ کتاب اللہ، احادیث متواترہ اور اجماع امت کا منکر ہے، اس لیے وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ لاشئی غلام اللہ خطیب جامع مسجد راجہ بازار راولپنڈی

۱۰۱...... جواب صحیح ہے۔ عبدالشکور مدرس دارالعلوم تعلیم القرآن راجہ بازار راولپنڈی

۱۰۲...... جواب دینے والا بالکل حق کو پہنچا ہے۔ عبدالسنان خطیب جامع مسجد صدر و مہتمم دارالعلوم حنفیہ عثمانیہ محلہ ورکشاپی، راولپنڈی

۱۰۳...... بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ان مسئله حياة عيسى بن مريم عليهما السلام و رفعه الى السماء ثم نزوله ... الارض مسئلة اجماعية و عقيدة ضرورية فى الاسلام لا يمكن لاحد ان يكون مؤمنا من غير ان يعتقد بحياة عيسى عليه السلام و رفعه الى السماء حياً فمن انكر هذه العقيدة الاجتماعية التى هى من ضروريات الدين فقد خلع رقبه الاسلام من عنقه و صار مرتداً كافراً بلاشک و ارتياب فالجواب من المجيب المحترم حق و صواب. (وانا العبد الحقیر محمد مالک کاندھلوی خادم الحدیث بدار العلوم الجامعہ الاشرفیہ لاہور)

بیشک حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کے آسمان کی طرف اٹھائے جانے پھر دوبارہ ان کے دنیا میں نزول فرمانے کا مسئلہ اجماعی ہے اور اسلام کا ضروری عقیدہ ہے، کسی کے لیے ممکن ہی نہیں کہ وہ حیات عیسیٰ علیہ السلام اور آپ کے زندہ آسمان پر تشریف لے جانے کا عقیدہ رکھے بغیر مسلمان کہلا سکے۔ پس جس نے اس اجتماعی مسئلہ کا

انکار کیا جو کہ ضروریات دین میں سے ہے تو اس نے اپنی گردن سے اسلام کی پابندی کا طوق اتار دیا اور وہ بلاشک وشبہ کافر اور مرتد ہو گیا اور صاحب فتویٰ کا یہ جواب بالکل صحیح اور درست ہے۔

۱۰۴...... جواب درست ہے۔ محمد رسول خان جامعہ اشرفیہ، مسلم ٹاؤن، لاہور

۱۰۵...... جواب درست ہے۔ خطیب جمال مسجد مصری شاہ لاہور، ۲۹ ذی قعدہ ۱۳۸۴ھ

۱۰۶...... جواب درست ہے، اس لیے کہ آیت ماصلبوہ الخ سالبہ کلیہ ہے اور نص قرآنیہ کا ظاہر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات پر ہی دلالت کرتا ہے۔ محمد صدر المدرسین جامعہ عربیہ رحیمیہ نیلا گنبد، لاہور

۱۰۷...... بعد الحمد والصلوٰۃ علماء اسلام نے حیات عیسیٰ علیہ السلام کے منکر کو کافر و مرتد اور واجب القتل قرار دیا ہے، بیشک عیسیٰ علیہ السلام کی حیات آیات (قرآنیہ) احادیث اور اجماع امت سے ثابت ہے۔ اس کے منکر کا حکم مرتد کا حکم ہے۔
محمد الیاس جامع مسجد پٹولیاں لاہور

۱۰۸...... جواب دینے والی ہستی نے بالکل صحیح فتوی دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ انھیں سلامت باکرامت رکھے۔ (آمین)
حررہ محمد عبدالعلیم قاسمی، ۲۰ رجب ۱۳۸۵ھ

۱۰۹...... اقول بتوفیق اللّٰہ و حسن توفیقه عقیدة حیاة المسیح علیه السلام و نزوله قرب القیامة مجمع علیها عند جمهور المسلمین و ثابتة بالنصوص القطعیة، ومنکر ها کافر ومرتد بلا شبهة والدلائل مبسوطة فی الکتب. (کتبہ حبیب الرحمٰن جامعہ فتحیہ اچھرہ لاہور ۵ صفر المظفر ۱۳۸۵ھ)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات اور قیامت کے قریب ان کے نزول کے عقیدہ پر جمہور مسلمانوں کا اجماع ہو چکا ہے اور یہ عقیدہ قطعی دلائل سے ثابت ہے۔ اس کا منکر بلاشک وشبہ کافر اور مرتد ہے، اس عقیدہ پر دلائل کتابوں میں تفصیل کے ساتھ بیان کر دیے گئے۔

۱۱۰...... جواب درست ہے۔ نذیر احمد خطیب جامع مسجد بازار، لاہور

۱۱۱...... جواب درست ہے۔ غلام غوث ہزاروی ناظم اعلیٰ جمعیت علماء اسلام پاکستان، لاہور

۱۱۲...... جواب درست ہے۔ عبدالعلی دیوبندی

۱۱۳...... جواب درست ہے۔ قاضی احسان احمد (شجاع آبادی) امام شاہی مسجد شجاع آباد، ۲۰ ذی القعدہ ۱۳۸۶ھ

۱۱۴...... قرآن مجید کی آیات اور احادیث مرفوعہ صحیحہ سے یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچ چکی ہے۔ اس میں کسی قسم کا کوئی اخفا نہیں ہے کہ سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کلمۃ اللہ کا جسمانی و روحانی ہر دو اعتبار سے آسمان کی طرف رفع ثابت ہے اور پھر ان کا دوبارہ زمین کی طرف نزول یقیناً ثابت ہے جو شخص حیات عیسیٰ علیہ السلام کا قائل نہیں وہ یقیناً گمراہ، ملحد، کافر بلکہ مرتد ہے اور اس بات کے کہنے میں حق بجانب ہیں کہ اگر اس کو واجب القتل کہا جائے تو کوئی حرج نہیں ہے۔ جو جوابات ذکر کیے گئے ہیں وہ سب صحیح ہیں اور ان میں کوئی شک وشبہ نہیں ہے۔ جواب درست ہے اور جواب دینے والا حق کو پہنچا ہے۔ حافظ عبدالرشید جامعہ تقویۃ الاسلام شیش محل روڈ، لاہور، ۲۸/۸/۱۹۶۵ء

۱۱۵...... جواب صحیح ہے اور جواب دینے والا بالکل کامیاب ہے۔ محمد اسحاق مدرس دارالعلوم تقویۃ الاسلام، لاہور۔ ۲۸/۸/۱۹۶۵ء

۱۱۶...... حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات اور ان کا رفع جسمانی اور قرب قیامت میں ان کا آسمان سے نزول یہ سب متفق علیہ امور ہیں۔ جمہور امت اس کی قائل ہے اسلام میں کسی سے اس کا خلاف مذکور نہیں، جن صریح و متواتر دلائل و شواہد سے یہ عقیدہ ثابت ہے ان کی بنیاد پر اس کا انکار کرنے والا کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔
سعید الرحمٰن جامعہ اسلامیہ کشمیر روڈ، راولپنڈی

۱۱۷...... تمام جوابات درست ہیں۔ ابو احمد عبداللہ لدھیانوی ۵ ربیع الاوّل ۱۳۸۵ھ

۱۱۸...... مفتیان کرام نے جو فتویٰ دیا ہے وہ درست ہے۔ احقر عبدالعزیز مہتمم دارالعلوم فیض محمدی، فیصل آباد

۱۱۹...... بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

من نظر بامعان فی کتب القادیانی علم بلاریب وشک ان اکثر عقائده مخالفة لعقائد الاسلام موجبة لکفره منها عقیدة وفاة عیسی علیه السلام و اصاب من افتی بکفره.

(فاروق احمد سابق شیخ الحدیث جامعہ عباسیہ بہاول پور و سابق مفتی دارالعلوم دیوبند)

جس شخص نے بھی مرزا قادیانی کی کتابوں کا گہرائی سے مطالعہ کیا ہے اسے بلاشک وشبہ یہ معلوم ہو چکا ہے کہ مرزا کے اکثر عقائد اسلام کے خلاف ہیں جو کہ اس کے کفر کے موجب ہیں، اس کے کفریہ عقائد میں سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کا عقیدہ بھی ہے جس نے بھی مرزا کے کفر کا فتویٰ دیا ہے اس نے درست کیا ہے۔

۱۲۰...... جواب درست ہے۔ افقرالی اللہ۔ محمد عبدالقادر آزاد جنرل سیکرٹری اسلامی مشن پاکستان، بہاولپور

۱۲۱...... جواب صحیح ہے۔ غلام مصطفیٰ بہاولپور، ۲ ذوالحجہ ۱۳۸۴ھ

۱۲۲...... بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حیاة عیسی بن مریم علیهما السلام ورفعه الی السماء و نزوله الی الارض قبل قیام القیامة ثابت بالکتاب والسنة و علیه اجماع الامة فمن انکر بعد ذلک فهو کافر خارج عن الاسلام.

(مقبول احمد جامعہ رشیدیہ ساہیوال)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات اور آسمان کی طرف رفع پھر قیامت سے پہلے زمین کی طرف آپ کے نزول کا عقیدہ قرآن وسنت سے ثابت ہے اور اس پر امت کا اجماع ہو چکا ہے پس اس کے بعد بھی جو انکار کرے گا وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

۱۲۳...... جواب دینے والے نے بالکل صحیح فتویٰ دیا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب فقیر محسن الدین بہاولپور، ممبر قومی اسمبلی ۲۲/۲/۱۹۶۶ء

۱۲۴...... جواب درست ہے۔ محمد عبداللہ کان اللہ لہ مہتمم مدرسہ عربیہ دارالہدیٰ بھکر

۱۲۵...... جواب درست ہے۔ محمد عبدالعلیم مسجد شیخ لاہوری، جھنگ صدر

۱۲۶...... جواب درست دیا گیا ہے۔ محمد عبدالجلیل انصاری خادم العلوم مظاہر العلوم، کوٹ ادو

۱۲۷...... جواب دینے والے نے درست فتویٰ دیا ہے، حیات عیسیٰ علیہ السلام کا عقیدہ ضروریات دین میں سے ہے۔ جو اس کا انکار کرے گا وہ کافر ہے۔ کتبہ العبد الضعیف حافظ غلام رسول۔ صدر المدرسین دارالعلوم نعیمیہ سرگودھا

۱۲۸...... جواب حق ہے اور حق کی تابعداری لازمی ہے۔ عبدہ محمد یوسف الحسینی امیر جمعیت علماء اسلام وخطیب جامع مسجد فیصل آباد

۱۲۹...... جواب درست ہے۔ محمد رمضان علوی خطیب مرکزی جامع مسجد محلّہ گلشن آباد، راولپنڈی

۱۳۰...... جواب درست ہے۔ عبدالواحد خطیب جامع مسجد گوجرانوالہ ناظم جمعیت علماء اسلام، مغربی پاکستان

۱۳۱...... جواب درست ہے۔ مطیع الرسول خطیب مدنی مسجد گٹی، ضلع لائل پور

۱۳۲...... جواب درست ہے۔ محمد رمضان امیر جمعیت علماء اسلام پاکستان ضلع میانوالی

۱۳۳...... یہی فتویٰ حق ہے اور حق زیادہ لائق ہے کہ اس کی تابعداری کی جائے۔

افقرالی اللہ رشید احمد ناظم مدرسہ فاروقیہ شجاع آباد

۱۳۴...... جواب دینے والا حق کو پہنچا ہے۔ حررہ ناچیز عبداللطیف غفرلہ جہلمی ناظم جمعیت علماء اسلام ۱۱ ربیع الاوّل ۱۳۸۵ھ

۱۳۵...... جواب بالکل حق ہے اور حق اس کے لائق ہے کہ اس کی تابعداری کی جائے۔
احقر فضل احمد مہتمم مدرسہ عثمانیہ تلہ گنگ، ۱۴ اگست

۱۳۶...... جواب بالکل صحیح ہے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا رفع جسمانی اور قرب قیامت میں نزول متواترات میں سے ہے، بلاشبہ اس کا منکر ملحد و زندیق ہے۔ فقط حررہ العبد الضعیف مولیٰ بخش، جامع مسجد جھاوریاں، سرگودھا

۱۳۷...... نائب رئیس الجامعہ الاسلامیہ مدینہ منورہ کے جواب سے مجھے اتفاق ہے۔
بندہ محمد یحییٰ عفی عنہ لدھیانوی خطیب جامع مسجد جناح کالونی، فیصل آباد ۱۳۸۵/۳/۲۵ھ

۱۳۸...... حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات طیبہ کا منکر تین وجہ سے کافر ہے (کیونکہ) وہ تین (چیزوں) قرآن، احادیث اور اجماع امت کا منکر ہے، چودہ سو سال کے تمام اہل اسلام کا متفقہ عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ آسمان پر موجود ہیں اور آخری زمانے میں تشریف لائیں گے۔ فقط محمد شفیع مہتمم مدرسہ سراج العلوم۔ کبیر والا

۱۳۹...... جواب بالکل حق ہے۔ سید حبیب اللہ شاہ بنوری معلم اعلیٰ جامعہ اسلامیہ بہاولپور، یکم اپریل ۱۹۶۵ء

۱۴۰...... جواب صحیح ہے۔ سید عنایت اللہ شاہ بخاری
صدر جمعیت اشاعت التوحید والسنہ پاکستان گجرات ۲۷ مارچ ۱۹۶۶ مطابق ۴ ذی الحجہ ۱۳۸۵ھ

۱۴۱...... جواب صحیح ہے۔ محمد حیات عفا اللہ عنہ، فاتح قادیان صدر مناظر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، ملتان

۱۴۲...... یہی فتویٰ حق ہے اور حق تابعداری کے زیادہ لائق ہے اور کیا رہ گیا سچ کے پیچھے مگر بھٹکنا۔
انا الافقر الی اللہ محمد عبداللہ درخواستی غفرلہ ۵ ربیع الاوّل ۱۳۸۶ھ

۱۴۳...... جواب صحیح ہے۔ ابوالزاہد محمد اشرف ہمدانی مبلغ مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان فیصل آباد ۲۷ صفر المظفر ۱۳۸۶ھ

۱۴۴...... جواب درست ہے۔ عبدالحمید سواتی خادم مدرسہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ ۱۸ ربیع الثانی ۱۳۸۶ھ

۱۴۵...... جواب درست ہے اور فتویٰ دینے والا بالکل حق کو پہنچا ہے۔ محمد امیر مدرس مدرسہ تبلیغ الاسلام میانوالی یکم شعبان ۱۳۸۶ھ

۱۴۶...... جواب بالکل درست ہے اور فتویٰ دینے والا حق کو پہنچا ہے۔ حبیب اللہ الفاروقی
سیالکوٹ ۱۷ ربیع الثانی ۱۳۸۶ھ

۱۴۷...... جواب صحیح ہے۔ محمد علی الصدیقی کان اللہ لہ صدر المدرسین دارالعلوم الشہابیہ، سیالکوٹ

۱۴۸...... مذکورہ بالا علماء نے جو فتویٰ دیا ہے وہ بالکل حق ہے۔ اور حق اس کے لائق ہے کہ اس کی پیروی کی جائے۔
احقر سلیمان احمد مہتمم مدرسہ اظہار الحق ٹوبہ ٹیک سنگھ

۱۴۹...... جواب دینے والا حق کو پہنچا ہے۔ قاضی عصمت اللہ جامع مسجد قلعہ دیدار سنگھ

۱۵۰...... جواب صحیح ہے۔ ولی اللہ انی شریف تحصیل پھالیہ ضلع گجرات ۲۰ ذی الحجہ ۱۳۸۶ھ

۱۵۱...... جواب صحیح ہے۔ سید نور الحسن شاہ بخاری خادم تنظیم اہلسنت پاکستان ملتان ۸ محرم الحرام ۱۳۸۷ھ

۱۵۲...... جواب صحیح ہے۔ محمد عبدالخالق سابق مدرس دارالعلوم دیوبند شیخ الحدیث و مہتمم دارالعلوم عیدگاہ کبیر والہ، ملتان

۱۵۳...... جواب صحیح ہے۔ عبدالمجید مدرس دارالعلوم عیدگاہ، کبیر والہ

۱۵۴...... جواب بالکل صحیح ہے۔ نظام الدین شاہ نائب مہتمم دارالعلوم عیدگاہ، کبیرہ والہ

۱۵۵...... جواب درست ہے۔ ظہور الحق دارالعلوم عیدگاہ، کبیر والہ

۱۵۶...... حیات عیسیٰ علیہ السلام اور آپ کا رفع قرآن و حدیث کے دلائل سے اظہر من الشمس ہے اس لیے اس کا انکار

کرنے والا قرآن وسنت کا انکار کرنے والا ہے اس لیے وہ کافر اور منکر قرآن وسنت ہے۔

احقر گل محمد توحیدی گوجرانوالہ، یکم جون ۱۹۶۷ء

۱۵۷...... جواب صحیح ہے۔ محمد شریف بہاولپوری مرکزی مبلغ ختم نبوت، ملتان

۱۵۸...... جواب صحیح ہے۔ محمد فیروز خان مہتمم دارالعلوم المدنیہ، ڈسکہ، سیالکوٹ

۱۵۹...... جواب دینے والا حق کو پہنچا ہے۔ فاضل حبیب اللہ رشیدی مدیر جامعہ رشیدیہ، ساہیوال

۱۶۰...... جواب صحیح ہے۔ فقیر محمد عبدالمالک

۱۶۱...... تمام جوابات صحیح ہیں۔ عبداللہ رائے پوری مدرس جامعہ رشیدیہ ساہیوال

۱۶۲...... جواب صحیح ہے۔ محمد عبدالستار تونسوی صدر تنظیم اہلسنت والجماعت، ملتان

۱۶۳ ...... هذا حق والحق احق ان يقتدىٰ به والمنكر كافر لاشك فى ارتداده والمرتد اشد مقتامن الكافر.

(بشیر احمد نقشبندی قادری امیر جمعیت علماء اسلام پسرور ۲۷ ربیع الثانی ۱۳۸۷ھ)

حق یہی ہے اور اس کے لائق ہے کہ اس کی اقتداء کی جائے اور اس عقیدہ کا منکر کافر ہے اس کے مرتد ہونے میں کوئی شبہ نہیں ہے، اور مرتد کافر سے زیادہ سخت سزا کا مستحق ہے۔

۱۶۴...... جواب صحیح ہے۔ محمد امین مدرس دارالعلوم حنفیہ عثمانیہ راولپنڈی

۱۶۵...... حیات عیسیٰ بن مریم علیہما الصلوٰۃ والسلام کا عقیدہ نصوص قرآنیہ احادیث صحیحہ صریحہ اور اجماع امت سے (ماسوا چند فلاسفہ و ملاحدہ کے) ثابت ہے جیسا کہ حضرت امام ابوحنیفہ رحمتہ اللہ کے الفاظ سے ظاہر ہے: **نزول عيسى عليه السلام من السماء ...... حق.**

''کہ عیسیٰ علیہ السلام کا نزول آسمان سے بالکل برحق ہے پس منکر اس عقیدہ اجماعیہ کا دائرہ اسلام سے خارج ہے۔'' (فقط محمد ابراہیم کیمبل پوری)

۱۶۶...... علمائے کرام کے جوابات کی میں تصدیق و تائید کرتا ہوں۔ محمد ضیاء القاسمی

ناظم اعلیٰ تنظیم اہلسنت پاکستان و مہتمم جامعہ قاسمیہ، فیصل آباد

۱۶۷...... جواب صحیح ہے۔ میاں نذیر احمد ایم۔اے

صدر آل پاکستان سٹوڈنٹس فیڈریشن (رجسٹرڈ) نائب صدر پاک بوائے آرفرینڈ شپ ایسوسی ایشن (رجسٹرڈ)

کنوینر نیشنل ایجوکیشن ٹرسٹ مکان نمبر ۵ خضر سٹریٹ، چراغدین روڈ مزنگ لاہور

۱۶۸...... فتویٰ دینے والے کا جواب قرآن مجید اور حدیث شریف کے مطابق درست ہے۔ متقدمین اور جمہور علماء کے نزدیک یہی فتویٰ درست ہے۔ پیر محمد عبدالمجید، لال شریف حال وارد انٹرکانٹی نینٹل ہوٹل راولپنڈی ۱۸ فروری ۱۹۶۸ء

۱۶۹ ...... ذلک صواب بلا ارتياب من شک او انكر فى نزول عيسى عليه السلام عند قرب الساعة فقد كفر و ارتد عن الاسلام. والله اعلم و علمه اتم و احكم.

(حررہ مفتی نذیر حسین قاسمی، ضلع تاخی مظفر آباد آزاد کشمیر)

بلاشبہ یہ فتویٰ صحیح ہے اور جو اس میں شک کرے یا عیسیٰ علیہ السلام کے قیامت کے قریب نازل ہونے کا انکار کرے وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہو کر مرتد ہو گیا۔

۱۷۰...... جواب صحیح ہے۔ احقر محمد عبداللہ

لدھیانوی خادم مدرسہ عربیہ اسلامیہ نیو ٹاؤن کراچی۔ ۵ و سابق ناظم نشر و اشاعت مجلس مرکزیہ تحفظ ختم نبوت ۱/۳۰/۱۳۸۹ھ

۱۷۱...... جواب صحیح ہے۔ نورالحق قریشی ایم۔اے۔ایل، ایل، بی ایڈووکیٹ
ناظم اعلیٰ جمعیت علماء اسلام ملتان ۱۵/ رجب المرجب ۱۳۸۹ھ

۱۷۲...... جواب صحیح ہے۔ عبدالرحیم ناظم مدرسہ رحیمیہ تعلیم القرآن رجسٹرڈ شکر گڑھ، ضلع سیالکوٹ

۱۷۳...... جواب دینے والا حق کو پہنچا ہے۔ ابوالکلیم محمد خادم حسین شاہ چورہ شریف ضلع کیمبل پور (اٹک)

۱۷۴...... جواب بالکل درست ہے۔ فقیر لاشئی محمد جان عثمانی آستانہ سراج الاولیاء دریا خاں ۲ اگست ۱۹۶۹ء

۱۷۵...... جواب صحیح ہے۔ احقر خدا بخش غفرلہ ننگ آستانہ حضرت مدنی رحمہ اللہ

۱۷۶...... جواب صحیح ہے اور فتویٰ دینے والا عنداللہ ماجور ہے۔ احقر العباد فقیر خورشید احمد
خلیفہ اکبر حضرت مدنی، مہتمم مدرسہ محمود العلوم عبدالحکیم ۱۹۷۱/۶/۳ء

۱۷۷...... جواب صحیح ہے۔ محمد عبداللہ غفرلہ خطیب مرکزی جامع مسجد اسلام آباد

۱۷۸...... جواب دینے والے نے صحیح فتویٰ دیا ہے۔ ناچیز غلام حیدر خطیب جامع مسجد بلال اسلام آباد۔ ۲۸ شوال المکرم ۱۳۸۹ھ

۱۷۹...... جواب دینے والا حق کو پہنچا ہے۔ محمد امین، خطیب جامع مسجد جڑانوالہ

۱۸۰...... جواب صحیح ہے۔ محمد صدیق ولی اللّٰہی خادم حکمت امام ولی اللہ، ۱۳ ذی قعدہ ۱۳۸۹ھ۔ ۱۲ فروری ۱۹۷۰ء

۱۸۱...... جواب بالکل حق ہے۔ قاری محمد امین خطیب جامع مسجد عیدگاہ و امیر جمعیت علماء اسلام شیخوپورہ

۱۸۲...... جواب صحیح ہے۔ عبدالعزیز خلیفہ حضرت شاہ عبدالقادر رائے پوری رحمتہ اللہ علیہ
سرگودھا ۲ جون ۱۹۷۰ء

۱۸۳...... له الحمد و علیه الصلوٰة والسلام

استفتاء ہذا میں سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات اور ان کا آسمان پر جسد عنصری کے ساتھ رفع اور پھر ان کا قیامت کے قریب نزول وغیرہ کے متعلق سوال کیا گیا ہے کہ اسلام میں ان نظریات وعقائد کا کیا حکم ہے؟ اور جو شخص مذکورہ چیزوں کا انکار کرے اس کا اعتقاد حق ہے یا باطل؟

جواباً تحریر ہے کہ:۔

سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلقہ ان امور کے متعلق کتاب وسنت میں جو حکم ہے اس کو سلفاً و خلفاً۔ جمہور علماء کرام نے نصوص شرعیہ کی روشنی میں واضح کر دیا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنے دور کے برحق پیغمبر تھے۔ اس دور میں آنحضرت کے مخالفین نے آپ علیہ السلام کو اذیت پہنچانے اور ہلاک کرنے کی کوشش کی۔ لیکن اللہ تعالیٰ جل شانہ نے آپ علیہ السلام کو اسی جسد عنصری کے ساتھ آسمان کی طرف اٹھا لیا۔ اب وہ آسمان پر زندہ موجود ہیں۔ قیامت کے قریب آسمان سے نازل ہوں گے اور دجال سے قتال کریں گے۔ آنحضرت کا نزول اشراط الساعۃ اور علامات قیامت میں سے ہے اور پھر اس کے بعد آپ علیہ السلام اپنی طبعی موت کے ساتھ وفات پا کر جناب نبی کریم ﷺ کے روضہ اقدس میں دفن ہوں گے۔

اس اعتقاد پر کتاب و سنت سے علماء کرام نے دلائل مرتب کر دیے ہیں۔ اس مسئلہ کے اثبات میں برصغیر ہند میں خاص طور پر دو اہم کتابیں مدون ہوئی ہیں جو محدث کبیر حضرت مولانا سید انور شاہ کشمیری رحمتہ اللہ علیہ نے اپنے تلامذہ سے مرتب کروائی ہیں۔ ان میں سے ایک کتاب کا نام ”**التصریح بما تواتر فی نزول المسیح**“ اور دوسری کا نام ”**عقیدة الاسلام فی حیاة عیسی علیه السلام**“ ہے۔ یہ کتابیں اس مسئلہ پر بہترین دلائل و براہین کا مجموعہ ہیں اور سلف صالحین کے اعتقاد کی بہترین ترجمان ہیں۔ ان دونوں کتابوں میں

مزید دلائل کی حاجت نہیں چھوڑی گئی وہ نہایت عمدہ اور مستند مواد پر مشتمل ہیں۔

اور عرب ممالک مصر وغیرہ میں جب بعض جدت پسند لوگوں نے حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی آسمانی حیات اور ان کے قبل القیامت نزول کے انکار کا قول کیا تو ان کے جواب میں علامہ محمد زاہد بن حسن الکوثریؒ نے ایک مختصر مگر جامع رسالہ ''نظرۃ عابرۃ'' کے نام سے مرتب کر کے کتاب وسنت سے عمدہ دلائل مدون کر دیے اور جمہور اہل اسلام کے عقیدہ ہذا کو آشکارا کر دیا۔ مختصر یہ ہے کہ حیات سیدنا عیسیٰ علیہ السلام اور نزول عیسیٰ علیہ السلام کا عقیدہ جمہور اہل اسلام کے نزدیک نصوص قطعیہ کی روشنی میں نہایت ضروری ہے اور اس کا انکار کرنا گمراہی، ضلال اور زیغ عن الحق ہے۔ ناچیز محمد نافع عفا اللہ عنہ محمدی شریف، ضلع جھنگ، محرم الحرام ۱۴۱۵ھ

۱۸۴...... حدیث شریف بسند صحیح مجدد نویں صدی امام جلال الدین السیوطی درمنثور میں بروایت حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نقل فرماتے ہیں:۔

آگاہ رہو اے علمائے کرام انس بن مالک دس سالہ محمد عربی خاتم النبیین ﷺ کے شاگرد ہیں روایت کرتے ہیں:

ان عیسیٰ لم یمت وانه راجع الیکم قبل یوم القیامة. (ابن کثیر ص ۳۶۶ ج ۱)

''کہ عیسیٰ علیہ السلام بالکل فوت نہیں ہوئے بلکہ قیامت سے قبل وہ تمہاری طرف لوٹ کر آئیں گے۔'' قاضی ابوبکر جصاص نے جو حنفیوں کے امام ہیں اپنی تفسیر پارہ نمبر ۲۲ میں بھی یہ روایت آنے والی آیت کے تحت نقل فرمائی ہے:

ان اللّٰه و ملئکته یصلون علی النبی (الخ) (احزاب ۵۶)

''اللہ اور اس کے ملائکہ نبی کریم ﷺ پر درود بھیجتے ہیں۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو تم بھی اس پر درود و سلام بھیجو۔''

بندہ زیادہ تفصیل میں نہیں جانا چاہتا، مسئلہ حیات عیسیٰ بن مریم علیہما السلام برحق اور منکر حیات مسیح علیہ السلام دائرہ اسلام سے خارج ہے جو دائرہ اسلام سے خارج ہوتا ہے وہ اعتقاداً اور عملاً عندالشرع بقول علامہ شہامہ کافر ہے، بندہ کا یہی عقیدہ ہے، صاحب جرح علماء کرام نے حدیث بالا کو مرفوع قرار دیا ہے، دیکھو علامہ ابن حجر عسقلانی رحمتہ اللہ علیہ اور اس کے علاوہ فتاویٰ قاضی خان۔

اور متقدین میں سے محمد بن اسعد (رحمتہ اللہ علیہ) م ۱۵۰ھ معلوم رہے کہ حدیث مرفوع ہے روایت کے اعتبار سے اور صحیح ہے کہ امام سیوطیؒ نے درمنثور کے مقدمہ میں یہ دعویٰ کیا ہے کہ میں درمنثور میں کوئی ایسی حدیث درج نہیں کروں گا جو مرفوع اور صحیح نہ ہو۔ لہٰذا غلام احمد قادیانی نے حضرت پاک محمد ﷺ کی نبوت کے خلاف آغاز ہی انکار حیات مسیح علیہ السلام سے کیا اور یہ آغاز بھی کفر کی بناء پر کیا گیا۔

اس لیے بندہ کا عقیدہ ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کو دجال، کذاب اور معنوی اعتقادی ہر قسم کا کافر کہا جا سکتا ہے۔ پس علمائے کرام مدینہ منورہ، مکہ معظمہ تا پاکستان سب کے فتاویٰ جات شرع محمدی کے مطابق ہیں۔ ناچیز یہ اعتقاد رکھتا ہے کہ حیات مسیح علیہ السلام کا جو بھی منکر ہو کافر ہے۔ لہٰذا غلام احمد (قادیانی) مع جماعت کافر مطلق ہے۔

العبد الفقیر غلام رسول لالیاں ۱۳ فروری ۱۹۷۲ء

۱۸۵...... جواب صحیح ہے۔ محمد ایوب نجدی

۱۸۶...... حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات قرآن وحدیث اور اجماع سے ثابت ہے۔

ا..... قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وما قتلوه يقيناً بل رفعه الله اليه. (نساء ۱۵۷) ''اس کو قتل نہیں کیا بیشک، بلکہ اس کو اٹھالیا اللہ نے اپنی طرف۔''

اس آیت میں ''قتلوہ'' اور ''رفعہ'' کی دونوں مفعول کی ضمیریں عیسیٰ علیہ السلام (جن کا لقب مسیح ہے) کی طرف لوٹی ہیں تو ظاہر ہوا کہ عیسیٰ بن مریم سے مراد جسم اور روح کا مجموعہ ہے اور یہ پورا کا پورا مجموعہ ہی زندہ ہے تو ثابت ہو گیا کہ عیسیٰ بن مریم علیہ السلام زندہ ہیں، نیز اگر آپ وفات پا چکے ہوتے تو اللہ تعالیٰ پھر یوں فرماتے: ''بل اماته الله کہ اللہ نے اسے موت دے دی ہے کیونکہ یہ عبارت مختصر تھی، پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زبانی فرمایا:

ماقلت لهم الا ما امرتني به. مادمت فيهم. (مائدۃ ۱۱۷)

''میں نے کچھ نہیں کہا ان کو مگر جو تو نے حکم کیا کہ بندگی کرو اللہ کی جو رب ہے میرا اور تمہارا اور میں ان سے خبردار تھا جب تک ان میں رہا۔''

ان کا مطلب یہ ہے کہ جب میں ان میں ٹھہرا رہا، پس اگر عیسیٰ بن مریم علیہما السلام فوت ہو چکے ہوتے تو ضروری تھا کہ اس کا جواب اس طرح ہوتا۔ **ماقلت لهم الا ما امرتني به مادمت حيا.** ''کہ میں نے کچھ نہیں کہا ان کو مگر جو تو نے حکم دیا جب تک میں ان میں زندہ رہا۔''

کیونکہ عیسیٰ علیہ السلام کا ان کے درمیان نہ رہنا آپ کی موت کو مستلزم نہیں ہے۔ تو ثابت ہو گیا کہ عیسیٰ بن مریم علیہما السلام ابھی تک فوت نہیں ہوئے بلکہ آپ زندہ ہیں اور حضور ﷺ نے فرمایا: **ينزل فيكم ابن مريم حكماً عدلاً.** (بخاری ص ۴۹۰ ج ۱)

''کہ عیسیٰ بن مریم علیہ السلام تم میں عادل حاکم بن کر نازل ہوں گے۔''

یہ بات بالکل ظاہر ہے کہ مردہ کا نزول اوپر سے نیچے نہیں ہو سکتا اور نہ ہی وہ عادل اور فیصلہ کرنے والا ہو سکتا ہے، تو مسیح علیہ السلام کی وفات کا قول باطل ہو گیا اور آپ کی حیات ثابت ہو گئی۔ ایسے ہی حضور ﷺ کا ارشاد ہے:

"ان المسيح بن مريم يمكث فى الارض بعد نزوله من السماء اربعين سنة و يتزوج و يولد له."

''کہ عیسیٰ بن مریم علیہما السلام آسمان سے نزول کے بعد زمین میں چالیس سال تک زندہ رہیں گے پھر شادی کریں اور ان کے بچے بھی ہوں گے۔''

یہ دو بہت بڑی قطعی دلیلیں ہیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات پر اور آپ کی وفات کے قول کے باطل ہونے پر۔

نیز امت محمدیہ نے اس پر اجماع کیا ہے کہ روح اللہ عیسیٰ بن مریم علیہ السلام آسمان کی طرف زندہ اٹھائے گئے ہیں اور مہدی معہود کے زمانہ میں نازل ہوں گے، اس اجماع کا انکار سوائے جھوٹے نبیوں اور غالی معتزلیوں کے کسی نے نہیں کیا۔

احقر العباد محمد ابراہیم خادم ادارہ مرکزیہ دعوت و ارشاد۔ چنیوٹ

"ينزل عيسى ابن مريم الى الارض فينزوج، ويولد له، و يمكث خمس و اربعين سنة، ثم يموت فيدفن معى فى قبرى، فاقوم انا، و عيسى ابن مريم فى قبر واحد بين ابى بكر و عمر."

(مشکوٰۃ ص ۴۸۰)

''کہ عیسیٰ بن مریم علیہما السلام دنیا میں تشریف لائیں گے پھر آپ شادی کریں گے اور آپکے بچے بھی

پیدا ہوں گے اور آپ پینتالیس سال تک زندہ رہیں گے پھر وفا پائیں گے اور میرے ساتھ میری قبر میں ہی دفن ہوں گے۔ میں اور عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام دونوں ایک قبر سے ابوبکرؓ وعمرؓ کے درمیان میں سے اٹھیں گے۔''
بروایت مشکوٰۃ بحوالہ التصریح بما تواتر فی نزول المسیح ص ۲۴۰، (مترجم)

۱۸۷...... **الجواب بعون الوهاب. الا جوبه كلها صحيحة.**

ولا شك فى ان حياة مسيح ابن مريم عليهما السلام ثابتة بالكتاب والسنة كما قال الله تعالىٰ. "وان من اهل الكتاب الا ليؤمنن به قبل موته و يوم القيامة يكون عليهم شهيدا." (نساء ۱۵۹)

وقال صادق المصدوق ﷺ فى تفسير هذه الايه:

والذى نفسى بيده ليوشكن ان ينزل فيكم ابن مريم حكما عدلا. (بخاری ص ۴۹۰ ج ۱)

وقال ﷺ.

ليهلن عيسى ابن مريم بفج الروحاء بالحج او العمرة او يشنينهما جميعا. (مسلم ص ۴۰۸ ج ۱)

فمن انكر من هذه العقيدة الثابة بالكتاب والسنه واجماع الامه فهو كافر بلا ريب و مرتد كائنا من كان.

ومن شك فى كفر القاديانى و كفر اتباعه فهو ايضا كافر.

تمام جوابات صحیح ہیں۔

اور اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کی حیات قرآن مجید اور حدیث سے ثابت ہے۔ جیسا کہ اللہ کا ارشاد ہے:

''اور جتنے فرقے ہیں اہل کتاب کے سوا عیسیٰ علیہ السلام پر یقین لائیں گے اس کی موت سے قبل اور وہ قیامت کے دن ہوگا ان پر گواہ۔''

اور صادق ومصدوق نبی ﷺ نے اس آیت کی تفسیر میں ارشاد فرمایا:

''کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے بہت قریب ہے کہ نازل ہوں گے تم میں ابن مریم (علیہا السلام) عادل حاکم بن کر۔

ایسے ہی حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''ضرور ضرور عیسیٰ بن مریم (علیہا السلام) فج روحا سے حج یا عمرہ یا دونوں کا ملا کر احرام باندھیں گے۔''

پس جس نے بھی کتاب اللہ اور حدیث رسول اللہ ﷺ اور اجماع امت کے اس مسلمہ عقیدہ کا انکار کیا تو وہ بلاشک وشبہ کافر ومرتد ہے چاہے وہ کوئی ہو۔

اور جو مرزا قادیانی اور اس کے ماننے والوں کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔

(حررہ حافظ عبدالقادر روپڑی جامع قدس چوک دالگراں لاہور)

۱۸۸...... جواب درست ہے اور حق بات قبول کرنے کے زیادہ لائق ہوتی ہے۔ **العبد المفتقر الى الله محمد شريف الله**
صدر المدرسین جامعہ سلفیہ فیصل آباد

۱۸۹...... یہ فتویٰ اسی طرح ہے جیسے دیا گیا ہے۔ محمد یعقوب قریشی جامعہ سلفیہ فیصل آباد

۱۹۰...... جواب درست ہے۔ بنیامین مدرس جامعہ سلفیہ فیصل آباد

۲۰۰...... جواب درست ہے۔ ابوحفص العثمانی ناظم جامعہ سلفیہ فیصل آباد

۲۰۱...... جواب درست ہے۔ عبدالرحمٰن بلتستانی استاذ جامعہ سلفیہ۔فیصل آباد

۲۰۲...... مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کی امت کے کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہونے کی متعدد وجوہ ہیں۔دعویٰ نبوت کرنا بجائے خود کفر صریح ہے، ٹھیک اس طرح جس طرح مرزا غلام احمد قادیانی دعوئے نبوت سے پہلے مدعی نبوت کو کافر اور ملت اسلامیہ سے خارج تصور کرتا تھا۔

اس کے علاوہ توہین انبیاء کرام علیہم السلام اور دوسرے متعدد وجوہ ان کے کافر ہونے کے لیے کافی ہیں، انہی وجوہ کفر میں سے مرزا غلام احمد کا حیات مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام سے انکار اور نزول مسیح علیہ السلام کے عقیدہ میں تحریف بھی شامل ہے۔

اعاذنا اللّٰہ من شر ہذہ الطائفۃ المارقۃ عن الاسلام و دمرنہا تدمیرا.

اللہ تعالیٰ ہمیں اس مرتد خارج از اسلام فرقہ کے شر سے بچائے اس کا ملیا میٹ کر دے۔

انا عبدہ عبدالرحیم اشرف کان اللّٰہ لہ جامعہ تعلیمات اسلامیہ فیصل آباد

۲۰۳...... مسئلہ ختم نبوت، حیات مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام امت مسلمہ کا اجماعی مسئلہ ہے، کتاب و سنت میں یہ مسائل مرویہ شرح و بسط سے موجود ہیں، ایسے مسائل میں شک کرنے والا اجماعاً کافر ہے چہ جائیکہ منکر ہو، بلکہ خود مدعی ہو۔ ایسے آدمی کے کفر میں شک کرنے والا بھی کافر ہے۔ لہٰذا مدعی نبوت مرزا قادیانی کے کفر میں ذرہ برابر بھی شک باقی نہیں ہے۔ عبدالحق صدیقی۔ جامع مسجد اہل حدیث ساہیوال

۲۰۴...... **لكفر القاديانيين وجوه منها اهانة الانبياء و سب السلف ومنها انكار هذه العقيدة التى اجمعت عليها الامة المحمدية اعنى عقيدة نزول المسيح عليه السلام.** (حررہ محمد اسماعیل کان اللہ لہ گوجرانوالہ)

قادیانیوں کے کفر کی بہت ساری وجوہ ہیں۔ انہی میں سے انبیاء کی توہین کرنا اور سلف صالحین کو گالیاں دینا ہے۔ ان میں سے اس عقیدہ کا انکار کرنا بھی ہے جس پر امت محمدیہ نے اجماع کیا ہے یعنی نزول مسیح علیہ السلام کا عقیدہ۔

۲۰۵...... بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سیدنا عیسیٰ علیہ السلام قیامت کے قریب آسمان سے نزول فرمائیں گے اور دجال کو قتل کریں گے جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا زندہ رہ کر فوت ہوں گے اور آنحضرت ﷺ کے روضۂ انور میں بقایا جگہ میں دفن ہوں گے۔ یہی عقیدہ کتاب و سنت سے ثابت ہے۔ تحریر کنندہ محمد حسین، شیخوپورہ

۲۰۶...... **الذين ينكرون الاحاديث الصحيحة والايات الصريحة فانهم كافرون بالاتفاق والاجوبة كلها صحيحة.**

جو لوگ احادیث صحیحہ اور آیات صریحہ کا انکار کرتے ہیں وہ بالاتفاق کافر ہیں اور تمام کے تمام جوابات درست اور صحیح ہیں۔ (محمد صدیق جامع مسجد اہل حدیث امین پور بازار فیصل آباد)

۲۰۷...... علامہ شیخ عبدالعزیز بن باز نے جو فرمایا ہے احقر راقم کو اس سے حرف بحرف اتفاق ہے۔ شیخ شلتوت وغیرہ حضرات کی شاید اس اہم امر کی طرف توجہ نہیں گئی کہ قرب قیامت کے وقت نزول حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مسئلہ کا تعلق، رسول اللہ ﷺ کی پیشگوئیوں میں سے ہے، رسول اکرم ﷺ کی رسالت کے ساتھ ایمان کا مطلب یہ ہے کہ جس طرح اخبار ماضیہ میں آپ کی تصدیق ایمان بالنبوۃ کا ایک ضروری جزو ہے ایسے ہی اخبار آتیہ (پیش گوئیوں) کے اوپر ایمان بھی ایمان بالرسالۃ کا ایک جزو ہے، جب تک ان کو مانا نہیں جائے گا، ایمان بالرسالۃ صحیح

اور معتبر نہیں ہوگا اس اعتبار سے یہ مسئلہ ہرگز فرعی نہیں ہے (بلکہ یہ تو) اصول دین میں سے ہے۔ رہا اس کا ثبوت تو بقول علامہ شوکانی رحمۃ اللہ علیہ اس میں انتیس احادیث وارد ہیں۔ ان کو ذکر کرنے کے بعد فرماتے ہیں:

فهذه تسعة و عشيرون حديثاً تنضم اليها احاديث اخر ذكر فيها نزول عيسى عليه السلام منها ماهو مذكور فى احاديث الدجال ومنها ماهو مذكور فى المنتظر و تنضم اليها ايضا الاثار الواردة عن الصحابة فلها حكم الرفع اذ لامجال للاجتهاد فى ذلک و جميع ما ذكرناه بالغ حد التواتر والاحاديث الواردة فى نزول عيسى عليه السلام متواترة، نقله نواب صديق حسن خان.

''یہ انتیس حدیثیں ہیں، ان میں وہ احادیث بھی شامل کی جائیں گی جن میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کا ذکر ہے، ان میں سے بعض وہ حدیثیں ہیں جو دجال کے متعلق وارد ہوئی ہیں اور بعض وہ ہیں حضرت مہدیؒ کے بارے میں آئی ہیں، ان کے ساتھ صحابہ کرام کے وہ اقوال بھی شامل کیے جائیں گے جو اس سلسلہ میں منقول ہیں ان کا حکم بھی مرفوع کا حکم ہوگا اس لیے کہ اس میں تو اجتہاد کی گنجائش ہی نہیں ہے اور جو کچھ ہم نے بیان کیا ہے وہ تواتر کی حد کو پہنچا ہوا ہے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے متعلق وارد حدیثیں بھی متواتر ہیں۔''

ایسے (قادیانی) حضرات علم کے مسکین تو خیر ہیں ہی، ادعائے عقل کے باوجود عقل کی مسکنت کا یہ حال ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام کی قبر کو کشمیر میں قرار دیتے ہیں اور ثبوت میں مرزا قادیانی کی دجل آمیز تحریر پیش کرتے ہیں یعنی اس کذاب کو دلیل میں پیش کرتے ہیں جس نے سارا چکر ہی اس لیے چلایا، ان کی فکری لغزش کا یہ حال ہے کہ محدثین کی احادیث میں تو ٹیڑھ نکالتے ہیں اور مرزا قادیانی کی روایات کو برقرار رکھتے ہیں۔ انا للہ، بہرصورت شیخ کی تحقیق صحیح ہے۔ **واللّٰه الموفق للصدق والصواب** محمد عطاء اللہ حنیف

مکتبہ السلفیہ لاہور یکم جمادی الاولیٰ ۱۳۸۵ھ

۲۰۸...... **الحمد الله و كفى والصلواة والسلام على خاتم الانبياء محمد المصطفى و على آله المجتبى و اصحابه الكرماء: امابعد**

فان الفرقة الطاغية اللاغية اللمعة اللاهية الواهية بل المرتدة المرزائيه التى تنكر الشعائر الاسلاميه والشرائع الدينيه من الجهاد فى سبيل الله و ختم النبوة على خاتم النبيين صلى الله عليه وآله و اصحابه و سلم وحياة عيسى بن مريم على نبينا و عليهما الصلواة والسلام و تصغير الانبياء عليهم الصلواة والسلام و تفوقه على نبينا لما قصده حسب تقوله على جميع الانبياء عليهم الصلواة والسلام، واتفقت الامة قاطبة على تكفير من تقول مثل كلماته الواهيه الكفريه الخبيث، بل اتفقت الامة المرحومة على تكفير من لم يكفر هذه الفئة الشنيعة. والله تعالى هوالهادى الى الصراط المستقيم. وانا عبدہ قمرالدین سیالوی سیال شریف ضلع سرگودھا یوم العرفہ ۱۳۸۹ھ

''سرکش مرزائی بیہودہ سیاہ کارناموں والی بے کار بلکہ مرتد جماعت جس نے اسلامی شعائر اور جہاد فی سبیل اللہ اور حضور ﷺ کی ختم نبوت حضرت عیسیٰ بن مریم علی نبینا وعلیہما الصلوٰۃ والسلام کی حیات کا انکار کیا۔ حضرات انبیاء علیہم السلام کی تحقیر کی بلکہ اپنے مذموم مقاصد کو حاصل کرنے کے لیے آپ ﷺ پر برتری کا دعویٰ کیا۔ جیسا کہ اس نے دیگر تمام انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام پر جھوٹ باندھے، پوری امت نے اس جماعت جیسے کفریہ عقائد رکھنے والے اور اس جیسے جھوٹ اور کفریہ کلمات انبیاء علیہم السلام کی شان میں بکنے والے گروہ کے کفر پر اتفاق کیا ہے بلکہ

امت مرحومہ نے اس جیسے شنیع کفریہ عقائد رکھنے والے ٹولہ کو کافر نہ کہنے والے لوگوں کے کفر پر بھی اتفاق کیا ہے۔
۲۰۹...... حضرت عیسیٰ بن مریم علیہا السلام کی حیات اور قیامت کے قریب آپ کے نزول میں کوئی شک نہیں ہے۔
احقر مفتی غلام رسول غفرلہ دارالعلوم نعیمیہ کمپنی باغ سرگودھا۔

۲۱۰...... فقیر کی تحقیق میں قرآن وحدیث کے موافق حیات حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہا الصلوٰۃ والسلام صحیح وثابت و بیّن ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات جسدی وسماوی اور ان کے آسمان سے قرب قیامت تشریف لانے کا منکر قرآن وحدیث کا مکذب ہے۔ مسلمانوں کا اس سے تعلق حرام ہے۔ واللہ اعلم محمد عمر اچھروی۔ ۲۰ رجب المرجب ۱۳۸۵ھ

۲۱۱...... الحمد للّٰہ الذی و فق عبادہ العلماء لحفظ دینہ، والصلوٰۃ والسلام علی حبیبہ المصطفی خاتم الانبیاء الذی امرامتہ واکدھم ان یبذلوا کل مایحبونہ فی سبیل اقامۃ دینہ و علی آلہ و اصحابہ و علماء ملتہ الی یوم الدین.

امابعد! فقد اطلعت علی ما کتب افضل العلماء فی تکفیر غلام احمد القادیانی و ابطال ھفواتہ الشنیعۃ واشنعھا انکار عقیدۃ حیاۃ المسیح علیہ السلام و اتفق مع ھولاء الابرار اتفاقاً کاملاً و ھذا ھو الحق الا بلغ الصریح و خلافہ خدرج من الملۃ الاسلامیۃ و کان اللّٰہ تعالٰی من شرور اعداء الدین و رزقنا اتباع الحق وھو الموفق. وھو الھادی الی سواء السبیل. حررہ محمد کرم شاہ
چیئرمین ہلال کمیٹی۔ بھیرہ۔ سرگودھا

’’میں نے مرزا غلام احمد قادیانی کی تکفیر کے متعلق علمائے کرام کے فتویٰ اور اس کے بے ہودہ گندے عقائد کے تردیدی دلائل کا مطالعہ کیا، اس کا قبیح ترین عقیدہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات کے انکار کا عقیدہ ہے، میں ان علماء کرام کے فتویٰ کے ساتھ پورا اتفاق کرتا ہوں اور یہی صاف واضح روشن حق ہے اور اس کے خلاف عقیدہ رکھنا ملت اسلامیہ سے نکلنا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں دین کے دشمنوں کے شر سے محفوظ فرمائیں۔ وہی ہدایت کی توفیق دینے والے ہیں اور سیدھا راستہ دکھانے والے ہیں۔‘‘

۲۱۲...... بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حامداً و مصلیا و مسلماً

من انکر حیاۃ سیدنا عیسی علیہ السلام و انکر رفعہ الی السماء مع جسدہ و روحہ علیہ الصلوۃ والسلام فقد ضل ضلالاً بعیداً و خسر خسرانا مبینا، فلا شک فی ان حیاتہ و رفعہ الی السماء ثم نزولہ الی الارض قبل یوم القیامۃ ممانثبت بالکتاب والسنۃ و اتفق علیہ جماھیر الامۃ من السلف والخلف، فما ذا بعد الحق الا الضلال، نسال اللّٰہ تعالٰی السلامۃ من فتنۃ المسیح الدجال. واللّٰہ تعالٰی اعلم و علمہ اتم واحکم. وانا الفقیر السید احمد سعید الکاظمی الامروھوی غفرلہ۔ جامعہ انوار العلوم ملتان۔ ۲۵ ذی الحجہ ۱۳۸۴ھ

’’جو سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی حیات اور آپ کے اپنے جسد عنصری اور روح کے ساتھ آسمان کی طرف رفع کا انکار کرے وہ بھٹک کر دور جا پڑا اور وہ بڑے صریح نقصان میں ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات اور آسمان کی طرف آپ کا رفع پھر قیامت کے قریب آپ کا نزول قرآن وحدیث سے ثابت ہے اور متقدمین ومتاخرین سب علماء نے اس پر اتفاق کیا ہے۔ پس حق کے بعد تو گمراہی ہی باقی رہ جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں مسیح دجال کے فتنہ سے محفوظ فرمائیں۔‘‘

۲۱۳...... یہ فتویٰ اسی طرح ہی ہے اور میں اس کی تصدیق کرتا ہوں۔ العبد محمد حسین نعیمی ناظم الجامعہ النعیمہ لاہور

۲۱۴...... جواب صحیح ہے۔ **العبدالمفتقر الی اللہ للصمد.**
فیض احمد عفی عنہ خادم دارالفتاء والتدریس جامعہ غوثیہ، گولڑہ شریف ۳۔۷۔۱۹۶۵ء

۲۱۵...... جواب درست ہے۔ *احقر محمد خلیل صدر المدرسین جامعہ قادریہ رحیم یار خان*

۲۱۶...... الحمد لحضرة الجلاله والصلوة علی خاتم الرسالة.
تمام تعریفیں رب ذوالجلال کے لیے ہیں اور درود وسلام ہوں نبی خاتم الرسالت پر۔

ان عقيدة حياة سيدنا المسيح عيسى بن مريم عليهما الصلوة والسلام و نزوله قبل الساعة مما اجمعت عليها الامة الاسلاميه اجماعاً قاطعاً من عهد الصحابة الى يومنا هذا نسلاً بعد نسلٍ و خلفا عن سلف لقد تواتر الاثار و النصوص فى نزولِ عيسى عليه السلام والقول بوفاته عليه السلام تلبيس فى القرآن و تحريف فى الاحاديث و خرق للاجماع.

واختراء ات المسيح الدجال القاديانى زعيم الكفر والالحاد فى ذلک الباب مما يمجه السمع و يستقبحه العقل. ويستنكره النقل ولا يعبابهفواته فى الاخبار وهذيانه فى الدين، وتخليط فى العقائد القاطعه كان راجا مستمرا، لهٗ جزى الله المجيب لقد اصاب واجاد فى الجواب و شكر الله مساعى ناشره الاستاذ الفاضل مولانا منظور احمد جنيوتى و سائر من قاموا بنصرة الدين القويم والذب عن حوزة الاسلام و حفظ بيضه الاسلام عن شرور هولاء الزنادقة والملاحدة. واللہ اعلم عبدالحق غفرلہ
اکوڑہ خٹک، مغربی پاکستان

''حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات اور قیامت سے پہلے آپ کے نزول کا عقیدہ ان مسائل میں سے ہے جن پر صحابہ کرام کے دور کے پہلے دن سے لے کر آج تک قطعی اجماع چلا آ رہا ہے اور سلف صالحین سے لے کر آج کے دور تک نسل بہ نسل یہی عقیدہ چلا آیا ہے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول پر احادیث اور دلائل قطعیہ تواتر کے ساتھ موجود ہیں، اور آپ کی وفات کا قول گھڑنا تو قرآن مجید کی حقیقت کو چھپانا اور احادیث میں تحریف کرنا ہے۔''

بلکہ یہ تو اجماع کو پارہ پارہ کرنے کے مترادف ہے۔کافروں اور ملحدوں کے سردار کانے دجال مرزا قادیانی کی بہتان تراشیاں تو ایسی لچر ہیں کہ کان انھیں سننے سے گھبرائیں اور عقل اس کی بیہودگیوں سے نفرت کرے اور نقل ان سے کراہت کرے اس کے بکواسات کی روایت تو پرے کاہ کی حیثیت نہیں رکھتی، اور اس کی یاوہ گوئیوں کے لیے دین میں کوئی گنجائش نہیں ہے، قطعی دلائل میں گڑبڑ کرنا اس کی مستقل عادت تھی۔ اللہ تعالیٰ فتویٰ دینے والے کو جزائے خیر عطاء فرمائیں انھوں نے فتویٰ تحریر کرنے میں کمال ہی کر دیا ہے، اور اس فتویٰ کے نشر کرنے والے استاد محترم مولانا منظور احمد چنیوٹی اور جنھوں نے بھی اس سچے دین کی مدد کی ہے اور اسلام کی سرحدوں کی حفاظت کی ہے ان سب کو اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائیں اور اسلام کے قیمتی جوہر کو ان زندیقوں اور ملحدوں کے فتنوں سے محفوظ فرمائیں۔''

۲۲۱...... جواب بالکل حق ہے اور حق بات زیادہ لائق ہے کہ اس کی پیروی کی جائے۔ انوار الدین غفرلہ
رئیس دارالافتاء دارالعلوم اکوڑہ خٹک

۲۲۲...... الجواب مما نطق به الكتاب و بلغ الاحاديث فى بابه تواتراً معنويا، فهو من الاعتقادات الاسلاميه. احقر الانام عبدالغنی عفا اللہ عنہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

جواب بالکل ایسا ہی ہے جیسا کہ قرآن مجید نے بیان کیا ہے اور اس سلسلہ کی احادیث تواتر معنوی کے

درجے کو پہنچی ہوئی ہیں اور حیات عیسیٰ علیہ السلام کا عقیدہ اسلام کا بنیادی عقائد میں سے ہے۔

۲۲۳...... جواب درست ہے۔ احقر عبدالحلیم استاد دارالعلوم حقانیہ

۲۲۴...... جواب بالکل صحیح اور درست ہے۔ محمد شفیع اللہ استاذ دارالعلوم حقانیہ، اکوڑہ خٹک

۲۲۵...... جواب درست ہے۔ محمد اسحاق ڈسٹرکٹ خطیب ایبٹ آباد ۳۰ اپریل ۱۹۶۵ء

۲۲۶...... بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

من عقائد نا القاطعة عقيدة حياة سيدنا المسيح بن مريم كلمة الله و روحه و نزوله قبل يوم القيامة.

واقوال الشقی غلام احمد القادیانی (ماولدت الام الهندیه اشنم منه) و تلبیسات بعض المستغربه و المتنورین فی رفع المسیح علیه الصلوة والسلام و نزوله و حیاته مما لا توافق الدین ولا یتحمله الاسلام. جزی الله ناشر الکتاب و مؤلفها، أوید الجواب منشدا بابیات الامام محمد انور الشاه الکشمیری علیه رحمه الله فی (کتابه) عقیدة الاسلام صدع الصدیع و صحیحه بالوادی، لمن اهتدی من حاضر اوبادی، بالکادیانی ذلک الاخر الذی امسی زعیم الکفر والا الحاد ابان عن کفرینوء بعصبه و یبوء بالاغلال والاصفاد والله یهدی من یشاء الی صراط مستقیم.

(سمیع الحق چیف ایڈیٹر ماہنامہ ’’الحق‘‘ ۲۳ ذیقعدہ ۱۳۸۵ھ)

’’سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی حیات اور قیامت سے قبل ان کے نزول کا عقیدہ ہمارے بنیادی ٹھوس عقائد میں سے ہے۔‘‘

’’مرزا قادیانی (کہ اس جیسا منحوس بیٹا کسی ہندوستانی عورت نے نہ جنا ہوگا) کے اقوال اور مغربی تہذیب کے بعض دلدادوں اور روشن خیال لوگوں کی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات، رفع، پھر آپ کے نزول کے متعلق جو جعلسازیاں ہیں وہ دین کے ساتھ بالکل مطابقت نہیں کھاتیں اور نہ ہی اسلام اس طرح کی تحریفوں کو برداشت کرسکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس فتویٰ کے مؤلف اور ناشر کو جزائے خیر عطا فرمائیں، میں اس جواب کی تائید امام العصر علامہ محمد انور شاہ کشمیری رحمہ اللہ کی کتاب عقیدۃ الاسلام کے ان اشعار سے کرتا ہوں۔ اعلان کرنے والے نے زوردار آواز دی جو گونج رہی ہے وادی میں۔ ہر شہری اور دیہاتی کو جو ہدایت حاصل کرنا چاہتا ہے۔ خبر دی کہ مرزا قادیانی یہ وہی آخری جھوٹا ہے۔ جو کفر اور بے دینی کا لیڈر بن چکا ہے۔ اور اس نے ایسا کفر بولا ہے کہ جو ایک مضبوط جماعت پر بھاری ہے اور لوٹتا ہے ہتھکڑیوں اور طوقوں کے ساتھ اور اللہ تعالیٰ ہی سیدھے راستے کی ہدایت دیتے ہیں جسے چاہیں۔‘‘

۲۲۷...... جواب صحیح ہے اس کی مخالفت کرنے والا رسوا ہوگا۔ احقر خلیل الرحمٰن مدرسہ سکندر پور ہری پور ہزارہ ڈویژن

۲۲۸...... جواب بالکل ٹھیک ہے اور کتاب اللہ وسنت رسول اللہ ﷺ کے بالکل مطابق ہے۔

سراج الدین خطیب جامع مسجد مولانا صالح محمد صاحب مرحوم و نائب مہتمم دارالعلوم عربیہ نعمانیہ۔ ڈیرہ اسماعیل خان

۲۲۹...... جواب دینے والا بالکل حق کو پہنچا ہے۔ غلام حسین صدر المدرسین دارالعلوم نعمانیہ

۲۳۰...... جواب دینے والے نے درست فتویٰ دیا ہے۔ قاضی محمد اسرائیل صدر المدرسین مدرسہ دارالعلوم محمدیہ بالاکوٹ ہزارہ

۲۳۱...... جواب درست ہے۔ محمد عبداللہ خالد خطیب جامع مسجد مانسہرہ۔ ہزارہ

۲۳۲...... جواب دینے والے نے درست فتویٰ دیا ہے۔ عبدالحیٔ امام مسجد محلہ ناڑی مانسہرہ، ہزارہ

۲۳۳...... جواب بالکل حق ہے۔ محمد نعمان مانسہرہ۔ ہزارہ ۲۵ ربیع الاوّل ۱۳۸۵ھ

۲۳۴...... حیاۃ عیسی بن مریم علیهما السلام و رفعه الی السماء و نزوله الی الارض عند قرب الساعة ثابت بالکتاب والسنة واجماع الامة کما فی شرح العقیدة و روح المعانی، فمن انکر فهو مکذب لله والرسوله، ومرتد خارج عن الاسلام. هذا هو الصواب الذی لم یخالفه احد من المسلمین من عهد النبوة الی یومنا هذا. عبدالصمد شمس الحق افغانی

''حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما الصلوٰۃ والسلام کی حیات اور آپ کا رفع قیامت کے قریب آپ کا نزول کتاب اللہ سنت رسول اور اجماع امت سے ثابت ہے۔ جیسا کہ شرح العقیدہ اور روح المعانی میں موجود ہے، تو جو اس عقیدہ کا انکار کرے گا وہ اللہ اور اس کے رسول کی تکذیب کرنے والا ہوگا بلکہ وہ مرتد اور اسلام سے خارج ہوگا۔ یہی صحیح قول ہے اور حضور ﷺ کے زمانہ سے لے کر آج تک کسی مسلمان نے اس عقیدہ کی مخالفت نہیں کی۔''

۲۳۵...... جواب درست ہے اور فتویٰ دینے والا حق کو پہنچا ہے۔ مفتی محمد عبدالقیوم۔ پشاور

۲۳۶...... جواب درست ہے اور جواب دینے والا حق کو پہنچا ہے۔ فضل الرحمٰن سابق پروفیسر اسلامیہ کالج پشاور فاضل دیوبند۔ ۱۰ ذی القعدہ ۱۳۸۵ھ

۲۳۷...... جواب بالکل حق ہے۔ عبداللطیف مفتی دارالعلوم۔ سرحد

۲۳۸...... جواب بالکل حق ہے۔ عزیز الرحمٰن کان اللہ لہ امیر جمعیت علمائے اسلام ضلع پشاور

۲۳۹...... جواب صحیح ہے۔ پیر مبارک شاہ فاضل دیوبند۔ ناظم جمعیت علماء اسلام صوبہ سرحد

۲۴۰...... یہ فتویٰ اسی طرح ہی ہے۔ زین العابدین سابق شیخ الحدیث جامعہ اشرفیہ پشاور

۲۴۱...... جواب قرآن مجید احادیث نبویہ اجماع امت اور ائمہ مجتہدین کے قول کے بالکل مطابق ہے جو اس میں شک کرے گا وہ کافر ہوگا۔ فضل اللہ صدر المدرسین وشیخ الحدیث مدرسہ ربانیہ ۴/ ذی الحجہ ۱۳۸۵ھ

۲۴۳...... ما اجاب به المجیب فهو حق و صواب، وما خالف منه فهو باطل صریح، والنصوص فی هذه المسئلة مذکورة فی القرآن و السنة و فصلها علماء الشریعة فی کتبهم و دواوینهم.

ومسئله حیاة سیدنا عیسی علیه السلام و رفعه الی السماء بجسده العنصری من المسائل المتواترة فی الشریعه فما کان حکمها فی الشریعة فهو حکم هذه المسئلة.

واللہ اعلم محمد یوسف کان اللہ لہ ۹ ذی العقدہ ۱۳۸۵ھ۔

''مفتی صاحب کا فتویٰ بالکل درست ہے اور جس نے اس کی مخالفت کی ہے وہ بالکل جھوٹا ہے، باقی اس مسئلہ کے دلائل قرآن و سنت میں موجود ہیں۔ اور اہل شریعت نے اپنی کتابوں اور تصانیف میں ان کی خوب وضاحت کی ہے۔

''اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات اور اپنے جسد عنصری کے ساتھ آسمان پر تشریف لے جانا شریعت کے متواتر مسائل میں سے ہے، پس جو حکم شریعت میں دیگر مسائل متواترہ کا ہے وہی حکم اس مسئلہ کا بھی ہے۔''

۲۴۴۔ جو جواب مفتی صاحب نے دیا ہے وہی حق ہے اور حق کی ہی تابعداری کرنی چاہیے۔
بادشاہ گل بخاری مہتمم جامعہ اسلامیہ اکوڑہ خٹک ۱۰ ذی القعدہ ۱۳۸۵ھ

۲۴۵...... جواب درست ہے۔ عبدالکریم غفرلہ مدرسہ نجم المدارس ڈیرہ اسماعیل خان

۲۴۶...... جواب صحیح ہے۔ غلام رسول عفا اللہ عنہ خلیفہ مجاز حضرت مولانا احمد علی لاہور۔ ڈیرہ اسماعیل خان

۲۴۷...... جواب صحیح ہے۔ محمد عبداللہ۔ خادم عظیم ڈیرہ قبرستانی مسجد

۲۴۸...... جواب صحیح ہے۔ عبدالرؤف خادم الحدیث النبوی دارالعلوم چارسدہ

۲۴۹...... جواب صحیح ہے۔ محمد لطف اللہ

سابق استاذ الحدیث جامعہ علوم اسلامیہ نیوٹاؤن کراچی وخطیب جامع مسجد جہانگیر، ضلع مردان

۲۵۰...... جواب صحیح ہے۔ سید گل بادشاہ۔ امیر جمعیت علماء اسلام۔ طورو ضلع مردان

۲۵۱...... جواب صحیح ہے۔ محمد ایوب جان بنوری پشاور

۲۵۲...... جواب صحیح ہے۔ احقر۔ اسلام الدین ناظم دارالعلوم تورڈھیر صوابی۔ ضلع مردان

۲۵۳...... سئلت عن نزول عیسی علیه السلام قرب القیامة.

''مجھ سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے قیامت کے قریب نزول کے بارے میں پوچھا گیا۔''

فاقول نزول عیسی علیه السلام من موجبات الدین ومن الامور التی دلّ علیها القرآن والاحادیث الصحیحة و علی هذه العقیدة کان مشائخنا الذین کانوا من اعلام الدین مثل شیخ المشائخ مولانا حسین علی والعلامة مولانا عبیدالله السندهی وما ینکر نزوله علیه السلام قرب القیامة و اتیانه من السماء الا الجاهلون بالکتاب و السنة عصمنا اللّٰه سبحانه من هذه العقیدة.

احقر محمد طاہر دارالقرآن پنج پیر تحصیل صوابی ضلع مردان ۲۲ ربیع الاوّل

''تو میں نے جواب دیا کہ عیسیٰ علیہ السلام کا نزول ضروریات دین میں سے ہے اور یہ ان امور میں سے ہے جن پر قرآن مجید اور احادیث صحیحہ دلالت کرتی ہیں۔ ہمارے مشائخ کرام جو علم دین کے پہاڑ تھے جیسے حضرت مولانا حسین علی، مولانا عبیداللہ سندھی ہیں ان سب کا بھی یہی عقیدہ تھا اور عیسیٰ علیہ السلام کے قیامت کے قریب نزول کا انکار سوائے جاہلوں کے اور کوئی نہیں کرتا جو قرآن مجید اور علوم نبویہ کی نعمت سے محروم ہیں۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہمیں آپ کے نزول کے انکار والے عقیدہ سے محفوظ فرمائیں۔''

نوٹ...... اس ضمن میں امام انقلاب حضرت مولانا عبیداللہ سندھی کی رائے پر بعض لوگوں کو شبہ ہوا تو ان کے شاگرد رشید شیخ التفسیر مولانا محمد طاہر نے ان الفاظ کے ساتھ تردید فرمائی۔

''حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول اور وفات کے بارے میں ''الہام الرحمٰن میں جو قول مولانا عبیداللہ رحمتہ اللہ علیہ کی طرف منسوب کیا گیا ہے وہ کاتب اور املاء والے کا خودساختہ قول ہے، بندہ نے جو کافی عرصہ تک مولانا کے پاس مکہ معظمہ میں رہ کر تلمذ کیا ہے مولانا مرحوم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے قائل تھے، البتہ وہ مسلمانوں پر افسوس اور حسرت کرتے تھے کہ مسلمانوں نے اس کو تکیہ بنا کر جدوجہد اور جہاد چھوڑ دیا ہے، اور مولانا کا خودنوشتہ رسالہ ''عبیدیہ'' بھی الہام الرحمٰن کی روایت کا رد کرتا ہے۔ بندہ نے کئی مجالس میں اور بارہا مولانا مرحوم سے نزول عیسیٰ علیہ السلام کا امور دین سے ہونا سنا ہے۔''

۲۵۴......بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اصبح امر نزول سیدنا عیسی ابن مریم من السماء عقیدة مفطوعة بین الامة المحمدیة بنص التنزیل العزیز ثم بضم الاحادیث المتواترة و اجماع الامة اصحیت دلالة القرآن قطعیة علی

النزول فالانكار والتردد والتاويل على ذلک موجب للكفر والالحاد، فكما ان قيام الساعة امر مقطوع فكذلک الاشراط المقطوعة قبلها الايمان بها واجب و بالجملة قد اتفقت الامة المحمدية سلفا و خلفا على عقيدة النزول والايمان بها واجب والانكار عنها كفر والتاويل فى ضروريات الدين غير مسموع، بل يرادف الكفر كما صرح به علماء الامة المحققون فى كل عصر. والله يهدى الى الحق.

کتبہ محمد یوسف البنوری مدرسہ عربیہ اسلامیہ نیو ٹاؤن کراچی ۵

''حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے آسمان سے نازل ہونے کا عقیدہ امت محمدیہ کے نزدیک بنص قرآنی قطعی اور یقینی عقیدہ بن چکا ہے۔ پھر احادیث متواترہ اور اجماع امت کے اس کے ساتھ مل جانے سے تو قرآن کی دلیل مسئلہ نزول پر اور بھی قطعی بن گئی ہے۔ پس اس کا انکار کرنا اور اس میں شک اور تردد کرنا یہ سب موجب کفر اور الحاد ہیں، جس طرح قیامت کا قائم ہونا یقینی امر ہے تو اس سے قبل اس کی پکی نشانیوں پر ایمان لانا بھی واجب ہے۔ بالجملہ امت محمدیہ کا سلف صالحین سے لے کر آج تک حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول پر اتفاق چلا آیا ہے۔ اس پر ایمان رکھنا ضروری ہے اور اس سے انکار کرنا کفر ہے اور ضروریات دین کے انکار کرنے کی اجازت بالکل نہیں دی جاسکتی، بلکہ یہ تو کفر کے مترادف ہے جیسا کہ امت کے محققین علماء نے ہر دور میں اس کی وضاحت کی ہے۔''

۲۵۴...... جواب درست ہے۔ — ولی حسن ٹونکی رئیس دارالافتاء، مدرسہ عربیہ اسلامیہ کراچی ۵

۲۵۵...... جواب دینے والا بالکل حق کو پہنچا ہے۔ — فضل محمد مدرسہ عربیہ اسلامیہ۔ کراچی ۵

۲۵۶...... جواب درست ہے۔ — محمد ادریس

استاذ الحدیث مدرسہ عربیہ اسلامیہ کراچی ۵ وصدر وفاق المدارس العربیہ پاکستان

۲۵۷...... جواب دینے والا حق کو پہنچا ہے۔ — عبدالجلیل مدرس مدرسہ عربیہ اسلامیہ کراچی ۵

۲۵۸...... جواب درست ہے۔ — محمد بدیع الزمان استاد مدرسہ عربیہ اسلامیہ کراچی

۲۵۹...... جواب درست ہے۔ — مصباح اللہ شاہ مدرسہ عربیہ اسلامیہ کراچی

۲۶۰...... بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اصاب المجيب العلاّم فللّه درّه حيث اوضح الحق ولم يترک للمنكرين والمؤو لين حجة كيف وان حياة عيسى بن مريم عليهما السلام و نزوله فى آخر الزمان من ضروريات الدين الثابة بنص الكتاب والسنه المتواترة كما اوضحته فى كتابى التصريح بما تواتر فى نزول المسيح.

ومعلوم عنه الكل ان انكار شئى من ضروريات الدين او تاويليه خلاف ماثبت بالتواتر كفر بواح. والله سبحانه و تعالى اعلم.

محمد شفیع دارالعلوم۔ کراچی ا ربیع الاوّل ۱۳۸۵ھ۔

جواب دینے والے نے بالکل صحیح فتویٰ دیا ہے اللہ ان کی اس قابل قدر محنت کی قبول فرمائیں انھوں نے تو حق بالکل واضح کر دیا ہے اور اس عقیدہ کا انکار کرنے والے اور اس میں تاویلوں کا دروازہ کھولنے والوں کے لیے کوئی راہ فرار نہیں چھوڑی۔ اس عقیدہ سے انکار کیسے ہوسکتا ہے جبکہ حیات عیسیٰ بن مریم علیہا السلام اور آپ کا آخر زمانہ میں نازل ہونا ضروریات دین میں سے ہے۔

جیسا کہ میں نے اسے اپنی کتاب التصریح بما تواتر فی نزول المسیح میں وضاحت سے بیان کر دیا ہے اور یہ مسئلہ تو سب کو معلوم ہے کہ ضروریات دین میں سے کسی ایک چیز کا انکار کرنا یا جو چیز تواتر سے ثابت ہو چکی اس

میں تاویل کرنا تو بالکل کھلم کھلا کفر ہے۔ باقی اللہ رب العزت بہتر جانتے ہے۔''

۲۶۱......سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کا رفع جسمانی اور قرب قیامت (میں) ان کا نزول قرآن مجید، احادیث متواترہ اور اجماع امت سے ثابت ہے اور یہ عقیدہ ضروریات دین میں سے ہے، جو اس اجماعی عقیدہ ثابت بالکتاب والسنہ کا انکار کرے یا اس میں کسی قسم کی تاویل کرے گا وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ العبد الاحقر عبدالرحمٰن کیمل پوری
استاذ دارالعلوم ٹنڈوالٰہ یار

۲۶۲...... **بعد الحمد والصلوة ان کفر مسیلمة البنجاب متفق علیه بین العلماء و اولی الالباب و حیاة سیدنا عیسی بن مریم علیهما السلام فی السماء مجمع علیها بین الامة لاخلاف فیه لاحد من الائمة و کذا نزوله علیه السلام فی آخر الزمان ثابت بالکتاب والسنة و اجماع الامة، من انکره فقد کفر و یعذ به اللّٰه العذاب الاکبر. وانا العبد المفتقر الی رحمة ربه الصمد.**

ظفر احمد عثمانی تھانوی ۲۷ ذی القعدہ ۱۳۹۵ھ۔

''حمد وصلوٰۃ کے بعد پنجاب کے مسیلمہ کذاب (مرزا قادیانی) کا کفر علماء اور اہل عقل کے نزدیک بالکل متفق علیہ ہے، اور حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کے آسمان میں زندہ موجود ہونے پر امت کا اجماع ہے اس میں امت کے کسی فرد نے اختلاف نہیں کیا، ایسے ہی آخر زمانہ میں آپ کا نازل ہونا کتاب اللہ سنت رسول اور اجماع سے ثابت ہے، جو بھی اس عقیدہ کا انکار کرے گا وہ کافر ہو جائے گا اور اللہ تعالیٰ اسے بہت بڑا عذاب دیں گے۔ میں تو ہوں بے نیاز رب کا محتاج بندہ۔''

۲۶۳...... جواب درست ہے۔ نور محمد غفرلہ مہتمم مدرسہ ہاشمیہ۔ سجاول۔ ضلع ٹھٹھہ (سندھ)

۲۶۴...... **الجواب موافق لاجماع الامة والسنة والکتاب ان مسیلمة الفنجاب ملحد کافر بلا ارتیاب انه قد اختلق فی الدین فریة و انکر ما اخبر به خبر البریة فحکمه حکم المرتدین بلا خلاف بین المسلمین.** العبد الاحقر محمد وجیہہ غفرلہ صدر مفتی دارالعلوم اسلامیہ ٹنڈوالٰہ یار۔

''جو جواب دیا گیا ہے وہ اجماع امت سنت مطہرہ اور کتاب اللہ کے بالکل موافق ہے اور مسیلمہ پنجاب دجال بلاشک وشبہ ملحد اور کافر ہے اس لیے کہ اس نے دین میں نئی چیزیں گھڑ کر داخل کر دی ہیں اور جس چیز کی خبر افضل البشر نے دی ہے اس کا انکار کر دیا ہے تو مسلمانوں کے نزدیک اس کا حکم مرتدین کا سا حکم ہے۔''

۲۶۵...... جواب دینے والے نے درست فتویٰ دیا ہے۔ احتشام الحق تھانوی مہتمم دارالعلوم الاسلامیہ، ٹنڈوالٰہ یار

۲۶۶...... **حامداً و مصلیا و بعد!**

فلا شک فی ان متنبی قادیان المیرزا غلام احمد ومن آمن به کلهم خارجون عن الاسلام کفار مرتدون حکمهم کحکم مسیلمة الکذاب ومن تبعه.

وحیاة عیسی علیه السلام و نزوله فی آخر الزمان مما اتفق علیه الامة و شهد علیه التنزیل وجاء ت به الاحادیث فمن انکر فقد کفر. کتبہ الفقیر الیہ تعالیٰ محمد عبدالرشید نعمانی

کراچی۔ ۲۸ ذی القعدہ ۱۳۹۴ھ۔

''حمد و درود کے بعد!

اس میں کوئی شک نہیں کہ قادیان کا جھوٹا نبی مرزا غلام احمد اور جو اس کے اوپر ایمان لائے ہیں وہ سب کے سب اسلام سے خارج ہیں وہ کافر اور مرتد ہیں۔ ان کا حکم مسیلمہ کذاب اور اس کے متبعین جیسا ہے۔

اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات اور آخر زمانہ میں آپ کے نزول پر امت نے اتفاق کیا ہے اور اللہ کی کتاب اس پر شاہد ہے اور اس کے ثبوت میں بہت سی احادیث موجود ہیں پس جو اس عقیدہ کا انکار کرے گا وہ کافر ہے۔''

۲۶۷...... جواب صحیح ہے۔ تاج الدین بسمل نقشبندی

مہتمم جامعہ نقشبندیہ معارف القرآن احرار نگر پڈعیدن ۲ ربیع الثانی ۱۳۸۹ھ

۲۶۸...... والحق ان الفرقة المعروفة بمرزائی منكرون للاجماع الثابت بالقرآن والحديث على المسئلتين احداهما نزول عيسى عليه الصلوة والسلام واخريهما العقيدة بختم النبوة على سيدنا خير الرسل والبشر محمد ﷺ فلهذا هم كافرون بالبداهة لاخفاء فى كفرهم.

احقر العباد امداد اللہ مفتی دارالہدیٰ ٹھیڑی ۲ ربیع الثانی ۱۳۸۹ھ۔

''صحیح قول یہ ہے کہ مرزائی فرقہ قرآن مجید اور حدیث کے دو اجماعی مسئلوں کا منکر ہے۔ پہلا مسئلہ نزول عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا۔ دوسرا مسئلہ نبیوں کے سردار سید البشر حضرت محمد ﷺ کی ختم نبوت کا۔ لہٰذا۔ یہ لوگ چونکہ دونوں عقیدوں کے منکر ہیں اس لیے یہ کھلے کافر ہیں ان کے کفر میں کوئی شک نہیں ہے۔''

۲۶۹...... اس فتویٰ میں کوئی شک نہیں ہے۔ العبد الفقیر الی اللہ ابو اسد اللہ محمد امین مدرس جامعہ عربیہ دارالہدیٰ ٹھیڑی، حبیب آباد

۲۷۰...... جواب درست ہے۔ ابو محمد سلطان احمد میانوالی مدرس شعبہ تعلیم القرآن۔ مدرسہ دارالسلام کراچی نمبر ۲۴۱/۳/۱۹۶۵ء

۲۷۱...... جواب صحیح ہے۔ عزیز احمد مدرس دارالہدیٰ ٹھیڑی

۲۷۲...... جواب دینے والا بالکل حق کو پہنچا ہے۔ فضل اللہ مہتمم جامعہ دارالہدیٰ ٹھیڑی

۲۷۳...... جواب بالکل حق ہے۔ احقر عبدالکریم مدرسہ اشرفیہ سکھر ۱۲/۵/۱۳۸۹ھ

۲۷۴...... عقيدة حياة عيسى عليه و على نبينا (افضل) الصلوة والسلام ثابتة بالنصوص الصريحة وبالاجماع فالمنكر كافر خارج عن الاسلام. نور محمد مہتمم مدرسہ دارالفیوض الہاشمیہ ٹھٹھہ ۱۱ رجب المرجب ۱۳۸۹ھ۔

حضرت عیسیٰ علیٰ نبینا و علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام کی حیات کا عقیدہ صریح نصوص اور اجماع سے ثابت ہے پس اس کا انکار کرنے والا کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

۲۷۵...... جواب بلاشبہ درست ہے۔ کرم الدین کان اللہ لہ استاذ الحدیث دارالحدیث رحمانیہ کراچی

۲۷۶...... جواب درست ہے۔ ابو الفضل عبدالمنان عفی عنہ شیخ الحدیث دارالحدیث رحمانیہ۔ کراچی

۲۷۷...... جواب درست ہے۔ (مولانا) ثناء اللہ مدرس دارالحدیث رحمانیہ کراچی

۲۷۸...... جواب درست ہے۔ عبدالرشید ندوی مدرس دارالحدیث رحمانیہ۔ کراچی

۲۷۹...... جواب درست ہے۔ عبدالرشید عبیدالرحمٰن فاروقی استاذ التجوید والقراءات دارالحدیث رحمانیہ

۲۸۰...... جواب درست ہے۔ محمد عقیل۔ استاد کتب دارالحدیث رحمانیہ کراچی

۲۸۱...... جواب درست ہے۔ حاکم علی کان اللہ لہ سابق شیخ الحدیث دارالحدیث رحمانیہ کراچی

۲۸۲...... جواب بلاشک وشبہ درست ہے۔ احقر آفتاب احمد

۲۸۴...... جواب درست ہے۔ محمد جمشید عالم

۲۸۵......بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمده و نصلی علی رسوله الکریم و خاتم النبیین علیه الصلوٰة والسلام پوری دنیائے اسلامی کے علمائے کرام اور مفتیان دین متین سب کا اتفاق ہے کہ حضور سید دو عالم ﷺ پر نبوت ختم ہوگئی ہے اور آپ خاتم الانبیاء بنائے گئے ہیں یعنی آپ کے بعد کوئی نبی نہیں۔ قرآن پاک کا صاف ارشاد ہے۔ لکن رسول اللّٰہ و خاتم النبیین. (احزاب ۴۰)

''لیکن محمد ﷺ اللہ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں۔''

پس جو شخص آپ کی خاتمیت کے بعد کسی کو نبی مانتا ہے خواہ بروزی نبی مانتا ہو یا کسی اور قسم کا نبی، وہ قطعاً کافر ہے اسی طرح یہ مسئلہ بھی متفق علیہ ہے کہ حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر خدا کے حکم سے زندہ ہیں، قرآن کریم خود شہادت دیتا ہے۔

وما قتلوه یقیناًo بل رفعه اللّٰه الیه. (نساء ۱۵۷)

''اس کو قتل نہیں کیا بیشک بلکہ اس کو اٹھا لیا اللہ نے اپنی طرف۔''

پس جو شخص یہ عقیدہ رکھے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام انتقال فرما گئے ہیں وہ گمراہ اور کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ فقیر محمد عبدالحامد القادری البدایونی ۲۱۴...... پیر الٰہی بخش کالونی کراچی ۵۔

۲۸۶...... جواب درست ہے۔ مفتی غلام صابری خطیب مدینہ جامع مسجد ماڈل ٹاؤن کراچی ۲۷

۲۸۷...... جواب درست ہے۔ فقیر سید محمد عبداللہ قادری

صدر انجمن امانت الاسلام و رکن جمعیت علماء پاکستان کراچی۔ ۳ شوال المعظم ۱۳۸۴ھ

۲۸۹...... جواب درست ہے۔ (مولانا) سیف الرحمٰن القادری

پیش امام و صدر المدرسین جامع مسجد آرام باغ کراچی

۲۹۰...... جواب صحیح ہے۔ محمد انور مسجد باب السلام آرام باغ کراچی

۲۹۱......علماء کرام نے سابقہ مذکورہ بالا جو فتویٰ دیا ہے وہ صحیح ہے۔ مولوی سیف الرحمٰن قادری

امام جامع مسجد آرام باغ و صدر مدرس دارالعلوم مظہریہ آرام باغ کراچی

**

انا خاتم النبیین لا نبی بعدی

میں آخری نبی ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں

علمی و تحقیقی فتویٰ

شیخ الحدیث حضرت مولانا عبداللہ عفیف لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

غیر مسلموں کو اسلامی شعائر واصطلاحات کے استعمال کا حق نہیں!

سوال...... پاکستان میں عرصہ ۱۵ سال سے قومی اسمبلی کے فیصلے کے مطابق قادیانی غیر مسلم قرار دیئے جاچکے ہیں اور ۱۹۸۴ء میں قادیانیوں کی خلاف اسلام سرگرمیوں کو روکنے کے لئے آرڈیننس بھی نافذ ہو چکا ہے۔ لیکن اس کے باوجود مرزائی اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرتے ہیں اور کلمہ شریف کا استعمال کررہے ہیں اور تمام شعائر اسلامی اور دوسری اسلامی اصطلاحیں مثلاً السلام علیکم، بسم اللہ، اذان، نماز، روزہ، حج، قربانی، علیہ السلام، رضی اللہ، امیر المومنین اور اپنی عبادت گاہ کا نام مسجد رکھنا وغیرہ کا کثرت سے استعمال کررہے ہیں۔ کیا قرآن وسنت اور اسلامی لٹریچر کی روشنی میں کسی غیر مسلم کو ان اسلامی اصطلاحوں کے استعمال کا حق حاصل ہے یا نہیں۔ جواب دے کر مشکور فرمائیں۔ سائل اللہ دتہ مجاہد، نیاز بازار قصور!

الحمدللہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی محمد خاتم النبیین والعاقبۃ للمتقین ولا عدوان الاعلی الظامین۰ وبعد!

الجواب بعون الوہاب ومنہ الصدق والصواب! صورت مسئولۃ الجواب میں واضح باشد کہ غیر مسلم قادیانی وغیرہ کو اسلامی اصطلاحوں کے استعمال کا شرعاً ہرگز ہرگز حق حاصل نہیں۔ اگر وہ ایسا کرتے ہیں تو وہ کتاب وسنت، اجماع امت اور آئین پاکستان کی خلاف ورزی کے مرتکب اور مستوجب سزا ہیں۔ چنانچہ جب ابو عامر منافق کے کہنے پر مدینہ منورہ کے منافقین نے مسجد ضرار تعمیر کر ڈالی جس کی بنیاد محض ضد، کفر ونفاق، عداوت اسلام اور مخالفت خدا اور رسول ﷺ پر رکھی گئی تھی جو بظاہر مسجد تھی مگر درحقیقت مسجد کی شکل میں اسلام دشمن کارستانیوں اور سازشوں کا مرکز تھی۔ تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے حضرت جبرائیل علیہ السلام نازل ہوئے اور ان منافقین کے ناپاک عزائم اور اسلام دشمن اغراض پر مطلع کر کے مسجد ضرار کا پول کھول دیا۔ فرمایا:

''اور جنہوں نے دکھ دینے کو اور اللہ سے کفر کرنے کو اور مسلمانوں میں تفریق ڈالنے کو اور اس شخص (ابو عامر نصرانی منافق) کو پناہ دینے کی نیت سے جو خدا یعنی اس کے رسول ﷺ سے پہلے کئی دفعہ لڑ چکا ہے (ان ظالموں نے ایک مسجد بنائی ہے۔ حلف اٹھا جائیں گے کہ ہمیں محض بھلائی کا خیال ہے اور اللہ خود گواہی دیتا ہے کہ وہ جھوٹے ہیں تو اس مسجد میں کبھی بھی کھڑا نہ ہوجیو۔'' (سورۃ توبہ ۱۰۷، ۱۰۸، ترجمہ شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ)

اس آیت شریفہ میں اس مسجد کو مسجد ضرار قرار دینے کے اللہ تعالیٰ نے چار ناپاک مقاصد بیان فرمائے ہیں:

۱...... ضرار یعنی قباء کے مخلص مسلمانوں کو نقصان پہنچائیں۔ کیونکہ مسجد قباء کی وجہ سے انہیں ایک خاص عزت حاصل ہوگئی تھی۔ جیسے فرمایا: ''فیہ رجال یحبون ان یتطہرو۰ واللہ یحب المطہرین۰ توبہ ۱۰۸''

۲...... دوسرا ناپاک مقصد یہ کہ کفر ونفاق کی اشاعت اور اسلام کے خلاف پروپیگنڈہ کرنے کے لئے اڈا

قائم کرنا۔ اس عمارت کو مسجد ضرار قرار دینے سے یہ بھی ثابت ہوا کہ نیک کاموں کا نیک ہونا مقصد و نیت پر موقوف ہے۔ ورنہ مسجد بنانے جیسا نیک کام بھی کفر کی اشاعت اور اسلام کو نیچا دکھانے کے لئے ہوسکتا ہے۔ جیسے قادیانیوں کا اپنے مراکز کا نام بیت الذکر وغیرہ رکھنا۔

۳...... تیسرا ناپاک مقصد یہ کہ: وتفریقا بین المومنین ۰ توبہ ۱۰۷ ! مسلمانوں میں تفرقہ ڈالا جائے۔ کیونکہ قباء کی تمام آبادی ایک ہی مسجد میں نماز پڑھتی تھی۔

۴...... چوتھے یہ کہ اللہ و رسول ﷺ کے باغی اور منافق ابو عامر نصرانی راہب کے لئے پناہ گاہ مہیا کرنا۔ تا کہ وہ یہاں بیٹھ کر مدینہ کے منافقوں کو اسلام اور اہل اسلام کے خلاف پالیسی اور تراکیب سمجھائے۔ وغیرہ وغیرہ!

ان چاروں مقاصد پر سرسری نظر ڈالنے سے یہ ثابت ہوجاتا ہے کہ یہ سب کچھ اسلام کے خلاف بغاوت اور عداوت ہی ہے۔ لہذا قادیانیوں کو یہ حق قطعاً حاصل نہیں کہ وہ اپنی عبادت گاہ کا نام مسجد رکھیں اور نہ ان کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ اپنی عبادت گاہ کا نقشہ اور طرز تعمیر ہماری مسجد کے مطابق تیار کریں کہ اس سے ہماری مساجد کی توہین اور مسلمانوں کو دھوکہ دینا مقصود ہے۔ کیونکہ مسجد من جملہ شعائر اسلام میں سے ایک شعار ہے۔ لہذا قادیانیوں کو اس کی اجازت دینا اس شعار کی واضح توہین اور استخفاف ہے۔ جسے برداشت نہیں کیا جاسکتا۔ مزید تفصیل آگے آرہی ہے۔

ارشاد خداوندی ہے کہ: ”جو لوگ اللہ پر اور پچھلے دن یعنی دوسری زندگی پر ایمان نہیں رکھتے اور نہ اللہ اور رسول اللہ ﷺ کی محرمات کو حرام جانتے ہیں اور نہ دین حق کو تسلیم کرتے ہیں۔ یعنی اہل کتاب۔ ان سب سے لڑو۔ جب تک وہ ماتحت ہوکر جزیہ دینا منظور نہ کریں۔“ (یعنی جب محکوم رعیت بن جائیں تو ان سے جہاد کرنا ترک کردو۔) (توبہ ۲۹)

اس آیت کریمہ سے روز روشن کی طرح واضح ہوا کہ عیسائیوں، یہودیوں، مرزائیوں، قادیانیوں، لاہوریوں اور دوسرے کافروں کو اسلامی ریاست میں اپنے باطل مذہب کی کھلے بندوں پرچار کرنے کی اجازت نہیں۔ تاوقتیکہ وہ اسلام کی برتری تسلیم کر کے اس کی ماتحتی قبول کرتے ہوئے اپنی ماتحتی کا پورا پورا اعتراف کرتے ہوئے اور جزیہ دیتے ہوئے ذمی بن کر رہنا قبول نہ کرلیں، ان سے جہاد کیا جائے۔ ایسے میں قادیانیوں کو اسلامی طرز تعمیر کے مطابق مسجد بنانے کی اجازت کیونکر دی جاسکتی ہے اور وہ اپنے عبادت خانہ کو مسجد کا نام کیونکر دے سکتے ہیں؟۔

حضرت امام ابن کثیرؒ اپنی شہرہ آفاق کتاب تفسیر قرآن العظیم میں فرماتے ہیں کہ: حتیٰ یعطوا الجزیة عن یدوھم صاغرون ۰ توبہ ۲۹ ! کا مطلب یہ ہے کہ ان لوگوں (غیر مسلم مسیحیوں، یہودیوں، قادیانیوں) کو خوب ذلیل و رسوا اور حقیر جانو۔ ان کو معزز جاننا شرعاً جائز نہیں اور نہ ان کو مسلمانوں پر ترجیح دینا جائز ہے۔ کیونکہ یہ کمینے، حقیر اور بدنصیب لوگ ہیں۔ حضرت ابو ہریرہؓ کی صحیح حدیث کے مطابق ان کو سلام کرنے میں پہل کرنا بھی جائز نہیں۔ بلکہ ان کو تنگ راستے سے گزرنے پر مجبور کرنا چاہئے۔ (تفسیر ابن کثیرؒ زیر آیت بالا)

وھم صاغرون ! ایسا فصیح و بلیغ اور جامع جملہ ہے۔ گویا کوزے میں دریا بند کرنے کا مصداق ہے۔ یہ جملہ کیا ہے۔ گویا ذمی لوگوں یعنی غیر مسلم رعیت اور اقلیتوں کے لئے ایک ایسی جامع دستاویز ہے جس میں ان کی عبادت اور پوجا

پاٹ کی حدود اور اس کا طریقہ کار‘ مذہبی آزادی اور ان کی تبلیغ کا دائرہ کار‘ عبادت خانوں کے نام‘ ان کی تعمیر و تجدید کے احکام‘ مذہبی تہوار‘ قربانی‘ لباس‘ خوشی اور غمی کے اظہار کی تمام حدود متعین کر دی گئی ہیں۔ اس دستاویز کی پوری پوری تفصیل آج بھی ان معاہدات میں موجود ہے جو خلفائے راشدین کے مثالی دور میں ان کے عمال اور سپہ سالاروں کے تحت اس دور کی غیر مسلم اقلیتوں‘ یہود و نصاریٰ اور مجوسیوں اور کفار سے طے پائے تھے۔ ان معاہدوں کی روشنی میں ہمارے قابل فخر فقہاء‘ محدثین‘ مفسرین‘ آئمہ مجتہدین اور اسلامی قوانین کے غواص علمائے اسلام نے درج ذیل قوانین مستنبط فرمائے ہیں۔

ذمی رعیت نیا عبادت خانہ تعمیر نہیں کرسکتی

۱...... قاضی ابو یوسفؒ تصریح فرماتے ہیں کہ: ’’عیسائیوں کو نیا صومعہ اور گرجا گھر تعمیر کرنے کی اجازت نہیں ہوگی۔ البتہ جو معاہدہ کے وقت گرجا موجود ہوگا۔ اس کو گرایا نہ جائے گا۔ نیا بیعہ اور کنیسہ گرادیا جائے گا۔‘‘ (کتاب الخراج لابی یوسف ص۱۵۹ فصل الکنائس و ربیع والصلبان)

۲...... امام ابوالحسن علی بن محمد الماوردیؒ (المتوفی ۴۵۰ھ) رقم فرماتے ہیں کہ: ’’اہل ذمہ کے لئے یہ جائز نہیں کہ وہ دارالاسلام میں نیا بیعہ یا کنیسہ تعمیر کریں۔ اس کی ان کو شرعاً اجازت نہیں۔ اگر وہ کوئی نیا بیعہ یا کنیسہ تعمیر کریں گے تو اس کو گرادیا جائے گا۔‘‘ (الاحکام السلطانیہ ص۱۴۶)

۳...... امام ابوزکریا محی الدین یحییٰ بن شرف النووی شافعیؒ (المتوفی ۶۷۶ھ) تصریح فرماتے ہیں کہ: ’’مسلمانوں کے شہروں میں ذمیوں کو کنائس‘ بیعے اور صومعے بنانے کی اجازت نہیں۔ کیونکہ ترجمان القرآن حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے فرمایا کہ جس شہر کو نئے سرے سے مسلمان آباد کریں۔ اس میں غیر مسلم اقلیتوں کو گرجا وغیرہ بنانے کا حق نہیں۔‘‘ (شرح المہذب ج۱۹ ص۴۱۲‘ طبع دارالفکر)

۴...... قاضی ابویعلی حنبلیؒ (المتوفی ۴۵۸ھ) رقم فرماتے ہیں کہ: ’’ولا یجوزان یحدثوا فی دار الاسلام بعتة وکنسبة فان احد ثوھاھد مت علیھم۔‘‘ الاحکام السطانیہ ص۱۴۳ اس کا ترجمہ پہلے گزر چکا ہے۔

۵...... امام محمد بن قدامہؒ حنبلی لکھتے ہیں کہ: ’’جزیرہ کے ذمیوں نے حضرت عبدالرحمٰن بن غنمؓ سے جو معاہدہ کیا تھا۔ اس میں یہ شرط بھی تھی کہ آج کے بعد ہم اپنے شہر میں نہ تو کوئی کنیسہ تعمیر کریں گے اور نہ دیر اور نہ قلایہ اور نہ کسی راہب کے لئے نیا صومعہ بنائیں گے اور ان میں سے جو گرجائے گا۔ اس کو دوبارہ تعمیر نہیں کریں گے اور اس طرح جو گرجا وغیرہ مسلم آبادی میں ہوگا اس کو بھی دوبارہ نہیں بنائیں گے۔ ہم اپنے گرجاؤں کو مسلمانوں کے لئے دن رات کھلے رکھیں گے اور اسی طرح گزرنے والوں اور مسافروں کے لئے ان کے دروازے وسیع رکھیں گے۔ تاکہ وہ ان میں آرام کرسکیں۔ نہ ہم ان گرجاؤں اور اپنے گھروں میں کسی جاسوس کو ٹھہرائیں گے۔‘‘ (المغنی لابن قدامۃ ج۹ ص۲۸۲)

۶...... امام ابن قیمؒ فرماتے ہیں کہ: ’’حضرت عمر فاروقؓ کے عامل حضرت عبدالرحمٰن بن غنمؓ سے جزیرہ کے عیسائیوں نے ازخود جو معاہدہ کیا تھا۔ اس میں یہ تھا کہ: ’’ان شرطنا لك علی انفسنا ان لانحدث فی مدینتنا کنیسة ولا فیما حولھا دیرا ولاقلابة ولا صومعة راھب ولا نجدد ماخرب من

كنائسنا. ''حقوق اہل الذمہ ج ۲ ص ۶۵۹'۶۶۰'تحقیق الدکتور صبحی صالح!

ان آئمہ کرام اور ماہرین قوانین اسلام کی ان تصریحات سے ثابت ہوا کہ عیسائیوں اور یہودیوں کو جبکہ وہ اہل کتاب بھی ہیں کسی مسلم ممالک میں نئے گرجے اور عبادت خانے تعمیر کرنے کی اسلام اجازت نہیں دیتا اور جو گرجائے اس کی تجدید بھی جائز نہیں۔ جیسا کہ حضرت فاروق اعظمؓ نے فرمایا کہ: ''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ دارالاسلام میں گرجا وغیرہ بنانا جائز نہیں اور اسی طرح اگر پہلے کا بنا ہوا گرجا وغیرہ گرجائے تو اس کی تجدید بھی جائز نہیں۔'' (شرح المہذب ج ۱۹ ص ۴۱۳)

جب اہل کتاب عیسائیوں اور یہودیوں کے لئے رسول اللہ ﷺ نے دارالاسلام میں گرجے اور صومعے تعمیر کرنے کی اجازت نہیں دی۔ حالانکہ وہ اہل کتاب ہیں تو پھر قادیانیوں مرتدوں اور کافروں کو دارالاسلام اور مسلمان ملک میں مسجد کے نام سے عبادت خانہ بنانے کی اجازت کیونکر دی جاسکتی ہے اور وہ اپنے مذہبی مرکز کو مسجد کے نام سے کیونکر پکار سکتے ہیں؟۔

مسلمانوں کی طرح عید اور قربانی کی اجازت نہیں

۱...... ''ذمیوں یعنی عیسائیوں اور یہودیوں (اور آج کے قادیانیوں) کو منکر (خلاف اسلام کوئی کام) اور عید منانے اور صلیب پہن کر بازار میں نکلنے سے روک دینا ہوگا۔'' (شرح المہذب ج ۱۹ ص ۴۱۱)

۲...... شوافع کا مذہب بھی یہی ہے کہ: ''غیر مسلم اقلیتوں کو کھلم کھلا شراب پینے' بازار میں خنزیر لے کر نکلنے' صلیب پہن کر بازار میں آنے اور عیدوں کے برملا منانے سے اور اپنے مردوں پر ماتم کرنے سے روک دیا جائے۔''

کیونکہ حضرت عبدالرحمٰن بن غنمؓ کے معاہدہ میں ان چیزوں پر پابندی لگائی گئی ہے۔ یاد رہے کہ یہ وہ پابندی ہے جو حضرت فاروق اعظمؓ کی ہدایت کے مطابق لگائی گئی تھی۔ جیسا کہ ابن کثیر کی تفسیر ج ۴ ص ۱۱۷ طبع بیروت پر اس کی صراحت موجود ہے۔ (شرح المہذب ج ۱۹ ص ۴۱۱)

۳...... امام ابن قیمؒ لکھتے ہیں کہ: ''اس معاہدہ میں یہ بھی تھا کہ ہم ذمی لوگ بعوث (ان کی عید کا نام) کے لئے کھلے میدان میں نہیں نکلیں گے۔ جیسے مسلمان عید قربان اور عید الفطر پڑھنے کے لئے کھلے میدان میں آتے ہیں۔ جس سے شوکت اسلام کا اظہار مقصود ہے۔'' (کتاب حقوق اہل الذمہ ج ۲ ص ۶۶۱)

۴...... امام نوویؒ لکھتے ہیں کہ: ''جزیرہ کے عیسائی ذمیوں نے یہ شرط بھی تسلیم لی تھی کہ ہم اپنی دونوں عیدوں شعانین اور بعوث کو نہیں نکلیں گے۔'' (شرح المہذب ج ۱۹ ص ۴۱۰)

اللہ تعالیٰ' قرآن' دین اسلام اور رسول ﷺ کی گستاخی نہیں کریں گے

جزیرہ کے نصاریٰ نے اپنے عہد ذمہ میں پابندی بھی قبول کی تھی کہ وہ اللہ تعالیٰ' قرآن مجید' دین اسلام اور رسول اللہ ﷺ کے حق میں کوئی گستاخی یا توہین آمیز کلمہ اور استخفاف پر مبنی کوئی بات نہیں کریں گے۔ ورنہ ہمارے حقوق از خود ختم متصور ہوں گے اور ہم سزا کے مستوجب ہوں گے۔''

۱...... امام ابوالحسن الماوردیؒ لکھتے ہیں کہ: ''وہ چھ شرطیں جن کی پابندی ہر ایک ذمی شخص خواہ وہ کوئی بھی غیر مسلم ہو، پر واجب ہے۔ ان میں پہلی شرط یہ ہے کہ وہ قرآن مجید پر طعن نہیں کرے گا۔ نہ اس میں تحریف کا دعویٰ۔ دوسری شرط یہ ہے کہ وہ محمد رسول اللہ ﷺ کی تکذیب نہیں کرے گا اور نہ آپ ﷺ کے حق میں توہین آمیز کلمات کرے گا اور تیسری شرط یہ کہ وہ دین اسلام کی مذمت نہیں کرے گا اور نہ اس میں من میکھ نکالے گا۔'' (الاحکام السطانیہ ص۱۴۵)

مرزائی قرآن میں تحریف کا دعویٰ تو نہیں کرتے۔ لیکن اس میں تحریف کا ارتکاب کرتے ہیں جیسے وہ خاتم النبیین کی ایسی توجیہ وتاویل کرتے ہیں جو قرآن مجید کی بیسیوں نصوص وآیات اور اسی طرح احادیث رسول ﷺ، اقوال صحابہؓ اور اجماع امت کے سراسر خلاف ہے۔ اس سے بڑی تحریف اور کیا ہوسکتی ہے اور اسی طرح وہ رسول اللہ ﷺ کی توہین کے مرتکب ہیں کہ آپ ﷺ کا ایک وصف اور شرف خاتم النبیین ہونا ہے اور قادیانی آپ ﷺ کے اس وصف کا اپنے عقیدہ اور عمل کے ساتھ انکار کر رہے ہیں اور اس انکار کی نشر واشاعت میں ان کا مالدار پریس، شبانہ روز سرگرم عمل ہے اور اجرائے نبوت کے مزعومہ عقیدہ کے اثبات کے لئے لٹریچر چھاپ کر پاکستان کے بے علم اور سادہ لوح مسلمانوں کو خصوصاً اور دنیا بھر کے نئے مسلمان ہونے والوں کو عموماً گمراہ کرنے پر تلا ہوا ہے۔ مگر تعجب ہے پاکستان کی حکومت رواداری اور مداہنت سے کام لے رہی ہے۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اسلامی ملک میں غیر مسلم اقلیتوں کو اپنے باطل مذاہب کی تبلیغ کی اجازت ہے؟۔

کیا غیر مسلم اقلیتوں کو اپنے مذاہب باطلہ کی تبلیغ کی اجازت ہے؟

اس سوال کا جواب یہ ہے کہ اسلامی ملک میں کسی بھی غیر مسلم ذمی رعیب اور اقلیت کو اپنے مذہب اور عقیدہ کی پابندی کرنے کی تو اسلام اجازت دیتا ہے۔ مگر اس کی تبلیغ اور اشاعت کی اجازت ہرگز نہیں دیتا۔

۱...... امام ابوالحسن الماوردیؒ رقم فرماتے ہیں کہ: ''ذمیوں پر تیسری شرط جس کی پابندی ان پر لازم ہے۔ یہ ہے کہ وہ اپنے ناقوس کی آوازیں مسلمانوں کو نہیں سنائیں گے اور نہ باآواز بلند اپنی کسی کتاب کی تلاوت کریں گے اور نہ حضرت عزیر اور حضرت مسیح علیہما السلام کے بارے میں اپنے عقیدہ کا برملا اظہار کریں گے اور چوتھی شرط لازم یہ ہے کہ وہ اعلانیہ طور پر نہ شراب پئیں گے اور نہ بازاروں میں صلیب لٹکا کر نکلیں گے اور نہ بازاروں میں خنزیروں کو لے کر آئیں گے اور پانچویں لازمی شرط یہ بھی ہے کہ وہ اپنے مردوں کو چپکے سے دفن کریں گے اور ان پر نہ تو آواز کے ساتھ واویلا کریں گے اور نہ نوحہ۔'' (الاحکام السطانیہ ص۱۴۵)

۲...... امام محی الدین یحییٰ بن شرف النوویؒ وضاحت فرماتے ہیں کہ: ''ذمیوں کو بازاروں میں شراب اور خنزیر کی خرید وفروخت کا حق نہ ہوگا۔ ناقوس بجانے، تورات اور انجیل کی اعلانیہ تلاوت کرنے اور صلیب پہن کر بازاروں میں چلنے کا حق نہ ہوگا۔ نہ وہ اپنی عیدیں پڑھنے کے لئے کھلے میدان یا کسی گراؤنڈ میں جاسکیں گے اور نہ اپنے مردوں پر بلند آواز سے نوحہ کرسکیں گے۔ جیسا کہ حضرت عبدالرحمٰن بن غنمؓ نے حضرت فاروق اعظمؓ کے اس معاہدہ کے مندرجات کا حوالہ دیا ہے جو آپ نے شام کے نصاریٰ کے ساتھ کیا تھا۔ ان میں ان تمام پابندیوں کی تفصیل موجود ہے۔'' (شرح المہذب ج۱۹ص۴۱۲)

۳...... حضرت امام بن کثیرؒ تصریح فرماتے ہیں کہ: ''(۱) ہم اپنے گرجاؤں کے فلک بوس میناروں پر صلیب بلند نہیں کریں گے۔ (۲) ہم اپنی صلیبوں اور کتابوں کو مسلمانوں کے راستوں اور منڈیوں میں نہیں لائیں گے یعنی ان کے سرعام سٹال نہیں لگائیں گے۔ (۳) ہم اپنے گرجوں کے اندر بھی اونچی آواز سے ناقوس نہ بجائیں گے۔ (۴) ہم اپنے گرجوں کے اندر بھی اونچی آواز سے اپنی کتاب کی قرأۃ نہ کریں گے۔ (۵) اپنی عیدیں (شعانین اور بعوث) پڑھنے کے لئے کسی کھلے گراؤنڈ میں نہ نکلیں گے۔ (۶) ہم اپنے مردوں پر بلند آواز سے نہیں روئیں گے اور نہ اپنے مردوں کے ساتھ آگ لے کر چلیں گے۔ (۷) اپنے مردوں کو مسلمانوں کے قبرستان کے قریب دفن نہیں کریں گے۔ اگر ہم ان تمام شرطوں کو جن کو ہم نے ازخود اپنے لئے تجویز کیا ہے۔ ان میں سے کسی ایک شرط کی خلاف ورزی کریں گے تو عہد ذمہ ختم ہوگا اور مسلمانوں کو ہمارے مستقبل کا فیصلہ کرنے کا حق حاصل ہوگا جس طرح ان باغی کافروں کے مستقبل کا فیصلہ کرنے کا اختیار حاصل ہے۔'' (تفسیر ابن کثیر ج۴ ص۱۱۷ بیروت زیر آیت حتیٰ یعطوا الجزیة عن یدوھم صاغرون)

۴...... امام ابن قیمؒ رقم فرماتے ہیں کہ: ''ذمیوں نے حسب ذیل شرطیں قبول کرتے ہوئے ان پر دستخط کئے کہ: (۱) ہم اپنے گرجاؤں میں باآواز بلند ناقوس نہیں بجائیں گے۔ (۲) ان کے اوپر اونچی کر کے صلیب کھڑی نہیں کریں گے۔ (۳) ہم اپنے گرجاؤں کے اندر بھی بلند آواز کے ساتھ دعا نہ مانگیں گے۔ (۴) نہ ان کے اندر اونچی آواز کے ساتھ اپنی کتاب پڑھیں گے۔ (۵) مسلمانوں کے بازاروں میں صلیب نہیں نکالیں گے۔ (۶) عید کے لئے کھلے میدان میں نہیں جائیں گے۔ جیسے مسلمان اپنی عیدالاضحیٰ اور عیدالفطر کی ادائیگی کے لئے کھلے گراؤنڈ میں جاتے ہیں۔ (۷) کھلے عام شرک نہیں کریں گے۔ (۸) ہم اپنے دین کی کسی کو ترغیب نہیں دیں گے۔ (۹) اور نہ کسی کو اپنے دین کی دعوت دیں گے۔'' (کتاب حقوق اہل الذمۃ ج۲ ص۶۵۹، ۶۶۰)

ان تصریحات کا خلاصہ یہ ہے کہ از روئے اسلام مسلم ممالک کے ذمیوں اور اقلیتوں کو اپنے باطل مذاہب کی تبلیغ واشاعت کی ہرگز اجازت نہیں۔ نہ تقریر میں اور نہ تحریر میں اور نہ مناظروں کے ذریعہ سے اور نہ مناقشوں کے ساتھ۔ غرضیکہ وہ اپنے مذہب کی کسی طرح اور کسی بھی انداز میں تبلیغ نہیں کر سکتے۔ اگر کوئی مسلمان حکمران کسی وجہ سے اس کی اجازت دیتا ہے تو یہ اجازت کالعدم اور حکمران شرعاً مجرم ہوگا۔ کیونکہ اس میں اسلام کی حقانیت کو بٹہ لگتا ہے۔ اللہ تعالیٰ، رسول اللہ ﷺ اور کتاب اللہ قرآن مجید کی تکذیب لازم آتی ہے اور اسلام کی توہین اور سبکی ہوتی ہے۔

جب یہود و نصاریٰ کو مسلم ملک میں اپنے مذہب کی تبلیغ واشاعت، اپنے لٹریچر کو سرعام بازار میں لانے، صلیب لٹکا کر چلنے، گرجا کے منارے پر صلیب گاڑنے اور گرجا کے اندر بلند آواز سے دعا کرنے اور انجیل پڑھنے کی اجازت اور از سرنو گرجا تعمیر کرنے یا گرے ہوئے گرجا کی مرمت کرنے کی اجازت نہیں اور ان کو اپنے تہوار کھلے گراؤنڈ میں منانے کی اجازت نہیں۔ حالانکہ وہ اہل کتاب ہیں۔ یعنی کسی وقت وہ سچے دین ومذہب پر رہ چکے ہیں تو پھر سلطنت خداداد پاکستان میں قادیانیوں کو جو مرتدین کی اولاد اور شرعاً وقانوناً خارج از اسلام اور کافر ہیں۔ ان کو اپنے عبادت خانے تعمیر کرنے اور مساجد کے نام سے موسوم کرنے اور بلانے کی اجازت کیونکر ہوسکتی ہے؟۔ ان کو پاکستان میں ایک کذاب اور مفتری علی اللہ

(مرزا) کے باطل نظریات کی کھلے عام نشرواشاعت اور تبلیغ ودعوت کی اجازت اسلام سے بغاوت اور رسول اللہ ﷺ کی سراسر توہین ہے۔نہ جانے پاکستان کے حکمرانوں اور مسلمانوں کی غیرت کہاں سوچکی ہے؟۔اناللہ وانا الیہ راجعون!

ذمی لوگوں کومسلمانوں کے ناموں جیسے نام رکھنے کی اجازت نہیں

ذمی لوگوں کو مسلم ملک میں نہ صرف اپنے دین اور مذہب کی تبلیغ وترویج کی اجازت نہیں۔ بلکہ ان کو مسلمانوں کے ناموں پر اپنے نام رکھنے حتیٰ کہ مسلمانوں کا سالباس پہننے کی اجازت نہیں۔تاکہ اسلامی تشخص کچلا نہ جائے۔جیسا کہ اسلامی دفاتر میں اس کی وضاحت وصراحت موجود ہے۔

امام ابن کثیرؒ تصریح فرماتے ہیں کہ:''شام کے نصاریٰ نے یہ شرطیں بھی قبول کی تھیں کہ: (۱) ہم اپنے بچوں کو قرآن نہیں پڑھائیں گے۔(۲) ہم اپنے شرکیہ کام کھلم کھلا نہیں کریں گے۔(۳) نہ اپنے شرک کی دعوت دیں گے۔(۴) ہم اپنے کسی قرابت دار کو اسلام قبول کرنے سے منع نہیں کریں گے۔(۵) ہم مسلمانوں جیسا لباس بھی نہیں پہنیں گے۔نہ مسلمانوں کی ٹوپی جیسی ٹوپی' نہ عمامہ جیسا عمامہ اور نہ جوتے جیسا جوتا پہنیں گے۔(۶) نہ ہم سر کے بالوں کی سیدھی مانگ نکالیں گے۔(۷) نہ ان کی زبان بولیں گے۔(۸) نہ ان کی کنیتوں جیسی کنیت رکھیں گے۔(۹) نہ اپنی سواریوں پر زین سجائیں گے۔(۱۰) نہ تلوار لٹکائیں گے (یادرہے کہ تلوار اس زمانہ میں مسلمانوں کا علامتی ہتھیار اور شعار (شناختی نشان) سمجھا جاتا تھا)۔(۱۱) نہ ہم اپنے گھروں میں اسلحہ رکھیں گے۔(۱۲) نہ کسی قسم کا اسلحہ اٹھا کر چلیں گے۔(۱۳) نہ اپنی انگوٹھیوں پر عربی زبان میں کچھ نقش کریں گے۔اور آخر میں یہ بھی لکھا ہے کہ اگر ہم ان جملہ شرائط میں سے کسی ایک شرط کی خلاف ورزی کریں گے تو مستوجب سزا ہوں گے۔'' (تفسیر ابن کثیر ج ۲ ص ۷۱ الطبع بیروت آیت مذکورہ)

امام ماوردیؒ یہ بھی لکھتے ہیں کہ:''پانچویں شرط لازمی یہ بھی ہے کہ ذمی لوگ اور کوئی اقلیت کسی مسلمان کو اس کے دین کے معاملہ میں کسی آزمائش اور فتنہ میں مبتلا کرنے کی ہرگز مجاز نہ ہوگی۔نہ دھونس کی صورت میں' نہ مال کی تحریص کے ساتھ' نہ رشتہ کی ترغیب کے ساتھ اور نہ کسی قسم کے لالچ کے ساتھ۔اگر وہ ایسا کرے گی تو قانون حرکت میں آکر اس کو کیفرو کردار تک پہنچا کر رہے گا۔'' (الاحکام السطانیہ ص ۱۴۵)

خلاصۃ المرام! یہ کہ کسی غیر مسلم عیسائی' یہودی' مجوسی' صابی' ہندو' سکھ' پارسی' بہائی' بابی' قادیانی' لاہوری اور ربوی مرزائیوں کو شعائرِ اسلامی یعنی کلمہ توحید' رسول' قبلہ' صلوٰۃ' درود' مسجد' قربانی اور عید وغیرہ مقدس اصطلاحوں کو استعمال کرنے کی از روئے شرع اسلام قطعاً اجازت نہیں اور نہ ان مذکورہ باطل گروہوں اور خارج از اسلام فرقوں کو اپنے باطل عقائد وافکار اور اعمال اور رسومات کا برملا پرچار کرنے کی اجازت ہے اور نہ ان کو اپنے ان باطل اور خلاف اسلام عقائد وافکار اور اعمال ورسومات کی نشرو ترویج اور دعوت اور تبلیغ کی اجازت ہے اور مسلمان حکمران اور مسلم اکثریت پر شرعاً واجب ہے کہ وہ اپنے ملک میں بسنے والی غیر مسلم اقلیتوں کو ان شرائط کا پابند بنائے کہ یہ مسلمانوں کا شرعی فریضہ ہے۔تفصیل آپ کے سامنے ہے۔ھذا ماعندی واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب!

انا خاتم النبیین لا نبی بعدی

میں آخری نبی ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں

فتویٰ شریعت غرّا

(۱/۲)

شائع کردہ!

انجمن اہل حدیث وزیرآباد

فتویٰ شریعت غرا
نمبر اوّل
مرزا اور اس کے مریدوں کی بابت سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرح متین اس بارے میں کہ مرزا غلام احمد قادیانی کہتا ہے کہ میں مسیح موعود ہوں اور عیسیٰ ابن مریم سے بڑھ کر ہوں جو کوئی مجھ پر ایمان نہ لائے گا وہ کافر ہے۔ خدا میری نسبت کہتا ہے کہ تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہوں تو میرے واسطے ایسا ہے جیسا کہ میری اولاد جس سے تو راضی اس سے میں راضی۔ اگر تو نہ ہوتا تو میں آسمانوں کو پیدا نہ کرتا۔ خدا عرش پر تیری حمد کرتا ہے خدا نے مجھ کو قادیان میں اپنا سچا رسول کر کے بھیجا ہے اور خدا نے مجھ کو کرشن بھی کہا ہے۔ معجزہ کوئی شے نہیں محض مسمریزم اور شعبدہ بازی ہے۔ آیا اس قسم کے عقائد والے شخص کو کافر کہا جائے یا نہ؟ اس کی امامت و بیعت اور دوستی وسلام علیک اس سے اور اس کے مریدوں سے جائز ہے یا نہیں۔ **بینوا بالتفصیل جزا کم اللّٰہ الرب الجلیل.**

الجواب...... **بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم. الحمد للّٰہ والصلٰوۃ والسلام علٰی رسولہ الکریم. اما بعد!** پس مخفی نہ رہے کہ عقائد مذکورہ کے ماسوا ملحد قادیانی کے اور بہت سے عقائد کفریہ ہیں۔ جن میں بعض کا بطور مُشتے نمونہ از خروارے ”کلمہ فضل رحمانی“ سے ذکر کر دینا مناسب معلوم ہوتا ہے اور وہ یہ ہیں۔

(ازالہ اوہام ص ۳۰۳ خزائن ج ۳ ص ۲۵۴) ”عیسیٰ علیہ السلام یوسف نجار کے بیٹے تھے۔“ حضرت یسوع مسیح کی نسبت لکھا ہے۔ ”شریر، مکار، چور، شیطان کے پیچھے چلنے والا جھوٹا وغیرہ وغیرہ۔“

(دیکھو ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۵ تا ۷ خزائن ج ۱۱ ص ۲۸۹ تا ۲۹۱)

اور اسی جگہ یہ بھی لکھا ہے کہ ”آپ کی تین دادیاں، نانیاں زنا کار تھیں۔“

(ازالہ ص ۶۲۸ تا ۶۲۹ خزائن ج ۳ ص ۴۳۹،

انبیاء علیہم السلام جھوٹے ہوتے ہیں۔ (ازالہ ۶۸۸ تا ۶۸۹ خزائن ج ۳ ص ۴۷۲)

حضرت محمد ﷺ کی وحی بھی غلط نکلی تھی۔

(توضیح مرام ۶۸ خزائن ج ۳ ص ۸۶) حضرت جبرئیل علیہ السلام کسی نبی کے پاس زمین پر نہیں آئے۔

(صفحہ ۷۴۸ تا ۷۵۰ ازالہ اوہام خزائن ج ۳ ص ۵۰۴) قرآن مجید میں جو معجزات ہیں وہ سب مسمریزم ہیں۔

(صفحہ ۴۹۵ تا ۴۹۶ ازالہ خزائن ج ۳ ص ۳۶۵۔۳۶۶) دجال پادری ہیں اور کوئی دجال نہیں آئے گا۔

(صفحہ ۶۸۵ ازالہ خزائن ج ۳ ص ۴۷۰) دجال کا گدھا ریل ہے اور کوئی گدھا نہیں۔

(صفحہ ۵۰۲ تا ۵۰۸ ازالہ خزائن ج ۳ ص ۳۶۹) یاجوج ماجوج انگریز ہیں اور اس کے سوا اور کوئی نہیں۔

(صفحہ ۵۱۳ ازالہ خزائن ج ۳ ص ۳۷۵) دُخان کچھ نہیں غلط خیال ہیں۔

(صفحہ ۵۱۵ ازالہ خزائن ج ۳ ص ۳۷۶) آفتاب مغرب سے نہیں نکلے گا۔

دابۃ الارض علماء ہوں گے اور کچھ نہیں۔ (ازالہ ص ۵۱۰ خزائن ج ۳ ص ۳۷۳) حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کو ابن مریم اور دجال اور اس کے گدھے اور یاجوج ماجوج اور دابۃ الارض کی حقیقت معلوم نہ تھی۔
(ازالہ ص ۶۹۱ خزائن ج ۳ ص ۴۷۳)

مرزا کی طرف سے دعویٰ نبوت

(۱)...... الہام (قل ان کنتم تحبون اللّٰہ فاتبعونی یحببکم اللّٰہ) یعنی کہ اگر تم خدا سے محبت کرتے ہو تو میری تابعداری کرو۔ (بلفظ براہین احمدیہ ص ۲۴۰ خزائن ج ۱ ص ۲۶۶ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۱)

(۲)...... مرسل یزدانی و مامور رحمانی حضرت جناب مرزا غلام احمد قادیانی۔ (ٹائٹل پیج ازالہ اوہام خزائن ج ۳ ص ۱۰۱)

(۳)...... خدا نے مجھے آدم صفی اللہ کہا اور مثل نوح کہا...... مثیل یوسف کہا...... مثیل داؤد کہا...... پھر مثیل موسیٰ کہا...... پھر مثیل ابراہیم...... پھر بار بار احمد کے خطاب سے مجھے پکارا۔ (بلفظ ازالہ اوہام صفحہ ۲۵۳ خزائن ج ۳ ص ۲۲۷)

(۴)...... پس واضح ہو کہ وہ مسیح موعود جس کا آنا انجیل اور احادیث صحیحہ کی رو سے ضروری طور پر قرار پا چکا تھا تو وہ اپنے وقت پر اپنے نشانوں کے ساتھ آ گیا۔ اور آج وہ وعدہ پورا ہو گیا جو خدا تعالیٰ کی مقدس پیش گوئیوں میں پہلے سے کیا گیا تھا۔ (بلفظ ازالہ ۴۱۳۔۴۱۴ خزائن ج ۳ ص ۳۱۵)

(۵)...... چونکہ مسیح میں مماثلت ہے اس لیے عاجز کا نام بھی آدم کہا۔ اور مسیح بھی۔
(ازالہ صفحہ ۴۵۶ خزائن ج ۳ ص ۳۴۳)

(۶)...... خدا تعالیٰ نے براہین احمدیہ میں اس عاجز کا نام امتی بھی رکھا اور نبی بھی۔[1]
(ازالہ ص ۵۳۳ خزائن ج ۳ ص ۳۸۶)

(۷)...... احمد اور عیسیٰ اپنے جمالی معنوں کی رو سے ایک ہی ہیں۔ اس کی طرف یہ اشارہ[2] ہے۔
مبشراً برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد. (ازالہ صفحہ ۶۷۳ خزائن ج ۳ ص ۴۶۳)

(۸)...... اور یہ آیت کو ھو الذی ارسلہ رسولہ بالھدی و دین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ) درحقیقت اسی مسیح بن مریم کے زمانہ سے متعلق ہے۔ (بلفظ ازالہ ۶۷۵ خزائن ج ۳ ص ۴۶۴)

(۹)...... وہ آدم اور ابن مریم یہی عاجز ہے کیونکہ اول تو ایسا دعویٰ اس عاجز سے پہلے کبھی کسی نے نہیں کیا اور اس عاجز کا یہ دعویٰ دس برس سے شائع ہو رہا ہے۔ (ازالہ صفحہ ۶۹۵ خزائن ج ۳ ص ۴۷۵)

(۱۰)...... حضرت اقدس امام انام مہدی و مسیح موعود مرزا غلام احمد علیہ السلام (رسالہ آریہ دھرم صفحہ ۶۵)

(۱۱)...... ان کو کہو کہ اگر تم خدا سے محبت رکھتے ہو تو میرے پیچھے ہو تو خدا بھی تم سے محبت کرے۔
(انجام آتھم صفحہ ۵۲ خزائن ج ۱۱ ص ۵۲)

(۱۲)...... اے احمد تیرا نام پورا ہو جائے گا قبل اس کے جو میرا نام پورا ہو۔ (انجام آتھم صفحہ ۵۲ خزائن ایضاً)

(۱۳)...... تو ہمارے پانی میں سے ہیں۔ (انجام صفحہ ۵۵ خزائن ج ۱۱ ص ایضاً)

(۱۴)...... پاک ہے وہ جس نے اپنے بندہ کو رات میں سیر کرائی۔ (انجام صفحہ ۵۳ خزائن ج ۱۱ ص ایضاً)

(۱۵)...... نبیوں کا چاند (مرزا قادیانی آئے گا) (انجام صفحہ ۵۸ خزائن ج ۱۱ ص ایضاً)

(۱۶)...... وما ارسلنک الا رحمۃ للعالمین. ”تجھ کو تمام جہان کی رحمت کے واسطے بھیجا۔“
(انجام صفحہ ۸۸ خزائن ج ۱۱ ص ایضاً)

---

[1] اس سے صاف معلوم ہوا کہ مرزا قادیانی کی مؤلفہ براہین احمدیہ خدا کی کلام ہے۔ [2] یہ مطلب ازالہ کی عبارت کا ہے۔

(۱۷)...... انی مُرسلک الی قوم المفسدین. یعنی ''تجھ کو قوم مفسدین کی طرف رسول بنا کر بھیجا۔
(آنجام آتھم صفحہ ۷۹ خزائن ج ۱۱ص ایضاً)

توہینیاتِ انبیاء علیہ السلام

(۱)...... میں سچ کہتا ہوں کہ مسیح کے ہاتھ سے زندہ ہونے والے مر گئے۔ جو شخص میرے ہاتھ سے جام پئے گا ہرگز نہ مرے گا۔ (ازالہ اوہام صفحہ ۲ خزائن ج ۳ ص ۱۰۴)

(۲)...... جس قدر حضرت مسیح کی پیش گوئیاں غلط نکلیں اس قدر صحیح نہیں نکلیں۔ (ازالہ ص ۷ خزائن ج ۳ ص ۱۰۶)

(۳)...... حضرت موسیٰ علیہ السلام کی پیشگوئیاں بھی اس صورت پر ظہور پذیر نہیں ہوئیں جس صورت پر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے دل میں امید باندھی تھی۔ غایۃ مافی الباب یہ ہے کہ حضرت مسیح کی پیش گوئیاں زیادہ غلط نکلیں۔
(بلفظ ازالہ ص ۸ خزائن ج ۳ ص ۱۰۶)

(۴)...... سیر معراج (حضرت ﷺ) اس جسم کثیف کے ساتھ نہیں تھا۔ (ازالہ ص ۴۷ خزائن ج ۳ ص ۱۲۶ حاشیہ)

(۵)...... یہ حضرت مسیح کا معجزہ (پرندے بنا کر ان میں پھونک مار کر اُڑانا) حضرت سلیمان کے معجزہ کی طرح عقلی تھا۔ تاریخ سے ثابت ہے۔ ان دنوں ایسے امور کی طرف لوگوں کے خیال جھکے ہوئے تھے کہ جو شعبدہ بازی کی قسم میں سے ہیں۔ دراصل بے سود اور عوام کو فریفتہ کرنے والے تھے۔ (ازالہ ص ۳۰۲ خزائن ج ۳ ص ۲۵۴) چڑیاں کا معجزہ حضرت مسیح کا اور ان کا بولنا اور ہلنا اور دم ہلانا یہ عقلی معجزہ اپنے دادے سلیمان کی طرح ہے۔
(ازالہ ص ۳۰۴ خزائن ج ۳ ص ۲۵۵)

(۶)...... حضرت مسیح بن مریم باذن وحکم الٰہی الیسع نبی کی طرح اس عمل الترب (مسمریزم) میں کمال رکھتا ہے...... اگر یہ عاجز اس عمل کو مکروہ اور قابل نفرت نہ سمجھتا، تو خدا تعالیٰ کے فضل و توفیق سے امید قوی رکھتا تھا کہ اعجوبہ نمائیوں میں حضرت ابن مریم سے کم نہ رہتا۔ (ازالہ ص ۳۰۸ خزائن ج ۳ ص ۲۵۷، ۲۵۸)

(۷)...... یہ جو میں نے مسمریزی کے طریق کا نام عمل الترب کہا ہے جس میں حضرت مسیح بھی کسی درجہ تک مشق رکھتے تھے۔ یہ الہامی نام ہے۔ (ازالہ ص ۳۱۲ خزائن ج ۳ ص ۲۵۹)

(۸)...... چار سو نبیوں کی غلط پیش گوئی نکلی۔ (ازالہ ص ۶۲۹ خزائن ج ۳ ص ۴۳۹)

(۹)...... جو پہلے اماموں کو معلوم نہیں ہوا تھا۔ وہ ہم نے معلوم کر لیا۔ (ازالہ ص ۶۸۳)

(۱۰)...... حضرت رسولِ خدا کے الہام و وحی غلط نکلی تھیں۔ (ازالہ ص ۶۸۸، ۶۸۹ خزائن ج ۳ ص ۴۷۱)

(۱۱)...... اس بنا پر ہم کہہ سکتے ہیں کہ حضرت ﷺ ابن مریم اور دجال کی حقیقت کاملہ بوجہ نہ موجود ہونے کسی نمونہ کے موبمو منکشف نہ ہوئی ہو۔ (ازالہ ص ۶۹۱ خزائن ج ۳ ص ۴۷۳)

(۱۲)...... سورہ بقرہ میں ایک قتل کا ذکر گائے کا علم مسمریزم تھا۔ (ازالہ ص ۷۴۸ خزائن ج ۳ ص ۵۰۴)

(۱۳)...... حضرت ابراہیم کے چار پرندوں کے معجزے کا جو ذکر قرآن مجید میں ہے وہ بھی ان کا مسمریزم کا عمل تھا۔
(ازالہ ص ۷۵۳ خزائن ج ۳ ص ۵۰۶)

(۱۴)...... مریم کا بیٹا کشلیا[1] کے بیٹے سے کچھ زیادت نہیں رکھتا۔ (انجام آتھم ص ۴۱ خزائن ج ۱۱ص ایضاً)

عقائد مرزائے قادیانی

(۱)...... ہمارا خدا عاجی[2] ہے۔ (براہین احمدیہ ص ۵۵۶ خزائن ج ۱ص ۶۶۳)

---

[1] کشلیا راجہ رام چندر کی ماں کا نام تھا۔ [2] ہاتھی کا دانت۔

(۲)...... حضرت مسیح ابن مریم اپنے باپ یوسف کے ساتھ بائیس برس کی مدت تک۔
(ازالہ ص ۳۰۲ خزائن ج ۳ ص ۲۵۴)

(۳)...... نیا اور پرانا فلسفہ بالاتفاق اس بات کو ثابت کر رہا ہے کہ کوئی انسان اپنے اس خاکی جسم کے ساتھ کرہ زمہریر تک بھی پہنچے...... پس اس جسم کا کرہ ماہتاب و آفتاب تک پہنچنا کس قدر لغو خیال ہے۔
(ازالہ ص ۴۷ خزائن ج ۳ ص ۱۲۶)

(۴)...... سیر معراج اس جسم کثیف کے ساتھ نہیں تھا بلکہ وہ اعلیٰ درجہ کا کشف تھا۔
(ازالہ ص ۴۷ خزائن ج ۳ ص ۱۲۶ حاشیہ)

(۵)...... قرآن شریف جس بلند آواز سے سخت زبانی کے طریق کو استعمال کر رہا ہے۔ ایک غایت درجہ کا غبی اور سخت درجہ کا نادان بھی اس سے بے خبر نہیں رہ سکتا۔ مثلاً زمانہ حال کے مہذبین کے نزدیک کسی پر لعنت بھیجنا ایک سخت گالی ہے۔ لیکن قرآن شریف کفار کو سنا سنا کر ان پر لعنت بھیجتا ہے۔ (ازالہ صفحہ ۲۵، ۲۶ خزائن ج ۳ ص ۱۱۵ حاشیہ)

(۶)...... اس نے (قرآن شریف) ولید بن مغیرہ کی نسبت نہایت درجہ کے سخت الفاظ خوبصورت ظاہر گندی گالیاں معلوم ہوتی ہیں، استعمال کی ہیں۔ (ازالہ ص ۲۷ خزائن ج ۳ ص ۱۱۶)

(۷)...... قرآن شریف میں جو معجزات ہیں وہ سب مسمریزم ہیں۔
(ازالہ صفحہ ۷۴۸، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۳ خزائن ج ۳ ص ۵۰۳ تا ۵۰۶)

(۸)...... قرآن شریف میں **انا انزلنا قریبا من القادیان.** (ازالہ صفحہ ۷۶، ۷۷ خزائن ج ۳ ص ۱۴۰)

(۹)...... ''اگر عذر ہو کہ باب نبوت مسدود ہے اور وحی جو انبیاء پر نازل ہوئی ہے اس پر مہر لگ چکی ہے۔ میں کہتا ہوں کہ نہ من کل الوجوہ باب نبوت مسدود ہوا ہے اور نہ ہر ایک طور سے وحی پر مہر لگائی گئی ہے بلکہ جزوی طور پر وحی اور نبوت کا اس امت مرحومہ کے لیے ہمیشہ دروازہ کھلا ہے۔''[1] (توضیح مرام ص ۱۸ خزائن ۳ ص ۶۰)

(۱۰)...... ''امام مہدی کا آنا بالکل صحیح نہیں۔'' (ازالہ صفحہ ۵۱۸ خزائن ج ۳ ص ۳۷۸، ازالہ ص ۴۵۷ خزائن ج ۳ ص ۳۴۴)

(۱۱)...... ''پایہ ثبوت کو پہنچ گیا ہے کہ مسیح دجال جس کے آنے کی انتظاری تھی۔ یہی پادریوں کا گروہ ہے۔''
(ازالہ صفحہ ۴۹۵، ۴۹۶ خزائن ج ۳ ص ۳۶۶ و انجام آتھم ص ۴۶، ۴۷، ۴۸ خزائن ج ۱۱ ص ایضاً)

(۱۲)...... ''وہ گدھا دجال کا اپنا بنایا ہوا ہوگا۔ پھر اگر وہ ریل نہیں ہے تو اور کیا ہے۔''
(ازالہ ص ۶۸۵ خزائن ج ۳ ص ۴۷۰)

(۱۳)...... ''یاجوج ماجوج سے دو قومیں انگریز اور روس مراد ہیں اور کچھ نہیں۔'' (ازالہ صفحہ ۵۰۲ خزائن ج ۳ ص ۳۶۹)

(۱۴)...... ''دابۃ الارض وہ علماء اور واعظین ہیں جو آسمانی قوت اپنے میں نہیں رکھتے۔ آخری زمانہ میں ان کی کثرت ہوگی۔'' (ازالہ ص ۵۱۰ خزائن ج ۳ ص ۳۷۳)

(۱۵)...... ''دخان سے مراد قحط عظیم و شدید ہے۔'' (ازالہ صفحہ ۵۱۳)

(۱۶)...... ''مغرب کی طرف سے آفتاب کا چڑھنا یہ معنی رکھتا ہے کہ ممالک مغربی آفتاب سے منور کیے جائیں گے اور ان کو اسلام سے حصہ ملے گا۔'' (ازالہ ص ۵۱۵ خزائن ج ۳ ص ۳۷۷)

(۱۷)...... ''کسی قبر میں سانپ اور بچھو دکھاؤ۔'' (ازالہ ص ۴۱۵ خزائن ج ۳ ص ۳۱۷)

قادیانیوں کے حکیم الامت مولوی نور دین صاحب فرماتے ہیں۔

---

[1] گویا مرزا کے نزدیک حضرت رسول اللہ ﷺ خاتم النبیین نہیں ہیں۔

''یہ تو بالکل غلط ہے کہ ہمارا اور غیر احمدیوں کا کوئی فروعی اختلاف ہے۔ میری سمجھ میں ان کے اور ہمارے درمیان ایک اصولی اختلاف ہے۔ اس کے بعد خلیفہ صاحب نے یہ بتایا ہے کہ چونکہ ایمان بالرسل ضروری ہے اور غیر احمدی مرزا قادیانی کی رسالت کے منکر ہیں اس لیے فروعی اختلاف نہیں۔''

(ملخص نہج المصلی مجموعہ فتاویٰ احمدیہ ص ۲۷۴،۲۷۵)

(۱)...... ''جو شخص مجھے نہیں مانتا وہ خدا رسول کو بھی نہیں مانتا...... اور باوجود صدہا نشانوں کے مفتری ٹھہراتا ہے تو وہ مومن کیونکر ٹھہر سکتا ہے۔'' (حقیقت الوحی ص ۱۶۳،۱۶۴ خزائن ج ۲۲ ص ۱۶۸)

(۵)...... ایک شخص مرزا کو جھوٹا بھی نہیں کہتا اور منکر بھی نہیں اور دل سے سچا بھی جانتا ہے اور ''بیعت نہیں کرتا وہ بھی کافر ہے۔'' (آئینہ صداقت ص ۳۵)

یہ عقائد ایسے ہیں کہ ان میں سے ہر ایک مستقل طور پر مرزا ملحد کی تکفیر کے لیے کافی ہے۔ کیونکہ ان میں یا توہین انبیاء علیہم السلام ہے یا ادعائے نبوت یا ردِ نصوص اور یہ سب کفر ہے۔ پس مرزا قادیانی کے ملحد، مرتد، کافر، دجال ہونے میں کوئی شک نہیں بلکہ قادیانی کا کفر تو ایسا ظاہر ہے جس میں کسی بھی اہل اسلام عالم یا غیر عالم کو کوئی شک وشبہ وتردد نہیں ہے۔ مومن کا دل ایسے عقائد سے بھی اس کے کفر کی شہادت دے دیتا ہے۔ فقط واللہ اعلم۔

حررہ العاجز یوسف عفی عنہ از بکھیلے والا

<u>الجواب......</u> بلاشبہ مرزا قادیانی بوجوہ کثیرہ قطعاً یقیناً کافر مرتد ہے۔ ایسا کہ جو اس کے اقوال پر مطلع ہوکر اسے کافر نہ جانے خود کافر مرتد ہے۔ ازاں جملہ کفر اول، اپنے رسالہ (ازالۃ الاوہام کے صفحہ ۶۷۳ خزائن ج ۳ ص ۴۶۳) پر لکھا ہے۔ میں احمد ہوں جو آیت مبشراً برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد میں مراد ہے آیۃ کریمہ کا مطلب یہ ہے کہ سیدنا مسیح ربانی عیسیٰ ابن مریم روح اللہ علیہما الصلوٰۃ والسلام نے بنی اسرائیل سے فرمایا کہ مجھے اللہ عزوجل نے تمہاری طرف رسول بنا کر بھیجا ہے۔ توراۃ کی تصدیق کرتا اور اس رسول کی خوشخبری سناتا ہوا جو میرے بعد تشریف لانے والا ہے جس کا نام پاک احمد ہے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ ازالہ کے قول مذکور ملعون میں صراحۃً ادعا ہوا کہ وہ رسول پاک جن کی جلوہ افروزی کا مژدہ حضرت مسیح لائے۔ معاذ اللہ مرزا قادیانی ہے۔

کفر دوم! (دافع البلاء خزائن ص ۲۰ ج ۱۸ ص ۲۴۰) میں لکھا ہے

''ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو اس سے بہتر غلام احمد ہے۔''

کفر سوم! اعجاز احمدی میں مرزا نے صاف لکھ دیا ہے کہ ''یہود عیسیٰ کے معاملہ میں ایسے قوی اعتراض رکھتے ہیں کہ ہم بھی ان کا جواب دینے میں حیران ہیں بغیر اس کے کہ یہ کہہ دیں کہ ضرور عیسیٰ نبی ہے کیونکہ قرآن نے اس کو نبی قرار دیا ہے اور کوئی دلیل ان کی نبوت پر قائم نہیں ہوسکتی بلکہ ابطال نبوت پر کئی دلائل قائم ہیں۔''

(اعجاز احمدی ص ۱۳ خزائن ج ۱۹ ص ۱۲۰)

یہاں عیسیٰ کے ساتھ قرآنِ عظیم پر بھی تہمت جڑ دی کہ وہ ایسی باطل بات بتا رہا ہے۔ جس کے ابطال پر متعدد دلائل قائم ہیں۔ کفر چہارم! مرزا نے لکھا ہے۔ ''سچا خدا وہی ہے جس نے قادیان میں اپنا سچا رسول بھیجا۔'' (دافع البلاء ص ۱۱ خزائن ج ۱۸ ص ۲۳۱) کفر پنجم! ازالہ میں مرزا نے لکھا ہے ''اور مسیح علیہ السلام توحید اور دینی استقامت میں کم درجہ پر بلکہ قریب ناکام رہے۔'' (ازالہ ص ۳۱۰ خزائن ج ۳ ص ۲۵۸) لعنۃ اللّٰہ علی اعداء انبیاء اللّٰہ و صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وبارک و سلم. ہر نبی کی تحقیر مطلقاً کفر قطعی ہے۔ چہ جائیکہ نبی مرسل کی تحقیر کہ

مسمریزم کے سبب نور باطن اور توحید اور دینی استقامت میں کم درجہ پر بلکہ قریب ناکام رہے۔ لعنة اللّٰہ علی الکاذبین الکافرین اور اس قسم کے صدہا کفر اس کے رسائل میں بھرے ہیں۔ بالجملہ مرزا قادیانی کافر مرتد ہے۔ اس کے اور اس کے متبعین کے پیچھے نماز محض باطل و مردود ہے۔ جیسے کسی یہودی کی امامت اور ان کے ساتھ مواکلت، مشاربت اور مجالست سب ناجائز و حرام، حدیث میں ہے۔''لاتوا کلوھم ولا تشاربوھم ولا تجالسوھم.'' نہ ان کے ساتھ کھانا کھاؤ، نہ پانی پیو، نہ ان کے ساتھ بیٹھو۔'' اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے ولا ترکنوا الی الذین ظلموا فتمسکم النار. (ھود۱۱۳) ظالموں کی طرف نہ جھکو۔ ایسا نہ ہو کہ تمھیں دوزخ کی آگ چھوئے۔

واللہ تعالیٰ اعلم، کتبہ محمد عبدالرحمٰن البہاری عفی عنہ

صح الجواب،
عبدہ المذنب احمد رضا عفی عنہ
بریلوی

صح الجواب،
عبدہ المذنب ظفر الدین عفی عنہ
بریلوی

الجواب صحیح،
محمد عبدالمجید سنبلی عفی عنہ

جواب صحیح ہے۔
کریم بخش عفی عنہ سنبلی

جواب درست ہے۔
عبدالوحید، مدرس اول نعمانیہ امرتسر

صحیح الجواب۔
بندہ فتح الدین از ہوشیار پور سنی۔
حنفی۔ قادری۔ رضوی

صحیح الجواب،
عبدن المصطفیٰ،

صحیح الجواب،
ظفر الدین احمد بریلوی محمدی، سنی،
حنفی بہاری،

صحیح الجواب،
ابوالفیض غلام محمد، سنی حنفی، قادری،
بریلوی،

صحیح الجواب،
عبدالنبی نواب مرزا

جواب ٹھیک ہے۔
خادم العلماء بندہ امام الدین
کپورتھلوی

ھذا الجواب صحیح۔
سید علی عفی عنہ القادری، الجالندھری

وجدتہ صحیحاً ملیحاً، مسکین عبداللہ شاہ مولوی
پٹن نمبر ۱۹ سیالکوٹی ثم گجراتی مہر
دارالافتاء مدرسہ اہل سنت و جماعت
معروف بنام مانی منظر الاسلام بریلوی

قولنا بہ ھذا الحکم ثابت،
فقیر سعد اللہ شاہ ولایتی ساکن سوات
نبیر ملک ماتحت اخون صاحب سوات

الجواب صحیح،
احقر الزمن محمد حسن مدرس مدرسہ
نعمانیہ امرتسر

ھذا الجواب صحیح، محمد اشرف مدرس
مدرسہ نعمانیہ لاہور

جوابات مذکورہ بالا مطابق اصول اھل
سنت والجماعت ہیں۔ احقر الزمن
خاک رسید حسن عفی عنہ مدرس مدرسہ
نعمانیہ لاہور

الجواب صحیح،
لاشک فیہ. مسکین علم الدین
لاہوری

ھذا الجواب صحیح، لاشک فیہ
محمد رشید الرحمٰن عفی عنہ۔ لقد اجاب
من احباب حررہ الفقیر، المفتی ولی محمد
جالندھری

مرزا غلام احمد کے اعتقادات مذکورہ اور اعتقاداتِ کفریہ نقل کر کے علمائے ہندوستان پنجاب کی خدمت

میں پیش کیے گئے۔ سب نے بالاتفاق اس کو دائرہ اسلام سے خارج کیا۔ اس کے ساتھ اسلامی معاملات مثل ملاقات اور سلام و کلام کرنے سے منع کر دیا ہے اور قریب ڈیڑھ سو علماء کی مہریں اور دستخط اس فتوے پر ثبت ہیں۔

نمقہ ابوسعید محمد حسین بٹالوی حنفی اہلحدیث۔ جو شخص خدا کے متعلق اس قسم کے عقائد رکھے جو سوال میں درج ہیں یا مدعی رسالت ہو اگر وہ مجنون نہیں تو کافر ہے۔ حررہ ابوالفضل محمد حفیظ اللہ دارالعلوم لکھنؤ

الجواب صحیح۔ ابوالعماد محمد شبلی جیراجپوری مدرس دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ

الجواب صحیح۔ سید علی زینی عفی عنہ مدرس مدرسۃ العلوم دارالندوۃ لکھنؤ۔

ان عقائد کا معتقد کافر ہے۔ حررۂ محمد واحد نور رامپوری۔

مرزا قادیانی اصول اسلامی کا منکر ہے اور ملحد اس کی امامت بیعت اور محبت بالکل ناجائز ہے۔ رقیمہ احقر العباد اللہ الصمد مرید احمد میانوالی۔

بے شک مرزا قادیانی کے عقائد و اقوال حد کفر تک پہنچ گئے ہیں۔ اس لیے اس کے کفر میں کوئی شک نہیں۔ محمد کفایت اللہ عفی عنہ مدرس مدرسہ امینیہ دہلی۔

الجواب صحیح، محمد قاسم عفی عنہ مدرس مدرسہ امینیہ دہلی۔

ایسا شخص بے شک دائرۂ اسلام سے خارج ہے۔ محمد اسحاق (مفتی پٹیالہ) غلام مرتضٰی پٹیالوی غلام محمد عفی عنہ۔

الجواب صحیح، حبیب احمد مدرس مدرسہ فتح پوری دہلی۔

جواب صحیح ہے۔ محمد عبدالغنی عفی اللہ عنہ مدرس مدرسہ فتح پوری دہلی۔

الجواب صحیح، سید انظار حسین عفی عنہ مدرس مدرسہ امینیہ دہلی۔

الجواب صحیح، محمد کرامت اللہ دہلی۔

جواب صحیح ہے۔ ابومحمد عبدالحق دہلوی۔

جواب صحیح ہے۔ محمد امین مدرس مدرسہ امینیہ دہلی۔

الجواب صحیح محمد لطف اللہ از علی گڑھ۔

الجواب صحیح، احمد جی علاقہ چھچھہ موضع پانڈک۔

الجواب صحیح سید حافظ محمد حسین واعظ ساڈھورہ ضلع انبالہ۔

جواب درست ہے عبداللہ خان مدرس مدرسہ اسلامیہ شہر میرٹھ۔

الجواب صحیح، فضل احمد ضلع پشاور تعلقہ مردان تحصیل صوابی۔

قادیانی اس نص قطعی کا منکر ہے اور جو نصوصِ قطعیہ سے منکر ہوتا ہے کافر ہے۔ پس قادیانی اگر دعاوی مذکورہ کا مدعی ہے، تو وہ بے شک کافر ہے۔ حررہ امانت اللہ عفی عنہ علی گڑھ

مرزا قادیانی اور اس کے پیرو یہ سب کے سب کافر ہیں۔

نصیرالدین خان غلام مصطفٰے ابراہیم۔ محمد سلطان احمد خان، محمد رضا خان

مرزا قادیانی اور اس کے معتقد اور مرید اور دوست مثل بوسلیم کے کافر ہیں۔

حررہ عین الہدی عفی عنہ شاہ قادری از کلکتہ۔

قادیانی خنزیر مسیلمہ کذاب قادیان میں رہتا ہے۔ مفتری، زندیق، مردود، کافر نائب ابلیس لعنت اللہ علیہ زندیق کی توبہ قبول نہیں۔ شریعت محمدیہ میں واجب القتل ہے۔ جمال الدین از ریاست کشمیر ضلع شہر مظفر آباد

بے شک جو آدمی امورِ قطعیہ کا منکر ہے وہ کافر ہے۔ قرآن شریف معجزہ کا مثبت ہے اس کا انکار کفر ہے

اور ایسے آدمی کی بیعت بھی کفر ہے اور مسلمان جاننا درست نہیں۔ حررہ احمد علی عفی عنہ مدرس مدرسہ اسلامیہ اندر کوٹ میرٹھ

جو شخص کسی پیغمبر کی نبوت کا انکار کرے یا حضرت سرور عالم ﷺ کے خاتم النبیین ہونے کا انکار کرے وہ کافر ہے۔ عبدالسلام پانی پتی

مرزا قادیانی کے عقائد اس حد تک یقیناً پہنچ گئے ہیں کہ دائرہ اسلام سے خارج ہونے کا حکم عائد ہو جائے۔ دعوائے نبوت اس کے اور اس کے مریدوں کی تصنیفات میں بصراحتہٗ موجود ہے۔ انبیاء علیہم السلام پر اپنی فضیلت اور انبیاء علیہم السلام کی شان میں ہتک اور استخفاف سے ان کی کتابیں واشتہار و رسالے مملو ہیں۔ معجزات و خوارق عادت کی دور از کار تاویلیں۔ نصوص قطعیہ کی تحریف معنوی ان کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ لہٰذا ان کے کافر ہونے میں شک و شبہ نہیں اور ان کی بیعت حرام ہے اور امامت ہرگز جائز نہیں۔ واللہ اعلم بالصواب۔

کتبہ الراجی الی اللہ محمد کفایت اللہ شاہجہان پوری

خاکسار مولوی محمد کفایت اللہ صاحب کے جواب سے اتفاق کرتا ہے۔

کتبہ مشتاق احمد مدرس گورنمنٹ سکول دہلی

بے شک الفاظ مذکورہ مسطورہ فتوے کفر کے ہیں اور قائل ان کا کافر ہے۔ اگر مرزا مذکور سے یہ الفاظ تقریراً یا تحریراً ثابت ہیں تو بس کافر ہے۔ راقم فقیر امانت علی از نکودر

یہ شخص مدعی حال نبوت و رسالت کا ہے اور یہ کفر ہے۔ اس کے دعوے کا ہر ایک کلمہ کئی کئی طرح کے کفریات پر مشتمل ہے۔ پس شریعت غرا میں قائل ان کلمات کا اور مدعی دعاوی کا مثل فرعون دجال مسیلمہ کے ہے اس کے ساتھ بیعت وغیرہ سلام و کلام شرع میں کفر اور حرام ہے۔

کتبہ محمد محی الدین صدیقی الحنفی عفی عنہ مدرس مدرسہ نصرۃ الحق حنیفہ امرتسر

ایسا دعویٰ کرنے والا کافر ہے اور اس کے مرید اور معتقد جو ایسے مدعی مفتری کو اس کے اقاویل کاذبہ اور دعاوی باطلہ میں سچا جانتے ہیں اور راضی ہیں وہ بھی کافر ہیں۔ اس لیے کہ الرضاء بالکفر کفر۔

حررہ محمد عبدالغفار خان رام پوری

حق تعالیٰ شانہ نے رسول اللہ ﷺ کو خاتم النبیین فرمایا ہے۔ چنانچہ ارشاد فرمایا ہے **ولکن رسول اللہ و خاتم النبیین** اور نیز باجماع امت ثابت ہے کہ انبیاء و رسل افضل الخلق ہیں۔ لہٰذا جو شخص اپنے لیے رسالت کا مدعی ہے اور عیسیٰ علیٰ نبینا و علیہ الصلوٰۃ سے اپنے آپ کو افضل جانتا ہے۔ وہ کتاب اللہ کا مکذب دائرۂ اسلام سے خارج ہے۔ اس کی اور اس کے اتباع کی امامت اور بیعت و محبت ناجائز اور حرام ہے۔

ایسے شخص سے اور اس کے اذناب سے سلام کلام ترک کرنا چاہیے۔ حررہ خلیل احمد سہارنپوری

بمقتضائے کوائف مندرجہ بیان سائل ہر ایک جواب مطابق سوال صحیح درست ہے۔ اور ہر ایک جواب کی تائید کے ادلہ قطعیہ مؤید ہیں۔ اور کتب شرعیہ مملو۔ کتبہ احقر العباد اللہ الصمد ابوالرجا غلام محمد ہوشیار پوری

شخصے کہ مدعی رسالت باشد منکر نص قطعی است **ولکن رسول اللہ و خاتم النبیین** و در کفر منکر قطعیات اختلاف نیست و ہمراہ چنیں کسان بیعت و محبت چہ معنے دارد الراقم غلام احمد مدرس مدرسہ نعمانیہ۔ لاہور

جو شخص اقوال و عقائد مذکورۃ بسوال کا قائل و معتقد ہو، وہ انکار منصوصات قطعیہ کی وجہ سے کافر ہے اور کافر کی امامت و بیعت اور اس سے سبقت سلام تا تجدید اسلام قطعاً ناجائز ہے اس لیے کہ یہ سب چیزیں اسلام کی پختگی اور ایمان کی مضبوطی پر متفرع ہیں۔ الراقم ابو الحامد محمد عبدالحمید الحنفی القادری الانصاری لکھنوی

جواب درست ہے
سلطان احمد گنجوی

جواب درست ہے۔
احمد علی عفی عنہ سہارنپوری۔

الجواب صحیح
محمد عظیم متوطن گکھڑ۔

مرزا غلام احمد دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ محمد اسحاق لدھیانوی۔

ذلک الکتاب لاریب فیہ۔
محمد معز اللہ خان رامپوری۔

الجواب صحیح:
احمد سعید رامپوری۔

قد صح الجواب:
محمد امانت اللہ رامپوری۔

الجواب صحیح
محمد ضیاء اللہ خان رامپوری۔

الجواب صحیح
عبداللطیف عفی عنہ سہارنپوری۔

صحیح الجواب
محمد کفایت اللہ سہارنپوری۔

المجیب مصیب
حافظ محمد شہاب الدین لدھیانوی۔

الجواب صحیح،
فضل احمد رائے پور گوجراں۔

الجواب صحیح
القول نجیح والمذنب ابو الرجا غلام محمد ہوشیارپوری۔

اصاب من اجاب
محمد ابراہیم وکیل اسلام۔ لاہور،
رائیتہ فوجدتہ صحیحًا نبی بخش حکیم رسول نگری۔

الجواب صحیح:
عنایت الٰہی سہارنپوری مہتمم مدرسہ عربیہ سہارنپور۔

الجواب صحیح
محمد بخش عفی عنہ سہرائے۔

الجواب صحیح
صدیق احمد انبٹھوی۔

الجواب صحیح
احقر زمان گل محمد خان مدرس مدرسہ عالیہ دیوبند۔

صحیح الجواب
عبدہ محمد مدرس مدرسہ اسلامیہ دیوبند۔

الجواب صحیح
غلام رسول عفی عنہ مدرس مدرسہ عربیہ دیوبند۔

الجواب صحیح
عزیز الرحمٰن مسمّی مدرسہ عالیہ عربیہ دیوبند۔

الجواب صحیح
قادر بخش عفی عنہ جامع مسجد سہارن پور۔

الجواب صحیح
بندہ عبدالمجید۔

الجواب صحیح
علی اکبر المجیب صادق محمد یعقوب المجیب مصیب عبدالخالق۔

الجواب صحیح
نور اللہ خان۔

الجواب صحیح
محمد فتح علی شاہ۔

الجواب صحیح
فقیر غلام رسول مدرسہ حمیدیہ لاہور۔

الجواب صحیح
احمد علی شاہ اجمیری ھذا ھو الحق جمال الدین کوٹھوالوی المجیب مصیب احمد علی عفی عنہ بٹالوی۔

جواب صحیح ہے۔
فقیر غلام اللہ قصوری۔

جواب صحیح ہے
محمد اشرف علی عفی عنہ ساکن بھون، ہندوستان۔

ما اجاب بہ المجیب فھو فیہ مصیب
غلام احمد امرتسری ایڈیٹر اہل فقہ۔

من قال سواء ذلک قد قال محالاً
حررہ ابو الہاشم محبوب عالم عفی عنہ توکلی سیدوی ضلع گجرات۔

جواب درست ہے۔
عبدالصمد مدرس دیوبند ذالک کذالک، فقیر فتح محمد عفی عنہ سوہدرہ ضلع جالندھر۔

الجواب صحیح۔
شیر محمد عفی عنہ۔ لاریب فی ما کتب رحیم بخش جالندھری۔

الجواب صحیح
ابو عبدالجبار محمد جمال امرتسری۔

جواب صحیح ہے
عبدالکریم مجددی ساکن ٹنڈو محمد خان ضلع حیدر آباد سندھ۔

الجواب صحیح
فقیر محمد باقر نقشبندی مدرس مشن کالج لاہور۔

الجواب صحیح
لاریب فیہ محمد رحیم اللہ دہلی۔

الجواب صحیح
والمجیب مصیب حبیب المرسلین مدرس مدرسہ حسین بخش دہلی۔

الجواب صحیح۔
محمد وصیت علی مدرس مدرسہ مولوی عبدالرب صاحب مرحوم دہلی۔

ھذا ھو الحق.
خادم حسین عفی عنہ مدرس مدرسہ مولوی عبدالرب صاحب۔

الجواب صحیح
عزیز احمد عفی عنہ مدرس مدرسہ حسین بخش دہلی۔

المجیب مصیب
محمد اکرم عفی عنہ مدرس مدرسہ باڑہ ہندوراؤ دہلی۔

الجواب صحیح۔
عبدالرحمٰن عفی عنہ مدرس مدرسہ مولوی عبدالرب صاحب دہلی۔

الجواب صحیح
بندہ ضیاء الحق عفی عنہ۔

الجواب صحیح
محمد پردل عفی عنہ دہلی۔

الجواب صحیح
ولی محمد کرنالوی۔

الجواب صحیح
محمد ذاکر بگوی عفی عنہ۔

من اجاب فقد اصاب۔
غلام رسول ملتانی۔

الجواب صحیح۔
ابو محمد احمد چکوالی۔

الجواب صحیح
نور احمد عفی عنہ امرتسری۔

الجواب صحیح
محمد عبدالخالق عفی عنہ لکھنوی۔

صحیح الجواب
محمد قائم عبدالقیوم الانصاری لکھنوی۔

الجواب صحیح
محمد عبدالعزیز لکھنوی اصاب مَن اجاب۔ محمد برکت اللہ لکھنوی۔

اصاب من اجاب
محمد عبدالہادی الانصاری لکھنوی۔

صحیح الجواب
محمد عنایت اللہ عفی عنہ لکھنوی۔

اصاب من اجاب
محمد عبدالمجید غفر اللہ الوحید لکھنوی۔

جواب صحیح ہے۔
محمد اسحاق عفی عنہ مدرس مدرسہ جامع العلوم کانپور۔

الاجوبۃ صحیحۃ
مقبول حسن عفی عنہ مدرس سوم مدرسہ جامع العلوم کانپور۔

لقد اصاب من اجاب۔
مشتاق احمد اول مدرس فیض عام کانپور۔

جواب صحیح ہے۔
محمد عبداللہ ناظم دینیات مدرسہ دارالعلوم علی گڑھ۔

محمد حسین عفی عنہ از ہندوستان۔

الجواب صحیح
محمود عفی عنہ ملتانی۔

الجواب صحیح
محمد فیض اللہ عفی عنہ ملتانی۔

کتبہ المفتی
محمد عبداللہ ٹونکی از لاہور۔

المجیب مصیب
محمد عمر خان عفی عنہ۔

سب نبی کفر ہے اور دعوے نبوت کفر ہے۔ نبی سے اپنے آپ کو افضل سمجھنے والا کافر ہے۔ ابو بکر علی احمد محمود اللہ شاہ بدایونی عفی عنہ۔

کچھ شک نہیں کہ مرزا قادیانی ایک دہریہ معلوم ہوتا ہے۔ مفتری علی اللہ ہے اس کے الہامات سے معلوم ہوتا ہے کہ اسے خدا پر بھی ایمان نہیں کیونکہ خدا پر ایمان رکھنے والا اس قسم کے افتراء نہیں کیا کرتا۔ اس لیے میرا یقین ہے کہ مرزا قادیانی جو کچھ کرتا ہے۔ سب دنیا سازی کے لیے کرتا ہے پس اس کی امامت جائز نہیں۔ ابوالوفا ثناء اللہ امرتسری۔

چونکہ شخص مذکور اپنے کو سچا رسول کہتا ہے اور رسالت کا ختم ہو جانا آنحضرت ﷺ پر نصوص قطعیہ یقینیہ سے ثابت ہے جو حد تواتر میں داخل ہے۔ اس لیے وہ شخص بلاشبہ دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ پس امامت یا بیعت و دوستی۔ سلام و کلام اس سے اور اس کے مریدوں سے جائز نہ ہوگا۔ واللہ اعلم احقر محمد رشید مدرس دوم جامعہ جامع الکلام کانپور۔

جو کلمات سوال میں مذکور ہیں ہر ایک کلمہ کا مرتکب اشد کافر ہے۔ العاجز عبدالمنان وزیر آبادی۔

مرزا غلام احمد قادیانی کے خیالات اور اعتقادات اکثر ایسے ہیں۔ جن سے فتویٰ کفر عائد ہوتا ہے۔ یوسف علی عفی عنہ میرٹھی خیر نگری۔

تمام علماء نے اس کے کافر ہونے پر اتفاق کر لیا ہے۔ کوئی گنجائش تاویل کی نہیں۔ لہٰذا اس کے بیعت اور اس کے پیرو سے مجالست و مؤاکلت قطعی ناجائز ہے۔ ابوالمعظم سید محمد اعظم شاہجہانپور۔

میری نظر سے مرزا کی کتابیں گزریں ان میں صراحۃً عقائد کفریہ مرقوم ہیں۔ لہٰذا میں باعتبار ان کتابوں کے مرزا قادیانی کو کافر سمجھتا ہوں۔ غلام محی الدین امام جامع مسجد شاہجہان پور۔

مرزا قادیانی کی کتابوں میں بہت سے کفریات موجود ہیں جو نصوصِ قاطعہ کے خلاف ہیں لہٰذا وہ دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ عبدالکریم عفی عنہ از ہندوستان۔

جو شخص توہین کسی نبی کی انبیاء علیہم السلام سے کرے وہ مردود اور کافر ہے۔ یعنی ایسا کافر کہ اس کی توبہ میں اختلاف ہے تو اس کا کفر اور کفار کے کفر سے زاید ہے۔ العیاذ باللہ فقط، محمد عثمان عفی عنہ مدرس اوّل مدرسہ عین العلم شاہجہان پور۔

بے شک ایسے شخص کے کفر میں کوئی شک نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم فقط محمد عبدالخالق عفی عنہ مدرس دوم مدرسہ عین العلم شاہجہان پور۔

بے شک یہ شخص اسی طرح کا کافر ہے۔ جیسا کہ مولوی محمد عثمان صاحب دام ظلہم نے تحریر فرمایا ہے۔ فقط ابو الرفعت محمد سخاوت اللہ خان مدرس سوم مدرسہ عین العلم شاہجہان پور۔

مرزا غلام احمد قادیانی یقیناً کافر ہے۔ اس کے کفر میں ذرا بھی شک نہیں ہے۔ احقر کو اس کی کتب بتمامہ دیکھنے کا بھی اتفاق ہوا ہے۔ اس سے اور اس کے متبعین سے اسلامی طریقہ سے ملنا جلنا ناجائز ہے۔ واللہ اعلم بالصواب محمد اعزاز علی بریلوی۔

مرزا قادیانی جو عیسیٰ مسیح ہونے کا مدعی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نسبت کلمات شنیعہ لکھنے والا وغیرہ سراسر کاذب اور مفتری انتہاء درجہ کا بددین مرتد ملحد خبیث النفس اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ اس کی اتباع کرنے والے بھی اسلام سے خارج ہرگز امامت کے لائق نہیں۔ عبدالجبار عمرپوری دہلی کشن گنج۔

مرزا قادیانی ان عقائد باطلہ کی رو سے بلاریب کافر مجاہر ہے۔ قرآنی اور اجماعی امر ہے کہ دنیا میں پہلا کافر ابلیس لعین ہے اور اس کا کفر نص کی بنا پر ہے اور وجوہ بھی تکفیر مرزائین کے آیات و احادیث سے بکثرت ملتی

ہیں۔ مرزائیوں سے ارتباط اسلامی نصوص آیات و احادیث سے ممنوع ہے۔ جملہ تکالیف شرعیہ و ارشادات اسلامیہ و خطابات تشریعیہ امامت وغیرہ سب بعد الایمان ہیں۔ جب ان کا ایمان نہیں تو ایسے تعلقات اسلامیہ ان سے کیا معنی رکھتے ہیں بلکہ جو شخص ان کی تکفیر میں تامل کرے۔ اس پر بھی مخالفت کفر ہے۔ اور یہ پہلا زینہ دخول فی المرزائیت ہے۔ حررہ محمد عبدالحق الملتانی عفی عنہ۔

یہاں پر ایک فتویٰ مختصر کر کے علمائے کرام لاہور کا ایک مرزائی کا جنازہ پڑھنے کے بارہ میں درج کرتا ہوں

سوال...... کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک مسجد کے امام اہل سنت والجماعت سے مرزائیوں کی تکفیر کے فتووں سے واقف ہو کر دیدہ دانستہ ایک مرزائی کے جنازہ کی نماز پڑھائی ہے۔ آیا ایسے شخص کے حق میں شرعاً کیا حکم ہے۔ بینوا توجروا۔

الجواب...... مرزا غلام احمد قادیانی علانیۃ نزول وحی نبوت اور رسالت کے مدعی ہیں۔ اس لحاظ سے ان کا اور ان کے مریدوں کا خارج از دائرہ اسلام ہونا مسلم الثبوت ہے (دیکھو امام ابوالفضل قاضی عیاض کتاب الشفافی تعریف حقوق المصطفیٰ جلد ۲ ص ۵۱۹ اس کے اور اس کے مریدوں کے پیچھے اقتدار اور ان کے جنازہ کی نماز پڑھنا ہرگز درست نہیں ہے۔ پس جس نے دیدہ دانستہ مرزائی کے جنازہ کی نماز پڑھی ہے اس کو علانیہ توبہ کرنی چاہیے اور مناسب ہے کہ وہ اپنا تجدید نکاح کرے اور حسب طاقت کھانا کھلائے۔ اگر وہ ایسا نہ کرے گا تو اہل سنت والجماعت کو اس کے پیچھے نماز نہ پڑھنا چاہیے۔ ایسے منافق کے پیچھے نماز درست نہیں ہوتی۔

الجواب صحیح محمد عالم مدرس دوم مدرسہ حمیدیہ لاہور۔	ذلک کذالک محمد حسین عفی عنہ۔	ہذا الجواب صحیح والمجیب نجیح محمد بار عفی عنہ۔
قد صح الجواب حسن عفی عنہ اول مدرس مدرسہ حمیدیہ لاہور۔ فقیر غلام قادر بھیروی عفی عنہ از لاہور۔	المجیب مصیب احقر محمد باقر عفا اللہ عنہ۔	جواب صحیح غلام رسول چہارم مدرس مدرسہ از لاہور۔

الجواب صحیح

ابو سعید محمد حسین بٹالوی۔ فتوی اول ختم شد۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فتویٰ شریعت غراّ

فتویٰ نمبر دوم

اس شخص کی نسبت جو مرزا غلام احمد قادیانی کا مرید نہ ہونے کے باوجود اس کو مسلمان جانتا ہے

سوال...... کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس شخص کے بارے میں جو کہتا ہے کہ میں مرزا غلام احمد قادیانی کا مرید تو نہیں ہوں اور نہ اس کے اعتقادیہ مسائل میں شامل ہوں لیکن اس کو مسلمان جانتا ہوں۔ کیا ایسے شخص کی بیعت اور امامت درست ہے اور شرعاً اس کو کیا کہنا چاہیے۔ **بینّوا بالتفصیل جزاکم اللہ الرب الجلیل.**

الجواب...... جو شخص مرزا غلام احمد قادیانی کے عقائد کفریہ کے معلوم ہونے کے باوجود اس کو کافر نہ جانے وہ بھی کافر ہے ایسے شخص اکثر وہی دیکھے گئے ہیں جو منافق اور کافر ہیں یعنی دراصل مرزائی ہوتے ہیں لیکن ظاہری طور پر کہتے ہیں کہ ہم مرزا کو مسلمان جانتے ہیں۔ یا اس پر ہم کفر کا فتویٰ نہیں دیتے یا اس کو اچھا تو نہیں جانتے لیکن کافر بھی نہیں کہتے۔ دراصل یہ سب کارروائی منافقانہ ہے۔ کوئی مصلحت مدنظر رکھ کر ظاہر نہیں ہوتے۔ فی الحقیقت پکے مرزائی ہوتے ہیں۔ یادرکھو مسلمان کی شان سے بعید ہے کہ ایسے کافر کی تکفیر میں توقف یا تردد کرے۔ الحاصل مرزا اور اس کے سب مرید اور باوجود مرزا کی کفریات کے معلوم ہونے کے اس کے کفر میں توقف کرنے والے سب کے سب کافر ہیں۔ توہین انبیاء علیہم السلام ادعائے نبوت ردنصوص ایسا کفر ہے جس میں اہل سنت میں سے کسی کا بھی اختلاف نہیں۔ اس واسطے دلائل لکھنے کی کچھ ضرورت نہیں۔ فقط واللہ اعلم۔ حررہ العاجز یوسف عفی عنہ از بکھیلے والا

الجواب...... جو شخص مرزا غلام احمد کے اقوال پر مطلع ہو کر اس کو کافر نہ جانے وہ خود کافر مرتد ہے بلکہ جو شخص اس کے کافر ہونے میں شک وتردد کرے وہ بھی کافر مستحق عذابِ عظیم ہے۔ شفاء شریف میں ہے **"نکفر من لم یکفر من دان بغیر ملة المسلمین من الملل او وقف فیهم اوشک"** (الشفاء ج ۲ ص ۲۴۷) یعنی ہم ہر اس شخص کو کافر کہتے ہیں جو کافر کو کافر نہ کہے یا اس کی تکفیر میں توقف یا شک وتردد رکھے و مجمع الانحار ودرمختار وفتاویٰ خیریہ و بزازیہ وغیرہ میں ہے۔ **من شک فی کفره وعذابه فقد کفر** یعنی جو شخص اس کے کفر وعذاب میں شک کرے یقیناً خود کافر ہے۔ **واللہ تعالیٰ اعلم.**

کتبہ محمد عبدالرحمٰن البہاری عفی عنہ

صحیح الجواب
احمد رضا عفی عنہ۔

الجواب صحیح
محمد عبدالمجید سنبلی عفی عنہ۔

صح الجواب
عبدہ ظفرالدین بریلوی سنی حنفی قادری رضوی عبیدن المصطفیٰ۔

ظفر الدین احمد بریلوی
مہر دارالافتاء مدرسہ و جماعت بریلوی
منظر الاسلام۔

الجواب صحیح
والجیب مصیب احقر زمن محمد حسن
مدرس مدرسہ نعمانیہ امرتسر۔

جواب صحیح ہے۔
سید حسن عفی عنہ مدرس مدرسہ نعمانیہ
لاہور۔

جواب صحیح ہے
کریم بخش سنبلی عفی عنہ۔

الجواب صحیح
عبدالوحید مدرس اول مدرسہ نعمانیہ
امرتسر۔

ھذا الجواب صحیح
محمد اشرف مدرس مدرسہ نعمانیہ لاہور۔

جواب صحیح ہے۔
بندہ امام الدین کپورتھلوی۔

ھذا الجواب صحیح
سید علی جالندھری۔

لقد اصاب من اجاب
حررہ الفقیر المفتی ولی محمد جالندھری۔

الجواب صحیح
بندہ فتح الدین ہوشیار پوری۔

ھذا الجواب صحیح
لاشک فیہ محمد رشید الرحمٰن۔

الجواب صحیح
لاشک فیہ علم الدین لاہوری۔

الجواب صحیح
سید علی زینبی عفی عنہ مدرس دارالعلوم
ندوہ لکھنو۔

الجواب اصح۔
محمد لطف اللہ عفی عنہ از علی گڑھ۔

ھذا الاجوبۃ صحیحۃ،
ابوسعید محمد عبدالخالق لکھنوی۔

اصاب من اجاب،
محمد عبدالعزیز لکھنوی

صح الجواب،
عبدالخالق لکھنوی

الجواب صحیح،
ولی محمد کرنالوی

صح الجواب،
محمد قاسم عبدالقیوم الانصاری لکھنوی

اصاب من اجاب،
محمد برکت اللہ لکھنوی

اصاب من اجاب،
محمد عبدالہادی الانصاری لکھنوی

صح الجواب،
محمد عبیداللہ لکھنوی

ایسا شخص فاسق ہے۔
محمد عبدالغنی مدرس مدرسہ فتح پوری،
دہلی

الجواب صحیح،
بندہ محمد قاسم مدرس مدرسہ امینیہ دہلی

الجواب صحیح،
انظار حسن مدرس مدرسہ امینیہ دہلی

الجواب صحیح،
محمد کرامت اللہ دہلوی

الجواب صحیح،
والجیب نجیح۔ بندہ محمد امین مدرس
مدرسہ امینیہ دہلی

الجواب صحیح،
محمد عبدالحق دہلوی

الجواب صحیح:
محمد ذاکر بگوی عفی عنہ لاہوری۔

من اصاب فقد اجاب۔
غلام رسول الملتانی عفی عنہ۔

الجواب صحیح:
ابومحمد احمد عفی عنہ چکوالی، لاہور

الجواب صحیح:
نور احمد عفی عنہ امرتسری۔

اصاب من اجاب
سید حسین مدرس مدرسہ نعمانیہ لاہور۔

الجواب صحیح:
عبدالعزیز ساکن قلعہ میہاں سنگھ۔

ایسا شخص منافق ہے۔
ایسے شخص کے خلف اقتدا درست
نہیں۔ سلام دین امرتسری۔

الجواب صحیح:
حکیم ابوتراب محمد عبدالحق امرتسری۔

الجواب صحیح:
سید شاہ حیدر آبادی۔

جو شخص اس کو حق جانتا ہے وہ بھی صراط مستقیم
و دین قویم سے منحرف ہے۔ مرید احمد۔

ایسا شخص کافر اور مرتد ہے۔
ابو یوسف امرتسری

الجواب صحیح:
محمد اسحاق لودھیانوی۔

الجواب صحیح:
عبداللطیف سہارنپوری

الجواب
ثابت علی سہارپوری

الجواب صحیح:
محمد کفایت اللہ سہارنپوری

الجواب صحیح والقول نجیح:
غلام محمد ہوشیارپوری

الجواب صحیح:
حافظ محمد شہاب الدین لودھیانوی

الجواب صحیح:
محمد ابراہیم وکیل اسلام، لاہور۔

رائیته فوجدته صحیحاً،
نبی بخش حکیم رسول نگری۔

اصاب من اجاب،
فضل احمد رائے پور گجران۔

الجواب صحیح:
محمد حسن الدین نقشبندی ساکن الور۔

مااجاب به المجیب فهو مصیب،
غلام احمد امرتسری۔

جواب صحیح ہے۔
خادم شریعت ابوالہاشم محبوب عالم سیدوی ضلع گجرات۔

الجواب صحیح
فتح محمد۔

صح الجواب
شیر محمد۔

الجواب صحیح
فقیر غلام رسول مدرسہ حمیدیہ لاہور۔

الجواب صحیح
فقیر غلام اللہ قصوری۔

الجواب صحیح
فتح محمد۔

الجواب صحیح
احمد علی شاہ اجمیری۔

ھذا ھو الحق
جمال الدین کٹھیالوی۔

الجواب صحیح
سلطان احمد گنجوی ضلع گجرات۔

الجواب صحیح
محمد عظیم متوطن کھکھرو۔

المجیب مصیب۔
احمد علی بٹالوی۔

الجواب صحیح
صدیق احمد دموموی۔

جواب درست ہے۔
احمد علی عفی عنہ مدرس مدرسہ اسلامیہ میرٹھ۔

الجواب صحیح:
عنایت علی سہارنپوری۔

الجواب صحیح
محمد بخش سہرانے۔

الجواب صحیح:
احقر گل محمد خان مدرس مدرسہ عربیہ دیوبند۔

الجواب صحیح:
سید محمد مدرس مدرسہ عربیہ دیوبند۔

الجواب صحیح
غلام اسعد مدرسہ دیوبند۔

الجواب صحیح
عزیز الرحمٰن مفتی حنفی مدرسہ عالیہ دیوبند۔

اصاب المجیب
محمد حسن مدرسہ دیوبند۔

الجواب صحیح
بندہ محمود عفی عنہ اول مدرس مدرسہ دیوبند۔

الجواب صحیح
قادر بخش مہتمم جامع مسجد سہارنپور۔

الجواب صحیح
بندہ عبدالمجید عفی عنہ۔

الجواب صحیح
علی اکبر عفی عنہ المجیب صادق۔ عبدالخالق۔

الجواب صحیح
نور اللہ خان۔

الجواب صحیح
فتح علی شاہ المجیب مصیب عبدالرحمٰن۔

الجواب صحیح
بندہ محمد اسحاق عفی عنہ۔

الجواب صحیح
ابوعبدالجبار محمد جمال امرتسری۔

الجواب صحیح رحیم بخش جالندھری۔	الجواب صحیح بندہ عبدالصمد عفی عنہ مدرس مدرسہ دیوبند۔	الجواب الصحیح عبدالکریم ساکن ٹنڈہ محمد خان ضلع حیدرآباد سندھ۔
جواب صحیح ہے۔ محمد یعقوب دیوبند۔	الجواب الصحیح محمد رحیم اللہ، دہلی۔	الجواب صحیح والجیب مصیب حبیب المرسلین مدرس اول مدرسہ حسین بخش، دہلی۔
الجواب صواب محمد وصیت علی مدرس مدرسہ مولوی عبدالرب صاحب دہلوی......	ھذا ھوالحق خادم حسن عفی عنہ مدرس مدرسہ مولوی عبدالرب صاحب دہلی۔	الجواب صحیح محمد ناظر حسن صدر مدرس عربیہ فتح پوری، دہلی۔
الجواب صحیح محمد عزیز احمد عفی عنہ مدرس مدرسہ حسین بخش دہلی۔	المجیب مصیب محمد اکرم عفی عنہ مدرس مدرسہ باڑہ ہندوارے دہلی۔	الجواب صحیح بندہ ضیاء الحق عفی عنہ دہلی۔
الجواب صحیح: حبیب احمد مدرس مدرسہ فتح پوری۔	الجواب صحیح ولی محمد کرنالوی۔ ایسے آدمی کی بیعت کفر ہے اور مسلمان جاننا درست نہیں۔ احمد علی عفی عنہ۔	الجواب صحیح عبداللہ خان مدرس مدرسہ اسلامیہ میرٹھ۔
ذلک الکتاب لاریب فیه محمد معز اللہ خان رامپوری۔	جواب صحیح ہے۔ محمد عبداللہ علی گڑھ۔	الجواب صحیح: احمد جی علاقہ چھچھ۔
الجواب صحیح سید محمد حسین واعظ ساڈھورہ۔	الجواب صحیح: محمود عفی عنہ ملتانی۔	الجواب صحیح محمد فیض اللہ ملتانی عفی عنہ۔

قولنا به هذا الحکم ثابت فقیر سعد اللہ شاہ ساکن سوات نبیرہ وجدتہ صحیحاً ملیحاً

مسکین عبداللہ شاہ مولوی پلٹن نمبر ۱۹ سیالکوٹی ثم گجراتی

جو ایسے شخص کو مسلمان سمجھتا ہے وہ یا جاہل ہے یا بدعقیدہ۔ بیعت اور امامت ایسے شخص کی بھی درست نہیں۔

کتبہ ابوالفضل محمد حفیظ اللہ مدرس دارالعلوم ندوۃ العلماء

الجواب صحیح والمجیب مصیب ابوالعماد محمد شبلی عفی عنہ جی راجپوری مدرس دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنو۔

ایسا شخص جاہل ہے اس کو سمجھانا چاہیے اور اگر وہ اپنی غلطی پر مصر ہو اور ہٹ دھرمی کرے تو اس کی امامت سے بچنا چاہیے اور بیعت ایسے شخص سے نہ کی جائے یہ شخص بدعتی ہے۔ حررہ واحد نور رامپوری

بہتر یہی ہے کہ ایسے شخص کے پیچھے نماز نہ پڑھیں۔ حررہ محمد امانت اللہ از علی گڑھ

جو شخص مرزا غلام احمد قادیانی کو مسلمان جانے گو اس کے طریقہ پر نہ ہو یا مرید نہ ہو۔ مگر وہ ایسا ہے جیسا کہ شمر اور ابن زیاد اور یزید اور ابن ملجم کو مسلمان جانتا ہے اور جاننے والا بھی منافق اور خارجی ہے۔

حررہ عین الہدیٰ شاہ قادری از کلکتہ

ایسا شخص جاہل ہے کفر اور اسلام میں تمیز نہیں رکھتا اس کے امامت اور بیعت قبول نہیں ہے۔ یا واقف متعصب ہے۔ اس کو توبہ کرنی چاہیے ورنہ یہ تعصب بے محل مخل امامت و ارشاد ہوگا۔

حررہ ابوالحامد محمد عبدالحمید الحنفی القادری الانصاری النظامی لکھنوی

جو شخص مرزا کے عقائد معلوم کر کے اس کو کافر و خارج از اسلام نہ جانے وہ بھی اسی کا پیرو ہے۔

ابو محمد سعید محمد حسین بٹالوی

اگر غلام احمد کے عقائد کو یہ عقائد کفریہ جانتا ہے اور پھر ان سے راضی و خوش ہے۔ تو یہ کافر ہے۔ لان الرضا بالکفر کفر۔ محمد کفایت اللہ شاہجہانپوری مدرس مدرسہ امینیہ دہلی

مرزا اور اس کے ہم عقیدہ لوگوں کو اچھا جاننے والا جماعت اسلام سے جدا ہے۔ ایسے شخص سے بیعت کرنا حرام اور اس کو امام بنانا ناجائز ہے۔ مشتاق احمد حنفی مدرس گورنمنٹ سکول دہلی

کسیکہ قایل جواز اقتدا خلف مرزا و اتباع او باشد۔ مخطے و ناواقف از اصول دین است۔ زیرا کہ صحت نماز بدون ایمان صورت نمے بندد و بطلان نماز امام موجب بطلان نماز مقتدی است کما لایخفی علی من لہ التمسک بالدین و بیعت چنیں ناواقف بریں قیاس باید کرد۔ غلام احمد مدرس مدرسہ نعمانیہ

جو شخص غلام احمد کو باوجود اس کے دعاوی کے اہل اسلام جانے یا اپنے دعوے میں صادق سمجھے وہ اسلام اور دین محمدی سے خارج ہے۔ الراقم عبدالجبار امرتسری

ایسا شخص ساتر حق ہے اور باطن میں معتقد قادیانی کا ہے ایسے امام کی بیعت وغیرہ سے کنارہ کشی واجب ہے۔ الراقم محمد محی الدین الصدیقی الحنفی امرتسری

اس کے عقیدے میں فرق ہے اس کی امامت اور بیعت جائز نہیں۔ الراقم عبدالسلام پانی پتی

شخص مذکور اگر مرزا کے کفریہ معتقدات پر اطلاع حاصل کرنے کے بعد اس کی تکفیر کرے تو فبہا ورنہ وہ بھی قادیانی کے ساتھ کفر میں ہم رشتہ ہیں۔ اس کی بیعت اور امامت جائز نہ ہوگی۔ حررہ خلیل احمد

بمقتضائے کوائف مندرجہ بیان سائل ہر ایک جواب مطابق سوال صحیح و درست ہے اور ہر ایک جواب کی تائید کے ادّلہ قطعیہ مؤید ہیں اور کتب شرعیہ اسے مملو، کتبہ احقر عبداللہ الصمد ابوالوفا غلام محمد ہوشیار پوری

جو ایسے مدعی کو اس کی اقاویل کاذبہ اور دعاوی باطلہ میں سچا جانتا ہے اور راضی ہے وہ بھی کافر ہے۔ اس لیے کہ الرضاء بالکفر کفر۔ محمد عبدالغفار خان رامپوری

ایسے صریح منکر کو مسلمان سمجھنا تو گویا خود مسلمانی سے خارج ہونا ہے، ابوالمعظم سید محمد اعظم مفتی حنفی شاہجہانپور

جو شخص مرزا غلام احمد قادیانی کے عقائد مخالف کو اچھا جانے اس کے پیچھے نماز درست نہیں اور نہ اس سے کسی کو بیعت کرنا جائز ہے۔ ابو یوسف علی میرٹھی

مرزا اور اس کے اتباع کی مثل میرے نزدیک اسلامی فرق میں ایسا کافر کوئی نہیں۔

العاجز عبدالمنان وزیر آبادی

جو ایسے اعتقاد والے کو مسلمان جانے وہ شخص بھی کافر ہے۔ جمال الدین ریاست کشمیر

جو شخص مرزا کے عقائد سے ناواقف ہو کر مسلمان کہتا ہے تو وہ بھی اسلام سے خارج ہے ہرگز امامت کے لائق نہیں۔ عبدالجبار عمر پوری دہلی کشن گنج

جو شخص مرزا قادیانی کے حق میں باوجود علم اس بات کے کہ وہ اپنے آپ کو عیسیٰ بن مریم علیہما السلام پر تفضیل دیتا ہے اور دعویٰ رسالت کرتا ہے۔ حسن ظن رکھتا ہو اور اس کو مسلمان کہتا ہو۔ تو وہ شخص خود دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ ایسے شخص کی امامت و بیعت شرعاً ہرگز جائز نہیں اور اہل اسلام کو اس سے اجتناب لازم ہے۔

حررہ محمد خدا بخش عفی عنہ پشاوری

مرزا کو یہ شخص اگر بنا بر جہالت کے مسلمان سمجھتا ہے تو معذور سمجھا جائے گا اور اگر باوجود اس کے ایسے دعاوی کفریہ اور اعتقادیہ باطلہ کے اس کو محض کلمہ گوئی پر مسلمان جانتا ہے تو خود اس کے اسلام پر خطرہ ہے اس کو پہلے تعلیم کافی دی جائے اگر نہ سمجھے پھر اس کی امام اور بیعت کو بالکل چھوڑ دیا جائے۔ حررہ عبدالحق الملتانی

ضمیمہ رسالہ ھذا

منقول از روزنامہ پیسہ اخبار لاہور ۳۱ ستمبر ۱۹۰۶ء

مرزا غلام احمد قادیانی تمام مسلمانان عالم کو کافر کہتے ہیں۔

آج میں نے پیسہ اخبار مورخہ ۱۴ اگست ۱۹۰۶ء کے صفحہ ۳ زیر ''مضمون خاص'' کو دیکھا جس میں درج ہے کہ ڈاکٹر سید محمد حسین صاحب اسسٹنٹ سرجن لاہور مرزا قادیانی کا ایک خط بغرض اشاعت بھیجتے ہیں جس کا تذکرہ انجمن اسلامیہ لاہور میں تھا کہ مرزا قادیانی سوائے اپنے مریدوں کے باقی تمام مسلمانان عالم کو کافر کہتے ہیں۔ بذریعہ خط ان سے دریافت کرنا چاہیے کہ ضرور ان کا یہ عقیدہ یا قول ہے۔ ممکن ہے کہ یہ خط مرزا قادیانی کے اسی استفسار کا جواب ہو۔ وہ اصل خط بھی مرزا قادیانی کا اس اخبار میں درج کیا گیا ہے جس کے دیکھنے سے میں حیران ہوں کہ خداوندا! کوئی جھوٹ کی انتہا ہوگی جو مدعی نبوت و رسالت کی طرف سے پبلک میں شائع ہوتی ہے۔ مرزا قادیانی کا اس ایچ پیچ سے لکھنا کہ مسلمان مولویوں نے مجھ کو کافر کہا اور کفر کے فتوے لکھے۔ چونکہ حدیث صحیح میں آتا ہے کہ جو مسلمان کو کافر کہے وہ خود کافر ہو جاتا ہے۔ انھوں نے مجھ پر فتوے کفر کے لگائے اور وہ خود کافر ہو گئے اور ہماری طرف سے سبقت نہیں ہوئی۔ اگر کوئی کاغذ ہمارا لکھا ہوا ہو تو پیش کیا جائے اس لیے ہم ان مسلمانان کو کافر کہنے کے واسطے مجبور ہوئے۔ ملخصاً

مرزا قادیانی کا ایسا لکھنا محض جھوٹ ہے۔ اصل معاملہ یہ ہے کہ مرزا قادیانی نے جب تمام مسلمانوں کے برخلاف اپنی نئی راہ نکالی اور اپنے عقائد مسلمانوں کے برخلاف کر لیے تب علمائے اسلام ہندوستان اور عرب نے مجبوراً مرزا قادیانی پر کفر کے فتوے دیے کہ مرزا قادیانی اور اس کی جماعت کافر اور مرتد ہے۔ عقائد مرزا قادیانی کے بہت سی کتب میں درج ہیں جس کی تفصیل نہیں۔ دو موٹے عقائد عام فہم یہ ہیں۔

(الف)..... کہ مرزا قادیانی انبیاء علیہم السلام پر سخت یہودیانہ الزام لگا کر فحش ماں بہن کی گالیاں دیتے ہیں، توہین کسی نبی کی ہو کفر ہے۔

(ب)..... دعویٰ نبوت اور رسالت کا کرتے ہیں اور اپنے منکر کو کافر کہتے ہیں۔ یہ دونوں عقائد صریح کفر ہے۔

مرزا قادیانی نے اپنی رسالت اور نبوت کے منکروں کو کافر کہا ہے اور عذاب دوزخ کے مستحق لکھا ہے اور دیگر مرزائیوں نے بھی مرزا قادیانی کے منکروں کو کافر لکھا ہے۔

(۱)..... ''قل ان کنتم تحبون اللّٰہ فاتبعونی یحببکم اللّٰہ ترجمہ! کہہ دے غلام احمد اگر تم خدا سے محبت کرنا چاہتے ہو تو میری پیروی کرو تب تم سے خدا محبت کرے گا۔'' (براہین ص ۲۴۲ خزائن ج ۱ ص ۲۶۶)

(۲)......الہام "قل جاء کم نور من الله فلا تکفر وان کنتم مؤمنین."

(براہین احمدیہ حاشیہ نمبر۴ ص ۵۶۲ خزائن ج ۱ ص ۶۷۰)

اے غلام احمد خدا کی طرف سے نور اترا ہے تم اگر مومن ہو تو انکار مت کرو۔ نتیجہ مرزا قادیانی کا منکر کافر ہے۔ ۱۸۸۱ء

(۳)...... میں نبی ہوں۔ میرا انکار کرنے والا مستوجب سزا ہے۔ (ملخصاً توضیح مرام ص ۱۸ خزائن ج ۳ ص ۶۰)

الہام...... قل یاایها الناس انی رسول الله الیکم جمیعًا ای مرسل من الله (معیار الاخیار ص ۲و۳ مجموعہ اشتہارات ج ۳ ص ۲۷۰) ترجمہ: کہہ دے (غلام احمد) کہ اے تمام دنیا کے لوگو فی الواقع میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں۔ تم سب کے واسطے یعنی میں اللہ کا رسول ہوں۔ (۶)...... ان لوگوں کی طرف بھیجا گیا ہوں جو زمین پر رہتے ہیں۔ خواہ وہ یورپ کے رہنے والے ہیں اور خواہ امریکہ کے، بلفظ مرزا کی تحریر اپنی جماعت کے لیے ص ۴ ماہ نومبر ۱۸۹۹ء۔

(کافر کے پیچھے نماز پڑھنا قطعی حرام ہے)

میاں شمس الدین صاحب سیکرٹری انجمن حمایت اسلام کو مخاطب کر کے...... تم میرے منکر ہو۔ تمہاری دعائیں طاعون کے بارہ میں قبول نہیں ہوں گی کیونکہ تمھارے مناسب حال اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں حکم دیا ہے۔ "مادعاء الکافرین الا فی ضلال." (دافع البلاء ص ۱۱ خزائن ج ۱۸ ص ۲۳۲)

ترجمہ! کافروں کی دعا گمراہی میں ہے۔ (۱۰)...... الهام فاتقوا الله ایها الفتیان واعرفونی واطیعونی ولا تموتوا بالعصیان (خطبہ الہامیہ ص ۷۰ خزائن ج ۱۶ ص ایضاً) ترجمہ! اے جوانو! خدا سے ڈرو اور مجھے پہچانو، اور میری پیروی کرو اور گناہ نافرمانی میں نہ مرو۔ (۱۲)...... وان انکاری حسرات علی الذین کفروا بی وان اقراری برکات للذین یترکون الحسد ویؤمنون (خطبہ الہامیہ ص ۱۷۹ خزائن ج ۱۶ ص ایضاً) ترجمہ! بلاشبہ میرا انکار ان لوگوں کے لیے حسرتیں ہیں جنھوں نے میرے ساتھ کفر کیا اور بلاشبہ میرا اقرار ان لوگوں کے لیے برکتیں ہیں۔ جنھوں نے حسد کو چھوڑ دیا اور مجھ پر ایمان لے آئے۔ (۱۳)...... اس وقت بھی خدا کا رسول تمھارے درمیان ہے جو مدت سے تم کو ان عذابوں کے آنے کی خبر دے رہا ہے پس سوچو اور ایمان لاؤ تا کہ نجات پاؤ۔ اشتهار النداء من وحی من السماء ۲۱ اپریل ۱۹۰۵ء (مجموعہ اشتہارات ج ۳ ص ۵۳۰ حاشیہ) نتیجہ (مرزا قادیانی پر ایمان لانے سے نجات ہے)

۲۶ دسمبر ۱۹۰۵ء کو عبدالکریم کی قبر سے تابوت نکالا گیا اور بہشتی مقبرہ قادیان میں پہنچایا گیا۔ دوبارہ جنازہ پڑھا اور سنگ مزار پر مرزا قادیانی نے یہ شعر لکھوایا

مسیحا کو جو مانے اس کو وہ مومن سمجھتا تھا
مسیحائی کا منکر شخص نزدیک اس کے کافر تھا

الہام...... قطع دابر القوم الذی لایؤمنون. بلفظ اخبار بدر ۱۹ جنوری ۱۹۰۶ء (تذکرہ ص ۵۸۹) ترجمہ! اس قوم کی جڑ کاٹ ڈالی گئی (جو مرزا قادیانی) پر ایمان نہ لائی۔

نوٹ...... جس شہر میں یہ فتویٰ پہنچے وہاں کے مسلمانوں کو لازم ہے کہ اسے اپنے ہاں طبع کرا کر لوگوں میں تقسیم کریں تا کہ وہ مرزا کے عقائد سے واقف ہو کر اس کے دھوکے سے بچیں اور اسلامی مجلسوں اور محفلوں میں پڑھ کر سنائیں اور سعادت دارین حاصل کریں۔

انا خاتم النبیین لا نبی بعدی

میں آخری نبی ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں

اسلام میں مرتد کی شرعی حیثیت

حضرت مولانا محمد مراد

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

بسم اللّٰه الرحمن الرحيم ۰ حامداً ومصلياً ومسلماً ۰ امابعد!

اصول دین میں سے کسی بھی اصل کے انکار سے کفر لازم آتا ہے۔ مثلاً توحید‘ رسالت‘ قیامت وغیرہ کا منکر اگر ابتداً کافر تھا تو اب بھی کافر رہے گا۔ لیکن پہلے مسلمان تھا بعد میں اصول دین کا انکار کیا تو مرتد کہلائے گا۔

ختم نبوت اصول دین میں شامل ہے۔ اس کا منکر مرتد ہے۔ یہ ایک واضح بات ہے۔ اسلامی فرقوں میں سے کوئی بھی اس میں اختلاف نہیں رکھتا۔ اس لئے جو شخص مسلمان تھا۔ بعد میں قادیانی یا لاہوری مرزائی عقیدہ اختیار کیا وہ اجماع امت اور دلائل قطعیہ سے مرتد ہے اور جو شخص کسی قادیانی یا مرزائی کے گھر پیدا ہوا وہ بھی مرتد ہے۔ فقہائے امت کا اس میں اجماع ہے۔ سلف صالحین میں سے کسی بھی فقیہ نے اس کے مرتد ہونے میں اختلاف نہیں کیا۔

ملکۃ العلماء علامہ کاسانی اپنی مشہور زمانہ کتاب بدائع الصنائع ج ۷ ص ۱۳۹ میں رقم طراز ہیں کہ: ”وان كان مولوداً فى الردة بان ارتد الزوجان ولا ولدلهما ثم ردتها حبلت المرأة من زوجها بعد ردتها وهما مرتد ان على حالها فهذا بمنزلة ابويه حكم الروة ۰ “ ﴿یعنی میاں بیوی دونوں مرتد ہو گئے اور ان کے ہاں اولاد نہ تھی۔ بعد میں بیوی اپنے خاوند سے حاملہ ہوئی اور دونوں مرتد رہے تو یہ بچہ ماں باپ کی طرح ہے۔ اس پر مرتد ہونے کا حکم لگے گا۔﴾

فقیہ امت علامہ ابن ہمام فتح القدیر ص ۳۲۷ ج ۵ پر لکھتے ہیں کہ: ”اما جبر الولد فلا نه يتبع ابويه اواحد هما فى الدين فيكون مسلماً باسلامهما ومرتداً برد تها فلما كان مرتداً بردتهما اجبركما يجبران ...... الخ ۰ “ ﴿یعنی مرتد کی اولاد کو اسلام لانے پر اس لئے مجبور کیا جائے گا کہ وہ دین میں ماں باپ دونوں یا ایک کا تابع ہوتا ہے۔ پس دونوں کے مسلمان ہونے پر مسلمان کے حکم میں ہوگا اور دونوں کے مرتد ہونے کی صورت میں مرتد ہوگا۔ جس طرح مرتد ماں اور باپ کو اسلام لانے پر مجبور کیا جائے گا۔ اس طرح اولاد کو بھی مجبور کیا جائے گا۔﴾

صاحب ہدایہ علامہ موغینانی ھدایہ ج ۲ ص ۱۷۵ باب احکام المرتدین پر لکھتے ہیں کہ: ”واذا رتد الرجل وامراته والعياذ بالله ولحقا بدار الحرب فحبلت المراة فى دار الحرب وولدت ولداً وولد لولدهما ولد فظهر عليهما جميعاً فالولد ان فئ ...... الخ ۰ “ ﴿یعنی مرد اور عورت العیاذ باللہ مرتد ہو کر دار الحرب فرار ہو گئے ہیں۔ دار الحرب میں عورت حاملہ ہوگئی اور بچہ جنا اور اولاد کو بھی اولاد ہوگئی۔ بعد میں ان سب پر غلبہ حاصل ہوا تو یہ بیٹے‘ پوتے‘ سارے مال غنیمت میں سے ہوں گے۔﴾

خلاصہ کلام یہ کہ بیٹے اور پوتے ساری اولاد کا ایک ہی حکم ہے۔

اگر کسی کو شبہ لگے کہ اولاد پر مرتد ہونے کا حکم صرف دارالحرب میں فرار ہو جانے کی صورت میں ہے۔ شاید دارالاسلام میں مرتد کو اگر اولاد ہو تو اس کا حکم مختلف ہوگا۔ اس شبہ کو رد کرتے ہوئے علامہ اکمل الدین محمد بن محمود البابرتی اپنی مایہ ناز کتاب العنایہ شرح الہدایہ ج۵ ص ۳۲۷ پر فرماتے ہیں کہ:

''قيل ذكر دار الحرب وقع اتفاقا فانها اذا حبلت في دارنا ثم لحقت به بدار الحرب فالجواب كذالك ولعله يشتمل علىٰ فائدة وهي ان العلوق متىٰ كان في دار الحرب كان ابعد عن الاسلام باعتبار الدار لكون الدار جهة في الاستبتاع فاالجبر هناك يكون جبراً هنابالطريق الاولى ..... الخ. '' ﴿یعنی دارالحرب کی قید اتفاقی' ورنہ دارالاسلام میں مرتدہ اگر حاملہ ہو جائے تب بھی یہی حکم رہے گا۔ شاید اس قید کا فائدہ یہ ہو کہ جب دارالحرب میں حمل ٹھہرے تو اسلام سے دور جا کر حمل ٹھہرا اور جب دارالاسلام میں حمل ٹھہرے گا تو دار کے لحاظ سے اسلام کے قریب حمل ٹھہرا۔ کیونکہ اولاد کا حکم ماں باپ والا لگانے میں دار بھی ایک سبب ہے تو جب وہاں حمل ٹھہرنے کی صورت میں بھی جبر ہوگا تو یہاں دارالاسلام میں حمل ٹھہرنے کی صورت میں بالطریق الاولیٰ اسلام لانے پر مجبور کیا جائے گا۔﴾

علامہ سعدی آفندی نے عنایہ کے حاشیہ میں اس مسئلہ کی مزید وضاحت کی ہے۔ طوالت کے خوف سے چھوڑتا ہوں۔ فقہائے ملت حنفیہ بیضاء کی اتنی تصریحات کے بعد قادیانیوں کی اولاد کو اہل کتاب سے ماننا ایک ناقابل فہم بات ہے۔ اگرچہ اس مسئلہ پر مزید تحقیق وتدقیق کی ضرورت نہیں۔ مگر نورا علی نور! کے مصداق اہل کتاب کی تشریح بھی قانون اسلامی کے ماہرین کی روشنی میں بیان کرتا ہوں۔

علامہ ابن ہمام فتح القدیر ج۳ ص ۱۳۵ پر لکھتے ہیں کہ: ''والكتابي من يؤمن بنبي ويقر بكتاب. ''
﴿یعنی اہل کتاب وہ ہیں جو نبی پر ایمان لائیں اور کتاب کا اقرار کریں۔﴾

جیسے نصاریٰ موسیٰ علیہ السلام پر ایمان لاتے ہیں اور تورات وانجیل کا اقرار کرتے ہیں۔ صرف اپنے نبی کے بعد آنے والے نبی اور کتاب کا انکار کرتے ہیں۔ مثلاً یہودی موسیٰ علیہ السلام کو مانتے ہیں اور تورات کو آسمانی کتاب کہتے ہیں۔ لیکن عیسیٰ علیہ السلام اور انجیل کو نہیں مانتے جو موسیٰ علیہ السلام وتورات کے بعد آئے ہیں۔ اسی طرح نصاریٰ عیسیٰ علیہ السلام اور انجیل کو مانتے ہیں مگر محمد ﷺ اور قرآن مجید کو نہیں مانتے۔

خلاصہ کلام! یہ کہ اہل کتاب ایسا ٹولہ جو سچے نبی اور سچی کتاب پر اپنے منحرف عقیدہ کے مطابق ایمان لاتے ہیں اور انبیاء سابقین اور کتاب سابقہ کو بھی مانتے ہیں۔ صرف بعد میں آنے والے سچے نبی اور سچی کتاب کا انکار کرتے ہیں۔ لیکن قادیانیوں کی اولاد اس قانون پر پوری نہیں اترتی۔ کیونکہ وہ ایک جھوٹے شخص کو نبی مانتے ہیں اور جھوٹی عبارتوں کو آسمانی وحی سمجھتے ہیں۔ ایسے شخص کو اہل کتاب سے سمجھنا فہم کا قصور ہے۔ مثال کے طور پر نصاریٰ کے نزدیک یہودی اہل

کتاب ہیں۔ کیونکہ نصاریٰ کے عقیدہ کے مطابق یہودی سچے نبی یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام کو مانتے ہیں اور سچی کتاب توراۃ کو بھی مانتے ہیں۔ لیکن یہودیوں کے عقیدہ کے مطابق نصاریٰ اہل کتاب میں سے نہیں۔ کیونکہ یہودی عیسیٰ علیہ السلام اور انجیل کو سچا ہی نہیں مانتے۔ یہ مثال محض شرط کو ذہن نشین کرانے کے لئے دی گئی ہے۔ ورنہ مماثلت من کل الوجوہ نہیں ہے۔ کیونکہ قادیانی نہ صرف ہمارے عقیدہ کے مطابق بلکہ فی الواقع ایک جھوٹے مدعی کو نبی مانتے ہیں۔

فتویٰ کی مستند کتاب الدرالمختار ج۲ ص۳۱۴ کتاب النکاح' پر نبی اور کتاب کی تشریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

''وصح نكاح كتابة وان كره تنزيها تنزيها (مومنة بنبى) مرسل (ومقرة بكتاب) منزل...... الخ. '' ﴿اہل کتاب عورت کی تعریف کرتے ہوئے نبی کے ساتھ مرسل کی قید لگائی ہے۔ یعنی اہل کتاب ایسے شخص کو کہا جائے گا جو نبی مرسل یعنی خدا کے یہاں سے بھیجے ہوئے نبی کو مانتا ہو۔ جو شخص جھوٹے نبی کو مانتا ہو وہ نبی مرسل پر ایمان لانے والا نہیں کہلائے گا اور کتاب کے ساتھ منزل کی قید لگا کر وضاحت کر دی کہ غیر منزل یعنی جھوٹی کتاب کو ماننے والا اہل کتاب سے نہیں۔﴾

علامہ ابن ہمام جیسے فقیہ امت کی تعریف اور صاحب الدرالمختار کی تشریح کے بعد قادیانیوں کو اہل کتاب کا حکم لگانا فقہ اسلامی سے ناواقفیت کی دلیل ہے۔ علامہ شامی اپنی کتاب ردالمختار ج۲ ص۳۱۴ میں (قوله مقرة بكتاب) کے ذیل میں لکھتے ہیں کہ:

''فى النهر عن الذيلعى واعلم ان من اعتقددينا سماويا وله كتاب منزل كصحف ابراهيم شيث وزبور داؤد فهو من اهل الكتاب فتجوز مناكحتهم واكل ذبائهم. '' ﴿یعنی جو دین سماوی پر اعتقاد رکھتا ہو اور اس کو منزل کتاب بھی مانتا ہو۔ جیسے ابراہیم وشیث علیہ السلام اور داؤد علیہ السلام کا زبور تو وہ اہل کتاب ہے۔ اس سے نکاح کرنا اور اس کا ذبیحہ کھانا حلال ہے۔﴾

دین کی سماوی قید لگا کر من گھڑت دین کو خارج کیا کہ جعلی دین والا آدمی اہل کتاب سے نہیں ہے۔ قادیانیوں کا دین سماوی نہیں بلکہ من گھڑت ہے اور قادیانیوں کا پیشوا جھوٹا مدعی نبوت ہے۔ ان سے اہل کتاب جیسا سلوک کرنا از روئے شرع حرام ہے۔ بلکہ ان سے مرتد جیسا سلوک کیا جائے گا۔ یہی قانون اسلامی کا صریح تقاضہ ہے۔ خلاصہ بحث یہ کہ اہل کتاب کے لئے دو شرط ہیں۔ ایک یہ کہ اہل کتاب وہ شخص ہے جو سچے نبی اور سچی کتاب سماویہ کو اپنے منحرف عقیدہ کے مطابق مانتا ہوں۔ اگر جھوٹی کتاب کو وحی اور جھوٹے مدعی نبوت کو نبی مانتا ہو تو وہ اہل کتاب نہیں ہو سکتا۔ جیسے قادیانی۔ دوسری شرط یہ ہے کہ ہر آنے والی سچی امت اپنے سے پہلے والی سچی امت کو اہل کتاب کہہ سکتی ہے۔ لیکن بعد میں آنے والی سچے نبی اور سچی امت کو اہل کتاب نہیں کہہ سکتی۔ جیسے عیسائی یہودیوں کو اہل کتاب کہہ سکتے ہیں۔ یہودی عیسائیوں کو اہل کتاب نہیں کہہ سکتے اور امت محمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام عیسائیوں اور یہودیوں کو اہل کتاب کہہ سکتے ہیں۔ لیکن عیسائی

ویہودی مسلمانوں کو اہل کتاب نہیں کہہ سکتے۔اس قاعدہ کے مطابق قادیانی اگر بالفرض سچی امت ہوتے تب بھی اہل کتاب نہیں کہا جائے گا۔وہ جھوٹے دجال کے متبع ہیں۔ان کو اہل کتاب کیسے کہا جاسکتا ہے۔چونکہ قادیانی مرتد ہیں۔اس لئے ان کو مسلمانوں کے ملک میں امن وامان کے ساتھ رہنے کی شرعاً اجازت نہیں دی جاسکتی۔اگر بالفرض خلاف توقع ذہنی تصور کیا جائے تب بھی ذمہ قبول نہ کرنے کی صورت میں امن وامان کا معاہدہ خودبخود ختم ہوجاتا ہے۔

علامہ ابن ھمام اپنی کتاب فتح القدیر ص۳۰۲ ج۵ پر تحریر کرتے ہیں کہ:''وقید بادائها لانه لوامتنع من قبولها نقض عهده...... الخ۔''﴿یعنی جزیہ کی قبولیت سے انکار پر ذمیت کا معاہدہ ختم ہوجاتا ہے اور وہ واجب القتل ہے۔﴾

چند سطر آگے مزید لکھتے ہیں کہ:''والذی عندی ان سبه ﷺ اونسبة مالا ینبغی الی اللّٰه تعالیٰ ان کان ممالا یعتقدونه کنسبة الولدالی اللّٰه تعالیٰ وتقدس عن ذالك اذا اظهره یقتل به...... الخ۔''﴿یعنی حضور ﷺ کی شان میں گستاخی کرنے والا اللہ تعالیٰ کی طرف نامناسب باتیں منسوب کرنے والا اگر ان باتوں کا برملا اظہار کرے گا تو اس کا معاہدہ ختم ہوجائے گا اور واجب القتل ہوگا۔﴾

مذکورہ بالا عبارت ذمیوں کے لئے دوشرائط بیان کرتی ہے۔ایک یہ کہ ذمیت قبول کرے۔اگر کوئی ذمیت قبول نہیں کرے گا تو اس کو واجب القتل سمجھا جائے گا۔قادیانی اپنے آپ کو ذمی نہیں سمجھتے اور نہ قبول کرتے ہیں۔بلکہ وہ آئین کے ایسے فقروں کو جس سے ان کا غیر مسلم ہونا ثابت ہوتا ہے۔انکار کرتے ہیں۔بلکہ طعن تشنیع اور طنز کا رویہ اختیار کرتے ہیں۔دوسری شرط یہ ہے کہ وہ نبی اکرم ﷺ کی شان میں گستاخی اور اللہ تعالیٰ کے حق میں نامناسب باتیں نہ کہے۔اگر کسی بھی ذمی نے ایسا کیا تو اس کا معاہدہ ختم ہوجائے گا اور واجب القتل ہوگا۔قادیانی بھی اللہ تعالیٰ کے بارے میں نامناسب باتیں کہتے ہیں۔

مرزا غلام احمد قادیانی کے ایک خاص مرید قاضی یار محمد بی او ایل پلیڈر اپنے مرتبہ ٹریکٹ نمبر۳۴ اسلامی قربانی صفحہ۱۲ میں تحریر کرتا ہے کہ:''جیسا کہ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے ایک موقع پر اپنی حالت یہ ظاہر فرمائی ہے کہ کشف کی حالت آپ پر اس طرح طاری ہوئی کہ گویا آپ عورت ہیں اور اللہ تعالیٰ نے رجولیت کی طاقت کا اظہار فرمایا تھا۔سمجھنے کے لئے اشارہ کافی ہے...... الخ۔''

اب آپ ہی فیصلہ فرمائیں کہ اس سے زیادہ کوئی بیہودہ بات ہوسکتی ہے جو خدا تعالیٰ کی طرف منسوب کی جائے؟ اور یہ کتابیں جن میں بیہودہ باتیں لکھی ہوئی ہیں قادیانی جماعت کی طرف سے مسلسل چھپ رہی ہیں۔برملا اظہار ہے۔نتیجہ کے طور پر قادیانیوں میں ذمیت کی دونوں شرائط مفقود ہیں اور وہ محارب اور واجب القتل ہے۔اسلامی مملکت میں ان کے ساتھ ذمیوں والا سلوک کرنا ازروئے شرع ناجائز ہے۔

دفاعی بحث: مرتد کی سزا قتل ہے۔ یہ قرآن وحدیث کا مطلق فیصلہ ہے۔ لیکن کچھ جدت پسند لوگ صدق دل سے اس کے قائل نہیں ہیں۔ کیونکہ ملحدین اور اباحیت پسند لوگوں کے مسلسل پروپیگنڈا سے متاثر ہوکر دین کو ثانوی حیثیت دیتے ہیں اور اولی حیثیت ان کے ہاں دنیا کی ہے۔ ان لوگوں کا خیال ہے کہ دین کی وجہ سے کسی کو قتل کرنا مذہبی جنون ہے۔ لیکن یہ لوگ انسانی دنیا میں اپنی مصنوعی لکیریں (بین الاقوامی سرحدیں) کھینچ کر ایک دوسرے کے خون کے پیاسے بنتے ہیں۔ لکیر سے اس طرف کا انسان اپنے ہی ہم جنس انسان کو بلکہ بسا اوقات ہم مذہب اور ہم نسل انسان کو تباہ کرنے کے لئے کروڑوں اربوں روپے کے منصوبے بناتا ہے۔ لاکھوں کروڑوں انسانوں کی جانیں تلف ہو چکی ہیں اور مسلسل تلف ہو رہی ہیں۔ یہ روشن خیالی ہے؟۔ لیکن دین کے حکم کے مطابق کسی مرتد کو قتل کرنا تاریک خیالی اور جنون ہے۔ تف ہے اس روشن خیالی پر۔

انسانی دنیا کو مصنوعی خطوں میں تقسیم کر کے ہر خطہ کے ساتھ وفاداری فرض سے بڑھ کر قرار دیتے ہیں۔ حالانکہ یہ خطے نہ خدا کے بنائے ہوئے ہیں اور نہ رسول کے۔ لیکن اتنے اہم قرار دیئے گئے ہیں کہ اگر کسی کی وفاداری مشکوک ہو جائے تو دنیا کے بنائے ہوئے قانون کے مطابق ہر جگہ واجب القتل ہو جاتا ہے۔ لیکن اگر کوئی شخص خدا کے بنائے ہوئے حدود کی خلاف ورزی کرے۔ بلکہ بغاوت کرے اور مرتد ہو جائے تو خدا اور رسول ﷺ کی وفاداری سے بغاوت (ارتداد) پر اسے قتل کرنے کی سزا دینا میں ملائیت ہے۔ (بریں عقل وہمت بباید گریست)

دنیا کے بنائے ہوئے جعلی نظریوں کی وفاداری جان سے اہم ہے۔ مثلاً روس میں رہنے والا اگر کمیونزم سے منحرف ہو جائے تو واجب القتل ہونا قرار پاتا ہے۔ جیسا کہ روس میں کروڑوں جانوں کو باغی قرار دے کر تلف کیا گیا ہے اور چین میں سوشلزم کے خلاف عقیدہ رکھنے والا گردن زنی ہے۔ چاہے وہ کتنا ہی جاہ وجلال کا مالک ہو۔ جیسے ماضی قریب میں چار کے ٹولہ کا حشر ہوا۔ کیا خدا کے نازل کردہ نظریہ کی اتنی بھی اہمیت نہیں کہ اس سے منحرف ہونے والے کو خالق حقیقی کے حکم پر کیفر کردار تک پہنچایا جائے۔

شرم تم کو مگر نہیں آتی

احکام اسلام میں مرتد کی شرعی حیثیت

روزنامہ امن کی ۱۸ اکتوبر والی اشاعت میں ''فتنہ ارتداد کا خاتمہ'' کے زیر عنوان ایک مضمون نظر سے گزرا۔ مضمون نگار نے مخصوص ترجیحات کے تحت قرآن وحدیث واجماع امت وفقہ آئمہ کے سراسر خلاف سادہ لوح قارئین کو یہ تاثر دینے کی کوشش کی ہے کہ مرتد کی شرعی سزا قتل نہیں ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے مسیلمہ کذاب مرتد کے متعلق جو کچھ فرمایا۔ یا حضرت ابوبکر صدیقؓ نے حضرت خالد بن ولیدؓ کی سربراہی میں صحابہ کرامؓ کا لشکر بھیج کر مسیلمہ کذاب کو بمع متبعین جہنم رسید

کیا۔ سب کچھ مسیلمہ کذاب کی باغیانہ حرکتوں کی وجہ سے ہوا تھا۔ نہ کہ ارتداد کی وجہ سے۔ میں مسیلمہ کذاب کے انکار ختم نبوت اور حضور ﷺ کی اظہار ناراضگی اور حضرت ابوبکر صدیقؓ کی لشکر کشی کے اسباب پر بعد میں اظہار خیال کروں گا۔ سب سے پہلے ارتداد کی شرعی حیثیت قرآن وحدیث کی رو سے پیش کرنا چاہتا ہوں:

ا...... قرآن مجید نے بنی اسرائیل کی نافرمانیوں کے ضمن میں موسیٰ علیہ السلام کی غیر موجودگی میں گائے کے بچھڑے کی پوجا کا ذکر کرنے کے بعد اس جرم (ارتداد) کی سزا بیان فرمائی ہے۔ ﴿اے میری قوم تم نے بچھڑے کی پوجا کر کے ظلم (ایمان کے بعد ارتداد) کیا ہے۔ اس لئے اپنے پروردگار کی طرف رجوع کرو اور اپنی جانوں کو قتل کرو۔ بقرہ ۵۴﴾

بنی اسرائیل کو جب موسیٰ علیہ السلام کی تربیت اور قیادت کے طفیل اللہ تعالیٰ نے ایمان اور آزادی کی دولت عطا فرمائی اور فرعون اپنے لشکر سمیت ڈوب مرا۔ تو موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی دربار میں کوہ طور پر جاکر ملتجی ہوتا ہوں۔ تاکہ وہ تمہیں زندگی گزارنے کے لئے دستور العمل عطا فرمائے۔ موسیٰ علیہ السلام اپنی غیر موجودگی میں ہارون علیہ السلام کو اپنا نائب بنا کر خود تشریف لے گئے۔ واپسی میں جب تورات لے کر پہنچے تو قوم دو فرقوں میں بٹ چکی تھی۔ ایک فرقہ سامری کے گمراہ کرنے پر بچھڑے کا پوجاری بن کر دولت ایمان کھو بیٹھا۔ لیکن ہارون علیہ السلام نے تحمل سے کام لیتے ہوئے موسیٰ علیہ السلام کی آمد تک دونوں فرقوں کو سنبھالے رکھا۔ جب موسیٰ علیہ السلام تشریف لائے اور یہ صورت حال دیکھی تو بہت خفا ہوئے۔ پہلے تو اپنے بھائی پر ناراضگی کا اظہار فرمایا۔ لیکن جب ہارون علیہ السلام نے اپنی صفائی پیش کی کہ میں نے آپ کی آمد تک مرتدین کو سزا دینے کے مسئلہ کو مؤخر کیا۔ تاکہ آپ خود صورت حال دیکھ لیں اور مجھے تفرقہ بازی کا ذمہ دار قرار نہ دیں۔ تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے اس مسئلہ ارتداد کا حل دریافت کیا۔ وحی الٰہی سے حکم پاکر قوم کو مخاطب ہوئے کہ اے میری قوم تم نے (ایمان کے بعد) بچھڑے کی پوجا کر کے (بہت بڑے) ظلم (ارتداد) کا ارتکاب کیا ہے۔ اس لئے (اس جرم پر نادم ہوکر) اپنے پروردگار کی طرف رجوع کرو۔ (لیکن محض زبانی رجوع سے یہ جرم معاف نہیں ہوگا) بلکہ اپنی جانوں کو (اسلام پر ثابت رہنے والے مرتد بننے والوں کو جو کہ ایک ہی قوم ہونے کی وجہ سے اپنی جانوں کی مثل ہیں) قتل کرو۔

خلاصہ کلام! بنی اسرائیل پر جیسے اور بھاری احکام تھے۔ مثلاً کپڑا پلید ہو جائے تو دھوئے پاک نہیں ہوتا تھا۔ بلکہ کاٹنا پڑتا تھا اور مال غنیمت کھانا حرام تھا۔ بلکہ آگ سے جلایا جاتا تھا اور طیبات یعنی پاکیزہ ماکولات بھی ان پر حرام کردی گئی تھیں۔ وغیرہ وغیرہ! اسی طرح ان کے لئے ارتداد کی سزا بھی اتنی ہی بھاری تھی کہ باوجود تائب ہونے کے جرم معاف نہیں ہوتا تھا بلکہ سچے دل سے توبہ کرنے کے باوجود واجب القتل رہتے تھے۔ اس لئے موسیٰ علیہ السلام نے خدا تعالیٰ سے حکم پاکر بنی اسرائیل کو بتایا کہ توبہ کے بعد بھی تم ہی سے مومن مرتدوں کو قتل کریں۔ تب جرم معاف

ہوگا۔ امت مسلمہ پر اللہ تعالیٰ نے اور احسانات کے ساتھ یہ احسان بھی فرمایا کہ مرتد اگر سچے دل سے تائب ہو جائے تو جرم ارتداد معاف ہو جائے گا اور وہ شخص واجب القتل نہیں رہے گا۔ لیکن اگر اپنے مرتدانہ عقیدے پر مصر ہو تو وہ تین سے زیادہ مدت زندہ نہیں چھوڑا جا سکتا۔

امام بخاریؒ نے اپنی مایہ ناز صحیح البخاری میں جو کہ اللہ تعالیٰ کی کتاب کے بعد سب کتابوں سے زیادہ صحیح مانی جاتی ہے مستقل کتاب (CHapter) مرتد کے شرعی حکم پر جمع کئے ہیں اور ہر ایک کتاب میں متعدد ابواب قائم کر کے قرانی آیات اور احادیث نبویہ نقل کی ہیں۔ اس مسئلہ پر دلائل کی کثرت کا اندازہ اس بات سے کر سکتے ہیں کہ صرف ایک باب حکم المرتد والمرتدۃ میں چودہ آیات قرآنی جمع کی ہیں۔ صفحہ ۱۰۲۲ ج ۲ پوری صحیح بخاری میں کسی بھی مسئلہ پر اتنی آیات قرآن کہیں جمع نہیں کر سکے اور اپنے طرز کے موافق ان آیات کا خلاصہ حکم حضرت عبداللہ بن عمرؓ اور امام محمد بن شہاب زہریؒ سے نقل کیا ہے کہ مرتد اور مرتدہ قتل کئے جائیں گے۔

امام نوویؒ لکھتے ہیں کہ مرتد کا واجب القتل ہونا امت مسلمہ کا اجماعی مسئلہ ہے۔ اس حد تک کسی قسم کا اختلاف نہیں۔ اختلاف صرف اس بات میں ہے کہ مرتد کی توبہ قبول کی جائے گی یا نہیں۔ اگر توبہ قبول کی جائے گی تو توبہ کا موقعہ دینا مستحب ہے یا واجب ہے۔ نیز اگر موقعہ دیا جائے تو کتنا وقت دیا جا سکتا ہے۔ اس میں بھی اختلاف ہے کہ عورت کو بھی مرد کی طرح ارتداد کی سزا میں قتل کر دیا جائے۔ یا ہمیشہ کے لئے جیل میں قید رکھا جائے۔ تا کہ یہ توبہ کر لے یا قید ہی میں مر جائے ....الخ۔

ان چار جزوی تفصیلات میں فقہ حنفی نے بہت ہی آسان پہلو اختیار کیا ہے۔ یعنی مرتد کی توبہ قبول کی جائے گی۔ نیز اس کو سوچنے کا موقعہ دیا جائے گا۔ اگر شبہات ہیں تو ازالہ کیا جائے گا۔ یہ موقعہ تین دن ہوگا۔ نیز عورت مرتدہ کو قتل نہیں کیا جائے گا۔ بلکہ اس کو دائمی طور پر قید رکھا جائے گا۔ تا کہ یا توبہ کرے یا قید ہی میں مر جائے۔

امام بخاریؒ نے ص ۱۰۰۵ ج ۲ پر ایک مستقل کتاب المحاربین من اهل الکفر والردۃ کے عنوان سے بیان کیا ہے جس میں مرتد کی سزا کے استنباط کے لئے ایک آیت: ''انما جزاء الذین یحاربون اللہ ورسولہ ، '' تحریر فرمائی ہے اور اس آیت کی تشریح میں ایک حدیث نبوی پیش کی ہے۔

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس عکل اور عرینۃ قبیلوں کے لوگ آئے اور اسلام کی صداقت سے متاثر ہو کر مسلمان ہو گئے اور مسجد نبوی میں اصحاب صفہ کے ساتھ رہنے لگے۔ ان کو مدینہ کی آب وہوا راس نہ آئی اور جگر کی بیماری میں مبتلا ہو گئے۔ حضور ﷺ نے ان کو ربذہ کے مقام پر جا کر ٹھہرنے کا مشورہ دیا۔ کیونکہ وہاں پر صدقہ کے اونٹوں کی چراگاہ تھی۔ (اور اونٹ کا دودھ جگر کی بیماری کے لئے مفید ہے۔) یہ جا کر وہاں مقیم ہو گئے اور دودھ پیا تو

درست ہو گئے۔ بلکہ حدیث شریف کے الفاظ میں موٹے تازے بن گئے۔ پھر بدقسمتی ان پر سوار ہوگئی اور مرتد ہو گئے اور چرواہے کو قتل کیا اور اونٹ چرا کر لے گئے۔ جب حضورﷺ کو اس واقعہ کی اطلاع ہوئی تو آنحضورﷺ نے ان کے تعاقب میں مسلمانوں کا ایک دستہ بھیجا اور دوپہر سے پہلے فجر میں گرفتار کر کے حضورﷺ کے سامنے پیش کئے گئے۔ حضور اکرمﷺ نے گرم سلائیاں ان کی آنکھوں میں پھروائیں اور ہاتھ پاؤں کاٹنے کا حکم دیا اور ان کے زخموں کو خون بند کرنے کے لئے نہ داغا۔ کیونکہ یہ اس زمانہ میں علاج تھا اور گرم پتھریلی زمین پر پھنکوایا۔ فجر میں پانی مانگتے رہے لیکن پانی نہ دیا گیا۔ حتیٰ کہ تڑپ تڑپ کر مر گئے۔

اس حدیث کے راوی حضرت انسؓ کے شاگرد جلیل القدر تابعی حضرت ابوقلابہ عبداللہ بن زید جرمیؒ اس انوکھی سزا کے وجوہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ: ''**لهؤ لاء قوم سرقو اوقتلو اوكفروا بعد ايمانهم وحاربوالله ورسوله**۔'' ﴿یعنی ان لوگوں نے اونٹ چرائے اور چرواہوں کو قتل کیا اور ایمان کے بعد کفر (ارتداد) کے مرتکب ہوئے اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولﷺ کے ساتھ لڑائی کی۔﴾

یعنی ان مجرمین کو عبرتناک سزا کے وجوہ یہی تھے۔ ان سب سے اہم وجہ ارتداد تھی۔ کیونکہ چوری کی سزا قتل نہیں ہے اور قتل کے بدلہ میں محض قتل کیا جانا ہی کافی تھا۔ نہ کہ ہاتھ پاؤں کاٹنا اور آنکھیں نکالنا وغیرہ۔ باقی محاربہ بمعہ ڈاکہ زنی کا ارتکاب یہاں پر نہیں ہوا۔ کیونکہ اونٹ لیجانے کو حضرت انسؓ اور ابوقلابہؒ چوری سے تعبیر کر رہے ہیں اور اونٹوں کے سوا دوسرا کوئی مال تھا ہی نہیں جس پر ڈاکہ ڈالا جائے اور عقلاً بھی یہ بات واضح ہے کہ چرواہے کو قتل کرنے کے بعد کوئی مزاحم ہی موجود نہیں تھا تو ڈاکہ کیسے لگے۔ ڈاکہ تو مزاحمت کر کے مال لے جانے کو کہتے ہیں۔ نیز امام بخاریؒ نے پوری کتاب میں کہیں بھی ڈاکہ زنی یعنی قطع الطریق کا ذکر نہیں کیا۔ بلکہ اس کے ابتدائی عنوان کتاب **المحاربين من اهل الكفر والردة** کہہ کر محاربۃ بمعنی کفر وارتداد کیا ہے۔ آگے چل کر پہلے باب کا عنوان یوں ذکر کرتے ہیں۔ **باب لم يحسم النبیﷺ المحاربين من اهل الردة حتىٰ هلكوا!** مطلب یہ کہ نبی کریمﷺ نے محاربین یعنی مرتدین کے زخموں کو خون بند کرنے کے لئے نہ داغا۔ حتیٰ کہ خون کے بہنے سے ہلاک ہو گئے۔ دوسرے باب میں اس سے بھی زیادہ صراحت کرتے ہوئے 'المرتدون' 'المحاربون' کو صفت توضیحی کے طور پر بیان کرتے ہیں۔ **باب لم يسقى المرتدون المحاربون حتىٰ ماتوا!**

اتنی تصریحات کے بعد یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہو کر سامنے آتی ہے کہ اس آیت میں مرتد کی سزا قتل بیان کی گئی ہے۔ اس آیت سے حکومت کے باغی مراد لینا درست نہیں ہے۔ کیونکہ یہ چند افراد پر مشتمل ٹولہ تھا جس کو پکڑنے میں نہ دیر لگی نہ دشواری پیش آئی۔ بلکہ پہلے ہی دن سورج چڑھنے سے قبل گرفتار کر کے مدینہ لائے

گئے۔ گویا کہ بالکل مزاحمت نہیں ہوئی۔ منعۃ! یعنی مزاحمت کے بغیر عملی بغاوت نہیں ہوئی۔ رہی اعتقادونظریاتی بغاوت وہ تو مرتد میں بطریق اتم موجود ہے کہ وہ اللہ اور رسول اور اسلامی حکومت کا دل سے مخالف ہوتا ہے۔ اس سے بڑھ کر نظریاتی باغی اور کون ہوتا ہے؟۔

ان تصریحات سے واضح ہوگیا کہ آیت شریفہ میں محارب سے مراد مرتد ہے۔ یہ سزا مرتد کو (مثلہ) یعنی شکل بگاڑنے کی ممانعت سے پہلے دی گئی ہے۔ بعد میں صرف تلوار سے قتل کرنے کی سزا دی جاتی رہی۔ جیسا کہ بہت ساری صحیح احادیث میں اس کا بار بار واضح طور پر ذکر آچکا ہے۔

بخاری ج۲ کتاب الدیات ص۱۰۱۹ پر یہی حدیث ذکر کرنے کے بعد حضرت ابوقلابہ فرماتے ہیں کہ: ''قلت ای شئی اشد مما صنع ھؤلاء ارتد واعن الاسلام وقتلو اوسرقوا۔ ''یعنی ان لوگوں (عکل وعرینہ والوں) نے جو کچھ کیا اس سے بڑھ کر کیا ہوسکتا ہے؟۔ انہوں نے ارتداد کا ارتکاب کیا۔ قتل کیا۔ چوری کی۔

خلاصہ یہ کہ حضرت ابوقلابہؒ کے نزدیک ان لوگوں کے تین جرم تھے۔ یعنی ارتداد' قتل' چوری' ڈاکہ زنی اور بغاوت کا یہاں کوئی تذکرہ نہیں فرمارہے ہیں۔ بلکہ محاربہ سے مراد ارتداد لے رہے ہیں۔ اس حدیث کے اول میں اسی صفحہ پر زیادہ تصریح فرماتے ہوئے کہتے ہیں کہ:

''واللہ ماقتل رسول اللہ ﷺ احداً قط الافی ثلث خصال رجل قتل بجیریرۃ نفسہ فقتل۔ ''اور'' رجل زنی بعد احصان او رجل حارب اللہ ورسولہ وارتدعن الاسلام۔ ''یعنی خدا کی قسم رسول اللہ ﷺ نے تین جرائم کے سوا کبھی کسی مجرم کو قتل نہیں کیا۔ (۱)......ایک جس آدمی نے قتل کیا ہو اسے اس کو قصاص میں قتل کیا جائے گا۔ (۲)......شادی شدہ محض زانی۔ (۳)......جس شخص نے اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ سے لڑائی مول لے لی ہو اور اسلام سے مرتد بن گیا ہو۔

رسول اللہ ﷺ کی ہدایت حضرت انسؓ کی روایت اور حضرت ابوقلابہ بن عبداللہ ابن زید جرمیؒ کی وضاحت اور امام بخاریؒ کی وضاحت سے یہ مسئلہ رابعۃ النہار کی طرح روشن ہوکر سامنے آیا کہ قرآن مجید کی آیت: ''انما جزاء الذین یحاربون اللہ ورسولہ۔ ''میں مرتد کی شرعی سزا بیان کی گئی ہے اور محارب سے مراد مرتد ہے۔ مفسرین حضرات اس آیت کریمہ کی تشریح میں دو جماعتوں پر مشتمل ہیں۔

ایک یہ کہ آیت محض مرتد کی سزا کے لئے نازل ہوئی ہے۔ دوسرے یہ کہ اس آیت کے مصداق مرتد اور ڈاکو دونوں ہیں اور اس آیت میں دونوں کا حکم بیان کیا ہوا ہے۔ لیکن کسی بھی مفسر نے اس سے مرتد کا حکم استنباط کرنے سے انکار نہیں کیا۔ یہی ہمارا مدعا ہے کہ اس آیت میں مرتد کا شرعی حکم بیان ہوا ہے۔ تمت بالخیر!